Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

بساطِ جنون

وردہ جعفری

"زی زی زی۔۔۔"حیدر آباد کی ویران اور طویل سڑک پر ہیوی بائیک لئے کئیں نوجوان اپنی زندگی داو پر لگائے بہادری کے جوہر دکھا رہے تھے۔ پچھلے بیس منٹ سے جاری ریس اب اختتام پذیر ہونے کو تھی جسکا آخری مرحلہ گزشتہ مراحل کی نسبت زیادہ خطرناک تھا۔ گرد و نواح جمع افراد میں تماشائیوں کے علاوہ اس ریس پر جُوا کھیلنے والے افراد بھی موجود تھے۔

"یہ لڑکا پاگل ہے۔۔"سب سے پہلے وہاں واپس پہنچ کر کسی نے بہت برق رفتاری سے بائیک اختتامی حد پر بنے گول دائرے کے بیچ سے گزارا تھا جسکے گرد و نواح آگ ہی آگ بھڑک رہی تھی۔

"لڑکا نہیں لڑکی ہے اور پاگل تو یہ پیدائشی ہے۔۔"پاشا کے سوال پر اسے وہاں لانے والے انسان نے جواب دیا۔

"یس۔۔"اپنا حدف طے کردہ وقت سے پہلے عبور کرتی زمل حیدر نے بائیک مہارت سے موڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"زمل حیدر کو ہرانے والا پیدا ہی نہیں ہوا ابھی تک۔۔" پیچھے آتے بائیکس کو دیکھ کر اس کی شوخی تکبر میں بدلی تھی۔ایک ادا سے ہیلمٹ اتار کر اسنے سر جھٹکا تو ریشمی سنہری ظلفیں آبشار کی طرح اسکے دونوں شانوں پر پھیلی تھیں۔

"مجھے لگا تھا کہ آج گئے ہم۔۔"اس کا دوست ابھی بھی صدمے کی سی کیفیت میں تھا۔

"ہم نہیں تم۔۔۔پیسے نکالو میرے۔۔"حسب عادت اسے غرض صرف اپنے جیتے گئے پیسوں سے تھی۔پیسے تسلی سے گننے کے بعد اس نے اپنے دفتری بیگ میں ڈالے تھے۔

"چپ کر جاواوئے چپ۔۔۔"ابھی بھی اسکے نام کے نعرے لگ رہے تھے جب موبائل پر ماں کی کال برامد ہوئی۔

"جی اما۔۔۔"ان سب کو اشارے سے چپ کرواتے ساتھ اس نے کال اٹھائی۔

"کہاں ہو؟"وہ خاصی فکر مند تھیں۔

"میں احتجاج میں۔۔"اس نے حسب عادت بائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی سے ماتھا کھجاتے ہوئے جھوٹ کہا۔

"کیا مطلب؟"

"سڑک بلاک ہے اما۔شور کی آواز نہیں آرہی آپ کو؟"ارد گرد دوبارہ شور وغل برپا ہوا تو اس نے نیا جھوٹ کہہ کر جان بچائی۔

Posted On Kitab Nagri

"چھوٹا سا شہر ہے ہمارا۔۔آئے روز کوئی نیا ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے یہاں۔۔"والدہ محترم کا دل دہلنے لگا۔

"وہ بھی صرف میرے گھر آتے ہوئے۔۔"اس نے بھی بناوٹی افسردگی سے کام لیا۔

"تم خود کسی ناگہانی آفت سے کم ہو؟"موقع ملتے ہی ماں نے طعنہ کسا۔

"آپ کی جو اولاد ہوں۔ٹھیک ہے۔۔۔ باقی بحث آمنے سامنے ہو گی۔۔"بات کو مختصر کرتے ہوئے اسنے بھی گفتگو تمام کی تھی۔

"جلدی آجاو مجھے فکر ہو رہی ہے۔۔۔"

"جی بس پہنچی آپ کی زمل آپ کے پاس۔۔"اسنے جھٹ پٹ رابطہ منقطع کیا۔

"یہ میرا کارڈ ہے۔۔لاہور میں اگلے ہفتے ریس ہے۔۔تم جیتی تو منہ مانگا انعام ہو گا تمہارا۔۔"کال بند ہوتے ساتھ اپنے دو عدد گارڈز کے ساتھ پاشا خان نے وہاں آکر اسے اپنا کارڈ تھمایا۔

"اور ہاری تو۔۔"کارڈ کا سرسری جائزہ لیتی وہ سوال گو ہوئی تھی۔

"تم ہار نہیں سکتی۔۔"کچھ دیر قبل دکھائے جانے والے جوہر ابھی تک اسکے ذہن میں منڈلا رہے تھے۔

"وہ تو میں بھی جانتی ہوں لیکن فائدے سے پہلے نقصان کا اندازہ لگانا میری عادت ہے۔"پاشا کا کارڈ موبائل کے کور میں رکھتی وہ بھی پراعتمادی سے جوابدہ ہوئی تھی۔

"تم نہیں ہارو گی اور ہماری اگلی ملاقات اب لاہور میں ہو گی۔۔۔تمہاری ٹکٹس کنفرم ہو جائیں گے۔۔"مہنگے سِگار سے کش لگاتے ہوئے اسنے اگلی منصوبہ بندی بیان کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بزنس کلاس؟" بائیک کو کِک مارتے ہوئے اسنے شوخی سے طلب کیا۔

"ایلیٹ کلاس ہی ہونگے۔۔۔"اس کے سوال پر پاشا بھی مسکرایا تھا۔

"پھر زمل حیدر اڑان بھرنے کو تیار ہے۔"اپنے دائیں ہاتھ سے اسنے جہاز اُڑانے کا اشارہ کرتے ہوئے حامی بھری۔

"یہ ہوئی نا بات زمل حیدر ویلکم ٹو دا گیمبلنگ ورلڈ۔"پاشا نے ہاتھ ملانے کی نیت سے آگے بڑھایا۔

"میں یہاں کچھ وقت کے لئے ہوں۔۔میری اصل منزل کہیں اور ہے۔۔"ہاتھ ملانے کی بجائے اسنے بائیک کو ہلکی سے ریس دی تھی۔

"اسکا فیصلہ تم نہیں میں کروں گا۔۔"ہاتھ پیچھے کرتے اسے بھی سبکی محسوس ہوئی تھی۔

"میری زندگی کے فیصلے میری سگی ماں بھی نہیں کر سکتی۔۔یہ اختیار میں نے صرف اپنے پاس رکھا ہے۔"اسکو حتمی فیصلہ سناتی وہ لمحوں میں آنکھوں سے اوجھل ہوئی تھی جبکہ پاشا اور اسکے لوگ بس اسے لمحوں میں روح پوش ہوتا ہی دیکھتے رہ گئے۔وہ لڑکی اپنے نام کی ایک ہی تھی۔

دو منزلوں اور پانچ کمروں پر مشتمل کرائے کے مکان میں وہ تینوں پچھلے پندھرا سال سے رہائش پذیر تھے۔دوسری منزل پر موجود کمروں کو بطور اکیڈمی استعمال کیا جاتا تھا جہاں ماہین حیدر صاحبہ اسکول سے واپسی کے بعد بچوں کو مناسب معاوضے کے عوض پڑھا دیا کرتی تھیں۔پچیس سالہ بیٹی زمل اور اس سے ساڑھے چار سال چھوٹے بیٹے حیدر کو انہوں نے اسی طرح دن رات محنت کر کے پالا تھا۔زمل اب تعلیم

Posted On Kitab Nagri

مکمل کرنے کے بعد ایک کنسٹرکشن کمپنی مین بطور برانچ مینیجر ملازمت کر رہی تھی جبکہ حیدر میڈیکل کا طالب علم تھا۔

"آئی ایم بیک۔۔"وہ گھر کے لاونج میں پہنچی تو حیدر سمیت دیگر افراد منہ پھلائے بیٹھے تھے۔

"بٹ یو آر نوٹ ویلکم۔۔۔"حیدر نے ناگوار لہجے میں جواب دیا۔

"وائے؟"اسنے اپنا ہیلمٹ میز پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ آپ لیٹ ہیں۔"اس کا غصہ بدستور قائم تھا۔

"میرا بچہ۔۔"وہ فوراً اس سے لپٹنے کے لئے آگے بڑھی تھی۔"ناں۔۔۔آپ نے مجھے بہت انتظار کروایا ہے۔۔"حیدر نے کسی قسم کے لاڈ پیار سے بھی منع کر دیا۔

"گفٹ بھی تو چھوٹا نہیں لائی۔۔"اس نے اٹھلا کر نیا پتہ پھینکا۔

"گفٹ؟"حیدر کا غصہ یکدم ہوا ہو گیا۔

"آنکھیں بند۔۔"اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھتی وہ اسے گھر کی پورچ تک لے گئی تھی۔

"آپی جان۔۔"اسکا تجسس بھی بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"آپی کی جان۔"مطلوبہ مقام پر پہنچتے زمل نے بھائی کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے۔

Posted On Kitab Nagri

"واو یہ ہے کس کی؟"اسکی بے یقینی عروج پر تھی۔ "تمہاری ہے بندر۔۔۔"اسکے بے تکے سوال پر زمل نے سر پر ایک تھپڑ لگایا۔

"میری۔۔۔سچ میں؟تھینک یو سو مچ آپی جان یو آر دی بیسٹ۔۔"اسک گلے سے لگتا وہ خوشی سے پاگل ہوا تھا۔

"بیکوز آئی ایم ایلڈر۔۔"اسکا ماتھا چومتی وہ بھی شوخی سے بولی۔

"زمل یہ سب؟"بھانجے اور بڑی بہن کے ساتھ وہاں آتی ماہین بھی ششدر رہ گئی تھیں۔

"تفتیش فرسٹ رائڈ کے بعد ہو گی اما۔۔۔چلو چاکلیٹ بوائے۔"گاڑی کی چابیاں بھائی کی طرف اچھالتی زمل نے وقتی ٹال مٹول سے کام لیا۔

"ہمیں بھی جگہ ملے گی؟"اسنے ماں کو پہلی نشست پر بیٹھایا اور خود خالہ کے ہمراہ پچھلی نشست سنبھالی تھی تبھی وہاں کھڑے معید نے بھی اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا۔

"صرف خالہ کو مل سکتی ہے۔۔تم پیدل دوڑ لگاو۔۔"اسنے بے مروتی سے جواب دیا۔

"حد ہے۔۔"وہ کلس کر رہ گیا۔

"آو معید۔۔"ماہین بیگم نے دل عزیز بھانجے کو پکارا تھا۔ "نہیں۔۔"اسنے منہ پھلائے گردن کو انکار میں ہلا کر ناراضی ظاہر کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"معید کے بچے۔۔۔"زمل گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر باہر نکلنے والی تھی تب ہی وہ ڈر کر دوسری طرف سے آکر اندر بیٹھ گیا۔

"آرام سے۔۔۔"سڑک پر آلیشان گاڑی حیدر بہت مہارت سے چلا رہا تھا پھر بھی ماہین بیگم وقفے وقفے سے نصیحتوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھیں۔

"اماسے میں نے ڈرائیونگ سکھائی ہے۔۔"زمل نے انہیں یقین دہانی کروائی۔

"تبھی تو ہم زیادہ خائف ہیں۔۔"ماں کے پہلو میں بیٹھے معید نے بھی ڈرنے کی بے مثال اداکاری کی تھی۔سڑکوں کی خاک چھاننے کے بعد وہ لوگ دوبارہ گھر پہنچے تھے جہاں نئی گاڑی کی آمد کے موقع پر خوشی سے کیک کاٹ کر حیدر نے سب کو اپنے ہاتھوں سے کھلانا تھا۔

"تھینکس آپی۔۔"کیک میز پر رکھتے ہوئے زمل نے چُھڑی اسے سونپی تھی۔

"آپی کی جان تم نے اپنا وعدہ پورا کیا اور میں نے اپنا اب بس جلدی سے ڈاکٹر صاحب بلانے کا موقع دے دو۔۔"اسکے اس سال کالج میں ٹاپ کرنے پر زمل نے وعدے کے مطابق اسے گاڑی تحفے میں دی تھی۔

"انشاللہ۔۔"اسنے بھی عہد لیا۔

"اب کیک کاٹیں۔۔"معید نے ندیدے پن سے پسندیدہ چاکلیٹ کیک دیکھا۔

"ضرور۔۔"حیدر نے کیک کاٹ کر خوشی منائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ میرے بچے کو ڈھیروں کامیابیاں عطا کرے۔۔"اسنے ماں کو کیک کا ٹکرا سب سے پہلے کھلایا تو انہوں نے بہت مان سے جوان بیٹے کی پیشانی چومی تھی۔رات گئے تک سمین خالہ اور معید وہیں بیٹھے خوش گپیوں میں مگن رہے تھے۔اس پورے شہر میں بس ایک خالہ کا گھر ہی انکا ننیال تھا۔سمین بیگم کے دو بیٹے تھے جبکہ شوہر دس سال پہلے ہی انتقال فرما گئے تھے۔بڑا بیٹا سعید پولیس میں تھا جبکہ چھوٹا بیٹا معید مسیحائی کے پیشے سے منسلک تھا۔ماہین کے رشتہ داروں میں محض بہن کا ہی گھر شامل تھا کیونکہ سسرال سے ہر بندھن شوہر کی وفات کے بعد ہی اختتام پذیر ہو گیا تھا۔کئیں سال سے وہ اکیلے ہی اپنی اولاد کے لئے ماں اور باپ دونوں کا کردار ادا کر رہی تھیں۔

"اب بتاو۔۔"زمل چائے لے کر لاونج میں آئی اور ماں کے قدموں میں ہی صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"کیا؟"چائے کی چُسکی بھرتے وہ انجان بنی تھی۔

"یہ گاڑی کہاں سے آئی؟"ماں کی تفتیش وہیں سے شروع ہوئی جہاں اسنے رکوائی تھی

"میری حق حلال کی کمائی کی ہے اما۔۔"اسنے خفگی سے ماں کو سرد نظر بھر کر دیکھا۔

"پیسے کہاں سے آئے؟"گاڑی دیکھنے میں ہی خاصی مہنگی لگی تھی۔

"میرا کمپنی میں کچھ کمیشن تھا اما کیوں بھول جاتی ہیں آپ کی بیٹی برانچ مینیجر ہے۔۔"وہ بار بار اپنی ملازمت کا حوالہ دے کر معاملہ رفع دفع کروا دیا کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پکی بات ہے؟"وہ اب بھی کشمکش میں تھیں۔

"اس چائے کی قسم۔۔"اس نے کپ ماں کے سامنے کرتے ہوئے قسم کھائی۔

"اتنی مہنگی گاڑی کی ضرورت کیا تھی؟"

"میں نے زبان دی تھی چھوٹے کو اور زمل حیدر زبان پر مر مٹنے والوں میں سے ہے۔۔"اس کی یہ باتیں ماہین کو ہمیشہ مرحوم شوہر کی یاد دلایا کرتی تھیں۔

"ساری سیونگز یہاں لگادی تو اپنے لئے کیا رکھا ہے؟"چھوٹے بھائی پر بے دریغ خرچہ کرنا زمل کا سب سے پسندیدہ مشغلہ تھا جو ماں کی نظر میں سراسر فضول خرچی تھی۔

"آپکا پیار اور چھوٹے کی خوشی میرے لئے کافی ہے اما۔۔"کپ کارپٹ پر دھرتے ہوئے اسنے ماں کی گود میں سر رکھ دیا۔

"زمل تم میرا غرور ہو۔۔مان ہو۔۔۔"اسکا سر چومتی وہ جذباتی ہوئی تھیں۔

"اور آپ میری جان ہو۔۔"اسنے پرسکون انداز میں آنکھیں موندی تھیں۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"لاہور؟"ناشتے کے میز پر زمل کی زبان سے لاہور کا ذکر سنتے ہی ماہین کے ہاتھ کپکپائے تھے۔

"جی ابا کے شہر۔۔"ماں جتنی خائف تھی وہ اتنی ہی پرجوش دکھائی دے رہی تھی۔

"تم وہاں نہیں جاو گی۔۔"ماہین نے صاف انکار کیا۔

"کیوں بھئی؟ددیال ہے میرا۔۔"بریڈ پر جام لگاتی وہ اب بھی اتنی ہی خوش تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"زمل؟"

"امامیں کون سا چھٹیاں منانے جارہی ہوں؟دفتری کام ہے اسلئے مجبوراًجاناپڑرہاہے۔۔"ماں کی ناراضی پر وہ بھی سنجیدہ ہوئی۔

"کوئی اور۔۔"

"آفس والے کسی اور کو تو میرے حصے کی تنخواہ نہیں دیتے جو وہ میری جگہ چلا جائے۔۔"اسنے بہت احترام سے ماں کی بات کاٹی تھی۔

"مگر۔۔"وہ اب بھی شش وپنج میں تھیں۔

"وہاں جانتا کون ہے مجھے؟"اسے اب طویل ہوتی بحث سے کوفت محسوس ہونے لگی تھی۔

"اکیس سال سے ہم حیدر آباد میں چھپ کر بیٹھے ہیں

اما۔۔کوئی نہیں پہنچانتا مجھے وہاں۔"ماں کی خاموشی پر اسنے ایک اور جواز پیش کیا۔

"ہمارے دشمن۔۔۔"

"ان کو الہام ہوگا کہ میں ماہین حیدر شاہ کی بیٹی ہوں؟"اسنے بریڈ کا ایک ٹکرا چباتے ہوئے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا تھا۔

"زمل کو سب سے نمٹنا آتا ہے۔۔آپ بے غم ہو جائیں۔۔"اسنے ماں کو بھی تسلی دی۔

"تم دونوں ہی میری کل کائنات ہو۔۔"انکا خوف جوں کا توں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اور آپ اس کائنات کا مرکز آئی سمجھ؟اٹھ کر انکا گال چومتی وہ جانے کی تیاریوں میں تھی۔

"اب میں جاوں؟"اپنا ہیلمیٹ اٹھاتے ہوئے اسنے ماں سے جانے کی اجازت مانگی۔

"ناشتہ۔۔"اسکے یوں بیچ سے ناشتہ چھوڑ کر جانے کی عادت ماہین کو سخت ناپسند تھی۔

"میٹنگ ہے میری اما۔۔آفس میں کچھ کھالوں گی۔۔"اسنے عجلت میں جواب دیا۔

"میں ڈراپ کر دوں آپی جان۔۔"ناشتہ مکمل کرتے ہوئے حیدر نے پیشکش کی۔

"تمہیں گاڑی مبارک ہو امیر انسان۔۔میں اپنے بائیک پر ہی خوش ہوں۔۔"اپنی دھن میں وہ دوڑتی ہوئی گھر سے نکل تھی۔

"آپی بھی نا۔۔"وہ بھی بہن کی باتوں پر لاجواب ہو جایا کرتا تھا۔

"واہ زمل۔۔یہ حل ہمارے ذہن میں کیوں نہیں آیا؟"دفتر پہنچ کر دو دن سے اٹکا سنگین مسلہ اسنے ایک مشہورے سے حل کروایا تو ڈائریکٹر صاحب بھی اس ذہانت کے قائل ہوئے تھے۔

"کیونکہ آپ زمل حیدر نہیں ہیں سر۔۔"اپنے سفید کرتے کی آستینیں چڑھاتے ہوئے وہ اٹھلائی تھی۔

"وہ تو ہے۔۔۔تم انسان نہیں کمپیوٹر ہو۔۔"

"وہ بھی ففتھ جنریشن۔۔اب میں جاوں؟"کرسی سے اٹھتے ہوئے اسنے کیبن سے جانے کی اجازت مانگی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"بہت پیار سے رکھا ہے میں نے اسے۔۔بائیک نہیں اولاد ہے میری۔۔" بائیک بیچتے ہوئے اسکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

"حد کرتی ہو زی۔۔"جو دوست اس سے بائیک خرید رہا تھا اتنے جذباتی جملوں پر سر جھٹک کر رہ گیا۔

"میں اب واپس ابا کے شہر جا رہی ہوں۔۔" بائیک کے بعد اپنا ہیلمٹ بھی اسکو سونپتے ہوئے زمل نے نیا انکشاف کیا۔

"ہمیشہ کے لئے؟"اسے تعجب ہوا۔

"یس۔۔"اسنے ہونٹ کھکھلا کر تصدیق کی تھی۔

لیمپ میز کے پہلے دراز میں رکھی مرحوم شوہر کی تصویر خود سے لگائے وہ کتنی دیر سے اشک بہا رہی تھیں۔زمل کی لاہور جانے والی بات اب تک ہواسوں پر سوار تھی۔اس ظالم شہر نے ماہین حیدر سے اس کا سہاگ چھینا تھا اور دوسری اولاد بھی جسکی کوئی یاد بھی وہ اپنے پاس محفوظ نہ رکھ پائی تھی۔۔

"اماما جواب تو دیا کریں۔۔"حیدر اسے پکارتا کمرے کے قریب پہنچا تو ماہین بیگم نے فوراً تصویر واپس دراز میں چھپائی تھی۔

"سو رہی تھی۔۔"انہوں نے بیڈ سے ٹیک لگا کر بہانہ بنایا۔

"جی نہیں رو رہی تھیں آپ۔۔جھوٹ مت بولا کریں۔۔پکڑی جاتی ہیں۔۔"حیدر نے سرخ آنکھوں سے اندازہ لگا لیا تھا کہ ماں ابھی آنسو پونچھ کر ہٹی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک زمل کم ہے جواب تم بھی ماں کے چھپے آنسو کھوجنے میں لگ گئے ہو؟"اسنے بات بدلنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"کیونکہ ہم آپ کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں اما۔۔بتائیں مجھے کیا غم ستاتا ہے آپ کو؟کیا ابا کی موت؟"ماں کے پوشیدہ غم اسے بھی متجسس کیا کرتے تھے۔

"کتنی دفعہ بتاوں کہ گھر میں آگ لگنے سے تمہارے ابا۔۔"شوہر کا ذکر آتے ہی وہ اکتانے لگتی تھیں۔

"سوری اما۔۔"انکو خفا دیکھ کر حیدر بھی پشیمان ہوا۔

"مجھ سے مت پوچھا کرو یہ سوال۔۔دم گھٹنے لگتا ہے میرا۔۔"ان کا لہجہ دھیما پڑا تھا۔

"سوری اما۔۔میں جانتا ہوں جسطرح آپ نے ابا کے بعد خود کو اور ہمیں سنبھالا ہے کوئی اور اتنا بہادر ہو ہی نہیں سکتا لیکن بچپن سے دیکھتا آرہا ہوں کہ آپ اکیلے بیٹھ کر ابا کو یاد کر کے روتی رہتی ہیں ہمارے ساتھ دکھ کیوں نہیں بانٹتیں؟"انکا دایاں ہاتھ ہاتھوں میں تھامے حیدر نے انکی ہر قربانی کو سراہا تھا۔

"جیسے زمل نے لاہور جانے کی بات کی ہے۔۔میں گھبرا گئی ہوں حیدر۔۔"وہ دل کی بات زبان پر لائی تھیں۔

"اما وہ زمل آپی ہے۔۔وہ شہر کیا پورا ملک ایک انگلی پر سنبھال سکتی ہیں۔۔اب شاباش تیار ہوں۔آج آپ لوگوں کا ڈنر میری طرف سے۔۔"ان کو بہلاتا وہ بیڈ سے اٹھا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"اوے رو کیوں رہی ہو؟"اسکا سامان باندھتے ہوئے ایک لمحے کے لئے ماہین کی آنکھیں خشک نہ ہوئی تھی تبھی کمرے میں آتا حیدر اس کی غم سے نڈھال حالت پر فکر مند ہوا۔

"آپ دو ہفتوں کے لئے جا رہے ہیں۔۔"آنسو پیتے وہ مزید غمزدہ ہوئی تھی۔

"ماہین میری جان تم یوں روتی رہو گی تو میرا کمرے سے باہر جانا بھی محال ہو جائے گا۔۔"اسے دونوں کندھوں سے تھام کر حیدر نے اپنے سامنے کیا تھا۔

"اتنے بڑے گھر میں آپ کے علاوہ کون ہے میرا؟"رو رو کر اسکا چہرہ بالخصوص ناک اناری ہوئی تھی۔

تم اکیلی نہیں ہو پاگل۔۔۔بھول گئی ہو اب ایک اور زندگی بھی جڑی ہے تمہارے ساتھ۔۔اس ننھی جان کا ہی خیال کر لو۔۔"اسے ہونے والی اولاد کا دلاسہ دے کر شوہر نے خاموش کروانا چاہا۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے حیدر۔۔۔اگر اس بار بھی کچھ۔۔"اسکے سینے میں خود کو سموئے وہ گھبرائے انداز میں بولی۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔میں کچھ نہیں ہونے دوں گا اور اب کوئی بھی ہماری خوشیوں کے درمیان آیا تو سیدھا قبر میں جائے گا۔۔"اسکے گرد حصار سخت کئے حیدر بھی دوٹوک انداز میں جوابدہ ہوا تھا۔

"حیدر۔۔"اسنے الگ ہوتے ہوئے سر اٹھا کر حیدر کا چہرہ دیکھا تو سمندر سے بھی گہری بھوری آنکھیں اسکا دل ڈبو دینے کو تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر کی جان۔۔۔حیدر کی ماہین۔۔۔تمہارا حیدر ہے نا۔۔۔وہ تمہیں یا ہماری اولاد کو کچھ نہیں ہونے دے گا۔۔ویسے بھی اسما سلمی ہیں نا اور میں بھی تو چوبیس گھنٹے تم سے رابطے میں رہوں گا نا۔۔"اسکے گالوں سے آنسو چنتے ہوئے حیدر نے بہت نرمی سے اسے سمجھایا تھا۔

"آپ پلیز جلدی آیے گا۔۔"اسکے خدشات ٹلنے کے روادار نہ تھے۔

"میلا بے بی۔۔مجھے پہلے اچھی سی مسکراہٹ کے ساتھ رخصت تو کرو۔۔لو پھر رونا شروع۔۔ماہی۔۔"اسکی بات مکمل ہوتے ساتھ وہ پھر سینے میں سر چھپائے زار و قطار رونے لگی تھی۔

"ویسے اما کبھی کبھی شدت سے احساس ہوتا ہے کہ کاش ابا کی کوئی تصویر تو ہوتی ہمارے پاس۔۔میں نے تو انہیں دیکھا تک نہیں۔۔پتہ نہیں میں ان پر ہوں یا آپ پر؟"سامان باندھتی زمل کی آواز پر وہ، گویا واپس ہوش میں آئی تھی۔

"تمہاری آنکھیں ان پر گئی ہیں اور ساری حرکتیں بھی۔۔"زمل کی ہر ادا سے حیدر کی خصلتیں جھلکتی تھیں۔اسکا غصہ، جذباتی کیفیت اور خاص طور پر ہر بات میں جلد بازی باپ سے روثے ملی تھی۔

"اور حیدر؟"اس کا تجسس بڑھا۔

"وہ بالکل ان کی کاپی ہے مگر صرف شکل و صورت میں۔۔"ماہین کے جواب پر وہ مزید کھلکھلائی۔

"یعنی ابا بھی میری طرح جذباتی تھے؟"سوٹ کیس کی زپ بند کرتی وہ تیاری مکمل کر چکی تھی۔

"تم سے بھی زیادہ۔۔"ماہین نے مسکرا کر بات مکمل کی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپی جان کتنی دیر ہے؟"اسی اثنا میں حیدر بھی ہوا کے گھوڑوں پر سوار وہاں آیا تھا۔

"بس آ گئے چلیے۔۔"اسنے اپنا سوٹ کیس بیڈ سے اتارا تو حیدر وہ لئے باہر نکل گیا۔

"امارو کیوں رہی ہیں؟"اسکے جانے کا سوچتے ہی ماہین پر کپکپی طاری ہوئی تھی۔

"زمل۔۔۔"اسکے آنسو رکنے سے قاصر تھے۔

"زمل کی جان۔۔۔ زمل کی اما بس۔۔یوں روئیں گی تو میرا کمرے سے جانا بھی محال ہو جائے گا۔۔ چھوٹے اما کا خیال رکھنا آئی سمجھ۔۔"انکے آنسو پونچھتے وہ کمرے میں واپس آتے حیدر پر حکم صادر کر گئی۔

"جی آپی۔۔"اس نے ماں کو حصار میں لے کر وعدہ کیا۔

"میلا بے بی۔۔"زمل نے انکے گلے لگ کر حوصلہ افزائی کی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ارے واہ۔۔"وہ لاہور ائیر پورٹ پہنچی ہی تھی کہ وہاں اسکے شاہانہ استقبال میں آدھا درجن فوج موجود تھی۔

"ویلکم میم۔۔"ان سب گارڈز نے سیاہ پینٹ کوٹ زیب تن کر رکھے تھے۔

"بڑا پڑھا لکھا سٹاف ہے اس غنڈے کا۔۔"ایک گارڈ نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے اندر بیٹھایا تو وہ اس عزت افزا انداز سے متاثر ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے کہاں جانا ہے؟"ڈرائیور کے ہمراہ پہلی نشست پر براجمان تھااور باقی دو گاڑیاں اسے اپنے حصار میں لے کر منزل کی طرف رواں دواں تھیں۔

"پہلے گھر اور ہاسپٹل افتتاح کرنا ہے نا میم۔۔"گارڈ نے یاد دہانی کروائی۔

"ارے واہ ٹوٹی ہڈیوں کا انتظام بھی پاشا خود ہی کرتا ہے۔۔"پاشا کے نت نئے انداز اسے حیرت میں مبتلا کر رہے تھے۔حیرانی نے پریشانی کی صورت تب اختیار کی جب اسکی گاڑی شاہی طرز کے بنے بنگلے کے باہر رکی تھی۔یہ شہر سے کا گنجان آباد علاقہ معلوم ہوتا تھا جہاں گھر بھی گنے چنے ہی موجود تھے۔

"میم آپ کے کپڑے تیار ہیں کھانا لگادوں؟"وہ ہال کے صوفے پر بیٹھی محل نما گھر کا جائزہ لے رہی تھی جب ہونیفارم میں ملبوس ملازمہ وہاں ٹرے میں پانی کے ساتھ کئیں قسم کے مشروبات لئے اسکے سامنے آئی تھی۔

"ہاں لگادو۔۔اچھا سنو یہ چارج پر لگادو۔۔"اس نے پانی کی بوتل اٹھاتے ہوئے جواب کے ساتھ اپنا موبایل بھی اسے تھمایا جو بند ہونے کو تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی میم۔۔"وہ موبائل لئے کچھ قدم ہی چلی تو موبائل زمین پر جا گرا تھا۔

"ہاتھ ہے یا مکھن؟"پانی کا گھونٹ بھرتی زمل کے حلق میں پانی اٹکا تھا۔

"سوری میم۔۔"اسنے جھک کر موبائل اٹھایا جسکی ایل ای ڈی ٹوٹ کر بیکار ہو چکی تھی۔

"مجھے شام تک یہ ٹھیک چاہیئے۔"اسنے ازلی رعب جھاڑ کر ملازمہ کا خون خشک کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسلام آباد سے لاہور ہسپتال کا افتتاح کرنے آئی تھی مگر ائیر پورٹ پر اسے ساتھ لے جانے والے ملازمین کسی عجیب و غریب کھنڈر نما جگہ پر لے آئے تھے جہاں بہت ہی پراسرار فضا تھی۔

"یہ میں کہاں ہوں؟"اسکے ہاتھ پاوں پھولے تھے۔

"معاف کر دو مجھے۔۔۔"کوئی پاشا کے سامنے زندگی کی بھیگ مانگ رہا تھا مگر ہاتھ میں پکڑے ہنٹر کے وار ایک فیصد کم نہ ہوئے تھے۔

"آگئی تم؟"اسنے زمل کی حالت کا جائزہ لیا جو اس دن کے ماہی منڈوں والے حلیے کی بجائے سادے مشرقی لباس میں نکھری نکھری لگ رہی تھی مگر آج اسکی آنکھیں بھوری کی بجائے سیاہ تھیں جو کہ لینس کا کمال ہو سکتا تھا۔

"یااللہ اسے تو سٹیچیز لگیں گے۔۔۔فرسٹ ایڈ باکس لاو۔۔"وہ فوراً فرش پر لہولہان پڑے انسان کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اسکا معلج میں ہوں۔۔۔بول کب دے گا پیسے؟"اسے زمل سے دور کرتے پاشا نے اسکے پیٹ پر ایک اور لات ماری تھی۔

"اسے لے جاکر جنگل میں پھینک دو۔۔جنگلی جانور اسے کھائیں گے تو مجھے لگے گا کہ صدقہ اتر گیا میرا۔۔"اسکی ڈھیٹا ہٹ پر اسے آخری حل یہ ہی لگا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"اس لڑکی کو یہ غیر انسانی رویہ سخت ناگوار گزرا۔

Posted On Kitab Nagri

"صاحب بس آدھا گھنٹہ دیں میں پیسے منگوا دیتا ہوں۔"موت کا تصور ہی اسکے طوطے اڑا گیا تھا۔

"دیکھا مجھے اپنے پیسے نکلوانا آتا ہے۔۔"اس کی آمادگی پر پاشا نے تکبر سے کالر جھٹکا تھا۔

"پر یہ کوئی مناسب طریقہ تو نہیں۔۔"وہ تقریباً دھاڑی تھی۔

"تم طریقے کی نہیں شام کو ہونے والی ریس کی فکر کرو۔۔"اسکے انسانیت کے بھاشن پر پاشا کا پارا چڑھا تھا۔

"ریس؟"اسے دھچکا سا لگا۔

"ہاں اور تمہارے آدھے پیسے میں نے تمہارے اکاونٹ میں بھیج دیے ہیں۔۔باقی کی رقم کام کے بعد۔۔"اپنے ہاتھ رومال سے پونچھتے وہ لاپرواہی سے بولا

"مگر میں۔۔"اسے ماجرا کچھ اور ہی لگا تھا۔

"لے جاو اسے۔۔"اسکے سوالوں سے تنگ آکر پاشا نے اسے اپنے ملازمین کے ہمراہ چلتا کیا۔

"چلیں میم۔۔"دو لوگ اسے اسکے کمرے تک لے گئے۔

"یا اللہ۔۔"وہ لاکھ احتجاج کے باوجود بے بس تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"میم فون کل تک ٹھیک ہو گا۔۔"وہ شاور لے کر باہر آئی تو اسکو کپڑوں کا ہینگر تھماتی ملازمہ نے سہمتے ہوئے بتایا

"اور میرا یہاں آنے کا مقصد؟"اسنے ہینگر تھامے قیمتی برانڈ کے مشرقی لباس کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میم آج تو ہسپتال کا افتتاح ہے۔۔"اسنے یاد دلایا تھا۔

"اور میری پریکٹس؟"وہ خاصی الجھی الجھی تھی۔

"کیوں مزاق کرتی ہیں میم؟"اسکی سنجیدہ بات کو مزاق میں ٹالتی ملازمہ کمرے سے نکل گئی۔زمل کو ابھی تک کچھ سمجھ نہ آیا تھا کہ بالآخر اصل ماجرا ہے کیا؟دوپہر میں اسے گارڈز کی ٹولی کے ساتھ ہسپتال کے افتتاح پر بھیج دیا گیا تھا جو حیدر جہانگیر شاہ کے نام پر بنایا گیا تھا۔

"میرا بچہ۔۔"اسے رِبن کاٹنے کے لئے قینچی پکڑاتے ہوئے تو دادا جان نے خود سے لگا کر مبارکباد پیش کی۔

"چلو جلدی سے افتتاح کرو۔۔"پاس کھڑی پھپھی اسکی سستی پر بولی تھیں۔

"جی۔۔"اسنے رِبن کاٹا تو سب نے تالیاں بجا کر خیر مقدم کیا۔

"یہ اتنے سارے رشتہ دار کہاں سے پیدا ہو گئے زمل حیدر؟میں تو یہاں ایک دو کا ہی سوچ کر آئی تھی۔۔"اتنا اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ سب اسکے سگے رشتہ دار ہی ہیں مگر اتنی عزت ناقابلِ ہضم تھی۔

"آج تمہارے باپ کو تم پر فخر ہو گا بیٹے۔۔"پھپھی نے بھی اسکی پیشانی چومی تھی۔

"تھینکس۔۔"اسکے رشتے کا لمس اسکا دل موم کر گیا تھا۔

"امل امل۔۔تمہیں آواز دے رہا ہوں کب سے۔۔"وہ ابھی بھی گہری سوچ میں غرق تھی جب دراز قد اور کسرتی جسامت کا مالک حمزہ بخاری اسے پکارتا ہوا اسکے پاس آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ؟"اسنے ایک نظر فلمی ہیرو جیسی شخصیت رکھنے والے انسان کو دیکھا جو بلا کی کشش رکھتا تھا۔

"تو کیا تم نے اپنا نام بدل لیا ہے ؟"اسکا گمبھیر لہجہ زمل کو تذبذب کا شکار کر گیا۔

"بدلہ نہیں ہے۔۔۔بدل گیا ہے۔۔"وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔

"یہ تمہارے لئے۔۔تم نے بہت محنت کی ہے ماموں کے نام یہ ہاسپٹل اپنے دم پر اپنی محنت سے بنانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔۔آئی ایم پراوڈ آف یو کزن۔"حمزہ نے کوئی قیمتی تحفہ اسکی طرف بڑھایا تھا۔

"تھینکس بولوں یا تقریر ابھی باقی ہے ؟"وہ اپنی زبانی کے ہاتھوں خود بھی مجبور تھی۔

"کیا؟"حمزہ اسکی بات پر چونکا۔

"شکریہ کزن۔۔اللہ جانے کیا نام ہے اس ہٹلر نما انسان کا؟"اسکی بارعب شخصیت زمل کو پریشان کر رہی تھی جو ڈارک کرے پینٹ کوٹ میں دیوار کی طرح اسکے سامنے کھڑا تھا۔

"حمزہ۔۔"اسی اثنا اسے اپنے عقب سے ایک گرجدار آواز سنائی دی تھی۔

"جی ڈیڈ۔۔"اسنے مڑ کر احترام سے پوچھا۔

"بہت بہت مبارک ہو بیٹے۔۔۔مجھے فخر ہے کہ تم ہاشم بخاری کی ہونے والی بہو ہو۔۔"ہاشم نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے مبارکباد پیش کی۔

"ڈیڈ ناناجان بلا رہے ہیں۔۔"حمزہ اسے لئے جہانگیر شاہ کی جانب بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو۔۔"ان دونوں کے جاتے ہی زمل نے سکھ کی سانس لی پہلے ہی گلابی رنگ کے کرتے پاجامے میں اسے دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔دوپٹہ بھی بہت مجبوری میں اسنے دائیں کندھے پر لٹکا کر رکھا تھا۔

اسے زبردستی بائیک پر بیٹھا تو دیا گیا تھا مگر اسے بائیک چلانا تو دور ڈھنگ سے بیٹھنا بھی نہ آتا تھا۔صبح سے رو رو کر اسنے گلا بھی خراب کر لیا تھا اور اب پاشا کو اسکی حماقت پر اپنا پیسہ ڈوبتا دکھائی سے رہا تھا۔

"یہ پولیس کہاں سے آگئی؟"ریس کے آغاز سے چند لمحے قبل پولیس نے وہاں چھاپہ مار دیا تھا۔

"میں نے بلائی ہے۔۔"بائیک سے اترتے ہوئے وہ فخریہ انداز میں بولی۔

"کیوں؟"اسکا سر چکرایا۔

"کیونکہ یہ سب غیر قانونی ہے۔"اس نے ٹھاٹھ سے جواب دیا۔

"لڑکی تم۔۔"ایک آدمی نے اس پر پستول تان لی۔

"بھاگو پہلے۔۔"پاشا نے اسکا ہاتھ پکڑا تو وہ ہاتھ چھڑوانے لگی۔

"تو بھی ساتھ چل۔۔"اس پر پستول تانے وہ بھی ضبط کی آخری حد پر تھا۔

"چھوڑو مجھے چھوڑو۔۔"اسنے خود کو آزاد کروانے کی بارہا کوششیں کیں۔

"چپ۔۔"وہ لوگ جبراً اسے وہاں سے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"فون دو میرا۔۔۔ڈیم اٹ۔۔"گھر کے لان میں ایزی چیئر پر نیم دراز زمل نے موبائل ٹھیک ہونے کے بعد ملازمہ سے لے کر سب سے پہلے اپنا وٹس ایپ کھولا تو کسی انہونی کے احساس سے دوڑی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔یعنی اگر وہ یہاں آئی تھی تو کوئی وہاں اسکی جگہ گیا تھا جسکا تصدیقی میسج اسے پہلے ہی موصول ہو گیا تھا۔

"زی زی زی۔۔۔"حیدر آباد کی ویران اور طویل سڑک پر ہیوی بائیک لئے کئیں نوجوان اپنی زندگی داو پر لگائے بہادری کے جوہر دکھا رہے تھے۔پچھلے بیس منٹ سے جاری ریس اب اختتام پذیر ہونے کو تھی جسکا آخری مرحلہ گزشتہ مراحل کی نسبت زیادہ خطرناک تھا۔گرد و نواح جمع افراد میں تماشائیوں کے علاوہ اس ریس پر جُوا کھیلنے والے افراد بھی موجود تھے۔

"یہ لڑکا پاگل ہے۔۔"سب سے پہلے وہاں واپس پہنچ کر کسی نے بہت برق رفتاری سے بائیک اختتامی حد پر بنے گول دائرے کے بیچ سے گزارا تھا جسکے گرد و نواح آگ ہی آگ بھڑک رہی تھی۔

"لڑکا نہیں لڑکی ہے اور پاگل تو یہ پیدائشی ہے۔۔"پاشا کے سوال پر اسے وہاں لانے والے انسان نے جواب دیا۔

"یس۔۔"اپنا حدف طے کردہ وقت سے پہلے عبور کرتی زمل حیدر نے بائیک مہارت سے موڑا تھا۔

"زمل حیدر کو ہرانے والا پیدا ہی نہیں ہوا ابھی تک۔۔" پیچھے آتے بائیکس کو دیکھ کر اس کی شوخی تکبر میں بدلی تھی۔ایک ادا سے ہیلمٹ اتار کر اسنے سر جھٹکا تو ریشمی سنہری ظلفیں آبشار کی طرح اسکے دونوں شانوں پر پھیلی تھیں۔

"مجھے لگا تھا کہ آج گئے ہم۔۔"اس کا دوست ابھی بھی صدمے کی سی کیفیت میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم نہیں تم۔۔۔پیسے نکالو میرے۔۔"حسب عادت اسے غرض صرف اپنے جیتے گئے پیسوں سے تھی۔پیسے تسلی سے گننے کے بعد اس نے اپنے دفتری بیگ میں ڈالے تھے۔

"چپ کر جاواوئے چپ۔۔۔"ابھی بھی اسکے نام کے نعرے لگ رہے تھے جب موبائل پر ماں کی کال برامد ہوئی۔

"جی اما۔۔۔"ان سب کو اشارے سے چپ کرواتے ساتھ اس نے کال اٹھائی۔

"کہاں ہو؟"وہ خاصی فکر مند تھیں۔

"میں احتجاج میں۔۔"اس نے حسب عادت بائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی سے ماتھا کھجاتے ہوئے جھوٹ کہا۔

"کیا مطلب؟"

"سڑک بلاک ہے اما۔۔شور کی آواز نہیں آرہی آپ کو؟"ارد گرد دوبارہ شور وغل برپا ہوا تو اس نے نیا جھوٹ کہہ کر جان بچائی۔

"چھوٹا سا شہر ہے ہمارا۔۔آئے روز کوئی نیا ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے یہاں۔۔"والدہ محترم کا دل دہلنے لگا۔

"وہ بھی صرف میرے گھر آتے ہوئے۔۔"اس نے بھی بناوٹی افسردگی سے کام لیا۔

"تم خود کسی ناگہانی آفت سے کم ہو؟"موقع ملتے ہی ماں نے طعنہ کسا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آپ کی جو اولاد ہوں۔ٹھیک ہے۔۔۔ باقی بحث آمنے سامنے ہو گی۔۔" بات کو مختصر کرتے ہوئے اسنے بھی گفتگو تمام کی تھی۔

"جلدی آجاو مجھے فکر ہو رہی ہے۔۔۔"

"جی بس پہنچی آپ کی زمل آپ کے پاس۔۔" اسنے جھٹ پٹ رابطہ منقطع کیا۔

"یہ میرا کارڈ ہے۔۔لاہور میں اگلے ہفتے ریس ہے۔۔تم جیتی تو منہ مانگا انعام ہو گا تمہارا۔۔" کال بند ہوتے ساتھ اپنے دو عدد گارڈز کے ساتھ پاشا خان نے وہاں آکر اسے اپنا کارڈ تھمایا۔

"اور ہاری تو۔۔" کارڈ کا سرسری جائزہ لیتی وہ سوال گو ہوئی تھی۔

"تم ہار نہیں سکتی۔۔" کچھ دیر قبل دکھائے جانے والے جوہر ابھی تک اسکے ذہن میں منڈلا رہے تھے۔

"وہ تو میں بھی جانتی ہوں لیکن فائدے سے پہلے نقصان کا اندازہ لگانا میری عادت ہے۔" پاشا کا کارڈ موبائل کے کور میں رکھتی وہ بھی پراعتمادی سے جوابدہ ہوئی تھی۔

"تم نہیں ہارو گی اور ہماری اگلی ملاقات اب لاہور میں ہو گی۔۔۔تمہاری ٹکٹس کنفرم ہو جائیں گے۔۔" مہنگے سِگار سے کش لگاتے ہوئے اسنے اگلی منصوبہ بندی بیان کی تھی۔

"بزنس کلاس؟" بائیک کو کِک مارتے ہوئے اسنے شوخی سے طلب کیا۔

"ایلیٹ کلاس ہی ہونگے۔۔۔" اس کے سوال پر پاشا بھی مسکرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر زمل حیدر اڑان بھرنے کو تیار ہے۔"اپنے دائیں ہاتھ سے اسنے جہاز اُڑانے کا اشارہ کرتے ہوئے حامی بھری۔

"یہ ہوئی نا بات زمل حیدر ویلکم ٹو دا گیمبلنگ ورلڈ۔"پاشا نے ہاتھ ملانے کی نیت سے آگے بڑھایا۔

"میں یہاں کچھ وقت کے لئے ہوں۔۔میری اصل منزل کہیں اور ہے۔۔"ہاتھ ملانے کی بجائے اسنے بائیک کو ہلکی سے ریس دی تھی۔

"اسکا فیصلہ تم نہیں میں کروں گا۔۔"ہاتھ پیچھے کرتے اسے بھی سبکی محسوس ہوئی تھی۔

"میری زندگی کے فیصلے میری سگی ماں بھی نہیں کر سکتی۔۔یہ اختیار میں نے صرف اپنے پاس رکھا ہے۔"اسکو حتمی فیصلہ سناتی وہ لمحوں میں آنکھوں سے اوجھل ہوئی تھی جبکہ پاشا اور اسکے لوگ بس اسے لمحوں میں روح پوش ہوتا ہی دیکھتے رہ گئے۔وہ لڑکی اپنے نام کی ایک ہی تھی۔

دو منزلوں اور پانچ کمروں پر مشتمل کرائے کے مکان میں وہ تینوں پچھلے پندھرا سال سے رہائش پذیر تھے۔دوسری منزل پر موجود کمروں کو بطور اکیڈمی استعمال کیا جاتا تھا جہاں ماہین حیدر صاحبہ اسکول سے واپسی کے بعد بچوں کو مناسب معاوضے کے عوض پڑھا دیا کرتی تھیں۔پچیس سالہ بیٹی زمل اور اس سے ساڑھے چار سال چھوٹے بیٹے حیدر کو انہوں نے اسی طرح دن رات محنت کر کے پالا تھا۔زمل اب تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایک کنسٹرکشن کمپنی مین بطور برانچ مینیجر ملازمت کر رہی تھی جبکہ حیدر میڈیکل کا طالب علم تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آئی ایم بیک۔۔"وہ گھر کے لاونج میں پہنچی تو حیدر سمیت دیگر افراد منہ پھلائے بیٹھے تھے۔

"بٹ یو آر نوٹ ویلکم۔۔۔"حیدر نے ناگوار لہجے میں جواب دیا۔

"وائے؟"اسنے اپنا ہیلمٹ میز پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ آپ لیٹ ہیں۔"اس کا غصہ بدستور قائم تھا۔

"میرا بچہ۔۔"وہ فوراً اس سے لپٹنے کے لئے آگے بڑھی تھی۔"ناں۔۔۔آپ نے مجھے بہت انتظار کروایا ہے۔۔"حیدر نے کسی قسم کے لاڈ پیار سے بھی منع کر دیا۔

"گفٹ بھی تو چھوٹا نہیں لائی۔۔"اس نے اٹھلا کر نیا پتہ پھینکا۔

"گفٹ؟"حیدر کا غصہ یکدم ہوا ہو گیا۔

"آنکھیں بند۔۔"اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھتی وہ اسے گھر کی پورچ تک لے گئی تھی۔

"آپی جان۔۔"اسکا تجسس بھی بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"آپی کی جان۔"مطلوبہ مقام پر پہنچتے زمل نے بھائی کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے۔

"واو یہ ہے کس کی؟"اسکی بے یقینی عروج پر تھی۔ "تمہاری ہے بندر۔۔۔"اسکے بے تکے سوال پر زمل نے سر پر ایک تھپڑ لگایا۔

Posted On Kitab Nagri

"میری۔۔۔سچ میں؟تھینک یو سو مچ آپی جان یو آر دی بیسٹ۔۔"اسک گلے سے لگتا وہ خوشی سے پاگل ہوا تھا۔

"بیکوز آئی ایم ایلڈر۔۔"اسکا ماتھا چومتی وہ بھی شوخی سے بولی۔

"زمل یہ سب؟"بھانجے اور بڑی بہن کے ساتھ وہاں آتی ماہین بھی ششدر رہ گئی تھیں۔

"تفتیش فرسٹ رائڈ کے بعد ہو گی اما۔۔۔چلو چاکلیٹ بوائے۔"گاڑی کی چابیاں بھائی کی طرف اچھالتی زمل نے وقتی ٹال مٹول سے کام لیا۔

"ہمیں بھی جگہ ملے گی؟"اسنے ماں کو پہلی نشست پر بیٹھایا اور خود خالہ کے ہمراہ پچھلی نشست سنبھالی تھی تبھی وہاں کھڑے معید نے بھی اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا۔

"صرف خالہ کو مل سکتی ہے۔۔تم پیدل دوڑ لگاو۔۔"اسنے بے مروتی سے جواب دیا۔

"حد ہے۔۔"وہ کلس کر رہ گیا۔

"آو معید۔۔"ماہین بیگم نے دل عزیز بھانجے کو پکارا تھا۔"نہیں۔۔"اسنے منہ پھلائے گردن کو انکار میں ہلا کر ناراضی ظاہر کی تھی۔

"معید کے بچے۔۔۔"زمل گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر باہر نکلنے والی تھی تب ہی وہ ڈر کر دوسری طرف سے آکر اندر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آرام سے۔۔۔"سڑک پر آلیشان گاڑی حیدر بہت مہارت سے چلا رہا تھا پھر بھی ماہین بیگم وقفے وقفے سے نصیحتوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھیں۔

"اماا سے میں نے ڈرائیونگ سکھائی ہے۔۔"زمل نے انہیں یقین دہانی کروائی۔

"تبھی تو ہم زیادہ خائف ہیں۔۔"ماں کے پہلو میں بیٹھے معید نے بھی ڈرنے کی بے مثال اداکاری کی تھی۔سڑکوں کی خاک چھاننے کے بعد وہ لوگ دوبارہ گھر پہنچے تھے جہاں نئی گاڑی کی آمد کے موقع پر خوشی سے کیک کاٹ کر حیدر نے سب کو اپنے ہاتھوں سے کھلانا تھا۔

"تھینکس آپی۔۔"کیک میز پر رکھتے ہوئے زمل نے چُھڑی اسے سونپی تھی۔

"آپی کی جان تم نے اپنا وعدہ پورا کیا اور میں نے اپنا اب بس جلدی سے ڈاکٹر صاحب بلانے کا موقع دے دو۔۔"اسکے اس سال کالج میں ٹاپ کرنے پر زمل نے وعدے کے مطابق اسے گاڑی تحفے میں دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"انشاللہ۔۔"اسنے بھی عہد لیا۔

"اب کیک کاٹیں۔۔"معید نے ندیدے پن سے پسندیدہ چاکلیٹ کیک دیکھا۔

"ضرور۔۔"حیدر نے کیک کاٹ کر خوشی منائی تھی۔

"اللہ میرے بچے کو ڈھیروں کامیابیاں عطا کرے۔۔"اسنے ماں کو کیک کا ٹکڑا سب سے پہلے کھلایا تو انہوں نے بہت مان سے جوان بیٹے کی پیشانی چومی تھی۔رات گئے تک سمین خالہ اور معید وہیں بیٹھے

Posted On Kitab Nagri

خوش گپیوں میں مگن رہے تھے۔اس پورے شہر میں بس ایک خالہ کا گھر ہی انکا ننیال تھا۔ سمین بیگم کے دو بیٹے تھے جبکہ شوہر دس سال پہلے ہی انتقال فرما گئے تھے۔ بڑا بیٹا سعید پولیس میں تھا جبکہ چھوٹا بیٹا معید مسیحائی کے پیشے سے منسلک تھا۔ماہین کے رشتہ داروں میں محض بہن کا ہی گھر شامل تھا کیونکہ سسرال سے ہر بندھن شوہر کی وفات کے بعد ہی اختتام پذیر ہو گیا تھا۔کئیں سال سے وہ اکیلے ہی اپنی اولاد کے لئے ماں اور باپ دونوں کا کردار ادا کر رہی تھیں۔

"اب بتاو۔۔"زمل چائے لے کر لاونج میں آئی اور ماں کے قدموں میں ہی صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"کیا؟"چائے کی چُسکی بھرتے وہ انجان بنی تھی۔

"یہ گاڑی کہاں سے آئی؟"ماں کی تفتیش وہیں سے شروع ہوئی جہاں اسنے رکوائی تھی

"میری حق حلال کی کمائی کی ہے اما۔۔"اسنے خفگی سے ماں کو سرد نظر بھر کر دیکھا۔

"پیسے کہاں سے آئے؟"گاڑی دیکھنے میں ہی خاصی مہنگی لگی تھی۔

"میرا کمپنی میں کچھ کمیشن تھا اما کیوں بھول جاتی ہیں آپ کی بیٹی برانچ مینیجر ہے۔۔"وہ بار بار اپنی ملازمت کا حوالہ دے کر معاملہ رفع دفع کروا دیا کرتی تھی۔

"پکی بات ہے؟"وہ اب بھی کشمکش میں تھیں۔

"اس چائے کی قسم۔۔"اس نے کپ ماں کے سامنے کرتے ہوئے قسم کھائی۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنی مہنگی گاڑی کی ضرورت کیا تھی؟"

"میں نے زبان دی تھی چھوٹے کو اور زمل حیدر زبان پر مر مٹنے والوں میں سے ہے۔۔"اس کی یہ باتیں ماہین کو ہمیشہ مرحوم شوہر کی یاد دلایا کرتی تھیں۔

"ساری سیونگز یہاں لگادی تو اپنے لئے کیا رکھا ہے؟"چھوٹے بھائی پر بے دریغ خرچہ کرنا زمل کا سب سے پسندیدہ مشغلہ تھا جو ماں کی نظر میں سراسر فضول خرچی تھی۔

"آپکا پیار اور چھوٹے کی خوشی میرے لئے کافی ہے اما۔۔"کپ کارپٹ پر دھرتے ہوئے اسنے ماں کی گود میں سر رکھ دیا۔

"زمل تم میرا غرور ہو۔۔مان ہو۔۔۔"اسکا سر چومتی وہ جذباتی ہوئی تھیں۔

"اور آپ میری جان ہو۔۔"اسنے پرسکون انداز میں آنکھیں موندی تھیں۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"لاہور؟"ناشتے کے میز پر زمل کی زبان سے لاہور کا ذکر سنتے ہی ماہین کے ہاتھ کپکپائے تھے۔

"جی ابا کے شہر۔۔"ماں جتنی خائف تھی وہ اتنی ہی پرجوش دکھائی دے رہی تھی۔

"تم وہاں نہیں جاوگی۔۔"ماہین نے صاف انکار کیا۔

"کیوں بھئی؟ددیال ہے میرا۔۔"بریڈ پر جام لگاتی وہ اب بھی اتنی ہی خوش تھی۔

"زمل؟"

Posted On Kitab Nagri

"امامیں کون سا چھٹیاں منانے جارہی ہوں؟دفتری کام ہے اسلئے مجبوراًجاناپڑرہاہے۔۔"ماں کی ناراضی پر وہ بھی سنجیدہ ہوئی۔

"کوئی اور۔۔"

"آفس والے کسی اور کو تو میرے حصے کی تنخواہ نہیں دیتے جو وہ میری جگہ چلا جائے۔۔"اسنے بہت احترام سے ماں کی بات کاٹی تھی۔

"مگر۔۔"وہ اب بھی شش وپنج میں تھیں۔

"وہاں جانتا کون ہے مجھے؟"اسے اب طویل ہوتی بحث سے کوفت محسوس ہونے لگی تھی۔

"اکیس سال سے ہم حیدر آباد میں چھپ کر بیٹھے ہیں

اما۔۔کوئی نہیں پہنچانتا مجھے وہاں۔"ماں کی خاموشی پر اسنے ایک اور جواز پیش کیا۔

"ہمارے دشمن۔۔۔"

"ان کو الہام ہو گا کہ میں ماہین حیدر شاہ کی بیٹی ہوں؟"اسنے بریڈ کا ایک ٹکرا چباتے ہوئے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا تھا۔

"زمل کو سب سے نمٹنا آتا ہے۔۔آپ بے غم ہو جائیں۔۔"اسنے ماں کو بھی تسلی دی۔

"تم دونوں ہی میری کل کائنات ہو۔۔"انکا خوف جوں کا توں تھا۔

"اور آپ اس کائنات کا مرکز آئی سمجھ؟اٹھ کر انکا گال چومتی وہ جانے کی تیاریوں میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب میں جاوں؟"اپنا ہیلمیٹ اٹھاتے ہوئے اسنے ماں سے جانے کی اجازت مانگی۔

"ناشتہ۔۔"اسکے یوں بیچ سے ناشتہ چھوڑ کر جانے کی عادت ماہین کو سخت ناپسند تھی۔

"میٹنگ ہے میری اما۔۔آفس میں کچھ کھالوں گی۔۔"اسنے عجلت میں جواب دیا۔

"میں ڈراپ کردوں آپی جان۔۔"ناشتہ مکمل کرتے ہوئے حیدر نے پیشکش کی۔

"تمہیں گاڑی مبارک ہو امیر انسان۔۔میں اپنے بائیک پر ہی خوش ہوں۔۔"اپنی دھن میں وہ دوڑتی ہوئی گھر سے نکل تھی۔

"آپی بھی نا۔۔"وہ بھی بہن کی باتوں پر لاجواب ہو جایا کرتا تھا۔

"واہ زمل۔۔یہ حل ہمارے ذہن میں کیوں نہیں آیا؟"دفتر پہنچ کر دو دن سے اٹکا سنگین مسلہ اسنے ایک مشہورے سے حل کروایا تو ڈائریکٹر صاحب بھی اس ذہانت کے قائل ہوئے تھے۔

"کیونکہ آپ زمل حیدر نہیں ہیں سر۔۔"اپنے سفید کرتے کی آستینیں چڑھاتے ہوئے وہ اٹھلائی تھی۔

"وہ تو ہے۔۔۔تم انسان نہیں کمپیوٹر ہو۔۔"

"وہ بھی ففتھ جنریشن۔۔اب میں جاوں؟"کرسی سے اٹھتے ہوئے اسنے کیبن سے جانے کی اجازت مانگی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"بہت پیار سے رکھا ہے میں نے اسے۔۔بائیک نہیں اولاد ہے میری۔۔"بائیک بیچتے ہوئے اسکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حد کرتی ہو زی۔۔"جو دوست اس سے بائیک خرید رہا تھا اتنے جذباتی جملوں پر سر جھٹک کر رہ گیا۔

"میں اب واپس ابا کے شہر جا رہی ہوں۔۔" بائیک کے بعد اپنا ہیلمٹ بھی اسکو سونپتے ہوئے زمل نے نیا انکشاف کیا۔

"ہمیشہ کے لئے؟"اسے تعجب ہوا۔

"یس۔۔"اسنے ہونٹ کھکھلا کر تصدیق کی تھی۔

لیمپ میز کے پہلے دراز میں رکھی مرحوم شوہر کی تصویر خود سے لگائے وہ کتنی دیر سے اشک بہا رہی تھیں۔زمل کی لاہور جانے والی بات اب تک ہواسوں پر سوار تھی۔اس ظالم شہر نے ماہین حیدر سے اس کا سہاگ چھینا تھا اور دوسری اولاد بھی جسکی کوئی یاد بھی وہ اپنے پاس محفوظ نہ رکھ پائی تھی۔۔

"اما اما جواب تو دیا کریں۔۔"حیدر اسے پکارتا کمرے کے قریب پہنچا تو ماہین بیگم نے فوراً تصویر واپس دراز میں چھپائی تھی۔

"سو رہی تھی۔۔"انہوں نے بیڈ سے ٹیک لگا کر بہانہ بنایا۔

"جی نہیں رو رہی تھیں آپ۔۔ جھوٹ مت بولا کریں۔۔ پکڑی جاتی ہیں۔۔"حیدر نے سرخ انکھوں سے اندازہ لگا لیا تھا کہ ماں ابھی آنسو پونچھ کر ہٹی ہے۔

"ایک زمل کم ہے جواب تم بھی ماں کے چھپے آنسو کھوجنے میں لگ گئے ہو؟"اسنے بات بدلنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیونکہ ہم آپ کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں اما۔۔بتائیں مجھے کیا غم ستاتا ہے آپ کو؟کیا ابا کی موت؟"ماں کے پوشیدہ غم اسے بھی متجسس کیا کرتے تھے۔

"کتنی دفعہ بتاوں کہ گھر میں آگ لگنے سے تمہارے ابا۔۔"شوہر کا ذکر آتے ہی وہ اکتانے لگتی تھیں۔

"سوری اما۔۔"انکو خفا دیکھ کر حیدر بھی پشیمان ہوا۔

"مجھ سے مت پوچھا کرو یہ سوال۔۔دم گھٹنے لگتا ہے میرا۔۔"ان کا لہجہ دھیما پڑا تھا۔

"سوری اما۔۔میں جانتا ہوں جسطرح آپ نے ابا کے بعد خود کو اور ہمیں سنبھالا ہے کوئی اور اتنا بہادر ہو ہی نہیں سکتا لیکن بچپن سے دیکھتا آرہا ہوں کہ آپ اکیلے بیٹھ کر ابا کو یاد کر کے روتی رہتی ہیں ہمارے ساتھ دکھ کیوں نہیں بانٹتیں؟"انکا دایاں ہاتھ ہاتھوں میں تھامے حیدر نے انکی ہر قربانی کو سراہا تھا۔

"جیسے زمل نے لاہور جانے کی بات کی ہے۔۔میں گھبرا گئی ہوں حیدر۔۔"وہ دل کی بات زبان پر لائی تھیں۔

"اما وہ زمل آپی ہے۔۔وہ شہر کیا پورا ملک ایک انگلی پر سنبھال سکتی ہیں۔۔اب شاباش تیار ہوں۔آج آپ لوگوں کا ڈنر میری طرف سے۔۔"ان کو بہلاتا وہ بیڈ سے اٹھا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"اوے رو کیوں رہی ہو؟"اسکا سامان باندھتے ہوئے ایک لمحے کے لئے ماہین کی آنکھیں خشک نہ ہوئی تھی تبھی کمرے میں آتا حیدر اس کی غم سے نڈھال حالت پر فکر مند ہوا۔

"آپ دو ہفتوں کے لئے جا رہے ہیں۔۔"آنسو پیتے وہ مزید غمزدہ ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہین میری جان تم یوں روتی رہو گی تو میرا کمرے سے باہر جانا بھی محال ہو جائے گا۔۔"اسے دونوں کندھوں سے تھام کر حیدر نے اپنے سامنے کیا تھا۔

"اتنے بڑے گھر میں آپ کے علاوہ کون ہے میرا؟"رو رو کر اسکا چہرہ بالخصوص ناک اناری ہوئی تھی۔

تم اکیلی نہیں ہو پاگل۔۔۔بھول گئی ہو اب ایک اور زندگی بھی جڑی ہے تمہارے ساتھ۔۔اس ننھی جان کا ہی خیال کر لو۔۔"اسے ہونے والی اولاد کا دلاسہ دے کر شوہر نے خاموش کروانا چاہا۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے حیدر۔۔۔اگر اس بار بھی کچھ۔۔"اسکے سینے میں خود کو سموئے وہ گھبرائے انداز میں بولی۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔میں کچھ نہیں ہونے دوں گا اور اب کوئی بھی ہماری خوشیوں کے درمیان آیا تو سیدھا قبر میں جائے گا۔۔"اسکے گرد حصار سخت کئے حیدر بھی دوٹوک انداز میں جوابدہ ہوا تھا۔

"حیدر۔۔"اسنے الگ ہوتے ہوئے سر اٹھا کر حیدر کا چہرہ دیکھا تو سمندر سے بھی گہری بھوری آنکھیں اسکا دل ڈبو دینے کو تھیں۔

"حیدر کی جان۔۔۔حیدر کی ماہین۔۔۔تمہارا حیدر ہے نا۔۔۔وہ تمہیں یا ہماری اولاد کو کچھ نہیں ہونے دے گا۔۔ویسے بھی اسما سلمی ہیں نا اور میں بھی تو چوبیس گھنٹے تم سے رابطے میں رہوں گا نا۔۔"اسکے گالوں سے آنسو چنتے ہوئے حیدر نے بہت نرمی سے اسے سمجھایا تھا۔

"آپ پلیز جلدی آیے گا۔۔"اسکے خدشات ٹلنے کے روادار نہ تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"میلا بے بی۔۔مجھے پہلے اچھی سی مسکراہٹ کے ساتھ رخصت تو کرو۔۔لو پھر رونا شروع۔۔ماہی۔۔"اسکی بات مکمل ہوتے ساتھ وہ پھر سینے میں سر چھپائے زاروقطار رونے لگی تھی۔

"ویسے اما کبھی کبھی شدت سے احساس ہوتا ہے کہ کاش ابا کی کوئی تصویر تو ہوتی ہمارے پاس۔۔میں نے تو انہیں دیکھا تک نہیں۔۔پتہ نہیں میں ان پر ہوں یا آپ پر؟"سامان باندھتی زمل کی آواز پر وہ، گویا واپس ہوش میں آئی تھی۔

"تمہاری آنکھیں ان پر گئی ہیں اور ساری حرکتیں بھی۔۔"زمل کی ہر ادا سے حیدر کی خصلتیں جھلکتی تھیں۔اسکا غصہ، جذباتی کیفیت اور خاص طور پر ہر بات میں جلد بازی باپ سے روثے ملی تھی۔

"اور حیدر؟"اس کا تجسس بڑھا۔

"وہ بالکل ان کی کاپی ہے مگر صرف شکل وصورت میں۔۔"ماہین کے جواب پر وہ مزید کھلکھلائی۔

"یعنی ابا بھی میری طرح جذباتی تھے؟"سوٹ کیس کی زپ بند کرتی وہ تیاری مکمل کر چکی تھی۔

"تم سے بھی زیادہ۔۔"ماہین نے مسکرا کر بات مکمل کی۔

"آپی جان کتنی دیر ہے؟"اسی اثنا میں حیدر بھی ہوا کے گھوڑوں پر سوار وہاں آیا تھا۔

"بس آ گئے چلیے۔۔"اسنے اپنا سوٹ کیس بیڈ سے اتارا تو حیدر وہ لئے باہر نکل گیا۔

"اما رو کیوں رہی ہیں؟"اسکے جانے کا سوچتے ہی ماہین پر کپکپی طاری ہوئی تھی۔

"زمل۔۔۔"اسکے آنسو رکنے سے قاصر تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"زمل کی جان۔۔۔ زمل کی اما بس۔۔یوں روئیں گی تو میرا کمرے سے جانا بھی محال ہو جائے گا۔۔ چھوٹے اما کا خیال رکھنا آئی سمجھ۔۔"انکے آنسو پونچھتے وہ کمرے میں واپس آتے حیدر پر حکم صادر کر گئی۔

"جی آپی۔۔"اس نے ماں کو حصار میں لے کر وعدہ کیا۔

"میلا بے بی۔۔"زمل نے انکے گلے لگ کر حوصلہ افزائی کی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ارے واہ۔۔"وہ لاہور ائیر پورٹ پہنچی ہی تھی کہ وہاں اسکے شاہانہ استقبال میں آدھا درجن فوج موجود تھی۔

"ویلکم میم۔۔"ان سب گارڈز نے سیاہ پینٹ کوٹ زیب تن کر رکھے تھے۔

"بڑا پڑھا لکھا سٹاف ہے اس غنڈے کا۔۔"ایک گارڈ نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے اندر بیٹھایا تو وہ اس عزت افزا انداز سے متاثر ہوئی۔

"پہلے کہاں جانا ہے؟"ڈرائیور کے ہمراہ پہلی نشست پر براجمان تھا اور باقی دو گاڑیاں اسے اپنے حصار میں لے کر منزل کی طرف رواں دواں تھیں۔

"پہلے گھر اور ہاسپٹل افتتاح کرنا ہے نا میم۔۔"گارڈ نے یاد دہانی کروائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ارے واہ ٹوٹی ہڈیوں کا انتظام بھی پاشا خود ہی کرتا ہے۔۔" پاشا کے نت نئے انداز اسے حیرت میں مبتلا کر رہے تھے۔ حیرانی نے پریشانی کی صورت تب اختیار کی جب اسکی گاڑی شاہی طرز کے بنے بنگلے کے باہر رکی تھی۔ یہ شہر سے کا گنجان آباد علاقہ معلوم ہوتا تھا جہاں گھر بھی گنے چنے ہی موجود تھے۔

"میم آپ کے کپڑے تیار ہیں کھانا لگادوں؟" وہ ہال کے صوفے پر بیٹھی محل نما گھر کا جائزہ لے رہی تھی جب ہونیفارم میں ملبوس ملازمہ وہاں ٹرے میں پانی کے ساتھ کئیں قسم کے مشروبات لئے اسکے سامنے آئی تھی۔

"ہاں لگادو۔۔اچھا سنو یہ چارج پر لگادو۔۔" اس نے پانی کی بوتل اٹھاتے ہوئے جواب کے ساتھ اپنا موبایل بھی اسے تھمایا جو بند ہونے کو تھا۔

"جی میم۔۔" وہ موبائل لئے کچھ قدم ہی چلی تو موبائل زمین پر جا گرا تھا۔

"ہاتھ ہے یا مکھن؟" پانی کا گھونٹ بھرتی زمل کے حلق میں پانی اٹکا تھا۔

"سوری میم۔۔" اسنے جھک کر موبائل اٹھایا جسکی ایل ای ڈی ٹوٹ کر بیکار ہو چکی تھی۔

"مجھے شام تک یہ ٹھیک چاہیئے۔" اسنے ازلی رعب جھاڑ کر ملازمہ کا خون خشک کیا۔

وہ اسلام آباد سے لاہور ہسپتال کا افتتاح کرنے آئی تھی مگر ائیر پورٹ پر اسے ساتھ لے جانے والے ملازمین کسی عجیب و غریب کھنڈر نما جگہ پر لے آئے تھے جہاں بہت ہی پراسرار فضا تھی۔

"یہ میں کہاں ہوں؟" اسکے ہاتھ پاوں پھولے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"معاف کر دو مجھے۔۔۔"کوئی پاشا کے سامنے زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا مگر ہاتھ میں پکڑے ہنٹر کے وار ایک فیصد کم نہ ہوئے تھے۔

"آگئی تم؟"اسنے زمل کی حالت کا جائزہ لیا جو اس دن کے ماہی منڈوں والے حلیے کی بجائے سادے مشرقی لباس میں نکھری نکھری لگ رہی تھی مگر آج اسکی آنکھیں بھوری کی بجائے سیاہ تھیں جو کہ لینس کا کمال ہو سکتا تھا۔

"یااللہ اسے تو سٹیچیز لگیں گے۔۔۔فرسٹ ایڈ باکس لاو۔۔"وہ فوراً فرش پر لہولہان پڑے انسان کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اسکا معلج میں ہوں۔۔۔بول کب دے گا پیسے؟"اسے زمل سے دور کرتے پاشا نے اسکے پیٹ پر ایک اور لات ماری تھی۔

"اسے لے جا کر جنگل میں پھینک دو۔۔جنگلی جانور اسے کھائیں گے تو مجھے لگے گا کہ صدقہ اتر گیا میرا۔۔"اسکی ڈھیٹ ہٹ پر اسے آخری حل یہ ہی لگا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"اس لڑکی کو یہ غیر انسانی رویہ سخت ناگوار گزرا۔

"صاحب بس آدھا گھنٹہ دیں میں پیسے منگوا دیتا ہوں۔"موت کا تصور ہی اسکے طوطے اڑا گیا تھا۔

"دیکھا مجھے اپنے پیسے نکلوانا آتا ہے۔۔"اس کی آمادگی پر پاشا نے تکبر سے کالر جھٹکا تھا۔

"پر یہ کوئی مناسب طریقہ تو نہیں۔۔"وہ تقریباً دھاڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم طریقے کی نہیں شام کو ہونے والی ریس کی فکر کرو۔۔"اسکے انسانیت کے بھاشن پر پاشا کا پارا چڑھا تھا۔

"ریس؟"اسے دھچکا سا لگا۔

"ہاں اور تمہارے آدھے پیسے میں نے تمہارے اکاونٹ میں بھیج دیے ہیں۔۔باقی کی رقم کام کے بعد۔۔"اپنے ہاتھ رومال سے پونچھتے وہ لاپرواہی سے بولا

"مگر میں۔۔"اسے ماجرا کچھ اور ہی لگا تھا۔

"لے جاو اسے۔۔"اسکے سوالوں سے تنگ آکر پاشا نے اسے اپنے ملازمین کے ہمراہ چلتا کیا۔

"چلیں میم۔۔"دو لوگ اسے اسکے کمرے تک لے گئے۔

"یااللہ۔۔"وہ لاکھ احتجاج کے باوجود بے بس تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"میم فون کل تک ٹھیک ہو گا۔۔"وہ شاور لے کر باہر آئی تو اسکو کپڑوں کا ہینگر تھماتی ملازمہ نے سہمتے ہوئے بتایا

"اور میرا یہاں آنے کا مقصد؟"اسنے ہینگر تھامے قیمتی برانڈ کے مشرقی لباس کو دیکھا۔

"میم آج تو ہسپتال کا افتتاح ہے۔۔"اسنے یاد دلایا تھا۔

"اور میری پریکٹس؟"وہ خاصی الجھی الجھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کیوں مزاق کرتی ہیں میم؟"اسکی سنجیدہ بات کو مزاق میں ٹالتی ملازمہ کمرے سے نکل گئی۔زمل کو ابھی تک کچھ سمجھ نہ آیا تھا کہ بالآخر اصل ماجرا ہے کیا؟دوپہر میں اسے گارڈز کی ٹولی کے ساتھ ہسپتال کے افتتاح پر بھیج دیا گیا تھا جو حیدر جہانگیر شاہ کے نام پر بنایا گیا تھا۔

"میرا بچہ۔۔"اسے رِبن کاٹنے کے لئے قینچی پکڑاتے ہوئے تو دادا جان نے خود سے لگا کر مبارکباد پیش کی۔

"چلو جلدی سے افتتاح کرو۔۔"پاس کھڑی پھپھی اسکی سستی پر بولی تھیں۔

"جی۔۔"اسنے رِبن کاٹا تو سب نے تالیاں بجا کر خیر مقدم کیا۔

"یہ اتنے سارے رشتہ دار کہاں سے پیدا ہو گئے زمل حیدر؟میں تو یہاں ایک دو کا ہی سوچ کر آئی تھی۔۔"اتنا اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ سب اسکے سگے رشتہ دار ہی ہیں مگر اتنی عزت ناقابلِ ہضم تھی۔

"آج تمہارے باپ کو تم پر فخر ہو گا بیٹے۔۔"پھپھی نے بھی اسکی پیشانی چومی تھی۔

"تھینکس۔۔"اسکے رشتے کا لمس اسکا دل موم کر گیا تھا۔

"امل امل۔۔تمہیں آواز دے رہا ہوں کب سے۔۔"وہ ابھی بھی گہری سوچ میں غرق تھی جب دراز قد اور کسرتی جسامت کا مالک حمزہ بخاری اسے پکارتا ہوا اسکے پاس آیا۔

"مجھے؟"اسنے ایک نظر فلمی ہیرو جیسی شخصیت رکھنے والے انسان کو دیکھا جو بلا کی کشش رکھتا تھا۔

"تو کیا تم نے اپنا نام بدل لیا ہے؟"اسکا گمبھیر لہجہ زمل کو تذبذب کا شکار کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بدلہ نہیں ہے۔۔۔بدل گیا ہے۔۔"وہ زیرِلب بڑبڑائی۔

"یہ تمہارے لئے۔۔تم نے بہت محنت کی ہے ماموں کے نام یہ ہاسپٹل اپنے دم پر اپنی محنت سے بنانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔۔آئی ایم پراوڈ آف یو کزن۔"حمزہ نے کوئی قیمتی تحفہ اسکی طرف بڑھایا تھا۔

"تھینکس بولوں یا تقریر ابھی باقی ہے؟"وہ اپنی زبانی کے ہاتھوں خود بھی مجبور تھی۔

"کیا؟"حمزہ اسکی بات پر چونکا۔

"شکریہ کزن۔۔اللہ جانے کیا نام ہے اس ہٹلر نما انسان کا؟"اسکی بارعب شخصیت زمل کو پریشان کررہی تھی جو ڈارک کرے پینٹ کوٹ میں دیوار کی طرح اسکے سامنے کھڑا تھا۔

"حمزہ۔۔"اسی اثنا اسے اپنے عقب سے ایک گرجدار آواز سنائی دی تھی۔

"جی ڈیڈ۔۔"اسنے مڑ کر احترام سے پوچھا۔

"بہت بہت مبارک ہو بیٹے۔۔۔مجھے فخر ہے کہ تم ہاشم بخاری کی ہونے والی بہو ہو۔۔"ہاشم نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے مبارکباد پیش کی۔

"ڈیڈ ناناجان بلا رہے ہیں۔۔"حمزہ اسے لئے جہانگیر شاہ کی جانب بڑھ گیا۔

"چلو۔۔"ان دونوں کے جاتے ہی زمل نے سکھ کی سانس لی پہلے ہی گلابی رنگ کے کرتے پاجامے میں اسے دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔دوپٹہ بھی بہت مجبوری میں اسنے دائیں کندھے پر لٹکا کر رکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسے زبردستی بائیک پر بیٹھاتو دیا گیا تھا مگر اسے بائیک چلانا تو دور ڈھنگ سے بیٹھنا بھی نہ آتا تھا۔ صبح سے رو رو کر اسنے گلا بھی خراب کر لیا تھا اور اب پاشا کو اسکی حماقت پر اپنا پیسہ ڈوبتا دکھائی سے رہا تھا۔

"یہ پولیس کہاں سے آگئی؟" ریس کے آغاز سے چند لمحے قبل پولیس نے وہاں چھاپہ مار دیا تھا۔

"میں نے بلائی ہے۔۔" بائیک سے اترتے ہوئے وہ فخریہ انداز میں بولی۔

"کیوں؟" اسکا سر چکرایا۔

"کیونکہ یہ سب غیر قانونی ہے۔" اس نے ٹھاٹھ سے جواب دیا۔

"لڑکی تم۔۔" ایک آدمی نے اس پر پستول تان لی۔

"بھاگو پہلے۔۔" پاشا نے اسکا ہاتھ پکڑا تو وہ ہاتھ چھڑوانے لگی۔

"تو بھی ساتھ چل۔۔" اس پر پستول تانے وہ بھی ضبط کی آخری حد پر تھا۔

"چھوڑو مجھے چھوڑو۔۔" اسنے خود کو آزاد کروانے کی بارہا کوششیں کیں۔

"چپ۔۔" وہ لوگ جبراً اسے وہاں سے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"فون دو میرا۔۔۔ڈیم اٹ۔۔" گھر کے لان میں ایزی چیئر پر نیم دراز زمل نے موبائل ٹھیک ہونے کے بعد ملازمہ سے لے کر سب سے پہلے اپنا وٹس ایپ کھولا تو کسی انہونی کے احساس سے دوڑی تھی۔یعنی اگر وہ یہاں آئی تھی تو کوئی وہاں اسکی جگہ گیا تھا جسکا تصدیقی میسج اسے پہلے ہی موصول ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت شوق ہے تجھے بھاگنے کا؟" پاشا نے ایک طمانچہ لگایا تو وہ فوراً زمین بوس ہوئی تھی۔اسنے نظریں اٹھا کر دیکھا تو اپنے آپ کو سامنے پا کر اسے چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا۔زمل نے جھک کر اسے قدموں پر واپس اٹھایا۔

"پاشا۔۔ہاتھ کیسے لگایا اسے؟" ایک جست میں پاشا کو تھپڑ رسید تی وہ غصے سے پاگل ہوئی تھی۔

"باہر گاڑی کھڑی ہے۔۔جاو تم۔۔" پاشا اپنے گال پر ہاتھ رکھے دنگ کھڑا تھا جب وہ بغیر مڑے امل کو حکم دے گئی تھی۔

"یہ کہیں نہیں جائے گی۔۔" پاشا نے صاف انکار کیا تو زمل نے میز پر رکھی کانچ کی بوتل پوری قوت سے میز پر مار کر توڑتے ہوئے ہاتھ میں بچے بوتل کے آدھے ٹکرے کا ایک تیز دھار کونا پاشا کی شہ رگ پر رکھا تھا۔

جائیں باجی۔۔" مقابل کی آنکھ میں دہکتے انگارے دیکھ کر پاشا خائف ہوا تھا۔

"جاو امل۔۔جاو۔۔" وہ چیخی تو امل جان بچاتی دوڑ گئی تھی۔

"تمہارے بھیجے گئے پیسے میں نے واپس منتقل کر دیے ہیں۔۔جو ہوا نہیں ہونا چاہئے تھا پر ہو گیا۔۔اسے میں بدل نہیں سکتی۔۔آئی سمجھ یا مزید خطاب کی ضرورت ہے۔۔" زمل کے جاتے ہی بوتل فرش پر پھینکتی وہ اب بھی ویسی ہی بے خوف تھی۔

"یہ لڑکی کون تھی؟" وہ خود شش و پنج میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ اپنے نکھٹو ملازمین سے پوچھو جو میری جگہ اسے لے آئے۔۔"اسنے حقارت بھری نظروں سے وہاں موجود غنڈوں کو دیکھا۔

"سوری بوس۔۔"وہ سب ایک ساتھ معذرت خواہ ہوئے تھے۔

"زی میرا بہت نقصان ہوا ہے۔۔"پاشا افسردگی سے بولا۔

"اسکی ذمہ دار میں نہیں ہوں پاشا۔۔۔اگر ہوتی تو دگنی قیمت ادا کرتی۔۔"وہ جانے کی نیت سے پلٹی تھی۔

"وہ لڑکی۔۔"پاشا کی سوئی ابھی بھی ادھر ہی اٹکی تھی۔

"معصوم تھی اور تم نے اس پر ہاتھ اٹھا کر زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے۔۔"اس کا طیش ہاتھ اٹھا کر بھی کم نہ ہوا تھا۔

"زی۔۔"پاشا نے اس پر ریوالور تانی تھی۔

"تم مجھے مارو گے نہیں کیونکہ تمہاری بہت بڑی کمزوری اس وقت میرے پاس ہے۔۔جس دن میں مری اسی دن یہ خبر پورے ملک کے اخباروں کی زینت بنے گی۔۔اسے بیٹھ کر غور سے پڑھو۔۔"جینس کی جیب سے موبائل نکال کر اسنے پاشا کو کچھ وٹس ایپ کیا تھا جس پر وہ بت کی طرح وہیں جم سا گیا۔وہ زمل حیدر تھی جو مقابل سے دس قدم آگے چلتی تھی۔یہاں آنے سے پہلے ہی اسنے پاشا کی بہت سی کمزوریاں برے وقت کے لئے اپنے پاس محفوظ کر لی تھیں۔وہ بس اسے وہاں سے جاتا ہی دیکھ کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"حد ہے یار۔۔ابا پہلی دفعہ آپ کے شہر آئی ہوں اور اتنی گربر ہو گئی۔۔۔کچھ تو مدد کریں۔۔اپنا مقصد حاصل کئے بغیر میں واپس نہیں جاسکتی۔۔جانتے ہیں نا آپ کہ کیوں آئی ہوں میں یہاں۔۔کچھ تو کریں۔۔۔مدد کا کہا تھا ابا۔۔مشہورہ دینے کی بجائے دھکا دے رہے ہیں۔۔"ویران سڑک کے بیچ و بیچ پیدل چلتی وہ اپنے مقدروں کو کونس رہی تھی اور ساتھ ہی آسمان کی جانب دیکھ کر مرحوم والد سے یوں مدد مانگ رہی تھی جیسے وہ ابھی وہاں چلے آئیں گے مگر ان کی آمد سے قبل کسی گاڑی نے اسے ٹکر مار کر زمین پر گرایا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"امل میڈم آپ یہاں۔۔لگی تو نہیں آپ کو؟"گاڑی سے اترتا ڈرائیور اسکی حالت پر کانپ گیا۔

"تم نے کسر باقی چھوڑی ہے اندھے انسان!۔۔۔"ٹوٹا بکھرا وجود لئے وہ واپس قدموں پر کھڑی ہوئی تھی۔

"معاف کر دیں۔"اسنے ہاتھ جوڑ لیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"گھر لے کر جاو مجھے۔۔۔ورنہ داداجان کے ہاتھوں شوٹ کروادوں گی تمہیں۔۔"پچھلی نشست پر لیٹتے ہوئے اس نے نئی دھمکی دی تھی۔

"جی۔۔امل بی بی۔۔"فوراً دوڑ کر گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

"میم آپ؟"وہ جیسے ہی گھر کے مرکزی ہال میں پہنچی تو ملازمہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں بھوت۔۔"اسکے تعجب زدہ تاثرات پر وہ اکڑی تھی۔

"آپ باہر کب آئیں؟"اسے پہلا امل کے باہر جانے اور دوسرا کپڑے تبدیل کرنے پر الگ حیرانی ہوئی تھی۔

"لگتا ہے دوسری گھر آگئی ہے!"اسنے دل ہی دل میں سوچ کر نچلا ہونٹ دانتوں تلے کچلا تھا۔

"میں تمہارے سامنے اپنے کمرے میں گئی تھی؟"اسنے ملازمہ سے سوال کیا۔

"جی۔۔"اسنے گردن کو ہاں میں جنبش دی۔

"پھر باہر جاتی نظر نہیں آئی؟"

"نہیں۔۔"وہ اب بھی ہکی بکی تھی۔

"تو اپنی نظر کا علاج کرواو۔۔۔"ملازمہ کو سختی سے تنبیہہ دیتی وہ کمرے کو دوڑ گئی تھی۔کمرے میں پہنچتے ساتھ اسنے دھرم سے دروازہ بند کیا تاکہ کوئی اندر نہ آجائے۔

"ہے کہاں یہ میری کشتی ڈبو کے؟"اسنے ارد گرد نظر دوڑائی۔

"سوئی ہوئی ہے میڈم۔۔"اچانک اسکی نظر بیڈ پر کمبل اوڑھ کر سوئی امل پر گئی تھی۔

"کوئی نہیں ہمشکل۔۔اس چوٹ کا پورا پورا بدلہ لیا ہے میں نے تم آرام کرو۔۔"اسنے امل کے سرھانے بیٹھے ہونٹ پر لگے زخم کو دیکھا جو پاشا کے طمانچے کا نتیجہ تھا اور پھر خود اٹھ کر کپڑے بدلنے ڈریسنگ روم

Posted On Kitab Nagri

میں گھنس گئی۔رات کے ٹراوزر اور ٹی شرٹ میں واپس بیڈ پر لیٹتی وہ خود بھی گہری نیند میں جا غرق ہوئی۔

"آہ۔۔"امل کی آنکھ جیسے ہی کھلی تو نظر پہلو میں خراٹے لیتی ہمشکل پر گئی تھی۔

"چپ۔۔۔"اسکی چیخ و پکار سنتے ہی نیند سے جاگتی زمل نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروایا تھا۔

"آپ یہاں؟"زمل نے منہ سے ہاتھ ہٹایا تو وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوئی اپنے ہی وجود کے دوسرے باب کو دیکھنے لگی۔

"تو اور کہاں جاتی؟تم نے تو گھر جانے کے لائق بھی نہیں چھوڑا ہمشکل۔۔"اسے کڑوی کسیلی سناتی وہ فریش ہونے باتھ روم میں جا گھنسی۔

"سوری میں نے وہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔"وہ باتھ روم سے منہ ہاتھ دھو کر نکلی تو امل نے تولیہ اسے پکڑاتے ہوئے معافی مانگی۔

"اچھا؟"منہ پونچھ کر وہ زیادہ بگڑی تھی۔

"جی۔۔"اسکی معصومیت پر زمل کو بھی پیار آیا تھا۔

"ہمم تو تم شاہ خاندان کی اکلوتی پوتی ہو؟انکے موحوم بیٹے حیدر جہانگیر شاہ کی آخری نشانی رائٹ؟"تولیہ سنگھار میز کے سامنے لگی کرسی پر ٹکاتی وہ سوال گو ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو کیسے پتہ؟"امل کے نزدیک اسکی معلومات تعجب کا سبب بنی۔

"اس کھسکے ہوئے خاندان کے ساتھ پورے آٹھ گھنٹے گزارے ہیں اور مجھے کسی کا بھی شجرہ نصب کھنگالنے میں آٹھ منٹ بھی نہیں لگتے۔۔"دوبارہ بیڈ پر نیم دراز ہوتے ہوئے وہ چہکی تھی۔امل منہ ہاتھ دھونے باتھ روم گئی تو اسنے ملازم سے ناشتہ کمرے میں ہی منگوالیا تھا۔اب وہ دونوں ایک ساتھ باہر جاتیں تو اس کا بنابنایا کھیل برباد ہونے کے آثار واضح تھے۔

"مام ڈیڈ کی موت پلین کریش میں ہوئی تھی لیکن داداجان نے کبھی مجھے کسی بات کی کمی نہیں ہونے دی پراب۔۔"ناشتے کے بعد امل نے تعارف کا سلسلہ شروع کیا۔

"اب کیا؟"کافی کا گھونٹ بھرتی زمل کو اسکی خاموشی کھٹکی تھی۔

"وہ زبردستی میری شادی حمزہ بھائی سے کروانا چاہتے ہیں۔۔۔"چند لمحوں کی آشنائی ملتے ہی اسنے حسب عادت اپنے رونے رونا شروع کردیے تھے۔

"اوہ وہ پاپا بوائے۔۔"حمزہ کا تصور کرتے ہی اسکے ذہن میں پہلا لقب یہی آیا تھا۔

"کیا مطلب؟"

"آٹھ گھنٹے میں آٹھ سو دفعہ تو وہ جی ڈیڈ۔۔۔اوکے ڈیڈ۔۔۔سوری ڈیڈ ہی کر رہا تھا۔"اسنے باقائدہ حمزہ کی نقل اتاری تھی۔

"لیکن میرا مسلہ یہ نہیں ہے۔۔۔"وہ اب بھی الجھی الجھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر؟"زمل کی بے قراری بھی بڑھی تھی۔

"مجھے وہ پسند نہیں ہیں۔۔"اسنے برا سا منہ بنایا تھا۔

"ایسا نمونہ کسی کو بھی پسند آنے سے رہا۔۔"اسکے بھی تیور خطرناک تک بگڑے تھے۔

"آپ میرا ایک کام کردیں گی تو میں آپ کو منہ مانگی رقم دوں گی۔۔بس میری جگہ آپ اس رشتے سے انکار کردیں۔۔"امل کو بیٹھے بیٹھے نئ ترکیب سوجھی تھی۔

"اوہ بی بی کیوں مجھے غیرت کے نام پر قتل کرواو گی؟"داداجان کی جلالی شخصیت کو تصور میں لائے اسنے جھرجھری لی۔

"نہیں داداجان ایسے نہیں ہیں۔۔"امل نے دونوں ہاتھ انکار میں ہلائے تھے۔

"تو خود انکار کیوں نہیں کردیتی؟"اسنے بھنویں اٹھا کر امل کو دیکھا تو وہ ٹھٹھکی تھی۔

"مجھ میں انکا دل توڑنے کا حوصلہ نہیں ہے۔۔"اسکے برابر بیٹھتے ہوئے وہ نرمی سے بولی۔

"پر مجھ سے تڑوانے کا حوصلہ ہے۔"زمل نے بھی تنک کر اس کی بات کاٹی۔

"پلیز میں تمہیں منہ مانگی رقم دوں گی۔۔"اسنے زمل کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں تھامے گزارش کی۔

"پہلے تو تم مجھے تم بلانا بند کرو،دوسرا یہ کہ تمہیں میری جگہ حیدرآباد جانا پڑے گا۔۔منظور ہے؟"اسکا ہاتھ جھٹکتی وہ سنجیدہ ہوئی تھی۔

"آپ کے گھر؟"امل کو لگا اسے سننے میں کوتاہی ہوئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"جی میرے گھر۔۔"اسنے مسکرا کر گردن اثبات میں ہلائی۔امل کی خاموشی کو نیم رضامندی جانتے ہوئے اسنے لیمپ کے ساتھ پڑا اپنا موبائل اٹھا کر اس سے گھر اور گھر والوں کی تصاویر نکال کر امل کو دکھائی جسکا مقصد اسے ماہین کا چہرہ دیکھانا تھا۔

"یہ آپ کا بھائی ہے؟"اسنے ماہین کے ساتھ کھڑے حیدر کو دیکھا تھا جو ہو بہو اسکے مرحوم والد کا عکس معلوم ہوتا تھا۔

"میرا بیٹا کہو۔۔میری جان ہے چھوٹے میں۔۔"اسنے موبائل اسکرین چومی تھی۔

"آپ بہت لکی ہیں میرے پاس تو بس ایک ہی سگا رشتہ ہے دادجان پر ان سے بھی بے تکلفی نہیں ہے۔۔"زمل کی سگے رشتوں سے انسیت دیکھ کر وہ احساسِ کمتری میں مبتلا ہوئی تھی۔

"تو اس میں تمہاری نااہلی ہے۔۔"اسنے ناک سکیڑ کر امل کو دیکھا جو اسکی سوچ سے بھی زیادہ سیدھی تھی۔

"ہی از کیوٹ۔۔"حیدر کی تصاویر دیکھ کر وہ تعریف کئے بغیر نہ رہ سکی۔

"حیدر مجھ سے ساڑھے چار سال چھوٹا ہے اور میڈیکل کالج میں ہے انشاللہ وہ ابا کا خواب ضرور پورا کرے گا۔۔"اس نے موبائل لاک کیا تو لاک اسکرین پر بھی ماں اور بھائی کے چہرے ہی جگمگا رہے تھے۔

"اور آپ؟"

Posted On Kitab Nagri

"میں نے لاء پڑھا ہے مگر وکالت مجھے راس نہیں آئی اسلئے ایک مارکٹنگ کمپنی میں برانچ مینیجر کی ملازمت پر خوش ہوں۔۔"اسنے بہت فخر سے بتایا تھا۔

"قانون پڑھ کر کوئی ایسے غیر قانونی کام کیسے کر سکتا ہے؟"اسکی تعلیم امل کو اسکے اعمال کے برعکس لگی تھی۔

"جیسے میں کرتی ہوں۔۔"

"یہ ہیں میری پیاری اامیلا بے بی۔۔اما کی اپنی اکیدمی ہے جو گھر کی دوسری منزل پر ہے۔۔پہلے اما اسکول میں بھی پڑھاتی تھیں۔۔انہوں نے بہت محنت سے ہم بھائی بہن کو پالا ہے پھر جب میری نوکری ہوئی تو میں نے اما کی ملازمت چھڑوادی۔۔اب وہ صرف اکیڈمی کے بچوں کو پڑھاتی ہیں۔۔"ایک آخری کوشش کرتے ہوئے اس نے ماہین کی ڈھیروں تصاویر امل کو دکھائی تاکہ وہ ماں کو پہچان سکے مگر اس کی غفلت قائم ودائم تھی۔

"گھر میں صرف میں اور داداجان رہتے ہیں باقی سب ملازمین ہی ہیں۔۔"زمل کے تعارف کے بعد اسنے اپنے متعلق بتانا شروع کر دیا۔

"اوکے۔۔"

"میں نے پچھلے سال ہی اپنی ہاوس جاب مکمل کی ہے اور اب اسپیشلائزیشن کے لئے باہر جانا چاہتی تھی مگر۔۔"اسکا وہی دکھڑا پھر سے زور پکڑنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم باہر ضرور جاو گی مگر اسکے مزید پیسے لگیں گے۔۔"زمل نے اسکے رونے سے قبل ہی پکی امید دلا کر معاملہ رفع دفع کر دیا۔

"میں ادا کر دوں گی۔۔بس کسی طرح یہ منگنی رکوا دیں۔منگنی کو ٹالنے کے لئے وہ پائی پائی داو پر لگانے کو بخوشی حامی بھر لیتی تھی۔

"منگنی تو سمجھو رک گئی۔۔"پورا دن وہ دونوں ہی کمرے سے باہر نہ نکلی تھیں۔پورا دن لگا کر زمل نے اسے گھر کے کونے کونے سے لے کر حیدر آباد کے چپے چپے تک کی گہرائیاں جی جان سے سمجھائی تھیں۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تم جاو اب حیدر آباد اور مجھے میرا کام کرنے دو۔۔"اسے اپنے والے حلیے میں تیار کرتی وہ ائیر پورٹ تک لائی تھی جبکہ خود وہ ماسک پہن کر منہ چھپائے ہوئے تھی۔

"جی۔۔"اسنے بھی اللہ اللہ کرتے اندھے کنویں میں چھلانگ جا لگائی تھی۔امل کو رخصت کرتی وہ بھی ہسپتال کے پاس موجود بنگلے کی بجائے اپنی مطلوبہ منزل شاہ ولا کی راہ پر گامزن ہوئی تھی۔

"السلام علیکم دادا جان۔۔"شاہ ولا میں داخل ہوتے ساتھ اسنے باآواز بلند سلام کیا۔

"میرا بچہ۔۔"وہ جو مرکزی ہال کے صوفے پر بیٹھے کسی فائل کے مطالعے میں مگن تھے دل عزیز پوتی کی کل کاری سنتے ہی دہلیز کی خانب متوجہ ہوئے۔

"میرے پیارے دادا جان۔۔"وہ دوڑتے ہوئے دادا کے گلے جا لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم تو جلدی آگئی؟"ہسپتال کے انتظامات پر دن رات نظر رکھنے کے باعث وہ ایک مہینے سے شاہ ولا کی بجائے ہسپتال کے قریب موجود بنگلے میں رہائش پذیر تھی مگر آج اچانک شاہ ولا واپسی دادا جان کے لئے بھی غیر متوقع تھی۔

"واپس چلی جاوں؟"اسنے بناوٹی خفگی ظاہر کی۔

"ارے نہیں بچے میرا وہ مطلب تو نہیں تھا۔۔"دادا جان نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامے راضی کیا۔

"گرینڈ پا میں بہت تھک گئی ہوں۔۔مجھے آرام کرنا ہے۔۔"اسنے جمائی لیتے ہوئے صوفے سے ٹیک لگائی۔

"ٹھیک ہے بچہ کرلو آرام پھر تم نے حمزہ کے ساتھ شاپنگ پر بھی جانا ہے۔۔"ملازم کو اسکا سوٹ کیس کمرے میں لے جانے کا اشارہ کرتے وہ ملائمت سے بولے۔

"اس بارے میں تفصیل سے بات کریں گے مگر شام میں میرے گپلو گرینڈ پا۔۔"انکے گال کھینچتی وہ سیڑھیاں عبور کرنے کے بعد کمرے میں جابند ہوئی تھی۔

"یہ ہماری امل بی بی کو کیا ہو گیا؟"چائے لاتے ملازم بھی اسکی شوخ چنچل اداوں پر ہکا بکا تھا

"پتہ ہین پر جو بھی ہوا ہت خوشگوار ہوا ہے۔۔"اپنی انتہائی سنجیدہ پوتی کو ہنستا کھیلتا دیکھ کر وہ بھی مطمعین تھے

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"السلام علیکم۔۔"گھر کی دہلیز پر قدم رکھے وہ بالکل خالی نظروں سے گردونواح کا ماحول دیکھ رہی تھی۔یہ پورا گھر اسکے شاہ ولا کے سرونٹ کوارٹر جتنا تھا۔

"آپی جان۔۔"اسکو دیکھتے ہی حیدر یوں دوڑ کر اسکے گلے لگا جیسے وہ دو دن کی بجائے دو سال بعد واپس آئی ہو۔

"آگئی تم میرا بچہ۔۔بیٹھو پہلے میں نظر اتار لوں اپنی بیٹی کی۔۔"کچن سے نکلتی ماہین نے فورا اسکی نظر اتاری تھی۔

"آپی جان پانی۔۔"اسکے صوفے پر بیٹھتے ساتھ حیدر پانی کا گلاس لے آیا۔

"تھینکس۔۔"اسنے پانی کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرے تھے۔

"یہ کیا ہوا ہے؟"پاس بیٹھی ماہین نے اسکے ہونٹ کے پاس چوٹ کا نشان شہادت کی انگلی سے چھوا تھا۔

"وہ منہ دھوتے ہوئے ناخن لگ گیا۔۔"اسنے نظریں چراتے ہوئے بہانہ بنایا۔

"بیٹے احتیاط کیا کرو نا۔۔"وہ صدقے واری گئیں۔

"جی اما۔۔"اس قدر خلوص پر اسکی آنکھوں میں جذبات کا ایک طغیانی امڈ آیا۔

"میں نے کتنا مس کیا تمہیں۔۔تم سے تمہارے ابا کی مہک آتی ہے تم تو انکا عکس ہو بیٹے۔۔"ماہین نے اسے خود سے لگایا تو آنسو بے اختیار اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔۔

"کیا ہوا زمل؟"اسکی نم آنکھوں سے ماں کو تشویش ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ آنکھ میں کچھ چلا گیا۔۔"اسکے آنکھیں رگڑنے سے پہنے گئے بھورے لینس کے باعث آنکھ مزید سرخ پڑ گئی۔

"ایک منٹ آپی۔۔"حیدر جلدی رومال میں آئس کیوب لپیٹ کر لے آیا۔

"رکو لاوادھر۔۔"ماہین نے اسکی آنکھ کی ٹکور شروع کر دی۔

"میں نے بہت یاد کیا آپ کو اور چھوٹے کو۔۔"سگے رشتوں کا یہ خلوص اسکے لئے بہت انمول جذبہ ثابت ہوا تھا۔

"تب ہی تو میں نے آج تمہاری پسند کا کھانا بنایا ہے۔"ماہین کا ممتا سے چور لہجہ اسکا دل اور بھاری کر رہا تھا۔

"تو پھر اپنے ہاتھوں سے کھلائیں گی بھی آپ۔۔"

"کیوں نہیں میرا بچہ؟"اسنے فوراحامی بھری

"آئی لو یو۔۔"امل نے ماں کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر چوم لئے تھے

"لو یو ٹو۔۔"بیٹی کی جذباتی کیفیت ماہین کے لئے بالکل نئ تھی۔زمل آج سے پہلے کبھی ماں کے سامنے یوں روئی نہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں آتے ساتھ اسنے سب سے پہلے رات کے آرام دہ کپڑے پہنے پھر آنکھوں سے سیاہ لینس نکال کر آنکھوں کے سکون کا اہتمام کیا۔اچانک سنگھار میز کے عائینے سے اسکی نظر دیوار پر لٹکے حیدر جہانگیر شاہ کے فوٹو فریم پر گئی تو چہرہ مسکراہٹ سے کھل سا گیا۔

"ہاں تو محترم حیدر شاہ۔۔آپ کو بہت بہت مبارک ہو آپ کے سوئے بھاگ جاگنے والے ہیں کیونکہ آپ کی بڑی بیٹی ہر حساب برابر کرنے آگئی ہے۔۔اب ہر ایک اپنا کیا بھگتنے والا ہے۔۔سب سے پہلے وہ پاپا بوائے حمزہ۔۔اسکا نمبر ہے لیکن یہ آپکا اور میرا سیکرٹ ہے اباجان۔۔۔اما سمجھتی ہیں کہ میں نے آپ کو نہیں دیکھا لیکن میں نے آپ کو بچپن میں ہی دیکھ لیا تھا۔۔بیچاری معصوم اما نے آپکی تصویر اپنی الماری میں چھپا کر رکھی تھی مگر مجھ سے کوئی کچھ چھپا پایا ہے۔۔میں سب جانتی ہوں مگر یہ جڑواں بہن والا سرپرائز مجھے بھی حیران کر گیا مگر وہ بہت پیاری اور سیدھی سادھی ہے اما کی طرح لیکن میں اپنے اباپر گئی ہوں۔۔آج سے یہ نیا کھیل شروع اباجان۔۔اٹس زمل ورسز شاہ فیملی۔۔" دیوار سے فوٹو فریم اتار کر باپ کی تصویر کو چومتے ہوئے اسنے خود سے لگایا تھا۔کتنی طویل مسافتوں کو عبور کرتی آج وہ اس منزل کو پہنچی تھی صرف وہ ہی جانتی تھی۔

"ارے تم آج جاگنگ کے لئے نہیں گئی؟"ماہین میز پر ناشتہ لگاتی باہر آئی تو آج دختر صاحبہ جوگنگ پر جانے کی بجائے لاونج کے صوفے پر چونکری مار کر بیٹھی تھی۔

"وہ موڈ نہیں ہے.."اسنے سرسری انداز میں جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"شکر ہے آپی جان ورنہ صبح صبح میری دوڑ بھی لگتی تھی آپ کے ساتھ.."جمائی لیتا حیدر بھی بہن کے پہلو میں آکر بیٹھ گیا۔

"طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری؟"ماہین نے ہاتھ کی پشت اسکے ماتھے پر رکھ کر تسلی کی۔

"جی مجھے ناشتہ کروائیں نا۔۔"اس نے بچگانہ انداز میں انوکھی فرمائش کی۔

"میں کرواوں؟"اسکی فرمائش پر ماں بھی مسکرادی۔

"جی۔۔"انکا ہاتھ تھامتی وہ صوفے سے اتری تھی۔

"اور مجھے کون کروائے گا؟"حیدر کو اپنی پڑ گئی۔

"میں میرا بچہ۔۔"امل نے لاڈ سے حامی بھری تو وہ اچھلتا ناشتے کے میز پر ان دونوں سے بھی پہلے دوڑا تھا۔

"السلام علیکم خالہ جان۔۔"ناشتے کے بعد ماہین برتن سمیٹ کر ہٹی تو معید ابراہیم کی آمد ہوئی تھی۔

"وعلیکم السلام۔۔"اسنے بہت محبوب انداز میں بھانجے کو جواب دیا۔

"اب یہ کون ہے؟معید یا سعید؟"چائے کے کپ پر انگلیاں گھماتی امل خاموشی سے اس خوبرو جوان کو دیکھ رہی تھی۔

"معید بھائی۔۔"کمرے سے کالج کے لئے تیار ہو کر نکلتا حیدر اس سے گلے ملا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اسے کیوں سانپ سونگھ گئے؟"معید نے اپنی خالہ زاد کی طرف اشارہ کیا جو خلاف معمول خاموش بیٹھی تھی۔

"وہ آپی کی طبیعت خراب ہے۔۔"وہ بغیر جواب دیے کرسی اٹھتی کمرے کی راہ پر گامزن ہوئی تھی۔

"لگتا ہے لاہور کا پانی راس نہیں آیا تمہیں!"حیدر کالج کے لئے نکلا تو معید چل کر اسکے پیچھے آیا تھا۔

"آپ سے کس نے کہا؟"اسنے پلٹ کر بے رخی سے سوال برائے سوال کیا۔

"تمہارے اس آپ نے۔۔۔تم سے پورے چار سال بڑا ہوں مگر مجال ہے کہ کبھی تمیز سے بات کی ہو مگر آج یہ آپ جناب۔۔۔کیا کہنے ہیں آپ کے۔۔"جینس کی جیب میں دونوں ہاتھ ڈالے وہ مزید پھیلنے لگا۔

"معید دیکھو۔۔"اسنے زمل کی نقل اتارنے کی پوری کوشش کی تھی۔

"دیکھ ہی تو رہا ہوں۔۔لاہور میں کیا ہوا تھا؟"اسنے انتہائی گمبھیر انداز میں بات پوچھی۔

"کیا مطلب۔۔"اسکے رنگ فق ہوئے۔

"میرے دوست انسپکٹر داود کو تو جانتی ہو نا۔۔وہ بتا رہا تھا کہ لاہور کی ایک ریڈ میں اسنے تمہیں دیکھا تھا۔"اسکی آواز میں مزید سنجیدگی سمٹ آئی تھی۔

"مجھے؟"وہ فورا انجان بنی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہاں غیر قانونی بائیک ریس چل رہی تھی مگر پھر سب بھاگ گئے۔۔"اسنے تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ امل کے چہرے کے پل پل بدلتے رنگوں کو بھی فرصت سے ملاحظہ فرمایا تھا۔

"تو میں کیا کروں؟"اسنے کندھے اچکائے معید کی گہری نگاہوں سے نظریں ٹکرانے کی جرات کی تھی۔

"تم بھی تو تھی ناوہاں؟"وہ سچ اگلوانے پر تلا تھا۔

"میں نہیں تھی وہاں۔۔"زندگی میں پہلی بار اس نے بہت پر اعتمادی سے جھوٹ کہا تھا۔

"تم لاہور نہیں تھی؟"

"لاہور تھی مگر وہاں نہیں تھی۔"اسنے جلالی انداز میں معید کو خائف کیا۔

"تو لڑ کیوں رہی ہو؟میں نے بھی اسے یہی کہا تھا کہ کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔"بگڑتے تیوروں کے سامنے اسنے ہی گھٹنے ٹیک دیے تھے۔

"گڈ۔۔ایکسکیوزمی۔۔۔"منہ کے آڑھے ٹیڑھے زاویے بناتی وہ چلتی بنی مگر اس کی جھجھک میں چھپا چور معید ابراہیم سے نہ چھپ پایا تھا۔

"کیا ہوا؟"کمرے میں آتے ساتھ اسنے زمل کو کال ملائی تھی۔

"معید آیا ہوا ہے۔۔"اسکی حواس باختہ کیفیت آواز کی بے ہنگمی سے جھلک رہی تھی۔

"وہ تو روز ہی آ ٹپکتا ہے۔۔"زمل کے لئے یہ عام بات تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن وہ۔۔"اسنے ایک ہی سانس میں پریشانی کی اصل وجہ بتائی تھی۔

"الو کا پٹھا۔۔"زمل نے اپنے پسندیدہ اعزاز سے اسے پکارا تھا۔

"کیا؟"

"کچھ نہیں۔۔تم نے چڑھ دوڑنا تھا اس پر۔۔"اسنے الٹا امل کو لتاڑا تھا۔

"کیسے؟"

"ارے یار کیا کروں میں تمہارا؟"اسکی سادگی زمل کو اکتانے پر مجبور کر رہی تھی۔

"آپ سنائیں وہاں دادا جان ٹھیک ہیں نا؟"اسے کل رات سے ہی دادا کی فکر ستا رہی تھی۔

"ہاں ہاں۔۔ڈونٹ وری اما اور چھوٹے کی سناو۔۔"اسنے بھی اپنوں کے احوال پوچھے تھے۔

"وہ بالکل ٹھیک ہیں اور کل اما نے مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا بھی کھلایا۔۔"اسکی خوشی آواز کے جوش سے ہی عیاں ہو رہی تھی۔

"مجھے جیلس مت کرو اب۔۔"زمل نے سرد آہ بھرتے ہوئے شکوہ کیا۔

"معید آ رہا ہے ادھر۔۔۔"امل کی نظر دروازے سے اندر آتے معید پر گئی تھی۔

"ٹھیک ہے ڈرو نہیں۔۔"زمل نے اسکی ہمت بڑھائی۔

"کس سے بات کر رہی ہو؟"کانوں میں لگے ائیر پوڈز کی طرف اشارہ کرتے وہ سوال کرنے لگا۔

"بوائے فرینڈ سے۔۔"کال کی دوسری طرف زمل کے دیے جواب وہ بنا سوچے سمجھے دہرا رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"زبردست۔۔کرلواوراسے یادسے بتادیناکہ تم لڑکی کم اور چڑیل زیادہ ہو۔۔"معید نے ہنسی میں اسکی بات ٹالی تھی۔

"تم خود کیاہو؟عینک والے جن؟"اسکی عینک پر طنز کرتے وہ بھی تیکھی مسکان لبوں پر لائی تھی۔

"یعنی ہماری جوڑی بہت کمال رہے گی۔"وہ اب بھی باز نہ آیا تھا۔

"معید۔۔"

"جی۔۔"

"ایک دفعہ عائینہ دیکھ لو ساری خوش فہمی دور ہو جائے گی۔۔ہوش میں آجاوگے۔۔"اسکا وہی خونخوار لہجہ بحال ہوا تھا۔

"ہوش میں تو تم آجاو زمل بی بی۔۔۔اس اتوار کو منگنی ہے ہماری۔۔"معید کے نئے انکشاف کے مکمل ہونے سے پہلے ہی رابطہ منقطع ہوا تھا۔

"منگنی؟امل کا تو کلیجہ منہ کو آیا تھا۔

"جی منگنی۔۔۔انگیجمینٹ۔۔سگائی۔۔"اسنے ایک ہی حوالے کے کئیں نام گنوائے تو امل وہیں سن کھڑی رہ گئی تھی۔

"اماما۔۔"اسکے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی وہ واپس ہواسوں کو لوٹی تو دوڑتی دوڑتی ماں کو پکارنے باہر چل دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہاں۔۔"وہ باہر بیٹھی مہمانوں کی فہرست تیار کر رہی تھی۔

"یہ معید کیا کہہ رہا تھا؟"وہ ماں کے برابر میں آکر بیٹھی۔

"کیا۔۔۔"

"منگنی کس کی ہے؟"اسنے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"تمہاری اور معید کی۔۔"ان کا انداز پر سکون تھا۔

"مگر کیوں میرا مطلب ایک دم سے۔۔"اسے مزید دھچکا لگا۔

"وہ اسپیشلائزیشن کے لئے باہر جا رہا ہے۔۔اس سے پہلے تمہاری خالہ چاہتی ہیں کہ تم دونوں کا نکاح کر دیا جائے۔۔"ماں نے اسی ٹھہرے ہوئے انداز میں نیا دھماکہ کیا تھا۔

"نکاح۔۔"اسے دن میں تارے دکھائی دیے تھے۔

"ہاں پر ابھی نہیں۔۔۔اس اتوار کو صرف منگنی ہے۔۔"اسکی ہوائیاں اڑتی دیکھ کر ماہین بیگم کو بھی ہنسی آئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ میں جہاں جاتی ہوں۔۔منگنی موت کے سائے کی طرح میرے سر پر منڈلانے کیوں لگتی ہے؟"ماتھے پر بایاں ہاتھ رکھے اسنے اپنے مقدر کو جی بھر کے کونسا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"گڈ مارننگ گرینڈ پا۔۔"سیاہ ٹریک سوٹ میں جاگنگ کرنے کے بعد وہ ابھی ابھی گھر لوٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا بچہ۔۔"وہ جو صبح سے اسے ڈھونڈھ رہے تھے اسے جاگنگ سے لوٹتا دیکھ کر حیران ہوئے کیونکہ ان معاملات میں وہ بلا کی سست تھی۔

"مائے گپلو۔۔"انکے گال کھینچ کر ماتھا چومتی وہ ناشتے کی میز پر اپنی نشست سنبھالے بیٹھ گئی تھی۔

"کیا آج ہاسپٹل نہیں جانا؟"اسے اپنے لئے گلاس میں فریش ایپل جوس انڈیلتا دیکھ کر انہوں نے پوچھا۔

"میں بیمار تھوڑی ہوں؟"اسنے جوس ایک سانس میں غٹکا تھا۔

"تم ڈاکٹر تو ہو۔۔"انکے یاد دلانے پر زمل چوکنی ہوئی۔

"ڈاکٹر۔۔جی جی مگر کیا ہے نا۔۔۔آج میرا موڈ آفس جانے کا ہے۔۔"اسنے چالاقی سے بات سنبھالی

"آفس؟"انکی حیرانیوں کا سلسلہ ہر لمحے نیا موڑ لے رہا تھا۔

"جی کل آپ پی اے پر غصہ کر رہے تھے کہ اس سے چھوٹے چھوٹے معاملات نہیں سنبھل رہے۔۔"اسنے بریڈ پر چاکلیٹ سپریڈ لگاتے ہوئے گزشتہ شب کال پر ہوئی تلخ کلامی کا حوالہ دیا۔

"بیٹا اگلے ہفتے تمہاری منگنی۔۔"وہ اسے دفتری معاملات سے دور رکھنا چاہتے تھے۔

"منگنی گئی بھاڑ میں۔۔"وہ بلا لحاظ سے بولی۔

"کیا مطلب؟"یہ لہجہ انکے لئے سخت اجنبی تھا۔

"مطلب کہ چِل گرینڈ پا۔۔ہم آج آفس جا رہے ہیں۔۔اوکے۔۔"وہ پوچھنے کی بجائے بتا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اوکے۔۔"اسکے اس تحکم انداز نے جہانگیر شاہ کو مرحوم بیٹے کی یاد دلائی تھی جسکی منمانیاں باپ کو بے بس کر دیا کرتی تھیں۔

"تین بوائلڈ ایگ لائیں اور ایک گلاس دودھ۔۔"اسنے اونچی آواز میں ملازمہ پر نیا حکم صادر کیا۔

"میں نے ناشتہ کر لیا ہے۔۔"انہوں نے رومال سے ہاتھ پونچھے تھے۔

"پر میں نے تو کرنا ہے۔۔"زمل نے آنکھیں پھیلائے داداجان کو دیکھا جو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ ایک بریڈ کے ٹکرے پر وہ بس کر دے گی۔

"تین تین بوائلڈ ایگ؟"اسکی یہ نئی عادت انہیں الجھا گئی۔

"جی آج ہلکا پھلکا ناشتہ کرنے کا موڈ ہے ورنہ پانچ سے کم نہیں کھاتی۔۔"مطلوبہ خوراک کے انتظار مین اسنے دوسرا ٹوسٹ اٹھایا تھا۔

"یہ عادت کب پڑی تمہیں؟"وہ بس اس کی خوش خوراکی کو دیکھتے رہ گئے تھے ورنہ ہمیشہ اسے جبرا کچھ کھلا کر گھر سے بھیجنا انکے معمول کا حصہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جب میں گھر سے دور تھی۔۔جلدی لے آئیں۔۔"داداجان کی مشکوک نظریں خود پر مرکوز پا کر وہ ملازمہ پر دھاڑی تھی۔کچھ ہی دیر میں ناشتہ مکمل کرتی وہ دفتر کے لئے تیار ہونے کمرے کو نکل گئی مگر آج امل کے کپڑوں کی بجائے اسنے سیاہ جینس پر سفید کرتے اور سفید رہی سٹالر کو زیب تن کیا تھا۔بالوں کی اونچی ٹیل پونی اسنے کرتے کی آستینیں موڑ کر اپنے پسندیدہ حلیے کا جائزہ عائینے میں دیکھ کر لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے واہ گرینڈ پا۔۔یہ تو بہت ہی شاندار استقبال کیا جارہا ہے میرا۔۔"وہ فیکٹری میں داخل ہی ہوئے تو شاہ انڈسٹری مردہ آباد کے نعرے کانوں میں گونجے تھے۔وہ خود گاڑی چلارہی تھی جبکہ جہانگیر شاہ پہلی نشست پر براجمان تھے۔

"یہ سب کیا ہے؟"گاڑی سے اترتے جہانگیر شاہ حمزہ پر برہم ہوئے تھے۔

"لیبر یونین کا احتجاج۔۔"حمزہ نے مختصر جواب دیا۔

"مگر کیوں؟"زمل نے ابرو اٹھا کر اسے سخت نگاہوں سے نوازا۔

"آپ اندر آئیں۔۔"اسکی نظروں کو صاف نظر انداز کرتا وہ ان دونوں کو اپنے ہمراہ اندر لے گیا تھا۔

"ہم پہلے ہی مارکیٹ سے زیادہ معاوضے دے رہے ہیں۔۔"اس وقت جہانگیر شاہ کے کیبن میں مزدوروں کے مطالبات پر بحث چل رہی تھی۔وہ تینوں کھڑے تھے جبکہ زمل دادا کی نشست پر بیٹھی خاموشی سے میز پر رکھا گلوب گھمائی جارہی تھی۔

"تو پھر مسلہ کیا ہے؟"ہاشم کی بات پر جہانگیر شاہ برہم ہوئے تھے۔

"مسلہ وہ انیس احمد ہے۔۔وہ ہی ان سب کا باپ بنا ہوا ہے۔۔۔"ہاشم نے کلس کر فساد کی جڑ کا تذکرہ کیا۔

"ہمیں اس ہفتے آرڈر مکمل کرنا ہے نانا جان وہ کیسے ہوگا؟"حمزہ بھی شش و پنج میں تھا۔

"میں کچھ کہوں؟"زمل نے آخر کار خاموشی توڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں بزنس کے بارے میں کیا پتہ ہے؟"حمزہ جس سے پہلے ہی اسکا فیکٹری آنا برداشت نہ ہوا تھا اب اس مداخلت پر مزید تلخ ہوا تھا۔

"پھر بھی میں اس کمپنی کی سی ای او ہوں اور یہ بات آپ لوگ یاد رکھیں۔۔"حمزہ کا قہر برساتا لہجہ اسکی انا پر گہری ضرب ثابت ہوا تھا۔

"بیٹے حمزہ کا وہ مطلب نہیں تھا۔"ہاشم نے اسکی آنکھوں میں امڈتے جلال کو دیکھ کر بات سنبھالنے کی کوشش کی تھی۔

"لیٹ می ہینڈل دس مائی وے ہاشم انکل۔۔۔"اسنے گلوب کو پوری قوت سے گھمایا تھا۔

"گرینڈ پا مجھے انیس احمد سے ملنا ہے۔۔"اسنے توقف سے دادا جان کو اگلے اقدام سے متعلق آگاہ کیا۔

"امل تم۔۔"حمزہ اب بھی سخت چڑھا تھا۔

"آپ گرینڈ پا ہیں؟"اسنے بلا جھجک حمزہ کی بات کاٹی۔

"ٹھیک ہے۔۔"جہانگیر شاہ راضی ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے کہنے پر انیس احمد کو ملنے بلایا گیا تھا۔زمل کے اصرار پر یہ ملاقات صرف تین لوگوں کے درمیان رکھی گئی تھی جبکہ ان باپ بیٹا کو کمرے سے باہر بھیج کر مزید توہین کا احساس دلاوایا جانا بھی اسکے نیک منصوبے میں شامل تھا۔

"اس حرکت کی وجہ ہم دونوں جانتے ہیں۔۔"جہانگیر شاہ کا انداز بے حد سپاٹ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تو اپنے بھائیوں کے مطالبات پورے کروانے۔۔"اسنے مسیحائی کی اداکاری کرنی چاہی۔

"تمہارے ہر بھائی کا مطالبہ پورا کرنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے مگر تمہیں ضرور خوش کر سکتے ہیں۔"اسکی بات زمل نے کاٹی تھی۔

"اپنی قیمت بتاو۔۔"اگلا سوال جہانگیر شاہ کا تھا۔

"میں؟"وہ ششدر رہ گیا۔

"ہاں۔۔دس لاکھ لو اور یہ تماشہ ختم کرواو۔۔"زمل دادا جان کی چیک بک کھول کر چیک تیار کرنے لگی۔

"مگر میں کیسے؟"

"جیسے تم نے انہیں بھڑکایا ہے ویسے ہی سمجھا کر واپس لے جاو۔۔"اسنے چیک پر معلومات لکھنے کی مہم جاری رکھی۔

"مگر۔۔"وہ مزید الجھا۔

"پندھرا لاکھ۔۔"اسنے رقم بڑھائی۔

"مشکل ہے۔۔"اسکا لالچ بھی مزید زور پکڑنے لگا۔

"بیس لاکھ یا کچھ بھی نہیں۔۔"اسنے حتمی رقم لکھ کر قصہ تمام کیا۔

"ٹھیک ہے۔۔"اسنے بھی تحمل مزاجی سے ہاں میں ہاں ملائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"گرینڈ پاچیک۔۔"اسنے دستخط کے لئے خط دادا جان کی جانب بڑھایا۔

"یہ رہی تمہاری قیمت۔۔آئندہ یہ تماشہ نہ ہو۔۔"دسرخط کرتے ساتھ چیک اسکے سپرد، کرتے وہ حقارت سے بولے تھے۔

"انشاللہ جی انشاللہ۔۔۔ان بھوکے ننگوں کو ابھی چلتا کرواتا ہوں اور اگر یونہی مستقبل میں بھی مجھے خوش کرتے رہے تو کوئی مسلہ پیش نہیں آئے گا۔۔"اسنے چیک لپیٹ کر اپنے کرتے کی جیب میں ڈالا۔

ہمم جاو۔۔"وہ اب بھی انتہائی سنجیدہ تھی۔جس مقصد کے لئے یہ ملاقات رکھی گئی تھی وہ اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا۔

"مگر انیس بھائی۔۔"اسکے اچانک احتجاج ختم کرنے کی بات سب کو ہی کھٹکی تھی۔

"اتنا ڈرامہ کافی ہے۔۔ان لوگوں نے کہا ہے کہ اگلے مہینے مزدوری بڑھا دیں گے۔۔"اسنے نیا جال بچھایا۔

"اور نہ بڑھائی تو۔۔"انکے خدشات اب بھی نہ کم ہوئے۔

"مجھ پر اعتبار نہیں ہے؟"اسکی باتوں کے دوران ہی فیکٹری کی عمارت پر لگی بڑی ایل ای ڈی پر کچھ دیر قبل ہوئی ملاقات کی ریکارڈنگ نشر ہوئی تھی۔

"یہ کیا؟"اسکے بے نقاب ہوتے ہی سب اس پر چڑھ دوڑے تھے۔

"مارو اسے۔۔"سب نے لاتوں گھوسوں سے مار مار کر اسکی درگت بنادی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ لوگوں کے پاس دس منٹ ہے یا تو اسی تنخواہ میں کام کریں یا گیارویے منٹ آپ سب بے روزگار ہونگے۔۔ویسے بھی میں آج اشتہار دوں تو کل آپ سب سے قابل لوگ یہاں کام کررہے ہونگے۔۔فیصلہ اب آپ خود کریں۔۔"میدان میں لگے مائیک سے زمل کی برامد ہوتی آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

"تم نے تو آج حیدر کی یاد دلادی۔۔وہ بھی یونہی لمحوں میں مسلے حل کیا کرتا تھا۔"مزدوروں کو واپس کام کی جانب گامزن دیکھ کر داداجان نے اسکی حاضر دماغی کو سراہا۔

"باپ کس کے تھے؟"وہ بھی مسکرائی۔

"واقعی کاروبار کے لئے ڈگری کی نہیں عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔۔"داداجان کے سراہنے پر اسنے تیکھی نظروں سے حمزہ کو دیکھا جو سر جھکائے کھڑا تھا۔

"پر یہ سمجھنے کے لئے بھی دماغ چاہیئے۔۔"اسنے یہ طنز سیدھا پھپھی زاد پر داغا تھا۔

"بیٹا تمہیں ابھی اپنی منگنی پر دھیان دینا چاہیئے یہ مسلے دیکھنے کے لئے ہم ہیں نا۔۔"ہاشم اسے ممکن حد تک کاروباری معاملات سے دور رکھنا چاہتا تھا۔

"مسلے دیکھنے کے لئے تو آپ ہیں مگر مسلے حل کرنے کے لئے بھی تو کوئی ہونا چاہیئے نا ہاشم انکل۔۔"اسنے حاضر جوابی کا مظاہرہ کیا تھا۔

"میرا مزاحیہ بچہ۔۔"داداجان کو آج وہ ہو بہو حیدر جہانگیر کا عکس لگی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"ہاشم چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔کیا ہوا؟"سامنے میز پر رکھی چائے اسکی منتظر تھی جو ابھی تک صبح فیکٹری میں پیش آئے واقعے کو ذہن سے نہ نکال پایا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔تم ڈیڈ سے بات کرو۔۔"اسنے چائے کا گھونٹ بھرا۔

"کس بارے میں؟"اسکے پہلو میں بیٹھتی ردا بھی آدھی ادھوری بات سے چونکی۔

"اس اتوار ان دونوں کی منگنی نہیں نکاح ہو گا۔۔"اسنے بہت سوچ سمجھ کر حتمی فیصلہ لیا تھا۔

"مگر۔۔"یہ جلد بازی ماں کے ساتھ ساتھ سیڑھیاں اتر کر لاونج میں آتے حمزہ کا بھی سر چکرا گئی تھی۔اللہ کر کے وہ منگنی کے لئے ذہنی طور پر تیار ہوا تھا اب رات ورات نکاح کا اعلان الگ سر دردی تھا۔

"اگر مگر کچھ نہیں۔۔یہی میرا حتمی فیصلہ ہے۔۔"بیوی کے احتجاج کو پس پشت ڈالتا وہاں سے اٹھتا کمرے کو چلتا بنا تھا۔

"تمہارے ڈیڈ کو کیا ہوا ہے۔۔"تنگ آ کر وہ وہاب آتے حمزہ سے اصل مسلہ پوچھنے لگی تھیں۔

"پتہ نہیں۔۔سب کو ہی کچھ نہ کچھ ہو گیا ہے۔۔"وہ بھی اکھڑا اکھڑا تھا۔

"کیوں؟"

"کیا ہماری امل۔۔"حمزہ کی زبان سے تمام روداد سننے کے بعد وہ بھی بے یقینی کی کیفیت میں تھیں۔امل کی پرورش انہوں نے ہی ماں بن کر کی تھی۔وہ بچپن سے ہی اپنی ماں کی طرح اپنی ذات تک محدود رہنے

Posted On Kitab Nagri

والی کم گو لڑکی تھی۔ بچپن پھپھی کے گھر گزارنے کے باوجود بھی وہ حمزہ یا ثنا سے بھی زیادہ بے تکلف نہ ہوتی تھی۔

"جی آپکی امل۔۔"وہ خود بھی اتنا ہی متجسس تھا۔

"وہ ایسی تو بالکل نہیں تھی۔۔"انہیں اب بھی یقین نہ آیا۔

"میں خود حیران ہوں کہ اسے کیا ہوا ہے۔۔"

"چلو تمہارا شکوہ تو دور ہوا۔۔ تمہیں تو ویسے بھی اپنے لئے بااعتماد اور بہادر بیوی چاہیئے تھی۔۔"انہیں اس میں ہی اللہ کی مصلیحت کا ہی اندیشہ ہوا تھا۔

"جی اگر پہلے پتہ ہوتا کہ امل اتنی چھپی رستم ہے تو اسکے بارے میں سوچتے ہوئے اتنا وقت نہ لگاتا۔۔"صوفے پر بیٹھتے حمزہ نے پلیٹ میں رکھا بسکٹ اٹھا کر کھایا۔

"وہ بہت اچھی شریک سفر ثابت ہو گی دیکھنا۔۔"یہی باتیں کہہ کہہ کر انہوں نے اکلوتے صاحبزادے کا ذہن اس رشتے کے لئے بنایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھتے ہیں۔۔وہ بس آپ لوگوں کو شکائت کا کوئی موقع نہ دے ورنہ میری زندگی میں اسکے لئے کوئی گنجائش نہیں ہو گی۔۔"باپ کی طرح اسکی ترجیحات میں بھی شریک سفر کسی اہمیت کی حامل نہ تھی۔

"ایسے خیال دل میں مت لاو۔۔"اسکی یہ باتیں ردا کو ڈرنے پر مجبور کرتی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"مام آپ ڈیڈ اور ثناء میرا سب کچھ ہیں۔۔آپ سے اہم نہ تو کبھی کوئی تھا اور نہ ہی ہو گا۔۔"اسکے نزدیک اپنے خاندان سے عزیز کچھ نہ تھا۔

"بیوی کے آنے سے پہلے سب یہی کہتے ہیں۔"

"میں ثابت بھی خروں گا۔۔امل مجھے اچھی طرح جانتی ہے اور میری ترجیحات کو بھی۔۔"اسکا لہجہ ہمیشہ کی طرح سرد و سپاٹ تھا۔

"وہ میرے بھائی کی آخری نشانی ہے حمزہ۔اسے کوئی دکھ نہیں پہنچنا چاہئے۔۔"اسکی سخت فطرت کے باعث ہی امل کبھی اس سے بے جھجھک کوئی بات تک نہ کر پاتی تھی۔

"وہ آپ کی خوشی کا خیال رکھے گی تو میں بھی اسکی ہر خواہش کا احترام کروں، گا۔"اسنے ادب سے جواب دیا تھا۔

رات گئے تک وہ فیکٹری کے کھاتوں کو ٹٹولتی رہی تھی۔ساری مطلوبہ فائلز وہ اپنے ساتھ گھر لے آئی تھی اور بقیہ معلومات یو ایس بی میں بھر کر اپنے لیپ ٹاپ پر دیکھ کر رہی تھی۔حساب کتاب کے معاملے مرحوم والد محترم کی طرح اسکا دماغ کمپیوٹر سے بھی تیز چلتا تھا۔

"حد ہو گئی۔۔لوٹ گھسوٹ کی بھی انتہا ہوتی ہے۔۔"اسنے پوری رات جاگ کر سارے غبن کی تفصیلی رپورٹ تیار کی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آہ۔۔"وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو بیڈ کی پائینتی پر کا کروچ دھرنا دیے بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیاہوا۔۔"اسکی چیخ وپکار سنتے سنتے معید بھی دوڑ کر کمرے میں پہنچا تھا۔

"کک کک۔۔"اسکی حلق میں الفاظ اٹک گئے تھے۔

"کرن۔۔"اسنے مزاحیہ انداز میں بات مکمل کی۔

"نہیں کاک روچ۔۔"اسنے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر بتایا۔

"کہاں۔۔"معید نے سرسری سی نظر یہاں سے وہاں دہرائی۔

"وہ بیڈ پر۔۔"ایک ہاتھ چہرے پر ہی رکھے دوسرے ہاتھ کی شہادت والی انگلی اسنے بیڈ کی جانب کی۔

"ارے تم نے تو کوبرا سانپ بھی مارے ہوئے ہیں تو اس معصوم سے کیسا ڈر۔۔"اسکا خوف معید کو محض ڈرامہ لگا تھا کیونکہ بچپن سے ہمیشہ کسی بھی کیڑے مکوڑے کو راستے سے ہٹانا زمل حیدر کا پسندیدہ مشغلہ تھا

"پلیز اسے بھگادیں۔۔"اسنے آنکھیں موندے ہی دونوں ہاتھوں سے معید کا دایاں بازو تھام لیا۔

"تم چھوڑو گی تو کچھ کر پاوں گا۔۔"اسے اس لمحے پہلی دفعہ چڑیل نما خالہ زاد معصوم لگی تھی۔

"پھینک دیا؟"دو لمحوں بعد کاکروچ کو کھڑکی کے راستے فرار کرواتا وہ واپس دروازے کی دہلیز پر کھڑی امل کے پاس آیا تھا۔

"مارا تو نہیں؟"اسنے خاصی فکرمندی سے پوچھا

"نہیں۔۔"اسنے گردن نفی میں ہلائی۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینکس۔۔"اسکی بھی جان میں جان آئی تھی۔

"تم آج پہلی دفعہ لڑکی لگ رہی ہو اور بہت ہی سویٹ لگ رہی ہو۔۔۔"وہ دل پر پتھر رکھ کر تعریفی کلمات کہہ رہا تھا۔

"آپ یہاں؟"اسے اب جا کر اس آمد کا سبب پوچھنا یاد آیا تھا۔

"چلو یہ تو پرفیکٹ ہے۔"جواباً معید نے جینس کی جیب سے منگنی کی انگوٹھی نکال کر اسے پہنائی تھی۔

"پرفیکٹ۔۔"انگوٹھی پہناتے ساتھ اسکی نازک ہتھیلی کو اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامے وہ ستائشی نظروں سے اپنی منتخب کردی انگوٹھی کو دیکھ رہا تھا۔

"ہم یہ منگنی منسوخ نہیں کر سکتے؟"اسنے ہاتھ چھڑوا کر انگوٹھی جھٹ پٹ اتارتے ہوئے معید کو واپس کی تھی۔

"کیوں؟"اسنے انگوٹھی واپس مخملی ڈبی میں ڈالی تھی۔

"وہ اما کی طبیعت۔۔"اسنے ٹوٹا پھوٹا جواز پیش کیا۔

"اچھی خاصی تو ہیں خالہ۔۔لگتا ہے خالہ آ گئیں۔۔چلو آ جاو۔۔"اسکی بات کو ٹالتا وہ کمرے سے نکل گیا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کیا،ہوا؟ٹھیک سے سوئی نہیں؟"ناشتے کے میز پر وہ نیند سے سرخ آنکھیں لے کر آئی تو دادا جان کو بہت تھکی تھکی نظر آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آج تک ہم سو ہی تو رہے تھے گرینڈ پا۔۔اب میں جاگ گئی ہوں اور آپ بھی جاگ جائیں گے۔۔"اسکی غیض وغضب سے حالت غیر ہوئی جارہی تھی۔

"مطلب؟"

"ہاشم انکل اور انکا بیٹا ہمیں کتنا لوٹ رہے ہیں۔۔ذرا اندازہ ہے آپ کو؟"اسنے میز پر اپنے لیپ ٹاپ کی جگہ بناتے ہوئے دادا جان کو ہمکلام کیا۔

"کیا؟"

"جی مائی سویٹ گرینڈ پا آپ بہت بھولے ہیں اور اسی بھولے پن کا فائدہ ان باپ بیٹے نے اٹھایا ہے۔۔"اسنے ساری تفصیلات انکے سامنے کھول کر رکھ دیں۔

"اٹل۔۔"وہ خود بھی لاجواب ہوئے تھے۔

"بس اب آپ میری سنیں گے۔۔"اسنے دادا جان کو مزید کچھ کہنے نہ دیا۔دادا جان نے اسکی ہدایت پر ہاشم کو کال کر کے فورا فیکٹری بلایا تھا۔

"یہ میری بے عزتی ہے ڈیڈ۔۔"تفتیش پر ہاشم آگ بگولہ ہوا تھا۔

"تو عزت کروانے والے کام بھی نہیں کئے آپ نے ہاشم انکل۔۔"دادا جان کی کرسی پر بیٹھی وہ بھی مشتعل ہوئی تھی۔

"اٹل۔۔"دادا جان نے اسے گھور کر جاموش کروایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مجھے پھنسایا جارہا ہے۔"ہاشم نے وضاحت پیش کی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔جب تک آپ کی بے گناہی ثابت نہیں ہو جاتی آپ دفتر نہ آئیں۔۔"اسنے متبادل حل پیش کیا۔

"تم ہوش میں ہو؟"ہاشم اسکی باتوں پر بوکھلایا تھا۔

"الحمدللہ۔۔"وہ پر اعتمادی سے جوابدہ ہوئی۔

"ہاشم بیٹے امل ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے۔۔دیکھو تم آفس نہیں آو گے تو جو تمہارا نام استعمال کر کے یہ سب کر رہا اسے پکڑنے میں بھی آسانی ہو گی۔۔"داداجان کو بھی یہی حل مناسب لگا تھا۔

"ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔"اسنے مزید بحث نہ کی۔

"یہ کیا ہے ناناجان اور تم ہمت کیسے ہوئی تمہاری؟"باپ کو دکھی کمرے سے جاتا دیکھ کر حمزہ امل پر غرایا تھا۔

"تمیز سے۔۔۔"وہ بھی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اور جو تم نے ڈیڈ کے ساتھ کیا وہ۔۔"

"میں نے کوئی بد تمیزی نہیں کی حمزہ بھائی۔۔"اسنے بہت کڑوے انداز میں بات کہی تھی۔

"ناناجان ڈیڈ ایسے نہیں ہیں۔۔آپ جانتے ہیں نا؟"وہ جہانگیر قریشی کے سامنے فریاد گزار ہوا۔

"ہاں بیٹا تبھی تو میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔۔"وہ اسکا شانہ تھپتھپائے مفہمانہ انداز میں بولے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھ لوں گا تمہیں۔۔"کمرے سے جاتے وہ زمل کو بھی دھمکا کر گیا تھا

"پہلے جا کر عائینہ دیکھو۔۔"اسنے بھی دوبدو جواب دیا۔

"امل وہ ہونے والا شوہر ہے تمہارا۔۔"اسکی بدلحاظی پر دادا جان نے ٹوکا۔

"ابھی ہوا تو نہیں۔۔اور میری بات سنیں گرینڈ پا جب تک یہ باپ بیٹا بے گناہ ثابت نہیں ہو جاتے مجھے منگنی کا ذکر بھی نہیں چاہیئے اوکے۔۔"اسنے منگنی کی مصیبت ٹالنے کا بہترین راستہ نکالا تھا۔

"مگر۔۔"

"اوکے دادا جان؟"اسنے دبدبے سے انہیں قائل کرنا چاہا۔

"اوکے حیدر جونئر۔۔"وہ ہی ہتھیار ڈال گئے تھے۔

محدود مہمانوں کی موجودگی میں اسکی نسبت معید ابراہیم سے طے کی جا رہی تھی۔کہاں وہ اپنی منگنی رکوانے نکلی تھی اور کہاں اسنے زمل کی بات پکی کروادی تھی۔

'بہت بہت مبارک ہو منگیتر۔۔"سفید کرتے پاجامے پر مہرون واسکٹ پہنے معید نے انگوٹھی پہناتے ہوئے ایک نظر نئی نویلی منگیتر کے دلفریب سراپے پر ڈالی تھی جو مہرون پاوں تک آتی فراک کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ سلیقے سے دلہنوں کی طرز سے سر پر اوڑھے ہوئے تھی۔

"امل تمہاری شہادت تو زمل کے ہاتھوں پکی ہے۔۔"رسم کے بعد اب سلامیوں اور تصاویر کا سلسلہ جاری تھا جبکہ وہ بار بار بس زمل کے رد عمل کا سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ نظر بد سے بچائے۔۔"پہلو میں بیٹھی ماں اور خالہ نے دونوں کی بلائیں لی تھیں۔

تقریب کے ختم ہوتے ساتھ وہ کمرے میں جا بند ہوئی تھی۔ابھی بھی وہ کپڑے تبدیل کئے بغیر بیڈ پر بیٹھی زمل کا سوچ سوچ کر خائف ہوئی جا رہی تھی۔

"کیا کروں؟زمل کو بتادوں؟اسنے تو خطرناک غنڈے کو نہیں بخشا تھا تو میرا کیا حشر کرے گی۔۔"اسنے دائیں ہاتھ کے ناخن چبائے تھے۔

"مبارک ہو۔۔"اسی اثنا میں زمل کی کال موصول ہوئی تو اسنے لمحوں میں اٹھائی تھی۔

"آپ کو پتہ چل گیا۔۔"اسے اپنے چور پڑ گئے تھے۔

"کس بات کا؟"زمل کو کچھ سمجھ نہ آیا۔

"مبارکباد کیوں دے رہی ہیں؟"

"تمہاری منگنی کا قصہ تمام کر دیا ہے میں نے۔۔"اسنے بہت پر جوش ہو کر بتایا۔

"میں نے بھی۔۔"اسنے بھی معنی خیزی سے کہا۔

"مطلب؟"زمل کو خطرے کی بو آئی۔

"وہ آپ نے کہا تھا کہ میں آپکی چھوٹی بہن ہوں۔۔"اسنے بات بدلی۔

"ہاں۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تو چھوٹے بہن بھائی کی تو بڑی بڑی غلطیاں بھی معاف کر دی جاتی ہیں۔۔"ڈھکے چھپے انداز میں اسنے معافی طلب کی تھی۔

"ہاں بابا۔۔"

"پھر ٹھیک ہے۔۔"اسنے شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔

"اچھا سنو اما کے کمرے میں جاو۔۔انکی الماری کے چوتھے دراز میں ایک فائل ہے اسکی تصویر لے کر بھیجو مجھے۔۔اما کو نہ چلے ورنہ انہیں شک ہو جائے گا۔۔"زمل نے پوری بات بہت رازداری سے کہی تھی۔

"جی۔۔"اسنے ساری ہدایات بغور سنی۔

زمل کے حکم پر وہ اگلے روز ماہین کی عدم موجودگی میں کمرے تک چور قدموں سے گئی تھی اور بتایا گیا دراز کھول کر فائل ڈھونڈھنے لگی۔فائل کی تلاش میں اسکی نظر ماہین کی ڈائری پر گئی جسے بے دھیانی میں ہی اسنے کھول کر ایک نظر دیکھا تھا۔

"میری زندگی کبھی اتنی مشکل نہیں تھی۔۔اما ابا کے بعد خالہ اور آپی نے ہمیشہ ہاتھ کا چھالہ بنا کر رکھا مگر پچھلے تین سال صرف اور صرف اذیت لائے ہیں میری زندگی میں۔۔اور اب جو آزمائش میرے سامنے کھڑی ہے وہ تو شاید میری جان لے کر ہی دم لے گی۔۔"اسنے بے چین ہوتے ہوئے صفحہ پلٹا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میری زندگی کبھی اتنی مشکل نہیں تھی۔۔اماباکے بعد خالہ اور آپی نے ہمیشہ ہاتھ کا چھالہ بنا کر رکھا مگر پچھلے تین سال صرف اور صرف اذیت لائے ہیں میری زندگی میں۔۔اور اب جو آزمائش میرے سامنے کھڑی ہے وہ تو شاید میری جان لے کر ہی دم لے گی۔۔"اسنے بے چین ہوتے ہوئے صفحہ پلٹا تھا۔

"آنی کیچ۔۔"چھ سالہ سعید نے ہاتھ میں پکڑی بال صحن کی چارپائی پر بیٹھی ماہین کی طرف اچھالی تھی۔

"سعید کیوں تنگ کر رہے ہو آنی کو؟"اس کے لئے پانی لاتی سمین نے بیٹے کو ٹوکا جو ابھی ابھی دفتر سے واپس آئی خالہ کو پریشان کر رہا تھا۔

"آنی صرف میری ہیں۔۔"ماہین نے بال واپس اسکی طرف اچھالی تو وہ اترا کر بولا۔

"یہ تو تمہارا دیوانہ ہے ماہی۔۔"سعید کی خالہ سے ماں کی نسبت زیادہ انسیت پر وہ ہمیشہ ہی یہ بات کہا کرتی تھی۔

"معید میرا گولو مولو۔۔"پانی پی کر گلاس بہن کو واپس پکڑاتی وہ چارپائی پر انگرائیاں لیتے ایک سالہ معید کی طرف گئی جو خالہ کی گود میں اچھل کر پہنچنے کے لئے پر تول رہا تھا۔

"تمہاری جاب کا کیا بنا؟"گلاس والی ٹرے کچن میں واپس رکھ کر وہ دوبارہ صحن میں چلی آئی تو اب معید صاحب خالہ کی گود میں کھیل رہے تھے۔

"آپی کمپنی شاہ گروپ آف انڈسٹریز نے خرید لی ہے۔۔"اسنے خاصے بجھے لہجے میں بتایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو؟"

"کل ہم سب کے نئے کانٹریکٹ بنیں گے۔۔"اس بار روزگار نہ جانے کی خوشی اسکے چہرے پر جھلک رہی تھی۔

"چلو اسی بہانے تمہاری ملازمت تو بچی۔۔"اسنے بھی شکر کا کلمہ پڑھا کیونکہ گھر کا نظام ماہین اور اسکے بہنوئی ابراہیم حسین کی کمائی پر ہی چلتا تھا۔وہ ایک فیکٹری میں معمولی ملازم تھا۔

"جی اللہ کا شکر ہے۔۔"

"یہ کل میں دینا بھول گئی تھی۔۔"اسنے پرس سے تنخواہ والا سفید لفافہ نکال کر بہن کے سپرد کیا۔

"اپنے لئے بھی کچھ رکھ لیا کرو۔۔"اسکا پوری تنخواہ بہن کے حوالے کرنا سمین کو پشیمان کر دیتا تھا۔

"میرے لئے آپ سب ہیں نا آپی۔۔"اسنے بے لوث لہجے میں جواب دیا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"السلام علیکم سر۔۔"ہاشم بخاری کے کمرے میں پہنچتے ہوئے اسے سانس چڑھ گئی تھی۔

"آپ ایک منٹ لیٹ ہیں۔۔"اسنے کلائی میں بندھی قیمتی گھڑی بغور دیکھ کر جتایا۔

"سوری۔۔"وہ شرمندہ ہوئی۔

"اب آپ ایک گھنٹہ دیر سے گھر جائیں گی مس ماہین احمد ورنہ کل سے کام پر مت آیے گا۔۔"اس کا انداز حسبِ معمول دوٹوک تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاشم سر اتنے رُوڈ کیوں ہیں تمہارے ساتھ؟" پچھلے دو مہینوں سے شاہ انڈسٹری میں ہاشم کے ہاتھوں ہر روز کسی نہ کسی بات پر اسکی انا مجروع ہوتی تھی حتٰی کہ اب تو دیگر عملے کو بھی یقین ہو چلا تھا کہ یہ کوئی ذاتی دشمنی کا نتیجہ ہے۔

"پتہ نہیں۔۔"اسنے لاعلمی ظاہر کی۔

"بیوی کے سامنے تو بالکل بھیگی بلی بن جاتا ہے۔۔۔ظاہر ہے یہ سب عیش و عشرت بھی تو اسی کی دی ہوئی ہے۔۔۔"ان لڑکیوں کو اکثر ماہین پر ترس بھی آتا تھا۔

"ایکسکیوزمی۔۔"کسی بھی غیبتی گروہ کا حصہ بننے کی بجائے وہ تنہا رہنے کو ہی ترجیح دیتی تھی۔

"کب تک گھر آئیں گے؟حمزہ بہت یاد کر رہا ہے آپ کو۔۔"کال ملاتے ساتھ ردا نے گھر جلدی آنے کی فرمائش کی تھی۔

"بس ایک میٹنگ ہے۔۔میں بھی اپنے شیر بیٹے کو بہت یاد کر رہا ہوں۔۔"ہاشم نے بھی مرمٹنے والے انداز میں بیوی کو جواب دیا تھا۔

"آجاو۔۔"اسی اثنا میں دروازہ بجا تو اسنے اندر آنے کی اجازت دی۔

"جان میں تم سے بعد می بات کرتا ہوں۔"ماہین کے سامنے اسنے جان بوجھ کر یہ لفظ استعمال کیا تھا تاکہ اسکا ردعمل دیکھ سکے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"سر میں نے سب دیکھ لیا۔۔"اسنے دو سے تین فائلز ہاشم کے میز پر رکھی جبکہ اسکے بے تاثر چہرے پر وہ مٹھیاں ہی بھینچتا رہ گیا تھا۔

"ہمم۔۔۔میٹنگ کے بعد میرے ساتھ گھر چلو گی تم۔۔دو دن بعد میری تیسری ویڈنگ اینیورسری ہے اور تقریب کے سب انتظامات تم دیکھو گی۔۔"اسنے اسے اذیت پہنچانے کا نیا منصوبہ تیار کیا تھا۔

"میں؟"اسے جھٹکا لگا۔

"کیوں تم ملازمہ نہیں ہو؟پرسنل اسسٹنٹ ہو نا میری۔۔"اسکا انداز تضحیکی تھا۔

"جی سر۔۔"وہ بغیر کچھ کہے مان گئی۔

شام میں ماہین اس کے ہمراہ گھر آئی تھی۔اس جہیز میں ملے آلیشان بنگلے میں ہاشم بخاری اپنی بیوی اور دو سالہ بیٹے حمزہ کے ساتھ شاہانہ زندگی بسر کر رہا تھا۔وہاں اسکے لئے ذہنی سکون کے علاوہ زندگی کی ہر آسائش موجود تھی۔ماہین کو یہاں لانے کا مقصد اپنی بظاہر خوشگوار ازدواجی زندگی کی نمائش کرنا تھا تاکہ وہ اپنے خسارے پر افسوس گریہ ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہیلو ہاشم بخاری ہئیر۔۔"اس نے عجلت میں کال اٹھائی۔

"مسز ہاشم بخاری ٹوبی ہئیر۔۔"اسنے مخصوص محبت پاش انداز میں تعارف کروایا تھا۔

"مسز ہاشم بخاری؟میں تو نہیں جانتا انہیں۔۔"اسنے ماہین کی دکھتی رگ پکڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"لگتا ہے بہت دنوں سے عزت افزائی نہ ہونے کے باعث پٹڑی سے اتر گئے ہیں آپ؟"ماہین پل بھر میں ضبط کھو بیٹھی تھی

"میں کسی بھی پٹڑی میں مسافت طے کرلوں منزل تو آپ ہی ہیں ناماہین احمد صاحبہ۔۔"اسکے بگڑتے تیوروں پر ہاشم نے کان پکڑے تھے۔

"بہت یاد آرہے ہیں آپ۔۔کب تک واپس آئیں گے؟"وہ اصل مدعے پر آئی تھی۔

"اگلے ہفتے۔۔"وہ دفتری مصروفیات کے باعث ایک ہفتے سے شہر سے دور تھا اور اب مزید ایک ہفتے کا انتظار!

"تب تک میں کیا کروں گی؟"وہ تلملا اٹھی۔

"مجھے یاد کرنا۔۔"ہاشم نے اسکی مشکل کا مناسب حل پیش کیا۔

"ہاشم کیا ہوا؟آپ یہاں کیوں آگئے؟"ردا کی آواز پر وہ ماضی سے حال کو لوٹا تھا۔

"نیند نہیں آرہی تھی۔۔تم بیٹھو میرے پاس۔۔"اسنے ردا کا ہاتھ تھام کر وہیں پول کے کنارے اپنے پاس بینچ پر بیٹھایا تھا۔

"پریشان ہیں؟"آدھی رات کو اسکا کمرے سے اٹھ کر باہر آجانا ردا کو ستا رہا تھا۔

"نہیں وہ آج ڈیڈ بتا رہے تھے کہ حیدر پاکستان آرہا ہے تو پھر کل آئے گا نا؟"اسنے بات ڈھکنے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں بھائی اپنی مرضی کے مالک ہیں۔۔مام تو ٹھان کر بیٹھی ہیں کہ اس بار وہ پاکستان آئے تو انکی شادی کروا کر رہیں گی۔۔"بھائی کا ذکر آتے ہی وہ شوخی سے ہر بات بتانے لگی۔

"آئے روز تو نئی لڑکی گھوم رہی ہوتی ہے اسکے ساتھ۔۔"حیدر کی دل پھینک فطرت پر اسنے چوٹ کی تھی۔

"مگر بھائی کہتے ہیں کہ وہ شادی اسی سے کریں گے جسکی زندگی میں ان سے پہلے کوئی اور شخص نہ آیا ہو۔۔"اسنے انوکھی شرط ہاشم کے سامنے رکھی تو وہ برا سا منہ بنا کر رہ گیا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"بھائی نہیں آئے؟"سرخ ساڑھی پہنے وہ ماں سے بغل گیر ہوئی تھی۔ان کی تیسری شادی کی سالگرہ کی تقریب اس وقت پوری آب وتاب سے جاری تھی۔

"آرہا ہے بس۔۔"رعنا بیگم نے گردونواح ماحول کا جائزہ لیا جہاں ہر چیز سلیقے سے سجائی گئی تھی۔

"ماہین رِنگ کہاں ہے۔۔"کیک کٹنے سے پہلے ہاشم نے ماہین سے انگوٹھی مانگی جو اسنے کسی سازش کے تحت اسکے پاس رکھوا کر خود ہی غائب کروائی تھی تاکہ اسے سب کے سامنے رسوا کر سکے۔

"اسی میں۔۔"خالی ڈبی دیکھ کر ماہین کا چہرہ زرد پڑا تھا۔

"نہیں ہے۔۔۔کہاں گئی بتاو؟"وہ تقریبا چیخا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ سر۔۔"صبح سے تقریب کے انتظامات نے اسے پہلے ہی تھکا دیا تھا اب اس پر انگوٹھی کی گمشدگی مزید زچ کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"خود بتادو ورنہ پولیس تم سے اگلوائے گی۔۔"رعنا بیگم نے بغیر کسی دلیل کے اسے ہی چور مان لیا تھا۔

"سر مجھے نہیں پتہ۔۔"ماہین کا ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا تھا۔

"دس منٹ میں انگوٹھی نہ ملی تو حوالات جانے کی تیاری کرو۔۔"ہاشم نے بھی اسے آخری مہلت دی تھی۔

"سوری۔۔"حیدر جیسے ہی لان میں آیا تو کسی سے بری طرح ٹکرایا تھا۔

"آنکھیں کام نہیں کرتی تمہاری؟"اسنے اپنا کوٹ جھاڑ کر مقابل وجود کو کھڑی کھوٹی سنانے کا ارادہ کیا۔

"سوری سر۔۔"اسنے روتے ہوئے دوبارہ معذرت کی تھی۔

"آپ رو کیوں رہی ہیں؟"حیدر کا تو چار سال کا انتظار آج تمام ہوا تھا۔جسے اسنے ہر جگہ ڈھونڈھا تھا،وہ اسی کے گھر میں چھپی بیٹھی تھی۔

"وہ انگوٹھی۔۔"آدھی ادھوری بات کرتی وہ لان میں یہاں سے وہاں انگوٹھی تلاش کر رہی تھی۔

"کونسی انگوٹھی۔۔"حیدر بھی اسکے تعاقب میں چل دیا۔

"پلیز مجھے میرا کام کرنے دیں۔۔"اسکا پیچھا کرنا ماہین کے لئے مزید مشکلات کھڑی کر رہا تھا۔

"پہلے بتائیں ہوا کیا ہے؟"حیدر اسکے راستے میں دیوار بن کر حائل ہوا تھا۔

"اتنی سی بات۔۔آپ نے وہ ڈبی کھول کر دیکھی تھی؟"اسکے تمام رونے سن کر وہ تفتیشی افسر کی طرح سوال کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔روئیں مت اور سوچیں کہ اپ کہاں کہاں گئی تھیں؟"حیدر نے اسے پر سکون رہنے کی ہدایت دی جو پریشانی میں ہوش کھوئے ہوئے تھی۔

"میں تو۔۔"وہ تذبذب کا شکار تھی۔

"ملی؟"اب لان کے ایک حصے میں حیدر انگوٹھی کی تلاش میں مگن تھا جبکہ دوسرا حصہ ماہین چھانٹ رہی تھی۔

"نہیں۔۔"ماہین نے سہمتے ہوئے بتایا۔

"یہ تو نہیں تھی؟"حیدر کی نظر لان کے بینچ کے نیچے چمکتی ہیرے کی انگوٹھی پر گئی تھی جو ہاشم نے موقع پا کر ڈبی سے نکال کر چھت سے نیچے پھینک دی تھی۔

"جی یہی تھی مگر یہاں کیسے؟"حیدر وہ انگوٹھی اٹھا کر ماہین کے پاس لایا تو اسکی آنکھوں پر تشکر کے موتی چمکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ لیجیے۔۔"اسنے انگوٹھی ماہین کی نازک ہتھیلی پر رکھی تھی۔

"تھینکس۔۔"اسے وہ انسان فرشتے سے کم نہ لگا تھا۔

"اس ناچیز کو حیدر جہانگیر شاہ کہتے ہیں۔۔"اسنے دل پر ہاتھ رکھے سر خم کیا تھا۔

"آپ جہانگیر سر کے بیٹے ہیں؟"اسنے تفصیلی تصدیق کی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی اب چلیں؟"اسنے ہال کی جانب اشارہ کیا جہاں تقریب جاری تھی۔

"یہ لیں میم۔۔"اس نے انگوٹھی لا کر ردا کے سپرد کی۔

"یہ کہاں سے ملی؟"ہاشم کو تعجب ہوا۔

"میں نے چھپائی تھی۔"ہال میں قدم رکھتے حیدر کی آواز نے سب کی توجہ اپنی طرف مبدول کروائی۔

"آپ نے؟"ردا بھی پریشان ہوئی۔

"جی میرے بغیر سب چل رہا تھا ہاں؟"اسنے ترچھی نگاہوں سے سب کو گھورا۔

"کیسے ہو بہنوئی جی؟"ہاشم کو بت بنا دیکھ کر وہ اسکے گلے لگ کر ملا

"اللہ کا شکر۔۔"اسنے عام سے لہجے میں جواب دیا۔

"سوری میری وجہ سے آپ کو سب سننا پڑا۔۔"اسنے پلٹ کر تقریب میں مدعو سب مہمانوں سے معذرت کی۔

"اٹس اوکے۔۔"ہاشم نے بات در گزر کی۔تقریب تو خوشگواری سے اختتام کو پہنچی تھی مگر ماہین کے ساتھ ہاشم کا سپاٹ اور تذلیل آمیز رویہ جہانگیر شاہ نے بھی محسوس کیا تھا۔وہ اس رویے کی وجہ معلوم کرنے سے قاصر رہے تھے۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہاشم کو اس بچی سے مسلہ کیا ہے؟"ہال میں بیٹھی بیوی سے انہوں نے ماہین کا ذکر چھیڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ محض ایک ملازمہ ہے جہانگیر۔۔"وہ بھی حقارت سے بولی تھیں۔

"تو کیا اسکی کوئی عزت نہیں؟"بیوی کی تکبرانہ فطرت انہیں پریشان کر رہی تھی۔

"کس کی بات چل رہی ہے؟"اپنا کوٹ ہاتھ میں لٹکائے حیدر رات گئے گھر آیا تھا۔

'ماہین کی۔۔"

"ماہین احمد؟"صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس کی آنکھوں کے سامنے ماہین کا دلکش سراپہ جگمگایا تھا۔

"ہاں۔۔ہاشم کا رویہ بہت غیر مناسب تھا آج اسکے ساتھ۔"حیدر نے بھی بہت مختصر ملاقات میں بہت کچھ محسوس کیا تھا۔

"وہ بچی بہت مجبور لگتی ہے ورنہ اتنی ذلت کون برداشت کرتا ہے؟"جہانگیر شاہ کو وہ عزت دار گھرانے کی بیٹی لگتی تھی تبھی وہ ہر موقع پر اسکی حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔

"کیوں کیا کر دیا ہاشم نے؟"حیدر نے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"دفع کرو اس منحوس لڑکی کو اور مجھے بتاؤ کتنے دنوں کے لئے آئے ہو؟"رعنا بیگم اسکے ذکر پر اکتائی تھیں۔

"ہمیشہ کے لئے۔۔"وہ مسکرایا تو دائیں گال کا ڈمپل گہرا ہوا تھا۔

"کیا؟"رعنا بیگم کو سماعتوں پر یقین نہ آیا۔

"جی کل سے میں ڈیڈ کے ساتھ آفس جاوں گا۔۔"اسنے ایک کے بعد دوسرا دھماکہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور تمہارا بزنس؟" جہانگیر صاحب بھی چوکنے ہوئے پوچھا۔

"وہ میرا پارٹنر سنبھال لے گا۔۔مجھے اب اپنی زندگی کو سنبھالنا ہے۔۔" وہ ذو معنی انداز میں بولا تھا۔

"سچ میں حیدر؟" ماں اب بھی بے یقین تھی۔

"یس موم۔۔۔اور اب آپ میری شادی کا ارمان بھی پورا کر سکتی ہیں۔۔مجھے ایک لڑکی پسند آگئی ہے۔۔" اسکے نت نئے انکشاف والدین کا بی پی شوگر بے قابو کر رہے تھے۔

"کون؟"

"سب بتادوں؟ ابھی مجھے خود تو اس سے بات کرنے دیں۔۔" صوفے سے اٹھتے ہوئے اسنے بات بہت سلیقے سے ٹالی تھی۔

ریسیپشن پر اپنی حاضری لگواتی وہ برق رفتاری سے ہاشم کے کیبن کی راہ پر گامزن تھی۔نو بجے سے ایک سیکنڈ بھی اوپر ہوتا تو اسکے دن کا آغاز ہی ڈانٹ اور کڑوی کسیلی باتوں سے ہوتا تھا۔

"مس ماہین؟" عقب سے آتی حیدر جہانگیر کی آواز نے اسکے قدم روک لئے۔

"السلام علیکم۔۔" اسنے مڑ تا پلٹ کر جواب دیا۔

"وعلیکم السلام۔۔" سفید پینٹ کوٹ میں ملبوس وہ شہزادوں جیسا پر کشش لگ رہا تھا۔

"آپ یہاں؟" اس کی نظریں خود پر ساکن پا کر ماہین نے خاموشی کا سلسلہ توڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آج سے میں بھی آپ کا باس ہوں۔۔بلکہ آج سے آپ مجھے ہی اسسٹ کریں گی۔"اسنے مسکراتے ہوئے بات کہی۔

"مگر ہاشم سر۔۔"

"اس سے ڈیڈ بات کرلیں گے۔۔مجھے میرا کیبن دکھائیں۔۔"اسے اپنے ہمراہ لئے وہ ہاشم کے غیض و غضب سے اسے بچا گیا تھا۔

"جی سر۔۔"اسکا کیبن کل ہی جہانگیر صاحب نے ہنگامی بنیادوں پر تیار کروایا تھا جسکے انٹیریر پر انہوں نے ماہین کے بھی ڈھیروں مشہوروں سے بھی خوب فائدہ اٹھایا تھا۔

"حیدر۔۔؟آر یو سیریس ڈیڈ؟"ماہین کا دسترس سے دور جانا اسے شکست کا احساس دلا رہا تھا۔

"ہاں۔۔میں چاہتا ہوں کہ ماہین اسکے ساتھ رہے۔۔"وہ بالکل عام سے انداز میں جوابدہ ہوئے۔

"ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔"وہ مزید احتجاج کرکے خود کو مشکوک نہیں بنانا چاہتا تھا۔

آنے والے دو ہفتوں میں کام اور کام کا ماحول اسکے لئے بالکل بدل گیا تھا۔حیدر ہاشم کا الٹ تھا۔وہ انتہائی سلجھا ہوا اور عاجزانہ مزاج کا سادہ فطرت انسان تھا۔ماہین سے تو وہ بات ہی اتنے احترام سے کرتا کہ وہ بھول جاتی تھی کہ یہاں مالک کون ہے اور ملازم کون! جہاں اسکی زندگی میں سکون تھا وہیں اسکا سکون ہاشم کی بے سکونی کا سبب بنا ہوا تھا۔وہ اب اسے بات بات پر ذلیل و رسوا کرنے کا ہر حق کھو چکا تھا۔حیدر ہر موقع پر اس سے سائے کی طرح چمٹا رہتا تھا

Posted On Kitab Nagri

"لفٹ بند کروادو اور آدھے گھنٹے تک مت کھولنا۔۔"وہ لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر جارہی تھی جب ہاشم نے کال ملا کر کسی کو لفٹ بند کرنے کا حکم جاری کیا تھا۔

"مگر سر؟"عملے کا فرد بھی اس بے حسی پر بوکھلایا۔

"جو کہا ہے وہ کرو۔۔"اسکا لہجہ مزید سپاٹ ہوا۔

"ایسے نہیں تو ویسے سہی۔۔تمہیں اذیت تو میں ہر صورت پہنچاوں گا۔۔"اسکے چہرے پر اس وقت شیطانی مسکراہٹ رقصاں تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کیا ہوا لفٹ میں تو ماہین۔۔"لفٹ کے بند ہونے کی خبر سنتے ہی حیدر ماہین کی فکر میں دوڑا تھا۔

"حیدر سر۔۔"اسنے ایڑھی چوٹی کا زور لگا کر لفٹ کھلوائی تو ماہین اندر بیہوش پڑی تھی۔

'ماہین آنکھیں کھولو ماہین۔۔یااللہ۔۔"حیدر نے اس پر جھکتے ہوئے چہرے سے بال ہٹائے تھے۔اسکا رنگ لٹھے کی طرح سفید پڑ چکا تھا۔سانسیں بھی نہ ہونے کے برابر باقی بچی تھیں۔حیدر اسے بازووں میں اٹھائے وہاں سے ہسپتال دوڑا تھا۔

"اب وہ بہتر ہیں۔۔آکسیجن کی کمی کے باعث بیہوش ہوگئی تھیں۔۔"ابتدائی معاینے کے بعد ڈاکٹر نے تسلی بخش جواب دیا۔

"کوئی پریشانی کی بات۔۔"قد آور مرد ہو کر بھی وہ اس لمحے کسی کو کھو دینے کے خوف سے کانپ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں شاہ صاحب بس انہیں کچھ دیر یہیں رکھیں گے پھر آپ انہیں لے جا سکتے ہیں۔۔"ڈاکٹر نے اسکا بایاں کندھا تھپتھپایا۔

"یااللہ تیرا شکر۔۔"اسنے دونوں ہاتھ منہ پر ملتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کیا۔کچھ ہی دیر میں اسکے بھائی بھابھی بھی ہسپتال پہنچ گئے تھے جنہیں حیدر نے ہی کال کر کے بلایا تھا۔

"حیدر سر سوری۔۔"ماہین کے پاس اسکے اپنوں کو چھوڑ کر وہ واپس فیکٹری آیا تھا اور اس وقت لفٹ آپریٹر کی اسکے ہاتھوں درگت بن رہی تھی۔

"یہ کام کرتے ہو تم لوگ؟"چوتھی چماٹ مارتے ہوئے حیدر نے اسکا گریبان جھنجھوڑا۔

"حیدر بس کر دو۔"جہانگیر صاحب نے اسے بیٹے کے عتاب سے بچایا۔

"اسے کچھ ہو جاتا تو؟"اسنے باپ کا بھی لحاظ نہ کیا تھا۔

"سر غلطی ہو گئی۔۔"

"دوبارہ مجھے یہاں تم اور تمہارا یہ ناکارہ سٹاف نظر آیا تو گولی مار دوں گا سب کو۔۔"سارے تکنیکی عملے کو وہ پل بھر میں فارغ کر گیا تھا۔

"اتنا غصہ برخوردار؟"انکے جاتے ہی جہانگیر صاحب سوالیہ نظروں سے اکلوتے بیٹے کو تکتے رہ گئے۔

"ماہین کی حالت دیکھی تھی آپ نے؟اسے کچھ ہو جاتا تو؟"اسنے دونوں ہاتھوں سے اپنا ماتھا پکڑا۔

"تو؟"وہ اسکی نیت ٹٹولنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"تو میں مر جاتا ڈیڈ۔۔آپ کا بیٹا حیدر جہانگیر شاہ مر جاتا۔۔وہ محبت ہے میری۔۔چار سال سے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈھا میں نے اسے۔۔اور وہ میرے ہی دفتر میں تھی۔۔میں اب اسے نہیں کھو سکتا ڈیڈ۔۔وہ میری ہے صرف میری۔۔"وہ اس راز کو مزید راز نہ رکھتے ہوئے جذبات کے بھنور میں بہہ گیا تھا۔

"حیدر۔۔"وہ بھی ہر بڑا گئے۔

"آپ اسی ہفتے اسکے گھر جا کر میرے رشتے کی بات کریں۔۔۔ میں اس واقعے کے بعد بہت ڈر گیا ہوں۔"اسکی بے قراری بڑھتی جا رہی تھی۔

"ٹھیک ہے حیدر سنبھالو خود کو بیٹے۔۔"

"ڈیڈ مجھے ماہین چاہیئے۔۔ہر قیمت پر میں اسکا تحفظ کرنا چاہتا ہوں۔۔اس پر کوئی آنچ تک نہیں آنے دینا چاہتا۔۔وہ بہت معصوم ہے۔۔بہت نیک سیرت لڑکی ہے جسے دنیا کی سمجھ نہیں ہے۔"وہ یکطرفہ محبت میں بہت آگے جا چکا تھا۔

"میں اور تمہاری مام اسکے گھر ضرور جائیں گے۔۔۔"بیٹے کی جنونی کیفیت پر وہ بھی مزید کچھ نہ کہہ پائے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگلی صبح وہ ڈسچارج ہو کر گھر آ گئی تھی۔حیدر نے ڈرائیور کے ہمراہ ان تینوں کو گھر بھیجا تھا۔ہسپتال میں بھی بھائی بھابھی کا ایک پیسہ خرچ نہ ہونے دیا تھا ورنہ اتنے مہنگے ہسپتال کی فیس دینا ان کے بس کا روگ نہ تھا۔

"تمہارے سر اور انکا بیٹا بہت اچھے لوگ ہیں۔۔"سمین نے اسے بستر پر لٹا کر چادر اوڑھوائی تھی۔

"جی آپی۔۔"اسنے دبی دبی آواز میں جواب دیا۔

"انہوں نے ہسپتال کا سارا بل بھی خود ہی ادا کیا۔ہمیں تو ایک روپیہ نہیں خرچ کرنے دیا۔"لیمپ کے ساتھ دوائیوں والا تھیلا رکھتا ابراہیم پیسے کی بچت پر مطمعین تھا۔

"تو حادثہ بھی تو انہیں کے دفتر پیش آیا تھا نا؟"سمین نے خفگی سے اسے ٹوکا تھا۔

"آنی۔۔"سعید دوڑ کر اسکے پہلو میں بیٹھ گیا۔

"آنی کو آرام کرنے دو۔۔"اسے ماہین سے لپٹتا دیکھ کر سمین نے جھڑکا تھا۔

"کوئی بات نہیں آپی۔۔"اسنے سعید کو خود سے لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔دوائیوں کے زیرِ اثر اس وقت بھی اس پر غنودگی طاری تھی۔رات گئے کال کی آواز پر اسکی نیند میں خلل ڈلا تھا۔سعید ابھی بھی اسکے پہلو میں گہری نیند میں غرق تھا اور دیوار پر لگی گھڑی رات کے بارا بجا رہی تھی۔

"ہیلو۔۔"اسنے بغیر نمبر دیکھے نیند میں کال اٹھائی۔

"تم ٹھیک ہو؟"حیدر کی گمبھیر آواز پر وہ چونکی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی سر۔۔"وہ پوری طرح آنکھیں کھول کر بیٹھی تھی۔

"اپنا خیال رکھنا اور کوئی ضرورت نہیں ایک ہفتے تک آفس آنے کی۔۔"اسنے بہت پرواہ بھری آواز میں اپنی حساسیت ظاہر کی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں سر۔۔"حیدر کا اتنا خیال کرنا اسکے لئے الگ پریشانی کا سبب بن رہا تھا۔

"ٹیک ریسٹ ماہین۔۔"اسنے وہی بات پھر سے دہرائی تھی۔

"جی۔۔"حال احوال پوچھ کر اسنے رابطہ ختم کر دیا تو وہ بھی دوبارہ سو گئی تھی۔نیند میں ہی سمین نے اسے کچھ دیر قبل سوپ پلایا تھا تبھی اسے بھوک کا بھی احساس نہ ہوا تھا۔

آنے والے تین دنوں میں اس کی حالت مکمل طور پر سنبھلی تھی۔دل اب بھی یہ سوچ کر ہول رہا تھا کہ اسکا سگا خالہ زاد نفرت اور انتقام میں اس حد تک جا سکتا ہے کہ اسکی جان لینے کے ہی درپے ہو جائے۔

"خالہ آپ یہاں؟"صحن کی چارپائی پر بیٹھی ماہین اپنی ہی سوچ میں الجھی تھی جب دروازہ کھٹکنے پر سعید نے دروازہ کھولا تو ہاشم کی ماں فریدہ خالہ نم آنکھیں لئے اس سے ملنے چلی آئی تھیں۔

"مجھے معاف کر دو میری بچی۔۔"وہ انکے احترام میں کھڑی ہوئی تو وہ شرمندگی سے ہاتھ جوڑ گئیں۔

"کس لئے خالہ؟"ماہین نے انہیں اپنے برابر میں بیٹھایا تھا۔آج وہ تین سال پہلے والی مغرور یا متکبر خالہ نہ لگی تھیں جنہیں ترقی کرتے بیٹے کے لئے وہ معمولی سی لڑکی بہت غیر مناسب لگی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جانتی ہو۔۔" تین سال پہلے جس طرح اسے باتیں سنا کر انہوں نے ہاشم کی زندگی سے جانے کے لئے مجبور کیا تھا کوئی اور لڑکی ہوتی تو شائد ان سے بات کرنا بھی اپنی توہین سمجھتی مگر وہ ماہین احمد تھی جسنے ہمیشہ خالہ میں مرحوم ماں کو دیکھا تھا۔خود وہ بھی ہاشم کی اچھی ملازمت سے پہلے اسکے اور ماہین کے رشتے کے حق میں تھیں۔پورے خاندان کی نظر میں ماہین اسکی مانگ تھی۔

"ماضی کو ماضی میں رہنے دیں۔۔" اسکے لئے ان لمحوں کا تذکرہ بھی اذیت ناک تھا۔

"مگر؟" انکے دل کا غبار نہ تھمنے والا تھا۔

"آپ آئیں مجھے اچھا لگا مگر میں گزری باتیں نہیں دہرانا چاہتی۔۔" اسنے ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے آنسو قطرہ قطرہ پیے تھے۔اپنے ضمیر کا بوجھ اتارتی وہ آدھا گھنٹہ اس سے دکھ سکھ بانٹ کر اسی آلیشان بنگلے کو لوٹ گئی جو انہیں ماہین کو ہاشم کی زندگی سے نکالنے کے بدلے رعنا بیگم نے بطور انعام پیش کیا تھا مگر وہاں نہ انکے پاس انکا سگا بیٹا تھا نہ ہی کوئی دوسرا خون کا رشتہ!

"حیدر کی یہ حرکت بالکل مناسب نہیں تھی ڈیڈ۔" پورے عملے کو بے روزگار کر دینا ہاشم کا شک یقین میں بدل رہا تھا کہ حیدر ماہین کے لئے خاص جذبات رکھتا ہے۔

"بیٹے تم جانتے ہو کہ وہ جذباتی ہے۔" وہ ابھی حیدر کے جذبے ہاشم نے پوشیدہ رکھنا چاہتے تھے۔

"مگر پورے عملے کو نکال دینا کہاں کی سمجھداری ہے ہو بھی ایک معمولی سی لڑکی کے لئے۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"وہ معمولی نہیں ہے ماہین ہے اور ایک بات۔۔اس کی جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو میرا ردعمل یہی ہوتا۔۔مجھے غیر ذمہ دار لوگوں سے سخت نفرت ہے بہنوئی جی۔۔"کیبن میں داخل ہوتے حیدر نے بہت سختی سے اسکی بات کاٹی تھی۔

"حیدر۔۔"ہاشم دنگ سارہ گیا۔

"میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا۔۔"اسنے ہاتھ اٹھا کر ہاشم کے باقی مزمتی الفاظ حلق میں ہی رکوائے تھے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"خالہ کیوں آئی تھیں؟اب کیا چاہتی ہیں ہم سے؟"شام میں سمین نے بہت خفگی سے خالہ کی اچانک آمد کا سبب پوچھا تھا۔

"پتہ نہیں آپی۔۔"اسنے ٹال مٹول سے کام لیا۔

"جو انہوں نے تمہارے ساتھ کیا وہ کم تھا؟"اسکے پرانے زخم ہرے ہوئے تھے۔

"آپی اب جانے بھی دیں۔۔"بیڈ پر نیم دراز ہوتے ہوئے وہ اس موضوع سے ہی اجتناب کر رہی تھی۔

"کیوں جانے دوں؟ہاشم تو آج تک تمہیں ہی بے وفا سمجھتا ہے۔۔اسے کیا پتہ کہ یہ سب کیا دھرا اسکی ماں کا ہے انہوں نے کس طرح تمہیں جذبات میں الجھا کر ہر بات کے لئے قائل کیا تھا۔میں گواہ ہوں۔۔"سمین کا دل آج بھی سگی خالہ کی مکاری پر پھٹ رہا تھا جسنے پیسوں کی لالچ میں آکر یتیم اور مسکین بھانجی پر ایک رئیس زادی کو فوقیت دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپی ہاشم کی شادی کو تین سال ہو گئے ہیں۔۔دو سال کا بیٹا بھی ہے اسکا اور وہ اپنے گھر میں بہت خوش ہے۔۔۔اب یہ گڑھے مردے اکھاڑنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔"

"تم ملی ہو اس سے؟" سمین اسکی خبر پر ٹھٹھکی تھی۔

"میں پچھلے ڈیڑھ ماہ سے اسی کے دفتر میں کام کر رہی ہوں اور وہ مسلسل مجھ سے بے وفائی کا انتقام لے رہا ہے۔۔میں جانتی ہوں کہ یہ لفٹ والی حرکت بھی اسی کی تھی۔"اسنے بھی تنگ آکر دل کا بوجھ ہلکا کیا تھا۔

"اور تم مجھے یہ سب ابھی بتا رہی ہو؟" سمین کو اسکی سست روی پر غصہ بھی آیا تھا۔

"میں ملازمت سے استعفٰی دے دیا ہے مگر مجبوراً مجھے ایک مہینہ یہ عذاب مزید جھیلنا پڑے گا۔۔"اسنے آنکھوں پر ہاتھ رکھے غم بانٹا تھا۔

"اسے سچ بتا دو۔۔" سمین نے اسکے پاس بیٹھ کر گھٹنے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مشورہ دیا۔

"میں خالہ سے انکا بیٹا نہیں چھیننا چاہتی آپی۔۔"اسنے صاف انکار کیا۔

"تمہیں پتہ نہیں کیوں فرشتہ بننے کا شوق ہے؟"اس کی مہربان فطرت سے عاجز آتی وہ پاس سے اٹھ گئی تھی۔

"میں صرف دوسروں کا احساس کرنے والی ایک انسان بننے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔"اسکا جواب اپنے انداز کی طرح منفرد تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں تمہیں اپنا احساس کب ہو گا؟" سمین نے سرد آہ بھری تھی حیدر بیڈ پر لیٹا کمرے کے چھت کی طرف دیکھے جا رہا تھا پھر کسی احساس کے تحت کوٹ کی جیب سے ایک پائل نکال کر ہاتھ میں لٹکائے اسے بغور دیکھنے لگا۔

"سوری۔۔۔" وہ سمندر کے کنارے ننگے پاوں چل رہا تھا جب اسکے پاس سے دوڑتی ماہین اچانک اس سے ٹکرائی تھی۔حیدر نے بس ایک جھلک اسکی سیاہ آنکھوں میں جھانکا تو پوری دنیا ہی فراموش کر بیٹھا تھا۔وہ کالج کی سہیلیوں کے ساتھ کچھ دیر کے لئے وہاں آئی تھی۔

"ایکسکیوزمی۔۔یہ آپ کا ہے۔۔نام تو بتا جاتی محترمہ۔۔" ساحل کی ریت پر گری اسکی پائل اٹھا کر وہ ماہین کے تعاقب میں چلا تھا۔اسکے باہر جانے تک وہ کالج وین میں سوار ہو کر نکل چکی تو حیدر نے کالج تک اسکا پیچھا بھی کیا تھا۔

اسے لگا تھا کہ یہ وقتی کشش تھی جو وہ لڑکی چند گھنٹوں تک اسکے ہواسوں پر سوار رہی مگر ایسا نہ تھا آنے والے کئیں دنوں تک وہ خود کو اسی ایک ملاقات کے سحر میں جکڑا محسوس کرنے لگا تھا۔وہ چاند چہرہ دل و دماغ میں بری طرح نقش ہوا تھا۔ایک روز تنگ آ کر وہ ماہین کے کالج چلا گیا۔

"ایکسکیوزمی۔۔وہ آپ کے ساتھ اس دن ایک لڑکی آئی تھیں۔۔سی ویو پر۔۔دراصل یہ انکی پائل وہاں گر گئی تھی تو۔۔" اسنے جھجھکتے ہوئے ماہین کی ایک ہم جماعت کو پہچانتے ہوئے اس سے بات کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اسنے تو کالج چھوڑ دیا ہے۔۔دراصل اسکی شادی تھی تو وہ لاہور چلی گئی ہے گھر والوں کے ساتھ۔۔"لڑکی کندھے اچکاتی ادھر سے چلی گئی مگر حیدر وہیں جما کھڑا تھا۔اسکی شادی کا سن کر حیدر کا دل کرچی کرچی ہوا تھا۔وہ تو بس باقی لڑکیوں کی طرح اسکے ساتھ وقتی دل لگی کا خواہشمند تھا پھر اسکی شادی اسے اتنا کیونکر چبھی تھی؟

"تم دیکھنا ماہین بہ جلد میں تمہیں اپنے اتنے قریب کرلوں گا کہ تم چاہ کر بھی مجھ سے دور نہیں جاسکو گی۔۔ویسے بھی کوئی اپنی چاہت سے کیوں دور جانا چاہے گا؟تم کبھی بھی مجھ سے دور نہیں جاو گی۔۔آئی لو یو سو مچ مس ماہین احمد۔۔"اسے اتنے وقت بعد دوبارہ اپنے قریب پاکر وہ دیوانہ ہوا جارہا تھا۔اسنے محض وہ ایک چہرہ بھلانے کے لئے کتنی لڑکیوں سے دل لگایا مگر ماہین کی وہ ایک جھلک آج بھی دل کے کسی ایک کونے میں زندہ تھی۔

وہ ماہین کے گھر اسے بے عزت کرنے گیا تھا۔اسنے آج ہی فیکٹری سے ٹرمینیشن لیٹر بنوایا تھا تاکہ حیدر کو اس کے فریب سے دور رکھ سکے مگر یہاں آکر کتنے گھیناونے انکشاف نے اسے اپنی ہی نظر میں گرادیا تھا۔وہ خاموشی سے ہر بات سنتا بغیر کچھ کہے وہاں سے واپس چلا آیا تھا۔

"ہاشم بیٹے۔۔"وہ آج کئیں مہینوں بعد ماں سے ملنے آیا تو اسے دیکھتے ہی وہ فرط جذبات میں اسکے سینے سے جالگی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہین کیوں گئی تھی مجھے چھوڑ کر؟"ماں کو کندھوں سے تھام کر خود سے دور کرتے اسکا لہجہ بہت درشت تھا۔

"کیا مطلب؟"انکا انداز ڈگمگایا تھا

"کیا ڈیل ہوئی تھی آپ کے اور اسکے درمیان؟"وہ ضبط آزمائی کی انتہا کو چھو کر اس نہج پر پہنچا تھا۔

"ہاشم۔۔"

"مجھے سچ بتائیں ورنہ میں اس کے گھر جا کر اتنا تماشہ کروں گا کہ وہ خود سچ بتانے پر مجبور ہو جائے گی۔۔"اسکی گونج سے خالی گھر کے در و دیوار کانپ اٹھے تھے۔

"تمہاری ساس۔۔۔رعنا بیگم نے مجھے لالچ دیا تھا ہاشم۔۔تم ویسے بھی جھوٹے غبن کے مقدمے میں حوالات میں تھے تب انہوں نے گھر آکر مجھے کہا تھا کہ اگر میں ماہین سے تمہارا رشتہ توڑ کے انکی بیٹی کے لئے تمہیں راضی کر لوں تو وہ تمہیں نا صرف اس مسلے سے نکالے گی بلکہ انکی کمپنی میں تمہارا ایک نام ہو گا۔۔میں نے تو بس ماہین کی منت کی تھی کہ کسی بہانے تم سے رشتہ توڑ کو تمہیں نفرت پر مجبور کرے۔۔"انکا ہر انکشاف ہاشم بخاری کے قدموں کے نیچے سے زمین کھینچتا چلا جا رہا تھا۔یہ ان دنوں کی بات تھی جب یونیورسٹی سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسنے میرٹ پر اچھی کمپنی میں چھوٹے عہدے پر مجبورا ملازمت کا آغاز کیا تھا لیکن اپنی ذہانت اور محنت کے باعث چند مہینوں میں اسے غیر معمولی ترقی حاصل ہوئی تھی جس سے خار کھا کر اسی کمپنی کے مینیجر نے ہاشم کو جھوٹے غبن کے مقدمے میں پھنسا

Posted On Kitab Nagri

کر اپنی بھڑاس نکالی تھی۔ایسے موقع پر رعنا بیگم نے فائدہ اٹھاتے ہوئے بیٹی کی محبت کی راہیں ہموار کروائی تھیں جو یونیورسٹی کے دور سے پاشم کی محبت میں گرفتار ہوئی تھی مگر ہاشم نے اسے کبھی دوست سے بڑھ کر کوئی مقام نہ دیا تھا۔اسکی زیست صرف ماہین احمد کے نام پر تمام ہوتی تھی۔

جیل سے ضمانت ملنے کے بعد بھی اسے صرف ماہین کی ہی پرواہ تھی جو اسکی رہائی کے بعد گھر ملنے بھی نہ آئی تھی۔

"میں گھر آگیا مگر تم ملنے بھی نہیں آئی؟"وہ ماہین سے ملنے گھر آیا تھا جو اس سے رخ موڑے دھلے ہوئے کپڑے رسی پر ٹانگ رہی تھی۔

"تو آپ کونسا جج کر کے آئے تھے۔۔جیل سے بدنامی کا داغ ساتھ لگا کر آئے ہیں۔۔"کپڑے رسی پر ٹانگنے کے بعد اسنے کپڑوں والی ٹوکری اٹھا کر صحن کے ایک کونے پر رکھی تھی۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو ماہی؟"اسکا دل دکھا تھا۔

"ہاشم میرے لئے بہت اچھے گھر سے رشتہ آیا ہے۔۔بھائی کے باس کا بیٹا ہے۔۔وہ مجھے زندگی کی ہر آسائش دے سکتا ہے۔۔"اسنے دوٹوک انداز میں بات کرتے ہوئے ہاشم کے اعصاب جھنجھوڑے تھے۔

"اور ہماری محبت؟"اسکی آواز بھیگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"محبت سے پیٹ نہیں بھرتا ہاشم صاحب۔۔ابھی تم جیل سے آئے ہو۔۔نئی ملازمت ڈھونڈھنے میں کئیں مہینے لگ جائیں گے اور ہے کیا تمہارے پاس جس کے آسرے میں اپنی زندگی برباد کر دوں؟"وہ دل پر بھاری پتھر رکھے اس انسان کا دل توڑ رہی تھی جسکے دل میں ہمیشہ اسی کا قیام رہا تھا۔

"ہماری محبت؟"اسکے الفاظ نہ بدلے تھے۔

"محبت بھی غربت کے آگے گھٹنے ٹیک دیتی ہے ہاشم اور مجھے کوئی پاگل کتا بھی کاٹے تو تم جیسے کنگلے اور جیل یافتہ انسان کے لئے خود کو برباد نہیں کروں گی۔۔یہ لے جاو اور دوبارہ یہاں مت آنا۔۔تم۔۔"اسنے منگنی کی انگوٹھی ہاشم کی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے ہر تعلق توڑا تھا۔

"جاو ہاشم۔۔"اسی دم ابراہیم بھی وہاں چلا آیا تھا۔

"بھائی مجھے بات کرنی ہے ماہین سے۔۔"اسنے منت سماجت کی۔

"اسنے اپنا ہر تعلق توڑ دیا ہے تم ماں بیٹے سے۔۔اسلئے دوبارہ یہاں مت آنا۔۔"ہاشم نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے نکالتے ہوئے دروازہ اسکے منہ پر بند کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ماہین ماہین مجھے بات کرنی ہے۔۔"اسنے آدھا گھنٹا گھر کا گیٹ پیٹا تھا پھر تھک ہار کر چلا گیا۔گھر جا کر اسنے ماں کو پھر سے ماہین کی طرف بھیجا تھا۔دل یہ ماننے کو راضی نہ تھا کہ بچپن سے اسکے نام کا دم بھرنے والی لمحوں میں آنکھیں بدل گئی ہے۔

"ہاشم۔۔"وہ ماہین کے گھر سے بہت افسردہ واپس آئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"جی ماں۔۔"جوانکے انتظار میں یہاں سے وہاں صحن کے چکر کاٹ رہا تھا دوڑ کر انکی طرف گیا۔

"میں نے ماہین سے بات کرنے کی کوشش کی مگر۔۔اس نے مجھے بہت بے عزت کیا ہے بیٹے۔۔پیسے کی چمک کے آگے ہمارا خلوص بہت ماند پڑ گیا ہے۔۔اسے اس امیر زادے کے سامنے کچھ دکھائی نہیں دے رہا اور وہ لوگ لاہور جا رہے ہیں۔۔"وہ اسکے ہاتھ تھامے بہت درد مندی سے روئی تھیں۔

"لاہور؟"اسے لگا کہ زندگی کا ہر مقصد اسکے نزدیک ختم ہو چکا ہے۔

"ہاں ادھر ہی اسکی شادی کریں گے۔۔"انکا سفید جھوٹ ہاشم بخاری کو انسان سے پتھر بنا گیا تھا۔

"وہ مر گئی ہے میرے لئے اور مجھے بھی جیتے جی مار گئی ہے اما۔۔"روتی ماں کو سینے سے لگاتے اسنے بے وفا منگیتر کی محبت کو دل سے نوچ کر باہر نکال پھینکا تھا۔اگلی صبح ماہین احمد اپنے بہن بہنوئی کے ہمراہ لاہور منتقل ہو گئی تھی۔فریدہ خالہ نے ان بہنوں سے چھپ کر ابراہیم کو اچھی خاصی رقم دی تھی جس کے بدلے وہ فطرتا لالچی انسان ماہین کو لاہور لے آیا تھا۔تین سال بعد انکا دوبارہ سامنا ہونے پر ہاشم اس سے بیوفائی ہر حساب سود سمیت لے کر اپنی انا کی تسکین کر رہا تھا مگر آج کے انکشاف نے اسے اپنی ہی نظروں میں گرایا تھا۔ان سب کا لاہور میں رہائش،اختیار کرنا اور ماہین کا انہیں کی خریدی فیکٹری میں ملازمت کرنا اسے قدرت کا انصاف لگا تھا جو اسے بیوفائی کا انتقام لینے کے سنہری موقع فراہم کر رہی تھی۔وہ کمرے میں کھڑا کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح خود کو خالی ہاتھ محسوس کر رہا تھا۔پچھلے چند

Posted On Kitab Nagri

سال اسنے سراب کے پیچھے دوڑ کر برباد کئے تھے۔کمرے کے درودیوار اسے خود پر ہنستے دکھائی دیے تھے۔

"ہاشم کیا کر رہے ہیں؟"اسے کمرے کو اتھل پتھل کرتا دیکھ کر ردا بھی تھر تھڑائی تھی۔

"دفع ہو جاو۔۔۔دور ہو جاو میری نظروں سے۔۔۔۔"اسے خود سے دور دھکیلتے اسنے سنگھار میز کی سب چیزیں دائیں بازو سے زمین پر دے پھینکی تھیں۔

"مگر میں نے کیا کیا ہے؟"اسے ہاشم کا جارہانہ رویہ ڈرا رہا تھا۔

"یہ سوال جا کر اپنی ماں سے پوچھو کہ اسنے کیا کیا ہے میرے ساتھ اور میری محبت کے ساتھ؟"اسے کندھوں سے تھام کر ہاشم نے بے رحمی سے جھنجھوڑا تھا۔

"ہاشم۔۔"اسے ہاسم کی انگلیاں اپنے بازووں میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔

"جسٹ لیو۔۔"اسنے پورا زور لگا کر ردا کو خود سے دور دھکیلا تھا۔وہ ڈری سہمی گھر سے جانے میں ہی اپنی بہتری سمجھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ماہین کیوں سہتی رہی تم سب کچھ اکیلے۔۔میں کیوں اپنی محبت کی حفاظت نہیں کر سکا کیوں؟"گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھا وہ مضبوط مرد چھوٹے بچوں کی مانند دھاڑے مار مار کر رو رہا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ہاشم ایسا کیسے کر سکتا ہے تمہارے ساتھ؟"وہ روتی ہوئی سیدھا شاہ ولا ماں کے کمرے میں آئی تھی جنہیں اسکی کسی بات پر یقین نہ آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مام کیا ہے جو آپ مجھ سے چھپا رہی ہیں؟سچ سچ بتائیں۔۔میں نے آج تک انہیں اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔۔یونیورسٹی کے وقت سے وہ انسان میرا بہت احترام کرتا ہے تو آج ایسا کیا ہو گیا بتائیں مجھے مام۔۔؟"وہ جو بیڈ سے ٹانگیں نیچے کارپٹ پر لٹکائے بیٹھی تھی اسنے سرخ چہرہ اٹھا کر تاسف سے ماں کو دیکھا جو ان سب معاملات میں ملوث تھیں۔

"کچھ بھی نہیں ہوا۔۔تم اس بات کا ذکر کسی سے بھی اور خاص طور پر حیدر سے تو بالکل مت کرنا۔۔"اسکے پاس بیٹھتے رعنا بیگم نے رازدارانہ انداز میں سمجھایا۔

"جی مگر وہ حمزہ۔۔وہ میرے بغیر نہیں رہ سکتا مام۔۔"وہ خود بھی کوئی ہنگامہ نہ چاہتی تھی مگر حمزہ کی جدائی میں دل ہمک رہا تھا جسے ہاشم نے لاکھ منتوں کے باوجود ساتھ نہ آنے دیا تھا۔

"میں ہاشم سے بات کرتی ہوں۔۔"وہ اس سے وعدہ کرتی کمرے سے نکل گئی تھیں۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"سر ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟حیدر اسے کسی میٹنگ کا بہانہ بنا کر اپنے ساتھ ریستورانت تک لایا تھا۔

"بیٹھو۔۔بتاتا ہوں۔۔"اسکے کرسی کھینچ کر اسے وہاں بیٹھاتا وہ خود بھی سامنے والی کرسی پر براجمان ہوا تھا۔

"تم جانتی ہو ماہین میری زندگی میں بہت سی لڑکیاں آئی ہیں جن سے میرے بہت گہرے تعلقات بھی رہے ہیں۔۔"اسنے گفتگو کا آغاز ہی صاف گوئی سے کیا تھا۔

"تو آپ یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہیں؟"اسے حیدر کی باتوں کا سبب الجھا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیونکہ میں تمہیں کسی دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتا۔۔میں نے تیرا سال کی عمر سے سموکنگ شروع کردی تھی اور پندھرا سال کی عمر میں ڈرنکنگ اور افیئرز اتنے تھے کہ یاد بھی نہیں کتنے پاکستان میں تھے اور کتنے باہر لیکن اب میں سب چھوڑنا چاہتا ہوں۔۔میں کوئی فرشتہ نہیں ہوں کل میں نے ہر حرام چیز کو قسم کھا کر خیر آباد کہہ دیا ہے۔۔"اسنے اپنا ہر جذبہ کھلی کتاب کی طرح اسکے سامنے کھول کر رکھ دیا۔

"تو یہ اچھی بات ہے سر۔۔"اسنے موقع کی مناسبت سے یہی جواب معقول لگا تھا۔

"مگر تم پوچھو گی نہیں کہ میں ایسا کیوں کرنا چاہتا ہوں؟"حیدر کو اسکی بے دھیانی سٹپٹانے پر اکسا رہی تھی۔

"کیونکہ آپ کو ہدایت مل گئی ہے۔"

"اور اس ہدایت کا نام ماہین احمد ہے۔"بالآخر اسنے اظہار کرنے پر ہی اکتفاء کیا تھا۔

"حیدر سر۔۔"اسکے اعصاب لرزے تھے۔

"میں تم سے نکاح کا خواہشمند ہوں ماہین۔۔"وہ حسب عادت سیدھا مدعے پر آیا تھا۔

"سر آپ مزاق؟"وہ ابھی تک صدمے میں تھی۔

"میں مزاق کیوں کروں گا؟"وہ ماہین سے اس،بیوقوفی کی توقع کئے یہاں نہیں لایا تھا۔

"حیدر صاحب میں آپ سے بہت زیادہ کرتی ہوں اور آپ کے جذبات کی لیکن ایسا ممکن نہیں ہے۔۔"اسکا لہجہ پہلی دفعہ حیدر کے سامنے تلخ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں کوئی ایک وجہ بتاؤانکار کی۔۔۔میں نے اپنے ماضی سے جڑی ہر بات تمہیں بتائی ہے اور وعدہ بھی کر رہا ہوں کہ دوبارہ کبھی بھی کچھ بھی ایسا نہیں ہو گا جس سے تمہیں تکلیف ہو یا ہمارا تعلق۔۔"وہ ہر اعتراض دور کرنے کے لئے امادہ تھا۔

"ہمارے درمیان کوئی بھی تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔۔"وہ کرسی سے اٹھنے کا ارادہ کر چکی تھی۔

"کیوں؟"حیدر نے غصے میں دونوں ہاتھوں سے میز بجایا تھا۔

"کیونکہ میں ایسا نہیں چاہتی۔۔"اسنے میز پر رکھا ہینڈ بیگ اٹھاتے ہوئے نظریں چرائی تھیں۔

"تم مجھے ناپسند کرتی ہو؟"حیدر کا لہجہ بھی سخت ہوا تھا۔

"یہی سمجھ لیں۔۔"وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"وجہ؟"وہ بھی مزید نہ بیٹھ سکا تھا۔

"میں آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔۔"ماہین مزید سوالوں سے بچتی میدان چھوڑنے کے حق میں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میری بات کا جواب دیے بغیر تم نہیں جا سکتی۔۔بیٹھو یہاں۔۔"حیدر نے کھینچ کر اسے واپس کرسی پر بیٹھایا تھا تو اگلے ہی لمحے وہ پھر سے اٹھتی بجلی کی رفتار سے باہر کی جانب نکل گئی تھی۔

"ماہیں میری بات تو سنو ماہین۔۔"اسکے پیچھے پیچھے چل کر حیدر سڑک تک آیا تھا۔

"ٹیکسی۔۔"اسے مکمل نظر انداز کرتی وہ اپنے لئے گاڑی روکنے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔"حیدر اسکا بازو اپنی گرفت میں دبوچتے ہوئے اسکا رخ اپنی جانب موڑا تھا۔

"مجھے جانے دیں حیدر سر۔۔"وہ بھیگی آواز میں ملتجی ہوئی۔

"مگر ماہین۔۔اچھا رونا تو بند کرو۔۔میں ڈراپ کر دیتا ہوں تمہیں چلو۔۔"اسکو اپنے ساتھ لیتا وہ اپنی گاڑی میں اسے ساتھ لے کر گیا تھا۔پورے راستے وہ کھڑکی کی طرف گردن گھمائے خاموشی سے ڈھلتی شام کا منظر دیکھتی رہی تھی۔

"ماہین آئی ایم سوری۔۔میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا مگر تم نے بھی مجھے ہم ہرٹ نہیں کیا۔جب آپکا خلوص آپ کے منہ پر طمانچے کی طرح مار دیا جائے تو تکلیف پہنچتی ہے یار۔۔"گاڑی اسکی گلی کے باہر روکتا وہ اپنے رویے پر نادم تھا۔اسے کہاں حق حاصل تھا اتنا رعب دکھانے کا!وہ غلطی پر تھا اور اسی غلطی نے اسے ماہین کی نظر سے گرایا تھا۔

"اللہ حافظ۔۔"کسی بات کا جواب دیے بغیر وہ گاڑی سے اتر کر چلی گئی تو اسکا پلٹ کر نہ دیکھنا حیدر کا سینہ چھلنی کر گیا تھا۔پورے شہر کی لڑکیاں جسکے نام کا دم بھرتی تھی وہ ماہین احمد کے در پر محبت کی بھیگ کا منتظر تھا۔

حیدر کے رویے سے خائف ہو کر وہ تیز تیز قدموں سے گلی عبور کرتی جیسے ہی گھر داخل ہوئی تو ایک نیا دھچکا اسکا منتظر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"لیجیے ماہین بھی آگئی۔۔"ڈرائینگ ایریا میں بیٹھی رعنا بیگم اسکے پاس خود چل کر آئی تھیں۔

"آج سے تم میرے حیدر کی امانت ہو۔۔"اپنے ہاتھ میں پکڑی ہیرے کی دمکتی انگوٹھی انہوں نے ماہین کو پہنائی تو وہ پل بھر کو ساکت ہو گئی تھی۔

"سوری میم مجھے یہ رشتہ قبول نہیں ہے۔"اسنے انگوٹھی اتار کر بڑے احترام سے انہیں واپس کی تھی۔

"مگر کیوں؟"صوفے پر بیٹھے جہانگیر شاہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اس کیوں کا جواب نہیں ہے میرے پاس۔۔مجھے افسوس ہے کہ مجھے آپ سے یہ کہنا پڑ رہا ہے مگر سوری یہ ممکن نہیں ہے۔۔"وہ معذرتی لہجے میں پہلو چرا گئی تھی۔

"ماہین ہم بڑے ابھی یہ فیصلے کرنے کے لئے زندہ سلامت ہیں۔۔تم کمرے میں جاو۔۔"ابراہیم نے اسے ٹوکتے ہوئے اندر بھیج دیا تھا۔ماہین کے انکار کے بعد شاہ خاندان کا دل بھی بہت کھٹا ہوا تھا۔ردا تو پہلے ہی ماہین کو اکلوتے بھائی کے لائق نہیں سمجھتی تھی اور اب اس رسوائی کے بعد وہ ماں بیٹی اسکے پہلے کی نسبت زیادہ مخالف ہو گئی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سمجھتی کیا ہے وہ خود کو؟میں صرف تمہاری خوشی کے لئے وہاں گئی تھی اور وہ لڑکی۔۔"شاہ ولا واپسی تک رعنا بیگم کا مزاج نہ سنبھلا تھا اور اب اس کا خمیازہ وہاں بیٹھا حیدر بھگت رہا تھا۔

"مام آئی ایم سوری یہ سب میری وجہ سے۔۔"اسنے نچلا ہونٹ چباتے ہوئے خاموشی توڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم اپنے غصے پر قابو نہیں کر سکتے تھے حیدر؟اسنے اسی وجہ سے انکار کر دیا۔۔"شام کو ماہین سے کی جانے والی بد سلوکی کو ہی جہانگیر صاحب نے اسکے انکار کا جواز سمجھا تھا۔

"مگر ڈیڈ آئی رئیلی لو ہر۔۔اسے بھی تو میری محبت کی قدر کرنی چاہیئے۔۔"وہ اب بھی اپنے کئے پر نادم نہ تھا۔

"تمہیں کس نے کہا تھا کہ تم خود اس سے بات کرو؟تمہیں ڈھنگ ہے بات چیت کا؟"انہیں بیٹے کی جلد باز فطرت ہمیشہ ہی زچ کر دیا کرتی تھی۔

"تو کیا اب وہ کبھی مجھ پر اعتبار نہیں کرے گی؟"حیدر کا دل ڈوبنے کو تھا۔

"اب کم اکم میں دوبارہ وہاں ذلیل ہونے نہیں جاوں گی جہانگیر صاحب۔۔"اپنی جگہ سے اٹھتی رعنا بیگم حتمی فیصلہ سنا کر کمرے کو ہولی تھیں اور رداجو اس تمام گفتگو میں خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی تھی وہ بھی چپ چاپ محفل سے اٹھ کر لان کو چل دی تھی۔اسے یہاں آئے دو دن گزر گئے تھے مگر ہاشم نے نہ خود رابطہ کیا تھا اور نہ ہی اسے حمزہ سے ملنے دیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ماہین ہاشم بات کر رہا ہوں۔"اسنے بہت برے دل سے اس انسان کی کال اٹھائی تھی۔

"میں نے نوکری سے زیزائن کر دیا ہے ہاشم سر۔۔"اسکے انداز میں دنیا جہان کی اجنبیت تھی۔

"اور میری محبت سے بھی؟مجھے حقیقت پتہ چل گئی ہے ماہین۔۔پلیز ایک دفعہ مجھ سے ملو۔۔"دل میں غفلت کی نیند سوئی نام نہاد محبت پھر سے بیدار ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ حافظ۔۔"وہ ایک اور آزمائش کے لئے بالکل تیار نہ تھی۔

"ماہین میری بات تو سنو۔۔"اسے کال کاٹنے تک ہاشم بس منت کرتا رہ گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آپ اتنا بڑا کھیل کیسے کھیل سکتی ہیں مام؟ہاشم کو جس منگیتر نے دھوکا دیا وہ ماہین احمد تھی اور اب آپ اسکی شادی بھائی سے؟"رعنا بیگم کی منصوبہ بندی سن کر ردا کا تو در چکرایا تھا۔

"میں یہ سب تمہارا گھر بچانے کے لیے کر رہی ہوں حیدر کی فطرت میں مستقل مزاجی نہیں ہے۔۔چند ماہ میں اسکا دل ماہین سے بھر جائے گا پھر نہ تو اسکی زندگی اور نہ ہی اس گھر میں اسکے لئے کوئی جگہ بچے گی اور جتنا میں ہاشم کو جانتی ہوں وہ کبھی بھی حیدر کی دھتکاری ہوئی لڑکی کا ہاتھ نہیں تھامے گا۔۔بلا کا انا پرست ہے تمہارا کھڑ دماغ شوہر۔۔"وہ ہر تیز نشانے پر لگانے والی ماہر عورت تھی۔تین سال پہلے بھی بیٹی کو اسکی محبت دلوانے کے لئے انہوں نے ماہین کی مجبوری کو اپنے مقصد کے حصول کا راستہ بنایا اور آج بھی وہ ایک تیر سے دو نشانے کر رہی تھیں۔حیدر کی ضد پوری کرنے کے ساتھ ساتھ ردا کا گھر بھی محفوظ کر رہی تھیں ورنہ ماہین جیسی غریب گھر کی لڑکی انہیں کبھی بہو کے طور پر مناسب نہ لگی تھی۔

"وہ ایسا نہیں تھا۔۔آپ نے اسے ایسا بننے پر مجبور کیا ہے۔۔"ردا، بھی ماں کی بے حسی پر بے بس ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اسے میں نے زمین سے آسمان تک پہنچایا ہے صرف تمہارے لئے ورنہ اس سے زیادہ قابل لوگ ٹکے ٹکے کی نوکریاں کرتے پھر رہے ہیں۔"ہاشم کے ناز نخرے اس لمحے انہیں احسان فراموشی کے مترادف لگے تھے جس کا مستقبل انکی انکلوتی بیٹی کا سہاگ بن کر جاگا تھا۔

"یہ آپ بھی جانتی ہیں مام کہ اسنے اپنی محنت سے ہمارے کاروبار کو کتنے عروج پر پہنچایا ہے ورنہ بھائی تو اپنی زندگی اور اپنے کاروبار میں ہی مگن تھے۔"ہاشم کی ذہانت پر ردا ہمیشہ سے ہی مان کرتی تھی جو کہ سر فیصد درست تھا۔وہ قابل اور کاروباری سوجھ بوجھ رکھنے والا انسان تھا۔

"اچھا اچھا بس۔۔میں سب ٹھیک کردوں گی۔۔"ہاشم کی قصیدہ گوئی پر رعنا بیگم نے بیٹی کو خاموش رہنے کی تنبیہہ کی تھی جو اتنا سب ہو جانے کے بعد بھی شوہر کے بام کا دم بھرتے نہیں تھک رہی تھی۔

رعنا بیگم کا منصوبہ بھلے ہی جس مقصد کے تحت بنایا گیا تھا۔اس لمحے ردا کو اپنے مسلے کا واحد حل ماہین اور حیدر کی شادی ہی لگی تھی جسکی راہ میں واحد رکاوٹ ماہیں کا احتراز تھا۔

"آپ نے کیوں بلایا ہے مجھے یہاں؟"اسکے بہت اصرار پر ماہین اس سے ملنے ریستورانت آئی تھی۔

"میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں ماہین پلیز میرا گھر بچالو۔"رو رو کر اسکا گلا بھاری ہو چکا تھا۔

"میں کیسے۔۔؟"اسکے جڑے ہاتھوں نے ماہین کی روح جھنجھوڑی تھی۔

"ہاشم تمہیں ہر قیمت پر واپس چاہتا ہے۔"

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔"اسکا دل اب ہاشم بخاری کے خوف سے آزاد تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ تب تک کوشش کرتا رہے گا جب تک تمہیں پانے کی امید زندہ رہے گی۔"ردا نے بہت زور دیتے ہوئے بات مکمل کی تھی۔

"تو میں کیا کروں؟پہلے آپ لوگوب کی وجہ سے شہر چھوڑ کر یہاں آگئی اب کہاں جاوں؟"وہ بھی اب اس آنکھ مچولی سے تنگ آچکی تھی۔

"حیدر بھائی کے لئے ہاں کہہ دو۔"

"میں نے دوسروں کے ساتھ بہت نیکیاں کرلی ہیں مسز ہاشم بخاری۔۔اب میں اپنی زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ یوں جلد بازی میں نہیں کرنا چاہتی۔۔"اسکا انکار ابھی بھی قائم تھا۔

"بھائی محبت کرتے ہیں تم سے؟"

"مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔مجھے بخش دیں آپ بھی اور آپکا بھائی بھی۔۔"اس مرتبہ اسنے ہاتھ جوڑے تھے۔

"میرا دو سال کا بیٹا ہے ماہین۔۔اسے باپ کی ضرورت ہے۔۔اسی پر رحم کرو۔"وہ اب خذباتی وار پر اتر آئی تھی۔

"سوری۔۔۔"اسکو بغیر کوئی امید دلائے وہ واپس گھر چلی آئی تھی جہاں نئی آزمائش اسکی منتظر تھی۔دو تین غنڈے ابراہیم کو پیٹ خر گھر سے بے خوف نکلے تھے

"کون تھے یہ لوگ؟"بہنوئی کو فرش پر زخمی دیکھ کر اسکا دل دہلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاشم سر کی بات مان لو ورنہ اگلی دفعہ ڈنڈا نہیں گولی چلے گی گولی۔۔"دروازے سے نکلتے آدمی نے جاتے جاتے بھی دھمکی دی تھی۔

"بھائی۔۔"اسنے سمین کے ساتھ مل کر ابراہیم کو فرش سے اٹھایا تو وہ اسکو دور رہنے کا اشارہ کرتے بیوی کی مدد سے ہی کمرے کو چل دیے تھے۔

"تم اتنا کیسے گر سکتے ہو ہاشم۔۔تم نے بھائی پر جان لیوا حملہ کروایا صرف مجھے مجبور کرنے کے لئے۔۔تم کتنا گھٹیا سوچنے لگے ہو۔۔"اسے ہاشم کی سوچ پر افسوس ہوا تھا جو اسکے حصول کے لئے ہر رشتے کا لحاظ فراموش کر گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کہاں جا رہے ہو تم؟"اسنے بہت دنوں بعد شاہ ولا کے گیراج میں بند پڑی اپنی سپورٹس کار نکالی تھی۔

"ریس پر۔۔"گاڑی میں بیٹھتے ہوئے وہ باپ کو جوابدہ ہوا تھا۔

"تم نے یہ سب چھوڑ دیا تھا حیدر۔۔"انکا دل اسکی ریس والی حرکت پر ڈولتا تھا جو اکلوتی اولاد کی زندگی کے لئے مسلسل خطرہ تھی۔

"جس کے لئے چھوڑا تھا وہ بھی تو چھوڑ گئی۔۔"اسکے لئے زندگی گویا بے مقصد ہو گئی تھی۔

"حیدر۔۔"وہ اسے روکنا چاہتے تھے۔

"مجھے دیر ہو رہی ہے ڈیڈ۔۔"اسنے گاڑی سٹارٹ کی تو اسی اثنا میں ماہین مرکزی دروازے سے وہاں داخل ہوئی تھی۔اسے دیکھتے ہی حیدر کی آنکھیں روشن ہوئی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"حیدر سر مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔"سیاہ کپڑوں پر سیاہ چادر اوڑھے وہ سیدھا حیدر سے ہمکلام ہوئی تھی جو بہت مشکل سے اسکا سادہ مگر دلفریب سراپہ نظرانداز کر پایا تھا۔

"مجھے اب کوئی بات نہیں کرنی۔۔"اسے مکمل اندیکھا کرتے ہوئے حیدر نے گاڑی کے سٹئیرنگ ویل پر دایاں بازو رکھا۔

"پلیز میری بات سن لیں۔۔۔مجھے آپ سے ابھی بات کرنی ہے۔۔"وہ بلا جھجھک گاڑی میں آبیٹھی تھی۔

"اترو گاڑی سے۔۔"حیدر کے لئے اب یہ آزمائش اور بھی کڑی ہوئی تھی۔اتنے قریب سے وہ اسے نظرانداز کرتا تو سانس لینا محال ہو جاتا۔

"نہیں۔۔"وہ بضد ہوئی تھی۔

"پھر مرو میرے ساتھ۔۔"جھک کر اسے سیٹ بیلٹ پہناتے حیدر نے دھرام سے گاڑی چلائی تھی۔شاہ ولا کی حدود سے دور وہ دونوں کسی لمبی ویران سڑک پر چلے آئے تھے۔راستے مین آنے والا ہر اشارہ اور بندش اس انسان نے کسی خاطر میں لائے بغیر رفتار میں ایک فیصد کمی نہ کی تھی۔ماہین کا چڑیا جیسا دل تو اچھل کر باہر آنے کو تھا جب اسکے وجود کی کپکپاہٹ دیکھتے ہوئے حیدر نے گاڑی کسی وسیع ریتلے میدان میں جا روکی تھی۔

"چاہتی کیا ہو تم؟"تنگ آکر وہ گاڑی سے اتر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے کہا تھا کہ آپ سب چھوڑ چکے ہیں۔۔"اسکے پیچھے وہ بھی باہر آئی تھی۔

چھوڑنے کی وجہ تم تھی اور اب واپس اپنانے کی وجہ بھی تم ہو۔۔"اسنے پلٹ کر خفا نظروں سے ماہین کا چہرہ دیکھا تھا۔

"بس اتنی سی برداشت تھی آپ کی؟"وہ اسکی جلد بازی پر ٹھٹھکی تھی۔

"تو اور کیا چاہتی ہو؟ مجنوں بن کر بیٹھا رہتا تمہارا روگ سینے لگائے؟"اسنے بھی تیور دکھائے تھے۔

"پلیز آپنے مام ڈیڈ کا ہی خیال کر لیں۔"

سب خیال میں ہی کروں؟ تم خود کچھ نہیں کرو گی؟"وہ گھائل شیر کی طرح دھاڑا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔آپ آج انہیں گھر بھیج دیں۔۔اس دفعہ انکار نہیں ہو گا۔۔"وہ بہت بڑی بات بہت ہی آرام سے کہہ گئی تھی۔

"تم سچ؟"حیدر کی بتیسی نکل تھی۔

"میں چھوٹی لگتی ہوں آپ کو؟"اسے یہ تصدیق سخت ناگوار گزری۔

"اگر اس دفعہ انکار ہوا تو تمہارے گھر کے باہر خود کو شوٹ کر دوں گا۔۔یاد رکھنا۔۔"اسنے لگے ہاتھ دھمکی سے بھی نوازا تھا۔

"مجھے آپ کی اسی جذباتی فطرت سے ڈر لگتا ہے۔"وہ پھر سے گھبرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا وہ مطلب نہیں تھا ماہین۔۔آئی مین تم سچ کہہ رہی ہو نا؟"اسکے قریب چل کر آتے وہ سارا غصہ لمحوں میں فراموش کر گیا تھا۔

"جی۔۔"ماہین نے اثبات میں گردن خو جنبش دی۔

"اوہ مائی گاڈ۔۔یس یس۔۔۔ایک منٹ۔۔"دونوں بازو ہوا میں بلند کرتا وہ پاگلوں کی طرح ریتلی زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا

"مے آئی؟"اپنی جیکٹ کی جیب سے قیمتی انگوٹھی نکال کر اسنے ماہین کو پہنائی تھی۔

"تھینکس ماہین۔۔دیکھنا آج سے تمہارا یہ غلام تمہاری ہر بات مانے گا اور تم پر کبھی غصہ نہیں کرے گا آئی پرامس۔۔"دو لمحوں بعد اٹھ کر اسنے اپنی بھیگی پلکوں کو خشک کرتے ہوئے ماہین سے نیا عہد کیا۔

"میری ایک شرط ہے کہ ہمارا نکاح اسی ہفتے ہو گا۔"اب وہ جلد بازی کا مظاہرہ کرنے لگی۔

"تم کیا مجھے خوشی سے پاگل کر دو گی آج ماہین؟آئی مین مسز حیدر ٹوبی۔۔۔تم آج کہو تو آج ہی نکاح ہو جائے گا۔"اسکے لئے یہ سب سنہرے خواب سے کم نہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ سب کیا ہے؟"ہاشم گھر آیا ور دا کو واپس وہاں دیکھ کر اعصاب تنے تھے۔

"حیدر بھائی اور ماہین کی منگنی کا کارڈ ہے۔"اسنے فاتحانہ انداز میں ہاشم کو گہری چوٹ پہنچائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے؟"کارڈ دیکھ کر غم و غصے سے اسکی آنکھیں پھیلی تھیں۔

"ماہین تم صرف میری ہو۔۔ہاشم تمہیں کسی کا نہیں ہونے دے گا۔۔"کارڈ واپس میز پر پٹکتا وہ گھر سے نکل گیا تھا۔اس نے یہاں سے سیدھا ماہین کے گھر جانے کا فیصلہ کیا اور اگلے آدھے گھنٹے میں وہ اپنی طے کردہ منزل پر موجود تھا۔

"کیا کرنے جا رہے ہیں آپ لوگ؟"گھر کے صحن میں احتجاج کرتا وہ اس رشتے کی سخت مخالفت کے لئے ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔

"جاو یہاں سے ہاشم۔۔"ابراہیم گزشتہ روز والی مار کے خوف سے لہجہ بھی سخت کرنے سے کترا رہا تھا۔

"وہ حیدر تمہارے لائق نہیں ہے۔۔۔شرابی اور کبابی انسان ہے۔۔ہر دوسری لڑکی سے تعلقات ہیں اسکے۔۔"اسنے صحن میں چل کر آتی ماہین کو مخاطب کیا۔

"حیدر ہی میرا انتخاب ہیں اور تم جتنی جلدی اس سچ کو تسلیم کر لو تمہارے حق میں اتنا ہی بہتر ہو گا۔"اسنے گویا حتمی فیصلہ سنایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں کل نکاح خواہ کے ساتھ آوں گا اور ہم کل ہی نکاح کریں گے۔۔یہ بات ذہن نشین کر لو۔"انگلی اٹھا کر اسے خبردار کرتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

اگلی دوپہر بہت ہی محدود افراد کی موجودگی میں اس کی نسبت حیدر سے جوڑ دی گئی تھی۔رعنا بیگم اور جہانگیر شاہ اپنے ساتھ مہمان کے طور پر محض ردا کو ہی لائے تھے۔باقی کچھ افراد سمین نے محلے سے ہی

Posted On Kitab Nagri

مدعو کئے تھے۔وہ شاکنگ پنک فراک میں دوپٹہ سر پر اوڑھے ہلکے پھلے میک اپ میں ہی حیدر کے ہوش فنا کر گئی تھی جو خود آف وائٹ قمیض شلوار پر ساہ واسکٹ پہنے محلے کے ہر فرد کو کسی سلطنت کا بے نیاز شہزادہ لگا تھا۔

"تھینکس ماہین۔۔آج تم نے مجھے اس انگوٹھی میں قید کر لیا ہے۔"لاونج کے صوفے پر اسکے ہاتھ میں پورے حق سے اپنے نام کی انگوٹھی دوبارہ پہناتے حیدر کو اپنی محبت کی فتح کا یقین ہوا تھا۔

"مبارک ہو بہت بہت۔۔"جہانگیر نے بھی ان دونوں کو آگے بڑھ کر مبارکباد پیش کی تھی۔

"تھینکس۔۔"حیدر کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

"کانگریٹس بیوٹیفل کپل۔۔۔تم نے زیادہ جلد بازی نہیں کر دی؟"ہاتھ میں سرخ گلاب کا بکے اٹھائے وہاں ہاشم بن بلائے مہمان کے طور پر آیا تھا۔

"کیا کروں محبت کو کھو دینے کا خوف جو تھا۔۔"اٹھ کر بہنوئی سے بغل گیر ہوتے ہوئے حیدر نے اپنے خدشات ظاہر کئے تھے۔

"پہلے پاتو لو۔۔۔"ہاشم نے ایک تاسف بھی نظر خاموش بیٹھی ماہین پر ڈالی تھی جس نے اس کی موجودگی کو غیر اہم جانتے ہوئے نظریں اٹھانے کی بھی زحمت نہ کی تھی۔منگنی کی تقریب کے بعد حیدر کی بہت خواہش تھی کہ کچھ دیر ماہین سے اکیلے میں بات چیت کر سکتا مگر ابراہیم نے اسکی قطعاً اجازت نہ دی تو جواباً اسے مایوس لوٹنا پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی حیدر سر۔۔۔"وہ کپڑے تبدیل کئے منہ ہاتھ دھو کر اپنے کمرے میں آئی تو موبائل نے کہرام مچا رکھا تھا۔حیدر کی بیس مسڈ کالز قطار میں علحدہ سے لگی مثبت جواب کی منتظر تھیں۔

"ارے یار اب تو منگیتر ہوں تمہارا۔۔اب سے تمہارے لئے میں صرف حیدر ہوں۔۔کون؟"بیڈ سے ٹیک لگائے اسنے ایک بازو سر کے پیچھے رکھا تھا جبکہ دوسرے کی مدد سے موبائل کان سے لگائے ہوا تھا۔

"حیدر۔۔"اسنے تابعداری سے خواب دیا۔

دیٹس لائک آ گڈ گرل۔۔"اسے یہ فرمانبرادری بہت بھائی تھی۔

"کوئی کام تھا؟"وہ خود بھی وہیں کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"تمہاری آواز سننی تھی۔۔"اسکی آواز میں آج الگ ہی چہک نمایاں تھی جو ماہین نے بھی محسوس کی تھی۔

"سن لی؟"اسکا انداز بے تاثر تھا۔

"سن تو لی پر دل نہیں بھرا۔۔۔"اس حسرت میں ڈوبی آواز میں کہا۔

"میں سونے جا رہی تھی۔"وہ کترائی تھی۔

"منگیتر تم بہت ہی ظالم ہو۔۔میری یہاں نیندیں اڑ گئی ہیں اور تم سونے جا رہی ہو۔۔ہمارے نکاح میں بھی ابھی پورے چھ دن باقی ہیں۔۔مہندی کا فنکشن بھی ساتھ نہیں ہے تو میں تمہیں دیکھو گا کیسے ماہین۔۔"اسکے دکھڑے کبھی نہ ختم ہونے والے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہی آنی آجائیں۔۔"سعید جو رات میں اسکے پاس سوتا تھا کافی دیر سے اسکا منتظر تھا۔

"آگئی۔۔"اسنے بیڈ پر لیٹے بھانجے کو دیکھ کر جواب دیا۔

"یہ کون ہے جو میری منگیتر سے اتنا بے تکلف ہو رہا ہے؟"اسے یہ بے تکلفی کھٹکی تھی۔

"میرا بھانجا ہے۔"ماہین نے تنک کر کہا۔

"اب تو میرا بھی ہے۔۔"وہ مسکرا اٹھا۔

"اللہ حافظ حیدر۔۔"

"اچھا بات مت کرو۔۔۔بس کال میوٹ کر دو لیکن میری موبائل اسکرین پر تمہارا نمبر جگمگاتا رہے۔۔۔بس اتنا کافی ہے۔۔"وہ تلملایا تھا۔

"اگر آپ مجھے اتنا پریشان کریں گے تو کل سے آپ کی کال بھی نہیں اٹھاوں گی۔"اسنے یکدم دھمکی دی۔

"اچھا اچھا سوری اینڈ اللہ حافظ۔۔"وہ واقعی خائف ہوا تھا۔

"اللہ حافظ۔۔۔"اس سنجیدہ فطرت انسان کی ذات کا یہ بچگانہ پہلو ماہین کے لبوں پر بھی مسکراہٹ کا باعث بنا تھا۔

وہ بہت جلد بازی میں سیڑھیاں اترتا نیچے آیا تھا۔کچھ دریر قبل اسنے اپنے اور ماہین کے نکاح کے سب انتظامات کئے تھے۔بس شام کو وہ اسے ہر قیمت پر اپنے نام کروانے کے لئے بضد تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب کیا ہے؟"وہ گھر سے نکلنے ہی والا تھا جب پولیس کی آمد ہوئی۔

"آپ نے ایک لڑکی کو ہراساں کیا ہے ہاشم صاحب۔۔اسکے بہنوئی نے ایف آئی آر درج کروائی ہے۔"اسکے سامنے ہتھکڑی لٹکاتے پولیس افسر نے تمام منصوبے خاک میں ملائے تھے۔

"وہ میری کزن اور ہونے والی بیوی ہے۔۔"اسنے سرخ آنکھوں سے سب افسران کا چہرہ باری باری دیکھا۔

"آپ کی گرفتاری کا وارنٹ ہے ہمارے پاس۔۔۔"اسے ہتھکڑی پہناتے وہ ہر لحاظ فراموش کر گئے تھے۔

"چھوڑو مجھے۔۔"اسکے لاکھ احتجاج کے باوجود پولیس اپنے ہمراہ گرفتار کئے لے گئی جسکے پیچھے رعنا بیگم کی سازشیں شامل تھیں جو بیٹی کا گھر بچانے کے لئے ہر حد تک جانے کے حق میں تھیں۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"بھائی آپ کو آنے سے منع کیا تھا نا۔۔"اپنی گاڑی کے بالکل پیچھے رکی حیدر کی سپورٹس کار کو دیکھ کر ردا ماتھا پیٹتی رہ گئی تھی۔

"میں بس اسے دور سے دیکھ کر چلا جاوں گا اور مجھے ایک بات بتاو تمہارا شوہر کہاں غائب ہے؟"سفید قمیض شلوار میں ملبوس وہ گھر میں کچھ دیر میں رکھی جانے والی اپنی مہندی کی تقریب کو مکمل فراموش کرتا وہاں آیا تھا اور ساتھ ہی اسنے ہاشم کی عدم موجودگی پر ردا سے گلا بھی کیا۔

"وہ دبئی گئے ہیں۔۔"ردا نے ہونٹ چبائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں؟اکلوتے سالے کی شادی اہم نہیں اسکے لئے؟"اسنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ردا کو تفتیشی نظروں سے دیکھا۔

"تمہاری بارات والے دن آجائے گا۔۔"رعنا بیگم نے بات ختم کی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔اب مجھے اس سے ملوادیں ایک بار۔۔"وہ ماں کے سامنے باقائدہ گڑگڑایا تھا۔

"پاگل انسان۔۔"بیٹے کی دیوانہ وار خواہش پر وہ بھی اکتائی تھیں۔

"مام پلیز۔۔"اسکے اصرار پر رعنا بیگم نے سمین سے اجازت لی کہ وہ ماہین کو گھر کی چھت پر حیدر سے ملنے کی اجازت دے دیں ورنہ وہ رخصتی تک وہیں دھرنا دینے کے حق میں تھا۔

"آپ یہاں؟"ردا اسے دھوکے سے چھت پر لائی تو حیدر کو وہاں موجود پاکر ماہین کی ہوائیاں اڑی تھی۔

"لگتا ہے تم شادی سے پہلے ہی بیوہ ہونا چاہتی ہو؟اتنا ظلم کروگی تو میں سہہ نہیں پاوں گا منگیتر صاحبہ۔۔"

ردا کے وہاں سے جاتے ہی اسکی شرارتی نظروں نے ماہین کے مہکتے سراپے کا احاطہ کیا تھا۔مہندی کا یہ جوڑا بھی حیدر نے اسکے لئے اپنی ہی پسند سے خریدا تھا۔پیلے چوریدار پاجامے اور فراک پر ہم رنگ دوپٹہ سر پر ٹکائے اسنے کانوں اور ہاتھوں میں سفید موتیہ پھول کے زیور پہن رکھے تھے۔سیاہ آنکھیں آج بھی حیدر کو اپنا اسیر کرنے میں کامیاب ہوئی تھیں۔

"کسی نے آپ کو دیکھ لیا تو میری شامت آجائے گی حیدر۔۔"اسنے گردونواح دیکھتے ہوئے ڈر کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہین۔۔۔میرے ہوتے ہوئے تمہیں لوگوں کا خوف ہے؟کوئی تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر تو دیکھے جان سے مار دوں گا۔"اسکے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لئے وہ شیر ہوا تھا۔

"حیدر۔۔۔"

"میں بس تمہارے ہاتھ میں اپنے نام کی مہندی دیکھنے آیا تھا۔۔اب چین کی نیند آئے گی مجھے۔۔میری امانت کا بہت بہت خیال رکھنا۔۔تمہارا یہ وجود اب تمہارے پاس میری امانت ہے مسز حیدر ٹو بی۔۔"حیدر نے اسکی ہتھیلی پر اپنا نام بہت مہبوت ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔بہت مشکل سے ماہین اسے منت سماجت کر کے بھیجنے میں کامیاب ہوئی تھی۔وہ چھت سے ہی پھلانگتا واپس گلی میں دوڑ گیا تو ماہین بھی واپس نیچے آگئی تھی۔رعنا بیگم بھی بس اسے مہندی لگا کر واپس گھر کو دوڑی تھیں جہاں انکے اکلوتے بیٹے حیدر جہانگیر شاہ کی مہندی کی تقریب بہت بڑے پیمانے پر منعقد کی گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"قبول ہے قبول ہے قبول ہے۔۔"وہ آج ماہین احمد سے ماہین حیدر ہو گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مبارک ہو۔۔"نکاح کے بعد اسے حیدر کے پہلو میں بیٹھایا گیا تو حیدر نے سب موجودگی کو پس پشت ڈالتے ہوئے اسکی ہتھیلی چھو کر ہونٹوں سے لگائی تھی۔

"بہت بہت مبارک ہو۔۔"رعنا بیگم بھی بہو بیٹے کی بلائیں لیتی نہیں تھک رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میری زندگی میں آنا بہت بہت مبارک ہو مسز حیدر جہانگیر شاہ۔۔"حیدر کے دلربا جملے اسے شرمانے پر مجبور کر رہے تھے۔دورمارکی کی دہلیز پر کھڑا وہ آج اپنا سب کچھ ہار گیا تھا۔اس کی محبت حیدر کی عزت بن چکی تھی۔چند لمحوں کی تاخیر عمر بھر کا روگ بن کر اسکی رگوں میں دوڑ گئی تھی۔

"ہاشم۔۔"اس کی اجڑی حالت پر ردا چل کر اسکے قریب آئی۔

"دور رہنا مجھ سے۔۔"اسے خود سے دور کرتا وہ ہال سے نکل گیا تھا۔

"ہاشم وہ اب بھائی کی بیوی ہے۔۔"اسکے تعاقب میں چل کر آتی ردا پارکنگ تک اسکے پیچھے پیچھے تھی۔

"جو تم ماں بیٹی نے مل کر کیا ہے نا دیکھ لوں گا ایک ایک کو۔۔یاد رکھنا ماہین صرف میری ہو گی۔۔آج نہیں تو کل اسے ہاشم بخاری کا ہی ہونا ہے۔۔"اسنے پلٹ کر ردا کو دیکھا تو آنکھوں میں اترا خون ردا کا وجود برفا گیا۔یہ ہاشم بخاری وہ انسان نہیں لگ رہا تھا جس سے ردا نے شادی کی تھی۔اسے خاموش پا کر ہاشم بڑے بڑے ڈگ مارتا پیدل ہی وہاں سے بہت دور جانا چاہتا تھا۔

"ماہین میں نے جب تمہیں دلہن بنا دیکھا تو میری آنکھوں میں تشکر کے آنسو آ گئے تھے کہ اللہ نے مجھ گنہگار کی اتنی بڑی خواہش کتنی آسانی سے پوری کر دی۔۔ڈیڈ نے تو مجھے روتا دیکھ کر مزاق بھی اڑایا تھا مگر یقین مانو میں تو ابھی بھی یقین نہیں کر پا رہا کہ تم میری ہو گئی ہو۔۔"اس لمحے بھی اسکی آنکھیں تشکر سے تر تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر میں نے بہت مان سے آپ کا ہاتھ تھاما ہے پلیز اس مان کو ٹوٹنے مت دیجیے گا ورنہ میں مر جاوں گی۔"حیدر نے اسکی نازک ہتھیلی اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامی تو ماہین نے بھی خاموشی توڑی تھی۔

"اللہ میری عمر بھی تمہیں لگادے اور خبردار جو دوبارہ مرنے کی بات کی۔۔تم میری زندگی ہو ماہین اور مجھے ہر انسان۔۔ہر رشتے سے زیادہ عزیز ہو۔۔تمہارا مجھ پر یہ مان کبھی نہیں ٹوٹے گا۔۔آئی پرامس ہم ایک بہت خوشحال زندگی گزاریں گے۔۔اور اب یہ آنسو میں تمہاری آنکھوں میں کبھی مت دیکھوں۔۔یہ میرا حکم ہے مسز حیدر جہانگیر شاہ۔۔"اسے ہیرے کی انگوٹھی پہناتے ہوئے حیدر اپنی ہی دھن میں جذبوں کا اظہار کرتے جب اسکے چہرے کی طرف متوجہ ہوا تو آنکھوں سے گرتے موتیوں نے اسکا دل چھلنی کیا تھا۔اسے آج احساس ہوا تھا کہ اب یہ لڑکی اسکی سب سے بڑی کمزوری بن چکی ہے جسکے محض آنسو اسکی سانسیں اٹکانے لگے تھے اسی لئے دونوں ہاتھوں سے اسکے اشک چنتے ہوئے حیدر نے اس سے کبھی نہ رونے کا وعدہ لیا تھا جس کے جواب میں ماہین نے بھی اثبات میں سر ہلایا تھا۔

کسی کے قدموں کی آہٹ پر اس نے تیز رفتاری سے ڈائری بند کرتے ہوئے واپس دراز میں رکھ کر الماری بھی بند کی تھی۔

"اماہی میری ماں ہیں تو دادا جان نے اتنے سال مجھ سے یہ بات چھپا کر کیوں رکھی کہ میری ایک بہن اور بھائی بھی ہے۔۔یہاں تک کہ میری ماں بھی زندہ ہے جسے میں بچپن سے فوت سمجھتی تھی۔۔"اسکا ذہن لاتعداد سوالوں میں الجھا تھا۔اس سے قبل کوئی کمرے میں آکر اسکی موجودگی پر سوال اٹھاتا وہ خود

Posted On Kitab Nagri

ہی کمرے سے نکل گئی تھی مگر آگے کے صفحات کو پڑھنے کا اشتیاق اسے زیادہ دیر اس ڈائری سے کہاں دور رہنے دینے والا تھا! ابھی بہت سے صفحات اور ان سے منسلک ماضی کے تلخ حقائق کا خلاصہ ہونا باقی تھا۔

سمین پچھلے کئیں روز سے بڑے صاحبزادے کو کال ملا رہی تھی جس نے پولیس سروس میں بھرتی ہوتے ساتھ ہی اپنے گھر اور رشتوں کو مکمل فراموش کر دیا تھا۔پہلے پہل زمل کی دھمکیوں اور ضد سے ہار کر وہ گھر کا رخ کر لیا کرتا تھا مگر جب سے وہ اپنی دفتری زندگی میں مصروف ہوئی تھی تو ان دونوں کے رابطے گھٹتے گئے اور سعید بس دوسرے شہر کا ہو کر رہ گیا تھا۔

"کہاں ہو تم سعید؟"کال اٹھتے ساتھ انکی گفتگو کا افتتاح ہی شکوہ کن لہجے میں ہوا۔

"کیا ہوا اما؟ آپکو پتہ تو ہے کہ میں کتنا مصروف ہوں آج کل۔۔"وہ اب بھی بہت جلدی میں تھا۔

"مصروف انسان تمہارے بھائی کی منگنی تھی کل۔۔"انکا اگلا انکشاف اسے خوشگوار حیرت میں مبتلا کر گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"رئیلی؟ کس سے؟"وہ جیسے باقی سارے معاملات فراموش کر گیا۔

"زمل سے۔۔۔"انکا مختصر جواب سعید کے پرخچے اڑا گیا۔

"زمل ہماری زمل؟"اسکی زبان لڑکھڑائی تھی۔

"تو اور کون؟"

Posted On Kitab Nagri

"مگر اما زمل تو معید کو پسند نہیں کرتی۔۔"اس کا لہجہ بوجھل پڑ گیا۔

"بس دونوں ایک دوسرے سے چِڑھتے ہیں۔۔اور تو کوئی بات نہیں ہے۔"انہیں اس کا اعتراض بے تکا لگا تھا۔

"آپ نے تو میرے سامنے کبھی اس بارے میں ذکر بھی نہیں کیا۔۔"وہ بہت بڑے خسارے میں گھرِ چکا تھا۔

"بس سب جلدی میں ہو گیا۔۔"

"اما میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔اللہ حافظ۔۔"اسکی برداشت کی آخری حد عبور ہونے سے قبل وہ رابطہ منقطع کر گیا۔ذہن میں زمل سے ہوئی وہ ملاقات دوڑی تھی جس نے اسے اس افلاتونی مخلوق سے محبت کا ادراک کروایا تھا۔

"یہ کیا؟آپ کہیں نہیں جا رہے۔۔"وہ سول سروس اکیڈمی جانے سے قبل زمل سے ملنے آیا تو اسکے جانے کا سنتے ہی وہ پاگل ہوئی تھی۔

"زمل۔۔"اپنے مخصوص ملائم انداز میں اسنے زمل کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

"یار کون ہے میرا دوست آپ کے علاوہ۔۔اب آپ بھی جا رہے ہے۔"وہ صحن کی چارپائی میں سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میری ٹریننگ ہے زمل۔۔"اسکے پہلو میں بیٹھتے سعید نے نو سال چھوٹی خالہ زاد کو دیکھا جو سب سے زیادہ اسی سے جذباتی وابستگی رکھتی تھی۔جس کا ہر چھوٹے سے چھوٹا مسلہ سعید کی سر دردی تھا۔

"کتنے دنوں کی؟"اسنے سر اٹھا کر گیلی بھوری آنکھوں سے سعید کا چہرہ دیکھا جو اسکے آنسو دیکھتے ہی اتر سا گیا تھا۔

"زمل ٹریننگ کے بعد میری پوسٹنگ بھی پنجاب میں ہو شاید۔۔"اسکے آنسو پونچھتے سعید بھی افسردہ ہوا تھا۔

"اور میں یہاں کیا کروں گی سعید۔۔یو آر مائی اونلی فرینڈ اور جو مجھے عزیز ہوتے ہیں۔۔ان سے میں ایک لمحہ دور نہیں رہ سکتی۔۔"وہ انیس سالہ لڑکی اسکے دل و دماغ کو مزید الجھا گئی تھی۔

"کزن میری بات تو سنو۔۔اچھا آئی پرامس اب میں واپس آوں گا تو تمہیں اپنے ساتھ ہی لے جاوں گا۔"اسکے ناک پر ہلکا سا مکہ مارتے وہ بہت گہری بات کہہ گیا تھا جو زمل کے سر سے پرواز کر گئی تھی۔

"جاو جاو بڑے آئے۔۔بات مت کرنا مجھ سے۔۔"وہ خفا خفا چارپائی سے اٹھ کر کمرے کو دوڑ گئی تھی۔

"زمل میں جا رہا ہوں۔سچ میں دو سال تک تمہیں اپنی شکل نہیں دکھاوں گا۔سوچ لو۔۔"سعید اسے منانے کمرے کے دروازے پر کھڑا دروازہ پیٹ رہا تھا۔

"سوچ لیا۔۔اب جائیں۔۔"وہ دروازے کے پار کھڑی ٹس سے مس نہ ہوئی تھی۔

"زمل؟"

Posted On Kitab Nagri

"وہ نہیں کھولے گی دروازہ۔۔"وہاں آتی ماہین نے اسے سمجھایا تھا۔

"آنی پلیز اسے سمجھایے گا۔۔"وہ اسے اس حال میں چھوڑ کر جانے کا ہر گز قائل نہیں تھا۔

"سمجھ جائے گی تو خود ہی تمہیں کال کر دے گی۔۔"وہ اپنی ضدی اولاد کی فطرت سے واقف تھیں۔آخری بار دروازے پر دستک دیتا وہ ناامید ہی ماہین کی دعا لئے گھر سے نکل گیا تھا۔

"آئی ول مس یو سعید جلد واپس آنا پلیز۔۔"وہ ابھی صحن سے گزرتا نکلنے کو ہی تھا جب وہ روتی ہوئی اسکے پیچھے پیچھے دوڑی چلی آئی تھی۔

"انشاللہ۔۔اب میں جاوں؟"زمل نے روتے ہوئے اسکے سینے پر سر رکھا تو اسکا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا تبھی اسے خود سے دور کرتا وہ خود کو مستحکم کرنے لگا۔

"نہیں میں نے کتنا سارا کھانا بنایا ہے آپ کے لئے کھا کر جائیں۔۔"اسے نئی فرمائش سوجھی تھی۔

"پاگل دو گھنٹے تمہارا دروازہ کھٹکھٹاتا رہا ہوں۔۔اب فلائٹ مس ہو جائے گی۔"وہ خود اب وہاں مزید رکنے کے حق میں نہ تھا ورنہ جانا اسکے لئے ناممکن ہو جاتا۔

"آپ بھوکے جائیں گے تو میں بھی کھانا نہیں کھاوں گی۔"

"تمہاری مسکراہٹ ہی میری خوراک ہے۔۔مجھے مسکرا کر دیکھ لو گی تو ایک سال بھوکا گزار لوں گا اور اگر یونہی روتی رہو گی تو اگلے ہی سگنل پر موت واقع ہو جائے گی میری۔۔"سعید بھی اس جتنا ہی دکھی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بکواس نہیں کریں۔۔ابھی تو آپ نے ایس پی صاحب بننا ہے۔۔مجھے آپ کے سہرے کے پھول بھی سجانے ہیں۔"موت کا ذکر آتے ہی وہ منہ پھلا گئی۔

"اس کے لئے ضروری ہے کہ تم اسے جانے دو۔۔"وہاں کھانا لاتی ماہین نے صاحبزادی کو ٹوکا تھا۔

"تھینکس آنی۔۔"اسکے ہاتھ سے کھانے کا تھیلا تھامتے وہ مسکرایا تھا۔

"کھا لینا ورنہ یہ بھوک ہڑتال ختم نہیں کرے گی۔"زمل کی ناراض نظروں سے وہ اسکے ارادے بھانپ گئی تھیں۔

"آنی کو تنگ مت کرنا۔۔"سعید نے اسے مصنوئی سختی کے ساتھ خبردار کیا۔

"آپ کھائیں گے تو میں کھاوں گی بلکہ ویڈیو کال پر ساتھ ساتھ کھائیں گے۔۔"اسنے متبادل حل پیش کیا۔

"اوکے۔"اس کے پیچھے پیچھے چل کر وہ گاڑی تک اسے چھوڑنے آئی تھی۔ایک سعید ہی تھا جو اسکے ہر سکھ دکھ کا ساتھی ہونے کے ساتھ ساتھ ہر الٹے سیدھے کام میں ہمیشہ اسکا رازدار بھی رہا تھا۔

"کیا کر دیا آپ نے اما؟زمل تو مجھے اہم کہتی تھی وہ معید سے کیسے منگنی کر سکتی ہے؟"اسکا دل اس نئے تعلق کا سوچ سوچ کر ہی کرچی کرچی ہوا تھا۔وہ لڑکی اب اسکے بھائی کے نام سے منسوب ہو چکی تھی مگر یہ دل کیسے اس نئے رشتے کو تسلیم کرتا؟کتنی کڑی آزمائش تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں بجتے اسپیکر کی گونج باہر ہال تک آرہی تھی۔کوئی انگریزی دھوم دھڑاکے والا گانا پورے شاہ ولا کو سر پر اٹھائے ہوئے تھا۔وہ جو یہاں نانا جان نے امل کی شکایت کی نیت سے آیا تھا،اسے یوں ہلڑ بازی کرتا دیکھ کر مزید سیخ پا ہوا۔

"لالالا۔۔"کمرے میں قدم رکھتے ساتھ اس نے محترمہ کو باقاعدہ رقص فرماتے دیکھا تھا۔

"تمہاری وجہ سے میرے ڈیڈ ہاسپٹل میں ہیں اور تم؟"اس نے کلس کر ریموٹ سے میوزک سسٹم بند کیا تو موصوفہ نے ناچنے کی مہم چھوڑتے ہوئے آنکھیں کھولی تھیں۔

"ایکسکیوزمی۔۔تمہیں اندر کس نے آنے دیا؟اور ایک بات آئندہ یہ رعب جھاڑنے کی کوشش بھی کی تو منہ توڑ دوں گی تمہارا۔۔"ٹی پنک چیک والے نائٹ ٹروازر اور ٹی شرٹ میں حمزہ سے چھپٹ کر ریموٹ کھینچتے ہوئے وہ ننھا سا افلاتون لگی تھی

"تمیز سے بات کرو۔۔"حمزہ بخاری اس بدسلوقی کا بالکل عادی نہیں تھا۔

"پہلے اس قابل تو ہو جاو کہ تمہاری عزت کی جائے مسٹر حمزہ ہاشم بخاری۔۔"اسنے دانت پیستے ہوئے ہاتھ میں پکڑا ریموٹ بیڈ پر پٹکا تھا۔

"ابھی چل کر ڈیڈ سے معافی مانگو۔۔"حمزہ اسے بازو سے پکڑ کر ساتھ لے جانے کی کوشش کی تھی۔

"گڈ جوک۔۔ناویو کین لیوّ۔۔"اپنا ہاتھ پُھرتی سے چھڑواتی وہ مزید عزت افزائی کرنے کا ارادہ زیرِ غور رکھتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"امل۔۔"وہ حلق پھاڑ کر چیخا تھا۔

"اپنا اکلوتا گلہ خراب کرنے کی بجایے اپنے پیارے ڈیڈ سے کہو کہ غبن کیا ہوا پیسہ واپس کر دیں۔۔میں بھی انہیں معاف کر دوں گی ورنہ معاملات عدالت تک بھی جا سکتے ہیں۔"وہ اب اس کی بے بسی سے محظوظ بھی ہونے لگی تھی۔

"ڈیڈ نے کچھ بھی نہیں کیا۔۔"وہ متفکر نظروں سے اسکے چہرے کا طواف کر رہا تھا۔

"چور کبھی نہیں مانتا کہ اسنے چوری کی ہے۔"اسنے استہزایہ انداز میں حمزہ کی ہر دلیل جھٹلائی۔

"امل۔۔"اس کا ہاتھ اٹھا تھا۔

"اپنی اوقات میں رہو حمزہ۔۔۔"اسکا بازو راستے میں ہی روک کر زمل نے بری طرح جھٹکا تھا۔

"ناناجان اسے سمجھا دیں کہ باز آجائے ورنہ۔۔"اسی اثنا میں دہلیز پر کھڑے جہانگیر شاہ بھی جھر جھڑائے تھے۔

"ورنہ کیا؟جتنے تم مجھے عزیز ہو اتنی ہی یہ بھی ہے حمزہ بلکہ یہ تو میرے حیدر کی آخری نشانی ہے۔۔"حمزہ کا ضبط کھو دینا انہیں سخت ناگوار گزرا تھا۔

"تو اسے سمجھائیں کہ میرے ڈیڈ کا پیچھا چھوڑ دے۔۔ان کا بی پی شوٹ کر گیا ہے اس کی وجہ سے۔۔"وہ پریشانی سے ماتھا رگڑنے لگا۔

"اب کیسا ہے ہاشم؟"ان کی پریشانی پر زمل کا مزاج اکھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہیں لیکن انہیں کچھ بھی ہوا تو میں امل کو نہیں بخشوں گا۔"اسے کمرے سے بے پرواہ انداز میں نکلتا دیکھ کر حمزہ ناناجان سے شکوہ گزار ہوا تھا۔

رات گئے وہ دوبارہ ماہین کے کمرے میں آئی تو دوائی کے زیرِاثر وہ گہری نیند میں غرق تھی۔خاموشی سے الماری سے وہ ڈائری نکالتی امل اپنے کمرے میں لے گئی تھی۔

"سوری اما۔۔۔پر جو سچ آپ لوگ مجھ سے اور زمل سے چھپا رہے ہیں وہ صرف آپ کی یہ ڈائری ہی بتاسکتی ہے۔۔"کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کرنے کے بعد اسنے بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے پھر سے وہیں سے شروعات کی تھی جہاں ماضی کا قصہ نامکمل چھوٹا تھا۔

"کیاہوا؟"حیدر شاور لے کر باہر آیا تو وہ مسلسل کسی کو کال ملا رہی تھی۔

"حیدر آپی فون نہیں اٹھا رہیں۔۔"فکر سے اسکی حالت غیر ہونے کو تھی۔

"میرے نمبر سے کال کرلو۔۔"اسنے سنگھار میز پر رکھا اپنا موبائل اسکی جانب بڑھایا۔

"ہیلو آپی کہاں ہیں آپ؟"کال ملانے کے چند ہی ثانیوں بعد دوسری جانب سے کال سن لی گئی تھی۔

"ہم لوگ یہاں سے چلے گئے ہیں ماہین۔۔"سمین کا لہجہ اب بھی ڈرا سہما سا تھا۔

"مگر آپی میرے سسرال والے کیا سوچیں گے۔۔حیدر کیا سوچیں گے۔۔آپ ولیمہ تک تو رک جاتیں۔۔"بھرائی ہوئی آواز میں ماہین نے شکوہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ تمہیں اپنے گھر میں خوش رکھے ماہیں۔۔اللہ حافظ۔۔"صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ابراہیم کے دباو میں آکر بہن سے ہر تعلق توڑ رہی ہے۔

"ہیلو آپی پلیز۔۔"اس سے قبل وہ کچھ کہتی کال کاٹ دی گئی تھی۔

"ارے پاگل رو کیوں رہی ہو؟دیکھو میری طرف۔۔"حیدر نے فوراً اسکے گالوں پر مارچ کرتے موتیوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں میں جذب کیا تھا۔

"انہیں یوں نہیں جانا چاہئے تھا۔۔انکل آنٹی کیا سوچیں گے۔۔"شرمندگی سے اسکی نگاہیں بھی جھکی تھیں۔

"کوئی کچھ نہیں سوچے گا۔۔تمہیں مجھ پر یقین ہے نا۔۔"حیدر نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اوپر کی جانب کیا تھا کیونکہ ماہین کا نظریں چرانا اسکے دل کو چھلنی کر رہا تھا۔

"جی۔۔"اسنے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"تو پھر بے غم ہو جاو بیگم۔۔"مسلے کا فوری حل سوچتے ساتھ اسنے ماہین کا ماتھا چوم کر اسے ہر فکر سے آزاد کیا تھا۔وہ دونوں تیار ہو کر ناشتے کی میز پر پہنچے تو وہاں ماہین کے میکے سے آیا ناشتہ دونوں کا منتظر تھا۔اس کا ہاتھ تھامے حیدر میز تک قدم سے قدم ملا کر چلا تھا اور بیٹھتے وقت بھی پہلے اسکی کرسی گھسیٹ کر اسے بیٹھایا پھر خود اسکے پہلو میں براجمان ہوا تھا۔

"اتنا کچھ بھجوادیا تمہارے بہن بہنوئی نے؟"رعنا بیگم نے اتنے زیادہ اہتمام کی توقع نہ کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"خود جو نہیں آسکے۔۔"حیدر نے ماہین کی پلیٹ میں چند لوازمات رکھتے ہوئے پھرتی سے جواب دیا تھا۔

"کیوں؟"جہانگیر شاہ متجسس ہوئے۔

"دراصل ماہین کے ننیال میں وفات ہوگئی تو انہیں جلدی میں وہاں جانا پڑا۔۔"اسکے سفید جھوٹ بولنے کی روانی پر ماہین اس کا منہ دیکھتی رہ گئی تھی۔

"وہ لوگ ولیمہ پر بھی نہیں آئیں گے؟"آخری نوالہ لیتی رعنا بیگم نے منہ بنایا تھا۔

"نہیں۔۔مجھ سے معذرت کرلی تھی دونوں نے۔۔آپ سے بھی بات کرنا چاہتے تھے مگر میں نے ہی منع کردیا۔۔"حیدر کا ہر نت نیا جھوٹ بیوی کا سر چکرا رہا تھا۔

"ٹھیک کیا۔۔"جہانگیر شاہ نے اسکے فیصلے کو سراہا تھا۔

"کچھ کھاو بھی۔۔"ماہین کے رکے ہاتھوں پر وہ خفا ہوا تھا۔

"جی۔۔"سر پر لٹکی بے عزتی کی تلوار ہٹ جانے پر اسکی جان میں بھی جان آئی تھی۔حیدر نے یہ سب کیسے کیا تھا وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی مگر آج زندگی میں پہلی بار اسے اپنا آپ اکیلا محسوس نہ ہوا تھا۔وہ انسان اس کی ڈھال بنا اسکا بھرپور تحفظ کر رہا تھا۔ناشتے کے بعد اسے اپنے ساتھ لئے وہ گھومنے نکل گیا تھا۔شاہ ولا میں روایتی خاندانی نظام نہ تھا۔سب لوگ اپنی مرضی کے مالک تھے۔ردا تو حمزہ کو لئے گزشتہ رات ہی واپس اپنے گھر چلی گئی تھی اور رعنا بیگم ناشتے کے فوراً بعد بیٹے کے ولیمے کی تیاری میں سلون کا رخ کر گئی تھیں جبکہ جہانگیر صاحب کی اپنی مصروفیات تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں پتہ ہے آج سے پہلے میں کبھی اتنا خوش نہیں ہوا ماہین۔۔مجھے اتنی خوشی دینے کا شکریہ۔۔۔"گاڑی آئسکریم پارلر کے سامنے روکے وہ ماہین کا ہاتھ تھامے تشکر سے بولا تھا۔

"یہ رہی میری زوجہ عزیز کی آئسکریم۔۔"اسی اثنا میں وہاں آتے ویٹر سے آئسکریم تھامتے ہوئے اسنے ماہین کے سپرد کی تھی۔

"آپ سے کچھ پوچھوں حیدر؟"آئسکریم کا کپ ڈیش بورڈ پر رکھتے ہوئے اسنے خاموشی توڑی تھی۔

"تم گزارش نہیں حکم کیا کرو نصف ایمان۔۔بندہ تو آپ کے حکم کا غلام ہے۔۔"حیدر نے اسکی جھجھک کو محسوس کیا تھا۔

"آپ نے اپنی زندگی کے بارے میں ہر بات بتادی مگر مجھ سے کچھ بھی نہیں پوچھا۔"اسکے سوال میں خوف اور جھجھک کے ملے جلے تاثرات تھے۔

"جتنی تم سخت مزاج ہو مجھے نہیں لگتا کہ مجھ سے پہلے کسی کی ہمت ہوئی ہو گی تم سے اظہارِ محبت کرنے کی۔۔آئی نو یہ اعزاز صرف مجھے حاصل ہے۔"اسکے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتا وہ ٹھاٹھ سے بولا تھا۔

"آپ اعتبار کرتے ہیں نا مجھ پر؟"ماہین نے اسکی محبت اور اعتبار سے لبریز بھوری آنکھوں میں جھانکا تھا۔

"جی مسز حیدر جہانگیر شاہ۔۔"حیدر اسکا ہاتھ دل کے مقام پر رکھتے ہوئے یقین دہانی کروائی تھی۔

"تو ہمیشہ کیجیے گا۔۔"اس کے اعتبار نے ماہین کا مان بھی بڑھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پکا وعدہ جان عزیز۔۔چلو واک کرتے ہیں۔۔میں تمہارا ہاتھ تھام کر تمہارے قدم سے قدم ملانا چاہتا ہوں۔۔"حیدر کو بیٹھے بیٹھائے نئی ترکیب سوجھی تھی۔اسے لئے وہ وہیں سامنے موجود پارک میں لے گیا جہاں اس وقت گنے چنے لوگ ہی موجود تھے۔

"تم چاہو تو میرے کندھے سے سر لگا سکتی ہو۔۔"اسکا ہاتھ پکڑے شوہر نے نیا مشہورہ پیش کیا تھا۔

"حیدر۔۔"اسنے شرماتے ہوئے چلتے چلتے حیدر کے کندھے سے سر لگایا تھا۔

"تھینکس فار ایوری تھنگ حیدر۔۔"اسکے لئے گزرے گئے چند گھنٹوں میں زندگی کا ہر زاویہ بدل گیا تھا۔

"کس لئے؟"اسے شکریہ کا نہ تھمنے والا سلسلہ اکتانے پر مجبور کر رہا تھا۔

"میری زندگی میں آنے کے لئے۔۔۔"واپس چلتے چلتے وہ پارک سے چل کر اپنی گاڑی کے قریب آئے تھے۔

"ایک منٹ۔۔"اسے گاڑی میں بیٹھاتا وہ پاس لگی ڈالی سے گلاب کا پھول توڑنے تھوڑے فاصلے پر پہنچا ہی تھا جب تیز رفتار گاڑی اچانک سے وہاں نمودار ہوتی حیدر کو کچلنے کے قریب تھی۔

"حیدر آپ ٹھیک ہیں نا؟"عین وقت پر گاڑی ایک ذرے کے فاصلے پر آ کر رکی تو ماہین دوڑتی ہوئی حیدر کے قریب پہنچی تھی۔

"ہاں یار۔۔"اسکے بھی ہواس بحال ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری سالے صاحب۔۔گاڑی کی بریک میں کوئی مسلہ ہو گیا ہے شائد۔۔"گاڑی سے اترتا ہاشم پشیمانی سے معذرت خواہ ہوا۔

"پھر بھی تم نے بریک لگادی ورنہ میں تو اگلے جہان پہنچ جاتا۔۔"اسنے اب بھی شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔

"اللہ نہ کرے۔۔کیوں الٹی باتیں کر رہے ہیں؟"ماہین اسکی بات پر چڑھی تھی۔

"اوہو مسز برامان گئیں۔۔"حیدر اس پر واہ پر اٹھلایا تھا۔

"چلیں پلیز۔۔"اسنے ہاشم کا چہرہ دیکھنے کی بھی زحمت نہ کی تھی۔

"سوری ماہین۔۔"ہاشم نے جان بوجھ کر اس کے زخموں کو کریدا تھا۔

"چلیں حیدر۔۔"وہ اب بھی اسے مکمل نظر انداز کر رہی تھی

"اچھا بابا۔۔روتو نہیں۔۔"وہ اسے لئے وہاں سے لمحوں میں نو دو گیارہ ہوا تھا۔

"میں نے اپنی خود غرضی اور تحفظ کے لئے حیدر کو بہت بڑے خطرے میں ڈال دیا ہے۔۔ہاشم بہت خود سر انسان ہے۔۔یا اللہ میری مدد کر۔۔حیدر بہت اچھے انسان ہیں میری وجہ سے انہیں کچھ ہوا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاوں گی۔۔"وہ فجر پڑھ کر واپس بیڈ پر آئی تو گہری نیند میں غرق وہ انسان اسے فرشتوں جیسا معصوم لگا تھا جس نے اسے اپنے نام سے نواز کر جہاں اسکا مقام بدلہ تھا وہیں کئیں خطرے اسکا مقدر بنے تھے جسکا ذمہ دار ماہین احمد سراسر خود کو مان رہی تھی

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"کل جو ہوا وہ صرف ہلکی سی جھلک تھی مسز حیدر۔۔اصل کھیل تو اب شروع ہو گا۔۔یاد رکھنا تمہیں واپس میرے پاس ہی آنا ہے۔۔آج نہیں تو کل تمہاری منزل ہاشم بخاری ہی ہو گا۔" گرے رنگ کی میکسی میں سجی سنوری وہ مارکی کے اندرونی دروازے پر حیدر کی منتظر کھڑی تھی جو بکے گاڑی میں بھول گیا تھا۔اسے اکیلا پاتے ہی وہاں چل کر آتے ہاشم نے دھمکایا تھا۔

"میری منزل،میرا راستہ اور میرا واسطہ صرف اور صرف حیدر کی ذات سے منسوب ہیں ہاشم یہ بات کبھی مت بھولنا۔۔"اسکی پر اعتمادی نے ہاشم کو چونکایا تھا۔

"چلیں مسز۔۔۔یہ گاڑی میں بھول گیا تھا۔۔" گرے پینٹ کوٹ میں سیاہ شرٹ اور اسی کی ہم رنگ ٹائی باندھے عجلت میں وہاں آتے حیدر نے کونی اسکے سامنے پھیلائی تھی۔

"چلیں۔۔"اسکے بازو میں بازو دیے وہ ہاشم کا پورا وجود لمحوں میں سلگا گئی تھی۔

ولیمے کی تقریب سے اگلے دن ان دونوں نے دبئی کے لئے نکلنا تھا۔حیدر نے سب انتظامات بہت جلد بازی میں کروائے تھے۔اس کا بس چلتا تو خوشی کا اظہار کرنے کے لئے دنیا یہاں سے وہاں کر دیتا۔

"ہو گئی پیکنگ؟"حیدر تیاریاں مکمل کرتا کمرے میں آیا تو وہ سوٹ کیس بند کر رہی تھی۔

"جی۔۔"بیرون ملک یہ اسکا پہلا سفر تھا۔جہاں اسے خوشی تھی وہیں وہ تھوڑی خائف بھی تھی۔

"کس کو کال کر رہی ہو۔۔"سامان سے فارغ ہو کر وہ دوبارہ نمبر سے سمین کو کال ملانے لگی۔

"آپی نے شائد نمبر بھی بدل لیا ہے۔۔"اس نے نمبر ملاتے ہوئے جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو؟"حیدر چل کر اسکے قریب آ کھڑا ہوا۔

"آج بھی آنٹی پوچھ رہی تھیں کہ میری بہن مجھے کال کیوں نہیں کرتی۔۔"اسنے فون سے دھیان ہٹاتے ہوئے حیدر کی آنکھوں میں دیکھا جو اسکی زرا سی پریشانی پر الجھ سا جاتا تھا۔

"اس مسلے کا بھی حل نکالتے ہیں۔۔"اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے اسنے نئ ترکیب سوچ لی تھی۔

"کیسے؟"

"وہ مجھ پر چھوڑ دو۔۔اب تمہاری ہر پریشانی صرف میری ہے۔۔آئی سمجھ۔۔"اسے ہر فکر سے آزاد کرتے ہوئے اسنے ماہین کا فون اس سے لیا تھا۔

"جی۔۔"اسے تسلی ہو چکی تھی کوئی انوکھا حل ہی اس کے مسلے کی دوا کرے گا۔

"تو اب ایک کپ کافی پلا دو جلدی سے۔۔"موبائل پر بٹن دباتے ہوئے اسنے نئ فرمائش کر دی۔

"حیدر آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔"کمرے کی دہلیز پر رک وہ اسکی جانب مڑی تھی۔

"ہینڈسم بھی بہت ہوں۔۔غور کرنا۔۔"شرارتی انداز میں جواب دیتا وہ اسے شرمانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"اس معاملے میں آپ کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔۔"اس کا مزاق اڑاتی وہ اسی دم کمرے سے دوڑی تھی۔

"تم واپس آو پھر پوچھتا ہوں وائفی۔۔"موبائل پر اپنا کام مکمل کرتا وہ انتقامی انداز میں بولا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"ہاشم اتنی رات کو کال کی ہے؟خیریت۔۔"ماہین عائینے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری مکمل کر رہی تھی۔ابھی کچھ دیر میں انہیں ائرپورٹ کے لئے نکلنا تھا کہ اچانک حیدر کا فون بجا۔

"وہ ردا اچانک سے بیہوش ہو گئی ہے۔۔تم لوگ آ سکتے ہو؟"ہاشم خاصا بوکھلایا ہوا تھا۔

"ہم آ گئے بس۔۔"حیدر کی تو جان پر بنی تھی۔ہر بات نظرانداز کرتے وہ دونوں بخاری پیلس کو روانہ ہوئے تھے مگر راستے میں ہی ہاشم نے انہیں سیدھا ہسپتال آنے کا کہا تھا۔

"آپ کی مسز نے خواب آور گولیاں کھائی ہیں مسٹر بخاری۔"ابتدائی معائینے کے بعد باہر آتی ڈاکٹر نے ان تینوں کے سر پر گویا بم پھاڑا تھا۔

"مگر وہ ایسا کیوں کرے گی؟"ہاشم نے معصوم بننے کی کوشش کی۔

"کیا کیا ہے تم نے ردا کے ساتھ بتاو مجھے ہاشم؟"ڈاکٹر کے جاتے ہی ماہین نے اسکا گریبان اپنی گرفت میں سختی سے دبوچا تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ہمارا بس چھوٹا سا جھگڑا ہوا تھا۔۔"اس دیدہ دلیری ہاشم مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔

"ماہین چھوڑو اسے جان۔۔"حیدر نے اسے ہاشم سے دور کیا۔

"ردا کو کچھ ہوا تو میں جان لے لوں گی اس کی۔۔"حیدر کے حصار میں بھی وہ مسلسل ہاشم پر چنگھار رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہی لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔"حیدر نے التجائی انداز میں اسے خاموش رہنے کا کہا تھا۔رات گئے ردا کو ہوش آیا تھا۔وہ تینوں اس سے ملنے کے لئے وارڈ میں اسکے پاس ہی موجود تھے۔

"ردا۔۔۔ٹھیک ہو؟"ماہیں نے اسکے ہوش میں آتے ہی فکر مندی سے پوچھا۔

"یہ کیا حرکت تھی بچے؟"اسکی مسلسل خاموشی پر حیدر بھی خفا ہوا تھا۔

"مجھے غصہ آگیا تھا بھائی۔۔"اسنے آنکھیں موندتے ہوئے ہر الزام خود پر لے لیا۔

"ہمارا نہ سہی تمہیں حمزہ کا ہی خیال کرنا چاہئے تھا۔"ماہین نے نرمی سے سمجھایا.

"سوری بھابھی۔۔"اسنے نادم انداز سے معافی مانگی تھی۔

"ردا تم مجھ سے تو بات کر سکتی تھی!"حیدر بھی دھیمے لہجے میں گلا کر گیا تھا۔

"سوری بھائی۔۔"اسے اس لمحے بھی بولنے میں دشواری پیش آرہی تھی۔

"ردا۔۔"ہاشم نے بھی ہمت بٹورتے ہوئے اسے ہمکلام کیا تھا۔

"ماہین انہیں بات کرنے دو۔۔ہم حمزہ کے پاس چلتے ہیں۔۔ہاشم میری بہن کا خیال رکھنا۔۔"حیدر کو اس لمحے ان دونوں کو تنہا چھوڑنا ہی مناسب لگا۔

"جی حیدر بھائی۔۔"ہاشم نے تابعداری سے ہاں میں سر ہلایا۔

"تمہیں اگر لگتا ہے کہ اس حرکت سے میں بلیک میل ہو جاوں گا تو اگلی بار ایسا کچھی بھی کرنے سے پہلے مجھے بتا دینا۔۔میں خود تمہارا گھلا دبا دوں گا۔۔کم از کم ایک رکاوٹ تو کم ہو گی میرے اور ماہین کے

Posted On Kitab Nagri

درمیان سے۔۔"ان دونوں کے جاتے ہی اس کے رنگ ڈھنگ پلک جھپکتے بدلے تھے۔ردا کو اسی حال میں چھوڑتا وہ وارڈ سے نکل گیا تھا۔

وہ دونوں ردا کے پاس ہاشم کو چھوڑ کر حمزہ کو لینے گھر چلے گئے تھے جسے ہاشم ملازمہ کے رحم و کرم پر چھوڑ کر ردا کو جلد بازی میں لئے ہسپتال کو دوڑا تھا۔

"حمزہ آجاو۔۔"ماہین نے اسے اٹھا کر خود سے لگایا۔

"ماما۔۔"وہ اب بھی آہستگی سے روتے ہوئے ردا کو ہی پکار رہا تھا۔

"وہ بھی آجائیں گی۔۔"ماہین نے اسکی پیشانی چومی تھی۔

"یہ کتنا کیوٹ ہے حیدر۔۔۔"اسکی گہری بھوری آنکھیں ہو بہو ماموں جان پر گئی تھیں جنہیں دیکھ کر ماہین نے بھی یہ مشابہت محسوس کی تھی۔

"میری طرح۔۔"اسے ہمیشہ کی طرح اپنی تعریف کرنے کی بیماری تھی۔

"ایک تو آپ خوش فہم بہت ہیں۔۔۔میں حمزہ کا سامان لے آوں پھر اسے گھر لے جاتے ہیں۔۔۔"اسے حیدر کی گود میں بیٹھاتی وہ حمزہ کا سامان پیک کرنے کی تیاریوں میں تھی۔

"اور ہمارا ہنی مون۔۔۔!"ماہین کی اگلی حکمت عملی سنتے ہی اسنے روتی شکل بنائی تھی۔

"آپ ساتھ ہیں تو ساری عمر پڑی ہے گھومنے پھرنے کے لئے حیدر۔۔"اسنے دلربا انداز میں حیدر کا ہر اعتراض زیر کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہائے میری جان۔۔"وہ خوشی سے پھولے نہیں سمارہا تھا۔

"بچے کے سامنے تو سوچ سمجھ کر بولا کریں۔۔"اسے گھوری سے نوازتی وہ حمزہ کے کمرے میں اس کی ضرورت کی چیزیں لینے چل دی تھی۔

"میں تو خود بچہ ہوں۔"اسے عقب سے حیدر کی آواز سنائی دی تھی۔

"آپ نہیں سدھر سکتے!"ان غیر مڑے وہ اسے جواب دے گئی تھی۔

"ماما کے پاس جانا۔۔"حمزہ نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں ماموں جان کی داڑھی دبوچی تھی۔

"ماموں کی جان۔۔بلکہ ماموں کی جان تو ممانی ہیں۔۔آپ ماموں کے بیٹے ہو۔"اسکے دونوں گال باری باری چومتے حیدر نے نیا سبق پڑھایا تھا۔

"ماموں کی جان ممانی۔۔"چھوٹے سے ہینڈ بیگ میں حمزہ کی چیزیں لئے وہ باہر آئی تو وہ حیدر کا پڑھایا سبق دہرا رہا تھا۔

"یااللہ حیدر۔۔آپ نے اسے بھی سکھا دیا؟"حمزہ کو ایک ہی بات طوطے کی طرح رٹتا دیکھ اس کے گال حیا کے مارے لالیاں ٹپکانے لگے تھے۔

"بچے تو ہمیشہ سچ ہی بولتے ہیں اور میں تو اپنی اولاد کی بھی ایسی ہی ٹریننگ کروں گا۔"اسنے دونوں کالر چڑھا کر نیا اعلان کیا تھا۔

"استغفار۔۔"حمزہ کو اسکی گود سے اٹھاتی وہ لال پیلی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"استغفار نہیں الحمدللہ کہو۔۔"ہینڈ بیگ اٹھاتا وہ ماہین کے تعقب میں چلا تھا۔

ردا کو دو دن بعد ہسپتال سے چھٹی ملی تو حیدر اسے سیدھا شاہ ولا ہی لے آیا تھا۔والدین کو یہی کہا گیا کہ اسکا بخار بگڑ جانے کے باعث وہ ہسپتال داخل ہوئی تھی ورنہ جہانگیر شاہ مسلے کی جڑ تک جائے بغیر چین سے نہ بیٹھتے۔

"کیا ہوا ردا کو؟"ماہین اسے سوپ پلا کر کمرے سے باہر نکلی ہی تھی کہ رعنا بیگم نے اسکا راستہ روک لیا۔

"آنٹی وہ۔"ان کے خوف سے وہ جھوٹ بھی کہنے سے قاصر تھی۔

"سچ بتاو مجھے۔۔"وہ غرائی تھیں۔

"ردا نے خودکشی کی کوشش کی تھی۔۔"ماہین نے خائف ہوتے ہی سب بتا دیا۔

"تم ذمہ دار ہو ان سب کی اور اگر میری بیٹی کا گھر اجڑا تو بسنے میں تمہیں بھی نہیں دوں گی۔۔حیدر کو سچ بتا دوں گی کہ کس طرح تم اسکے بہنوئی کے ساتھ معاشقہ چلا رہی ہو۔۔"انگلی اٹھا کر اسے خبردار کرتی وہ بہت کچھ باور کروا گئی تھیں۔

"ایسا کچھ نہیں ہے آنٹی۔۔میرا ہاشم سے ہر تعلق بہت پہلے ہی ختم ہو گیا تھا۔۔"اسنے لہجہ ہموار کرتے ہوئے اپنا دفاع کیا تھا۔

"تو وہ آج بھی کیوں امید لگائے بیٹھا ہے۔۔بتاو؟"ان کی بے اعتباری بدستور قائم تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ آپ اس سے پوچھیں۔۔میرا تعلق،واسطہ صرف اور صرف حیدر سے ہے۔۔وہی اب میرا سب کچھ ہیں۔۔"اسکے لب و لہجے میں خلوص ہی خلوص تھا۔

"اور حیدر کے لئے ہم لوگ سب کچھ ہے۔۔میں آج کہوں تو وہ لمحے میں تمہیں تمہاری اوقات بتادے گا یاد رکھنا۔۔"رعنا بیگم یہ خلوص بھی اداکاری ہی لگا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"گھر چلو۔۔"اسکی حالت کچھ سنبھلی ہی تھی کہ ہاشم اسے گھر لے جانے کے لئے بضد ہوا تھا۔

"مجھے کچھ دن یہیں رکنا ہے۔۔"بیڈ کے کروان سے ٹیک لگائے وہ تھکے ہوئے لہجے میں انکار کر گئی تھی۔

"یہ کوئی ہسپتال نہیں ہے؟"اسکا اعتراض ہاشم کا پارا چڑھا گیا تھا۔

"مگر یہاں سکون ہے۔"ردا نے دوبدو جواب دیا۔

"پھر ہمیشہ کے لئے یہیں بھیج دوں تمہیں۔۔"وہ معنی خیزی سے بولا تو ردا کی آنکھیں یکدم کھلی تھیں۔

"ہاشم"اسکی نے حسی پر بے بس ہو جایا کرتی تھی۔

"سامان باندھو ہم گھر جا رہے ہیں۔۔"اسے حتمی فیصلہ وہ بہت متکبرانہ انداز میں سنا گیا تھا۔

"آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا؟"ردا نے اسکا دل پگھلانے کی آخری کوشش کی تھی۔

"تم ماں بیٹی کو مجھ پر ترس آیا تھا۔"پینٹ کی جیب میں دونوں ہاتھ ڈالتے وہ ردا کو شرمندہ کر گیا تھا۔

"ڈیڈ۔۔"اسے وہاں موجود پا کر حمزہ دوڑتا ہوا کمرے میں آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ کا چاند چلو گھر چلیں۔۔"ہاشم نے جھک کر اسے اٹھاتے ہوئے وہاں سے جانے کی خبر سنائی تھی۔ردااور رعنا بیگم کے لاکھ اصرار کو ملحوظ خاطر لائے بغیر وہ اسے اسی رات زبردستی گھر واپس لے گیا تھا۔یہ سب کرنے کا مقصد صرف ماہین کو بلیک میل کرنا تھا جو حیدر کی وجہ سے خاموش ہو گئی تھی ورنہ وہ ردا کو اس بے حس کے آسرے چھوڑنے کی روادار ہر گز نہ تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آپی کی کال۔۔"وہ کچن سے باہر نکلی تو ہال کے میز پر رکھا موبائل زور و شور سے بجا تھا۔

"ہیلو۔۔"اسنے کال اٹھائی تو پاس بیٹھی رعنا بیگم نے کان اس کی کال کی طرف لگائے تھے۔

"کیسی ہو بیوی؟"دوسری جانب حیدر کی شوخ آواز گونجی تھی۔

"آپ؟"اسکا دماغ گھوما تھا یعنی حیدر نے اپنا نیا نمبر آپی کے نام سے محفوظ کر دیا تھا۔

"فی الحال میں تمہاری آپی ہوں۔۔۔مام نے دیکھا کہ تمہاری آپی کی کال آئی ہے۔۔"اسنے چہکتے ہوئے پوچھا۔

"جی۔۔"اسنے رعنا بیگم کی طرف دیکھا تو وہ نظریں چرا گئی تھیں۔

"تو اب سیدھا کمرے میں اٹھ کر جاو اور اتنے دنوں بعد آپی کی کال آئی ہے تو یقیناً دو گھنٹے تو بات کرنی چاہئے۔۔"ساس کی جاسوسی سے بچنے کے لئے اسے بھی یہی حل مناسب لگا تھا۔

"حے۔۔"سیڑھیاں عبور کرتے کرتے وہ اسکا نام لینے والی تھی۔

"آپی ہوں میں تمہاری ابھی حیدر نہیں۔۔"اسنے زور دیتے ہوئے یاد دلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ پاگل ہیں؟"اسنے بمشکل ہنسی روکی تھی۔

"وہ بھی فقط آپ کے پیار میں۔۔"کرسی سے ٹیک لگائے وہ آنکھیں بند کئے جوابدہ ہوا۔

"واقعی۔۔۔"وہ بھی بیڈ پر بیٹھی تھی۔

"تمہیں شک ہے؟"

"مجھے یقین ہے۔۔"وہ پراعتمادی سے بولی۔

"ہونا بھی چاہیئے۔۔"حیدر نے مصنوئی رعب جھاڑا۔

"سمجھ نہیں آتا آپ کو کس کس بات کے لئے شکریہ کہوں؟"وہ تشکر سے سرشار ہوئی تھی۔

"تم ہمیشہ مجھے تھینکس ہی کہتی ہو۔۔آئی لو یو کب کہو گی؟"حیدر نے حسب عادت مطلب کی بات پہلے کی تھی۔

"ابھی سے ہار مان گئے؟"

"میں میدان مارنے والوں میں سے ہو مسز حیدر جہانگیر ہار ماننے والوں میں سے نہیں۔۔"اس نے ہر آزمائش وسیع دل سے قبول کی تھی۔

"تھینکس۔۔"اس کا پھر سے شکریہ کہنا حیدر کی روح کو پرسکون کر گیا تھا۔

"اب یہ کس لئے؟"اسنے نیا سوال کیا۔

"مستقبل کے لئے۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"یعنی مستقبل میں بھی آئی لو یو کے کوئی آثار نہیں ہیں۔۔"اسنے اندازہ لگایا۔

"دور دور تک نہیں۔۔۔"ماہین نے صاف انکار کیا۔

"یہ تو زیادتی ہے مسز۔۔"اسنے احتجاجی انداز اختیار کیا۔

"ساری باتیں آج ہی کرو گی؟حیدر کو لنچ بھجوانا ہے کُک کے ہاتھ کا تو وہ اب کچھ کھاتا نہیں ہے۔۔اس سے پوچھ کر کھانا بھیجوا سکے لئے۔۔"اسکی باتوں کو سننے کے بہانے رعنا بیگم کمرے تک چلی آئی تھیں۔

"جی آنٹی۔۔"وہ گھبرا کر بیڈ سے اٹھی تھی۔

"اور طہن کو میرا اسلام دے کر کہنا کہ آکر تمہاری خبر لے لیں اگر اتنی یاد آرہی ہو تو۔۔"یہ طعنہ وہ کب سے خود میں سمیٹے بیٹھی تھیں۔

"جی۔۔"ماہین نے کوئی بحث نہ کی۔

"اب لگتا ہے کہ برقع پہن کر تم سے ملنے بھی آنا پڑے گا!"ماں کی اگلی فرمائش پر حیدر کو نیا منصوبہ سوجھا تھا۔

"آپ پہلے ہی میری بہت عزت افزائی کروا چکے ہیں حضور اسلئے اللہ حافظ۔۔"اسنے رابطہ منقطع کرنے کا اشارہ دیا تھا۔

"پوچھو گی نہیں کہ میں کیا کھاوں گا؟"

Posted On Kitab Nagri

"وہ میں اپنے شوہر کے نمبر پر کال کر کے پوچھ لوں گی آپی۔"اسنے حیدر کا مزاق اڑاتے ہوئے کال کاٹ دی۔

"حد ہو گئی۔۔"وہ تلملاتا رہ گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہ کیا ہے؟"اخبار میں چھپنے والی خبر نے حیدر کی آنکھوں میں لہو ابھار دیا تھا۔

"یہ سب۔۔"جہانگیر صاحب نے بھی خبر پڑھ کر دانت پیسے تھے جہاں حیدر اور ماہین کی شادی کو لے کر بہت سی جھوٹی خبریں چھپی تھیں جن میں بار بار ماہین کے کردار کو نشانہ بنایا گیا تھا۔

"ان لوگوں نے میری بیوی کے بارے میں کیا بکواس کی ہے ڈیڈ۔۔"اسنے اخبار کو ٹکروں میں پھاڑتے ساتھ میز کو لات ماری تھی۔

"حیدر بیٹے۔۔"اس کے انتہائی رد عمل پر جہانگیر شاہ بھی گھبرائے تھے۔

"میں ماہین کی توہین برداشت نہیں کر سکتا ڈیڈ۔۔وہ میری عزت ہے اور یہ بات میں ان سب لوگوں کو بہت اچھے سے سمجھاوں گا۔۔"کیبن سے نکلتے وہ ارادے ظاہر کر گیا تھا۔وہاں سے سیدھا وہ اخبار کے دفتر روانہ ہوا تھا جہاں اسکی غیرت کو للکارنے والے کی شامت اسکی منتظر تھی۔

"یہ تمہاری حرکت ہے نا؟"ماہین نے اخبار پڑھتے ساتھ ہاشم کو کال ملائی تھی۔

"ہاں کیا کر لو گی؟"وہ کمینگی سے مسکرایا تھا۔

"حیدر تمہیں جان سے مار دیں گے۔۔"وہ اسے خبردار کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"جب اسے ہمارا سابقہ تعلق پتہ چلے گا تو ہم دونوں کو ہی مار دے گا ڈئیر۔۔"وہ ہٹ دھرمی کی آخری حد کے بھی پار جا چکا تھا۔

اخبار کے دفتر پہنچتے ساتھ حیدر نے مطلوبہ شخص کے کمرے کا رخ کیا تو وہاں دو سے تین افراد موجود تھے۔

"احسان علی کون ہے؟"اسنے غصہ قابو کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں ہوں۔۔"ان میں سے ایک انسان چل کر اسکے پاس آیا تو حیدر نے موقع ملتے ہی اس پر ہلا بول دیا۔

"میں نے کیا کیا ہے؟"مار کھاتے کھاتے وہ ہر بڑایا تھا۔

"میری بیوی کے متعلق بکواس چھاپنے کا مقصد بتانا پسند کرو گے۔"اسے مارتا ہوا حیدر کمرے سے باہر لے آیا تھا۔

"میں نے تو بس۔۔"وہ اپنا گریبان چھڑوانے کی تگ ودو کرنے لگا۔

"وہ مسز حیدر جہانگیر شاہ ہے۔۔اس سے میں جتنی محبت کرتا ہوں اس سے دگنا اسکا احترام کرتا ہوں۔۔میں نے آج تک اس سے سخت لہجے میں بات تک نہیں کی اور تم نے اسکے بارے میں اتنی بکواس کیا سوچ کر کی ہاں؟"اسے دھکیلتے حیدر نے زمین بوس کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر ہم نے تو یہی سنا کہ آپ لوگون نے کورٹ میرج کی اور مس ماہ۔۔"فرش سے اٹھتے اسے حیدر کی صورت میں اپنی موت دکھائی دی تھی۔یہ اسکی جلالی شخصیت ہی تھی جو کوئی بھی اسے روکنے بیچ میں نہ آیا تھا۔

"اسکا نام مت لینا تم۔۔اس قابل نہیں ہو کہ میری ماہین کا نام بھی لے سکو۔۔کل صبح کے اخبار میں تم معذرت کا اشتہار لگاو گے اور اگر ایسا نہ ہوا تو شام کے اخبار میں تمہاری لاوارث لاش کا اشتہار لگے گا۔۔۔آئی سمجھ؟"اس کے کالر کو درست کرتا وہ آخری دھمکی دے گیا تھا۔

"جی سر۔۔"اسنے بھیگی بلی بنتے ہوئے حامی بھری۔

"گڈ آئی لائک سمارٹ پیپل۔۔"اسکے مار سے سرخ پڑتے گال تھپتھپاتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

"کہاں تھے آپ؟میں نے کتنی کالز کی آپ کو؟"رات گئے وہ گھر پہنچا تو ماہین نے شکوہ کیا تھا۔

"ایک ضروری کام تھا۔۔"اپنا دایاں ہاتھ چھپاتا وہ ڈریسنگ روم میں گھس رہا تھا۔

"آپ اخبار والوں کے دفتر گئے تھے؟"ماہین نے بایاں بازو تھام کر اسے روکا تھا۔

"تم سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔۔۔جانتی ہو نا تم۔۔"اسنے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"حیدر آپ کو کیا ضرورت ہے ایسے لوگوں کے منہ لگنے کی؟"اسے بیڈ پر بیٹھاتی وہ خود بھی اسکے سامنے بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جو تمہارے خلاف بولے گا۔۔اسکا منہ بند کروانا میرا فرض ہے ماہین اور ڈرو نہیں میں نے بہت پیار سے سمجھایا ہے۔۔"اسنے جھوٹ بولتے ہوئے ہمیشہ کی طرح دائیں ہاتھ سے ماتھا رگڑا تھا۔

"نظر آرہا ہے مجھے۔۔ہاتھ دکھائیں۔۔"لیمپ میز کے دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر اسنے حیدر کے ہاتھ پر مرہم لگائی تھی۔

"درد تو نہیں ہو رہا؟"وہ بہت احتیاط سے زخم صاف کر رہی تھی۔

"تم مرہم لگاؤ گی تو درد کیسے ہو گا؟"حیدر کی مسکراہٹ اسکا سارا غصہ ہوا کر گئی تھی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے یہ سب کرنے سے بات ختم ہو جائے گی؟"اسکے خدشات اب بھی نہ ٹلے تھے۔

"کم از کم آئندہ میری بیوی کے متعلق بکواس لکھنے سے پہلے وہ ہزار دفعہ سوچے گا۔۔"اسنے اتراتے ہوئے جتایا۔

"اور اگر آپکے بارے میں لکھ دیا تو کیا میں جا کر ہاتھا پائی کروں گی؟"اسنے حیدر کو تنگ کرنے کے لئے کہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھو بیوی۔۔۔ہاشم گھر کا بندہ تھا تو میں نے برداشت کر لیا ورنہ کسی غیر کی نظر بھی میری پاکباز بیوی پر پڑے مجھے گوارا نہیں اور نہ تمہیں اجازت ہے کسی کے سامنے جانے کی آئی سمجھ؟"اسکا ناک دباتا وہ شوخ ہوا تھا۔

"تو پھر آپ اپنی حرکتیں دیکھیں نا۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"سوری۔۔"

"کھانا کھائیں پھر پین کلر دیتی ہوں آپ کو۔۔"فرسٹ ایڈ باکس واپس رکھتی وہ کمرے سے نکلی تھی۔

"میری پین کلر تم ہو اور کھانا بھی تمہارے ہاتھوں سے ہی کھاوں گا۔۔"حیدر نے منہ بسورتے ہوئے گزارش کی۔

خودکشی والے واقعے کے بعد ردا کی صحت ہر گزرتے دن کے ساتھ گرتی جارہی تھی تبھی اس کی حالت کا خیال کرتے ہوئے ہاشم نے اپنی ماں کو بخاری پیلس ہی بلا لیا تھا۔فریدہ بیگم کے اصرار پر آج وہ اسے لے کر ڈاکٹر کے پاس آیا تھا۔وہ لاکھ ناپسندیدہ سہی اسکے بیٹے کی ماں تھی اور سب سے بڑھ کر شاہ خاندان کی اکلوتی بیٹی تھی۔حیدر اور جہانگیر شاہ کے خوف سے وہ ردا کا ہر ممکن حد تک خیال رکھتا تھا۔

"سب ٹھیک ہے ڈاکٹر؟"ردا اب بھی گم صم سی تھی جب ہاشم نے رپورٹس پڑھتی ڈاکٹر سے خود سوال کیا۔

"آپکی وائف امید سے ہیں مسٹر ہاشم۔۔"ڈاکٹر کی بات پر ردا کا مرجھایا چہرہ فی الفور کھلا تھا۔

"ہمم۔۔"ہاشم نے کوئی تاثر نہ دیا اور بیوی کو لئے گھر کے لئے نکل گیا تھا۔پورا راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔گھر آکر بھی وہ ردا سے پہلے گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب چل دیا تھا۔

"ہاشم اسے قدرت کا فیصلہ تسلیم کرلیں۔۔اللہ ہمارے رشتے کو مضبوط کرنا چاہتا ہے۔۔"وہ سیڑھیاں عبور کرتا اوپر کی جانب بڑھ رہا تھا جب ہال میں ردا کی آواز گونجی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے بہتر پتہ ہے کہ میرے حق میں کیا صحیح ہے اور تم یہ مت سمجھنا کہ اس خوشخبری کے بعد میں سب بھول جاوں گا۔۔"دو لمحے سیڑھیوں کے درمیان ہی رک کر جواب دیتا وہ تیز رفتاری سے بقیہ سیڑھیاں عبور کر گیا تھا۔

خوشخبری کا سنتے ہی رعنا اور فریدہ بیگم کو یہی آس لگی تھی کہ آنے والی اولاد کی خوشی ہاشم کا دل موم کر دے گی۔ردا بھی یہی امید لگائے بیٹھی تھی کہ ہاشم اب ماہین کے حصول کی ضد سے پیچھے ہٹ جائے گا۔

"بہت بہت مبارک ہو بیٹے۔۔"کال پر وہ ردا کو مبارکباد کے ہمراہ ڈھیوں مشہوروں سے بھی نواز رہی تھیں۔

"تھینکس مام۔۔"اسکا لہجہ اب بھی بجھا بجھا تھا۔

'ہاشم خوش ہے؟"انہوں نے ردا کی آواز سے اداسی بھانپ لی تھی۔

"جی۔۔آپ بتائیں بھائی بھابھی خوش ہیں؟"اسنے بات بدلی تھی۔

"ہاں اسے تو جوڑو کا غلام مل گیا ہے۔۔۔ایک ہفتے سے نکلی ہوئی ہے حیدر کے ساتھ۔۔"انکے جلے بھنے انداز سے ماہین کے لئے ناپسندیدگی صاف جھلک رہی تھی۔

"مام وہ بھائی کی خوشی کا خیال کر رہی ہیں تو ہمیں بھی انکا احساس کرنا چاہیئے۔۔"ردا کو ماہین کے لئے ماں کی نفرت بلاوجہ لگتی تھی کیونکہ وہ فطرتاً محبت کی مستحق تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"احساس ہے تبھی وہ سکون سے اس گھر میں بیٹھی ہے۔۔"وہ احسان جتانے والے لہجے میں اترانے لگی تھیں۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تمہیں پتا ہے مجھے تم سے محبت کب ہوئی تھی؟"وہ دونوں سویمنگ پول میں پاوں ڈالے بیٹھے تھے جب حیدر نے نئی بات چھیڑی تھی۔

"کب؟"

"تقریباساڑھے چار سال پہلے جب میں نے تمہیں کراچی میں سی ویو پر دیکھا تھا۔۔تم اپنی یہ نشانی وہاں گرا آئی تھی۔۔"مخملی ڈبی سے حیدر نے اسکی پائل نکال کر اسکے سامنے لہرائی تھی۔

"یہ تو۔۔"اسنے پائل دونوں ہاتھوں میں قیمتی متاع کی طرح تھامی تھی۔

"کیا؟"

'میری اما کی آخری نشانی تھی۔"اسکی آنکھیں بے اختیار بھر آئی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو کل سے تم یہ پہنو گی اوکے!"حیدر نے اس کے گالوں سے آنسو صاف کئے تھے۔

"جی۔۔"

"اس دن کے بعد میں تمہیں ڈھونڈھتے ہوئے تمہارے کالج پہنچا تو پتہ چلا کہ تمہاری شادی ہو گئی ہے پھر بھی تسلی کرنے تمہارے گھر تک گیا تو وہاں بھی تالہ لگا تھا۔پتہ نہیں تمہاری اس کلاس فیلو نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا ویسے؟"پوری الف لیلیٰ اسنے ایک سانس میں سنائی تو ماہین بھی حیران ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ پھر بھی مجھے نہیں بھولے۔۔!"اسنے حیدر کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھی تھیں۔

"تم پہلی نظر کی محبت جو تھی کیسے بھولتا۔۔اب تم بتاو کہ تمہیں مجھ سے محبت کب ہوئی؟ہوئی بھی یا نہیں۔"اسنے بہت مان سے سوال کیا۔

"حیدر۔۔"ماہین کا حلق خشک ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے مسز بندہ ابھی بھی ویٹنگ موڈ پر ہی ہے۔۔۔آپ دو سو تین سو سال سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں۔۔"اس کا کترانا حیدر کا مزاج بگاڑ جاتا تھا۔

"آئی رئیلی ریسپیکٹ یور فیلنگ حیدر۔۔"وہ خود بھی اس جھجھک پر پشیمان ہوتی تھی۔

"اب تم وہ تقریر پھر سے شروع نہ کر دینا۔۔۔میرے لئے تمہارے ہونے کا احساس ہی کافی ہے لیکن لکھوالو آج نہیں تو کل تم چیخ چیخ کر کہو گی کہ حیدر آئی لو یو۔۔"حیدر باقائدہ چِلایا تھا۔

"جی جی۔۔۔"اسکی خام خیالی پر وہ مسکرائی تھی۔

"یہ ہاشم تمہیں کیوں کال کر رہا ہے؟"اسی دوران پہلو میں پڑا ماہین کا موبائل بجا جو حیدر نے پکڑا تھا۔

"پتہ نہیں۔۔"اسنے ہونٹ چبائے تھے۔

"حیدر کہاں ہو تم لوگ؟"حیدر کے ہیلو کرتے ہی ہاشم یوں پر جوش انداز میں بولا کہ وہ بھی بوکھلا گیا تھا۔

"میں تمہیں کیوں بتاوں کہ میں اپنی بیگم کو لے کر خفیہ ڈیٹ پر کہاں آیا ہوں؟"اسنے انجانے میں ہاشم کے زخموں پر خوب نمک پاشی کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تبھی میں نے کال ہی تمہاری بیگم کو ملائی ہے۔۔"

"مگر پالا پھر بھی مجھ سے ہی پڑا ہے۔"

"دراصل شام کو تم سب کا ڈنر ہے میری طرف۔۔"ہاشم نے اپنی جھوٹی خوشی کا اظہار کیا تھا

"کس خوشی میں؟"

"اللہ مجھے پھر سے صاحب اولاد کرنے جا رہا ہے۔۔"وہ شکر گزار لہجے میں بولا۔

"مبارک ہو۔۔"

"خیر مبارک اب آ بھی جانا۔۔"اسکا اصل مقصد بس دونوں کو واپس بلانا تھا۔

"ہمارا ارادہ تو کل کل صبح واپسی کا تھا مگر کوئی نہیں اتنی بڑی خوشی کے لئے اتنی قربانی تو دے ہی سکتا ہوں۔"کال بند ہوتے ساتھ اسنے ماہین کو بھی خوشی کی خبر سنائی تھی۔

"آپ ردا کو کال ملائیں نا۔۔میں اسے مبارکباد دے دوں۔۔"ماہین کی خوشی کا بھی کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

"کوئی ضرورت نہیں یہ لمحے صرف ہمارے ہیں۔مبارکباد رات میں گھر جا کر دینا۔۔"موبائل ایک طرف رکھتے وہ اسکی بات کسی صورت خاطر میں نہ لایا تھا۔

"تو ہم کہاں تھے؟"ماہین کا پھولے گالوں کو دیکھ کر اس نے موضوع بدلہ تھا۔

"میں آپ کو چیخ چیخ کر آئی لو یو کہنے والی تھی۔۔"اسنے یاد دہانی کروائی۔

"وہ تو تم انقریب کہو گی۔۔لکھ لو کہیں پر۔۔"حیدر نے اعلانیہ انداز میں کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"محبت کا تو نہیں پتہ لیکن جو سکون مجھے آپ کی ذات میں ملتا ہے وہ انمول ہے حیدر۔۔آپ کی باتیں۔۔آپ کی نوازشیں مجھے خطرناک حد تک آپ کا عادی بنا رہی ہیں اور عادت محبت سے زیادہ جان لیوا ہوتی ہے۔۔"اسکے کندھے پر سر ٹکائے وہ پر سکون ہوئی تھی۔

"سو گئی؟"اسکی اس حرکت پر حیدر نے تصدیق کی تھی۔

"جی۔۔"اسنے بند آنکھوں سے جواب دیا تھا۔

"اوکے میں بھی سو جاتا ہوں پھر۔۔"اسکے گرد حصار تنگ کرتے ہوئے حیدر نے اسکے سر پر اپنی تھوڈی ٹکائی تھی۔

"اچانک ڈنر کیسے رکھ لیا آپ نے؟"ردا کو اسکے بدلے تیور بالکل نہ بھائے تھے۔

"رکھ لیا تو رکھ لیا۔۔"کارڈلیس صوفے پر پھینکتا وہ بات ٹال گیا تھا۔

"یہ صرف بھائی بھابھی کا ٹرپ خراب کرنے کے لئے کر رہے ہیں نا؟"وہ اصل ماجرہ لمحوں میں سمجھ گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں۔۔یہی سمجھ لو۔۔"اسنے ڈھیٹاہٹ سے ہر بات تسلیم کی تھی۔

"ہاشم سراب کے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہیں۔۔ان سے سب سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔۔"وہ التجائی انداز میں اسکی منت کرنے لگی تھی جو اسکی اس حالت کا بھی خیال کرنے کے حق میں نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنا مشہورہ اپنے پاس رکھو۔۔شام میں مجھے آپ دونوں کا مسکراتا چہرہ چاہیئے۔۔"اسکی مظلومیت کو اداکاری سمجھتاوہ ماں اور بیوی کو حتمی فیصلہ سنا گیا تھا۔

"پتہ نہیں ماہین کا بھوت اسکے سر سے کب اترے گا؟"فریدہ بیگم بھی اسکی خود ساختہ دیوانگی سے عاجز آئی تھیں۔

"مجھے تو تا قیامت اسکے آثار نظر نہیں آرہے آنٹی۔۔"ردا کی ناامیدی عروج پر تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حمزہ تو تم سے بہت گھل مل گیا ہے!"حمزہ ماہین کے آتے ہی اسکی گود میں جا کر بیٹھ گیا تھا۔کھانے کے میز پر بھی وہ اسی کے ہاتھوں کے بنے نوالے کھا رہا تھا۔

"آخر میری بیگم جو ہیں۔۔"ہاشم کے سوال پر بریانی کا چمچ بھرتے حیدر نے جواب دیا۔

"اور میری کزن بھی۔۔"پانی کا گھونٹ بھرتے وہ سب کی حلق میں نوالے اٹکا گیا تھا۔

"کزن۔۔"حیدر کے ہاتھ وہیں رکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں تمہاری بیگم نے بتایا نہیں کہ یہ میری خالہ زاد ہیں۔۔"اسنے نوالہ منہ میں لیتے ہوئے ماہین پر سخت وار کیا تھا۔

"واقعی ماہین؟"جہانگیر شاہ بھی ششدر رہ گئے تھے۔

"ہمیں بھی تو چند روز پہلے ہی تو پتہ چلا کہ ہم کزنز ہیں۔۔دراصل ماہین اور سمین آپا خالہ خالو کی ڈیتھ کے بعد کراچی پھپھو کے پاس ہی چلی گئی تھیں۔۔اتنے سالوں بعد ملے تو ہم ایک دوسرے کو پہچان بھی

Posted On Kitab Nagri

نہیں سکے وہ تو اس دن مام کی وجہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارا تعلق کتنا گہرا اور پرانا ہے۔۔کیوں ماہین۔۔"اسنے بیٹھے بیٹھائے نئی کہانی گھڑی تھی۔

"جی۔۔"وہ مختصر جواب ہی دے پائی تھی۔

"مگر مجھے حیرت ہے کہ تم نے یہ بات حیدر سے کیوں چھپائی؟"حیدر کی نظروں میں اسے مشکوک کرتا وہ خود کھانے کی طرف متوجہ ہوا تھا جبکہ حیدر نے ایک خفگی بھری نگاح ماہین پر ڈالتے ہوئے کھانا وہیں چھوڑ کر رومال سے دونوں ہاتھ پونچھے تھے۔یقیناً ماہین کا یہ بات چھپانا اسے سخت ناگوار گزرا تھا جس کا اظہار اسنے کھانا وہیں چھوڑ کر سب کے سامنے کیا تھا۔

"حیدر میں کر دوں؟"گزشتہ شب ہاشم کے گھر سے واپسی کے بعد سے اگلی صبح تک حیدر نے چپ سادھ رکھی تھی۔ماہین بھی ہمت نہ کر پائی تھی کہ اسے مخاطب کر سکے اور اب جب ویسا ہی خفا دفتر جانے کی تیاری کر رہا تھا تو ماہین نے خاموشی توڑنے کی کوشش کی تھی۔

"نہیں ٹھیک ہے۔۔"سرد لہجے میں جواب دیتا ٹائی میں ہی الجھا تھا۔

"ناراض ہیں؟"اسنے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"نہیں۔۔"اسنے نظریں ملانا اب بھی گوارا نہ کیا تھا۔

"آپ ناراض ہوتے ہیں تو پتہ چل جاتا ہے۔۔"

Posted On Kitab Nagri

مگر تمہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ میں کن باتوں پر ناراض ہوتا ہوں!"اس کی آنکھوں میں براہ راست دیکھتے ہوئے وہ اسے لاجواب کر گیا تھا۔

"میں آپ کو بتانے والی تھی مگر۔۔"

"جو باتیں مجھے میری ماہین سے پتہ لگنی چاہئے تھی وہ مجھے کسی اور سے پتہ چل رہی ہیں۔۔میری ماہی سے جڑی باتیں مجھے کوئی اور بتائے تو مجھے برا نہیں لگے گا؟"تلخ لہجے میں حیدر نے اسکی بات کاٹی تھی۔

"آئی ایم سوری۔۔"وہ اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

"آپ تم معافی مانگ کر مجھے مزید غصہ دلا رہی ہو۔۔"

"آپ ڈانٹ لیں مجھے۔۔"اس شخص کی محض چند گھنٹوں کی لاتعلقی پر اسکی آنکھوں میں نمکین پانی کا سمندر امڈ آیا تھا۔

"تاکہ تمہارے آنسو مجھے زیادہ اذیت پہنچائیں۔۔۔"

"میں نہیں روتی۔۔۔"اسنے آواز مضبوط کی تھی۔

"تو یہ مشق کس خوشی میں جاری ہے؟"حیدر نے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے اسکے آنسو پونچھے تھے۔

"میری۔وجہ سے آپ کا دل دکھا ہے۔۔"اسکے شرمندہ انداز پر حیدر نے سرد آہ بھری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر آئندہ مجھے کوئی بھی بات سب سے پہلے تم خود بتاو گی۔۔"ماہین کے آنسو اسکا سارا غصہ ہوا کر گئے تھے

"جی۔۔"اسنے فوراحامی بھر لی۔

"اب یہ کر دو نہیں ہو رہا۔۔۔"بالآخر اسنے ٹائی کی طرف بیوی کی توجہ دلائی جو باندھنا اسکے بس کا روگ نہ تھا۔

"کچھ زیادہ ہی آرام پسند ہو گئے ہیں آپ۔۔"ماہین نے اسکی نااہلی پر چوٹ کی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آپ بھائی بھابھی کے درمیان غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے اس حد تک جا سکتے ہیں ہاشم؟انہیں گھر بلانے کا مقصد یہ تھا؟"وہ ہال کے صوفے پر بیٹھا اپنی پہلی منگنی کی تصاویر دیکھنے میں مگن تھا جب ردا نے وہاں آکر اسے شرم دلانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"ہاں اور تمہیں اتنی تکلیف ہو رہی ہے تو بھائی کے گھر ہی چلی جاو لیکن میرا بیٹا یہیں رہے گا۔۔"اسنے ردا کی کمزوری کو اپنی طاقت بنا رکھا تھا۔

"مجھے آپ کی سوچ پر افسوس ہو رہا ہے۔۔"وہ بے بسی سے ہونٹ چباتی رہ گئی۔

"اور مجھے تمہارے بھائی کے مستقبل پر۔۔۔بہت جلد اتنا بڑا طوفان آئے گا کہ تمہارے بھائی کا گھر ریت کی دیوار بن کر بکھر جائے گا پھر جیت میرا مقدر بنے گی یاد رکھنا۔۔"البم بند کرتا وہ ہال سے کمرے کو چل دیا تھا۔اسکا یہی معمول تھا جہاں ردا نظر آتی وہاں سے پہلو چرا کر کسی دوسرے کونے میں جا چھپتا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔اسکی اس حرکت نے ردا سمیت ماہین کو بھی بڑی طرح خائف کر دیا تھا اور اب وہ دونوں ہی اسکے اگلے قدم کی منتظر تھیں۔

"کیا مجھے حیدر کو سچ بتا دینا چاہیئے؟انکا ردعمل اتنی سی بات پر اتنا سخت تھا تو اس بات پر وہ پتہ نہیں کیا کر گزریں گے لیکن ہاشم کبھی بھی یہ حماقت نہیں کریگا۔۔وہ جانتا ہے کہ یہ سچ میری کمزوری ہے اور وہ آخری حد تک مجھے ڈرانے کے لئے یہ کمزوری استعمال کرے گا۔۔۔"رات گئے تک بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھی اسی مسلے کے متعلق سوچتی رہی تھی۔حیدر فطرتاً جذباتی اور جنونی انسان تھا جس بات کا اندازہ گزشتہ چند مہینے میں ماہین کو بخوبی ہو چکا تھا۔

"حیدر آپ بہت عزیز ہیں مجھے۔۔میں بہت زیادہ چاہنے لگی ہوں آپ کو مگر بتا نہیں سکتی کیونکہ اضطراب میں ہوں۔۔شاید میں ساری زندگی آپ کو نہ بتاپاوں کہ آپ کو کتنا ٹوٹ کر چاہنے لگی ہوں۔۔۔"پہلو میں گہری نیند کے مزے لوٹتے حیدر جہانگیر کا چہرہ دیکھتے ہی اسکے دل نے اعتراف کیا تھا کہ وہ انسان اسکی کائنات کا محور ہے۔وہ نہ ہوا تو ماہین احمد کا ہونا نہ ہونا بے معنی ہو گا۔

"یااللہ میری مدد فرما۔۔۔حیدر اور میرا رشتہ کسی سازش کی نذر نہ ہو۔۔ہاشم اپنے ارادوں میں کبھی کامیاب نہ ہو۔۔"فجر کی نماز کے بعد دعا مانگتے ہوئے اسکی آنکھوں میں آنسو بے اختیار امڈ آئے تھے۔اسکے پاس واحد مخلص رشتہ حیدر جہانگیر شاہ ہی تھا جسے اس سے بدظن کرنے کے لئے ہاشم ہر حد پار کرنے کے درپے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اوئے۔۔"اسے ٹائی باندھتے ہوئے وہ مسلسل اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔

جی۔۔"حیدر کے چٹکی بجانے پر اسکے ہواس بحال ہوئے تھے

بند ٹائی کو کتنی دفعہ باندھو گی؟"اسنے ماہین کی توجہ بند ٹائی کی طرف مبدول کروائی تھی۔

"میرا دھیان نہیں تھا۔۔"وہ چونک کر پیچھے ہٹی۔

"بیوی اتنا ہنڈسم شوہر تمہارے سامنے کھڑا ہے اور تم دھیان کہیں اور لٹا کے بیٹھی ہو۔۔"حیدر نے موقع ملتے ہی شکوہ کیا۔

"حیدر۔۔۔آئی"اسنے کتراتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی۔

"آئی۔۔۔"اسکے تو دل کی مراد بر آنے کو تھی۔

"بول بھی دو۔۔"خاموشی کا سلسلہ طویل ہوتے ہی وہ اکتایا تھا۔

"آئی ایم ناٹ فیلنگ ویل۔۔"اسکا جواب توقع کے بر عکس تھا۔

"فٹے منہ۔۔"حیدر اپنی ہی امیدوں پر سر پیٹ کر رہ گیا۔

"کیا ہو گیا میری جان کو؟"ماہین کو کندھوں سے تھامے اسنے بغور اترا چہرہ دیکھا تھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔ہم کہیں دور جا سکتے ہیں کچھ عرصے کے لئے؟"وہ خاصی بے چین ہوئی تھی۔

"کہاں؟"

"کہیں بھی۔۔اس گھر سے دور۔۔۔مجھے گھٹن ہو رہی ہے یہاں۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے نا ماہی؟"حیدر کو اسکی حالت پر شبہ ہوا تھا۔

"جی۔۔"

"تمہارا رنگ بھی کیسے زرد پڑ رہا ہے۔۔کوئی مسلہ ہے تو مجھے بتاو۔۔مام نے کچھ کہا ہے؟"اسکی ذرا سی پریشانی حیدر پر قیامت ڈھادیا کرتی تھی۔

"نہیں حیدر۔۔بس دل گھبرا رہا ہے۔۔"

"بیٹھو ادھر۔۔۔میری کوئی بات بری لگی ہے۔۔۔اس دن جو میں نے تم پر غصہ کیا تھا۔۔"اسے بیڈ پر بیٹھاتا وہ خود گھٹنوں کے بل کارپٹ پر بیٹھا تھا۔

"نہیں حیدر۔۔"اسکے بڑھتے سوالات نے ماہین کو مزید مشکل میں ڈال دیا تھا۔اسکے سوالوں سے بچتی وہ ناشتے کا انتظام کرنے کچن میں چلی آئی تھی مگر دل فجر کے وقت سے کسی انہونی کا الہام دے رہا تھا۔

"ردا کیا ہوا ہے؟"ہال میں بیٹھی رعنا بیگم ردا کو یوں اجڑی حالت میں وہاں آتا دیکھ کر دل تھام کر رہ گئی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے ہاشم کا گھر چھوڑ دیا ہے مام۔۔"اسنے سسکتے ہوئے بتایا۔

"مگر کیوں؟"اسے سہارا دے کر صوفے پر بیٹھاتیں وہ بھی حیران ہوئی تھیں۔

"کیونکہ وہ ابھی تک بھابھی کو نہیں بھولا۔۔"اسنے دونوں ہاتھوں میں منہ چھپایا تھا۔

"ردا کیا ہوا ہے؟"کچن سے باہر آتی ماہین اسکی حالت پر بوکھلائی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم نہیں جانتی سب تمہارا ہی تو کیا دھرا ہے ماہین احمد۔۔"رعنا بیگم نے موقع ملتے ہی زہر اگلا تھا۔

"مام ماہین کو بے وجہ اس مسلے میں مت گھسیٹیں پلیز۔۔"سیڑھیوں سے نیچے آتا حیدر اسکی نے عزتی پر برہم ہوا تھا۔

"فساد کی جڑ ہی یہ ہے۔۔تمہارا بہنوئی تمہاری بیوی کے عشق میں دیوانہ ہو کر میری بیٹی کو اذیت پہنچا رہا ہے۔۔"رعنا بیگم بھی ہر لحاظ فراموش کر گئی تھیں۔

"بس مام بس۔۔"اسکی آنکھیں غصے سے سرخ پڑی تھی۔

"یہی سچ ہے بتاوردا۔۔"وہ ردا کو بھی اکسانے لگی تھیں۔

"سچ میں بتاتا ہوں۔۔میں اور ماہین ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور ہماری شادی بھی ہونے والی تھی مگر ماہین کو ہمیشہ سے ایک امیر شریک سفر چاہیئے تھا۔۔تبھی میری غربت سے تنگ آکر اسنے مجھے چھوڑ دیا لیکن گزرے سالوں بعد ہم ملے تو ماہین کو احساس ہوا کہ وہ میری محبت کے بغیر نامکمل ہے۔۔اسنے تم سے شادی ہی اسلئے کی تاکہ میرے قریب رہ سکے۔۔"وہاں آتے ہاشم نے یکے بعد دیگرے لفظوں کے وار سے حیدر کے اعتبار کا قتل کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

"جسٹ شٹ اپ۔۔"حیدر کی گونج سے پورا شاہ ولا دہل گیا تھا۔

"یہی سچ ہے بھائی آپ کی بیوی میرا گھر برباد کرنے پر تلی ہے۔۔"صوفے سے اٹھتی ردا نے بھی شوہر کی حمایت کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیاہاشم سچ کہہ رہاہے؟"حیدر نے ماہین کی طرف دیکھاجو خوف سے کانپنے لگی تھی۔

"نہیں حیدر میں نے آپکو دھوکا نہیں دیا۔۔"اسنے دہائی دی۔

"کیاہم منگیتر نہیں تھے ماہین اور کیامیری غربت سے تنگ آکر تم نے مجھے نہیں چھوڑا تھا۔۔"ہاشم نے فرار کاہر راستہ بند کر دیا تھا۔

"حیدر میں آپ کو سب بتاتی ہوں۔۔۔"حیدر کا بازو تھامتی وہ موقع کی بھیگ مانگنے لگی تھی۔

"یہ دیکھو کیا یہ بھی جھوٹی ہیں؟مجھے تو خوب بیوقوف بنالیا تم نے مگر بس اب اور نہیں۔۔میں مزید تمہاری محبت کے فریب میں نہیں آوں گااور میرے بھائی تم بھی اسکی مکاریوں کو سمجھو۔۔ردا پلیز گھر چلو۔۔مجھے میری غلطی کااحساس ہو گیاہے۔۔"حیدر کے سامنے منگنی کی تصویریں پھینکتاوہ جس سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ردا کو لے کر یہاں آیا تھااسے عملی جامہ پہناتاماہین کے لئے حیدر کے دل میں شک کا بیج بو گیا تھا۔

"حیدر یہ جھوٹ۔۔"حیدر کی تعجب سے پھٹتی آنکھوں سے ماہین کو خوف آیا تھا۔

"بس۔۔۔یہ جھوٹا۔۔میں جھوٹی۔۔ردا جھوٹی۔۔یہ تصویریں بھی جھوٹیں تو سچا کون ہے؟تم؟"رعنا بیگم نے اسکی ہر دہائی دھتکاری تھی۔

"یہ سب میری خالہ اور آپ کی مام نے۔۔"حید کا دایاں کندھا جھنجھوڑتی وہ اسکی خاموشی کو توڑنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میری مام کا نام مت لیناماہین۔۔"ماں پر کی جانے والی الزام تراشی پر اسنے ماہین کا بازو جھٹکا تھا۔

"ردا پلیز انہیں سچ بتاو۔۔"وہ ردا کی منت سماجت کرنے لگی جو پتہ نہیں کس بات کا بدلہ لینے پر تلی تھی۔

"سچ تو آپ بتائیں بھابھی۔۔کیا مل رہا ہے آپ کو ہم سب سے دھوکہ دہی کر کے؟"اسکی بدلی نگاہیں ماہین کی ہر امید توڑ گئی تھیں۔

"حیدر مجھے آپ کی قسم میں۔۔"

"خبردار جو میرے بیٹے کے جھوٹی قسم کھائی۔۔"رعنا بیگم نے اسے حیدر سے دور دھکیلا تھا۔

"حیدر میری بات تو سنیں حیدر۔۔"اسے وہاں سے باہر نکلتا دیکھ کر وہ بھی اسکے پیچھے پیچھے دوڑی تھی مگر کچھ بھی سنے بغیر ہی وہ گاڑی پر سوار ہوتا شاہ ولا کی حدود کو خیر آباد کہہ گیا تھا۔

"اللہ اللہ۔۔۔یہ تھا تمہارا چٹانوں سے مضبوط تعلق؟تمہارے حیدر کا تم پر اعتماد۔۔سب چٹکیوں میں دھوئے کی طرح ہوا ہو گیا ماہین احمد۔۔"ماہین کو روتا سسکتا دیکھ کر وہاں آتا ہاشم بربڑایا تھا۔

"اللہ غرق کرے تمہیں ہاشم بخاری۔۔نیست و نابود ہو جاو تم۔۔"پلٹتے ساتھ اسنے ہاشم بخاری کو ایک تھپڑ رسید اتھا۔

"افسوس تمہاری بدعائیں بھی تمہاری طرح کمزور اور لاچار ہیں۔۔چاہو تو چار طمانچے اور مار لو مگر حیدر تو اب تمہارے ہاتھ آنے سے رہا۔۔ڈونٹ وری مار لو۔۔اسکی طرح طوطہ چشم نہیں ہوں۔۔۔دس تھپڑ بھی کھا کر تمہارا ہی رہوں گا۔۔"دائیں کے بعد بایاں گال اسکے سامنے جھکاتا وہ کمینگی سے مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ردا تم نے ایسا کیوں کیا میں نہیں جانتی مگر مجھے زندگی میں سب سے زیادہ مایوس تم نے کیا ہے آج۔۔"چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ واپس ہال میں پہنچی تو ردا سے شکوہ کیے بغیر نہ رہ پائی جس نے آج اسے حیدر کے سامنے رسوا کروا کر خود سے بھی نظریں ملانے لائق نہ چھوڑا تھا۔

جہانگیر شاہ جو کاروباری مصروفیات کے باعث ملک سے باہر تھے،آج رعنا بیگم کی ایک کال پر واپس وطن پہنچے تھے۔حیدر صبح کا گھر سے نکلا رات گئے تک واپس نہ آیا تھا۔اس پر رعنا بیگم ایک کی چار لگا کر انکا دل ماہین کے لئے تنگ کرنے کی کوششوں میں تھیں۔

"ماہین ایسی نہیں ہے۔۔۔میں نہیں مانتا۔۔"وہ ہر الزام دھتکار گئے تھے

"ہاشم خود اعتراف کر کے گیا ہے کہ وہ اسے ورغلاتی تھی۔"انہوں نے ہاشم کا حوالہ دیا۔

"مجھے لوگوں کی پہچان تم سے بہتر ہے بیگم اور وہ فرشتہ صفت۔۔پاکباز بچی ہے۔۔"ہاتھ اٹھاتے ہوئے انہیں خاموش رہنے کی تنبیہہ کرتے وہ اپنے موقف پر ویسے ہی ڈٹے تھے۔

"حیدر میری بات سنیں۔۔"وہ آدھی رات کو کمرے میں پہنچا تو ماہین صوفے پر اسی کی منتظر بیٹھی تھی۔

"جاو یہاں سے۔۔"اسکا اجنبی لہجہ ماہین کا ہر خدشہ درست ثابت کر گیا تھا۔

"حیدر ہاشم جھوٹ۔۔"

"دور ہو جاو میری نظروں سے۔۔"اس بار وہ بڑی طرح دھارتے ہوئے اسے کمرے سے نکال کر دروازہ منہ پر بند کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر دروازہ کھولیں پلیز حیدر۔۔"اسنے مسلسل دروازہ پیٹا تھا۔

"ماہین اٹھو۔۔"تھک ہار کر وہ دروازے سے ہی ماتھا ٹکا کر بیٹھی تو جہانگیر شاہ کی آواز نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

"ڈیڈ میں نے کوئی دھوکا نہیں دیا۔۔"قدموں پر اٹھتے ہوئے اسنے آنکھیں رگڑی تھیں جو مسلسل رونے کے سبب سرخ پڑ چکی تھیں۔

"میرے ساتھ چلو ماہین۔۔"وہ اسے اپنے ہمراہ لے گئے تھے۔

کمرے میں لانے کے بعد جہانگیر شاہ نے اس سے جو جو پوچھا اسنے حرف حرف سچ بتایا تھا۔

"تم مجھے تو سچ بتا سکتی تھی۔۔"انہیں ماہین کی بیوقوفی سے زیادہ رعنا بیگم کی مکاری پر افسوس ہوا تھا۔

"میں بتانا چاہتی تھی ڈیڈ مگر آنٹی اور ردا نے روک دیا۔۔"اسنے روتے ہوئے اپنی مجرمانہ خاموشی کا اعتراف کیا تھا۔

"حیدر کا غصہ اتر جائے گا تو تحمل سے تمہاری ہر بات سنے گا۔۔وہ زیادہ دیر تم سے خفا نہیں رہ سکتا۔۔"اس کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھتے ہوئے انہوں نے اسکی ہمت بڑھائی۔

"ڈیڈ میں ان کی چند لمحوں کی ناراضی بھی برداشت نہیں کر سکتی۔۔"وہ شدید اذیت میں مبتلا تھی۔

"میں صبح اس سے بات کروں گا۔۔"انہوں نے وعدہ کیا۔

"وہ مجھے معاف کر دیں گے نا؟"اسے حیدر کی بے اعتباری کا زہر قطرہ قطرہ مار رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم نے کوئی دھوکا نہیں دیا بیٹے۔۔بس سچ چھپایا ہے وہ بھی سب کی بھلائی کے لئے۔۔"انہیں بھی ماہین کی حالت پر ترس آیا تھا جو حیدر کو کھو دینے کے خوف سے پاگل ہوئی جا رہی تھی۔

"وہ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے ناڈیڈ۔۔"اسکی سوئی وہیں اٹکی تھی۔

"ماہین وہ معاف کر دے گا بیٹے۔۔"جہانگیر شاہ نے یقین دہانی کروائی تھی

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہ تمہارا سامان ہے۔۔لو اور دفع ہو جاو یہاں سے۔۔"صبح ہوتے ساتھ ہی رعنا بیگم نے ملازمہ سے اس کا سوٹ کیس تیار کروایا تھا۔

"ماہین کہیں نہیں جائے گی۔۔حیدر کو بلاو مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔"وہاں آتے جہانگیر شاہ نے بیوی کے منصوبے خاک میں ملائے تھے۔

"وہ کہیں چلا گیا ہے۔۔اسکے ہوتے ہوئے وہ کبھی اس گھر میں سکون سے نہیں رہ سکتا۔۔"انہوں نے تضحیک آمیز نگاہ ماہین کے ٹوٹے بکھرے وجود پر ڈالی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سب کے سکون اجاڑنے والی تم ہو۔۔"جہانگیر شاہ کے غرانے پر انکا دل گویا دھڑکنا بھول گیا تھا۔

"جہانگیر۔۔۔"انکی غصیلی نظر سے رعنا بیگم کے ماتھے پر پسینہ پھوٹا تھا۔

"میں تمہیں تم سے یادہ جانتا ہوں رعنا بیگم۔۔۔ماہین کی باتوں میں کتنی صداقت ہے میں سب اچھے سے جانتا ہوں۔۔مجھے افسوس تو رداپے ہے کہ وہ بھی ماں کے نقش قدم پر چل پڑی ہے۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"اسے سرونٹ کوارٹر میں لے جاو۔۔"شوہر کے سامنے سبکی پر انکا ماہین کو گھر سے نکالنے کا ارادہ بدلا تھا۔

"ماہین یہیں رہے گی۔۔حیدر کے کمرے کے علاوہ بھی اور بہت کمرے ہیں شاہ ولا میں ہے۔۔جاو بیٹا آرام کرو تم۔۔"ماہین کو دوسرے کمرے میں جانے کی ہدایت دیتے وہ حیدر کو کال ملانے میں مصروف ہوئے تھے۔

"ڈیڈ آپ حیدر کو منالیں گے نا۔"وہ اب بھی کشمکش میں مبتلا تھی۔

"ہاں بچے۔۔یوں رو کر تم خود خو بیمار کرلو گی۔۔"انہیں اس معصوم کی آہ سے خوف آرہا تھا جسے اس نہج پر پہنچنے والا انکا پورا شاہ خاندان تھا۔حیدر کو بہت اصرار کے بعد انہوں نے شاہ ولا بلایا تھا جس پر اسنے یہ شرط رکھی تھی کی ماہین اسکے سامنے نہیں آئے گی۔

"ماہین سے بات کرو۔۔"سٹڈی میں وہ دونوں بازو کمر سے باندھے کھڑا باپ کی کسی بات پر کان دھرنے کا قائل نہیں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا بات کروں ڈیڈ؟اس نے مجھے خود سے بات کرنے لائق نہیں چھوڑا۔۔"اسے جہانگیر شاہ کی ماہین کے لئے حمایت پر زیادہ غصہ آرہا تھا۔

"وہ بیوی ہے تمہاری۔۔"

"اب نہیں رہے گی۔۔"حیدر نے بات مکمل ہوتے ساتھ جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ہوش میں ہو حیدر؟"وہ کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"جی ہوش وہواس میں ہوں۔۔"اسنے اسی اعتماد سے بات دہرائی۔

"تم نے جو دعوے کیے تھے وہ سب؟بس اتنا ہی حوصلہ تھا تمہاری محبت کا۔۔بلکہ تم تو ماہین سے عشق کرتے تھے۔۔"جہانگیر شاہ نے اسے اسی کی باتیں یاد دلائی تھیں۔

"عشق بھی بے وفائی کے آگے ہار جاتا ہے ڈیڈ۔۔"اسنے تڑپتے ہوئے اپنی کیفیت کا اظہار کیا تھا۔

"اس نے بے وفائی نہیں کی۔۔"

"اس نے بیوفائی کی ہے ڈیڈ اور میں اسی بے وفائی کی آگ میں جل رہا ہوں۔۔میری بیوی ایک بدکردار عورت۔۔"اسکے دل ودماغ میں ماں اور ہاشم کے الزامات کا بھرا زہر اس کی ساری عقل چاٹ گیا تھا۔

"حیدر۔۔"جہانگیر شاہ اس گھناونے الزام پر سیخ پا ہوئے تھے۔

"میں اسے جان سے نہیں مار سکتا مگر زندہ رکھ کر ہر روز نئی اذیت تو دے سکتا ہوں اور وہ میں اسے دوں گا۔اگر وہ عورت ہو کر معاشقے چلا سکتی ہے تو اب میں بھی پھر سے وہی حیدر بن کر دکھاوں گا جسے لڑکیوں کی کمی نہیں ہے۔۔"حیدر کے ہر جذبے پر نفرت کا احساس غالب آچکا تھا۔

"تم ایسا کچھ نہیں کروگے۔"

"میں ایسا ہی کروں گا اب۔۔۔"اسنے آخری فیصلہ سنایا تھا۔

"حیدر۔۔"سٹڈی کی دہلیز پر قدم رکھتی ماہین نے اسے بہت ناامیدی سے پکارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اسے کہیں کہ جائے یہاں سے۔۔"ماہین کی طرف پیٹھ کئے وہ باپ سے مخاطب ہوا تھا۔

"ڈیڈان سے کہیں کہ میری پوری بات تو سن لیں۔۔"وہ چل کر اسکے پہلو میں آ کھڑی ہوئی تھی۔

"ماہین۔۔"جہانگیر شاہ نے اسے جانے کا کہا تھا۔

"حیدر میں نے آپ سے بے وفائی نہیں کی۔۔میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔۔"رونے کے باعث اسکی آواز بھی بھاری ہو چکی تھی۔

"جسٹ شٹ اپ۔۔"وہ جیسے ہی دھاڑا تو خوف کے مارے وہ اگلے لمحے زمین پر جا گری تھی۔

"حیدر آر یو آوٹ آف یور مائنڈ؟۔۔"اس پر بیہوشی طاری ہوتی دیکھ کر جہانگیر شاہ بھی گھبرائے تھے۔

"گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے شاہ صاحب۔۔آپ کی بہو امید سے ہے۔۔"وارڈ سے باہر آتی ڈاکٹر نے خوشی کی خبر سنائی تھی

"کیا؟"جہانگیر شاہ تو خوشی سے نڈھال ہوئے تھے۔

"بہت بہت مبارک ہو حیدر۔۔تم باپ بننے والے ہو یار۔۔مسکرا تو دو چھوٹے شاہ یہ تو زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہوتی ہے کسی بھی انسان کے لئے۔۔"اسے بت کی طرح سن دیکھ کر جہانگیر شاہ نے اسے گلے سے لگا لیا۔

"میں پھر بھی اسے معاف نہیں کروں گا۔۔"اسکی ناراضی میں اب بھی ایک فیصد کمی نہ آئی تھی۔

"اسے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے۔۔"جہانگیر شاہ نے مفہمانہ انداز میں اسے سمجھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور مجھے اس سے نفرت ہے۔۔" وہ پاوں پٹختا اسے دیکھے بغیر ہسپتال سے نکل گیا تھا۔

"یہ کیا نئ مصیبت ہے۔۔۔اللہ اللہ کر کے اس لڑکی سے جان چھوٹنے والی تھی اور اب یہ نئ مصیبت۔۔۔" رات گئے جہانگیر شاہ اسے گھر واپس لائے تو دادی بننے کی خبر سن کر رعنا بیگم کو نئ فکر ستائی تھی۔اب وہ حیدر کو طلاق کے لئے کس طرح قائل کرتیں؟

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"بھابھی امید سے ہیں۔۔اللہ کرے کہ اب انکے اور بھائی کے درمیان سب ٹھیک ہو جایے۔۔جیسے اللہ نے ہاشم کو ہدایت دی ویسے ہی بھائی کو بھی عقل آجائے۔۔" فریدہ بیگم کو ماہین کی خوشخبری کا سناتی ردا بہت خوش اور مطمعین لگی تھی۔

"پر جو ظلم تم نے اسکے ساتھ کیا ہے وہ؟" انہوں نے ردا کے اعصاب جھنجھوڑے تھے۔

"آنٹی میں نے جو بھی کیا اپنا گھر بچانے کے لئے کیا۔۔" اس روز ہاشم نے طلاق کی دھمکی دے کر اسے ماہین کے خلاف زہر اگلنے پر قائل کیا تھا اور اپنا گھر بچانے کے لئے وہ ماہین کا گھر اجاڑنے کو راضی ہوئی تھی۔

"دوسروں کے آشیانے اجاڑ کر اپنے گھر نہیں بسائے جاتے ردا یاد رکھنا۔۔" فریدہ بیگم دھیمی آواز میں بہت گہری بات کہہ گئ تھی۔

"آنٹی ہاشم اب بھابھی میں ذرا دلچسپی نہیں رکھتے۔۔۔وہ بس بھابھی کو تکلیف پہنچا کر انا کی تسکین کرنا چاہتے تھے۔۔۔ویسے بھی بھابھی بڑے دل والی ہیں۔۔مجھے معاف کر دیں گی۔۔" ماہین بھلے لاکھ

Posted On Kitab Nagri

اذیت میں تھی کم از کم اب ہاشم نے اسکے پیچھے دوڑنے کا ہر ارادا ترک کر دیا تھا۔اسنے ردا کو بھی ہقین دلایا تھا کہ اسکا اصل مقصد محض ماہین کو برباد کرنا ہے اور اگر وہ اس مقصد میں اسکی سہولت کار کا کردار ادا کرے گی تو وہ اسے بھی ماضی کی باتوں کے لئے معاف کر دے گا۔

"اور تمہارا بھائی۔۔اسنے معاف کر دیا ماہین کو؟"

"انکا غصہ وقتی ہے۔۔۔"ردا نے آنکھیں موندتے ہوئے گویا خود کو تسلی دی تھی۔

"تم مجھے دھوکا دے سکتی ہو ردا خود کو نہیں۔۔میں نے بھی اس بچی کے ساتھ بہت ظلم کیا کئے لیکن اسنے ایک گلِا تک نہیں کیا اور اس کی اسی خاموشی نے میرا سکھ چین چھین لیا۔۔راتوں کی نیند میری قسمت سے مٹائی جا چکی ہے۔۔اللہ تمہیں اس اذیت سے نہ گزارے۔۔"وہ آج بھی اسی اضطراب میں مبتلا تھیں۔

اس دن ہسپتال سے گیا وہ ایک ہفتے تک گھر واپس نہ آیا تھا۔بس رعنا بیگم کو کال پر بتا دیا تھا کہ دوستوں کے ساتھ بیرون ملک سیر کے لئے جا رہا ہے جبکہ جہانگیر شاہ یا ماہین کی کسی کال کا جواب تک نہ دے رہا تھا۔

"حیدر۔۔"متعدد کالز ملانے کے بعد حیدر نے اسکی کال اٹھائی تھی۔

"حیدر سو رہے ہیں۔۔آپ کون۔۔"کسی صنف نازک کی آواز اس پر بجلی بن کر گری تھیں۔

"آپ کون ہیں؟۔۔"ماہین نے سوال برائے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی دوست صدف اور آپکی تعریف۔۔"اسنے ذو معنی انداز میں جواب دیا۔

"میں وہ ہوں جس کا حق آپ مار رہی ہیں۔۔"ماہین نے طعنہ کستے ساتھ رابطہ منقطع کیا تھا۔یعنی وہ انسان اسے بے وفائی کا الزام دے کر اذیت پہنچا رہا تھا اور خود غیر عورتوں سے قابل اعتراض مراسم قائم کرتے ہوئے اسے کوئی شرم نہ آئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کہاں جا رہی ہو؟"رعنا بیگم نے اسکا راستہ روکا تھا۔

"ڈاکٹر کی طرف۔"اسنے مختصر جواب دیا۔

"کس خوشی میں؟"اسکے آئے روز ہسپتالوں کے چکر انہیں الگ کھٹکتے تھے۔

"روٹین چیک اپ ہے میرا۔۔آپ کو یا آپ کے صاحبزادے کو تو زحمت ہو گی نہیں میرے ساتھ جانے کی۔۔"حیدر کی بے حسی نے اسے بھی ان بیٹے کو عائینہ دکھانے کی ہمت عطا کی تھی۔

"بہت زبان نہیں چلنے لگی تمہاری۔۔یہ سراسر جہانگیر کی دی گئی چھوٹ ہے۔۔"اس کے ہاتھ سے فائل پکڑتے ہوئے انہوں نے فرش پر دے پھینکی تھی۔

"کیا کر رہی ہیں آپ؟ماہین کو اس بدمزاجی کی امید نہ تھی۔

"لے کر جاو اسے اور اسٹور روم میں بند کر دو۔۔دماغ ٹھکانے آجائے گا اس کا۔۔"اپنی خاص ملازمہ کو حکم دیتی وہ انسانیت کے دائرے سے ہی باہر چلی گئی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کھولیں مجھے۔۔آنٹی۔۔۔"ملازمہ کے ہمراہ اسے سنگدلی سے سٹور میں پٹک کر وہ دروازہ بند کر گئی تھیں۔شام میں جہانگیر صاحب کی گھر واپسی پر انہیں رعنا بیگم کے نئے کارنامے کا پتہ چلا تھا۔اسی وقت ماہین کو وہاں سے باہر نکالنے کے بعد انہوں نے گھر ہی ڈاکٹر کو بلایا تھا کیونکہ وہاں گھٹن کے باعث وہ بیہوش ہو چکی تھی۔

"تمہین زرا سا بھی اندازہ ہے کہ وہ لڑکی اب اکیلی نہیں ہے۔اس خاندان کے وارث کی زندگی جڑی ہے اس سے۔۔۔آج دوپہر سے وہ سٹور میں بند رہی اور تم نے ملازمہ کو دروازہ تک نہیں کھولنے دیا۔۔"ماہین کی حالت سنبھلتے ساتھ وہ رعنا بیگم کی عزت افزائی سب ملازمین کے سامنے کر رہے تھے تاکہ انہیں شرمندگی محسوس ہو۔

"وہ اپنی اوقات میں رہے گی تو محفوظ رہے گی۔۔"انکی ناک اب بھی بہت اونچی تھی۔

"اور تمہارا بیٹا۔۔وہ کیا کرتا پھر رہا ہے آج کل؟"انکا دماغ مزید دہکنے لگا تھا۔

"اسکی فطرت میں ایک جگہ ٹھہرنا نہیں ہے جہانگیر۔۔۔ویسے بھی مجھے نہیں لگتا کہ اسے اس بچے کی بھی کوئی فکر ہے۔"وہ لاپرواہی سے کندھے اچکا گئیں۔

"مگر مجھے اپنے خون کی پرواہ ہے رعنا بیگم۔۔اور حیدر کی لاپرواہی سے اگر میری بہو یا ہونے والی نسل کو کوئی بھی نقصان پہنچا تو میں تم ماں بیٹے کو نہیں بخشوں گا۔۔"آنکھوں میں لہو سمیٹے وہ رعنا بیگم کو دھمکا گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہین تم جس حال میں ہو۔۔ تمہارے اپنے غلط انتخاب کا نتیجہ ہے۔۔اگر تم نے میرا ہاتھ تھاما ہوتا تو دنیا تمہاری قسمت پر رشک کرتی۔۔ لیکن اب بھی کچھ دن کی بعد ہے پھر تمہارے پاس میرا ہونے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہوگا۔۔۔" کیبن میں بیٹھا ہاشم ماہین کی شاہ فیملی میں موجودہ حیثیت کا سوچ سوچ کر مسکرا رہا تھا۔اسکے نزدیک یہ اسے دھتکارنے کی سزا تھی جو ماہین کی عقل ٹھکانے لانے کے لئے لازم وملزوم تھیں۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مجھے سمجھ نہیں آرہا اب اسے شاہ ولا رکھنے کا مقصد کیا ہے مام؟" وہ بظاہر ساس صاحبہ سے ملنے آیا تھا مگر اصل مقصد انہیں ماہین کے خلاف مزید بھڑکانا تھا۔

"تمہارے ڈیڈ کی وجہ سے یہاں پڑی ہے یہ ورنہ حیدر تو ہر تعلق توڑ چکا ہے اس سے۔۔" انہوں نے بھی حقارت سے جتایا۔

"مجھے کبھی کبھی حیدر پر افسوس ہوتا ہے۔۔اگر یہ اولاد والا مسلہ نہ ہوتا تو آپ آسانی سے اسے یہاں سے چلتا کر سکتی تھیں۔۔ مگر اب اس ایک زنجیر نے آپ سب کے پاوں جکڑ لئے ہیں۔۔خاص توڑ پر حیدر کے۔۔۔" اپنے مطلب کی بات وہ ساس صاحبہ کے ذہن میں بھرتا اپنا وہاں آنے کا مقصد پورا کر گیا تھا۔

"بات تو ٹھیک ہے۔۔" جب سے ہاشم نے ساس سے اپنے گزشتہ رویے کی معافی مانگ کر ردا کو پھر سے اسی طرح خوش رکھنے کا سلسلہ شروع کیا تھا انہیں تو داماد سے بڑا اپنا کوئی ہمدرد ہی نہ لگتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"شائد بچے کے دنیا میں آنے کے بعد حیدر اسے معاف بھی کر دے مگر میں ایسی موقع پرست عورت کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔"اسنے کانوں کو دونوں ہاتھ لگائے توبہ کی تھی۔

"کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"حیدر کی بیوی بننے کے بعد بھی یہ کئیں بار مجھے ورغلاتی رہی ہے مام تبھی تو مجھے احساس ہوا کہ جو حیدر کی نہیں ہو سکی میری کیا خاک ہو گی؟ردا باحیا اور عزت دار ہے اور یہ۔۔"گھر کے لان میں بیٹھا وہ ماہین پر گھیناونے سے گھیناونا الزام پلک جھپکتے لگاتا چلا جا رہا تھا۔

"استغفار۔۔۔"

"ردا ہیرا ہے اور یہ بدنامی کے سوا کچھ نہیں۔۔کاش یہ اولاد والا مسلہ حل ہو جاتا تو ہم اس غلاظت سے اپنی زندگیاں پاک کر سکتے۔۔"چائے کا کپ اٹھائے وہ انکو تذبذب میں مبتلا کر گیا۔

"ہاشم کی بات تو ٹھیک تھی یہ لڑکی اولاد کو استعمال کر کے پھر سے حیدر کا دل موم کر دے گی۔۔مجھے اس مسلے کا مستقل حل نکالنا پڑے گا وہ بھی حیدر کے آنے سے پہلے۔۔"

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

حیدر پلیز واپس آ جائیں۔۔مجھے آپ کی ضرورت ہے۔۔ہماری اولاد کو آپ کی ضرورت ہے۔۔۔میں بہت تکلیف میں ہوں حیدر۔۔۔"وہ روتی سسکتی بہت بدحالی کے آلم میں اسے پکار رہی تھی۔

"ماہین۔۔"وہ بستر پر فوراً اٹھ بیٹھا تھا۔دل ماہین کی فکر میں ہمک رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم نے مجھے برباد کر دیا ہے ماہین۔۔اب تو خود پر غصہ آتا ہے کہ تم سے اتنا دور آکر بھی تمہیں خود سے دور نہیں کر پا رہا۔۔"دل تنگ ہونے پر وہ کمرے کی کھڑکی پر آ کھڑا ہوا تھا۔ذہن ناچاہتے ہوئے بھی اسی بے وفا بیوی کی سوچ میں بری طرح الجھا تھا۔دوسری طرف رعنا بیگم اسے شاہ ولا سے نکالنے کا انتظام یقینی بنا رہی تھیں۔

"میں نے تمہاری کراچی کی ٹکٹ کروادی ہے۔۔وہیں ہو گی نا تمہاری بہن اور بہبوئی؟"وہ کمرے سے نکلی ہی تھی کہ ساس صاحبہ نے بس کا ٹکٹ اسکے ہاتھ میں تھمادیا۔

"میں حیدر کی اجازت کے بغیر نہیں جاوں گی۔۔۔"اسنے ٹکٹ پھاڑ کر پھینکا تھا۔رعنا بیگم کے مظالم سے تنگ آکر وہ بھی اب بدلحاظی پر مجبور ہوئی تھی۔

"یہ اسی کا فیصلہ ہے۔۔"انہوں نے صاف جھوٹ بولا کیونکہ حیدر کی واپسی کے کوئی آثار نہ تھے اور جہانگیر صاحب ایک مہینے کے لئے کاروباری مصروفیات کے باعث جرمنی جا چکے تھے۔

"وہ ایسا فیصلہ کر ہی نہیں سکتے۔۔آپ جھوٹ۔۔"اسنے رعنا بیگم کو گہری چوٹ پہنچائی تھی۔

"تمہاری یہ اوقات تم مجھے جھوٹا کہہ رہی ہو۔۔"انکا اٹھا ہاتھ اسکے گال کو دہکا گیا تھا۔

"اب آپ سے ڈیڈ ہی بات کریں گے۔۔"اسنے گال پر ہاتھ رکھے بدتمیزی سے اب بھی اجتناب کیا تھا۔

"مجھے دھمکی دیتی ہو تم۔۔"رعنا بیگم نے اسے سیڑھیوں سے اترتا دیکھ کر جان بوجھ کر دھکا دیا تاکہ وہ منہ کے بل نیچے جا گرے۔

Posted On Kitab Nagri

"اہ۔۔"اسکا توازن جیسے ہی بگڑا وہ پھسلتی پھسلتی ہال کے فرش پر جا گری تھی۔

"ماہین۔۔ماہی ماہی۔۔۔"حیدر نے جیسے ہی گھر کی پر قدم رکھا تو ماہین فرش پر اوندھے منہ پڑی تھی۔وہ دیوانہ وار اسکی طرف دوڑا اور اور خون آلود چہرہ اپنی گود میں رکھ کر اسکے گال تھپتھپائے تھے۔اسکی نبض نہ چلنے کے برابر تھی۔

"ماہین بیٹے۔۔"سیڑھیوں سے اترتی رعنا بیگم دوڑ کر نیچے آئی تھیں۔

"ہوا کیا تھا مام کچھ تو بتائیں۔۔"ہسپتال کے کوریڈور میں وہ ماں سے سوال گو ہوا تھا جنہیں اپنی جان کے لالے پڑے تھے۔

"ماہین ڈاکٹر کے پاس ابارشن کے لئے جانا چاہتی تھی بیٹے۔۔میں تو بس اسے روک رہی تھی۔۔"انہوں نے ماہین پر نیا الزام لگا دیا۔

"کیا۔۔وہ ماں ہو کر اتنی بے حس نہیں ہو سکتی مام۔۔"حیدر کا دل یہ تسلیم کرنے سے انکاری تھا۔

"تو کیا میں جھوٹی ہوں؟ تمہیں اس ڈاکٹر سے ملوادوں جس کے پاس اسنے اپائنٹمنٹ بک کروائی تھی۔۔"رعنا بیگم نے مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہوئے اسے جذباتی جملوں میں الجھایا۔

"سوری شاہ صاحب۔۔ہم بے بی کو نہیں بچا سکے۔۔"وہاں آتی ڈاکٹر نے حیدر کا وجود لرزایا تھا۔

"دیکھا جو وہ چاہتی تھی وہ اس نے کر دکھایا۔۔"

"اس نے میری اولاد کی جان۔۔وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

"ایسی لڑکیوں کا کوئی دین ایمان نہیں ہوتا۔۔اب تمہارے ڈیڈ کے سامنے رو رو کر ہمیں ان کی نظروں میں برا بنائے گی۔"

اسے جواب دینا پڑے گا۔۔"

"کیوں کیا تم نے ایسا؟ کیوں مارا میری اولاد کو بولو۔۔"اسے جیسے ہی ہوش آیا حیدر اس پر چڑھ دوڑا تھا۔

"آپ کے پاس یہ سوال پوچھنے کا حق ہے؟"اسنے درد سے چُور لہجے میں الٹا اس سے سوال کیا۔

"تم نے یہ سب آزادی کے لئے کیا ہو گا کہ یہ بچہ ہی نہیں رہے گا تو میں بھی تمہیں زندگی سے نکال دوں گا۔۔بولو؟"وہ خود سے سب وسوسے پال چکا تھا۔

"کاش آپ میری زندگی میں آئے ہی نہ ہوتے۔۔"اسنے آج اپنے زندہ رہنے کی آخری امید،اپنی ہونے والی اولاد کو بھی کھو دیا تھا جس کا ذمہ دار اسے حیدر جہانگیر لگا تھا جو اسے بے حس ماں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر خود ہر ذمہ داری سے بے نیاز ہو گیا تھا۔

"اب تم مجھ سے بھی کسی نرمی کی امید مت کرنا۔۔"آنکھوں سے بہتے آنسو پونچھتا وہ وہاں مزید نہ رکا تھا۔تین دن ہسپتال داخل رہنے کے بعد وہ ڈرائیور اور ملازمہ کے ہمراہ خود ہی شاہ ولا واپس آئی تھی۔شوہر نے تب احساس نہ کیا تھا جب وہ اسے اولاد کی خوشی دینے جا رہی تھی تو اب وہ کیونکر اس کے ناز نخرے اٹھاتا!اس تمام سانحے میں اس نے حیدر سے علحدگی کا فیصلہ کر لیا تھا کم از کم اس بے حسی کے بعد حیدر جہانگیر نے اسکے دل کا ہر دروازہ اپنے ہاتھوں سے خود پر بند کر لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کسے کال ملا رہی ہو؟" وہ کمرے میں پہنچا تو ماہین کسی کو کال ملا رہی تھی۔

"میرا فون دیں حیدر۔۔" حیدر کے فون چھینتے ہی وہ بھی مشتعل ہوئی تھی۔

"یہی فساد کی جڑ ہے۔۔اب کرو اپنے سابقہ منگیتر سے رابطے۔۔" حیدر نے فرش پر پٹکتے ہوئے موبائل کو ٹھوکر بھی ماری تھی۔

"مجھے نہیں رہنا اب یہاں۔۔" اولاد کو کھو دینے کا افسوس اسے حیدر سے بھی بدگمان کر گیا تھا۔

"میرے بعد اب میں تمہیں اپنی بہن کی زندگی برباد کرنے نہیں دوں گا۔۔یاد رکھنا ماہین احمد اب اس گھر سے باہر ایک قدم بھی رکھا تم نے تو ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری۔۔اب تمہاری لاش ہی باہر جائے گی۔۔ذہن نشین کر لو یہ بات۔۔جس طرح تم نے میری اولاد کی جان لی تم بھی پل پل تڑپو گی۔۔" یخ بستہ انداز میں وہ ماہین کا پورا وجود منجمد کر گیا تھا۔

"اسکی جان لینے والی آپکی ماں ہے۔۔" وہ بھی مسلسل الزام تراشی پر چلائی تھی۔

"جسٹ شٹ اپ۔۔" حیدر کا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"رک کیوں گئے؟اپنی بے اعتباری کی مار تو آپ اتنے مہینوں سے مار رہے ہیں آج یہ شوق بھی پورا کرلیں۔۔بلکہ میرا گلا دبادیں تاکہ مجھے اس عذاب سے چھٹکارا مل جائے۔۔۔"اسنے حیدر کے دونوں ہاتھ اپنے گلے پر رکھے تھے۔

"تمہارا یہ شوق بھی پورا کردوں گا۔۔ڈونٹ وری۔۔"اپنے ہاتھ واپس کھینچتا وہ کمرے سے نکلا تھا۔

"حیدر دروازہ کھولیں۔۔حیدر۔۔"اسے کمرہ باہر سے لاک کرتا دیکھ کر ماہین دوڑتے ہوئے دروازے تک آئی مگر تب تک وہ کام مکمل کرتا جاچکا تھا۔

"یہ تو ساری بازی ہی الٹی پڑ گئی ہے۔۔کچھ کرو رعنا بیگم۔۔۔"ماہین کا اب بھی وہاں رکنا رعنا بیگم کو اپنے سر پر کسی لٹکی تلوار کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔

"تم نے مجھے برباد کردیا ہے ماہین اور اس پر تم اپنی خود ساختہ مظلومیت کا ڈھونگ رچا رہی ہو۔۔۔شائد میری جگہ کوئی اور مرد ہوتا تو اب تک تمہاری جان لے چکا ہوتا مگر میں محبت کے ہاتھوں اتنا بزدل اور بے غیرت بن چکا ہوں کہ آج بھی دل تم پر اعتبار کرنے کے لئے تڑپ رہا ہے پر اب حیدر جہانگیر تمہارے فریب میں نہیں آئے گا۔۔۔"رات گئے ویران سڑک پر گاڑی سے ٹیک لگائے وہ اپنی ہی سوچوں میں الجھا تھا جب کسی نے وہاں پیچھے سے دبے قدموں کی مدد سے چل آتے ہوئے اسکے سر پر بھاری چیز سے وار کیا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ بیہوش ہوتا سڑک پر جا گرا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"آپی بھائی۔۔"گھر کے لان میں وہ گم صم بیٹھی تھی جب مرکزی دروازے سے ابراہیم اور سمین کو اندر آتا دیکھ کر اسے اپنی بینائی پر شبہ ہوا تھا۔

"ماہین کیا حال بنالیا ہے تم نے اپنا بیٹے؟"اسے گلے سے لگاتی سمین کو وہ کہیں سے خوشحال نہ لگی تھی۔سلوٹ زدہ کپڑوں پر اترا ہوا سیاہ حلقوں کی ذد میں آیا زرد چہرا اس پر پچھلے چند ماہ کی گزری قیامت کی داستان سنا رہا تھا۔

"آپی مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔"بہن کے حصار میں روتے ہوئے اسکی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔

"حیدر کہاں ہے؟مجھے اس سے سوال تو کرنے دو کہ تمہیں کس حال میں پہنچا دیا ہے اسنے۔۔"اسکی بدحالی پر ابراہیم کا دل بھی تڑپ اٹھا تھا۔

"میں نے آپ لوگوں کو اسی لئے بلایا ہے کہ لے جائیں اسے۔۔طلاق کے کاغذات بعد میں پہنچ جائیں گے۔۔"وہاں ساڑھی کا پلو جھٹک کر آتی رعنا شاہ تکبر سے بولی تھیں۔

"پہلے میں حیدر شاہ سے بات کروں گا۔۔بلائیں اسے۔۔"ابراہیم بھی آپے سے باہر ہوا تھا۔

"وہ نہیں ہے یہاں۔۔"سرد مہری سے جواب دیا گیا۔

"پھر جہانگیر شاہ صاحب کو بلائیں۔"وہ اب بھی ڈٹا تھا۔

"وہ ملک سے باہر ہے اور بہتر ہو گا کہ اسکی واپسی سے پہلے ہی آپ لوگ اسے لے جائیں۔۔"انکے لب و لہجے کی حقارت ماہین کا دل چیر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ڈیڈ سے بات کر کے جاوں گی۔۔"اسنے بھی جانے سے صاف انکار کر دیا۔

"تم سے اب میرا حیدر ہی نمٹے گا۔۔۔"انہیں دھمکی دیتی وہ ہاتھ میں پکڑے وائرلیس پر آئی کال کی طرف متوجہ ہوئی تھی

"وٹ کون ہو تم لوگ۔۔یاخدا!۔۔"کال سنتے ہی ان کے بھی حواس غرق ہوئے تھے۔

"کیاہوا؟"ماہین نے بھی انکے رنگ فق ہوتے دیکھ کر پوچھا۔

"حیدر کو کسی نے اغواہ کر لیا ہے۔۔خدایا تمہاری نحوست میرے بیٹے کے لئے عذاب بن گئی ہے۔"وہ اس بات کا الزام بھی ماہین کو ہی دے گئی تھیں۔

"ڈیڈ کو کال کریں۔۔وہ سب ٹھیک۔۔"اسے پہلا خیال جہانگیر شاہ کا ہی آیا تھا۔

"تم کیا چاہتی ہو کہ انہیں پردیس میں پریشان کروں۔۔ویسے بھی وہ جس علاقے میں گئے ہیں۔۔وہاں ہفتہ ہفتہ رابطہ نہیں ہو سکتا۔۔"وہ اسکی بات بہت چالاقی سے ٹال گئی تھیں۔

"آپی وہ پتہ نہیں کس حال میں ہونگے؟وہ لوگ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچادیں۔۔میرا انکے علاوہ کون ہے آپی۔۔"حیدر پر آئی مصیبت نے اسے بھی بے چین کیا تھا۔وہ اس سے لاکھ بدگمان سہی اسکے سر کا سایبان تو تھا۔

"کچھ نہیں ہو گا اسے ماہین۔۔"اسکی غیر پڑتی حالت پر سمین بھی سہم اٹھی۔

"میں پولیس کی مدد۔۔"ابراہیم کو یہی حل مناسب لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ایک دفعہ ان لوگوں کے مطالبات ہم تک پہنچ جائیں تب ہی ہمیں اغواہ کا مقصد پتہ چل پائے گا۔۔"اسے کسی بھی قدم سے باز رکھتیں وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں جبکہ ماہین ان دونوں کے ہمراہ وہیں کھڑی حیدر کی زندگی کے لئے روئے جا رہی تھی۔رات گئے تک وہ لوگ اغواہ کاروں کہ اگلی کال کا انتظار کرتے رہے تھے مگر ابھی تک کوئی کال نہ آئی تھی۔

"ایک کڑور۔۔"اگلے روز آئی کال پر کیا جانے والا مطالبہ رعنا بیگم کو بھی چونکا گیا تھا۔

"اگر بیٹے کی زندگی چاہتی ہو تو دو دن میں یہ رقم ہم تک پہنچا دو ورنہ تیسرے دن ہم تمہارے بیٹے کی لاش تم تک پہنچا دیں گے۔"دوسری جانب سے نئی دھمکی سنائی گئی تھی۔

"نہیں۔۔میرے بیٹے کو کچھ مت کرنا میں انتظام کرتی ہوں۔"انکی بھی جان پر بنی تھی۔

"آنٹی پلیز ڈیڈ کو۔۔"کال بند ہوتے ہی ماہین نے التجا کی۔

"خاموش ہو جاو۔۔۔یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔پہلے تم نے اپنی نحوست سے اپنی گود خود اجاڑی اور اب میرے بچے کی جان لینے پر تلی ہو؟"انکے الزام تھمنے کے روادار نہ تھے۔

"ماہین یہ۔۔۔"صوفے پر بیٹھی سمین بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہاں۔۔اسی نے جان بوجھ کر اپنی اولاد کو دنیا میں نہیں آنے دیا۔۔ظاہر ہے اس ہاشم کے ساتھ رنگے ہاتھوں جو پکڑی گئی تھی۔"ان کی حقارت بھرے جملے ماہین کی کردار کشی کا سبب بن رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"آپی یہ جھوٹ ہے۔۔میں حیدر سے محبت کرتی ہوں۔۔اور میں نے نہیں مارا اپنی اولاد کو۔۔"اسنے سسکتے ہوئے دہائی دی تھی۔

"اسکی وجہ سے اتنی مجبور ہوں کہ اپنی بیٹی سے بھی مدد نہیں مانگ سکتی ورنہ اس کا وہ آشنا یہاں ڈیرے لگالے گا۔۔کاش میں بیٹے کی محبت کے ہاتھوں مجبور نہ ہوئی ہوتی تو کم از کم خاندانی لوگوں سے رشتہ جوڑتی۔۔"اسے کھری کھوٹی سناتی وہ رقم کا انتظام کرنے کی بجائے وہ کمرے کو چل دی تھیں۔

"ماہین بیٹے تم ہمارے ساتھ چلو۔۔"ابراہیم نے اسے وہاں سے لے کر جانا ہی مناسب سمجھا تھا۔

"بھائی حیدر کو اس حال میں چھوڑ کر میں نہیں جاسکتی۔"

"تمہاری ساس کتنی گھٹیا باتیں سنا رہی تھی تمہیں۔۔اور مجھے یقین ہے کہ حیدر کا رویہ بھی کچھ اچھا نہیں ہوگا تمہارے ساتھ۔۔اگر ہوتا تو تم اس حال میں نہ ہوتی۔۔۔"سمین نے بالکل درست اندازہ لگایا تو وہ شرم سے نظریں چرا گئی۔

"بھائی یہ رشتہ آپ لوگوں نے خود طے کیا تھا۔میری ہاں تو بس ایک رسمی کاروائی تھی۔۔مجھے اندازہ تھا کہ آج نہیں تو کل ہاشم سے منسوب میرا ماضی طمانچے کی طرح میرے منہ پر مارا جائے گا۔۔"اسکے شکوے نے ابراہیم اور سمین کو شرمسار کر دیا تھا۔

"تو اس ردا کو بلاوا وہ تو سب جانتی تھی۔۔"سمین کو ردا کی دی گئی ضمانتیں یاد آئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ بھی ہاشم کے اشاروں پر چلنے والی کٹپتلی سے زیادہ کچھ نہیں ہے آپی۔۔"ماہین نے مایوسی سے ہونٹ چبائے تھے۔

"ہم کچھ نہیں جانتے تم چلو ہمارے ساتھ۔۔"ابراہیم کی بات پر اسنے انکار میں سر ہلایا تھا۔

"جب تک حیدر خیریت سے گھر نہیں پہنچ جاتے بھائی میں کہیں نہیں جاوں گی۔۔وہ میری وجہ سے ہی اس حال کو پہنچے ہیں۔۔۔میں نے ان کی ہنستی کھیلتی زندگی تباہ کر دی۔"اسے بھی اب اپنی ذات ہی ان سب حالات کا سبب لگنے لگی تھی۔

"ماہین بی بی آپ کو مالکن بلا رہی ہیں۔۔"وہاں آتی ملازمہ کی بات پر اسکی امید بندھی کہ شائد رعنا بیگم نے پیسوں کا انتظام کر دیا ہے۔

"میں نے پیسوں کا انتظام کر لیا ہے مگر یہ پیسے ان لوگوں تک ایک صورت میں پہنچیں گے۔"وہ کمرے میں پہنچی تو صوفے پر بیٹھی رعنا بیگم نے اس شرطیہ انداز میں مطلع کیا تھا۔

"کہنا کیا چاہتی ہیں آپ؟"ماہین کو ان کی گول گول باتیں سمجھ نہ آئیں۔

"تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حیدر کہ زندگی سے دفع ہو جاو۔۔۔چلی جاو اپنی بہن کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔۔اسکے بدلے میں حیدر کو بازیاب کروالوں گی۔۔"اسکے سامنے آکر کھڑے ہوتے ہوئے انہوں نے بیٹے کی بازیابی کی قیمت لگائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کیسی ماں ہیں؟مجھ سے حیدر کی زندگی بچانے کی قیمت وصول کر رہی ہیں؟"ماہین کے لئے اس لمحے قدموں پر کھڑا ہونا بھی دشوار تھا۔

"ہاں۔۔کیونکہ اس طرح تم اسکی جان نہیں چھوڑو گی ماہین احمد۔۔"

"آپ نے ایک بار پہلے بھی یہی کیا تھا مگر تب حیدر کی جگہ ہاشم تھا۔۔تب بھی آپ نے میری کمزوری کو اپنی طاقت بنایا تھا اور آج آپ مجھ سے حیدر کی آزادی کی قیمت مانگ رہی ہیں۔۔"وہ اس لمحے ماہین کو حیدر کی ماں نہیں بلکہ ایک سفاک عورت لگی تھیں جن کے نزدیک بیٹے کی زندگی سے زیادہ اہم انکی انا تھی۔

"گڑھے مردے اکھاڑنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔حیدر کی زندگی چاہتی ہو تو اسکی زندگی سے دفع ہو جاو۔"اسے سختی سے خبردار کرتی وہ درشت لہجے میں بولیں۔

"نہیں آنٹی۔۔میں اپنی غلطی دہراوں گی نہیں۔میں نے اگر تب بھی بہادری دکھائی ہوتی تو آج یوں برباد نہ ہوتی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا تو کیسے بچاو گی حیدر کو؟اپنا پورا خاندان بھی بیچ دو تب بھی اتنے پیسے اکٹھے نہیں کر پاو گی تم۔۔"انہوں نے تضحیک آمیز لہجے میں اسکی خاندانی حیثیت کو طنز کا نشانہ بنایا۔

"اپنے حیدر کے لئے اپنی آخری سانس بھی بیچ دوں گی مگر انہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔ویسے بھی آپکے پیسے سے زیادہ طاقت میری محبت میں ہے اور یہ محبت انہیں کچھ ہونے نہیں دے گی۔۔"

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"پیسوں کاانتظام ہو گیا؟"گھر کے وائرلیس پر دوبارہ اغواہ کاروں کی کال آئی تھی۔

"مجھے دو دن کا وقت دیں پلیز۔۔۔"ماہین نے ملتجی ہوتے ہوئے مہلت مانگی۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔"

"پلیز میں آپ کی منت کرتی ہوں میرے حیدر کو کچھ بھی ہوا تو میں بھی مر جاوں گی۔۔پلیز صرف دو دن کا وقت دیں مجھے۔۔"اس کے رو دینے والی آواز نے ان لوگوں کے دل میں کچھ رحم پیدا کیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔صرف دو دن ہے تمہارے پاس۔۔بچالو اپنے حیدر کی زندگی۔۔"بالآخر اسے دو دن کی مختصر مہلت دے دی گئی تھی۔

"ماہین یہ سب ؟"اسکے پاس حیدر کی جانب سے دی جانے والی جائیداد کے کاغذات اور زیورات جو کچھ موجود تھا وہ سب اکٹھا کئے وہ ابراہیم کے پاس لے آئی تھی۔

"بھائی ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔۔"وہ مزید ایک لمحہ ضایع کرنے کی روادار نہ تھی۔

"مگر تمہاری ساس۔۔"سمین کورعنا بیگم کی پرسکون کیفیت پر پریشان کر رہی تھی جو بیٹے کی بازیابی کو لے کر زرا سنجیدہ نہ تھیں۔

"وہ ایک پائی نہیں دینگی۔۔"ماہین نے مایوسی سے کہا۔

"یہ سب دے دو گی تو تمہارے پاس کیا بچے گا؟"ابراہیم کو یہ جذباتی قدم سراسر بیوقوفی لگا تھا۔

"حیدر ہونگے نا میرے پاس۔۔۔اور جب وہ ہیں تو مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے بھائی۔۔"

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری بیوی تم سے بہت محبت کرتی ہے۔۔بہت گر گرا رہی تھی تمہارے لئے۔۔خیر ہمیں کیا ہمیں تو پیسے سے مطلب ہے۔۔"وہ کرسی پر سختی سے بندھا خود کو آزاد کروانے کی جدوجہد میں لگا تھا جب وہاں آتے نقاب پوش آدمی نے اسے بتایا۔

"مجھے جانے دو۔۔"اسکا لہجہ بے حد خطرناک تھا۔

"اب تو پہلے تمہاری بیوی سے ملنا پڑے گا۔۔جسکی آواز اتنی ظالم ہے وہ خود کتنی حسین ہو گی؟"

"بکواس بند کرو۔۔"اسکے لہجے کی حقارت اور بدنیتی پر غصے سے پاگل ہوتا حیدر اس پر جھپٹ پڑا تھا۔

"مارو اسے اور اچھے سے باندھو۔۔"اسی دم کمرے میں داخل ہوتے دو آدمیوں نے اس پر تشدد کرنے کے بعد دوبارہ کرسی سے باندھا تھا۔

"دوبارہ نام لیا میری بیوی کا تو جان سے مار دوں گا تجھے۔۔"بندھنے کے بعد بھی اسکا غصہ کم نہ ہوا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مگر ڈاکٹر اچانک سے؟"ردا کو لگا کہ اسکے سر پر آسمان آ گرا ہے۔

"مسز ہاشم اولاد اللہ کی دین ہے۔۔اگر اسکی زندگی ہو گی تو انشاللہ سب ٹھیک ہو گا۔۔"ڈاکٹر نے اس بار بھی کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا تھا۔

"مگر حمزہ کی بار تو ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔"فریدہ بیگم بھی پریشانی سے طلب کرنے لگیں۔

"بے بی کی گروتھ میں کچھ مسائل ضرور ہیں مگر اللہ کی ذات پر یقین رکھیں۔۔وہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔"ڈاکٹر نے صفحے پر چند دوائیوں کے نام لکھ کر رسید ردا کی جانب بڑھائی۔

Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں میری خوشیوں کو کس کی نظر لگ گئی ہے؟"ردا کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"جب آپ نے کسی کا برا نہیں کیا تو اللہ بھی آپ کے ساتھ کبھی برا نہیں ہونے دے گا مسز ہاشم۔۔"ڈاکٹر کے تسلی بخش الفاظ اسے گالوں پر کسی طمانچے کی مانند محسوس ہوئے تھے

"ٹینشن مت لو سب ٹھیک ہو گا۔۔۔"فریدہ بیگم نے اسکے ہاتھ کی پشت پر ہاتھ رکھے اسے تسلی دی تھی۔

"مجھ سے بھابھی نے کوئی گلا شکوہ نہیں کیا لیکن انکی آہ۔۔۔وہ تو مجھے لگنی ہی تھی۔"اس آزمائش میں اسے ماہین کا خیال آیا تھا جسنے اسے کوئی الزام دینے کی بجائے اپنا مقدمہ خدا کی عدالت میں پیش کرتے ہوئے خاموشی اختیار کرلی تھی۔

"ہیلو مام۔۔۔"گھر آتے ساتھ اسنے رعنا بیگم کو کال ملائی تھی۔

"کیا ہوا ردا رو کیوں رہی ہو؟"اسکے بجھی آواز پر انکا دل سہم اٹھا۔

"بس ایسے ہی۔۔گھر میں سب کیسے ہیں؟بھابھی اور میرا ہونے والا بھتیجا۔۔"اسنے لہجہ ہموار کیا تھا۔

"کونسا بھتیجا؟اسے تو اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی مار دیا تمہاری پیاری بھابھی نے۔۔"ان کا انکشاف اسے مزید فکر مند کر گیا۔

"وہ ایسا نہیں کر سکتی مام۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"حیدر نے تو طے کر لیا ہے کہ اب اسے چھوڑ دے گا ویسے بھی کہاں قابل تھی یہ میرے بیٹے کی محبت کے؟"انہیں اپنے کسی منفی عمل کا پچھتاوہ نہ تھا۔

"آپ اور بھائی ظلم کر رہے ہیں مام۔۔"اسے ماہین کی بے بسی پر دل سے ترس آیا۔

"اسے کیا ہوا؟نقصان تو میرے حیدر نے اٹھایا ہے۔۔"

ایڑھی چوٹی کا زور لگا کر دو دنوں میں اس نے رقم کا انتظام کیا تھا۔حیدر کی جانب سے ملی زمینوں اور زیورات کے علاوہ اسنے سمین اور اپنا ماں کی طرف سے حصے میں ملا کراچی والا گھر تک بیچ دیا تھا۔حیدر کی زندگی کا خیال کرتے ہوئے ابراہیم بھی ہر بات کے لئے رضامند ہوا تھا۔یہ سب مناسب داموں میں بیچنے کے لئے اس نے جہانگیر شاہ کے قریبی ملازم اور لیگل ایڈوائزر کی مدد لی تھی جن کا نمبر خود جہانگیر شاہ اسے فراہم کر کے گئے تھے تاکہ ان سے رابطہ نہ ہونے پر کسی بھی پریشانی کی صورت میں وہ ان کی رہنمائی اور مدد حاصل کر سکے۔

"حیدر حیدر کیا ہوا ہے؟"مطلوبہ رقم ملنے کے بعد اسے بیہوشی کی حالت میں ان کے قدموں میں پھینکتے وہ لوگ منظر سے کسی جن کی طرح غائب ہوئے تھے۔

"ماہین ہمیں اسے ہاسپٹل لے کر جانا چاہیئے۔"ابراہیم کو اسکی حالت تشویش ناک لگی تھی۔

"حیدر پلیز آنکھیں کھولیں۔۔مجھ سے بات کریں۔۔"اسکے گال تھپتھپاتی وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"انکی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔۔"ڈاکٹر کی بات پر سب نے ہی شکر کا کلمہ پڑھا۔

"پھر انہیں ہوش کیوں نہیں آرہا۔۔"ماہین کی جان اب بھی سولی پر لٹکی تھی۔

"انہیں بیہوشی کا ہیوی ڈوز دیا گیا تھا مسز شاہ اسلئے ہوش میں آنے کے لئے انہیں چند گھنٹے مزید لگ جائیں گے۔۔"ڈاکٹر نے بیہوشی کا سبب بتایا۔دوسری جانب رعنا بیگم کو اپنے منصوبے کی ناکامی کی خبر ملی تو وہ اپنے ہی بنایے جال میں جا پھنسی تھیں۔

"کیا؟تم نے اسے جانے کیسے دیا؟"وہ دانت پیس کر رہ گئیں۔

"اسنے پیسے دے دیے تھے تو کیا کہہ کر روکتے۔۔"اس آدمی نے کندھے اچکائے۔

"اس کے پاس اتنی بڑی رقم آئی کیسے۔۔"انہیں بھی ماہین کے حوصلے پر حیرانی ہوئی تھی۔

"وہ تو آپ اسی سے پوچھیں۔۔اور باقی کی رقم بھی ہم تک پہنچا دیں۔۔"اسنے نئی شرط بتا کر ان کا سر چکرایا تھا۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دماغ تو آپ کا ٹھکانے پر نہیں ہے مسز جہانگیر۔۔آپ کی بہو نے جو دیا وہ تو اضافی کمائی تھی۔۔ہماری اصل اجرت تو آپ دیں گی ہمیں ورنہ میں سب جا کر آپ کے بیٹے اور شوہر کو بتا دوں گا۔۔"اسکی دھمکی پر انکا ماتھا شکن آلود ہوا تھا۔

"تم جانتے نہیں ہو مجھے۔۔"وہ بھی دھمکی پر اتر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"جانتی تو آپ نہیں ہیں مجھے مسز جہانگیر۔۔شرافت سے میری امانت مجھ تک پہنچائیں ورنہ نتائج کی ذمہ دار آپ خود ہونگی۔۔"آخری دھمکی دیتے ہوئے وہ رابطہ منقطع کر گیا۔یہ کال بند ہوتے ہی اگلی کال انہوں نے ماہین کو ملائی جس نے حیدر کے ہسپتال داخل ہونے کی اطلاع دی تو انہوں نے فی الفور ہسپتال کا رخ کیا۔

"حیدر۔۔"حیدر کی آنکھ کھلی تو ماں نم آنکھیں لئے اسی کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"میرا بیٹا۔۔میرا بچہ ٹھیک ہے۔۔"انہوں نے جھکتے ہوئے بیٹے کی پیشانی چوم لی۔

"آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کچھ ہو سکتا ہے مام!"اس کا مان مزید بڑھا تھا۔

"میرا بیٹا۔۔میں تو مر ہی جاتی اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔"

"آپ نے ہمیشہ کی طرح بچا لیا نا۔۔"ماں کا ہاتھ تھام کر اسنے عقیدت سے چوما تھا۔

"یہ تمہاری ساس کیسی طوطا چشم عورت ہے۔"وارڈ کے باہر موجود ابراہیم انکی مکاریوں پر سر پکڑ کر رہ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ ایسی ہی ہیں۔۔"ماہین کے لئے یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔

"مگر حیدر کو تو سچ پتہ ہونا چاہیئے۔۔"سمین کو اندازہ تھا کہ ماہین کبھی حیدر کو ماں کی اصلیت سے آگاہ نہیں کرے گی۔

Posted On Kitab Nagri

"اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے آپی۔۔"اسے حیدر کا ردعمل پہلے سے ہی معلوم تھا تبھی وہ مزید تذلیل کروانے سے کترا رہی تھی۔

"تمہارے بھائی گھر بک جانے پر پہلے ہی بہت خفا ہیں۔۔"ابراہیم کے وہاں سے جاتے ہی سمین آہستگی سے بولی۔

"اب تمہاری ساس کا ڈرامہ۔۔"ماہین کی خاموشی اور رعنا بیگم کی اداکاری سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ حیدر بھی صرف اپنی ماں کی ہی سننے والا بیٹا ہے جو کبھی بیوی کا اعتبار نہیں کرے گا۔

"آپی پلیز آپ لوگ واپس چلے جائیں۔۔"ماہین کو یہی حل مناسب لگا تھا۔

"مگر وہ حیدر سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔"

"ڈیڈ کو آنے دیں پہلے۔۔ورنہ حیدر نے بھائی سے بدتمیزی کی تو وہ ہم بہنوں کو کبھی ملنے تک نہیں دیں گے۔۔"حیدر کی بے مروت شخصیت کے باعث وہ ابراہیم کا دل اپنے لئے میلا نہیں کروانا چاہتی تھی ورنہ ابراہیم کا کوئی انتہائی فیصلہ ان بہنوں کے مراسم کی راہ میں حائل ہو سکتا تھا۔

حیدر کی حالت دو دن بعد سنبھلی تو اسے ہسپتال سے چھٹی دے دی گئی تھی۔ماہین نے اس تمام معاملے میں اسکی سب ضروریات کا خیال رکھا تھا مگر بات ان دونوں کے درمیان ایک مرتبہ نہ ہوئی تھی جس کی ان دونوں نے ہی کوئی کوشش نہ کی تھی۔

"میں چلا جاوں گا۔۔"اسے سہارا دیتی وہ کمرے تک لائی تو حیدر نے بے رخی سے اسے دور کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز حیدر۔۔"

"کہانا چھوڑ دو۔۔"اسکا لہجہ سخت ہوا تو وہ بھی مزید مزاحمت نہ کر سکی۔

"تمہیں تو دکھ ہو گا کہ میں زندہ واپس آ گیا۔۔"چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وہ بیڈ پر نیم دراز ہوا تھا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔۔"ماہین نے اسکی بات جھٹلائی۔

"کیوں؟ بھول گئی ہو کہ میں حیدر جہانگیر ہوں۔۔۔ہاشم بخاری نہیں۔۔"اسکے طعنے ایک لمحے کو نہ رکے تھے۔

"آپ حیدر جہانگیر ہیں اور اس دنیا میں سب سے زیادہ مجھے عزیز ہیں۔۔"اسکی دوائیاں لیمپ میز پر رکھتی وہ اسے لاجواب کر گئی۔

آنے والے تین سے چار دنوں میں وہ مکمل طور پر صحت یاب ہوا تھا۔ صبح اٹھ کر شاور لینے سے پہلے اس نے الماری سے کپڑے نکالنے کے لئے دروازہ کھولا تو نظر زیورات اور کاغذات والے دراز پر گئی جو لاکڈ نہ ہونے کے ساتھ ساتھ خالی بھی تھا۔

"ماہین ماہین۔۔"وہ کچن میں کام کر رہی تھی جب حیدر چیخ و پکار کرتا کمرے سے نکلا تھا۔

"جی۔۔"وہ کچن سے نکلی تو حیدر ہال کے درمیان کھڑا اسی کا منتظر تھا۔

"ساری جیولری اور پراپرٹی کے کاغذات کہاں ہیں؟"ملازمین کی موجودگی کو نظر انداز کرتے وہ بہت بے رخی سے سوال گو ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"وہ۔۔۔"

"دے دیے ہونگے اپنی بہن اور بہنوئی کو۔۔"اس کے جواب سے قبل رعنا بیگم نے بات کاٹی تھی۔

"کیا مطلب؟"حیدر کا ذہن مزید الجھا۔

"جب تم اغواہ ہوئے تھے تو اس نے انہیں بلا کر سب بھجوا دیا۔۔۔اسے تو یقین تھا کہ تم زندہ واپس آو گے ہی نہیں۔۔"انہوں نے بہت چالاقی سے حیدر کا دماغ ماوف کیا تھا۔

"آنٹی کچھ تو خدا کا خوف کریں۔۔۔کتنا جھوٹ بولیں گی۔"اسکی آواز بھی اونچی ہوئی تھی۔

"جسٹ شٹ اپ۔۔آئندہ میری مام سے یوں بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔اور مان لیا کہ مام جھوٹ کہہ رہی ہیں تو پھر کہاں گیا سب؟"حیدر کی گرجدار آواز پر وہ جی جان سے کانپی تھی۔

"میں نے سب۔۔"

"اٹھا کر دے دیا ہے اپنے بہبوئی اور بہن کو تبھی تو تمہارے گھر آنے سے پہلے وہ لوگ واپس بھاگ گئے ورنہ ایسی کون سی جلدی تھی!"اسکی ملازمین کے سامنے ہونے والی بے عزتی پر ان کا دل باغ باغ ہو رہا تھا۔

"ابھی کال ملاو اور کہو اپنے بہنوئی سے کہ سب واپس کر کے جائے۔۔وہ ہمارے خاندانی زیورات اور لاکھوں کی جائیداد تھی ورنہ پولیس بیچ میں لایا تو تمہارا بہنوئی ساری عمر جیل میں سڑے گا۔۔"میز پر رکھا ماہین کا موبائل اٹھا کر حیدر نے اس کی طرف بڑھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ مجھے سمجھ ہی نہیں پائے حیدر بلکہ آپ نے تو ہمیشہ مجھے غلط سمجھا۔۔"آج اسکے صبر اور برداشت کی آخری حد بھی عبور ہوئی تھی تبھی مزید کوئی صفائی پیش کرنا اسے بے معنی لگا تھا۔

"تم ایسے نہیں مانو گی۔۔اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں۔۔"اسنے کچھ سوچتے ہوئے سمین کا نمبر ملایا۔

"حیدر جہانگیر شاہ بات کر رہا ہوں۔۔جو کچھ بھی ماہین نے تم لوگوں کے حوالے کیا ہے واپس کر دو ورنہ۔۔"کال ملتے ساتھ اسنے گفتگو کا آغاز ہی دھمکی سے کیا تھا۔

"کہنا کیا چاہتے ہو؟"دوسری جانب موجود ابراہیم بوکھلا گیا۔

"سب سمجھتے ہو تم۔۔زیادہ بنو مت۔۔میرے باپ دادا کی محنت کی کمائی میں تمہیں اتنے آرام سے ہتھیانے نہیں دوں گا۔۔"اسے یہ سب اداکاری سے زیادہ کچھ نہ لگا تھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے۔۔"ابراہیم کو اس لمحے وہ ذہنی مریض لگا تھا۔

"ٹھیک ہے اب پولیس ہی تم سے بات کرے گی۔۔"کال کاٹنے کے بعد اسنے ماہین کا موبائل واپس کرنے کی بجائے اپنے کرتے کی جیب میں رکھا اور چھت کو چل دیا تھا۔

آدھی رات تک وہ واپس کمرے میں نہ گیا تھا۔وہاں ماہین کی موجودگی سے اسے گھٹن محسوس ہونے لگی تھی جسے زندگی میں شامل کرنے کے لئے اسنے زمین آسمان ایک کیا تھا اور وہ ان گزرے ماہ میں ایک لمحہ بھی اسکے ساتھ مخلص نہ رہی تھی۔اسنے تو اسکا ہاتھ بھی ہاشم کی قربت حاصل کرنے کے لئے تھاما تھا اور

Posted On Kitab Nagri

مقصد پورا نہ ہونے پر اپنی ہی اولاد کی قاتل بھی بن گئی! حیدر جہانگیر شاہ ان سب کے باوجود اسے زندگی سے نکالنے کا روادار نہ تھا۔اسکے نزدیک یہی اذیت بھری قید ماہین احمد کی سزا تھی۔

"مام اتنی رات کو کہاں جا رہی ہیں؟" چھت سے اسنے رات کے اندھیرے میں رعنا بیگم کو چور قدموں سے کہیں جاتے دیکھا تھا۔

"واقعی ہم پر تو قسمت مہربان ہو گئی اور آپ لوگ بھی۔۔" پیسوں کو دیکھتے ہی اس انسان کی آنکھیں لالچ سے چمک اٹھی تھیں۔

"آئندہ مجھے کال مت کرنا۔۔" وہ جلد از جلد وہاں سے واپس نکلنے کے حق میں تھیں۔

"ایسے کیسے مسز جہانگیر۔۔کتنے راز دفن ہیں اس سینے میں۔اتنی سی قیمت لے کر چھوڑ دوں؟ کمال کرتی ہیں آپ! مت بھولیں کہ میں آپ کی زندگی تہس نہس کر سکتا ہوں۔"اس انسان کی دھمکی پر وہ بھی جز بز ہوئی تھیں۔

"ایک کڑور ماہین تمہیں دے چکی ہے۔۔باقی میں دے رہی ہوں۔۔"

"اسنے تو حیدر کی زندگی بچانے کی قیمت ادا کی تھی اور آپ اسے اغواہ کروانے کی قیمت چکا رہی ہیں۔۔۔ابھی تو ماہین کی فیملی کو ہراساں کروانے والی بات بھی پسِ پردہ ہے جس کا الزام آپ نے ہاشم بخاری پر لگایا تھا۔۔"ہر انکشاف وہاں آتے حیدر کا دل بند کرتا چلا جا رہا تھا جس نے وہاں آتے ساتھ ہی پولیس کو بھی کال ملا دی تھی کیونکہ یہ ویران جگہ وہی تھی جہاں کچھ روز پہلے اسے قید کر کے رکھا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ان سب کی منہ مانگی قیمت دے چکی ہوں۔۔"رعنا بیگم کا تکبر جوں کا توں تھا۔

"پولیس۔۔"اسی دم وہاں پولیس کی آمد پر وہ سب دوڑے تھے۔

"بڑھیا۔۔تُونے بلایا ہے پولیس کو؟"انہیں یہ سب رعنا بیگم کی مکاری لگی تھی۔

"حیدر۔۔"پولیس کے ہمراہ وہاں آتے حیدر کو دیکھ کر ان کا رنگ سا ہ پڑا تھا۔

"لے جائیں انہیں۔۔"اسنے ماں کو صاف نظر انداز کئے ان تینوں کو دیکھا تھا جو اب پولیس کی گرفت میں تھے۔

"حیدر بیٹا۔۔"وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے محبت سے بولی تھیں۔

"مت بلائیں مجھے بیٹا۔۔۔مائیں آپ جیسی نہیں ہوتیں مسز رعنا جہانگیر۔۔"ان کا ہاتھ بے رخی سے جھٹکتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپی ان سب میں میرا کیا قصور ہے؟"سمین کی کال پر اسکے ہاتھ پاوں پھولے تھے۔

"تمہارا شوہر کھر دماغ ہے بی بی۔۔بخش دو ہمیں۔۔آج سے تم ہمارے لئے اور ہم تمہارے لئے مر گئے ہیں۔۔"دوسری جانب اسپیکر پر لگی کال پر سمین کی بجائے ابراہیم نے جواب دیا تھا۔

"ہیلو بھائی۔۔"وہ مزید کچھ کہتی اس سے قبل کال کاٹ دی گئی تھی۔آج اسکا آخری سگا رشتہ بھی اسکے لئے جیتے جی مر گیا اور جو ان سب کا ذمہ دار تھا وہ اسے اس حال میں پہنچا کر بھی اسے ہی ہر الزام دے

Posted On Kitab Nagri

گیا تھا۔اب اسے آخری حل خود کو ختم کرنا ہی دکھائی دیا تھا ورنہ جیتے جی حیدر اسکے لئے یہ زندگی مزید تنگ کرنے والا تھا۔

پولیس اسٹیشن میں اس نے معاملہ اپنے طور پر رفع دفع کروایا تھا تاکہ رعنا بیگم کسی خطرے کی ذد میں نہ آجائیں مگر ماہین سے کچھ دیر قبل کی جانے والی بدسلوکی دل کو بے چین کر رہی تھی۔وہ ان سب کے بعد اس کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

"جی ڈیڈ۔۔۔کیا ہوا ہے ماہین کو؟"ویران سڑک پر بے وجہ گاڑی دوڑاتا وہ ذہنی سکون تلاش کر رہا تھا جب جہانگیر شاہ کی کال پر اسکے ہوش گل ہوئے تھے۔

"تم نے کچھ کیا ہے؟بتاو حیدر۔۔"مس کیرج والی بات پر وہ پہلے ہی اس سے خفا تھے اب اس پر ماہین کی خودکشی کی حماقت نے ان کی نظر میں حیدر کو مزید مشکوک کر دیا تھا۔

"نہیں ڈیڈ۔۔میں تو اسے بالکل ٹھیک چھوڑ کر گیا تھا۔۔"اس کا بھی رنگ زرد پڑا تھا۔

"سچ سچ بتاو حیدر۔۔"

"بھائی بھابھی کیسی ہیں اب؟"وہاں آتی ردا بھی پریشانی سے کپکپا رہی تھی۔

"تمہیں اس ہاشم نے بھیجا ہے نا!پتہ چل گیا اسے کہ ماہین۔۔"حیدر کے سر پر اس لمحے بھی ہاشم کا بھوت سوار تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بھائی کتنا منفی سوچتے ہیں آپ۔۔میں تو مام سے ملنے آئی تھی تو مجھے بھابھی کا پتہ چلا اور ہاشم تو پاکستان سے باہر گئے ہیں ایک ماہ کے لئے۔۔"ردا کو اسکی سوچ پر افسوس ہوا تھا۔

"اب اسے اصل بات بھی بتاو۔۔"وہاں آنے سے قبل ہی ردا نے کال پر باپ کے سامنے اپنی حماقت کا اعتراف کیا تھا کہ کس طرح ہاشم اور رعنا بیگم کی باتوں میں آکر اسنے ماہین اور حیدر کی زندگی میں زہر گھولا۔

"ڈیڈ۔۔"حیدر کے رد عمل کے خوف سے وہ کترا رہی تھی۔

"بتاو۔۔۔"وہ غرائے تو ردا نے سہمتے ہوئے ساری حقیقت حیدر کے گوش گزار کی۔

"بھائی میں نے جھوٹ بولا تھا۔۔میں نے صرف اپنا گھر بچانے کے لئے ہاشم کی بات مانی تھی مگر جس دن سے وہ جھوٹے الزامات بھابھی پر لگائے ہیں ایک رات چین سے نہیں سو پائی۔۔۔ہاشم کا رویہ لاکھ ٹھیک ہو پر مجھے ایک لمحہ دلی سکون نہیں ملا۔۔"حیدر ان تمام انکشاف کے دوران پتھر کا ہو گیا تھا۔ماں کے بعد بہن بھی اس کی خوشیوں کی قاتل نکلی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بس۔۔"اس میں مزید کوئی بات سننے کی سکت نہ تھی۔

"حیدر۔۔۔"جہانگیر صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"بھائی میں نے صرف اپنا گھر بچانے کے لئے۔۔"ردا دھیمی آواز میں بولی تو حیدر نے سرد مہری سے اسکی بات کاٹ دی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور میرا گھر؟میری ماہین۔۔ہمیں کس بات کی سزا دی تم نے؟کیا قسمت ہے میری؟بہن نے گھر اجاڑا اور ماں نے میری بیوی کی گود اجاڑ دی۔۔ماہین کو مام نے سیڑھیوں سے نیچے گرایا تھا۔۔وہ روتی رہی مگر میں نے اسکا اعتبار نہیں کیا۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں اسکا سامنا کیسے کروں گا!"دونوں ہاتھوں سے ماتھا رگڑتا وہ شرم سے پانی پانی ہوا تھا۔کتنی آسانی سے وہ اپنی محبت سے بد ظن ہوا تھا!اس کی بے رخی نے آج ماہین کو اس مقام پر پہنچا دیا تھا جہاں اسے موت زندگی سے بہتر لگی تھی۔۔۔وہ اپنا آپ کسی بند گلی میں محسوس کر رہا تھا۔

"ماہین آئی ایم سوری پلیز آنکھیں کھولو۔۔مجھ سے بہت غلطیاں ہوئی ہیں مگر میں تمہیں دیوانوں کی طرح چاہتا ہوں یار۔۔"ڈاکٹر نے اسکی حالت خطرے سے باہر بتائی تو حیدر اسکا ہاتھ تھامے کئیں گھنٹے سے وہیں جم کر بیٹھا تھا۔اسنے اپنی دائیں کلائی کاٹی تھی جس کی مرہم پٹی کر دی گئی تھی جبکہ بائیں کلائی پر اب بھی ڈرپ لگی تھی۔

"ماہین مجھے معاف کر دو پلیز۔۔"اسکے بینڈیج پر ہونٹ رکھتے ہوئے وہ زاروقطار روئے جا رہا تھا۔جہانگیر شاہ اور ردا چاہ کر بھی اسے خاموش کروانے کے لئے آگے نہ بڑھ سکے تھے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ماہین بیٹے۔۔۔"اسے ہوش آیا تو جہانگیر شاہ اور ردا اس کے پاس ہی بیٹھے تھے۔

"بھابھی آپ ٹھیک ہیں؟"ردا نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا جو بمشکل آنکھیں کھولے اپنے ہواس بحال کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہین۔۔"اسی اثنا میں وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"ڈیڈ مجھے ان کا چہرہ بھی نہیں دیکھنا۔۔۔پلیز انہیں بھیج دیم یہاں سے۔۔"حیدر کو دیکھتے ہی اسنے منہ پھیرا تھا۔

"ماہین۔۔"اسکا دل ٹوٹ کر کرچی کرچی ہوا تھا۔

"ردا انہیں بھیجو ورنہ میں اپنے ساتھ کچھ کرلوں گی۔"

"میں نے کیا کیا ہے؟"

"آپ کی وجہ سے آپی نے ہر تعلق توڑ دیا ہے مجھ سے مر گئی ہوں میں انکے لئے حقیقی معنوں میں لاوارث ہو گئی ہوں۔۔"اسکا درد سے لیز لہجہ حیدر کو مزید نادم کر گیا تھا۔

"بھابھی پلیز سنبھالیں خود کو۔۔"

"حیدر نے؟"جہانگیر شاہ نے ایک ترش نظر حیدر پر ڈالی جو سرخ چہرہ لئے خاموش کھڑا تھا۔

"ان کی دھمکیوں سے ڈر کر وہ لوگ مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تعلق توڑ گئے ہیں۔۔میں تو جھوٹی ہوں،بدکردار ہوں اور چور ہوں پھر مرنے دیتے نا مجھے آپ لوگ یا پھر میں سکون کی موت کے قابل بھی نظر نہیں آتی آپ کے بیٹے کو؟"دل کا سارا غبار نکالتی وہ حیدر کو اپنی ہی نظروں میں گرا گئی تھی۔

"میں سب ٹھیک۔۔"اس نے کوشش کی مگر جملہ مکمل ہونے سے قبل ہی جہانگیر شاہ نے اسے خاموش کروادیا۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر جاو یہاں سے۔۔۔"وہ اب خود بھی اسکی موجودگی برداشت نہیں کر پا رہے تھے۔

"آئی ایم سوری بیٹے مجھے تمہیں یوں اکیلا چھوڑ کر نہیں جانا چاہئے تھا۔۔میں ہوتا تو شائد حالات اس قدر نہ بگڑتے۔۔"ماہین کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھتے انکی آنکھیں بھی بھیگی تھیں۔

"مجھے مرنے دیتے ڈیڈ مجھے مرنے دیتے۔۔"اسکا درد کم ہونے کی بجائے مزید بڑھا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"اس گھر میں اب تمہارے لئے کوئی جگہ نہیں ہے رعنا بیگم۔"جہانگیر شاہ کے حتمی فیصلے پر رعنا بیگم کا کلیجہ منہ کو آیا تھا۔

"مگر جہانگیر۔۔"

"تم نے غلطی نہیں گناہ کیا ہے ایک معصوم جان کا قتل کیا ہے۔۔"انکا دوٹوک انداز رعنا بیگم کو اٹل لگا تھا۔

"میں نے سب حیدر کی خوشی کے لئے۔۔"ان کے پاس کوئی واضح جواز نہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بس۔۔"انہوں نے ہاتھ اٹھا کر انہیں وہیں خاموش رہنے کا حکم دے دیا۔

"ڈیڈ یہ کہیں نہیں جائیں گی۔۔"وہاں آتے حیدر نے انکا فیصلہ جھٹلایا تھا۔

"مگر۔۔"

"پلیز یہ ان کا گھر بھی ہے۔۔"اسے بوڑھی ماں کا احساس تھا کہ وہ اس عمر میں کہاں پناہ لیتیں۔

"اور ماہین۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"اس کا دل اتنا چھوٹا نہیں ہے کہ اسے آپ کی بیگم کے یہاں رہنے سے کوئی مسلہ ہو۔۔"ماں کے لئے اسکے دل میں نرم گوشہ ضرور تھا مگر معافی کا کوئی ارادہ ابھی بھی زیرِ غور نہ تھا۔

"حیدر بیٹے۔۔"اس کی فراغ دلی پر وہ مزید نادم ہوئی تھیں۔

"آپ پلیز میرے ساتھ چلیں۔۔آج ماہین کو ڈسچارج کر رہے ہیں۔۔وہ مجھے دیکھ کر پھر سے ضد کرے گی۔۔"ماں کی صدا کو صاف ان سنا کرتا وہ باپ سے مخاطب ہوا۔

"ٹھیک ہے۔۔"اسکے ہمراہ وہ ہسپتال کے لئے نکل گئے جبکہ رعنا بیگم خالی آنکھوں سے شوہر اور بیٹے کو خود سے بہت دور جاتا دیکھ رہی تھیں۔

"حیدر کوشش کر رہا ہے انہیں ڈھونڈھنے کی اور وہ ان سے معافی بھی مانگے گا۔۔"وہ گھر آئی تو کمرے میں اس کے سرھانے بیٹھتے جہانگیر شاہ نے تسلی دی تھی۔

"ڈیڈ مجھے کراچی بھجوادیں۔۔میں خود انہیں ڈھونڈھ لوں گی۔۔"اس نے بہت آہستگی سے التجا کی تھی۔

"کیسے ڈھونڈھو گی؟ جہانگیر شاہ کے سوال نے اسے لاجواب کر دیا۔

"پتہ نہیں مگر میں کوشش تو کر سکتی ہوں نا۔۔"وہ تھوڑے توقف سے بولی۔

"حیدر۔۔"

"ان کا نام مت لیں ڈیڈ پلیز۔۔"اس شخص کا نام بھی اب ماہین کے لئے اذیت کا باعث بنتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جو کچھ ہوا اس کے بعد ابراہیم بھائی نے میری بہن کی زندگی عذاب کر دی ہو گی ڈیڈ۔۔ایک دفعہ میری آپی کی جگہ ردا کو رکھ کر سوچیں پھر بتائیں کہ آپ کا بیٹا معافی کے لائق ہے۔۔"اسکے آنسو اور شکوے دروازے کے پار کھڑے حیدر کے لئے موت سے کم نہ تھے۔

"وہ تم سے بہت محبت۔۔"جہانگیر شاہ نے بیٹے کی حمایت کرنی چاہی۔

"کیا فائدہ ایسی محبت کا جس میں عزت اور اعتبار نہ ہو۔۔"اس کی بات پر وہ اور ردا دونوں ہی لاجواب ہوئے تھے۔

"ابھی تم آرام کرو۔۔صبح بات کریں گے۔۔"ردا نے اسے لٹا کر کمبل اوڑھوایا تو جہانگیر شاہ ہدایت دیتے کمرے سے نکل گیے۔

"آئی ایم سوری ماہی۔۔میں بہت برا ہوں پر اب میں تمہارے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دوں گا۔۔آئی پرامس ماہین۔۔پلیز اپنے حیدر کو ایک آخری موقع دے دو۔۔بس ایک موقع۔۔پاگل لڑکی تم نے وہ ایئر رنگز بھی بیچ دیے۔۔"وہ رات گئے کمرے میں پہنچا تو ماہین دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند سو رہی تھی۔جھک کر اسکا ماتھا چومتے ہوئے حیدر نے غور کیا کہ اسنے اپنے وہ ائیر رنگز تک بیچ دیے تھے جو اسکی آپی نے شادی کے موقع پر تحفے میں دیے تھے۔

صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس کا ہاتھ تھامے بیڈ سے ٹیک لگائے نیم دراز ہی گہری نیند میں تھا۔اتنے مہینوں بعد اسکا وہی پرواہ بھرا انداز ماہین کو پچھتاوے اور تلافی سے زیادہ کچھ نہ لگا تھا۔اتنا برا کرنے کے بعد وہ

Posted On Kitab Nagri

لاکھ اچھا بنتا ماہین کا دل اب پتھر کا ہو چکا تھا جس پتھر سے وہ جتنا بھی سر پٹک لیتا وہ موم ہونے سے قاصر تھا۔اپنا ہاتھ چھڑواتی وہ بیڈ سے اٹھی تو سر بری طرح چکرایا تھا مگر خود کو سنبھالتی وہ منہ ہاتھ دھونے باتھ روم کو چل دی۔

"کیا ہو گیا ہے؟تم آرام۔۔"منہ ہاتھ دھو کر بھی وہ باہر آئی تو خون کے ضایع کے باعث کمزوری سے آنکھوں کے سامنے گہرے اندھیرے منڈلائے تھے۔عین وقت پر حیدر اسکی طرف لپکتے ہوئے سہارا نہ دیتا تو وہ فرش پر جا گرتی۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔"اس کا سہارا ابھی ماہین کو کندھوں پر بھاری بوجھ محسوس ہوا تھا۔

"وہ تو نظر آرہا ہے۔۔چپ چاپ لیٹو ادھر اور خبردار جو ہلی۔۔"اسے بازوؤں میں بھرتے ہوئے حیدر نے بیڈ پر لٹایا تھا۔

"ڈیڈ کہاں ہیں۔۔"اسنے روکھے لہجے میں پوچھا۔

"وہ آفس گئے ہیں۔۔کوئی کام ہے تو مجھے بتاو۔۔"حیدر نے پاس بیٹھتے ہوئے نرمی سے استفسار کیا۔

"مجھے ان سے بات۔۔"

"تمہیں اس وقت بات سے زیادہ آرام کی ضرورت ہے۔"حیدر نے فکرمندی سے اسکی بات کاٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بھابھی آپ جاگ گئی ہیں تو ناشتہ کرلیں۔۔"کمرے میں دستک دیتی ردا بھی حمزہ کے ہمراہ اندر آئی تو حیدر کمرے سے نکلتا بنا تھا۔

"ڈیڈ کو بلاو ردا پلیز۔۔"اسے آج سب کا خلوص اپنے گال پر طمانچے سے زیادہ کچھ نہ لگا تھا۔

"اچھا آپ روئیں نہیں بھابھی۔۔دیکھیں حمزہ کتنا ڈر گیا ہے۔"ردا نے اسکی توجہ پاس بیٹھے حمزہ کی طرف دلائی جو ممانی کے آنسو دیکھ کر روتی شکل بنا رہا تھا۔

"ماموں کی جان ممانی۔۔"حمزہ نے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کے شفاف گالوں سے آنسو صاف کئے۔

"یہ تمہیں کس نے سکھایا؟"ردا کو ہنسی آئی۔

"ماموں نے۔۔"حمزہ نے بلا کی معصومیت سے جواب دیا۔

"حیدر بھائی بھی ناحد کرتے ہیں۔۔"اسی اثنا ملازمہ ناشتے کی ٹرالی لئے وہاں آئی تو ردا نے ماہین کے لئے ناشتے کی پلیٹ تیار کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حمزہ ممانی کو نوالا کھلاو۔۔"اسے یقین تھا کہ حمزہ کو ماہین کبھی انکار نہیں کرے گی۔

"آ ممانی۔۔"حمزہ نے ٹوسٹ کا نوالہ بنا کر اسے محبت سے کھلایا تھا۔بہت اصرار پر اسنے اتنا ناشتہ کیا جسکے بعد وہ دوائی کھا سکتی۔اسے دوائی کھلانے کے بعد بھی ردا کمرے میں اسکے پاس ہی رکی رہی تاکہ ماہین اپنا

Posted On Kitab Nagri

دکھ سکھ بانٹ کر دل ہلکا کر سکے۔اس کی لاکھ کوششوں کے باوجود وہ بت بنی بیٹھی رہی تھی تبھی کمرے کی چیزوں کو چھیڑتا حمزہ اسکے ائیر رنگز اور پائل لئے اسکے پاس آیا تھا۔

"یہ کہاں سے ملیں؟"ان چیزوں کو دیکھتے ہی اس کا چہرہ خوشی سے پر رونق ہوا۔

"یہ مجھے جیولر کی شاپ سے ملی تھیں۔۔آپ نے کیون بیچ دیں بھابھی؟"ردا نے حیدر کی پڑھائی پٹی ہو بہو دہرائی تھی۔

"جھوٹ مت بولو۔۔یہ حیدر لائے ہیں نا۔۔"ماہین نے وہ دونوں زیورات لیمپ کے پاس رکھ دیے۔

"بھابھی وہ بہت شرمندہ ہیں۔۔آپ نے مجھے معاف۔۔کر دیا ہے تو انہیں معاف۔۔"اسنے محتاط لہجے میں التجا کی۔

"یہ انہیں واپس کر دو۔۔"

"یہ آپ کی اما کی نشانی ہے۔۔"

"جس اما سے انہوں نے نظریں ملانے لائق نہیں چھوڑا ان کا تحفہ کس منہ سے رکھوں۔۔"اسکے زخم پھر سے ہرے ہوئے تھے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ماہین ہم بات کر سکتے ہیں؟یار پلیز ایک موقع تو دو۔۔"کتنے دنوں بعد وہ اس سے بات کرنے کی ہمت کر پایا تھا۔

"کس بات کا؟"

Posted On Kitab Nagri

"معذرت کا۔۔"

"میں نے آپ کو معاف کیا۔۔۔اب راستہ چھوڑیں میرا۔۔"اسنے کمرے سے نکلنے کے لئے قدم بڑھائے مگر حیدر اب بھی اسکے راستے میں رکاوٹ کی طرح حائل تھا۔

"اسے معاف کرنا کہتی ہو تم؟میں تم سے بات کرنے کے لئے ترس رہا ہوں اور تم مسلسل مجھے اگنور کر رہی ہو۔۔"کئیں روز کی لاتعلقی اسکا دل نچوڑ رہی تھی۔

"ڈیڈ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے مزید پریشان نہیں کریں گے۔"اسنے نظریں ملانا اب بھی گوارا نہ کیا تھا۔

"تم مجھ سے معافی مانگنے کا حق نہیں چھین سکتی۔۔"حیدر نے ہارے ہوئے لہجے میں احتجاج کیا تھا۔

"آپ نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا حیدر اور اپنی دفعہ ایک بات برداشت نہیں ہوئی آپ سے۔۔۔میں چین سے جی نہیں سکتی نا آپ سکون سے مرنے دیتے ہیں مجھے۔۔میرا کوئی ایک رشتہ باقی نہیں بچا جسکے لئے میں زندہ رہوں۔۔"اسنے نظریں اٹھا کر حیدر کی آنکھوں میں جھانکا تو اسے اپنا وجود ماہین کی آنکھوں میں بھڑکتے انگاروں سے جھلستا محسوس ہوا تھا۔

"ماہی آئی ایم سوری۔۔"اسکی آنکھوں سے بہتا پانی داڑھی کو بھگو رہا تھا۔

"میں نے اپنی اولاد کو کھو دیا کیونکہ اس کا باپ پرائی عورتوں کے ساتھ سیر و تفریح تو کر سکتا تھا مگر بیوی کی سسکیاں سننے کا وقت نہیں تھا آپ کے پاس۔۔آپ یہاں ہوتے۔۔میرے ساتھ نہ سہی میرے

Posted On Kitab Nagri

پاس ہوتے تو شائد میں اپنی اولاد کو آپ کی ماں کے قہر سے بچا لیتی حیدر۔۔"اسکے سینے پر دونوں ہاتھوں سے دستک دیتی وہ بھی ٹوٹ کر روئی تھی۔

"بس ماہین بس۔۔"اسے روتا دیکھ کر حیدر نے خود میں سمویا تھا۔

"مت آیا کریں میرے قریب۔۔مجھے یہ کندھا تب چاہئے تھا۔۔اب مجھے خود کو سنبھالنا آگیا ہے حیدر جہانگیر شاہ صاحب۔۔۔"اگلے ہی لمحے اس سے دور ہٹتی وہ بے رخی سے اسکا خلوص رد کر گئی۔

اس دن کی سرد مہری کے بعد حیدر چاہ کر بھی اس کے قریب آنے کی جرات نہ کر پایا تھا۔جو خسارا وہ کما چکا تھا وہ تاحیات تھا تبھی سب سوچتے سمجھتے وہ حتمی فیصلے پر پہنچا جو ان دونوں کے حق میں بہترین تھا۔

"سامان پیک کروا اپنا۔۔تمہیں تمہاری آپی کے پاس چھوڑنے جا رہا ہوں۔۔یہی چاہتی تھی نا تم۔۔"آج دو ہفتوں بعد وہ گھر واپس آیا تو ماہین سے گفتگو کا آغاز ہی فیصلہ سنانے کے انداز میں کیا۔

"جی۔۔!"اسکا دل دگنی رفتار سے دھڑکا تھا۔

"تمہیں وہاں چھوڑ کر خود بھی پاکستان سے چلا جاوں گا ہمیشہ کے لئے۔۔۔"جھکی نگاہوں سے آخری بات کہتا وہ واپس کمرے سے نکل گیا۔

"ہمیشہ کے لئے؟"یہ اخری تین الفاظ اس کے ذہن پر کسی ہتھوڑے کی طرح لگے تھے۔وہ ناراض تھی تو حق بجانب تھی مگر حیدر جہانگیر اسے منانے کی بجائے زبانی جمع خرچ سے کام چلاتا اس سے مستقل چھٹکارے کا فیصلہ کر بیٹھا تھا۔وہ شخص جو چاہتا تھا وہی کرنے جا رہا تھا اور جواز اس کی ناراضی کو بنایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"صدا خوش رہو بیٹے۔۔"وہ جاتے وقت جہانگیر شاہ سے لگ کر رودی تھی جنہوں نے ہر آزمائش میں باپ ہونے کا حق ادا کیا تھا۔

"ڈیڈ تھینکس۔۔آپ بہت اچھے ہیں۔۔"ان سے دور ہوتی وہ آنسو پیتے ہوئے شکر گزار ہوئی۔

"وہ بھی برا نہیں ہے بس بیوقوف اور جلد باز ہے۔۔"انہوں نے عقب سے آتے صاحبزادے کو دیکھا جو دو سوٹ کیس گھسیٹتا گاڑی تک لایا تھا۔

"مجھ سے بھی مل لیں۔۔"ڈرائیور کو سوٹ کیس تھماتا وہ باپ سے بغل گیر ہوا تھا۔

"حیدر۔۔"رعنا بیگم تک بیٹے کے گھر سے جانے کی بات پہنچی تو وہ دوڑتی دوڑتی دہلیز تک آئی تھیں۔

"چلو۔۔"انہیں مکمل نظر انداز کرتے ہوئے ماہین کا ہاتھ تھام کر وہ گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔

"رو رہی ہو؟"وہ شاہ ولا کی دہلیز سے دور کشادہ سڑک پر گاڑی لے کر آچکا تھا مگر ماہین اب بھی رخ کھڑکی کی طرف کئے لاتعلق بیٹھی تھی جب حیدر نے شرارتا خاموشی توڑی۔

"آپ سے مطلب؟"اسنے جلے کٹے انداز میں کہا۔

"نہیں اگر تم نہیں جانا چاہتی تو۔۔"حیدر کو اسکا غصہ کرنا بہت بھایا تھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔"اسنے سیٹ سے سر لگائے آنکھیں سختی سے بھینچی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہاں صدف ہوگئی پیکنگ۔۔؟چلو تمہیں پک کرلوں گا۔۔صدف نہ ہوتی تو پتہ نہیں میرا کیا ہوتا!"کال پر بات کرنے کی اداکاری کرتے ہوئے اسنے ماہین کومزید بھڑکانے کی کوشش کی جوسب سن کر بھی ان سنا کئے سونے کی جوابی اداکاری کررہی تھی۔

"ماہی یوں خاموش توتمت رہو۔۔لڑ جھگڑ لو مجھ سے ماہین۔۔"اسکایوں کٹ جاناحیدر کا وجود جلا کر راکھ کررہا تھا۔

"یہ ہم؟"اچانک بریک لگنے پر گاڑی جھٹکے سے رکی تووہ کچی نیند سے بیدار ہوئی تھی۔گاڑی ابھی کشادہ مرکزی گیٹ عبور کرتی اندرونی حدود میں داخل ہوئی تو آنکھوں کے سامنے نمودار ہونے والی آلیشان عمارت ماہین کو کہیں سے اپنی بہن کا گھر نہ لگی تھی۔

"تمہارا نیا گھر۔۔"اسکی سیٹ بیلٹ کھولتا حیدر اسکے کان میں میٹھی سرگوشی کرتا گاڑی سے اترا تھا۔

"تم نے میرے لئے اپنی ماں کا تحفہ یہاں تک کہ اپنا گھر بھی بیچ دیا۔۔ایک بار بھی نہیں سوچا کہ اسکے بعد تمہارے پاس کچھ بھی نہیں بچے گا۔۔"ماہین کی سوالیہ نظروں کو خود پر مرکوز پاتا وہ وضاحت پیش کر گیا۔

"مجھے جو مناسب لگا میں نے کیا۔۔"اسنے کوئی خاص رد عمل ظاہر نہ کیا۔

"اب مجھے جو مناسب لگے گا۔۔میں وہ کروں گا۔۔چلو ورنہ اٹھا کر لے جاوں گا۔۔"اسے وہیں بت بنا دیکھ کر وہ شریر انداز میں بے تکلف ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"کل تک ملازمین بھی آجائیں گے اور ابھی کچھ چاہیئے تو یہ اکلوتا ملازم حاضر ہے۔۔"سوٹ کیس مرکزی ہال میں رکھتا وہ سر جھکائے اسے مزید سمٹنے پر اکسا گیا۔

"آپ بھی یہیں رہیں گے؟"اسکے منہ سے بے اختیار سوال نکلا تھا۔

"بہت بدلحاظ ہو۔۔مانا کہ گھر تمہارے نام ہے مگر ایک چھوٹا سا کونہ تو تم مجھے دے ہی سکتی ہو۔۔جہاں بیٹھ کر میں تمہاری معافی کے لئے چِلا کاٹ سکوں۔۔"حیدر نے منہ بسور کر اسکی بے مروتی پر افسوس کا اظہار کیا تھا۔

"آپ کی صدف انتظار نہیں کر رہی ہو گی۔۔"صدف کا طعنہ اب حیدر کو کسی طبّی خوراک کی طرح صبح دوپہر اور شام دیا جاتا تھا۔

"وہ صرف میری اچھی دوست ہے ماہین یار پوری بات تو سنا کرو ماہی۔۔"وہ مزید صفائی دیتا اس سے قبل وہ سامنے موجود کمرے کو چل دی تھی۔دل مطمعین تھا کہ اس انسان نے اسکے تحفظ کے لئے ایک انتہائی قدم اٹھایا تھا مگر دماغ اب بھی چیخ چیخ کر اسے حیدر کی گزشتہ حماقتیں یاد دلا رہا تھا جو آج اسکی گود اجاڑنے کا سبب بنی تھیں۔اس کمرے میں جا کر وہ دروازہ بند کر گئی تھی۔حیدر دونوں سوٹ کیس لئے دوسری منزل کے پہلے کمرے میں جا گھسا جو اسنے اپنے اور ماہین کے لئے بہت دل سے خود سجایا تھا۔وہاں ان کی منگنی سے لے کر شادی کے بعد کی دعوتوں کے مواقع تک لئے گئے خوبصورت لمحات کو فریم کروا کر اسنے دیوار کا ہر کونہ سجایا تھا۔ماہین کے پسندیدہ سفید رنگ کے ساتھ اپنے دلعزیز سیاہ رنگ

Posted On Kitab Nagri

کے امتزاج سے اس نے کمرے کا چپا چپا راستہ کروایا تھا۔اسے باغبانی کا شوق تھا تو حیدر نے کمرے کی بالکنی میں کئیں قسم کے پودوں کے گملے سجائے تھے۔اتنا اہتمام کرنے کے باوجود وہ اسے کمرے تک لانے میں ناکام ہوا تھا۔وہ صبح کی دوسرے کمرے میں گھنسی رات تک باہر نہ نکلی تھی۔اس کی پسند کا کھانا آرڈر کرنے کے بعد وہ بہت دیر تک دروازہ بجائے اسے باہر بلانے کے لئے منتیں کرتا رہا مگر ایک انکار کے بعد وہ گونگی بہری بن گئی تھی۔وہ بھی کھانا ہال کے میز پر رکھتا بھوکا ہی سونے چلا گیا تھا۔رات گئے پڑوس کے بنگلے میں بھونکنے والے کتوں کی وحشت ناک آواز نے اسکی نیند توڑی تو اسے سرد رات کی ویرانی سے خوف آیا تھا۔یہ جگہ نئی تھی اور ماہین کو تو پرانی ڈراونی فلموں کے سیٹ سے کم بھی نہ لگی تھی کیا معلوم ابھی بالکنی سے کوئی چڑیل حال احوال پوچھنے آدھمکتی! ایت الکرسی کا ورد کرتی وہ کمرے سے نکلی تو حیدر کی عدم موجودگی سے دل اور سہما تھا۔اسے ڈھونڈھتی وہ سیڑھیوں سے گزرتے اوپر موجود پہلے کمرے میں جا گھنسی جہاں کی جلتی روشنی سے اسے کچھ آسرا ہوا تھا۔

"سنیں وہ۔۔"حیدر کو اوندھے منہ وہیں پڑا دیکھ کر وہ دور سے ہی بولی۔

"ہمم۔۔۔"وہ آنکھیں ملتا سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

"میں یہاں سو جاوں؟"اسنے بلا جھجھک پوچھ لیا۔

"وجہ؟"اسکے چہرے پر پھیلے خوف سے وہ محظوظ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ادھر ڈر لگ رہا ہے۔۔"اپنا ڈر واضح ہونے کے بعد وہ مزید جھوٹ کہہ کر حیدر کی نظر میں اپنا اور تماشہ نہیں بنانا چاہتی تھی۔

"سوری رات کو میں اپنی گرل فرینڈز سے بات کرتا ہوں تو انہیں اچھا نہیں لگے گا۔۔ویسے بھی تمہیں تو اب میرے سہارے کی ضرورت نہیں ہے نا۔۔"کمبل میں منہ دیتا وہ اس کی سب امیدوں پر پانی پھیر گیا تھا۔

"جی۔۔بھول گئی تھی۔۔یاد دلانے کا شکریہ۔۔"اسکے ہاتھوں سبکی ہونے پر وہ پاوں پٹکتی کمرے سے نکل گئی تھی۔اسکے جانے کے بعد حیدر فلک شگاف قہقہہ لگا کر ہنسا تو ماہین نے اس گھر کی خاموشی میں اسکے قہقہے کی گونج سماعت فرمائی تھی۔خود پر ایت الکرسی اور چھ کلمے پڑھ کر پھونکتی وہ کمبل میں منہ چھپائے سو گئی تھی۔

"ماہی کب تک یہ چلے گا۔۔پلیز اب معاف کر دو۔۔۔تمہارا یہ روکھا رویہ اور فاصلہ سخت امتحان لے رہا ہے میرا۔۔پلیز مجھے میری پرانی ماہین واپس کر دو۔۔مجھے وہ والی ماہین چاہئے جسے حیدر کی پناہ میں سکون ملتا تھا۔۔"حیدر دبے قدموں سے کمرے میں آیا تو اسے پر سکون سوتا دیکھ کر پہلو میں لیٹا اسکی طرف رخ کرتا سر ھانے پر کوہنی ٹکائے اسکا چہرہ دیکھ کر دل ہی دل میں کئیں باتیں کہہ گیا تھا۔

"یہ کب آئے؟"اگلی صبح اسکی آنکھ کھلی تو اپنا سر حیدر کے دائیں کندھے پر دھرا پایا تھا۔

"کندھا ٹوٹ گیا میرا۔۔۔"وہ جیسے ہی اٹھ کر بیٹھی تو حیدر بھی درد سے کراہتا بیڈ سے ٹیک لگا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کب آئے تھے؟"اسنے اپنے بالوں کا اونچا جوڑا بنا کر بیڈ سے اترتے ہوئے پوچھا۔

"زیادہ بنو مت۔۔۔میری آمد کے سبب ہی تم خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔"وہ حیدر جہانگیر تھا جو کم از کم ماہین احمد کی باتوں کے نیچے آنے والا نہ تھا۔اس سے مزید بحث کرنے کی بجائے اسے کمرے سے واک آوٹ کرنے میں ہی اپنی بھلائی دکھائی دی تھی۔

"اسما سلمٰی چوبیس گھنٹے یہیں رہیں گی۔۔کوئی بھی کام ہو تم انہیں کہہ سکتی ہو اور میرے کام میں کرلوں گا۔۔"وہ اپنا اور حیدر کا ناشتہ بنا کر کچن سے باہر ڈائننگ میز پر لائی تو وہ دو ملازماوں کے ہمراہ وہاں آیا تھا۔

"جی حیدر بھائی۔۔"وہ دونوں جس انداز میں ہم آواز ہو کر حیدر کو جوابدہ ہوئی تو اس سے ماہین نے یہی نتیجہ اخذ کیا تھا کہ وہ کافی پہلے سے اسے جانتی تھیں۔

"آپ تو واقعی سوہنی ہیں۔۔جتنا سنا تھا اس سے بھی زیادہ۔۔"حیدر کے وہاں سے جاتے ہی وہ ماہین کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"آپ مجھے جانتی ہیں؟"اسنے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

"جی ہم شاہ جی کے خاندانی ملازم ہیں۔۔ان کی گاوں والی حویلی کی حفاظت کرتے آرہے ہیں کئیں نسلوں سے۔۔اور جی جب آپ کی حیدر بھائی سے شادی طے ہوئی تھی تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے پورے گاوں میں میٹھائی بانٹی تھی۔۔"اسما نے عادتاً مختصر بات بھی لمبی چوری تمہید باندھ کر کہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آپ اتنی سوہنی ہیں تبھی تو وہ بہت زیادہ چاہتے ہیں آپ کو۔۔" سلمٰی نے اسکی تعریف کی جو عام سے حلیے میں بھی شہزادیوں جیسی حسین لگ رہی تھی۔چند گھنٹوں میں ہی ماہین ان سے بہت گھل مل گئی تھی۔پورا دن لگا کر اس نے گھر کی چیزوں کو اپنی مرضی کے مطابق ترتیب دیا۔یہ اس کا گھر تھا جہاں سے اسے نہ نکالے جانے کا خوف تھا نہ ہی وہاں کوئی اس کی تذلیل کر سکتا تھا۔حیدر نے اسے بے گھر ہونے کے خوف سے آزادی بخشی تھی۔

کل والی حماقت کے بعد وہ شرافت سے خود ہی دوسری منزل کے بنے کمرے میں چلی آئی تھی جہاں حیدر نے سب کچھ بہت محبت سے اس کے لئے سجایا تھا۔اسنے تفصیلاً کمرے کے ہر کونے کا جائزہ لیا جہاں ہر معاملے میں اس کی پسند کا خاص خیال رکھا گیا تھا۔

"میں نہیں چاہتا کہ ہمارے مسلے ملازمین تک پہنچیں۔۔اس لئے یہ رہی باونڈری لائن۔۔خبردار جو میری نیند کا فائدہ اٹھا کر اسے پار کرنے کی کوشش بھی کی ورنہ نتائج کی ذمہ دار آپ خود ہونگی۔۔" رات کو وہ بستر پر جیسے ہی لیٹی حیدر کمرے میں چلا آیا تھا اور بیڈ پر اپنی جگہ پر لیٹنے سے پہلے اسنے دو کشن بیڈ کے درمیان رکھ کر حدود کا تعین کیا تھا۔

"صوفہ ڈھونڈھ رہی ہو؟" اسکی باتوں کو ان سنا کرتی وہ کمرے کے گرد و نواح نظر گھمانے لگی جہاں بڑی چالاقی سے صوفے کا کوئی اہتمام نہ کیا گیا تھا۔اسے نظر گھماتا دیکھ کر حیدر نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں۔۔"اسنے سر جھٹکا تھا۔

"آدھی رات کو پھر کس خزانے کی تلاش جاری ہے؟"اپنی کلائی سے گھڑی اتار کر اسنے لیمپ کے پاس رکھی اور کمبل اوڑھتا سر ھانے پر سر ٹکا گیا۔

"تھوڑا اور پیچھے گئی تو گر جاو گی۔۔"اسے کونے میں سمٹتا دیکھ کر حیدر مزاق اڑائے بغیر نہ رہ سکا۔

"ارے واہ مسز۔۔میری غفلت کا فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔۔"رات گئے اسکی آنکھ کھلی تو ماہین سر ھانے بیٹھی اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"وہ میں۔۔"اسکی آنکھ کھلتے ہی وہ بیڈ سے اتری تھی۔

"ہاں ہاں سوچ لو بہانہ۔۔اچھا سا سوچنا او کے۔۔"اب موقع ملا تو وہ کیسے ضایع کرتا!

"فجر پڑھنی ہے میں نے۔۔"اپنا دوپٹہ درست کرتی وہ باتھ روم میں جا گھنسی تھی اور کچھ دیر بعد حجاب کرتی اپنی جائے نماز اٹھائے کمرے سے فرار ہو گئی۔

"دروازہ بند کر دینا۔۔فجر کے بعد آپ کی تلاوت کا وقت ہو جائے گا۔۔بس ہمارے لئے ہی وقت نہیں آپ کے پاس۔۔"اسے عقب سے حیدر کا شکوہ سنائی دیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"بھائی میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔۔میرا یقین کریں۔۔"اسکے قدموں میں گھٹنے کے بل بیٹھتا ہاشم بھیگی بلی بنا ہوا تھا۔

"تو پھر وہ سب۔۔"ابراہیم نے اسے مشکوک نظروں سے گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس حیدر کی حرکت ہو گی۔۔وہ ہی ہے ان سب کے پیچھے۔۔مجھے برا بنا کر اس نے دھوکے سے ماہی کو شادی پر مجبور کیا جس طرح اس کی ماں نے۔۔مگر یقین کریں میں ماہین کو اس حال میں دیکھتا ہوں تو خون کھولتا ہے میرا۔۔وہ اتنی اذیت میں ہے کہ میں بتا نہیں سکتا۔۔"اسکے گھٹنے پر ہاتھ رکھتا وہ چارپائی پر ابراہیم کے برابر آکر بیٹھ گیا۔

"تم نے ہی تو اسے اس حال میں۔۔"وہاں آتی سمین نے اسکی بولتی بند کرنی چاہی۔

"میں کیوں کروں گا ایسا آپی۔۔یقین کریں اسکی ساس اور میری بیوی بہت مکار ہیں۔۔ان دونوں نے مل کر یہ سب چالیں چلیں اور وہ حیدر بھی کہاں اس کا ہمدرد ہے۔۔بیچاری ماہین کتنا تشدد سہہ کر بھی خاموش ہے۔۔میری بات مانیں۔۔اسے واپس لے آئیں۔۔"اسنے آنکھوں میں مگرمچھ کے آنسو سجائے ان دونوں کی ہمدردی بٹورنی چاہی تھی۔

"پھر۔۔۔"ابراہیم متجسس ہوا۔

"میں اس سے نکاح کروں گا۔۔میں نے سب انتظامات کر لئے ہیں۔۔اس کی عدت مکمل ہوتے ہی ہم نکاح کر لیں گے اور ہم سب امریکہ چلے جائیں گے۔۔آپ اور میں وہاں کوئی نیا کاروبار شروع کریں گے بھائی۔۔اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔۔"اسنے ابراہیم کی لالچی فطرت کے عین مطابق جال بچھایا تھا۔کافی دیر اسے سنہرے مستقبل کے جھانسے دیتا وہ شام کے وقت گھر سے گیا تو سمین نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو ہاشم کی باتوں میں آنے کی ضرورت نہیں ہے ابراہیم۔۔۔"شوہر کے پل میں تولہ پل میں ماشا والے مزاج کو محسوس کرتے ہوئے سمین نے اسے سمجھایا تھا۔

"کیوں ضرورت نہیں ہے؟ ہمارا مستقبل سنور جائے گا۔۔"ہاشم کی پڑھائی پٹی کے بعد امریکی ویزے کا خیال ہی ابراہیم کے لئے صحیح اور غلط کے فرق کو بے معنی کر گیا تھا۔

"اور ماہین کا گھر اجڑ جائے گا۔۔" سمین پھنکاری تھی۔

"وہ تو آج نہیں تو کل ویسے بھی اجڑنا ہی ہے تو کیوں نا ہم اس موقعے کا فائدہ اٹھائیں؟"تھوڑی پر شہادت کی انگلی رکھے وہ پر سوچ انداز میں بولا۔

"ہاشم دوغلا اور مکار انسان ہے۔۔۔اسکی ایک بات اعتبار کے لائق نہیں ہے۔" سمین نے چائے کے کپ والی ٹرے اٹھائے اسے باز رہنے کی ہدایت دی۔

"پھر بھی حیدر سے لاکھ گنا بہتر ہے اور تمہارا تو خالہ زاد ہے۔۔"اسے ہاشم پر اندھا اعتماد ہونے لگا تھا۔

"تب ہی آپ کو خبردار کر رہی ہوں کہ اس کے فریب میں نہ آئیں۔۔"وہاں سے جاتی سمین نے اسے خبردار کیا جس کے دماغ میں امریکی کیڑہ ڈیرے ڈال کر بیٹھ گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"میں جا رہا ہوں۔۔"وہ ہال میں لگے کشن پر بیٹھی اسما کے دو سالہ بیٹے کے ساتھ کھیل رہی تھی جب دفتر کے لئے تیار حیدر اپنا دفتری بیگ لئے کچھ فاصلے پر رک کر با آواز بلند بولا تھا۔

"حیدر بھائی ناشتہ۔۔" سلمٰی ناشتے کی ٹرے لئے کچن سے نکلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"دفتر میں مل جاتا ہے۔۔"اسکی نظریں اب بھی ماہین پر ٹکی تھی جو اس کی جانب پیٹھ کئے کارپٹ پر لیٹے بچے پر جھکی اس سے لاڈ میں مصروف تھی۔

"چائے؟"اس بار اسما نے سوال کیا۔

"وہ بھی دفتر میں مل جاتی ہے۔۔"اس مرتبہ اس نے آواز اور بھی اونچی کی تھی۔

"بس نہیں ملتا تو سکون۔۔ تبھی گھر آنے کی جلدی ہوتی ہے۔۔"اسکی طرف رخ موڑے بغیر وہ دل ہی دل میں بولی تھی۔

"آج دیر سے آوں گا۔۔۔شائد فجر ہو جائے۔۔"اسنے جاتے جاتے نیا انکشاف کیا۔

"یقیناً اس صدف کے پاس جا رہے ہونگے پھر بولتے ہیں کہ بس میں ہی انکی محبت ہوں۔۔ جھوٹے مکار انسان ہیں۔۔"اسکے دل سے صدف کا خیال کسی صورت کوچ کرنے کا روادار نہ تھا۔

ہاشم کی باتوں میں آنے کے بعد ابراہیم نے لاہور جانے کی رٹ لگائی تو سمین ناچاہتے ہوئے بھی اسکے ہمراہ چلنے پر مجبور ہوئی تھی۔شاہ ولا جا کر جہانگیر شاہ سے انہیں ماہین اور حیدر کے نئے گھر منتقل ہونے کا پتہ چلا تو اس سے ملنے وہ نئے گھر چلے آئے تھے۔

"سعید۔۔معید"ماں باپ سے پہلے ہال میں دوڑتے ہوئے معید اور سعید خالہ سے جا لپٹے تھے۔

"کیسی ہو؟"ابراہیم کے بھی مزاج آج مہربان تھے۔

"ٹھیک۔۔آپ لوگ کہاں چلے گئے تھے؟"بھانجوں کو چومنے کے بعد وہ سمین سے لپٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر نے جو کیا۔۔"ابراہیم نے سنجیدگی سے گفتگو کا آغاز کیا۔

"ان کی طرف سے میں معافی مانگتی ہوں بھائی پلیز ہم بہنوں کو الگ مت کریں۔۔"سمین سے الگ ہوتی وہ گھبرائی تھی۔

"نہیں بیٹے میں اتنا ظالم نہیں ہوں۔۔میں اور تمہاری آپی تمہیں لینے آئے ہیں۔۔کراچی چلو ہمارے ساتھ۔۔کب تک حیدر کے مظالم برداشت کرو گی۔۔تمہاری بھی تو زندگی ہے۔۔تمہیں بھی تو خوش رہنے کا حق ہے۔"ابراہیم نے میٹھی باتوں کا جال بنا تھا۔

"مگر بھائی!"اسے ابراہیم کی باتوں سے منفی تاثرات جھلکتے محسوس ہوئے تھے۔

"حیدر کا رویہ کیسا ہے تمہارے ساتھ؟"سمین نے اپنی تسلی کے لئے پوچھا

"وہ تو اپنے کئے پر بہت شرمندہ ہیں آپی اور یقین کریں میں اب بہت خوش ہوں۔۔"اسنے سمین کو یقین دہانی کروائی۔

"ہم کچھ نہیں جانتے۔۔۔چلو ہمارے ساتھ۔۔"ابراہیم نے اس کی ہر بات جھٹلائی تھی۔

"مگر!"وہ الجھی تھی۔

"سامان پیک کرو جلدی۔۔ہمیں واپسی کے لئے نکلنا ہے۔۔اس حیدر سے آزادی حاصل کرنے کا یہی راستہ ہے۔۔"شوہر کے گھورنے پر سمین نے بھی زور دیا تو ماہین بہن اور بہنوئی کا منہ تکنے لگی جو اسے مفرور قیدیوں کی طرح حیدر کی زندگی سے دور لے جانا چاہتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتی بھائی اور دوبارہ یہ رشتہ توڑنے کا ذکر بھی زبان پر مت لایے گا۔۔"اسنے سختی سے ابراہیم اور سمین کو لتاڑا تھا۔

"ٹھیک ہے فی الحال گھر تو چلو۔۔"ابراہیم نے اپنا لہجہ دھیما کرتے وہی بات نرمی سے دہرائی تھی۔اس وقت ماہین کو یہاں سے لے جانے کا سنہری موقع وہ ضایع کرنے کے حق میں نہ تھا جبکہ ماہین کا حتمی فیصلہ اسکے مستقبل کا انتخاب کرنے والا تھا۔یہ تو طے تھا کہ حیدر کبھی اسے جانے کی اجازت دینے والا نہ تھا مگر یوں چوری چھپے جا کر وہ اسکا اعتماد کھو دیتی جسے پانے کے لئے اس نے کیا کچھ نہیں گنوایا تھا۔

"چلو بھی ماہین۔۔"اسے خاموش کھڑا دیکھ کر ابراہیم نے اصرار کیا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔ سمین اور ابراہیم کو وہیں بیٹھاتی وہ کمرے میں اپنا سوٹ کیس تیار کرنے گئی تھی جبکہ سمین کو ابراہیم نے ایک لمحہ بہن کے ساتھ تنہا نہ چھوڑا تھا کہ کہیں وہ ماہین کو ہاشم سے ہوئی ملاقات کے متعلق نہ بتا دے۔

ہو گئی پیکنگ؟"وہ سوٹ کیس لئے واپس آئی تو ابراہیم نے عجلت میں اسکا سوٹ کیس تھاما۔

"جلدی چلو ورنہ وہ حیدر جہانگیر آ گیا تو تمہیں ہمارے ساتھ نہیں چلنے دے گا۔۔"اس کی ہدایت پر ماہین نے چادر درست کئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے گھر کی دہلیز کا رخ کیا تھا جسکے پار ایک نئی آزمائش اسکی منتظر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ان سے اجازت لئے بغیر نہیں جاوں گی اور وہ مجھے نہیں روکیں گے۔۔" دہلیز پر پہلا قدم رکھتے ہی اسکا دل بدلہ تھا۔

"السلام علیکم۔۔""حیدر نے بے دھیانی میں اٹھائی کال کی دوسری جانب سے شریک حیات کی آواز سنی تو دماغ یکدم چوکنا ہوا تھا۔

"غلطی سے کال مل گئی محترمہ؟ میں حیدر جہانگیر شاہ بات کر رہا ہوں۔۔" صبح کی شاندار الوداعی ملاقات وہ ابھی تک نہ بھولا تھا۔

"بھائی اور آپی مجھے لینے آئے ہیں۔۔"اس نے بلا تکلف کال کا مقصد بتایا۔

"انہیں روک کر رکھو۔۔میں آتا ہوں گھر۔۔"حیدر کا انداز بھی اسی دم سنجیدہ ہوا تھا۔

"آپ ان سے بدتمیزی۔۔"ماہین کو نئے خطرے نے آگھیرا۔

"نہیں کرتا بابا۔۔۔میں تو معافی مانگنے آرہا ہوں۔۔"حیدر نے اس کی آواز سے جھلکتے خوف کو بھانپتے ہوئے اپنے ارادے ظاہر کیے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ ہی دیر میں وہ ماہین منزل کی حدود میں تھا۔ابراہیم اور سمین سے اس نے ہر منفی رویے اور تلخ کلامی کی معافی بھی سب کے سامنے مانگ کر ماہین کا ہر شکوہ دور کرنے کی کوشش کی تھی۔دوپہر کا کھانا بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی کھایا تھا جب کھانے کے میز پر ابراہیم نے ماہین کو ساتھ لے کر جانے پر اصرار کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جانا چاہتی ہو۔۔"حیدر نے ہاتھ میں پکڑا چمچ واپس پلیٹ میں رکھا تھا۔

"جی۔۔"اس نے بغیر سر اٹھائے مختصر جواب دیا۔

"کتنے دنوں کے لئے؟"اگلا سوال اسنے سمین سے پوچھا۔

"بس کچھ دن کی بات ہے حیدر۔۔۔ماحول بدلے گا تو ذہن بھی۔ پر سکون ہو جائے گا ماہین کا۔۔"ابراہیم نے سمین سے قبل جواب دیا۔

"تم کیوں جا رہی ہو ماہین؟ میں نہیں رہ پاوں گا تمہارے بغیر۔۔"بظاہر اسنے ہاں میں سر ہلایا تھا مگر نظریں اب بھی ماہین پر ہی مرکوز تھیں جو خود کشمکش و پنج میں مبتلا دکھائی دے رہی تھی۔

"تم سامان پیک کر لو بیٹے۔۔"ابراہیم تو مثبت جواب ملتے ہی ہوا کے گھوڑوں پر سوار ہوا تھا۔

"جی بھائی۔۔"وہ جو پہلے ہی حیدر کی نظروں کے حصار سے بے قرار سی ہونے لگی تھی ابراہیم کی ہدایت پر وہاں سے اٹھ گئی تھی۔ کمرے میں آکر اپنے دو تین اضافی جوڑے بھی اسنے سوٹ کیس میں رکھ لئے تھے۔اب حیدر کی رضامندی سے جا رہی تھی تو کس بات کا خوف کرتی! اسلئے دل بھی پہلے کی نسبت زیادہ مطمعین تھا۔

"اپنا خیال رکھنا اور میری کال کا وقت پر جواب دینا۔۔"کریڈیٹ کارڈ کے ساتھ بھاری رقم اسکے پرس میں رکھتے ہوئے حیدر نے پرس اسے تھمایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہین کیا ہوا ہے؟"اسکا اتنا خیال کرنا ماہین کو آج دکھاوے کی بجائے خلوص لگا تو دل شدت سے بھر آیا تھا۔بے اختیار وہ حیدر کے سینے سے سر لگاتی سسکیوں کے ساتھ رونے لگی تھی۔

"تم نہیں جانا چاہتی؟"حیدر نے دونوں ہاتھوں میں اسکا منہ تھامے سر اونچا کیا۔

"نہیں۔۔میں وہ۔۔"کسی کے قدموں کی آہٹ سن کر وہ تھوڑا پیچھے ہٹی تھی۔

"چلیں۔۔۔"سمین نے آکر پوچھا۔

"جی۔۔"حیدر کو مزید الجھا کر وہ سمین کے ہمراہ کمرے سے نکل گئی تھی۔

"اپنا خیال رکھنا۔۔تمہیں خود سے دور اسلئے بھیج رہا ہوں تاکہ تمہیں میری کمی کا احساس ہو اور اللہ کرے کہ ایسا ہو ماہین۔۔۔تمہیں میں یاد آوں اور یہ خفگی کی برف پگھل سکے۔۔"وہ لوگ گاڑی میں سوار ہونے لگے تو سب کی موجودگی کو اندیکھا کرتے حیدر نے اسکے ماتھے پر لب رکھے بہت لاڈ سے الوداع کہا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آپی میں حیدر سے خفا ضرور ہوں مگر میں یہ رشتہ نہیں توڑنا چاہتی۔۔انہوں نے جو بدتمیزی بھائی سے کی اس کی معافی وہ ہاتھ جوڑ کر مانگ چکے ہیں۔۔ہاں انہوں نے اماابا کی تربیت پر سوال اٹھا کر میرا دل بہت دکھایا ہے۔۔"کراچی پہنچتے ہی ابراہیم اور سمین کی حیدر سے فیصلے کی رٹ نے ماہین کو الجھا دیا تھا۔

"اسنے ایسا ویسا کچھ بھی نہیں کہا تھا۔۔تمہارے بھائی کو دو کی چار لگانے کی عادت ہے بس۔۔۔"سمین نے ابراہیم کے گھر سے نکلتے ہی بہن کو ہر حقیقت بے خوف ہو کر بتائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا؟"

"ہاں۔۔تمہارے کردار یاامااباکا تو کوئی ذکر تک نہیں کیا حیدر نے۔۔"

"یعنی بھائی نے جھوٹ۔۔"وہ سر پکڑے بیڈ پر بیٹھی تھی۔

"ہاں اور یہاں بھی وہ تمہیں کسی نیک ارادے سے نہیں لائے بلکہ ہاشم۔۔۔"سمین کے دیگر انکشافات نے اسکے اعصاب لرزا دیے تھے۔

"آپی آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔"اسے یہاں آنا اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت لگ رہی تھی۔

اسے گئے دو دن گزر چکے تھے اور وہ دو دن حیدر جہانگیر شاہ کو دو سو سالوں کی مانند محسوس ہوئے تھے۔دل بہت کیا کہ اسے ایک کال کر لے مگر ماہین کی طرف سے پہل کا منتظر وہ دل پر پتھر رکھے بیٹھا تھا۔

"میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر ماہین؟تم تو میرے ذہن سے نکل ہی نہیں رہی۔۔۔"اسکا فوٹو فریم سینے سے لگائے وہ بیڈ پر لیٹا نڈھال ہوا جا رہا تھا۔

"ہاشم کل میری اپائنٹمنٹ ہے اور آپ واپس لندن جا رہے ہیں؟"تین دن پہلے ہاشم کا گھر آنا اور اب پھر سے کہیں جانا ردا کو افسردہ کر رہا تھا۔

"کام نہ ہوتا تو رک جاتا جان۔۔"اپنا سوٹ کیس بیڈ سے اتارتا وہ بھی بناوٹی افسوس سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے آپ کا وقت چاہیئے ہاشم۔۔"ردا نے اسکی شرٹ کا کالر درست کرتے قریب آکر کہا تھا۔

'اور مجھے تم سے چھٹکارا۔۔"اسکے ماتھے پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے کرتا دل ہی دل میں بولا۔

"جانتا ہوں لیکن سوچو پہلے حمزہ تھا اب اللہ پاک ہمیں ایک اور خوشی دینے جا رہا ہے۔۔میں ڈبل محنت کروں گا تبھی تو دو دو ذمہ داریاں پوری کر سکوں گا نا جان۔۔"اس نے ردا کو بہلاتے ہوئے بات ٹالی تھی۔

"واپس کب آئیں گے؟"دل کے اندر خانے ہاشم کا جانا پہلی بار اسے نے چین کر رہا تھا

"بہت جلد وہ بھی ایک سرپرائز کے ساتھ۔۔"اسکی پیشانی پر ہونٹ رکھتا وہ گھر سے ائرپورٹ کے لئے نکل گیا تھا۔

حیدر کو دوپہر سے متعدد دفعہ ماہین کے نمبر سے کئیں کالز موصول ہوئی تھیں جنہیں وہ چاہ کر اٹھانے سے گریز کیے جا رہا تھا اور نہ ہی ماہین کا بھیجا کوئی میسج اسنے پڑھا تھا تاکہ اسے بھی ان محرومیوں کا احساس دلا سکے جن سے وہ دو دن سے گزر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سوری جان مگر تمہیں احساس دلانے کے لئے یہ ضروری ہے۔۔۔"کمرے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹتی وہ مسلسل حیدر کا نمبر ملانے میں مصروف تھی جو جان بوجھ کر اسکی کال نظر انداز کر رہا تھا۔

"اس پر سائن کر دو۔۔"دھڑام سے دروازہ کھولتا ابراہیم اندر آیا تو اسکے قدم رکے تھے۔

"یہ کیا ہے؟"خلع نامہ تھامتے ہوئے اسنے استفسار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"خلع کا مطالبہ۔۔"ابراہیم بہت سرسری انداز میں بولا۔

"خلع۔۔"اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی۔

"اور نہیں تو کیا۔۔کم ظلم کئے ہیں اس امیر زادے نے تم پر؟دیکھنا عدالت میں ایسی خاک اڑے گی کہ پوری دنیا دیکھے گی۔۔"ابراہیم نے اپنے مخصوص انداز میں نیک ارادے ظاہر کئے۔

"میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی بھائی۔۔پہلے ہی آپ نے جھوٹی کہانیاں گھڑ کر مجھے ان سے بد ظن کیا ہے اور اب یہ!کیا قیمت لگائی ہے ہاشم نے میری؟اس بار کتنے میں کر رہے ہیں میرا سودا؟"فریدہ خالہ کی دی جانے والی رقم کے بعد اب ہاشم کا لگایا گیا دام اسکا دل ڈبو گیا تھا۔پچھلی بار بھی سب جانتے ہوئے وہ صرف بہن کے گھر کا احساس کرتی خاموش ہوئی تھی مگر اس دفعہ ابراہیم کا لالچ میں اندھا ہو کر اسکی خلع کے لئے راضی ہونا اسے بھی منہ کھولنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"تم ہوش میں ہو؟"اس کے صاف اور دوٹوک انداز پر ابراہیم بھی ہڑبڑایا۔

جی اور مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی باتوں میں آگئی۔۔مجھے واپس جانا ہے۔۔"اسنے اب بھی اپنا گزشتہ موقف ہی قائم رکھا تھا۔

"تم اب کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔چپ چاپ دستخط کرو۔۔"ابراہیم نے اسے دبانے کے لئے رعب جھاڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب کروالیجیے دستخط۔۔ماہین حیدر کی تھی۔۔حیدر کی ہے اور حیدر کی ہی رہے گی۔۔"ماہین نے اسکی آنکھوں کے سامنے خلع نامہ دو ٹکروں میں تقسیم کیا تھا۔

"تمہارا حساب اب ہاشم آکر کریگا۔۔"اس کے ہاتھ سے موبائل چھین کر کمرے میں بند کرتے ابراہیم نے چابیاں اور موبائل قمیض کی جیب میں ڈالے تھے۔

"ابراہیم حیدر ہمیں زندہ گاڑھ دے گا۔۔"سمین نے اسے باز رہنے کی تنبیہہ کی۔

"اسے ہاشم سنبھال لے گا تم اسے دستخط کے لئے راضی کرو۔"وہ کچھ بھی سننے کو تیار نہ تھا۔

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔"سمین نے کسی قسم کے تعاون سے صاف انکار کیا۔

"تو پھر تم بھی تین حرف سننے کی تیاری پکڑو۔۔"ابراہیم نے لگے ہاتھوں اسے بھی دھمکی سنائی تھی۔

"ابراہیم۔۔"وہ بس ابراہیم کی بدلی نگاہیں دیکھتی رہ گئی تھی۔

"بے فکر رہو۔۔۔میں آرہا ہوں نا۔۔ماہین کے تو اچھے بھی سائن کریں گے۔۔"کراچی ائرپورٹ سے گاڑی پر سوار ہوتا وہ ابراہیم کے گھر کی راہ پر گامزن تھا جب اسنے کال پر ماہین کے انکار کے متعلق بتایا تھا۔

"ماہین مائی لو آئی ایم کمنگ۔۔"کال کٹنے کے بعد موبائل ڈیش بورڈ پر پھینکتے ہوئے اسنے مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے بہت کچھ طے کر لیا تھا۔

وہ دیوار سے ٹیک لگا کر سر گھٹنوں پر جھکائے بیٹھی تھی جب دروازہ کھلا تھا۔اسنے جیسے ہی سر اٹھایا ہاشم فاتحانہ قدم اٹھاتا اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔چہرے پر مسلسل ایک شیطانی ہنسی رقصاں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاشم جانے دو مجھے۔۔"وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

"کہاں جاو گی؟حیدر کے پاس؟"اس کا بازو اپنی گرفت میں دبوچے وہ مشتعل ہوا تھا۔

"وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے یاد رکھنا۔۔"ماہین نے اپنا بازو جھٹکے سے آزاد کروایا۔

"دیکھو ماہین۔۔۔چپ چاپ میری بات مان لو ورنہ مجھے سختی کرنی پڑے گی جو میں کرنا نہیں چاہتا۔۔"ہاشم نے کوٹ کی جیب سے خلع نامہ نکالا تھا۔

"تم کیوں میری زندگی میں آسیب بن کر چھائے ہو ہاشم؟بخش دو مجھے۔۔"اسنے تنگ آکر ہاتھ جوڑ لئے تھے۔

"چلو سائن کرو۔۔"اسنے دوسری جیب سے پین نکال کر ماہین کی جانب بڑھایا۔

"میرے حیدر کا نام میرے ساتھ قبر تک جائے گا ہاشم بخاری یاد رکھانا۔۔"پین اور کاغذ ایک طرف پھینکتی وہ کمرے سے دوڑی تھی۔

"کہاں بھاگ رہی ہو؟تمہارا حیدر ہیرو بن کر نہیں آئے گا ادھر۔۔۔"ہاشم نے اسکی بیوقوفی پر آواز کسی تھی۔

حیدر۔۔۔"وہ جیسے ہی گھر کے صحن میں پہنچی تو دروازے سے اندر داخل ہوتے حیدر کو دیکھ کر جان میں جان آئی تھی۔اسکی آنکھوں میں جمی سرخیاں بتا رہی تھیں کہ اسکے یہاں آنے سے قبل ہی اسے سب معلوم ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر۔۔حیدر مجھے گھر لے جائیں۔۔مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔"اسکی پناہ میں ماہین کو تحفظ کا احساس ہوا تھا۔

"ماہین۔۔"ہاشم بھی اسے پکارتا وہاں پہنچا تو حیدر کو دیکھ کر رنگ سفید پڑ گیا تھا۔

"حیدر پلیز چلیں۔۔میں کوئی جھگڑا نہیں چاہتی۔۔"حیدر کو خونخوار تیور کے ساتھ قدم اٹھاتا دیکھ کر ماہین نے اسے روکا تھا۔

"اپنی بہن کا خیال نہ ہوتا تو تمہیں یہیں عبرت کا نشان بنا دیتا اور تم۔۔"اسکے گرد دائیں بازو کا حصار بنائے حیدر نے پہلے ہاشم کو دھمکایا پھر وہاں آتے ابراہیم پر تیز دھار نگاہ ڈالی تھی۔

"حیدر پلیز چلیں۔۔"ماہین نے کسی بڑے جھگڑے کے خوف سے اسے وہاں سے لے جانا ہی مناسب سمجھا۔

"دیکھ لوں گا تمہیں ابراہیم۔۔۔یاد رکھنا۔۔"اسی اثنا میں سمین بہن کا سامان لئے وہاں آئی تو ابراہیم پر لعن تعن کرتا وہ بیوی کو لئے وہاں سے چلا گیا تھا۔وہاں آنے سے قبل اسنے کراچی واپسی کی دو فلائٹس بک کروالی تھیں۔ماہین کو لئے وہ سیدھا ائرپورٹ گیا تھا اور شام میں وہ دونوں اپنے گھر میں موجود تھے۔

"یہ ہے تمہارا بھائی جس کی ناراضی سے تم مجھ سے قطع تعلق ہو گئی تھی۔۔اس بے غیرت کو تم بھائی تھی۔۔بولو۔۔"کمرے میں آتے ساتھ وہ بری طرح سے اس پر چیخا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری آپی کی کال نہ آتی تو کیا ہوتا! وہ لوگ تمہیں نقصان پہنچا سکتے تھے۔۔جانتی ہو نا تم۔۔"اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے حیدر نے دونوں ہاتھوں کو تھامے اپنے خدشات ظاہر کئے تھے۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔"وہ شرمندگی کے مارے بہن بہنوئی کے دفاع میں کچھ کہہ بھی نہیں پا رہی تھی۔

"میں کتنا ڈر گیا تھا ماہین۔۔وہ تمہیں مجھ سے دور کر دیتے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔۔"حیدر کے گمبھیر اور حساس انداز نے اسے جز بز سا کیا تھا۔

"میں نے جان بوجھ کر کچھ بھی نہیں کیا۔۔"اسنے فاصلہ برقرار رکھنے کے لئے ہاتھ پیچھے کئے تھے۔

"کبھی اپنی غلطی مت ماننا۔۔"اپنے قدموں پر کھڑا ہوتا وہ بھی تیور بگاڑ گیا تھا۔بجائے اسکے کہ وہ غلطی مانتی اب بھی نخریلے پن سے اسکا خلوص ٹھکرا رہی تھی۔

"حیدر کو تم نے بتایا تھا کہ میں کراچی ہوں؟"گھر آتے ساتھ ہاشم سیدھا کچن میں چلا آیا تھا جہاں وہ حمزہ کے لئے کسٹرڈ تیار کر رہی تھی۔

"میں۔۔۔"اسکی سانس اٹکی تھی۔

"ہاں تم۔۔تمہاری وجہ سے ان دونوں کی صلاح ہوئی ہے نا! سچ سچ بتانا مجھے۔۔"سامنے رکھا کپ اسنے فرش پر پٹکا تھا۔

"ہاشم میں ایسا کیوں کروں گی۔۔"ردا کو جان کے لالے پڑے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تبھی تو تم پچھلے کچھ دنوں سے خوش خوش گھوم رہی تھی۔۔ماہین نے سب سمین کو اور ابراہیم نے مجھے بتایا ہے۔۔بہت شوق ہے تمہیں بھائی کا گھر بچانے کا! اب دیکھنا میں ان دونوں کے ساتھ کرتا کیا ہوں۔۔"اسکا جبرا اپنی گرفت میں دبوچے ہاشم نے اسے دورد ھکیلا تھا۔

"ہاشم میری بات تو سنیں۔۔"اسے کچھ ٹھانتے ہوئے وہاں سے نکلتا دیکھ کر ردا پیچھے پیچھے باہر تک گئی تھی جہاں حمزہ ہکا بکا کھڑا باپ کا وحشی روپ دیکھ کر کانپ رہا تھا۔ سمین کے التجائی اشارے پر فریدہ بیگم اسے اپنے کمرے میں لے گئی تھیں کیونکہ اس سارے ماحول میں اسکی ذہنی نشو نما پر منفی اثرات مرتب ہو رہے تھے۔

پوری رات وہ حیدر کا انتظار کرتی رہی تاکہ اسکے آتے ہی وہ معذرت کر سکے مگر وہ دن کا گیا اگلی صبح فجر کے بعد گھر آیا اور دوسرے کمرے میں جا کر سو گیا تھا۔

"حیدر ناشتہ۔۔"اسکی پسند کا ناشتہ تیار کئے وہ ناشتے کے میز پر لائی تو وہ دفتری بیگ اٹھاتا گھر سے نکل رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں کرنا۔۔"اسنے بغیر رخ موڑے بے رخی سے کہا۔

"میں نے بنایا ہے۔۔"اسنے مان سے جتایا تھا۔

"پھر تو بالکل نہیں کرنا۔۔۔"گردن جھٹکتا وہ دفتر کے لئے نکل گیا تو ماہین نے بھی ناشتہ وہیں میز پر رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا بھابھی؟حیدر بھائی سے جھگڑا ہوا ہے آپ کا؟"وہ کچن میں پانی لینے آئی تو دوپہر کا کھانا بناتی اسما نے اس کی پریشانی بھانپی تھی۔

"وہ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں اور غلطی بھی میری ہے۔۔میں نے بہت بڑی بیوقوفی کر دی۔۔"اسے پھر سے حیدر کے اکھڑے رویے کا خوف ستانے لگا تھا۔

"آپ ایک کام کریں۔۔اچھا سا تیار ہو کر حیدر بھائی کے لئے دفتر کھانا لے جائیں۔۔"سلاد تیار کرتی سلمٰی نے نادر مشہورے سے نوازا تھا۔

"تاکہ وہ اور سیخ پا ہو جائیں۔۔"اسے اندازہ تھا کہ بغیر بتائے یوں منہ اٹھا کر دفتر جانا حیدر کو اور بھی ناگوار گزرے گا۔اسے تو گھر سے اکیلے نکلنے کی اجازت تک نہ تھی نہ ڈرائیور کو ہدایت دی گئی تھی کہ حیدر کی اجازت کے بغیر اسے کہیں لے جائے اور یہ سب بھی وہ صرف ماہین کے تحفظ کے لئے ہی کرتا تھا ورنہ ہاشم نامی خطرہ ہر وقت اسکی زندگی پر منڈلا رہا تھا۔

"نہیں ہونگے۔۔آپ کوشش تو کریں بھابھی۔۔"اسما نے بھی اس کی ہمت بڑھائی تھی۔

"حیدر سے ملنا ہے مجھے۔۔"مرکزی گیٹ کے باہر ہاشم نے گاڑی کی کھڑکی سے سر نکال کر گارڈ کو آنے کا مقصد بتایا تھا۔

"صاحب دفتر گئے ہیں۔"گارڈ نے بھی سخت تیوروں سے جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں حیدر کا بہنوئی ہوں۔۔۔مجھے اس کی بیوی سے بات کرنی ہے۔"اسنے لہجے میں نرمی لاتے ہوئے کہا۔

"صاحب نے سختی سے منع کیا ہے کہ گھر میں کسی بھی غیر مرد کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔۔"ابراہیم والے واقعے کے بعد حیدر نے پہرے اور بھی سخت کر دیے تھے۔

"ہٹو ہٹو۔۔"اسی اثنا میں دوسرے گارڈ نے مرکزی دروازہ کھولا تو ہاشم نے ماہین کو گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھے ڈرائیور کے ہمراہ کہیں جاتے دیکھا تھا۔

"ماہین کہاں جا رہی ہے؟"اسے تعجب ہوا کہ آج حیدر نے اسے گھر سے اکیلے کیسے جانے دیا تھا۔اسکی گاڑی کے نکلتے ہی ہاشم نے اپنی گاڑی میں اسکا تعاقب کیا تھا۔

"کال کیوں نہیں اٹھا رہی اب؟ پھر سے تو منہ پھلا کر نہیں بیٹھ گئی محترمہ؟اللہ خیر ہی کرے۔۔"حیدر نے دفتر آنے کے بعد کئیں بار اسکا نمبر ملایا جو پہلے کوئی اٹھا نہیں رہا تھا اور اب بند جا رہا تھا۔اسے یقین تھا کہ وہ بھی بھوکی پیاسی ہی بیٹھی ہو گی تبھی لنچ کے لئے اس نے اپنے پسندیدہ ریسٹورانٹ میں دونوں کے لئے بکنگ کروائی تھی۔

"ہیلو۔۔ماہین کہاں ہے میری کال کیوں نہیں اٹھا رہی؟"اسنے تنگ آکر گھر کے لین لائن پر کال ملائی۔

"وہ تو آپ کے دفتر۔۔"اسما کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی وہ بوکھلایا تھا۔

"اسے گھر سے اکیلے نکلنے کی اجازت نہیں ہے اور ڈرائیور اسے لے کیسے گیا۔۔"حیدر کا دماغ گھوما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ تو آپ کے لئے کھانا۔۔"اسما بھی شدید رد عمل پر ٹھٹھکی تھی۔

"ماہین پاگل لڑکی۔۔کیا کروں میں تمہارا؟"کال بند کرتے ساتھ نئی فکر نے اسے آگھیرا تھا۔

اس کی گاڑی سڑک پر خالی ملی تھی جبکہ ڈرائیور تھوڑے فاصلے پر بیہوش پڑا تھا۔ہوش آنے پر اسنے بتایا کہ دو لوگوں نے انکی گاڑی ویران مقام پر روک کر اسے بے رحمانہ تشدد کا نشانہ بنایا جبکہ ماہین کو پستول کی نوک پر اپنے ساتھ لے گئے تھے۔حیدر کو یقین تھا کہ یہ حرکت سو فیصد ہاشم بخاری کی ہے۔

"ہاشم میری ماہین کہاں ہے؟"بخاری پیلس آتے ساتھ اس نے ہاشم کا گریبان پکڑا تھا۔

"کمال ہے!اسکے شوہر تو تم ہو اور مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ وہ کہاں ہے۔۔"ہاشم نے اپنا گریبان چھڑوا کر کالر درست کئے۔

"اداکاری مت کرو۔۔تم گھر آئے تھے نا!۔۔"حیدر بمشکل ضبط برقرار رکھے ہوئے تھا۔

"ہاں مگر تمہارے گارڈز نے اندر انہیں گھسنے دیا۔۔"اسنے بڑی چالاقی سے بات ٹالی۔

"ہاشم میری ماہین کہاں ہے؟"حیدر کا لب ولہجہ خطرناک ہوا۔

"بھائی ہاشم جب کہہ رہے ہیں کہ انہیں نہیں پتہ تو یقین کر لیں۔۔"ماحول کی کشیدگی کو کم کرنے کے لئے ردا بیچ میں آئی تھی۔

اگر بیوی اتنی ہی ناقابل اعتبار ہے تو اسے گھر میں بند کر کے رکھو یوں دوسروں کے در کھٹکانے کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔۔"ہاشم نے اسکی غیرت کو للکارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے جیتے جی تم اس کا بال بھی باکا نہیں کر سکتے یاد رکھنا وہ میری عزت ہے اور اسکی حفاظت کے لئے میں کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں اور تمہیں کہیں بھی پہنچا سکتا ہوں۔۔۔اسے حیدر جہانگیر شاہ کی محض دھمکی مت سمجھنا۔۔۔"انگلی اٹھا کر اسے دھمکاتا وہ جانے کے لئے پلٹا تھا۔

"پھر میرا جواب بھی سن کر جاو سالے صاحب۔۔۔اگر چوبیس گھنٹے تک تم اسے ڈھونڈھنے میں ناکام ہوئے تو پچیسویں گھنٹے میں اس کا سابقہ منگیتر ہونے کا حقیقی حق ادا کروں گا۔۔۔اور اسے بھی تم ہاشم بخاری کی محض دھمکی مت سمجھنا۔۔"اسکی باتوں نے حیدر کے قدم روکے تھے مگر بہن کا خیال کرتا وہ بغیر کوئی رد عمل پیش کئے نکل گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"گڈ مارننگ سویٹ ہارٹ۔۔"ہاشم نے پانی کا گلاس اسکے منہ پر پھینکا تو وہ نیند سے بیدار ہوئی تھی۔

"ہاشم تم اچھا نہیں کر رہے۔۔وہ تمہیں مار دیں گے یاد رکھنا۔۔"اسے اپنے قریب جھکا دیکھ کر وہ زمین سے اٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا۔۔اس میں اتنا ہی دم ہوتا تو تمہیں ڈھونڈھ لیتا۔۔چوبیس گھنٹے سے تو تم یہاں قید پڑی ہو۔۔کوئی آیا؟"اسنے کلائی میں بندھی گھڑی پر وقت دیکھتے اسے احساس دلایا۔

"ہاشم تم میرے خالہ زاد ہو۔۔اسی رشتے کا لحاظ کر لو۔۔خدارا

مجھے سکون کی زندگی گزارنے دو۔۔"وہ منت سماجت پر اتر آئی تھی۔

"تمہاری زندگی کا سکون میں ہوں۔۔"ہاشم نے اپنے دل پر ہاتھ رکھے سر خم کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا سکون چین سب حیدر ہیں سنا تم نے۔۔مجھے جانے دو ہاشم۔۔"وہ دروازے کی طرف لپکی تو ہاشم نے اسے واپس کھینچتے ہوئے بیڈ پر پٹکا تھا۔

"بہت لمبی زبان ہو گئی ہے تمہاری..میری بات کان کھول کر سن لو کہ وہ ناکارا انسان تمہارے لائق نہیں ہے۔"وہ بھی درشتگی سے غرایا تھا۔

"ناکارا وہ نہیں تم ہو۔۔جو نہ اپنی ماں کا اچھا بیٹا بن سکا نہ بیوی کا اچھا شوہر اور نہ ہی بچوں کا اچھا باپ۔۔تم ایک گھٹیا اور ذلیل انسان ہو۔۔"واپس قدموں پر کھڑے ہوتے ہوئے اسنے ہاشم کو تلخی سے عائینہ دکھایا۔

"اب میں تمہیں ذلیل بن کر دکھاوں گا۔۔"ہاشم کے اٹھے ہاتھ سے اس کے ہونٹ سے کا کنارہ پھٹا تھا۔

"حیدر۔۔"اسی اثنا میں پولیس کے ہمراہ حیدر اور جہانگیر شاہ وہاں آئے تو ہاشم کا گھیناونا کھیل اپنے انجام کو پہنچا تھا۔

"تم تین کی جگہ دس گاڑیاں بدل کر بھی مجھے ڈاج دینے کی کوشش کرتے تب بھی میں اپنی ماہین تک پہنچ جاتا ذلیل آدمی۔۔"اس پر لاتوں اور گھونسوں کی برسات کرتے وہ بمشکل جہانگیر شاہ کے قابو آیا تھا۔

"کنٹرول مائی سن۔۔۔"انہوں نے ہاشم کو بیٹے کے قہر سے بچایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"سر ہم دیکھ لیں گے اسے۔۔"پولیس اسے گرفتا کئے ساتھ لے گئی تھی۔

"ذلیل انسان۔۔۔"جہانگیر شاہ پولیس کے ہمراہ نکل گئے جبکہ وہ اور ماہین اب وہاں اکیلے تھے۔

"اب تمہیں دعوت نامہ دینا پڑے گا؟"اسنے ماہین پر بھی طنز کا تیر چلایا جو اسکے جلال کو دیکھ کر سہم گئی تھی۔اسکا ہاتھ پکڑے وہ اسے لے کر گھر کے لئے نکلا تھا۔

"یااللہ مجھے بچالے۔۔"کمرے میں وہ بیڈ پر مجرموں کی طرح سر جھکائے بیٹھی تھی اور حیدر یہاں سے وہاں چکر کاٹتا اپنے طیش کو دھیما کرنے کی جدوجہد میں تھا۔

"کس کی اجازت سے باہر گئی تھی تم؟"اسکا ترش لہجہ اب بھی دل بند کرنے والا تھا۔

"میں۔۔"

"میں نے شادی کی رات ہی بتادیا تھا کہ تمہیں اکیلے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہو گی۔۔جاو گی تو میرے ساتھ پھر کیا سوچ کر تم اکیلی باہر گئی تھی۔"حیدر کی آواز مزید بھاری ہوئی تھی۔

"میں آپ کے لئے کھانا۔۔"اسکے الفاظ خوف کے مارے حلق میں ہی دم توڑ گئے تھے۔

"مجھ سے پوچھنا تو دور میڈم نے بتانے کی بھی زحمت نہیں کی۔۔مسز حیدر جہانگیر صاحبہ مجھے آنسو نہیں جواب چاہئے۔۔"ایک بیوقوفی کے بعد اب بے وجہ رونے کی یہ مشق اسکی سوچ سے بالاتر تھی۔

"میں تو بس آپ کو راضی کرنے کے لئے۔۔"اسکی حالت اب قابل رحم ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا بس چپ۔۔"اسکی کیفیت کا احساس کرتے حیدر نے پاس بیٹھ کر اسکا سر اپنے کندھے سے لگایا تھا۔

"نہیں آپ کو کوئی فرق تھوڑی پڑتا ہے۔۔میں صدف تھوڑی ہوں جو میرے آنسو آپ کے لئے اہمیت رکھتے ہوں۔۔"اس سے پیچھے ہٹتی وہ اس موقع پر بھی صدف کو نہ بھولی تھی۔

"تم یہ صدف کے طعنے کب تک دو گی مجھے؟"اسکا صبر بھی جواب دے گیا۔

"جب تک مجھے یہ یاد رہے گا کہ آپ اسکے ساتھ۔۔"بولتے بولتے وہ خود ہی حیا کے مارے خاموش ہوئی۔

"ہمارے نکاح کے بعد آپ کے علاوہ میں نے کسی کا تصور تک نہیں کیا اور آپ؟آپ کا یہ وجود میری امانت تھا اور آپ نے امانت میں خیانت کی اس صدف کے ساتھ تعلقات۔۔"کئیں مہینوں سے دل میں رکھی باتیں وہ آج زبان پر لائی تھی۔

"کوئی تعلقات نہیں تھے میرے اس کے ساتھ ماہی۔۔۔جان دیکھو میری طرف۔۔تمہارے ان آنسوؤں کی قسم وہ صرف میری دوست ہے اور اسے اس دن میں نے وہ سب کال پر تم سے کہنے کے لئے کہا تھا صرف تمہیں جلانے کے لئے۔۔نفرت بن کر بھی صرف تم ہی میرے ہواسوں پر سوار رہی یقین کرو مسز تمہارے حیدر نے کبھی تم سے بیوفائی نہیں کی۔"اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لئے وہ اسکے سب تحفظات دور کر گیا تو ماہین بھی پر سکون ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک منٹ۔۔یہ اس کمینے کی حرکت ہے؟درد تو نہیں ہو رہا؟"حیدر کی نظر اسکے گال پر چھپے تھپڑ کے نشان اور ہونٹ کے زخمی کنارے پر گئی تو اسنے کوٹ کی جیب سے رومال نکال کر ہونٹ پر جما خون صاف کیا۔

"آپ اتنا احساس کریں گے تو درد کیسے ہو گا؟"بالآخر اسنے بھی ہر شکوہ بھلایا تھا۔

"آئی ایم سوری۔۔میں نے بہت ستایا نا تمہیں؟"حیدر نے بھی ندامت سے اپنی ہر کوتاہی تسلیم کرتے ہوئے معذرت کی تھی۔

"آپ بہت برے ہیں۔۔"ماہین کا دل پھر سے بھر آیا تھا۔

"اچھا تو یہ اتنا بننا سنورنا میرے دشمنوں کے لئے کیا تھا؟"حیدر نے اسکے نئے جوڑے اور پہنے ہوئے زیورات پر چوٹ کی تھی۔

"وہ تو اسماء سلمٰی نے۔۔"اسنے سارا ملبہ ان دونوں پر ڈالا تھا۔

"میری جھلی بہت پیاری لگ رہی ہو لیکن وعدہ کرو آئندہ یہ حماقت نہیں ہو گی۔"

"کبھی بھی نہیں۔۔"اسنے نفی میں گردن ہلائی۔

"اور یونہی میرے قریب رہو گی۔۔مجھے خود سے دور نہیں کرو گی۔۔"اسکا سینے پر سر رکھنا حیدر کی روح کو قرار بخش گیا تھا۔

"حیدر۔۔"اسنے آنکھیں موندے بہت انسیت سے پکارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمم۔۔۔"وہ بھی بند آنکھوں سے ہی سوال گوہ ہوا۔

"اللہ کرے کہ یہ خواب نہ ہو۔۔"اسکے لہجے میں حسرت اور ڈر تھا۔

"نہیں۔۔پاگل۔۔"اسکے سر پر بوسہ دیتا وہ حصار مزید تنگ کرتا اسے مکمل تحفظ کی یقین دہانی کروا رہا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حیدر۔۔۔"اسے پکارتی پکارتی وہ کچن تک آئی تھی۔

"کیا ہوا؟"ایپرن پہنے وہ ناشتہ تیار کر رہا تھا۔

"آپ یہاں ہیں۔۔"اسے حیدر کو ککنگ کرتا دیکھ کر تعجب ہوا تھا۔

"جی حیدر کی جان آپ کے لئے ناشتہ بنا رہا ہوں۔۔"اس نے آملیٹ پلیٹ میں پلٹا تھا۔

میں بنا دیتی ہوں۔۔"

"بالکل بھی نہیں۔۔تم جا کر تیاری پکڑو۔۔۔پہلے میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں ناشتہ کرواوں گا پھر ہم جائیں گے شاپنگ پر اور رات کو کریں گے لانگ ڈرائیو۔۔"اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے حیدر نے کچن سے نکالا تھا جبکہ ملازمین کو اسنے آج چھٹی دے کر گھومنے پھرنے بھیج دیا تھا۔

"حیدر آپ پورا دن میرے ساتھ رہیں گے؟"وہ بے یقین ہوئی۔

"ہاں حیدر کی جھلی۔۔"اسے وہاں سے بھیج کر وہ دوبارہ چولہے کی طرف دوڑا تھا جہاں چائے کو ابال آنے کو تھا۔

Posted On Kitab Nagri

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ردا یہ کتنی پیاری ہے۔۔تم رو کیوں رہی ہو؟"ردا کو اللہ نے رحمت سے نوازا تو ماہین بھی حیدر کے ہمراہ اس سے ملنے ہسپتال آئی تھی۔

"ہاشم بخاری بیٹی جیسی رحمت کے لائق نہیں تھا بھابھی۔۔"اسے باپ کا بویا سوچ کر بیٹی کے مقدر سے خوف آرہا تھا۔

"اللہ اس کے نصیب بہت اچھے کرے گا دیکھ لینا۔۔"اس نے ننھی شہزادی کا گلابی ناک چوما تھا۔

"بھابھی آپ نے مجھے دل سے معاف کر دیا ہے نا؟"ردا آج بھی اپنی اس نادانی کے باعث ماہین کے سامنے سر نہیں اٹھا پا رہی تھی۔

"ہاں۔۔"ماہین نے بچی کو واپس اس کی گود میں پکڑایا۔

"اور بھائی نے؟"اسے حیدر کی قطع تعلقی تکلیف دیتی تھی۔آج وہ ہسپتال آکر بھی وارڈ میں اس سے ملنے نہ آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"انہیں کچھ وقت اور دو ردا۔۔۔وہ خفا ضرور ہیں مگر تمہاری فکر آج بھی کرتے ہیں۔۔"ماہین نے اسے تسلی دی۔

"کیا ہاشم کبھی جیل سے باہر نہیں آئے گا؟"اسے پہاڑ جیسی زندگی شوہر کے بغیر بوجھ سے کم نہ لگتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بات کروں حیدر سے۔۔"ماہین کو اسکی بے آسرا کیفیت کا احساس تھا جو باپ کے لاکھ اصرار کے باوجود شاہ ولا جانے کو راضی نہ تھی کیونکہ اسے حمزہ کے سوالوں سے خوف آتا تھا۔وہ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر غور و فکر کرنے والا سمجھدار بچہ تھا۔ابھی تو ردا اور فریدہ بیگم نے اسے یہ کہہ کر ٹالا تھا کہ ہاشم کاروباری مصروفیات کے باعث کچھ عرصہ بیرون ملک رکا ہے۔

"نہیں بھابھی۔۔میں بھی نہیں چاہتی کہ میرے بچوں پر اسکا سایہ پڑے۔۔میرا حمزہ کبھی ہاشم جیسا نہ بنے۔۔"اسے حمزہ کی تربیت کا بھی خوف تھا جو ہاشم جیسے باپ سے صرف لوگوں کی زندگیوں میں زہر گھولنا ہی سیکھ سکتا تھا۔

"نہیں بنے گا اس کے پاس تم جیسی ماں ہو گی ہر بات سمجھانے کے لئے۔۔"ماہین نے اسکی ہمت بڑھائی تھی۔کچھ دیر ردا کے پاس بیٹھنے کے بعد جہانگیر شاہ اور رعنا بیگم کے وہاں آتے ہی وہ ہسپتال سے نکل گئی تھی۔رعنا بیگم سے اسنے رسمی سلام دعا ضرور کی تھی مگر ان کے دیے زخم انہیں دیکھتے ہی تازہ ہونے لگتے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حیدر اتنی پیاری اور ملائم تھی ردا کی بیٹی۔۔مجھے لگا کہ کہیں میرے ہاتھوں سے پھسل ہی نہ جائے۔۔جب سے وہ گھر آئی تھی مسلسل ردا کی بیٹی ہی محورِ گفتگو بنی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اوئے دیکھنا اللہ ایک دن ہمیں بھی اتنی پیاری پیاری۔۔ڈھیر ساری بیٹیاں دے گا بلکہ میری تو خواہش ہے کہ اللہ مجھے جڑواں بیٹیاں دے۔۔"اس کے کندھے کی پشت اپنے سینے سے لگائے وہ قریب ہو کر بیٹھا تھا۔

"ہمیں اللہ پاک یہ خوشی دے گا نا؟"اس کی معصومیت پر حیدر جانثار ہوا تھا۔

"ہاں جھلی۔۔دیکھنا میں کتنے ناز اٹھاوں گا اپنی بیٹیوں کے۔"

"اور ان کی ماں کے ؟"اسے اپنے چور پڑے تھے۔

"ابھی کم ناز نخرے اٹھاتا ہوں۔۔"بیوی کی ناشکری پر اس نے منہ پھلایا تھا۔

"آوٹ آوٹ۔۔"تیسری دفعہ وکٹ آوٹ ہونے پر سب بچے بیٹنگ کی غرض سے پچ کی جانب دوڑے تھے۔

"کون سا آوٹ ؟میں ابھی ریڈی نہیں تھی۔۔"اسنے بلے پر اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کی۔

"دیکھو ماہین یہ چیٹنگ ہے۔۔پچھلے آدھے گھنٹے سے ہم لوگ اپنی بیٹنگ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔"حیدر نے بھی تنگ آکر شکوہ کیا۔

"پہلے مجھے ایمانداری سے آوٹ تو کریں۔۔"وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

"انکل ہم نہیں کھیل رہے۔۔۔آپ کی بیوی بہت بڑی چیٹر ہے۔"سب بچے حیدر کو باتیں سنا کر میدان چھوڑ کر اپنے اپنے گھروں کو چل دیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"حد ہو گئی حیدر۔۔۔آج کل کے بچے کتنے بد تمیز ہیں۔۔۔ چلیں شاباش۔۔آپ تو بالنگ کریں۔۔"وہ دوبارہ بیٹنگ کی غرض سے اپنی جگہ واپس جانے لگی۔

"بالنگ کی بچی ابھی بتاتا ہوں تمہیں۔۔"حیدر نے اپنی کیپ اتار کر لان میں ہی پھینکی اور بلا کھینچنے اسکے پیچھے دوڑا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟"مرکزی گیٹ سے جہانگیر شاہ گھر میں داخل ہوئے تو ماہین ان کے پیچھے جا چھپی۔

"ڈیڈ یہ دیکھیں مجھ پر تشدد کر رہے تھے۔۔"اس نے فوراً جھوٹی شکائت کی۔

"حیدر۔۔"وہ اسے بے یقین نظروں سے دیکھنے لگے۔

"اور تم جو چیٹنگ کرتی ہو وہ! اب تو محلے کے بچے بھی مجھے کہہ گئے ہیں کہ میری بیوی بہت بری چیٹر ہے۔"اسنے ماہین کو نقل چڑھاتے ہوئے مزید تپایا۔

"ڈیڈ۔۔"وہ تلملائی تو جہانگیر شاہ بھی قہقہہ لگا کر ہنسے۔

"بس بس اب تم دونوں یونہی مجھ سے شکایتیں ہی کرتے رہو گے یا مجھے ناشتہ بھی کرواو گے۔۔"

"جی ڈیڈ۔۔میں بناتی ہوں۔۔ان جیسی نہیں ہوں۔۔آپ کا بہت احساس ہے مجھے۔۔"اسنے حیدر کو گھورتے ہوئے برا سا منہ بنایا۔

"احساس کی بچی تمہیں بعد میں پوچھتا ہوں۔۔"اسے اندر جاتا دیکھ کر وہ بھی جوابدہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر اب ضد چھوڑ دو یار۔۔گھر واپس چلو۔۔"وہ دونوں چل کر لان میں لگی کرسیوں پر آکر بیٹھے تو جہانگیر شاہ نے وہی بات دہرائی جو یہاں آکر کرنا انکی ترجیحات میں شامل تھا۔

"نہیں ڈیڈ۔۔جہاں میری اولاد کو قتل کیا گیا وہاں میں کبھی واپس نہیں جاوں گا۔"اسکی آنکھیں رنجیدگی سے ماند پڑی تھیں۔

"تمہاری شادی کو دو سال ہو گئے ہیں یار۔۔اب چھوڑ دو یہ ناراضی۔۔"وہ یہی چاہتے تھے کہ انکا گھر پھر سے ایک ہو جو حیدر کی ناراضی ختم کئے بغیر ناممکن تھا۔

"مام کو اب بھی اپنی غلطی کا احساس نہیں ہے۔۔ہوتا تو ایک بار ماہین سے معافی تو مانگتیں۔۔"رعنا بیگم کا اپنے کئے پر اب بھی شرمندہ نہ ہونا اسے زیادہ مایوس کر رہا تھا۔

"میں بہت خوش ہوں کہ تم ماہیں کا اتنا خیال رکھ رہے ہو۔۔اس بچی نے بہت کچھ سہا ہے۔۔"جہانگیر شاہ نے اسکا شانہ تھپتھپا کر شاباش دی۔

"میں بس اپنی غلطیاں سدھارنے کی کوشش کر رہا ہوں ڈیڈ۔۔اب اندر چلتے ہیں ناور نہ میڈم باہر آکر مجھے ڈانٹیں گی۔۔" باپ کی گھر چلنے کی ضد ٹالنے کے لئے اسنے یہی بہانہ بنایا کیونہ ماہین کے سامنے وہ کبھی شاہ ولا کی کوئی بات نہ کرتے تھے۔

"چلو۔۔۔"بیٹے کی چالاقی پر مسکراتے ہوئے وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"ماہین جان جب سب رپورٹس ٹھیک ہیں اور تم میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہے تو کیوں یوں ڈاکٹرز کے پاس جا کر خود کو ہلکان کر رہی ہو؟"ماہین کا آئے روز کسی نئی ڈاکٹر کے پاس جانا اسے سخت ناپسند تھا مگر وہ پھر بھی اسے منا کر ساتھ لے جایا کرتی تھی۔

"مگر۔۔"

"ہمارے مقدر میں اولاد ہو گی تو تم سے ہی ہو گی۔۔میری نسل بڑھے گی میری ماہین سے ہی۔۔اور بہت جلد ایسا ہو گا۔۔"اسکی مایوسی حیدر کا دل کاٹتی تھی۔

"آئی ایم سوری۔۔"پچھلے ایک سال سے وہ عجیب احساس کمتری میں مبتلا ہونے لگی تھی۔

"فاروٹ؟"حیدر نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"فار ایوری تھنگ۔۔"اسنے خود کو مجرم سمجھتے ہوئے سر جھکایا تھا۔

"یو آر دی بلیسنگ آف مائی لائف ماہین حیدر شاہ۔۔"حیدر نے اسکے ماتھے سے ماتھا جوڑے میٹھی سرگوشی کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کھانا کیوں نہیں کھا رہے۔۔"ہاشم کو پلیٹ خود سے دور کرتے دیکھ کر ساتھ قیدی نے پوچھا۔

"بچے یاد آ رہے ہیں۔۔"اسنے دیوار سے ٹیک لگائے درد کی شدت کے باعث آنکھیں بند کیں۔

"کتنے ہیں؟"اس آدمی نے بھی دلچسپی ظاہر کرتے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک بیٹا اور ایک بیٹی جسے میں نے ابھی تک دیکھا بھی نہیں ہے۔"اسے بھی بہت دنوں بعد کوئی دکھ سکھ بانٹنے والا ملا تو وہ خاموش نہ رہا۔دل اپنی بیٹی کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہا تھا۔

"تمہارے بہنوئی نے مقدمہ کیا تھا نا تم پر۔۔"

"ہاں۔۔"حیدر کا ذکر آتے ہی اسکی آنکھوں میں خون اترا تھا۔

"تو بیوی سے کہو کہ تمہیں معافی دلوادے۔۔"

"وہ نہیں مانے گی۔۔"اسے یقین تھا کہ ردا کبھی اسکی باتوں کے جھانسے میں نہیں آنے والی۔

"بیویاں میٹھے بول کی مار ہوتی ہیں میاں۔۔۔کوشش تو کرو۔"اسکا مشورہ ہاشم کو قابل غور لگا تھا کیونکہ ردا اسے ٹوٹ کر چاہتی تھی اور بچوں کے لئے تو وہ اسے معاف کر ہی سکتی تھی۔

ردا اسکا فیڈر تیار کرتی کمرے میں آئی تو شناء مسلسل روئے جا رہی تھی۔حمزہ کے ان دونوں امتحانات چل رہے تھے ورنہ وہ سائے کی طرح بہن کے ساتھ رہتا تھا۔وقت نے اسے چار سال کی عمر میں ہی بہت سمجھدار اور عمر سے بڑا بنا دیا تھا جو ماں کے آنسو اور بہن کی ذمہ داریوں کا احساس کرتا تھا۔چند مہینوں پہلے فریدہ بیگم بھی ہاشم کے دیے غموں کو بوجھ سہتی دنیا کو خیر آباد کہہ گئی تھیں جن کے آخری دیدار کے لئے بھی بیٹا وہاں نہ آیا تھا۔

"کیا ہو گیا میری بیٹی کو؟"اسے گود میں اٹھائے ردا نے فیڈر منہ میں ڈالا تو وہ غٹا غٹ دودھ پینے میں مصروف ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو۔۔"کسی نئے نمبر سے آئی کال اسنے اٹھائی تھی۔

"ردا۔۔"ہاشم اس کا نام لیتے ساتھ ہچکیوں کے ساتھ رونے لگا۔

"ہاشم تم۔۔"ردا کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے لیز ہوئی تھیں۔

"پلیز مجھے معاف کردو۔۔مجھے احساس ہو گیا ہے کہ میں نے تمہارے ساتھ،ماہین کے ساتھ کتنا برا کیا۔۔پلیز۔۔"اسکے لئے الفاظ کی ادائیگی بھی محال تھی۔

"مجھے معاف۔۔"وہ بہت مشکل سے یہ بات کہہ پایا تھا۔

"تم کبھی نہیں سدھر سکتے۔۔"ردا نے اسی دم قطع کلامی کی۔

"اللہ نے مجھے بیٹی سے نوازا ہے ردا۔۔مجھے ہدایت مل گئی ہے۔۔میں تمہارے ساتھ۔۔ہمارے بچوں کے ساتھ خوشحال زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔"اس کا بناوٹی انداز مخلص لگا تھا۔

"نہیں ہاشم اب نہیں۔۔"اسنے دل بدل جانے کے خوف سے کال کاٹ دی۔

"مام۔۔ڈیڈ کہاں ہیں؟کب واپس آئیں گے؟"رات کو حمزہ نے سوتے وقت پھر سے ہاشم کا پوچھا تھا۔

"آجائیں گے بیٹے۔۔"ردا نے اسکے ماتھا چوم کر سمجھایا۔

"آئی رئیلی مس ہم مام۔۔"آنکھیں بند کرتے وہ روہانسا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کیا ہو گیا ماہین کو؟"سلمٰی کی کال پر وہ دوڑتا ہوا گھر واپس پہنچا تو ڈاکٹر ماہین کے ساتھ کمرے میں تھی۔

"پتہ نہیں ڈاکٹر صاحبہ دیکھ رہی ہیں۔۔"وہ دونوں بھی پریشان کمرے سے باہر ہی کھڑی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہین کیا ہو گیا ہاں۔۔"وہ کمرے میں آیا تو ڈاکٹر صفحے پر ہدایات لکھ رہی تھی۔سب کی موجودگی کو پس پشت ڈالتے ہوئے وہ ماہین کے ہاتھ دونوں ہاتھوں میں لئے یوں پیش آرہا تھا جیسے کمرے میں بس وہ دونوں ہی موجود ہوں۔

"یور وائف از ایکسپیکٹنگ۔۔"ماہین کی خاموشی پر ڈاکٹر نے خوشخبری سنائی تھی۔

"یا اللہ تیرا شکر۔۔"تشکر سے اسکی آنکھیں بھی چمکی تھیں۔

"مگر ان کو کمزوری بہت زیادہ ہے۔۔۔"ڈاکٹر نے کاغذ وہاں موجود اسماء کو تھمایا۔

"سن رہی ہو؟"حیدر نے اسے تیکھی نظروں سے دیکھا۔

"کچھ سپلیمنٹس لکھ کر دیے ہیں مگر ان کی ڈائٹ کا خاص خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔۔"اپنا بیگ اٹھاتی ڈاکٹر نے جانے کی اجازت مانگی تھی۔

"جی۔۔"حیدر کے اشارے پر دونوں ملازمائیں اسے دروازے تک چھوڑنے گئی تھیں۔

"میں نے کہا تھا نا تم خوامخواہ فکر کر رہی ہو۔۔"حیدر نے باری باری اسکے دونوں گالوں پر بوسہ دیا۔

"حیدر۔۔"اسنے جیسے ہی خاموشی توڑی تو اپنا ضبط برقرار نہ رکھ پائی۔

"میڈم اب ان گستاخیوں کی اجازت نہیں ہے آپ کو۔۔۔اب سوال ہماری اولاد کا ہے۔۔آئی سمجھ۔۔"اپنے سینے میں پیوست اسکا چہرہ خود سے دور کرتے ہوئے حیدر نے اس کا چہرہ آنسو سے پاک کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی۔۔"اسنے ہاں میں سر ہلایا۔

"تھینک یو سو مچ۔۔"اسے خود سے لگاتا حیدر خوشی سے دیوانہ ہوا تھا۔

حیدر کے جانے کے بعد رعنا بیگم کو شاہ ولا کے در و دیوار خود پر ہنستے محسوس ہوتے تھے۔کونا کونا کاٹنے کو دوڑتا تھا۔جہانگیر شاہ نے تو ایک ڈیڑھ سال سے انہیں مخاطب کرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔بیٹے کی جدائی نے انہیں ماہین کو دیے جانے والی چوٹ کی درد بھری شدت کا احساس کروایا تھا۔وہ غیر تھی مگر اس کے وجود میں پلنے والی وہ ننھی جان تو شاہ خاندان کا خون تھی اور رعنا شاہ اپنے ہی خون سے ہاتھ رنگ بیٹھی تھیں!

"مبارک ہو بلکہ تمہیں تو افسوس ہو گا کہ اللہ ایک بار پھر تمہیں دادی بنانے جا رہا ہے۔۔"تاریک کمرے میں بیڈ سے ٹیک لگائے وہ کارپٹ پر بیٹھی تھیں جب جہانگیر شاہ کمرے کی روشنی بحال کرتے اندر آئے تھے اور انکے ہاتھ میں میٹھائی کا ڈبہ موجود تھا۔

"جہانگیر بس بھی کر دیں پلیز۔۔میں پہلے ہی پچھتاوے کی آگ میں جل رہی ہوں۔۔بیٹا چلا گیا اور بیٹی اجڑ گئی۔۔یہ سب ماہین کے ساتھ برا کرنے کی سزا ملی ہے مجھے۔"جہاں بیٹے کے پھر سے صاحبِ اولاد ہونے کی خوشی تھی وہیں اپنی گزشتہ حماقت پر وہ رنجیدہ بھی ہوئی تھیں۔

"تم نے ماہین کے ہی نہیں اپنے بیٹے حیدر کے ساتھ بھی بہت ظلم کیا ہے رعنا شاہ۔۔"وہ وہیں انکے قریب کھڑے انہیں مزید شرمندہ کرنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"معافی مانگی تو تھی مگر وہ معاف کرنے کو ہی تیار نہیں۔۔"انہوں نے سر کے بال نوچے تھے۔

"کیونکہ تم اسکی اولاد کی قاتل ہو۔۔ماہین جیسے لوگوں کا اللہ وارث ہوتا ہے۔۔تم جیسے سو مل کر بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ وہ نیک نیت۔۔۔اللہ والی۔۔پاکباز بچی ہے۔۔"میٹھائی کا ڈبہ انکے پاس رکھتے وہ کمرے سے نکل گئے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مسز حیدر آپ کو بہت احتیاط کرنی چاہئے۔۔"روٹین چیک اپ کے بعد ڈاکٹر نے اسے کچھ ہدایات دی تھی۔

"جی ڈاکٹر۔۔"حیدر کی روکھی اور خفا نگاہوں کو خود پر مرکوز پاکر وہ دل ہی دل میں دعا گو ہوئی تھی کہ ڈاکٹر کوئی نیا مسلہ نہ بتادے ورنہ شوہر محترم کے ہاتھوں تاریخی عزت افزائی یقینی تھی۔

"کوئی فکر کی بات۔۔"حیدر نے سنجیدگی سے دریافت کیا۔

"ان کا وزن بہت کم ہے اور خون کی بھی شدید کمی ہے۔۔ہدایات پر سختی سے عمل کروائیں آپ کیونکہ یہ صرف آپ کی ہی سنتی ہیں۔۔"دو سے تین ملاقاتوں میں ڈاکٹر کو بھی یقین ہو گیا تھا کہ حیدر بیوی اور ہونے کی والی اولاد کی صحت کو لے کر کس قدر حساس ہے۔

"جی۔۔"اسکی فائل اور پرس ایک ہاتھ میں اٹھائے وہ دوسرے بازو کے حصار میں ماہین کو لئے کمرے سے نکلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر اب بس بھی کر دیں۔۔"گاڑی چلاتے ہوئے وہ پورے راستے ماہین کے کانوں میں رس گھولتا آیا تھا۔

"میری تو کسی بکواس کا اثر نہیں ہوتا تم پر۔۔ پھل تم سے نہیں کھائے جاتے۔۔دودھ تمہیں نہیں پسند۔۔"گاڑی کا گئیر بدلتے ہوئے اسنے بیانات میں نئے الفاظ کا خاطر خواہ اضافہ کیا تھا۔

"حیدر اگر میرا ویٹ کم ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟"اسنے معصوم شکل بنائی۔

"تمہارا قصور یہ ہے کہ تم میں عقل کی بھی شدید قلت ہے ماہین حیدر شاہ۔۔"اسکی نظریں اب بھی سامنے آئے مناظر سے نہ ہٹی تھیں۔

"آئی پرامس آج سے آپ کی ہر بات مانوں گی اب۔۔مجھے آئس کریم کھلا دیں۔۔"اسکے گئیر پر موجود ہاتھ کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھے ماہین نے نئی فرمائش کی تھی۔

"بالکل نہیں۔۔بس گند بلاہ کھانے کا پتہ ہے تمہیں۔۔"حیدر نے اسکا ہاتھ نہ جھٹکا مگر بات ماننے سے صاف انکار کیا تھا۔

"میرے کھڑوس شاہ جی۔۔"ماہین نے اسکا بایاں گال پوری شدت سے کھینچا تو وہ تڑپ کر کراہ اٹھا۔

"ماہی کی بچی آج سے تمہارے سب فرمائشی پروگرام بند۔۔"اسنے بھی سیدھی دھمکی سنائی تھی۔

حیدر کی دن رات محنت اور کاروباری سوجھ بوجھ کے سبب شاہ انڈسٹریز کو بہت وسیع پیمانے پر بیرون ملک سے آرڈر ملنے جا رہا تھا۔جس کا ذمہ دار اسنے اپنی ہونے والی اولاد کے بخت اور بیوی کے ساتھ کو

Posted On Kitab Nagri

ٹھہرایا تھا۔اس کی خوشی دیکھ کر ماہین بھی ساتویں آسمان پر تھی۔ان چند مہینوں میں اسے حیدر نے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا تھا پر اب دو ہفتوں کے لئے اسکا بیرون ملک جانا اسکا دل کاٹ رہا تھا مگر جانا بھی مجبوری تھی جسکے سامنے وہ دونوں ہی بے بس تھے۔

"اوے رو کیوں رہی ہو؟"اسکا سامان باندھتے ہوئے ایک لمحے کے لئے ماہین کی آنکھیں خشک نہ ہوئی تھی تبھی کمرے میں آتا حیدر اسکی غم سے نڈھال حالت پر فکر مند ہوا۔

"آپ دو ہفتوں کے لئے جا رہے ہیں۔۔"آنسو پیتے وہ مزید غمزدہ ہوئی تھی۔

"ماہین میری جان تم یوں روتی رہو گی تو میرا کمرے سے باہر جانا بھی محال ہو جائے گا۔۔"اسے دونوں کندھوں سے تھام کر حیدر نے اپنے سامنے کیا تھا۔

"اتنے بڑے گھر میں آپ کے علاوہ کون ہے میرا؟"رو رو کر اسکا چہرہ بالخصوص ناک اناری ہوئی تھی۔

تم اکیلی نہیں ہو پاگل۔۔۔بھول گئی ہو اب ایک اور زندگی بھی جڑی ہے تمہارے ساتھ۔۔اس ننھی جان کا ہی خیال کر لو۔۔"اسے ہونے والی اولاد کا دلاسہ دے کر شوہر نے خاموش کروانا چاہا۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے حیدر۔۔۔اگر اس بار بھی کچھ۔۔"اسکے سینے میں خود کو سموئے وہ گھبرائے انداز میں بولی۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔میں کچھ نہیں ہونے دوں گا اور اب کوئی بھی ہماری خوشیوں کے درمیان آیا تو سیدھا قبر میں جائے گا۔۔"اسکے گرد حصار سخت کئے حیدر بھی دوٹوک انداز میں جوابدہ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر۔۔"اسنے الگ ہوتے ہوئے سر اٹھا کر حیدر کا چہرہ دیکھا تو سمندر سے بھی گہری بھوری آنکھیں اسکا دل ڈبو دینے کو تھیں۔

"حیدر کی جان۔۔۔حیدر کی ماہین تمہارا حیدر ہے نا وہ تمہیں یا ہماری اولاد کو کچھ نہیں ہونے دے گا۔۔ویسے بھی اسما سلمی ہیں نا اور میں بھی تو چوبیس گھنٹے تم سے رابطے میں رہوں گا نا۔۔"اسکے گالوں سے آنسو چنتے ہوئے حیدر نے بہت نرمی سے اسے سمجھایا تھا۔

"آپ پلیز جلدی آیے گا۔۔"اسکے خدشات ٹلنے کے روادار نہ تھے۔

"میلا بے بی۔۔مجھے پہلے اچھی سی مسکراہٹ کے ساتھ رخصت تو کرو۔۔لو پھر رونا شروع۔۔ماہی۔۔"اسکی بات مکمل ہوتے ساتھ وہ پھر سینے میں سر چھپائے زار و قطار رونے لگی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مجھے سچ میں یقین نہیں آرہا۔۔تمہارا مطلب ٹوینز۔۔"یہاں آنے کے دو دن بعد ہی ماہین نے اسے کال پر جڑواں اولاد کی خوشخبری سنائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی حیدر۔۔"تشکر سے اسکی آواز بھی بھر آئی تھی۔

"یار بیٹیاں ہی ہیں نا؟"وہ گویا تصدیق کر رہا تھا۔

"جی حیدر۔۔"حیدر اگر اس لمحے سامنے ہوتا تو ماہین کی سرخیاں ٹپکاتے گالوں کو باری باری لبوں سے لگا لیتا۔

Posted On Kitab Nagri

"یس۔۔۔دیکھنا میں اپنی شہزادیوں کو کتنے پیار اور ناز سے پالوں گا کہ دنیا میری تربیت کی مثال دے گی۔۔"وہ پہلے صوفے سے اچھل کر کھڑا ہوا تھا پھر آنکھوں سے چھلکتے خوشی کے آنسو کو بائیں ہاتھ کی پشت سے پونچھتے بہت کچھ سوچ بیٹھا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی اللہ بھی بس آپ کی کیوں سنتا ہے!"اسنے حیدر کی قسمت پر رشک کیا تھا جو جس چیز کی حسرت کرتا پلک جھپکتے اسے مل جایا کرتی تھی۔

"کیونکہ میں اللہ کی اس بندی کی جو سب باتیں سنتا ہوں۔"اسنے شوخی سے جواب دیا۔

"آپ پلیز جلدی واپس آجائیں حیدر۔۔"اسکے جانے کے بعد ماہین کے دل میں دن رات ڈھیروں وسوسے اٹھتے تھے۔

"میری جان میں خود کتنا بے چین ہوں یہاں۔۔تمہاری سوچ ہے۔۔"وہ بھی افسردگی سے بولا۔

"آپ کی بیوی اور بیٹیوں کو آپ بہت یاد آرہے ہیں۔۔"

"مجھے بھی تم تینوں بہت یاد آرہی ہو ماہی۔۔۔"اسنے بھی محنت پاش لہجے میں اپنی حسرت ظاہر کی تھی۔

اس کی آنکھ کھلی تو حیدر ایک بیٹی کو خود سے لگائے وارڈ کے یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا اور دوسری صاحبزادی پھپھو کی گود میں آرام فرما رہی تھی۔

"لیجیے آپ کی مما بھی جاگ گئیں۔۔"اسے ہوش میں آتا دیکھ کر حیدر نے اسکی پیٹھ پیچھے سرہانہ رکھتے اسے بیٹھایا تھا جبکہ دوسرے بازو کے حصار میں بیٹی کو سینے سے ایک لمحے کے لئے جدا نہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اوئے جھلی۔۔۔اب یہ آنسو کس بات کے؟"زمل کو بیوی کی گود میں رکھتے ہوئے حیدر نے اس کی آنسوؤں سے لبریز آنکھوں کو دیکھا تھا۔

"بھابھی یہ دونوں تو سیم بھائی کی کاپی ہیں۔۔"ردا دوسری بیٹی کو بھی اسکی گود میں لٹاتے ہوئے بولی

"میری بیٹیاں جو ہیں۔۔بابا کی شہزادیاں۔۔"حیدر نے شرٹ کے کالر چڑھائے تھے۔

"مجھ پر دونوں نہیں گئیں؟"ماہین نے دونوں بیٹیوں کو دیکھا خو ٹکٹکی باندھے ماں کو دیکھ رہی تھیں اور شکل وصورت میں ہو بہو باپ کا عکس دکھائی دیتی تھیں۔

"ایک فیصد بھی نہیں۔۔ہاں ایک کی بس آنکھیں تم پر گئی ہیں۔۔"حیدر نے بغور دونوں کا چہرہ دیکھا تو ایک بیٹی کی سیاہ آنکھیں فقط ماں سے مشابہت رکھتی تھیں۔

"اللہ پاک تیرا لاکھ شکر تو نے مجھے اس خوشی سے نوازا۔"ماہین نے ان دونوں کو خود سے لگا کر شکر گزار انداز میں آنکھیں بند کیں تو دونوں آنکھوں سے آنسو بہتے چلے گئے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آرام سے تم اب ریسٹ کرو۔۔۔میں آتا ہوں۔۔"گھر آنے کے بعد حیدر اسے سیدھا کمرے میں لایا تھا۔

"حیدر۔۔"بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے اسنے حیدر کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

"ہمم۔۔۔"وہ بھی اسکے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"آئی لوّیو۔۔۔"اظہار کرتے ہوئے اس کے چاند چہرے پر حیا کی سرخیاں بکھری تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا؟"حیدر جان بوجھ کر انجان بنا۔

"آئی لوّیو حیدر۔۔۔"اسنے شرماتے ہوئے اپنی بات دہرائی۔

"بڑی جلدی بول دیا! تین سال اور لے لیتی۔۔۔"اسنے موقع کی مناسبت سے طعنہ دیا تو ماہین کا منہ پھولا تھا۔

"بولنا تو بہت پہلے چاہتی تھی مگر حالات۔۔"وہ کچھ بولتے بولتے خود ہی رکی تھی۔

"بس۔۔آج میں اتنا خوش ہوں جان کہ میں بتا نہیں سکتا۔۔"حیدر نے ہاتھ کو تھپتھپاتے ہوئے اظہار کا خیر مقدم کیا۔

"پھر مجھے ایک تحفہ چاہیئے آپ سے۔۔وعدہ کریں کہ انکار نہیں کریں گے۔۔۔"اسنے حیدر کے ساتھ سختی سے تھامے تھے۔

"وعدہ۔۔۔"وہ بلا جھجھک راضی ہوا۔

"ہاشم کو رہا کروادیں۔۔۔آپ نے وعدہ کیا تھا کہ انکار نہیں کریں گے۔۔"حیدر کو ہاتھ واپس کھینچتے دیکھ کر اس نے گرفت اور سخت کی تھی۔

"سو جاو۔۔۔"حیدر نے ہاتھ واپس کھینچ لئے۔

"حیدر پلیز۔۔۔"اس نے دوبارہ حیدر کا دایاں ہاتھ تھام لیا۔

"پہلے ہاتھ چھوڑو میرا۔۔"اسکا لہجہ یکسر تبدیل ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں۔۔۔جب بھی میں آپ کا ہاتھ تھام کر کوئی بھی ضد کرتی ہوں تو آپ منع نہیں کرتے۔۔"وہ بضد ہوئی۔

"کیونکہ تمہارے یہ ناخن میری جان نکال دیتے ہیں۔۔"اسنے ہاتھ چھڑواتے ساتھ بیوی کو جلد میں پیوست ناخن کے نشان دکھائے۔

"آپ کی بیٹیاں ابھی تین دن کی ہیں اور آپ کتنا تڑپ جاتے ہیں انکے لئے۔۔ثناء اور حمزہ کا سوچیں۔۔انہیں بھی باپ کی ضرورت ہے۔۔"اسنے حیدر کو قائل کرنے کے لئے ہر جذباتی حربہ آزمایا تھا۔

"وہ باپ کہلانے لائق ہے؟"حیدر استہزایہ انداز میں مسکرایا۔

"ردا نے بتایا ہے مجھے کہ وہ بہت شرمندہ ہے اور بہت یاد کرتا ہے اسے۔۔بچوں کو۔۔"ماہین اسکے قائل ہونے کی امید لگتے ہی مزید جذباتی ہوئی۔

"ہمم۔۔تمہیں بیوقوف بنانا اس دنیا کا سب سے آسان کام ہے ماہین حیدر۔۔"حیدر نے اسکے ماتھے پر ایک چت لگائی تھی۔

"ردا بیچاری کتنی اذیت میں ہے۔۔ہاشم نے ڈیڈ سے بھی کتنی معافیاں مانگی ہیں۔۔اسے سبق مل گیا ہے۔۔اب آپ بھی معاف کردیں۔۔آپ کو ہماری شہزادیوں کا واسطہ۔۔"اسنے تنگ آکر بیٹیوں کا حوالہ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"شہزادیاں وہ صرف میری ہیں آئی سمجھ۔۔"حیدر نے اکتا کر اسکی بات کاٹی۔

"توان کے لئے مان جائیں۔۔"

"ان کے لئے نہیں۔۔۔ان کی ماں کے لئے اس کے کمینے کزن کو معاف نہیں کر رہا لیکن رعایت ضرور دے رہا ہوں۔۔ایک بات ذہن نشین کر لو اگر وہ مجھے شاہ ولا یا ہمارے گھر کے آس پاس بھی نظر آیا تو تمہاری شامت آجائے گی۔۔"بالآخر بہن کا خیال کرتے ہوئے وہ بھی راضی ہو ہی گیا۔

"نہیں ردا نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ اس کا شاہ خاندان سے آمنا سامنا ہی نہیں ہو گا۔۔"اسنے اگلی حکمت عملی بتائی۔

"اوہ تو محترمہ پہلے ہی سب حکمت عملی بنا کر بیٹھی ہیں نند صاحبہ کے ساتھ۔۔"حیدر نے اس ترچھی نگاہوں سے دیکھ کر استفسار کیا۔

"مجھے مان جو تھا کہ میرے شاہ صاحب میری بات نہیں ٹالتے۔۔تھوڑے کھڑوس ضرور ہیں مگر مجھے کبھی انکار نہیں کرتے۔۔"وہ بھی اٹھلائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اب لیٹ جاو۔۔میں ذرا اپنی شہزادیوں کو سنبھال لوں۔۔"اسے لٹا کر کمفرٹر اوڑھواتا وہ کمرے سے سیدھا ہال کو گیا تھا جہاں جہانگیر شاہ اور ردا دونوں صاحبزادیوں کو سنبھالنے میں مگن تھے۔

"بھائی آپ تو دو دن میں کی ایکسپرٹ ہو گئے ہیں۔۔۔"ہسپتال سے لے کر گھر آنے تک ردا نے بھائی کی ہر حرکت پر نظر رکھی ہوئی تھی جو گھریلو اماں کی طرح بیٹیوں کا ہر مسلہ چٹکیوں میں سمجھ جاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اولاد انسان کو ایکسپرٹ بنا دیتی ہے۔۔"زمل کو تھپتھپاتا وہ جوابدہ ہوا۔

"ان کے نام۔۔۔"جہانگیر شاہ نے گرمجوشی سے پوچھا۔

"وہ تو میں نے پہلے ہی طے کر لئے تھے۔۔زمل حیدر اور امل حیدر۔۔"اسنے گود میں اٹھائی بیٹی کو زمل اور باپ کی گود میں آرام فرماتی بیٹی کو امل نام سے نوازا تھا۔

"ماشاللہ۔۔۔"جہانگیر شاہ کو نام بے حد پسند آئے تھے۔

"ڈیڈ ایک کام اور کرنا ہے۔۔"

"کیا؟"

"وکیل کو بلا لیں۔۔میں ہاشم کو معاف کرنے کے لئے تیار ہوں۔"اسنے دل پر پتھر رکھے یہ جملہ ادا کیا تھا۔

"بھائی۔۔۔"پاس کھڑی ردا بھی بھائی کی اعلی ظرفی پر حیران ہوئی تھی جو بہن کے مستقبل کی خاطر بیوی کے مجرم کو باآسانی معاف کر گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اللہ تمہیں خوش رکھے۔۔اگر وہ واقعی سدھرنا چاہتا ہے تو میں بھی تم دونوں کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔"اسکے پاس چل کر آتے ہوئے حیدر نے اسکے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھ کر ہر شکوہ فراموش کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینکس بھائی۔۔"اسکے سینے سے لگی وہ بھی آبدیدہ ہوئی تھی کیونکہ ایک مدت بعد حیدر جہانگیر آج اسے اپنا پرانا حیدر بھائی لگا تھا جو اسے درحقیقت معاف کر چکا تھا۔

"تمہیں تھینکس کسی اور کو بولنا چاہیئے۔۔"اسے چھیڑتا وہ تیور چڑھا گیا۔

"میں بول کر آتی ہوں۔۔"ردا خوشی خوشی ماہین کے کمرے کو دوڑی تھی۔

"نالائق۔۔"وہ باپ کے پہلو میں بیٹھا تو جہانگیر شاہ نے اسکے سر پر تھپڑ لگایا تھا جو اس معاملے پر باپ کو مسلسل ٹال مٹول کرتا آج بیوی کی ایک فریاد پر مان گیا تھا۔

"ڈیڈ انکے سامنے تو نہ ماریں۔۔کیا عزت رہے گی میری۔۔"اسنے رونے کی اداکاری کی تھی۔

"تمہاری مام گھر آنا چاہتی تھیں مگر میں نے روک دیا۔۔"وہ محتاط انداز میں بولے تھے۔

"میرے گھر کے دروازے کسی پر بند نہیں ہیں ڈیڈ لیکن مام پر میں چاہ کر بھی اعتبار نہیں کر سکتا۔۔"وہ خود بھی اس موقع پر ماں کی کمی محسوس کر رہا تھا مگر انطکا گزشتہ دشمندانہ قدم سوچ کر جذبات پر قابو کئے ہوئے تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ بہت شرمندہ ہے بیٹے۔۔"انکے دن رات بہتے آنسوؤں میں جہانگیر شاہ کو فقط پچھتاوا اور ملال دکھائی دیا تھا۔

"اور میں ان سے اتنا ہی خائف ہوں۔۔"اسنے سرآہ بھری تھی۔

"بس بس میری شہزادی۔۔"اسی دوران زمل روئی تو حیدر اسے اٹھائے یہاں سے وہاں ٹہلنے لگا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"بس ردا اور نہیں۔۔"ردا نے زبردستی اسے سوپ کا آدھا باول پلا دیا تھا۔

"بھابھی بھائی نے سن لیا تو شامت آجائے گی آپ کی۔۔"ردا نے اسے حیدر کی دھمکی دی۔

"انہیں اب فرصت نہیں ملے گی۔۔یقین مانو ان تین دنوں میں ان دونوں کو دس منٹ سے زیادہ گود میں نہیں اٹھایا میں نے ابھی تک۔۔حیدر کا دل بھرے تو مجھے موقع ملے۔۔"گھر آنے کے بعد حیدر کی اولاد کے ساتھ نہ ختم ہونے والی مصروفیات کا سلسلہ جاری تھا جس کے باعث ماہین بیٹیوں کو جی بھر کر اٹھا بھی نہ پائی تھی۔

"بھائی نے تو مجھے اور ڈیڈ کو بھی بمشکل انہیں اٹھانے دیا ہے۔۔جانتی ہیں مام بتاتی ہیں کہ جب میں چھوٹی تھی تو بھائی گھنٹوں مجھے اٹھا کر گھومتے تھے۔۔"ہاشم کی رہائی کی امید لگتے ہی ماہین نے ردا کی آنکھوں میں الگ ہی چمک دیکھی تھی۔

"تم خوش ہو نا ردا؟حیدر مان گئے ہیں ہاشم کی رہائی کے لئے۔۔"وہ بھی ردا کی خوشی میں خوش تھی۔

"جی بھابھی۔۔۔تھینک یو سو مچ۔۔بھائی کو آپ ہی منا سکتی تھیں۔۔۔"وہ شکر گزار ہوئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"میرا کتنا دل چاہ رہا ہے تمہارے پاس آنے کا مگر ابراہیم نے مجھے حیدر بھائی سے نظریں ملانے لائق نہیں چھوڑا۔۔"وہ کمرے میں داخل ہونے ہی والا تھا جب اسپیکر پر لگی کال سے برامد ہوتی سمین کی آواز نے اسکے قدم وہیں روکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"آپی وہ آپ کی بہت عزت کرتے ہیں۔"ماہین دونوں بیٹیوں کو تیار کرنے کے ساتھ ساتھ کال پر اس سے بات کر رہی تھی۔

"تمہیں تو کوئی پریشانی۔۔"

"نہیں آپی۔۔حیدر نے اس وقت غصے میں ڈانٹ دیا تھا ورنہ محبت بہت کرتے ہیں مجھ سے۔۔یقین کریں مجھے تو بچیوں کے کام تک نہیں کرنے دیتے۔۔ساری ساری رات ان دونوں کے ساتھ جاگتے ہیں۔۔"حیدر کی محبت سے اسکی زندگی حسین اور مکمل ہو چکی تھی۔

"تمہیں زندگی سے جتنے شکوے تھے اللہ نے حیدر کے ساتھ کی صورت میں دور کر دیے ہیں ماہی۔۔"سمین بھی غموں میں ڈوبی زیست گزار کر اس خوش نصیب مقام پر پہنچنے پر بہن کے اچھے مستقبل کے لئے دعا گوہ تھی۔

"اللہ نے مجھے اوقات بڑھ کر نوازا ہے آپی لیکن پھر بھی آپ کی کمی محسوس ہوتی ہے۔۔"اتنے اہم موقع پر بہن کی کمی اسنے ہر لمحہ محسوس کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مما کی جان۔۔"حیدر کمرے میں آیا تو وہ جھک کر بیڈ پر لیٹی امل کا ناک چوم رہی تھی۔

"میڈم آپ کی جان میں ہوں اور یہ دونوں آپ سمیت میری جان ہیں۔۔"اسنے ماہین کی تصیح کی تھی۔

"آپ آفس کب سے جائیں گے؟"اس کا دو ہفتوں سے چوبیس گھنٹے گھر رہنا ماہین کو عجیب بھی لگ رہا تھا جو اسے اپنے یا بیٹیوں کے کسی کام کو ہاتھ نہ لگانے دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جب بھی کوئی اہم میٹنگ ہوتی ہے تو چکر تو لگا آتا ہوں ناں!" اسنے جھکتے ہوئے دونوں بیٹیوں کے گال چومے تو نیند میں بھی زمل باپ کے لمس پر مسکرائی تھی۔ان باپ بیٹی کی محبت اکثر ماہین کو بھی چونکا دیا کرتی تھی۔وہ جو ماں کے ہزار لاڈ پر بھی رونا بند نہ کرتی باپ کی ایک تھپکی پر پر سکون ہو کر سو جایا کرتی تھی۔اکثر وہ محض باپ کے قدموں کی چاپ پر ہی یوں متوجہ ہو جایا کرتی تھی جیسے اسکی ان آہٹوں سے صدیوں کی شناسائی ہو۔دوسری طرف امل کا جھکاو ماں کی طرف تھا مگر زمل کی نسبت وہ بہت سست اور محدود فطرت کی بچی تھی اسکے سونے جاگنے کا ایک وقت مقرر تھا جسکے خلاف وہ ان دو ہفتوں میں نہ گئی تھی۔

"مجھے ان کے کام کرنے دیا کریں ورنہ میرے لئے مشکل ہو جائے گی حیدر۔۔" وہ جو زمل کا فیڈر تیار کر کے لایا تھا اب زمل کو گود میں لئے اسکے منہ سے فیڈر لگاتے ساتھ ساتھ اسے تھپتھپا رہا تھا۔اسے یہ بھی یاد رہتا تھا کہ کب کون سی بیٹی جاگتی ہے اور کون سوتی ہے! ماہین اس کی ان باریک بینیوں پر حیرت زدہ ہو جایا کرتی تھی کیونکہ یہ اسکے کرنے کے کام تھے جو حیدر جہانگیر شاہ خود سرانجام دیا کرتا تھا۔

"تم نے ہی تو ساری عمر ان کے اور میرے کام کرنے ہیں۔۔یہ وقت آرام کا ہے۔۔" زمل نے سوتے ہوئے ہی لمحوں میں فیڈر خالی کیا تو حیدر نے رومال سے اسکا منہ صاف کیا۔

زمل کے بائیں گال پر تل بناتا ہوں اور امل کے دائیں گال پر۔۔" اسے تھپتھپا کر واپس لٹاتے حیدر نے دونوں بیٹیوں کے گالوں پر تل بنایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"واہ بڑی پہچان ہے آپ کو۔۔"ماہین اس کی پھرتیوں پر مسکرائی تھی۔

"ماہی۔۔تم اگر آپی سے ملنا چاہتی ہو تو میں انکی فلائٹ بک کروا دیتا ہوں۔۔وہ آکر تم سے مل سکتی ہیں۔۔"اسنے ماہین کو پیشکش تو اس کے چہرے پر الگ ہی تاثرات آدھمکے تھے۔

"واقعی؟آپ کو کوئی اعتراض۔۔"وہ بے یقین ہوئی۔

"نہیں جھلی۔۔انکی تو کوئی غلطی نہیں تھی۔۔"حیدر نے کوئی اعتراض ظاہر نہ کیا۔

"مگر بھائی انہیں نہیں آنے دیں گے۔۔۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے پھر سے مایوس ہوئی۔

رہائی ملنے کے بعد گھر آئے اسے کئیں گھنٹے گزر چکے تھے مگر زبان سے ایک لفظ ادا نہ ہوا تھا۔ماں کی میت کا آخری دیدار نہ کرنے کا رنج الگ ستائے جا رہا تھا اس پر بیٹی کو ایک سال بعد دیکھنے کا غم و غصہ اپنی جگہ تھا۔

"بابا کی جان۔۔۔بابا کے بچے۔۔"پچھلے پانچ گھنٹے سے وہ بیڈ پر ٹیک لگائے خاموش بیٹھا تھا۔وہ ثناء کو سینے میں بھینچے ہوئے تھا جبکہ حمزہ اسکی گود میں سر رکھے یوں پر سکون سویا تھا جیسے باپ سے بچھڑنے کے بعد آج جا کر چین کی نیند میسر ہوئی ہے۔

"ہاشم۔۔۔"ردا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کھانے کی ٹرے لئے کمرے میں آئی تھی۔

"ہمم۔۔۔"اسنے سر اٹھا کر ردا کو دیکھا تو اسکی آنکھوں میں ٹھہری سرخی کو دیکھ کر بیوی کا سراپا کپکپایا تھا۔

"کچھ کھالیں۔۔۔"اسنے بیڈ کے کنارے کھانے کی ٹرے رکھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں مجھے ابھی اپنے بچوں کے ساتھ رہنا ہے۔۔"ہاشم نے دوبارہ سر ثناء کے ماتھے سے جوڑے آنکھیں بھینچی تھیں۔

"ڈیڈ۔۔۔"حمزہ یوں ڈر کر جاگا جیسے باپ کے پھر چھوڑ کر جانے کا خوف ہو۔

"ڈیڈ کی جان ڈیڈ نے بہت یاد کیا آپ دونوں کو۔۔"ہاشم نے جھک کر اسکا ماتھا چوما تو وہ پھر میٹھی نیند جا سویا۔

"نہیں چھوڑوں ماہین اور حیدر تم دونوں کو۔۔۔تمہاری دی گئی ایک ایک اذیت کا دگنا حساب لے گا ہاشم بخاری۔۔اس دفعہ ایسا کھیل کھیلوں گا کہ شاہ خاندان کی سات نسلیں یاد رکھیں گی۔۔۔"اپنے بچوں کو یوں احساسِ کمتری کی کیفیت میں دیکھ کر اسکے شیطانی ارادے اور بھی پختہ ہوئے تھے۔

"حیدر بھائی یہ ٹھیک ہے؟اسما نے ماہین کے دونوں ہاتھ مہندی سے بھر دیے تھے جس میں سے ایک ہاتھ کی مہندی تقریباً خشک بھی ہو چکی تھی۔

"ہاں زبردست ہے۔۔"وہاں آتے حیدر نے مہندی اسکے ہاتھوں سے پکڑ کر اسے وہاں سے چلتا کیا اور اب خود اسکے پاس آ بیٹھا تھا۔

"حیدر امل اور زمل کو کون سنبھالے گا؟"اسنے خفگی سے پوچھا۔

"ابھی تک تم سنبھالتی آئی ہو؟میں اپنی شہزادیوں کو خود سنبھال سکتا ہوں۔۔دل میں لکھتا ہوں۔۔مسز حیدر۔۔"ہتھیلی پر بنا خالی دل اسے کچھ خاص پسند نہ آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر۔۔"

"کیا بیوی۔۔۔تمہاری سالگرہ ہے اور ہماری شہزادیاں بھی تو چار ماہ کی ہو گئی ہیں۔۔آج تو ان کی ماما کو دلہن کی طرح سجنا پڑے گا بس۔۔"اسنے اپنی کاروائی بہت مہارت سے مکمل کی تھی۔

"آپ بہت کیوٹ ہیں۔۔"ماہین نے جان بوجھ کر اس کا سائیڈ پف خراب کیا تھا۔

"بال مت چھیڑا کرو ماہی۔۔"بالوں کو ہاتھ لگانا حیدر جہانگیر کو ہمیشہ سے سخت ناگوار گزرتا تھا۔

"میلا بے بی۔۔"اسنے حیدر کی ہی نقل اتارتے ہوئے اس کا دایاں گال کھینچا تو مہندی اسکے گالوں پر بھی لگی تھی۔شام کی تقریب کا سارا اہتمام اسنے بہت دھوم دھام سے کیا تھا۔آج رعنا شاہ بھی ماہین منزل مدعو تھیں اور چار مہینوں بعد جا کر وہ اپنی پوتیوں کو دیکھ رہی تھیں جس کے باعث ان کی گرمجوشی کا عالم ہی کچھ اور تھا۔دونوں پوتیوں کو دیکھتے ہی انکے گال چومتے وہ آبدیدہ ہوئی تھیں جس کے سبب ماہین کی آنکھیں بھی اشکبار ہوئی تھیں۔اپنی انا کو بھلائے وہ سب کے سامنے ماہین سے معذرت خواہ ہوئی تو وہ بھی انکے جڑے ہاتھوں کے آگے اپنا دل پگھلنے سے نہ روک پائی۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔"اسنے کیک کاٹا تو سب ایک ساتھ بلند آواز میں بولے تھے۔اسنے باری باری سب کو کیک کھلایا تھا۔

"حیدر ماں کو ساری عمر معاف نہیں کرو گے؟"تقریب کے دوران بھی بیٹے کی لاتعلقی ماں کا دل چھلنی کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کر دیا ہے مام۔۔"اسنے مسکراتے ہوئے انکا خدشہ دور کیا۔

"تو گھر آجاو۔۔"انکا لہجہ نم پڑا۔

"نہیں آسکتا۔۔آپ کا جب دل چاہے یہاں آجایا کریں۔۔"اس نے آگے بڑھ کر ماں کا ماتھا چوما تھا۔

"بالکل تم جیسی ہیں دونوں۔۔"اسی اثنا میں زمل ماہین کی گود میں رونا شروع ہوئی باپ نے اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔

"پر اللہ کرے کہ انکا دل اور ظرف بالکل اپنی ماں پر جائے۔۔"رعنا بیگم نے پوتی کے دونوں گل سہلائے تو حیدر نے اپنی خواہش ظاہر کی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ابا بابا۔۔"وہ ہال میں پُش اپس کر رہا تھا اور دونوں بیٹیاں کارپٹ پر سامنے لیٹی تھیں۔جھکتے ہوئے حیدر باری باری دونوں بیٹیوں کی پیشانی پر بوسہ دے رہا تھا۔

"ارے واہ۔۔"اخری باری پر دونوں نے باپ کے سر کے بال سختی سے اپنی چھوٹی چھوٹی مٹھیوں میں دبوچے تو ماہین ہنسی پر قابو نہ رکھ پائی کیونکہ حیدر جہانگیر کے ساتھ یہ گستاخی سرزد کرنے کا اختیار تو پانچ سالوں میں اسے بھی حاصل نہ ہوا تھا۔

"آپ تو بھول ہی گئے ہیں کہ آپ کی ایک عدد بیوی بھی ہے۔۔"ورزش ختم ہوتے ہی دو سالہ زمل نے ہاتھ میں پکڑے تولیے سے باپ کا چہرہ پونچھا تو اسنے دونوں بیٹیوں کو گود میں بیٹھا لیا تھا۔اسی اثنا میں ماہین دونوں بیٹیوں کے لئے دودھ کے فیڈرز لئے وہاں آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ابا میرے ہیں۔۔"زمل نے امل کو چڑھایا تھا۔

'میرے بھی۔۔۔"وہ بھی منمنائی تھی۔

"ابا دونوں شہزادیوں پر قربان جائیں۔۔"ان دونوں کو فیڈر تھماتے ہوئے ماہین نے امل کو اپنی گود میں لٹایا اور زمل حسب عادت باپ سے جا چپکی تھی۔

"آپ نے انہیں بہت بگاڑ دیا ہے۔۔"ان دونوں کی ہر فرمائش پر حیدر کی جی حضوری ماہین کو اپنی پرورش کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ لگتی تھی جو بیٹیوں کی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے نہ دن دیکھتا تھا نہ رات۔۔

"میری شہزادیاں جو ہیں۔۔"اسکا وہی مخصوص جواب تھا۔

"اور میں کون ہو؟"شوہر کی بے پناہ محبت پر اسے اپنی ہی اولاد سے جلن سی محسوس ہونے لگتی تھی جو بیٹیوں کے آتے ہی بیوی کو جیسے بھول ہی گیا تھا۔

"آپ میرے دل کی ملکہ عالیہ ہیں۔۔میں انہیں لٹا کر آتا ہوں۔"اسکا ناک دباتا بیٹیوں کو لئے وہ کمرے میں چلا گیا جو فیڈر پیتے ساتھ ہی میٹھی نیند سو چکی تھیں۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حیدر۔۔کچھ بات کرنی ہے۔۔"وہ بیٹیوں کو بیڈ پر لٹا کر مڑا ہی تھا تو ماہین کمرے میں چلی آئی تھی۔

"اب کیا ہو گیا؟"اسکا محدود انداز بتا رہا تھا کہ آج حیدر کی محبت کا پھر سخت امتحان لیا جانے والا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"میری ایک بات مانیں گے ؟"اسنے گفتگو کا آغاز ہی یوں کیا تو وہ سمجھ گیا کہ اب ان کی طویل بحث ہونے کو ہے۔

"آج تک ٹالی ہے ؟"بیڈ کے کنارے بیٹھتے ہوئے اسنے ماہین کو بھی پاس بیٹھنے کا اشارا کیا۔

"گھر واپس چلتے ہیں حیدر۔۔"اس کا ہاتھ تھامتی وہ اسی روایتی انداز کو لوٹی تھی۔

"ہاتھ چھوڑو۔۔"حیدر کی دماغ کی رگیں تنی تھیں۔

"پہلے حامی بھریں۔۔"اسنے بھی ڈھیٹاہٹ کا مظاہرہ کیا۔

"تم اب میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو ماہین۔۔"اس کی انوکھی فرمائشوں پر وہ بھی بیزاریت سے شکوہ کر گیا۔

"حیدر ہماری بیٹیوں کو دادا دادی کے پیار کی ضرورت ہے۔۔"امل اور زمل کا بار بار دادی کے گھر جانے کی ضد کرنا اسے احساس دلاتا تھا کہ وہ اتنے بڑے گھر میں بزرگوں کی کمی شدت سے محسوس کرتی ہیں۔

"انکے پاس میں ہوں۔۔تم ہو۔۔اتنا کافی ہے۔۔"اسکے کانوں پر جوں نہ رینگی تھی۔

"نہیں کافی حیدر۔۔"وہ تلملائی تھی۔

"یہ بحث ختم ہو سکتی ہے یا میں انہیں لے کر کمرے سے چلا جاوں ؟"وہ اس بات کا قائل ہونے کا کوئی ارادہ نہ رکھتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے ان رشتوں کی محرومیاں جھیلی ہیں تبھی ہماری بیٹیوں کو اس اذیت سے بچانا چاہتی ہوں۔۔"وہ روہانسی تو حیدر اسکا منہ تکتا رہ گیا کہ وہ اتنی محبت اور توجہ کے باوجود ناشکری کا مظاہرہ کر رہی تھی ورنہ حیدر جہانگیر تو ہر خوشی ان تینوں کے قدموں میں لا رکھتا تھا۔

"ان کا باپ انہیں ہر خوشی دینے کے لئے زندہ ہے۔۔میں مر گیا تو وقتی سہاروں کی تلاش کرنا۔۔"وہ بھی فرط جذبات میں اسے گہری چوٹ پہنچا گیا تھا۔

"آپ کے علاوہ کون ہیں ہمارا جو اتنی غلط بات کر رہے ہیں آپ۔۔"اسنے خفا ہوتے ہی حیدر کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔

"ماہیں۔۔"اسے بھی احساس ہوا کہ کوئی بہت غیر مناسب بات کہہ گیا ہے۔

"نکلیں میرے کمرے سے۔۔"ماہین کا اس قدر شدید ردعمل اس کے لئے بھی غیر متوقع تھا۔

"یہ ہمارے کمرے سے تمہارا کمرہ کب بن گیا؟"اسکے پیچھے کھڑا ہوتا وہ بھی سراپا احتجاج ہوا تھا۔

"مت بھولیں پورا گھر میرے نام ہے۔۔شکر کریں کہ صرف کمرے سے نکال رہی ہوں۔"اسنے دھکے دیتے حیدر کو کمرے سے نکال باہر کیا تھا۔

"ماہی پھر تم ڈر گئی تو میں نہیں آوں گا۔۔"بند کمرے کا دروازہ پیٹتا وہ اسے خائف کرنے لگا۔

"اب میں اکیلی نہیں ہوں۔۔میری بیٹیاں ہیں میرے ساتھ۔۔"اسنے بھی ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دی۔

"ماہی مجھے نیند نہیں آئے گی تم تینوں کے بغیر۔۔مان جاو نا پلیز۔۔"اسکے التجائی انداز پر وہ مانی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"سو جائیں پر اب مجھ سے بات مت کیجیے گا۔۔" بیڈ پر اپنی جگہ پر لیٹتی چادر اوڑھتی وہ پیٹھ دکھا گئی تھی۔

"تمہارے لئے آیا بھی کون ہے؟" بیٹیوں دائیں بازو کے حصار میں لیتا وہ بھی چین کی نیند جا سویا تھا۔

گزشتہ شب کی تلخ کلامی کا اثر اگلی صبح تک رہا تھا جب ماہین نے شوہر محترم کو جگانے کی بھی زحمت نہ کی تھی البتہ دونوں صاحبزادیوں کو باپ کے سر پر سوار کر دیا تھا جنہوں نے باپ کا سینہ پیٹ پیٹ کر اسے جگایا تھا۔

"ابا گھومنے جانا ہے۔۔" زمل کو اٹھائے وہ ناشتے کے میز پر لایا تو وہ اسماء سلمیٰ کے ساتھ ناشتہ لگوا رہی تھی۔

"گھومنے۔۔۔؟" وہ بات بیٹی سے کر رہا تھا مگر نظریں بیوی پر تھیں جو میز پر پلیٹ بھی پٹک پٹک کر رکھ رہی تھی۔

"ماما سے کہو۔۔" امل اپنی کرسی پر بیٹھے چاکلیٹ شیک کی چسکیاں بھر رہی تھی جبکہ زمل کو وہ گود میں لئے اپنی کرسی پر بیٹھا تھا۔

"ماما۔۔" باپ اور بہن کے اشارے پر امل نے منہ کھولنے کی ہمت کی کیونکہ بقول زمل اور حیدر کہ وہ ماں کی فرمانبردار بیٹی تھی۔

"کہیں نہیں جانا۔۔" ماہین نے اسے بات کرنے سے پہلے ہی ٹوک دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ماما سے پوچھو شاہ ولا بھی نہیں جائیں گی؟"چائے کا گھونٹ بھرتے حیدر نے اسکے اوسان خطا کئے تھے۔

"شاہ ولا۔۔"اسکے سامنے آملیٹ اور ٹوسٹ رکھتی ماہین بھی پرجوش ہوئی تھی۔

"جی اور یہ تمہاری آخری بات مان رہا ہوں۔۔وہ بھی صرف اپنی شہزادیوں کے لئے۔۔"حیدر نے احسان جتایا تھا۔

"ہم اب سے وہاں رہیں گے؟"وہ اب بھی بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

"جی سامان پیک کر لینا۔چلو بابا گڈ بائے کس ٹائم۔۔"ناشتہ مکمل کرتا وہ بیٹیوں سے الوداعی بوسہ لیتا جانے کے لئے اٹھا تھا۔

"حیدر تھینکس اور کل والی بدتمیزی کے لئے سوری۔۔"اسکے پیچھے پیچھے وہ معذرت کرنے گاڑی تک چلی آئی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے کہ تم جھلی ہو۔"حیدر اسکی اتاولی فطرت پر طنزیہ انداز میں ہنسا تھا۔

"اور آپ بہت ہی کھڑوس مگر کیوٹ ہیں۔۔اب جلدی جائیں۔۔تاکہ جلدی جلدی واپس بھی آئیں۔۔"وہ حیدر کو جبراً گاڑی میں دھکیلنے لگی۔

"تم تینوں کے بغیر دل نہیں لگتا۔۔۔"گاڑی میں بیٹھتے ہوئے وہ گھر سے دور جاتے وقت ہمیشہ کی طرح خاصا افسردہ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"داداجان کے گھر جائیں گے؟" پیکنگ مکمل ہونے پر زمل اور امل بھی خوشی سے تالیاں بجانے لگی تھیں۔

"داداجان کے نہیں ہمارے گھر۔۔ہم سب ساتھ رہیں گے۔۔کتنا مزہ آئے گا۔۔" ماہین کی خوشی بھی اس مبارک موقع پر دیدنی تھی۔

بیٹے کی شاہ ولا واپسی پر سب خوشیاں اور رونقیں بھی وہاں لوٹ آئی تھیں۔پوتیوں کی کلکاریوں نے دونوں دادادادی کو زندگی کے نئے احساس سے آشنائی دلائی تھی۔رعنا بیگم نے تو اپنی پارٹیز اور دوستوں کے ساتھ یہاں وہاں جانے کی سب سرگرمیاں پوتیوں کے آتے ہی ترک کر دی تھیں۔ان دونوں کا گزارا بھی دادی کے بغیر ایک لمحے بھی نہ ہوتا تھا۔ماہین کو تو وہ دونوں شاہ ولا آتے ہی کسی خاطر میں لانے کی زحمت نہ کرتی تھیں۔

"کیسا ہے؟" گولڈ بریسلٹ اسکی کلائی پر باندھتے اسنے دلربا انداز میں پوچھا۔

"بہت پیارا ہے حیدر بہت خوبصورت۔۔۔" اسے وہ نازک سا بریسلیٹ بہت پسند آیا تھا۔

"تم نے میری زندگی اس سے بھی زیادہ خوبصورت بنائی ہے۔۔دیکھو نا پچھلے چھ سال میں تم نے مجھے بالکل مختلف حیدر بنا دیا ہے۔۔میں پانچ وقت کا نمازی بن گیا۔۔دو بیٹیوں کا باپ بن گیا اور ایک جھلی بیوی کا سیانہ شوہر بن گیا۔۔" شاہ ولا واپس آئے انہیں ڈیڑھ سال گزر چکا تھا اور یہاں آنے کے بعد حیدر کو بھی احساس ہوا کہ وہ والدین سے دور کتنی نامکمل زندگی گزار رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور میرا سب کچھ بن گئے۔۔"وہ بھی تشکر آمیز انداز میں بولی۔

"میں چاہتا ہوں کہ یونہی ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ہم بوڑھے ہوں۔۔ہماری بیٹیوں کی خوشیاں دیکھیں۔۔انہیں بڑا ہوتا دیکھیں۔۔تمہارے اس چہرے پر جُھڑیاں پڑ جائیں۔۔میں گنجا ہو جاوں۔۔"

"وہ تو آپ ہو رہے ہیں۔۔چونتیس سال کے ہو جائیں گے نا آپ کل۔۔"ماہین نے اسکے گرتے بالوں پر طنز کیا تھا۔

"ہاں اور مجھے بتاو کہ مجھے گفٹ کیا ملے گا۔۔"حیدر نے بھنویں اچکائی تھیں۔

"وہ تو کل ہی بتاوں گی۔۔"ماہین ٹال مٹول کا مظاہرہ کرتے بیڈ سے اٹھی تو حیدر نے آنکھیں پھیلا کر اسے گھورا۔

"بیوی۔۔"اسے یہ ٹال مٹول مشکوک لگی تھی۔

"حیدر۔۔"ماہین نے اسی کی نقل اتاری اور کپڑے بدلنے ڈریسنگ روم میں جا گھسی۔

صبح سے وہ ملازمین کے ساتھ مل کر پورا شاہ ولا سجا رہی تھی۔حیدر کی سالگرہ کی تقریب میں باہر کے افراد کو مدعو نہ کیا گیا تھا بس ردا نے ہی بیٹا بیٹی کے ہمراہ آنا تھا مگر تیاریاں بہت بڑے پیمانے پر کی جا رہی تھیں۔

"گرینی۔۔"زمل اپنا چھوٹا سا برش اٹھائے ہال میں دوڑتی آئی تھی۔

"جی گرینی کے ننھے افلاتون۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"گرینی زمل کے بال بنادیں۔۔"اپنا برش انکے ہاتھ میں تھماتی وہ کشن رکھ کر صوفے کے پاس دادی کے گھٹنوں میں بیٹھی تھی۔

"کیوں آج زمل کے ابا کہاں ہیں؟"کچن سے باہر آتی ماہین نے اسے چڑھایا۔

"آج ابا کی برتھ ڈے ہے ناتو ابا کو زمل تنگ نہیں کرے گی۔۔اور ماما تو بس امل کی ماما ہیں۔۔"اسکی عمر سے بڑی باتیں بتاتی تھیں کہ حاضر جوابی اسنے حیدر جہانگیر سے ورثے میں پائی ہے۔

"کوئی بات نہیں گرینی ہیں نا۔۔"اسکی اونچی پونی بناتیں وہ بھی پوتی کی تیز زبان پر ہنستے ہنستے رکی تھیں۔

"پہلے ہی حیدر نے اسے بگاڑ دیا ہے اور اب رہی سہی کسر آپ لوگ پوری کر رہے ہیں آنٹی۔۔میری تو ایک نہیں سنتی یہ لڑکی۔۔"ماہین بھی اولاد کی قینچی جیسیں زبان کے آگے بے بس تھی۔

"یہ کون ڈانٹ رہا ہے میری شہزادی کو؟"امل کو اٹھائے حیدر سیڑھیوں سے نیچے آیا۔

"ابا۔۔"بال بننے کے بعد وہ باپ کی طرف دوڑی تھی۔

"آپ ریڈی نہیں ہوئیں؟ابا کی برتھ ڈے کیک نہیں کاٹنا۔۔"

"اما نے ریڈی نہیں کیا۔۔"اسنے ماں پر غیر متوقع حملہ کیا۔

"جھوٹی۔۔"باپ کی طرح اس کی سفید جھوٹ بولنے کی صلاحیت پر حیدر ہمیشہ ہی بیوی سے نظریں چرا جاتا تھا۔

"ابا اپنی دونوں شہزادیوں کو خود ریڈی کریں گے۔"ان دونوں کو لئے وہ کمرے کو چل دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے میک اپ کو ہاتھ بھی مت لگایے گا۔۔"ماہین نے بلند آواز میں باور کروایا۔

"میرے ابا کے پیسوں کا ہے۔۔"زمل نے بغیر مڑے جواب دیا۔

"اسکی زبان تو سو فیصد باپ پر گئی ہے۔۔"رعنا شاہ بھی پوتی کے سامنے ہار مانتی بہو پر ہنس دیں۔

"واقعی۔۔"ماہین نے بھی لمبی سانس کھینچی۔سب تیاریاں مکمل ہو جانے کے بعد بھی تینوں باپ بیٹی ابھی تک کمرے سے نہ نکلے تو ماہین کو خدشات لاحق ہوئے تھے۔ان تینوں کی طویل غیر حاضری اسکے لئے کسی بھیانک خواب سے کم ثابت نہ ہوتی تھی جو اپنی منمانیوں میں اس کی طویل مشقیں کروایا کرتے تھے۔

"حیدر آپ تیار نہیں ہوئے؟"وہ کمرے میں آئی تو وہ امل کو بلش آن لگا رہا تھا۔

"میں اپنی شہزادیوں کو جو تیار کر رہا تھا۔۔"اسنے امل کا چہرہ ماں کی طرف موڑا تو وہ میک اپ میں امابی لگ رہی تھی۔

"یااللہ حیدر میرا سارا میک اپ۔۔"امل تو پھر قابل قبول لگی تھی مگر زمل صاحبہ نے خود کو کارٹون بنا رکھا تھا۔

"تم تو کچھ لگاتی نہیں ہو۔۔میری شہزادیوں کو تو بننے سنورنے دو۔۔"اسنے الٹا ماہین کو ہی ٹوکا۔

"ابا۔۔"ماں کی سرخ لپسٹک ہونٹوں کے ساتھ ساتھ اسنے تھوڑی پر بھی دل کھول کر لگائی تھی۔

"ابا کی جان۔۔"حیدر بھی جانثار انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم دونوں۔۔"ماہین کی طیش کے آلم میں حالت غیر ہونے کو تھی۔

"بیوی مت ڈانٹو انہیں۔۔آج ان کے سوپر ڈیڈ کی برتھ ڈے ہے اور پلیز انہیں پیار سے سمجھایا کرو۔۔ سمجھ جاتی ہیں۔۔بہت سلجھی ہوئی ہیں میری شہزادیاں۔۔"بیٹیوں پر ماہین کی سخت نگاہ بھی اسکا دل دکھاتی تھی۔

"لوّیوابا۔۔"وہ دونوں باپ سے لپٹی تھیں۔

"میری جان۔۔"حیدر نے دونوں کو اٹھا کر خود سے لگالیا۔

"کیا مطلب ہے کہ دیر ہو جائے گی؟وین خراب ہے تو یہ میرا مسلہ نہیں ہے۔۔"جہانگیر شاہ کال پر باقائدہ چیخ رہے تھے۔

"کیاہواڈیڈ۔۔"وہاں آتا حیدر معاملہ سمجھ نہ پایا۔

"یار بس ڈرامے ہیں۔۔"انہوں نے موبائل فون صوفے پر دے پھینکا۔

"میں جا کر خود لے آتا ہوں نا۔۔"سارا ماجرا سنتے وہ خود کیک لے جانے پر راضی ہوا۔

"مگر تم۔۔"

"میں بھی جاوں گی۔"امل دوڑتی ہوئی وہاں آئی تھی۔

"آدھے گھنٹے کی بات ہے ڈید۔۔"امل کو اٹھاتے وہ باپ کو جوابدہ ہوا۔

"ابامیں بھی جاوں گی۔۔"زمل بھی ساتھ چلنے کے لئے بضد ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"بالکل نہیں۔۔آپ نے بہت زیادہ میک اپ کرلیا ہے۔۔آپ کا منہ اچھے سے دھلوانا ہے مجھے۔۔"امل کا ہلکا میک اپ تو وہ اتار چکی تھی مگر زمل کا سرخیاں ٹپکاتا منہ ماہین نے ابھی تفصیل سے دھلوانا تھا۔

"ابا۔۔"

"ابا کی جان ابا بس یوں گئے اور یوں آئے۔۔"اسے ماں کے پاس چھوڑتا حیدر امل کے ہمراہ گھر سے نکلا تھا۔

"جلدی آئیں۔۔میرے پاس ایک سرپرائز گفٹ بھی ہے آپ کے لئے۔۔"زمل کو اٹھائے وہ گاڑی تک ان دونوں کو رخصت کرنے آئی تھی۔

"ابھی دے دو وہ گفٹ بھی۔۔"حیدر بھی اکتایا تھا۔

آئیں گے تو تب ملے گا گفٹ بھی۔۔"

"نہ آیا تو؟"حیدر نے آنکھ دبائی تو وہ منہ پھلا کر رہ گئی۔

"حیدر۔۔"اسنے حیدر کے سینے پر تھپڑ مارا تھا۔

"منہ مت بنایا کرو میری ڈائن۔۔آئی لو یو مائی لائف اینڈ ڈیئر سٹ وائف۔۔"اسکا ناک دباتا وہ گاڑی پر سنوار ہو کر شاہ ولا سے نکلا تھا جبکہ گاڑی آنکھوں سے اوجھل ہونے تک ماہین ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتی رہی اور زمل ہاتھ ہلا کر الوداع کرتی رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسا کیا ہوا تھا جو مام مجھے اور ڈیڈ کو چھوڑ کر یہاں آ گئیں؟اور دادا جان مجھ سے جھوٹ کیوں بولتے رہے کہ مام زندہ نہیں ہیں۔۔میرے ڈیڈ کی ڈیتھ کیسے ہوئی تھی۔۔زمل سب جانتی ہو گی۔۔"ڈائری کے صفحے پلٹانے پر اسے اگلے سب صفحات خالی ملے تو اسکی بے چینی عروج کو جا پہنچی تھی۔بہت سے سوال اب بھی باقی تھے اور بہت سی باتیں اب بھی نامکمل تھیں۔

"اما ابا بہت جلد بہت کچھ بدلنے والا ہے۔۔"سٹور روم میں پڑی والدین کی فوٹو البم ملنے پر وہ چھپا کر اپنے کمرے میں لے گئی تھی جسے خود سے لگائے وہ اس لمحے اپنا آپ والدین کی آغوش میں محسوس کر رہی تھی۔

"ہیلو۔۔"امل کی کال اسنے بیڈ سے ٹیک لگائے ہی سنی تھی۔

"آپ سب جانتی تھیں نا۔۔"اسنے گفتگو کا آغاز ہی شکوے سے کیا۔

"تم بھی اب سب جانتی ہو۔۔"وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

"آپ مجھ سے چار منٹ بڑی ہیں۔۔میں نے اما کی رپورٹس بھی دیکھی ہیں۔۔"امل کی آواز میں خوشی اور غم کے ملے جلے تاثرات تھے۔

"ان کا خیال رکھنا۔۔"ماں سے دور گزرا ہوا ایک مہینہ اسکے لئے کڑی آزمائش ثابت ہوا تھا۔

"ڈیڈ کے ساتھ کیا ہوا تھا؟"امل بھی باپ کی وفات کا سبب معلوم کرنے کے لئے بے قرار تھی۔

"وہی پتہ لگانے آئی ہوں۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"داداجان۔۔"

"ان سے سچ میں پوچھ کر رہوں گی۔۔"اسکے ارادے اٹل تھے۔

"آپی جان۔۔یہی بلاتا ہے نا چھوٹا آپ کو؟"

"ہمم۔۔"

"میں بھی بلالیا کروں؟"

"سو دفعہ بلاو یار۔۔"امل کے دیے گئے مان سے اسکا دل بھر آیا تھا۔

"وہ حمزہ بھائی والا مسلہ حل ہوا؟"باتوں کے دوران اسے اچانک حمزہ کا خیال آیا۔

"تمہارے حمزہ بھائی کا بہت پکا انتظام کیا ہے میں نے۔۔۔اب وہ سال دو سال تک شادی کے نام سے بھی بھاگے گا۔"حمزہ کا ذکر کرتے ہی ان باپ بیٹا کی افسردہ شکلیں اسکی آنکھوں کے سامنے جگمگائی تھیں۔

"معید کی آواز۔۔"امل کو کمرے کے باہر معید کے ہنسنے کی آواز سنائی دی تھی۔

"اسے اپنے گھر پر سکون نہیں ہے؟"زمل نے بھی ناک چڑھائی۔

"پتہ نہیں۔۔"امل اب کیا بتاتی کہ وہ یہاں بار بار منگیتر سے ملاقات کی لالچ میں آتا تھا۔

"زہر لگتا ہے یہ بندہ مجھے۔۔"اسنے کھل کر اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا تھا۔

"کیوں؟اچھا بھلا تو ہے۔۔"امل کو اسکی ناپسندیدگی ناگوار گزری۔

Posted On Kitab Nagri

"تو کیا سر پر بیٹھالوں اب؟"وہ مزید آگ بگولہ ہوئی۔

"ویسے مجھے لگتا ہے کہ اپ کو معید کے بارے میں سوچنا چاہئے۔۔"اسنے لگے ہاتھ مفت کا مشہورہ بھی دیا تھا۔

"وجہ؟میں فضول اور بیکار چیزوں کو نہیں سوچتی۔۔"اس کی بات زمل کے سر کے اوپر سے پرواز کر گئی تھی۔

"مجھے تو آپ دونوں کا کپل۔۔"

"ہم دونوں کا کپل نہیں ہو سکتا البتہ وہ میرے ہاتھوں قتل ضرور ہو سکتا ہے۔۔"زمل نے تیوری چڑھائی تھی۔

"میں بعد میں بات کرتی ہوں۔۔اللہ حافظ۔۔"معید کو کمرے میں آتا دیکھ کر اسنے رابطہ ختم کر دیا۔

اللہ حافظ۔۔"وہ بھی معید کے موضوع سے پناہ ملنے پر خوش ہوئی تھی۔

"کپل۔۔بند رنہ ہو تو۔۔"کال کٹنے کے بعد بھی معید کا خیال ہی اسکے مزاج بگاڑ گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ہیلو۔۔"کسی نئے نمبر سے موصول ہونے والی کال اسنے بے دھیانی میں اٹھائی تھی

"آپ ہونگے جہنمی۔۔میں نہیں ہوں۔۔"زمل نے حسب عادت انوکھا جواب دیا تھا۔

"زمل۔۔"اسکی ساری توجہ اسی کال کی طرف مبدول ہو کر رہ گئی تھی۔

"اوہ تو آواز یاد ہے ایس پی صاحب کو؟"زمل نے طنزیہ انداز اختیار کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں بھول کر زندہ رہ سکتا ہوں؟"

"فلرٹی ہو تو آپ جیسا۔۔"اسکے جان نچھاور کرتے انداز پر وہ بھی فلمی ہوئی تھی۔

"اور بے وفا ہو تو تم جیسا۔۔"سعید نے اسی کی نقل اتاری۔

"میں نے کون سی بے وفائی کر دی بڑی؟"کرسی سے ٹیک لگائے وہ پر سکون انداز میں بیٹھی تھی۔

"تم نہیں جانتی؟"سعید کو اسکی معصومیت سراسر اداکاری معلوم ہوئی تھی۔

"آپ جانتے ہیں تو آپ ہی بتا دیں نا۔۔"اسنے بات ممکن حد تک گھمائی تھی۔

"زمل میں یونہی تمہیں ڈانٹ دوں گا تو پھر مہینہ بھر کے لئے تم مجھے بلاک کر دو گی۔۔"زبان سے نئے رشتے کا تذکرہ بھی اسکی انا پر سخت وار کرنے کے مترادف تھا۔

"آپ جانتے ہیں نا کہ مجھے زندگی میں ڈانٹنے یہاں تک کہ مارنے کا اختیار بھی صرف آپ کے پاس ہے۔۔میری اکلوتی انا بھی اس حق سے محروم ہیں۔۔"

"مجھے ان غلط فہمیوں میں مبتلا کرنا چھوڑ دو اب زمل۔۔تمہاری یہ دوغلی باتیں مجھے سمجھ نہیں آتیں۔۔"بائیں ہاتھ کا مکہ بنا کر سعید نے پوری قوت سے میز پر مارا تھا۔

"اب آپ زیادتی کر رہے ہیں ایس پی صاحب۔۔میں نے ایسا کیا کر دیا۔۔یقیناً اس معید بندر نے کان بھرے ہونگے آپ کے۔۔"اسے ان سب کے پیچھے سعید کا ہاتھ ہونے کا ہی یقین کی حد تک گمان ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمیز سے بات کرو۔۔۔وہ منگیتر ہے تمہارا۔۔"سعید نے دانت پیس کر اسے ڈپٹا تھا۔

"وٹ؟"وہ فوراسیدھی ہو خر بیٹھ گئی۔

"کیاوٹ؟اس دن تو بہت کھل کھل کر مبارکباد وصول کی تھی تم نے فون پر۔۔"اب یہ نیاڈرامہ سعید ابراہیم کومزید برہم کررہا تھا

"آپ کیابات کررہے ہیں؟مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔"اسنے آواز دھیمی کرلی۔

"اچھارکو۔۔وٹس ایپ دیکھوزرااپنا۔۔اب بولو۔۔"اگلے ہی لمحے سعید نے دوسرے موبائل سے اسکے وٹس ایپ نمبر پر منگنی کی چند تصاویر بھیجی تھی۔

"امل۔۔"لیپ ٹاپ پر اپنا وٹس ایپ اکاونٹ کھولتے ہوئے اسنے امل کو بے شمار نیک القابات سے نوازا تھاجواسکی جگہ دلہن بنی بیٹھی تھی۔

"اب بولو۔۔"طویل خاموشی پر سعید نے اسکامزاق اڑایا۔

"مجھے شارٹ ٹرم میمری لوس ہوگیاہے۔"اسے اس لمحے یہی بہانہ مناسب لگا تھا۔

"اب مجھے کال مت کرنا۔"وہ رابطہ منقطع کرنے کو تھا۔

"اچھانابڈی۔۔اکلوتے دوست ہیں آپ میرے ایس پی صاحب۔۔اور اتنا غصہ کس بار کا ہے؟انوائٹ نہ ہونے کا؟"اسنے ایک سانس میں کئیں سوال اٹھادیے۔

"میں اب سناجاوں گا تمہیں۔۔"وہ باقائدہ چنگھاڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو پچھلے آدھے گھنٹے سے کیا کر رہے ہیں آپ؟"زمل نے معصومیت سے دریافت کیا۔

"تم بہت بری دوست اور بدترین کزن ثابت ہوئی ہو زمل حیدر آئی ہیٹ یو۔۔"اجنبیت سے لبریز لہجہ زمل حیدر کے طوطے اڑا گیا تھا۔

"بٹ آئی لو یو نا بڈی۔۔آپ میرے دوست ہیں۔۔کزن ہیں اور دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہیں۔۔بلکہ آپ کی جگہ کوئی لے ہی نہیں سکتا۔۔"اسے منانے کی غرض سے زمل نے ہر جذباتی پینترا آزمایا تھا۔

"میں تمہارا سب کچھ ہوں بس انتخاب نہیں ہوں۔۔بہت ظالم ہو تم زمل۔۔"دل ہی دل میں سوچ کر وہ دم بھر تا رہ گیا تھا۔

"ہیلو ایس پی صاحب۔۔"خاموشی طویل ہونے پر وہ پرندے کی مانند پھر پھڑائی تھی۔

"مجھے کام ہے بائے۔۔"ضبط کھو دینے کے خوف سے اس نے رابطہ منقطع کیا تھا۔

سعید ابراہیم صاحب بات تو سن لیں ہیلو۔۔"کال کٹنے کے بعد بھی اسنے کئیں بے سود فریادیں کی تھیں۔

"کیا ہو رہا ہے۔۔"وہ صبح ناشتے کے میز پر پہنچی تو حیدر اپنی ڈائری لکھنے میں مگن تھا۔

"کچھ نہیں۔۔"اسنے لکھائی ترک کرتے ساتھ ڈائری بند کر دی۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈائری لکھی جارہی ہے؟"امل نے جان بوجھ کر بات کو طول دیا۔

"جی۔۔"حیدر نے ڈائری اپنے کالج بیگ میں رکھ دی۔

"شاعری کا شوق ہے؟"اسکی بات پر چائے کی ٹرے میز پر رکھتی ماہین مسکرادی تھی کیونکہ اسے بیٹے کی یہ عادت بہت پسند تھی جو ماں کی طرف سے اسے ورثے میں ملی تھی۔

"آپی جان پرسنل ڈائری ہے۔۔"حیدر نے الفاظ پر زور دیتے ہوئے بتایا۔

"بہت ہی مہذب عادت ہے مگر مجھے تو یہ کام بہت بورنگ لگتا ہے۔۔"چائے کا کپ ہونٹوں سے لگائے وہ برا سا منہ بنا گئی تھی۔

"آپ ابا پر جو گئی ہیں۔۔"حیدر نے اسے چھیڑنے والے انداز میں کہا۔

"اما آپ کو شوق ہے ڈائری لکھنے کا؟"ماہین کو کرسی پر براجمان ہوتا دیکھ کر وہ سوال گو ہوئی تھی۔

"ہاں تھا مگر تمہارے ابا کے بعد کچھ لکھنے لائق تھا ہی نہیں۔۔"حیدر کا ذکر آتے ہی اسکی آنکھوں میں زنج کے بادل امڈ آتے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو پھر مجھے پڑھائیں نا۔۔اسی بہانے مجھے ابا کے بارے میں بھی پتہ چلے گا۔۔"اسکی بات پر ماہین کا پراٹھے کا نوالہ منہ میں لے جاتا دایاں ہاتھ ایک لمحے کو رکا تھا۔

"بری بات آپی جان۔۔پرسنل ڈائری کا مطلب ہوتا ہے ٹوپرسنل۔یوں کسی کی زندگی میں جھانکنا انتہائی غیر مناسب ہے۔۔"حیدر نے دانا بزرگ کے کی طرح بڑی بہن کو ٹوک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری بڑے میاں۔۔"اسنے باقائدہ دونوں کان پکڑ لئے۔

"ایک منٹ۔۔ایکسکیوزمی۔۔"اسی اثنا میں اسکی اسکرین پر زمل کی کال جگمگائی تو وہ چوکنی ہوتی ناشتے کے میز سے اٹھی تھی۔

"کچھ کھاتو لو۔۔"ماہین کو لگا وہ ناشتہ چھوڑ کر جا رہی تھی۔

"آتی ہوں اما۔۔"اسنے کال اٹھاتے ہوئے کہا۔

"تم سے مبارکباد لوں یا تمہیں مبارکباد دوں؟"وہ کمرے میں جیسے ہی پہنچی تو بڑی بہن نے تاریخی طعنہ کس دیا۔

"کس خوشی میں؟"وہ بھی جز بز ہوئی۔

"میری منگنی کی خوشی میں جس کی انگوٹھی تم نے پہن رکھی ہے۔۔"اسنے اکڑ کر کہا۔

"آپ کو کیسے پتہ؟"امل کے طوطے اسی دم اڑے تھے۔

"تم کیا منگنی کرنے کے لئے ہی پیدا ہوئی تھی؟"وہ حیدر جہانگیر کی اولاد زیادہ دیر تک غصہ قابو نہ رکھ پائی۔

"اللہ اللہ کر کے یہاں تمہاری منگنی ٹالی اور تم وہاں بات پکی کروا کر بیٹھ گئی ہو امل حیدر۔۔"امل کو خاموش پا کر اسنے مزید رس کانوں میں گھولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مگر بات تو آپ کی پکی ہوئی ہے۔۔۔"بہن کی معصومیت پر اس کا دل کیا کہ سر سامنے موجود دیوار پر دے مارے۔

"اوہ یس یس۔۔آپ نے تو میری لٹیاں ڈبوئی ہے۔۔نیکی کا خوب صلہ مل رہا ہے مجھے وہ بھی اپنی سگی، جڑواں اور چار منٹ چھوٹی بہن سے۔۔"آخری بات کہتے وہ بھی جذباتی ہوئی تھی۔

"آپی جان مجھے سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیا کروں پھر میں نے سوچا آپ تو زمل حیدر ہیں۔۔آپ تو گھر آئی بارات موڑ دیں۔۔اتنی سی منگنی تو آپ آرام سے تڑوا دیں گی۔۔"اس نے زمل کی خوشامدی فطرت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسکے قہر سے بچنے کا آسان راستہ منتخب کیا۔

"اچھا؟"وہ اس خوشامد کے جھانسے میں بھی نہ آئی تھی۔

"آپ بہت سمارٹ اور شارپ ہیں نا۔۔"اس نے کوشش جاری رکھی۔

"تم یہ سب اسلئے کہہ رہی ہو نا کہ تم پر چڑھا میرا پارا زمین بوس عمارت کی طرح ڈھیر ہو جائے۔۔"زمل اس سے چار سو قدم آگے تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں نہیں۔۔"اسنے تھوک نگل کر خشک حلق کو تر کیا۔

"بیٹا چار منٹ زیادہ دنیا دیکھی ہے میں نے۔۔"زمل نے شوخی سے کہا۔

"آپ کیوں بھول جاتی ہیں کہ آپ زمل حیدر شاہ ہیں۔۔"

"میں ہر گز نہیں بھولی اور تم بھی یاد رکھنا اوکے۔۔"اس نے رعب جھاڑتے ہوئے باور کروایا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی اوکے۔۔"وہ بات کرتی جیسے ہی مڑی تو حیدر پیچھے کھڑا اسے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا جسے تکتے ہی امل نے کال کاٹ دی۔

"کون ہیں آپ؟"اسنے اجنبی لہجے میں سوال پوچھا۔

"میں۔۔"وہ لاجواب ہوئی تھی۔

"آپی جان نہیں ہیں آپ۔۔کہاں ہیں میری آپی جان؟"حیدر کی آنکھوں مین خون اترتا دیکھ کر وہ گھبرا سی گئی۔

"حیدر میری بات سنو۔۔"اسے الٹے قدموں وہاں سے جاتا دیکھ کر امل کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس راز کو اب راز نہیں رہنے دے گا۔

"امااما۔۔"اسکی چیخ و پکار پر باہر برتن سمیٹتی ماہین کا دل بھی ہول اٹھا تھا۔

"حیدر۔۔۔"امل بھی اسکے پیچھے پیچھے باہر آئی تھی۔

"اما یہ ہماری زمل نہیں ہے۔۔آپی جان کہاں ہیں میری۔۔تم ان سے ہی بات کر رہی تھی۔"ماں کو حقیقت بتاتے ہوئے وہ امل کو کاٹ کھانے والی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"اما۔۔۔"اسکے ہاتھ پاوں پھولے تھے۔

"حیدر تم ہو۔۔"ماہین نے بغور امل کا چہرہ دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں امل ہوں۔۔آپ کی چھوٹی بیٹی۔۔"ماہین کے قریب آکر کھڑی ہوتی وہ نم آنکھوں سے ماں کا چہرہ تکنے لگی جو اسکا تعارف سنتے ہی بت کی طرح منجمد ہو گئی تھی۔

"امل؟"کافی دیر بعد وہ صدمے سے باہر آتی اسے دونوں کندھوں سے تھام کر چہرے کا ہر نقش گہری نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

"آپ کہاں چلی گئی تھیں مجھے چھوڑ کر۔۔مجھ سے ہمیشہ چھپایا گیا کہ میری اما زندہ ہیں۔۔میری ایک بڑی بہن اور ایک چھوٹا بھائی بھی ہے۔۔اما آپ بہت بری ہیں۔۔"ماں سے شکوہ کرتے کرتے اسکے دونوں گال آنسوؤں سے تر ہوئے تھے۔

"میری بیٹی۔۔میری امل۔۔"اسکا چہرہ ہاتھوں میں لئے ماہین نے دیوانہ وار چوما تھا۔کتنے سال بعد وہ اپنی دوسری اولاد کو چھو کر محسوس کر پائی تھی جسکی یاد میں رو رو کر اسکی بینائی تک کمزور پڑ گئی تھی۔

"میں بہن ہوں تمہاری حیدر۔۔۔تم ہمارے چھوٹے بھائی اور ڈیڈ کے اکلوتے بیٹے ہو۔۔"ماں نے اسے خود سے دور کیا تو وہ روتی ہوئی حیدر کے گلے لگی تھی۔

"زمل شاہ ولا کیوں گی ہے؟اسے بلاو امل۔۔"زمل کی شاہ ولا موجودگی کی خبر پر ماہین کو دھچکا لگا۔اتنے سالوں کا خوف حقیقت کی شکل اختیار کر گیا تھا۔

"وہ نہیں آئیں گی۔۔"امل اسکے اٹل ارادوں سے واقف ہو چکی تھی۔

"اسے بلاو۔۔وہ جگہ تم تینوں کے لئے محفوظ نہیں ہے۔"ماہین نے تڑپ کر اعتراف کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کس سے خطرہ ہے ہمیں مام؟"وہ بھی ماں کے خوف پر بے چین ہوئی تھی جو ایک پر آسائش زندگی چھوڑ کر یہاں چھپ چھپ کر اپنی حیات کے شب و روز کاٹ رہی تھی۔

"میں کچھ نہیں بتا سکتی۔۔تم تینوں میرے پاس ہو۔۔۔میرے لئے اتنا کافی ہے۔"ماہین پر کپکپی سی طاری ہوئی۔

"مگر آپی کے لئے یہ کافی نہیں ہے۔۔وہ حقیقت معلوم کئے بغیر واپس نہیں آئیں گی۔۔"امل نے نفی میں گردن کو جنبش دی۔

"آپی کس کے پاس ہیں؟"حیدر اب بھی معاملات پوری طرح سمجھنے سے قاصر تھا۔

"داداجان کے پاس شاہ ولا میں ہیں وہ۔۔"امل نے خوشی سے بتایا۔

"اسے وہاں نہیں جانا چاہئے تھا۔۔"ماہین کے اصرار پر امل نے اسے کال ملائی تھی جو سچ کھل جانے کی حقیقت سے ابھی تک ناواقف تھی

"ہاں امل۔۔"اسنے دو ہی لمحوں بعد کال اٹھائی تھی۔

"گھر واپس آؤ زمل۔۔"ماہین کی آواز سنتے ہی اسکے وجود میں سنسنی دوڑی تھی۔

"گھر واپس آنے کی ضرورت آپ کو ہے اما۔۔میرے بھائی کا حق ہے اس گھر پر کیونکہ وہ ابا کا اکلوتا بیٹا ہے۔۔"اسنے خود کو مضبوط کرتے ہوئے لہجہ ہموار کیا۔

"تم واپس آرہی ہو یا نہیں؟"ماہین نے دو ٹوک انداز اختیار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ یہاں آئیں گی اما۔۔۔وہ بھی امل اور حیدر کے ساتھ ورنہ۔۔۔"اسنے بلا جھجھک دھمکی دی۔

"ورنہ۔۔"ماہین کو اسکے لب و لہجے سے مرحوم شوہر کی جھلک دکھائی دی۔

"آپ سے یہ میرا آخری رابطہ ہو گا۔"ماں کے آنسوؤں کے سامنے کمزور پڑنے کے خوف سے وہ کال کاٹ گئی تھی۔

"زمل زمل۔۔۔"ماہین نے کئیں بے سود آوازیں دی۔

"اما۔۔"اسے صوفے پر ڈھیتا دیکھ کر امل کا دل ڈوبا تھا۔

"اسے وہاں نہیں جانا چاہئے تھا۔۔"ماہین کو دل میں ٹیسیں اٹھتی محسوس ہوئیں۔

"اما سنبھالیں خود کو۔۔چھوٹے پانی لے کر آو۔۔"اسکی دونوں ہتھیلیاں رگڑتی وہ اسکی حالت مستحکم کرنے لگی۔

"وہ بہت جذباتی ہے حیدر کی طرح۔۔۔وہ کسی کی نہیں سنے گی اب۔۔حیدر بھی ایسے ہی تھے۔۔میں انکی طرح اسے نہیں کھونا چاہتی۔۔کچھ کرو امل بیٹے۔۔اسے سمجھاو۔۔۔حیدر وہ تمہاری بات نہیں ٹالتی بیٹے۔۔۔اسے کہو لاہور سے واپس آجائے۔۔۔" پانی پینے کے بعد اسکے حواس کچھ بحال ہوئے تو بڑی بیٹی کی فکر پھر نڈھال کرنے کو پیش پیش تھی مگر زمل حیدر شاہ کے سامنے امل سمیت ماہین حیدر بھی بے بس تھی۔جو وہ ٹھان لیتی وہ ہر قیمت پر ہو کر رہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بکواس ہے یہ سب۔۔"حمزہ اسکے کیبن میں میز کی دوسری جانب کھڑا آڈٹ رپورٹ پڑھ کر واپس میز پر پھینکتے ہوئے ہر ثبوت کو جھٹلا گیا۔

"اچھا۔۔۔"وہ جو کرسی سے ٹیک لگائے پزل سلجھانے میں مگن تھی اسنے مختصر سے لفظ میں اپنی حیرانی ظاہر کی تھا۔

'ڈیڈ کو پھنسایا جارہا ہے۔۔"حمزہ نے دونوں ہاتھ ڈریس پینٹ کی جیب میں ڈالے۔

"اچھا۔۔۔"وہ اب بھی پزل کے ڈبے یہاں سے وہاں گھمارہی تھی۔

"تم پر اثر ہورہا ہے میری کسی بکواس کا۔۔؟"اسکی ڈھیٹاہٹ پر حمزہ کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا۔

"چلو۔۔تم نے مانا تو کہ تم پچھلے دس منٹ سے بکواس کررہے ہو۔۔"پزل میز پر پٹکتے وہ کرسی سے اٹھتی حمزہ کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"بڑے چھوٹے کی تمیز نہیں ہے تمہیں۔۔۔لحاظ مروت سب بھول گئی ہو؟"اپنی بھولی بھالی ماموں زاد کا یہ نیا روپ اسکے لئے کسی پہلی سے کم نہ تھا۔

"اپنی اوقات میں رہو حمزہ ہاشم بخاری ورنہ ہر اسمنٹ کے ایسے چار جز لگاوں گی کہ بوڑھا پلس بیمار باپ جوان بیٹے کی رہائی کے لئے جیل کے چکر کاٹتا رہ جائے گا۔۔"اسکی بلند پڑتی آواز پر زمل بھی مشتعل ہوئی تھی۔

"امل۔۔"اسکا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا تھا جسے اسنے پچھلی بار کی ہی طرح راستے میں روک لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ۔۔"کمرے میں آتے جہانگیر شاہ نے آج پھر اسے جذبات میں ہو اس گنواتے دیکھا تھا۔

"سچ کو برداشت کرنا سیکھیں حمزہ بھائی ورنہ ہاتھ چلانا مجھے بھی آتا ہے۔۔'اور الحمدللہ ایک دفعہ چل گئے تو کسی کا باپ بھی نہیں رکوا پائے گا۔۔"اس نے حمزہ کا ہاتھ پوری قوت سے جھٹکا تھا۔

"ناناجان اس نے۔۔۔"وہ جہانگیر شاہ کی خفا نظروں پر وضاحت پیش کرنے لگا۔

"عائینہ دکھایا ہے ان باپ بیٹے کو۔۔"زمل نے کرختگی سے اس کی بات کاٹی تھی۔

"میں یہ تفتیش اب خود دیکھوں گا۔۔تم آئندہ اس مسلے سے دور رہو گی امل۔۔"وہ حمزہ کی بجائے اسے سمجھانے لگے تو وہ پلٹتی کایا پر حیرت کا سرچشمہ بنی تھی۔

"مگر گرینڈ پا۔۔"ان کی رات ورات بدلتی سوچ پر وہ بھی بوکھلائی۔

"ہاشم نے اس انڈسٹری کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔۔ہم یوں اس کے خلوص کی توہین نہیں کر سکتے۔۔"وہ رشتوں میں توازن برقرار رکھنے کے قائل تھے۔

"اور اس لوٹ گھسوٹ کا کیا گرینڈ پا؟"زمل نے دانت پیس کر دریافت کیا۔

"میں نے کہا نا امل کہ میں دیکھ لوں گا اور تم دونوں ابھی شاپنگ پر جا رہے ہو۔۔اگلے ہفتے نکاح ہے تمہارا۔۔"انکا نیا حکم اس کی کنپٹیاں سلگا دینے کو کافی تھا۔

"نکاح۔۔"وہ بے اختیار بڑبڑائی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں نکاح اور مجھے اب کوئی بحث نہیں چاہیئے۔۔دس ڈبیٹ از اوور۔۔"ہاتھ اٹھا کر وہ اسکا ہر اعتراض مسترز کر گئے۔

It's not over yet grand paa and I won't let it get overed "

"...too early

پاوں پٹکتی وہ کیبن سے ہی نکل گئی۔

"یہ ایسی تو نہیں تھی۔۔بہت ہی ٹھہراو اور تحمل تھا اسکی فطرت میں پھر حیدر کی کاپی کیوں بن گئی ہے؟"اسکے یہ جذباتی فیصلے اسکی شخصیت کے بر عکس تھے۔

"ناناجان میں یہ نکاح نہیں کروں گا۔۔جب تک امل ڈیڈ سے معافی نہیں مانگ لیتی تب تک یہ نکاح ناممکن ہے۔"حمزہ نے اپنی شرائط پیش کر دی تھیں۔

"تم تو سمجھدار ہو حمزہ۔۔اگر وہ نادانی کر رہی ہے تو تم ہی عقل سے کام لے لو۔۔"پوتی کے بعد نواسے کے انتہائی فیصلے پر وہ اپنا آپ بند گلی میں محسوس کرنے لگے تھے۔

"سوری ناناجان۔۔"اسنے بھی کوئی جھوٹی امید نہ دلائی۔

"حیدر تمہاری یہ بیٹی تم جیسی کیوں بن گئی ہے؟تمہیں تو سنبھالنے والی تھی اسے کون سنبھالے گا"حمزہ کے وہاں سے جاتے ہی وہ امل کی موجودہ ہٹ دھرمی پر پریشان ہوتے ہوئے مرحوم بیٹے کو یاد کرنے لگے جو یونہی جذباتی اقدام سے باپ کی زندگی کو اجیرن کر دیا کرتا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ کی طبیعت کیسی ہے؟"ہاشم کا ایک ہفتے سے بستر کو لگ جانا حمزہ کے دل میں امل کے لئے بے پناہ نفرت پیدا کرنے کا سبب بن رہا تھا۔اسنے جب سے ہوش سنبھالا تھا اپنے باپ کو شاہ خاندان کے ساتھ مخلص پایا تھا مگر اس لڑکی نے سر بازار ہاشم بخاری کے خلوص پر سوال اٹھا دیا۔

"بہتر ہیں اب۔۔"ردا آہستگی سے بولی تاکہ آرام فرماتے شوہر کی نیند میں خلل نہ ڈلے۔

"امل کو اس حرکت کے لئے میں ساری عمر معاف نہیں کروں گا۔۔"باپ کا ہاتھ چومتے اسکی آنکھوں کے سامنے باپ کی توہین والے لمحات کسی فلم کی طرح چلنے لگے۔

"وہ یہ سب کیوں کر رہی ہے؟"ردا بھی اسکے بدلے مزاج پر تذبذب کا شکار تھی۔

"پتہ نہیں۔۔۔لیکن ایک بات تو طے ہے کہ اب امل اور میرے درمیان کسی رشتے کی کوئی گنجائش نہیں بچتی۔۔آپ بھی یہ خیال دل سے نکال دیں۔۔"باپ کا ہاتھ واپس کمبل میں رکھتا وہ اپنا فیصلہ سنا گیا تھا۔

"حمزہ۔۔۔ثناء۔۔"غنودگی میں بھی وہ اولاد کو ہی یاد کر رہے تھے۔

"ڈیڈ آپ ٹھیک ہیں؟"حمزہ انکی دردناک کیفیت پر جی جان سے تڑپ اٹھا تھا۔

"بیٹے میرے پاس رہنا۔۔"اسکا ہاتھ تھامے وہ لاچار دکھائی دیے تھے۔

"ڈیڈ میں ہوں آپ کے پاس اور ثناء بھی بہت جلد واپس پاکستان آ رہی ہے۔۔"حمزہ نے اسکا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے ثناء کی آمد کے متعلق اطلاع دی۔

Posted On Kitab Nagri

"ردا امل کو سمجھاو۔۔وہ تمہاری تو سنتی ہے۔"وہ اب کہ بار بیوی سے فریاد کرنے لگے۔

میں اس سے بات کروں گی ہاشم۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔"ردا نے یقین دہانی کروائی تھی۔

زمل کا واپسی سے صاف انکار ماہین پر قہر بن کر ٹوٹا تھا۔وہ حیدر کی بیٹی تھی اور ضد میں باپ سے بھی چار سو قدم آگے تھی جسکے باعث ماہین کبھی اس حق میں نہ تھی کہ وہ کبھی شاہ ولا کے مکینوں سے ملتی یا اسے معلوم ہوتا کہ وہ بائیس سال پہلے اس نے کن حالات میں شاہ خاندان کو خیر آباد کہا تھا۔وہ تو ہر کشتی جلا کر اتنی دور آئی تھی مگر خون کو خون نے خود ہی تلاش کر لیا تھا۔

"ہیلو۔۔کیا؟"کمرے میں سوئی امل کا فون آدھی رات کو بجا تو زمل سے دادا جان کی اچانک بیماری کا سنتے ہی وہ فوراً بیدار ہوئی تھی

"امااما۔۔حیدر۔۔"وہ روتی ہوئی لاونج میں آئی۔

"کیا ہوا۔۔"وہ دونوں بھی گھبراتے ہوئے اپنے اپنے کمروں سے نکلے تھے۔

"دادا جان کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔۔وہ بہت سیریس ہیں۔۔پلیز مجھے دادا جان کے پاس لے جائیں۔۔"ماں کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھے وہ چھوٹے بچوں کی طرح رونے لگی۔

"ہم وہاں۔۔؟"ماہین اب بھی الجھی الجھی تھی۔

"پلیز اما۔۔۔یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔"حیدر کو ماں کا اعتراض بلاوجہ لگا تھا۔

"امل رو نہیں بیٹے۔۔"وہ امل کو روتا دیکھ کر خود بھی آبدیدہ ہوئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میں معید بھائی کو کال کرتا ہوں۔۔"حیدر نے جانے کے انتظامات کے لئے معید سے رابطہ کرنا ہی مناسب سمجھا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"امل بیٹے؟"جہانگیر شاہ ٹریک سوٹ میں سیڑھیاں اترتے ہال میں آئے تو پوتی اپنے جینس کرتے والے حلیے میں بیٹھی موبائل کی طرف متوجہ تھی۔

"جی گرینڈ پا۔۔"انکی بات پر اسنے سر اٹھائے بغیر ہی جواب دیا۔

"واک پر نہیں جانا؟"اسکا حلیہ بتا رہا تھا کہ آج میڈم آرام فرمانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

"آج واک کی چھٹی ہے کیونکہ کچھ خاص لوگ آرہے ہیں گھر۔۔"صوفے سے اٹھتے وہ الگ ہی چہک کے ساتھ بولی تھی۔

"کون؟"انہیں اسکی آنکھوں کی چمک نے چونکایا تھا۔

"بتاتی ہوں پہلے آپ بتائیں کہ جب کوئی کھوئی ہوئی چیز مل جائے تو کیسا لگتا ہے؟"میز سے جھک کر سیاہ پٹی اٹھاتے وہ دادا جان کے پاس آئی تھی۔

"ظاہر ہے اچھا ہی لگتا ہے۔۔"اسکے گال پر ہلکا سا تھپڑ لگاتے وہ لاڈ کرتے ہوئے بولے۔

"تو پھر آج آپ کا دن بہت اچھا گزرنے والا ہے۔۔"پٹی لئے وہ انکے پیچھے کھڑی ہوئی۔

"وہ کیوں؟"

"بتاوں گی نہیں دکھاوں گی۔۔"اسنے پٹی انکی آنکھوں پر باندھ دی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا کر رہی ہو؟"پوتی کی عجیب و غریب حرکات ان کی سمجھ سے باہر تھی۔

"میں بس ابھی آئی۔۔ہیلپ گا نہیں۔۔"انہیں وہیں چھوڑتی وہ ہال سے نکلی تھی۔

"مگر امل بچے۔۔"وہ بس اسے پکارتے رہ گئے۔

"داداجان داداجان آپ ٹھیک ہیں؟"روتی ہوئی امل ہال میں آئی تو وہ آنکھوں پر پٹی باندھے کھڑے تھے۔وہ دوڑتی ہوئی سدھا انکے سینے سے جا لگی۔

"داداجان کو کوئی ہارٹ اٹیک نہیں ہوا البتہ خوشی سے ان کی حالت خراب ہو گئی تو الزام آپ لوگوں کے سر۔۔"انہوں نے جیسے ہی پٹی کھولی تو دونوں پوتیوں کو آنکھوں کے سامنے دیکھ کر حیرت سے باری باری دونوں کا چہرہ دیکھتے رہے۔

"ایک سرپرائز اور بھی ہے۔۔"انکی بوکھلائی کیفیت پر زمل نے نیا انکشاف کیا تھا۔

"یہ؟"مرکزی دروازے سے ماہین کو بیٹے کے ہمراہ اندر آتا دیکھ کر انکے قدم لڑکھڑائے تھے۔

"جونئیر حیدر شاہ۔۔۔آپ کا پوتا اور اس گھر کا وارث۔۔"اپنے بھائی کو کندھوں سے تھام کر وہ داداجان کے سامنے لائی تھی۔

"حیدر میری جان میرا بچہ۔۔"اس نوجوان میں انہیں اپنے مرحوم بیٹے کے نقوش واضح دکھائی دیے تھے۔وہ ہو بہو باپ کی نقل تھا جس نے سائیڈ پف تو بالکل باپ جیسا بنا رکھا تھا۔اسے دیکھتے ہی جہانگیر شاہ اسکا چہرہ چومتے خود سے لگا کر بیٹے کی مہک محسوس کرنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہین تم کہاں چلی گئی تھی بیٹے؟حیدر کے بعد تم نے بھی ہم سے منہ پھیر لیا۔۔کون تھا ہمارا تمہارے بغیر؟تم تو میرے حیدر کی امانت تھی۔اسکی جان بستی تھی تم لوگوں میں۔۔"ماہین بھی روتے ہوئے باپ کے کندھے سے سر لگائے گزشتہ سالوں کا ہر دکھ اور اذیت آنسو میں بہا دینا چاہتی تھی۔

"ڈیڈ اس وقت وہی مناسب تھا۔۔"عینک اتار کر آنکھیں ملتے ہوئے وہ ہر سوال کو مصلیحت کی چادر سے ڈھانپ گئی تھی۔

"مگر اب تم لوگ کہیں نہیں جاوگے۔۔"جہانگیر شاہ حاکمانہ انداز میں بولے۔

"ہم یہاں نہیں رک سکتے۔۔"ماہین نے صاف انکار کیا۔

"ہم کہیں نہیں جائیں گے گرینڈ پا۔۔نہ ہم اور نہ ہی اما۔۔"زمل نے ماں کا فیصلہ سرعام مسترد کر دیا۔جہاں شاہ خاندان کے افراد اتنے سال بعد ایک ہونے کی خوشی میں ہر غم بھلا گئے تھے وہیں وہاں آیا معید خود کو اجنبی محسوس کر رہا تھا تبھی ان سے الگ وہ باہر وسیع لان میں بیٹھا کچھ روز پہلے ہوئی منگنی کے متعلق فکر مند ہوا جا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ابھی تک صدمے میں ہیں؟"اسکے سامنے لگی کرسی پر براجمان ہوتی امل اسکے لئے کافی کا کپ میز پر رکھتے ہوئے اس پر تقریباً ہنس رہی تھی۔

"ایک زمل برداشت نہیں ہوتی تھی اب دو دو کو جھیلنا پڑے گا۔۔"اسنے گردن جھٹکی تھی۔

"میں زمل آپی نہیں ہوں۔۔"اسنے خفگی سے جتایا۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن مجھے ابھی بھی ایک کنفیوزن ہے۔۔"شہادت کی انگلی عنابی ہونٹوں پر رکھے وہ شش وپنج میں تھا۔

"کیا؟"

"میری منگنی تم سے ہوئی ہے یا؟وہ بولتے بولتے رکا۔

"یہ ہے آپ کے سوال کا جواب۔۔"امل نے ہاتھ کی پشت اسکے سامنے لہراتے ہوئے انگلی میں موجود انگوٹھی دکھائی تھی۔

"یعنی تم؟"اسے دلی خوشی ملی تھی۔

"آپ کی امانت۔۔"امل نے انگوٹھی اتار کر اسے واپس کرنی چاہی تھی۔

"اسے پہن کر ہی رکھو جب وقت آئے گا تب واپس لے لوں گا اور اللہ نہ کرے کہ وہ وقت آئے آمین۔۔۔"کچھ نہ کہتے ہوئے بھی وہ بہت کچھ کہہ گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کیا؟ماہین گھر واپس آگئی ہے؟"کال بند ہوتے ساتھ ردا نے اپنی خوشی ہاشم سے بانٹی تو وہ حواس باختہ ہوا تھا۔

"جی۔۔"اسکی آنکھیں تشکر سے نم تھیں۔

"مگر وہ تھی کہاں اور زمل بھی آئی ہے اسکے ساتھ؟"اسنے خود کو نارمل دکھانے کی اداکاری کی مگر دل و دماغ میں ایک طلاطم برپا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"زمل بھی اور میرے بھائی کا بیٹا بھی۔۔۔جسے بھابھی نے ہم سب سے چھپا رکھا تھا۔۔"ردا کی اگلی بات اسکا فشار خون ساتویں آسمان پر پہنچا گئی تھی۔

"حیدر کا بیٹا؟"اسنے صدمے سے پوچھا۔

"مجھے اپنے بھتیجے اور بھتیجی سے ملنا ہے ہاشم۔۔میرے مرحوم بھائی کی اولاد کتنے سالوں بعد ایک ہوئی ہے۔"ردا جتنی جذباتی ہوئی جا رہی تھی ہاشم اپنا آپ اتنا ہی انگاروں پر دہکتے محسوس کر رہا تھا۔

"حمزہ سے کہو کہ میں بھی ساتھ جاوں گا۔۔"بیڈ سے اترتے ہوئے وہ اپنی ہر بیماری فراموش کر گیا تھا۔

"مگر آپ کی طبیعت؟"

"ٹھیک ہوں میں۔۔اگر اتنے اہم موقع پر نہ گیا تو ساری عمر کی نیکیاں ضایع ہو جائیں گی۔۔"فریش ہونے کے لئے اسنے باتھ روم کا رخ کیا جبکہ ردا کو شوہر کی یہ جلد بازی بھی اپنے میکے کے لئے اس کا خلوص لگی تھی۔

"یعنی تم پچھلے ایک ماہ سے اس گھر میں میرے ساتھ تھی اور مجھے پتہ بھی نہیں چلا۔۔"ہال کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی حمزہ کے پاوں جمے تھے۔

"گرینڈ پا آپ ہیں ہی بہت معصوم۔۔"دادا کے حصار میں بیٹھی زمل نے انکی ناک کھینچتے ہوئے مزاق اڑایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم میرے حیدر کا عکس ہو زمل۔۔اسکی جان تھی تم میں۔۔"اسکا سر چومتے وہ بیٹے کی یاد میں افسردہ ہوئے تھے۔

"ڈیڈ مجھ سے پیار نہیں کرتے تھے؟"امل نے گال پھلا لئے۔

"تم سے بھی کرتا تھا مگر زمل ہر وقت باپ سے لپٹی رہتی تھی۔۔تبھی تو اسکی ایک ایک خصلت اس میں منتقل ہو گئی ہے۔"انکا تفصیلی جواب زمل کے چہرے پر فاتحانہ مسکان لایا تھا۔

"اور میں مام پر گئی ہوں پھر؟"وہ سب اپنی خوش گپیوں میں اتنے کھوئے تھے کہ وہاں آتے بخاری خاندان کی موجودگی کی کسی کو بھنک تک نہ لگی تھی۔

"ہاں۔۔"اس بات کا جواب ماہین نے دیا۔

"اور میں؟"حیدر کو اپنی فکر ستائی تھی۔

"السلام علیکم۔۔۔"ہاشم نے سلام کرتے ہوئے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

"تمہارا شوہر تو نہیں بچا لیکن اگر اسکی ننھی ننھی نشانیاں بچانا چاہتی ہو تو میری بات مان لو ورنہ۔۔۔"صوفے سے اٹھتی ماہین کا رنگ ہاشم بخاری کو دیکھتے ہی لٹھے کی طرح سفید پڑا تھا جبکہ کانوں میں کئیں سال پہلے کہے الفاظ بے اختیار گونجے تھے۔

"بھابھی کہاں چلی گئی تھیں آپ؟ہاشم نے کتنا ڈھونڈھا آپ کو۔۔"اسکے قریب چل کر آتی ردا اسکے گلے لگ کر سسک کر رونے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہماری واپسی کے لئے یہی وقت مقرر تھا پھپھو۔۔" پھپھو کو دلاسہ دیتی زمل نے انہیں چپ کروایا تھا۔

"میرے بھائی کا بیٹا۔۔انکا وارث۔۔۔" حیدر کو دیکھتے ہی وہ خود کو اسکی پیشانی چومنے سے نہ روک پائی تھی۔وہ اسکے مرحوم بھائی کا وارث تھا جسنے شاہ خاندان کا نام آگے بڑھانا تھا۔

"اس گھر کا وارث۔۔" زمل نے ہاشم اور حمزہ کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے حیدر کی حیثیت کا تعین کیا تھا۔

"بے شک۔۔" ہاشم دو معنی انداز میں اسکی بات سے متفق ہوا تھا۔

"تو یہ تم تھی جس نے پچھلے ایک مہینے میں سب کچھ بگاڑ دیا۔۔" سب لوگ بیٹھے باتوں میں مگن تھے جب کچھ فاصلے پر کال سے فارغ ہوتی زمل کے پاس چل کر آتے حمزہ نے اسے طنز کا نشانہ بنایا تھا۔

"بگاڑا تو تم باپ بیٹے نے ہے حمزہ ہاشم بخاری۔۔میں تو گھر کی بڑی بیٹی ہونے کے ناطے سب سنوار رہی ہوں۔۔" اسکی ہی بات اسکے منہ پر واپس مارتی وہ کمرے کو چل دی تھی۔پتہ نہیں کیوں مگر بخاری خاندان میں پھپھو کے علاوہ ہر انسان اسے آستین کا سانپ لگتا تھا اور ہاشم کے ساتھ بیٹھنا تو اسے اپنی توہین محسوس ہوتی تھا۔

"یہ سب یوں نہیں بگڑ سکتا۔۔حیدر کا بیٹا یوں میری محنت پر پانی نہیں پھیر سکتا۔۔ہر گز نہیں۔۔" رات گئے لان میں چہل قدمی کرتا ہاشم اپنی شکست کے واضح اثار دیکھ کر نئی منصوبہ بندی کرنے کی تیاریوں میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کتنے دنوں بعد وہ آج پھر سے اپنی اما کی گود میں سر رکھ کر خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔ماں سے دوری کا ہر ایک لمحہ اسنے کانٹوں پر گزارا تھا جس کا ثمر آج اسے اپنی ماں اور بھائی کو کھویا مقام دلا کر حاصل ہوا تھا۔

"آئی رئیلی مسڈ یو اما۔۔جانتی ہیں مجھے احساس ہوا ہے کہ آپ کے بغیر میں زیرو ہوں۔۔بالکل بیکار اور غیر اہم۔۔"انکی گود میں سر رکھے وہ پچھلے ایک مہینے کی کسر پوری کرنا چاہتی تھی جب رات رات بھر اپنوں کی یاد اسے سونے نہ دیتی تھی۔

"تم نے کیا کیا ہے تمہیں اس کا اندازہ بھی نہیں ہے زمل۔۔ہم یہاں محفوظ نہیں ہیں بیٹے۔۔"ماہین کا خوف اسے تنگ کر رہا تھا کیونکہ اس خوف کے پیچھے چھپی وجہ سے وہ اب تک ناواقف تھی۔

"یہ آپ کے شوہر اور ہمارے باپ کا گھر ہے اما۔۔اس سے زیادہ محفوظ ہم کہیں نہیں ہو سکتے۔"اسنے ماں کو تسلی دی تھی۔

"مگر۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ نے دیکھا نہیں حیدر اور امل کتنے خوش ہیں۔۔"اس نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے ماں کا چہرہ استحاق سے دیکھا تھا۔

"اور تم؟"اسکے ماتھے پر آئے بال ہٹاتی وہ بات بدل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میری خوشی تو میری اما اور چھوٹے بہن بھائی ہیں۔۔ہائے سکون مل گیا۔۔"ماں نے جھک کر ماتھے پر بوسہ دیا تو وہ آنکھیں بھینچ گئی تھی۔رات گئے تک وہ ماں بیٹی باتیں کرتے رہے۔وہ باپ کی طرح باتونی تھی مگر صرف ان لوگوں کے ساتھ جن سے بات کرنا اسے اچھا لگتا تھا ورنہ دنیا جانتی تھی کہ زمل حیدر مختصر اور محدود بات کرنے کی عادی ہے۔

"یہ آیا نہیں ابھی تک۔۔"جہانگیر شاہ بیٹے کی تاخیر پر پریشان ہوئے تھے۔

"میں کال کرتی ہوں ڈیڈ۔۔۔موسم بھی کتنا خراب ہو رہا ہے۔۔"ماہین نے حیدر کا نمبر ملایا تھا۔

"جی جان۔۔"اسنے کال اٹھائی تھی۔

"کتنی دیر ہے حیدر؟"وہ بات کرتی کرتی لان میں چلی آئی جہاں آسمان پر بجلی چمک کر آنے والے طوفان کے متعلق آگاہ کر رہی تھی۔

"گاڑی خراب ہو گئی تھی۔۔ابھی دوبارہ سٹارٹ ہوئی ہے۔۔"حیدر نے تاخیر کا سبب بتایا۔

"اہل۔۔"

"سو گئی ہے؟"حیدر نے فرنٹ سیٹ پر سوئی اپنی ننھی شہزادی کو دیکھا تھا۔

"جلدی آجائیں۔۔دل گھبرا رہا ہے میرا۔۔"

"کیوں؟"

"اس کیوں کا جواب آپ کو گھر آکر ملے گا۔"وہ کل سے اسے متجسس کئے جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہماری تیسری بیٹی کا نام میں حنین رکھوں گا۔۔"حیدر کی اگلی بات اسکے ہوش اڑا گئی۔

"کیا مطلب؟"

"میڈم آپ جو سرپرائز مجھے دینا چاہ رہی ہیں مجھے پہلے ہی مل گیا ہے کیونکہ جو رپورٹس آپ گاڑی میں بھول گئی تھیں میں نے دیکھ لی ہیں۔۔"حیدر نے اسکے سرپرائز گفٹ کے سب ارادے خاک میں ملا دیے۔

"حیدر؟"وہ بلبلا اٹھی۔

"ماہی یہ میری زندگی کا سب سے سپیشل برتھ ڈے گفٹ ہے۔۔"اسکے ہر لفظ سے محبت اور خلوص جھلک رہا تھا۔

"لیکن اس بار آپ کی نہیں۔۔میری چلے گی۔"وہ ادا سے بولی۔

"ہمیشہ ہی چلتی ہے۔۔"حیدر کا لہجہ شکستہ تھا۔

"بیٹے کے نام سوچیں۔۔بیٹی کا نہیں۔۔"ماہین نے نیا حکم صادر کیا۔

"وہ بھی ہو جائے گا یار لیکن اس دفعہ بھی بیٹی ہی چاہئے مجھے۔۔میں تو ایک درجن بیٹیاں افارڈ کر سکتا ہوں۔۔"اسکی نت نئی فرمائشوں پر وہ حیا کے مارے خود سے ہی شرمائی تھی۔

"حیدر۔۔"وہ اس سے زیادہ کچھ بول نہ پائی۔

"جی حیدر کی جان۔۔"وہ مزید پھیلنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو ہیلو۔۔۔نمبر آف ہو گیا۔۔"اسی دوران رابطہ ہمیشہ کے لئے منقطع ہوا تھا۔ماہین نے کئیں دفعہ نمبر ملایا جو مسلسل بند ہی ملا تھا۔اسکا لمحوں کا انتظار گھنٹوں کی صورت اختیا کر گیا تھا مگر نہ حیدر آیا نہ ہی اسکی کوئی کال۔۔

"ڈیڈ وہ ابھی تک نہیں آئے۔۔"اب توردا کو بھی بچوں کے ہمراہ وہاں آئے دو گھنٹے ہونے کو تھے مگر حیدر ابھی تک نہ لوٹا تھا۔ماہین کے دل میں اب ڈھیروں وسوسے آنے لگے۔

"ہیلو۔۔حیدر۔۔کیا؟"اسی اثنا میں جہانگیر شاہ کے نمبر پر کسی نئے نمبر سے کال آئی تھی۔

"کیا ہوا جہانگیر؟"انہیں عجلت میں اٹھ کر کہیں جاتا دیکھ کر رعنا بیگم کا دل بھی ٹھٹھکا تھا۔

"حیدر کا ایکسیڈینٹ۔۔"وہ اتنا کہتے ساتھ گھر سے نکل گئے تھے۔

"یااللہ۔۔"ماہین دل پر ہاتھ رکھے صوفے پر بیٹھی تھی۔

"ماہین بیٹے۔۔"اسے بیہوشی کی حالت میں جاتا دیکھ رعنا بیگم اپنی تکلیف بھول ہی گئی تھیں۔

"آنٹی وہ ٹھیک ہونگے نا۔۔"ردا نے اسے پانی پلایا تو اسکے ہونٹوں پر حیدر اور امل کا ہی نام تھا۔

اس کی گاڑی تیز رفتاری کے باعث حادثے کا شکار ہوئی تھی۔گاڑی کھائی میں گرتے ساتھ ہی دھماکے کی نذر ہوئی مگر حیدر کی لاش موقع سے بہت بری حالت میں برامد ہو گئی تھی جبکہ امل ابھی تک لاپتہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر؟"مردہ خانے میں جوان بیٹے کی زخموں سے چھلنی لاش نے جہانگیر شاہ کی کمر توڑ دی تھی۔اگر ہاشم انہیں سہارہ نہ دیتا تو وہ وہیں گر جاتے۔

"بچی کی باڈی ہم تلاش کر رہے ہیں شاہ صاحب۔۔"پولیس کی بات نے انکی رہی سہی امید بھی توڑ دی تھی۔میت کی حالت ایسی نہ تھی کہ اسے الوداعی غصل دیا جاتا یا پھر زیادہ دیر رکھا جاتا۔محض ایک گھنٹے کے لئے حیدر کو گھر لے جانے کی اجازت ملی تھی۔

"حیدر پلیز اٹھیں۔۔ہماری امل کہاں ہے حیدر؟"اس کی میت سے سر لگائے ماہین رو رو کر نڈھال ہوئی تھی۔

"ماہین۔۔"رعنا بیگم نے اسے حصار میں لیتے خاموش کروانے کی کوشش کی مگر اپنا ہی ضبط کھو بیٹھیں۔

"میں نے جب بھی آپ کا ہاتھ تھام کر کچھ مانگا ہے تو آپ نے کبھی انکار نہیں کیا۔۔تو آج کیوں میرا مان توڑ رہے ہیں۔۔"اسے اب بھی یہی امید تھی کہ وہ اسکے آنسوؤں کے آگے ہتھیار ڈالتا اٹھ بیٹھے گا۔

"بھابھی۔۔"ردا نے اسے گلے سے لگا لیا۔

"ابا۔۔پیارے ابا۔۔"خود پر گزری قیامت سے لاعلم زمل باری باری باپ کے زخمی گالوں پر بوسہ دیے جا رہی تھی۔

"زمل تم کہو ان سے کہ اٹھ جائیں۔۔"

"زمل بیٹے۔۔"ردا نے اسے میت سے دور لے جانے کی کوشش کی تو وہ باپ سے لپٹ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے ابا سو رہے ہیں۔۔۔"اسنے باپ کی پیشانی چوم کر الوداع کہا تھا۔

"حیدر مجھے چھوڑ کر مت جائیں پلیز۔۔"اسکی میت اٹھانے ہاشم اور جہانگیر شاہ عزیزوں کے ہمراہ وہاں آئے تو ماہین تابوت سے لپٹ گئی تھی۔

"ماہین دیر ہو رہی ہے۔۔"جہانگیر شاہ نے اسے کندھوں سے پکڑ کر تابوت سے دور کیا۔

"ڈیڈ یہ ظلم مت کریں۔۔"اسکے لئے الفاظ کی ادائیگی مشکل ہو گئی تھی۔

"ظلم تو مقدر نے کر دیا ہے بیٹا۔۔ہمیں تو اب برداشت کرنا ہے۔"اسے رعنا بیگم اور ردا کے حوالے کرتے انہوں نے بوڑھے کندھوں پر جوان بیٹے کی لاش اٹھائی تھی۔اسے سپردِ خاک کرنے کے بعد بھی وہ کتنی دیر خالی آنکھوں سے من و مٹی تلے دبے بیٹے کی قبر کو دیکھتے رہے تھے۔

"بچی کا کچھ پتہ چلا انسپکٹر صاحب۔۔"انسپکٹر کفیل سے سوال کرتے ہاشم کی آواز رنجیدگی میں ڈوبی تھی۔

"ہم کوشش کر رہے ہیں ہاشم صاحب۔۔"اب بھی کوئی مثبت جواب نہ ملا تھا۔

"حیدر بہت رف ڈرائیونگ کرتا تھا۔۔ہم سب لوگ اسے کتنا سمجھاتے تھے۔۔"اسکی قبر پر فاتحہ خوانی کے بعد وہ سسر کو سہارا دیے باہر گاڑی تک لایا تو انسپکٹر کفیل احمر بھی ان کے ساتھ ساتھ تھے۔

"امل کو ڈھونڈھ دیں انسپکٹر صاحب۔۔بیٹے کے بعد پوتی کا غم نہیں سہہ سکوں گا۔۔"غموں نے جہانگیر شاہ جیسے بارعب شخص کی حالت ایک ہی دن میں قابلِ رحم بنا دی تھی۔

"حیدر۔۔امل۔۔"وہ نیند میں مسلسل دو ہی نام بڑبڑائے جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اما۔۔" پاس لیٹی زمل لیمپ جلاتی بیٹھی تو ماں کو چہرہ پسینے سے شرابور پایا تھا۔

"حیدر مجھے چھوڑ کر نہ جائیں پلیز۔۔" اسکی آنکھیں اب بھی بند تھیں۔

"اما کیا ہو گیا ہے۔۔اما۔۔" زمل نے اسکے گال تھپتھپا کر ہوش دلانے کی کوشش کی تو دیکھتے کی دیکھتے ماں کا پورا وجود بے جان پڑ گیا تھا۔

"کوئی سٹرریس لیا ہے انہوں نے؟" ماہین کو لئے وہ لوگ ہسپتال پہنچے تو اسکا بی پی خطرناک حد تک بڑھ چکا تھا۔

"نہیں میری اما تو بالکل ٹھیک تھیں۔۔۔بس خواب دیکھ کر ڈر گئیں۔۔" ڈاکٹر کے سوال پر زمل نے پر اعتمادی سے جواب دیا۔

"امل سنبھالو خود کو۔۔تم تو خود ایک ڈاکٹر ہو۔۔" ڈاکٹر کے وہاں سے جاتے ہی امل کے مسلسل روئے جانے پر وہ الٹا اسے ڈانٹ گئی تھی۔

"مام کو کیا ہوا ہے؟ انکا بی پی اتنا شوٹ کیوں کر گیا؟" اسنے آنسو روکنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"میں اتنے سالوں بعد انہیں پھر سے نہیں کھو سکتی۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں ہو گا اما کو۔۔۔اور میں تمہارا تمہیں روتا نہ دیکھوں۔"اسے خاموش ہونے کی ہدایت دیتی وہ دادا جان کو کال کرنے کے لئے وہاں سے منسلک لان کی جانب بڑھی تھی۔حیدر کو بھی بغیر اطلاع کئے وہ دونوں معید کے ہمراہ ماں کو نزدیکی ہسپتال لائی تھیں۔

"امل وہ ٹھیک ہیں اب۔۔"معید نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے حوصلہ افزائی کی۔

"معید میں ساری عمر ان رشتوں کو ترسی ہوں۔۔اب جا کر اپنوں کا ساتھ ملا ہے تو مام کی اس حالت نے مجھے بے بس کر دیا ہے"معید کے دیے رومال سے اسنے آنسو صاف کئے تھے۔گھر سے یہاں تک مسلسل رونے کے باعث اسکی آنکھیں بھی سوج چکی تھی۔

"انہیں کچھ نہیں ہو گا امل۔۔کالم ڈاون۔۔"معید نے اسے کندھوں سے تھام کر وہیں رکھے سٹول پر بیٹھایا۔ماہین کی حالت دو گھنٹوں بعد سنبھلی تو اسے وارڈ منتقل کر دیا گیا تھا۔ماں کو دیکھنے کے بعد امل کی جذباتی کیفیت کو مد نظر رکھتے زمل نے اسے واپس گھر بھیجنے پر ہی اصرار کیا مگر خود وہ ماں کے پاس سے ہلنے کی بھی روادار نہ تھی۔

"اما میں جانتی ہوں کہ آپ کی اس کیفیت کی وجہ یہاں ہماری واپسی ہے مگر میں اس خوف کو بہت جلد جڑ سے اکھاڑ پھینکوں گی۔۔۔"اسکے دائیں ہاتھ میں اب بھی ڈرپ لگی تھی اور بایاں ہاتھ وہ اپنے لبوں سے جوڑے بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ممانی کیسی ہیں اب؟"وہ وارڈ سے باہر نکلی تو حمزہ عجلت میں وہاں پہنچا تھا۔ٹراوزر اور ٹی شرٹ میں ملبوس اسکا عام سا حلیہ بتا رہا تھا کہ وہ ماہین کی طبیعت کا سنتے ہی جلد بازی میں گھر سے نکلا تھا۔

"ٹھیک ہوتیں تو یہاں داخل ہوتیں۔۔"اسکا بے تکا سوال زمل کے تیور بگاڑ گیا۔

"تم سیدھی بات کا سیدھا جواب دے سکتی ہو؟"خمار آلود آنکھوں سے اسنے زمل کو گھورا تھا۔

"ہاں جواب دے سکتی ہوں مگر انسانوں کو۔۔تم جیسے جانور نما لٹیروں کو نہیں۔۔"اسکا اگلا وار پچھلے کی نسبت زیادہ سخت تھا۔

"اتنی نفرت کیسے کر لیتی ہو تم؟اتنی سی ہو لیکن کس قدر زہر بھرا ہے تم میں۔۔"بے وجہ کی تضحیک اسے بھی ہرگز قبول نہ تھی۔

"میں کیا ہوں اور کیا کر سکتی ہوں تم بہت جلد دیکھ لوگے"

"زمل تم۔۔"

"اگر چاہتے ہو کہ میں خاموش ہو جاوں تو دفع ہو جاو یہاں سے۔۔"شہادت کی انگلی سے اسنے کوریڈور کے خارجی دروازے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

"تم سے اتنی محبت تو نہیں کرتا کہ تمہاری بات مانوں۔۔"حمزہ کے چہرے پر استہزایہ مگر بلا کی پر کشش مسکراہٹ در آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مگر میں تم سے اتنی نفرت ضرور کرتی ہوں کہ اگر تم شرافت سے نہ مانے تو گارڈز سے کہہ کر تمہیں دھکے دے کر نکلواوں گی یہاں سے۔۔"

"زمل پلیز۔۔"معید جو امل کو گھر چھوڑ کر واپس آیا تھا انکی مدبھیر دیکھتے ہی زمل سے گزارش گزار ہوا۔

"اسے کہو اپنی شکل گم کرے۔۔بلڈی چیپسٹر۔۔"اسے ایک اور لقب سے نوازتی وہ واپس وارڈ میں داخل ہوئی تھی۔

"کیسی ہیں بھابھی؟"وہ فجر کے بعد گھر پہنچا ردانے ماہین کی صحت کے متعلق پوچھا تھا۔

"بہتر ہیں۔۔انکا بی پی شوٹ کر گیا تھا۔۔"اسے تسلی بخش جواب دیتا وہ کمرے کو چلتا بنا تھا۔

"اما آپ میری زندگی ہیں۔۔ابا کے بعد آپ کو نہیں کھو سکتی۔میں لاکھ بہادر بنوں مگر آپ کو کھونے کا خوف ہی مجھے بے چین کر دیتا ہے۔۔یو آر مائی لائف۔۔زمل کی جان۔۔زمل کا بے بی۔۔"اگلی دوپہر تک وہ ہوش میں نہ آئی تھی۔ڈاکٹرز نے اس دوران کئیں اضافی ٹیسٹ بھی کئے تھے۔صبح ہوتے ہی شاہ اور بخاری خاندان کے سب افراد بھی وہاں خیریت مطلوب کرنے آن پہنچے تھے۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا حیدر۔۔"جہانگیر شاہ نے پوتے کا شانہ تھپتھپایا جو ماں کی حالت دیکھ کر خائف ہو گیا تھا۔

"داداجان میری اما ٹھیک ہو جائیں گی نا؟"اسکی حالت امل سے بھی گئی گزری ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"انشاللہ۔۔"امل نے اپنا لہجہ مستحکم کیا تھا۔ماہین کو ہوش آیا تو سب کی جان آئی تھی۔اسے مزید ایک رات وہیں داخل رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

"چھوٹے کو گھر لے جائیں میں اما کے پاس ہی رکوں گی۔۔"وہ گھر کچھ دیر آرام کرنے کے بعد شام میں دوبارہ ہسپتال چلی آئی تھی۔امل نے لاکھ اصرار کیا کہ وہ اور حیدر رک جائیں گے مگر وہ زمل ہی کیا جو کسی کی سن کر مان جاتی!

"حمزہ رک جائے گا۔۔"ہاشم نے اپنائیت سے جتایا۔

"ابھی میں مری نہیں ہوں ہاشم انکل جو آپ کے بیٹے کے احسان کی ضرورت پڑے۔۔میری اما میری ذمہ داری ہیں گرینڈ پا اور زمل حیدر اپنی ذمہ داریوں سے بھاگنے والوں میں سے نہیں ہے۔۔"ہاشم کی پیشکش کو بدلحاظی سے دھتکارتی وہ جہانگیر شاہ سے مخاطب ہوئی تو وہ بس اثبات میں سر ہی ہلا سکے۔

"بالکل باپ جیسی بدلحاظ اور بے مروت ہے۔۔"ہاشم اپنی عزت افزائی پر بڑبڑایا تھا۔رات میں ڈاکٹر نے ایک ہی فرد کو وارڈ میں رکنے کی اجازت دی تھی اور ایک فرد وارڈ کے باہر رک سکتا تھا۔زمل نے معید سے رکنے کا کہا تو حمزہ نے اسے بغیر بتائے معید کو گھر بھیج دیا جسکا علم اسے رات گئے ہوا تھا۔

"تم گئے نہیں؟"وہ چہل قدمی کے لئے باہر آئی تو حمزہ سٹول سے لگا کچی نیند سے بیدار ہوا تھا۔

"تمہارے لئے نہیں رکا۔۔"اٹھتے ہوئے اسنے بھوری آنکھیں ملی تھیں۔

"ابھی اتنے برے دن آئے بھی نہیں میرے۔۔"وہ واپس کمرے میں جانے کے لئے پلٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ممانی کی فکر تھی۔۔۔"سٹول سے کھڑے ہوتے وہ خلوص سے بولا تو زمل کا سراپہ انگاروں پر لوٹنے لگا۔

"اچھا۔۔تو اتنے سال ممانی جان کو ڈھونڈھنے کی زحمت کیوں نہیں کی؟"اسنے رخ موڑتے ساتھ حمزہ کو حقارت بھری نگاہ سے نوازا تھا۔

"ڈیڈ نے بہت کوشش کی تھی تم لوگوں کو ڈھونڈھنے کی۔۔"بے سبب الزام تراشی پر وہ بھی خاموش نہ رہا۔

"میرا منہ نہ ہی کھلواو تو اچھا ہے حمزہ ہاشم بخاری۔۔"اسکے انداز میں شکوہ، تشویش اور تضحیک کے ملے جلے تاثرات تھے۔

"تم بند منہ کے ساتھ اتنی منہ پھٹ ہو جب منہ کھولو گی تو قیامت ہی آئے گی۔۔اب اندر چلی جاو تو بہتر ہے۔۔"مزید تماشہ کرنے کے حق میں وہ بھی نہ تھا۔

"تمہارے حکم کی پابند نہیں ہوں لہذہ اوقات میں رہ کر بات کیا کرو مجھ سے۔۔"اندر جاتے جاتے بھی اسکی زبان بند نہ ہوئی۔

"چھوٹا پیکٹ بڑی آفت۔۔"ٹراوزر کی جیب میں دونوں ہاتھ ڈالے وہ زمل پر طنز کر گیا۔

"اما؟"اسکی آنکھ کھلی تو تینوں بچے سرہانے موجود تھے۔

"امل۔۔"وہ ابھی تک اسی خواب کے سحر میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مام میں ہوں آپ کے پاس۔۔"امل نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"امامیں سوتیلی ہوں؟"زمل بے اختیار شکوہ کر گئی۔

"میں نے بہت تنگ کر دیا سب کو؟"ماہین خود بھی سب کے پریشان چہرے دیکھ کر شرمندہ ہوئی تھی

"اما۔۔۔جان ہیں آپ ہماری۔۔آپ کے لئے کتنا پریشان تھے ہم۔۔"حیدر کی بات سے اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

"ممانی اللہ کا شکر ہے کہ آپ ٹھیک ہیں اب۔۔"حمزہ بھی پھولوں کا گلدستہ لئے ہسپتال پہنچا تھا۔صبح حیدر کے آنے کے بعد وہ گھر گیا اور دوپہر کو ماہین کے ہوش میں آنے کی خبر سنتے ہی پھر الٹے قدموں واپس آیا تھا۔

"امامت کیا کریں خود کو اتنا پریشان۔۔مجھ سے اپنے مسلے بانٹ لیا کریں۔۔"زمل نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتے پیشکش کی۔

"تاکہ جنگ عظیم سوئم ہو جائے؟"حمزہ نے اسکی پیشکش کا مزاق اڑایا تو وہاں موجود سب افراد اپنی ہنسی نہ روک پائے تھے۔

"وہ تو اب بھی ہو سکتی ہے اگر آپ دو منٹ میں یہاں سے غائب نہ ہوئے۔"اسنے اپنا شدید رد عمل بمشکل قابو کیا تھا۔

"اتنی تمیز سے آپ مجھ سے مخاطب ہیں؟"حمزہ نے کان کی لو رگڑتے اداکاری کی۔

Posted On Kitab Nagri

"یعنی میرا شک بالکل درست تھا۔۔ تمہیں واقعی عزت راس نہیں آتی۔۔"اسکا ضبط جواب دے ہی گیا۔

"زمل بڑا ہے تم سے۔۔۔بد تمیزی مت کیا کرو۔"ماہین نے یکدم اسے ٹوک دیا۔

"اما آپ کا ہر لیکچر سنوں گی مگر گھر جا کر۔۔بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔"اسنے ادب سے جواب دیا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مائی ائرن لیڈی۔۔"اسے گھر لاتے ساتھ جہانگیر شاہ نے سیدھا کمرے میں لے جانے کا حکم دیا تو سب بچے بھی وہیں کمرے میں ماں کے ہمراہ رک گئے تھے۔

"مام نو مور ٹینشن او کے۔۔"اسے زمل نے بیڈ پر لٹایا تو امل اور حیدر نے کمبل اوڑھا کر ہدایت دی۔

"تم تینوں میرے پاس ہو تو ٹینشن کیسی۔۔"ماہین نے اپنے تینوں بچوں کو جانثار نظروں سے دیکھا۔

"کیا کر رہی ہو؟"سب کے جانے کے بعد زمل نے اسے اپنے حصار میں یوں لیا جیسے وہ ماں ہو اور ماہین اسکی بیٹی۔

"جب میں بچپن میں ڈر جایا کرتی تھی تو آپ یونہی مجھے خود سے لگا کر گھنٹوں بیٹھی رہتی تھیں نا۔۔ مجھ سے ڈر کی وجہ پوچھ کر مسلوں کا حل بتاتی تھیں تو آج آپ مجھے اپنی پریشانی بتائیں اما۔۔ مجھ سے اپنا ڈر بانٹیں۔۔ابا کے بعد صرف آپ ہیں اما اور میں آپ کو نہیں کھونا چاہتی۔"ماں کو حصار میں لئے وہ روانی میں ہر بات کہہ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔بس تمہارے ابا بہت یاد آرہے تھے۔۔اس کمرے سے ہماری بہت یادیں وابسطہ ہیں بچے۔۔"ماہین نے بھی اس کے حصار میں آنکھیں میچ کر پریشانی کا جھوٹا سبب بتایا۔

"بس یہی بات ہے؟"اسے اب بھی معاملہ کچھ اور ہی لگا تھا۔

"جی حیدر جونئیر۔۔۔"سر اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھتی وہ محبت سے بولی۔

"میری جھلی اما۔۔کچھ بھی نہ سوچیں۔۔بس آرام کریں۔۔"اسے دوبارہ حصار میں قید کئے زمل نے تھوڑی ماں کے سر پر رکھی تھی۔

"کمال ہے یہ وہی زمل حیدر تھی جس کی زبان سے الفاظ کے نام پر انگارے نکلتے ہیں۔۔سٹریخ شی از کوائٹ انٹر سٹنگ بٹ ڈسگسٹنگ۔۔۔کیا سوچ رہے ہو حمزہ بخاری۔۔اسے پتہ چل گیا تو گولی نہیں میزائل مارے گی۔۔"وہ گیا تو ماہین کی عیادت کے لئے تھا مگر کمرے کے دروازے سے ان ماں بیٹی کی جذباتی گفتگو سن کر ان لمحات میں مداخلت کرنے کا حوصلہ نہ کر پایا تھا۔البتہ آج زمل حیدر کی ذات کا یہ نرم اور حساس پہلو اسکے لئے حیران کن تھا تبھی گاڑی چلاتے ہوئے بھی وہ خود کو اسے سوچنے سے باز نہ رکھ پایا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تھینکس۔۔"معید کو اسنے خاص کال کر کے اپنے ہسپتال ملنے بلایا تھا اور اس وقت وہ دونوں لان میں بنے کیفے میں چائے پی رہے تھے۔

"کس لئے؟فرنچ فرایز کا ایک دانہ منہ میں ڈالے وہ اس اظہار تشکر کا سبب بھانپنے میں ناکام رہا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے اس وقت ایک دوست کی بہت ضرورت تھی۔۔"اسنے ماہین کی بیماری والی رات کا حوالہ دیا۔

"تمہیں جب بھی کسی دوست کی ضرورت ہوئی تو تم مجھے اپنے ساتھ پاو گی۔۔"معید نے بے لوث لہجے میں اس کا مان بڑھایا تھا۔

"ساری زندگی؟"اسنے گویا وعدہ لیا تھا۔

"مرنے کے بعد بھی بس کوشش کرنا کہ چڑیل بن کر بھی اپنی بہن سے کم خطرناک بنو۔۔"زمل کا ذکر کرتے ہی اسنے ڈراونی سی شکل بنائی جس کا اصل مقصد امل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیرنا تھا۔

"ویسے امل اگر میں یہ کہوں کہ اپنا یہ مضبوط کندھا تاعمر تمہارے خوشی اور غمی کے آنسوؤں کے لئے وقف کرنا چاہتا ہوں تو تمہارا جواب کیا ہو گا؟"اس کا اچانک اظہار امل کی ہوائیاں اڑا گیا۔

"میری بہن کے منگیتر ہو کر آپ مجھ سے فلرٹ کر رہے ہیں؟"اسے سمجھ نہ آئی کہ اس اظہار کو کیا نام دے؟

"اللہ دشمن کو بھی زمل حیدر کا منگیتر نہ بنائے۔ویسے بھی جس منگنی کی آپ بات کر رہی ہیں محترمہ اسکی انگوٹھی آج بھی آپ کی ہی انگلی میں دمک رہی ہے۔۔"معید کو اسکے احمقانہ اعتراض سراسر بے وقعت لگا تھا۔

"وہ۔۔"انگوٹھی کو دیکھ کر وہ شرمندہ ہوئی تھی کیونکہ اخلاقاً اسکے پاس یہ انگوٹھی پہننے کا جواز نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں یہ انگوٹھی ساری زندگی انہیں ہاتھوں کی امان میں دینا چاہتا ہوں مس امل حیدر شاہ۔۔"اسنے الفاظ بدل کر وہی اظہار دہرایا۔

"اس فیصلے کا اختیار میں نے اپنے بڑوں کو دیا ہے۔۔"وہ سر پر منڈلاتی تلوار حاضر دماغی سے ٹال گئی۔

"تو پھر اب میرے بڑے ہی تمہارے بڑوں سے دو دو ہاتھ کریں گے۔۔"دونوں ہاتھوں کو آپس میں ٹکراتے وہ کرسی سے اٹھ کر جانے کے لئے وہاں سے نکل گیا جبکہ امل اسے نظروں سے اوجھل ہونے تک بے سبب دیکھتی رہی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

آپی جان۔۔"ناشتے کے میز پر بھائی کو موبائل چلاتا دیکھ کر زمل نے کھینچ کر موبائل اپنے سامنے رکھ لیا تھا۔

"ناشتہ کرو۔۔مجھے یوں کھانے کے میز پر موبائل کے استعمال سے سخت چڑھ ہے۔۔"اسکی پلیٹ میں چیز سینڈوچ رکھتی وہ تحکم انداز میں بولی۔

"بالکل صحیح کہا زمل نے۔۔"داداجان نے بھی اپنی سب سے چہیتی پوتی کا ہی ساتھ دیا۔

"گرینڈ پا زمل حیدر غلط ہو ہی نہیں سکتی۔۔"اپنے کارن فلیکس کے باول میں چمچ ہلاتی وہ اترائی تھی۔

"سعید کی کال!"اسی اثنا میں حیدر کے موبائل کے ساتھ رکھا اسکا آئی فون شور مچانے لگا۔

"ضروری کال ہے تو اٹھالیں آپی جان۔۔"اونٹ پہاڑ کے نیچے آتا دیکھ کر حیدر بھی شوخ ہوا تھا۔

"ایکسکیوزمی۔۔"سب سے معذرت کرتی وہ ناشتے کے میز سے اٹھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت بری ہو تم۔۔"سعید نے شکوے سے گفتگو کا حسین آغاز کیا۔

"تبھی پچھلے دو ہفتوں سے بلا کڈ ہوں۔۔"وہ بھی اکتائی بیٹھی تھی۔

"سوری۔۔"

"ناٹ ایکسیپٹڈ۔۔"

"تو کیا کرنا پڑے گا؟"وہ ہارے ہوئے لہجے میں صلح کی

راہ ہموار کرنے کو کوشاں تھا۔

"ملنا پڑے گا۔۔بہت یاد آرہے ہیں آپ۔۔"اسنے اپنی شرط پیش کر دی۔

"جانتا ہوں۔۔ تبھی تمہارے پاس لاہور آرہا ہوں۔۔"اسکی اگلی خوش کر دینے والی اطلاع پر زمل کی بتیسی نکلی تھی۔

"وقعی سعید؟"اسکی آواز ہی کھلکھلاہٹ سے لیز تھی۔

"جی سعید کی بیسٹی۔۔"اسکی خوشی بھی عروج پر تھی۔

"پھر آپ یہیں شاہ ولا میں رہیں گے بس۔۔"اسنے نئی ضد پکڑ لی۔

"بالکل نہیں سرکاری گھر مل رہا ہے مجھے اور اما کا بھی دل نہیں لگ رہا تم سب کے بغیر۔۔"سعید نے صاف انکار کیا۔

"پھر کب کھانا بناوں آپ کے لئے؟"زمل کو اگلی ترکیب بھی سوجھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"شام میں آنی جان کی عیادت کے لئے آوں گا تو تمہارے ہاتھوں کا کھانا ہی کھاوں گا۔۔"سعید کو شاید اس سے بھی زیادہ جلدی تھی۔

"قبول ہے۔۔"دل پر ہاتھ رکھے اسنے سر ادب سے جھکایا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مام مام۔۔"سیڑھیاں اترتا وہ مرکزی ہال تک پہنچا تھا۔

"ہاں بیٹے۔۔"وہ لاونڈری سے نکلتی جوابدہ ہوئی۔

"میری جیکٹ کہاں ہے؟"حمزہ نے کلائی پر گھڑی باندھتے ہوئے پوچھا۔

"کون سی؟"ردا نے عام سے لہجے میں استفسار کیا۔

"جو میں اس دن ہاسپٹل پہن کر گیا تھا۔۔"

"وہ تو میں نے لاونڈری میں بھیج دی تھی۔۔"ردا کے جواب پر اسنے آنکھیں بڑی کیں۔

"مگر کیوں؟"اسکے چہرے کے تاثرات اسی دم بدلے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہسپتال کے ہزار جراثیم ہوتے ہیں۔۔میں ملازمہ سے پوچھتی ہوں۔۔وہ اب پریس ہو کر آ بھی گئی ہو گی۔۔"ردا مکمل بات سمجھاتی دوبارہ لاونڈری کی جانب چل دی۔

"رہنے دیں۔۔"حمزہ کا لہجہ خاصا مایوس کن ہوا۔

"اور زمل کے بریسلٹ کا کیا کرنا ہے؟"ردا کے منہ سے بریسلٹ کا سنتے ہی وہ چوکنا ہوا۔

"کیا مطلب؟"اسنے بات کو ڈھانپنے کی ممکن کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

"ماں ہوں تمہاری۔۔اچھی طرح جانتی ہوں تمہیں جیکٹ کی نہیں بریسلٹ کی فکر تھی۔۔"ردا نے مٹھی میں بند بریسلٹ اسکے سامنے لہرایا۔

"ظاہر ہے۔۔جس بلا کی یہ چیز ہے مجھے فکر تو ہونی تھی۔۔" اسنے بریسلٹ تھام کر یوں دیکھا جیسے بریسلٹ میں زمل کا چہرہ دکھائی دے رہا ہو۔

"وہ زبان کی تیز ضرور ہے مگر دل کی صاف ہے بالکل تمہارے ماموں کی طرح۔۔"ردا نے فوراً بھتیجی کی حمایت کی۔

"لیکن امل بھی تو ان کی بیٹی ہے۔۔"اسے نے امل سے زمل کا موازنہ کر دیا۔

"وہ ماں پر گئی ہے اور زمل باپ پر۔۔"ردا کی وضاحت قابل قبول تھی۔

"ممانی واقعی بہت سویٹ اور سوبر ہیں۔۔"حمزہ کو بھی ماہین فطرتاً بہت پسند آئی تھی۔

"اور زمل؟"

"خطرناک اور خونخوار۔۔"اسکا ذکر کرتے حمزہ کے چہرے کا زاویہ بری طرح بگڑا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"جب یہ کچن میں گھسی تو میں تب ہی سمجھ گئی تھی کہ سعید آرہا ہے۔۔"ماہین کی بات پر سعید تھوڑا شرمایا بھی تھا۔

"بس زمل۔۔"زمل کو پلیٹ میں مسلسل چوتھا چمچ بریانی انڈیلتے دیکھ کر اسے ہاتھ سے اگلا چمچ روکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کتنے کمزور ہو گئے ہیں آپ ایس بی صاحب"اسنے ہر اعتراض پس پشت ڈالتے وہ چمچ بھی انڈیل کر ہی دم لیا تھا۔

"جم کا کمال ہے۔۔"حیدر نے اپنا لقمہ ڈالا تھا۔

"مجھے بھی کچھ ملے گا؟"معید تو جل ککڑی کی طرح پیش آنے لگا۔

"ہاتھ ہیں یا گھر چھوڑ کر آئے ہو؟"زمل نے ہری جھنڈی دکھائی تو امل نے اسکی روتی شکل پر ترس کھاتے اس کی پلیٹ میں بریانی انڈیلنا شروع کر دی۔

"زمل۔۔"ماہین نے اسے بد تمیزی پر ٹوکا۔

"جی جی یہ کرم نوازی صرف سعید بھائی پر ہی ہوتی ہے۔"معید نے بھی ناک چڑھائی تھی۔

"تم کیوں جلتے ہو؟"وہ بھی باتوں کے نیچے نہ آئی۔

"جلتی ہے میری جوتی۔۔"اسنے بریانی کا چمچ بھر کر منہ میں ڈالا۔

"بیٹے تم سب نے جس طرح میری بیٹی اور پوتے پوتی کا خیال رکھا ہے۔۔میں ساری عمر بھی تم سب کا شکریہ ادا کروں تو کم ہے۔۔"جہانگیر شاہ نے بہت عاجزی کے آلم میں معید اور سمین کا شکریہ ادا کیا تھا۔

"داداجان۔۔آنی جان ہماری بھی تو کچھ لگتی ہیں۔۔"سعید کو یہ شکریہ ادا کرنا تکلف کی مانند محسوس ہوا تھا۔

"اور میں کچھ نہیں لگتی۔۔۔"اپنا نام نہ سن کر زمل بلبلا اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"حد ہے زمل بات تو پوری ہونے دیا کرو۔۔"اس کی لااوبالی فطرت پر سعید اسکا منہ ہی تکتا رہ گیا تھا۔کھانا بہت خوشگوار ماحول میں کھایا گیا جس کے بعد سعید نے گھر جانے کی اجازت مانگی۔اسکے منہ سے جانے کی بات سنتے ہی زمل نے آسمان سر پر اٹھایا تھا کہ کم از کم آج کہ رات تو وہ شاہ ولا میں ہی گزارے گا۔اس کے پرزور اصرار پر وہ زیادہ مزاحمت بھی نہ کر پایا۔

"تم نے زیادتی کی ہے۔۔"لان میں کافی کا کپ تھامے اب وہ دونوں اپنی خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے۔

"بس آج آپ کہیں نہیں جارہے۔۔کتنی باتیں کرنی ہیں میں نے۔۔"زمل کا بچگانہ انداز محض سعید کا ہی مقدر بنتا تھا۔وہ واحد تھا جس کے سامنے وہ امابی بننے سے گریز کرتی تھی۔

"پہلے منگنی کا تحفہ تو لے لو۔۔"سعید نے جان بوجھ کر وہ بات چھیڑی جسنے زمل کا منہ ٹماٹر سے زیادہ لال کر دیا۔

"کوئی منگنی ونگنی نہیں ہوئی میری وہ بھی اس بندر سے۔۔آپ ہوتے تو سوچا جا سکتا تھا مگر وہ نمونہ ہر گز نہیں۔۔"اسنے بدمزہ تاثرات دیتے ہوئے گردن انکار میں تین دفعہ ہلائی۔

"اچھا تو میرے بارے میں بھی سوچ سمجھ کر فیصلہ ہوتا!"سعید کو یہ موقف اپنی توہین لگا تھا۔

"ظاہر ہے۔۔۔"اسنے کافی کا گھونٹ بھرتے سعید کو مزید الجھایا۔

"معید امل کو پسند کرتا ہے۔۔"اگلے ہی لمحے اسنے بات کا رخ پوری طرح بدل دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور امل؟"سعید جتنا پر سکون ہوا تھا وہ اتنی ہی بے چین نظر آئی تھی۔

"شائد وہ بھی۔۔"اسنے اندازے سے کہا۔

"تو صاف صاف کہیں یہاں بھائی کی سفارش کرنے آئے ہیں۔۔مجھے منانا تو بس ایک بہانہ تھا۔۔"اسکی سوچ سیدھا الٹی سمت پرواز کر گئی تو سعید نے طویل سانس بھر کر سامنے بیٹھی انوکھی مخلوق کو دیکھا جسکا مزاج موسم سے بھی زیادہ جلدی بدلنے کی بھرپور اہلیت رکھتا تھا۔

"زمل ایسی بات نہیں ہے یار۔۔۔واقعی میں تم سے بہت شرمندہ تھا۔"اسکا بیچارگی بھرا معذرتی انداز زمل کے دل سے ہر شکوہ دور کرنے کو کافی تھا۔

"پھر میرا گفٹ کہاں ہے؟"اسنے کلائی سعید کے سامنے پھیلائی۔بچپن سے جب بھی وہ سعید سے کسی بات پر خفا ہوتی وہ پسندیدہ تحفہ دلوا کر اسے منالیا کرتا تھا جس روایت کو وہ آج بھی برقرار رکھنے کی خواہش مند تھی۔

"تمہیں سامنے بیٹھا اتنا بڑا گفٹ نظر نہیں آرہا"سعید نے دونوں ہاتھ اپنی جانب کرتے اسکی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی تو وہ اس خوش فہمی پر فلک شگاف قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔

"آہستہ آہستہ اللہ کی بندی۔۔"سرد رات کی خاموشی میں اسکا بلند قہقہہ گونجا تو لان میں قدم رکھتا حمزہ پہلی بار اس کھڑوس طبیعت مغرور حسینہ کو پورے دل سے ہستا دیکھ کر اپنا دل و دماغ کسی سحر میں جکڑا محسوس کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایس پی صاحب یہ کوئی بہت ہی بھونڈا بہانہ ہے۔۔۔مجھے کل میرا گفٹ چاہیئے۔۔"اسنے ہنسی روکتے ہوئے آنکھ سے نکلتے خوشی کے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے سعید سے مطالبہ کیا۔

"پچھلا گفٹ کہاں ہے؟"سعید نے اسکی خالی کلائی پوری توجہ سے دیکھی۔

"بریسلٹ کہاں گیا؟"اسنے بھی دو دن بعد اپنی کلائی پر دھیان دیا جہاں سے سعید کا دیا گیا وائٹ گولڈ بریسلٹ غائب تھا۔

"گما دیا تم نے؟"اسنے بناوٹی افسردگی سے دریافت کیا۔

"نہیں۔۔میں تو اسے اتارتی ہی نہیں ہوں۔۔"وہ فوراً گول میز کے نیچے سر دیے بریسلٹ کی تلاش میں لگ گئی۔

"میں نے اپنی پہلی تنخواہ سے لے کر دیا تھا تمہیں۔۔"سعید نے اسکا ملال مزید بڑھایا۔

"جانتی ہوں۔۔تبھی تو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھا مگر گیا کدھر؟۔۔"کرسی سے اٹھتے وہ گردونواح دیکھنے لگی مگر سبز گھاس پر اوس کے سوا کوئی چیز نہ دکھائی دی۔

"چلو کوئی بات نہیں دوسرا لے لیں گے۔۔"سعید نے بے فکری سے کہا۔

"پر وہ آپ نے کتنے پیار سے گفٹ کیا تھا۔۔"وہ سیدھی ہوتے ہوئے سعید کی آنکھوں میں جھانکتی شرمندہ دکھائی دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم ویسا ہی دوبارہ لے لیں گے زمل۔۔ویسے بھی وہ تم سے زیادہ اہم نہیں تھا اوکے۔۔"سعید کو اسکا یوں اداس ہونا دل پر چبھ رہا تھا۔

"سوری۔۔"اسنے دونوں کان پکڑے دل سے معذرت کی۔

"ڈونٹ بی۔۔اب باتیں کریں بعد میں یہ مشن ایمپوسیبل مکمل کرتی رہنا۔۔"اسکو ہر فکر سے آزاد کرتا وہ اسکا دھیان بٹا گیا تھا جبکہ ممانی کی عیادت کے لئے آیا حمزہ بغیر کسی سے ملے انہیں قدموں پر واپس چلا گیا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہ سعید کون ہے مام؟"ردا اس کے لئے کافی کا کپ لے کر آئی تو وہ کپ تھامتے ہوئے اس نے سرسری سے انداز میں دریافت کیا تھا۔

"معید کا بڑا بھائی ہے۔۔کل ہی اس کی لاہور پوسٹنگ ہوئی ہے۔"ماں نے کھڑے کھڑے ہی تفصیلی جواب دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آئی سی۔۔"اس نے گرم کافی کا گھونٹ بھرا تھا۔

"تم نے زمل کو بریسلٹ واپس کر دیا؟"واپس کچن کا رخ کرتے کرتے ردا کو یاد آیا تو اس نے جھٹ پٹ سوال کیا تھا۔

"جی۔۔"بغیر نظر ملائے وہ مختصر جواب دے گیا تو ماں بھی کچن کی راہ پر گامزن ہوئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا تو یہ محترمہ کو سعید صاحب نے گفٹ کیا تھا۔۔ پھینکوں گا نہیں۔۔ مگر بار بار یاد دلا کر دونوں کو ستاوں گا۔۔ شاباش حمزہ بخاری شاباش۔۔"ڈریس پینٹ کی جیب سے وہ وائٹ گولڈ کا نازک بریسلٹ نکال کر بائیں ہتھیلی پر لٹکائے اس نے خود کو ہی شاباش دی تھی۔ناجانے کیوں سعید ابراہیم اسے پہلی نظر میں زمل حیدر ہی کی طرح زہر لگا تھا۔

"یہ بھی نہیں۔۔یہ والا دکھائیں۔۔"بیچارا سعید اسے لئے مال کی پانچویں زیورات کی دوکان پر لایا تھا اور یہاں بھی زمل حیدر کو کوئی بریسلٹ اپنی شایان شان نہ لگا تھا۔

"زمل یار۔۔خدا کا خوف کر لو۔۔ تمہیں کچھ پسند کیوں نہیں آرہا؟"اچھی خاصی چیز کا بھی نہ بھانا سعید کی سوچ سے بالاتر تھا۔

"میڈم یہ تو کمال ہے۔۔"اسنے بریسلٹ کی بجائے نفیس سی گولڈ چین پہن کر عائینے میں اپنے عکس کا جائزہ لیا تو سیلز مین نے تعریفوں کے پل باندھنا شروع کئے تھے۔

"کمال میں خود ہوں اس لئے مجھے بے مثال چاہیئے۔۔"اسنے عائینے میں بالکل پیچھے سعید کا عکس دیکھا جو آنکھیں باریک کیے اسے اب گھور رہا تھا۔

"یہ کچھ بہتر ہے۔۔"اسے بالآخر وہ چین ہی پسند آئی تھی جس پر سعید کا دل کیا کہ اسی دوکان میں سجدہ ریز ہو کر خدا کے حضور شکر گزار ہو جائے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا؟آپی جان سے اتنی جلدی بات کرنے کی کیا ضرورت تھی معید؟وہ مجھے مار ہی نہ دیں!"امل کو جیسے ہی معید نے اپنے کارنامے کے متلعق بتایا تو وہ اپنا سر پکڑ کر رہ گئی۔

"کچھ نہیں کرتی وہ۔۔سعید بھائی کے سامنے تیر کی طرح سیدھی رہتی ہے۔۔بے فکر رہو۔۔"معید نے اسکے ہر ڈر کو ہوا کیا تھا۔

"ویسے یہ چکر کیا ہے؟"امل نے مشکوک نظروں سے معید کو دیکھ کر پوچھا۔

"چکر۔۔"

"آپی جان اور سعید بھائی کی اتنی اچھی بنتی ہے تو آپ سے انکی منگنی کیوں کر دی؟"کل سے اب تک سعید اور زمل کی بے تکلفی اور جذباتی وابستگی دیکھ کر اسے بھی وہی شک ہوا جو انکے حلقے کے اکثر افراد کو پہلے سے تھا۔

"میری منگنی تم سے ہوئی ہے تمہاری اس خونخوار بہن سے نہیں۔۔اور سعید بھائی سے اسکی بچپن سے ہی بہت بنتی ہے مگر وہ نو سال بڑے ہیں اس سے تبھی اس طرف اماکا دھیان نہیں گیا۔۔"باتیں کرتے کرتے وہ دونوں مال کی دوسری منزل پر پہنچے تھے جہاں متعدد برانڈز کی دوکانیں موجود تھیں اور سعید بھی زمل کو لئے یہیں چلا کاٹ رہا تھا۔

"سعید بھائی کی لائف میں کوئی لڑکی تھی؟"اسنے رک کر تعجب سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"انکی منگنی ہوئی تھی اپنی یونی ورسٹی فیلو سے مگر پھر ٹوٹ گئی۔۔اب اس کی کہانی انہیں سے پوچھنا وہ بھی اس چڑیل زمل کے سامنے۔۔"کچھ سوچتے ہوئے معید شرارتاً مسکرایا تو امل بھی سمجھ گئی کہ بات اس کی بہن کے متعلق ہی ہو گی۔

"ٹھیک ہے مگر اس سے زیادہ خوش میں نے اپنی بہن کو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔"اسکی نظر زمل اور سعید پر پڑی جو جیولری کے بعد اب زمل کے لئے جوتوں کی خریداری کر کے دوکان سے نکلے تھے۔

"وہ دونوں ساتھ ہوں تو انہیں تیسرا نظر نہیں آتا۔۔"معید کے لئے یہ مناظر نئے نہ تھے۔

"وہ تو دکھائی دے رہا ہے۔۔"امل نے بھی ہونٹ بھینچے تھے۔

"السلام علیکم۔۔"ان دونوں کے کانوں سے حمزہ کی آواز ٹکرائی تھی۔

"وعلیکم السلام حمزہ بھائی۔۔"امل نے فوراً جواب دیا۔

"سعید کہاں ہے۔۔دراصل مجھے اس سے کام تھا۔۔"ڈارک بلیو پینٹ کوٹ میں ملبوس اسکا حلیہ بتا رہا تھا کہ وہ سیدھا دفتر سے وہاں آیا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اب کوئی بہانہ نہیں تم مجھے کچھ کھلاؤ گی وہ بھی اپنے ہاتھوں سے بنا کر۔۔"وہ دونوں فاصلے سے ہی اپنی باتوں میں مگن وہاں چل کر آئے۔

"میں روز روز چولہے کے سامنے کھڑی نہیں ہونے والی۔۔"

"میرے لئے بھی نہیں۔۔"آخری بات پر حمزہ نے تفتیشی نظروں سے دونوں کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا ٹھیک ہے۔۔"زمل کی رضامندی نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔

"السلام علیکم۔۔"انکے قریب آتے ہی حمزہ نے رسمی لہجے میں سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔۔"زمل نے تو اس کو صاف نظرانداز کیا مگر سعید نے طریقے سے جواب دیتے ہوئے مصافحہ کیا تھا۔

"مجھے لگتا ہے میں نے آپ کا کوالٹی ٹائم خراب کر دیا!"ہاتھ ملاتے ساتھ حمزہ نے ٹوک لگائی۔

"نہیں بھائی محترمہ کی شاپنگ اہم تھی جو ہو گئی ہے۔۔لنچ ساتھ کرتے ہیں پھر کام کی بات بھی ہو جائے گی۔۔"سعید نے بات بے دھیانی میں ٹالی تھی۔وہاں سے چلتے وہ لوگ مال کے تیسری منزل پر موجود فوڈ کورٹ چلے آئے تھے۔

"یہ۔۔"سعید نے اپنی پسند کا آرڈر کرنے کے لئے مینیو کارڈ اٹھایا۔

"بالکل نہیں۔۔چیز آپ کو سوٹ نہیں کرتا۔۔"زمل نے اسکی شہادت کی انگلی کے نیچے لکھی ڈش کا نام پڑھتے ساتھ مینیو کارڈ اس سے کھینچ لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"زمل میں بچہ نہیں ہوں۔۔دکھاو مجھے۔۔"اسنے احتجاج کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"ہر گز نہیں۔۔آپ کا آرڈر میں دوں گی۔۔"باقی تین لوگ تو بس ان دونوں کی ہی دیکھ رہے تھے جن کے لئے وہ تینوں نہ ہونے کے مترادف تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"جو حکم جنگجو طیارے۔۔"اسکے سامنے سعید ابراہیم جیسا سخت فطرت انسان بھی زیادہ مزاحمت نہ کر پایا تو زمل نے اپنا اور سعید کا کھانا آرڈر کیا۔امل اور معید نے بھی اپنی اپنی پسند کا کھانا منگوایا جبکہ حمزہ نے صرف منٹ مارگریٹا پر ہی اکتفاء کیا۔

"سعید بھائی۔۔معید نے مجھے کچھ بتایا ہے مگر آپ کی تصدیق چاہیئے۔۔"کھانا آنے کے بعد امل نے معید کی آنکھوں کے اشارے کو سمجھتے ہوئے بات چھیڑی تھی۔

"کیسی تصدیق؟"سعید کا معاملہ سمجھ نہ آیا۔

"میں نے سنا ہے کہ آپ کی منگنی پر آپی نے بہت ہنگامہ کیا تھا۔۔"

"معید۔۔"زمل نے سامنے رکھا ٹیشو باکس معید کی جانب پھینکا جو اسنے مہارت سے کیچ کیا تھا۔

"واقعی؟"حمزہ نے بھی دلچسپی ظاہر کی۔

"میں نے ایسا ویسا کچھ نہیں کیا۔وہ لڑکی ہی آپ کے لائق نہیں تھی ورنہ اسکی جگہ میں ہوتی تو کبھی آپ جیسے بندے کو چھوڑ کر دیار غیر نہ جاتی۔۔"زمل آج بھی اسی نو سال پرانے موقف پر ڈٹی ہوئی تھی۔

"پھر ساری عمر انکے طمانچے بھی کھاتی۔۔۔ویسے بھائی کا ہاتھ کافی بھاری ہو گا نا؟"معید بھی موقع کی مناسبت سے قسط وار اسکی سبکی کروا رہا تھا۔

"تم نے کبھی نہیں کھائی؟"اسنے ناک چڑھا کر جوابی طنز کیا۔

"نہیں۔۔میری زبان تم جتنی لمبی نہیں ہے۔۔"معید بھی باز نہ آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے ہاتھ ابھی تک سلامت ہیں سعید؟ کمال ہے۔۔"حمزہ بھی مداخلت کئے بغیر نہ رہ سکا تو زمل نے تیز دھار نگاہ سے اسکی ناپسندیدہ ترین شکل دیکھی تھی۔

"دراصل یہ بات نو سال پرانی ہے۔۔۔محترمہ تب میٹرک میں تھی اور میری نالائق ترین سٹوڈنٹ بھی تھیں۔۔"سعید نے تفصیلاً پورا واقعہ سنانا شروع کیا۔

جی!"نالائق ترین سٹوڈنٹ کا لقب سن کر زمل نے ہونٹ چبائے تھے۔

"اب یار تم خود سوچو مہمانوں سے بھرے ہال میں میڈم نے سٹیج پر آکر میری منگیتر کے سامنے کیا کہا تھا۔۔۔یہ نہیں چل سکتی آپ کے ساتھ۔۔حد بھی ہوئی تو دو تین ماہ میں بھاگ جائے گی۔۔میری بات لکھ لیں۔۔"ساری بات بتاتے ہوئے اس نے زمل کے لب ولہجے کی ہو بہو نقل اتاری تھی۔

"واقعی آپی جان؟"اہل تو آنکھیں پھاڑ کر زمل کی دیدہ دلیری پر دنگ دکھائی دی تھی۔

"یہاں تک کہ میرے سسرال والوں کے سامنے اسنے معذرت تک نہیں کی۔۔میری منگنی تو وہیں ٹوٹ جاتی اگر خالہ بات نہ سنبھالتیں۔۔"سعید نے کسی رعایت کا مظاہرہ نہ کیا۔

"اور آپ نے کیا کیا تھا؟ بھرے ہال کے سامنے طمانچہ نہیں مارا تھا۔"زمل نے بھی منہ پھلائے یاد دلایا۔

"تو تم نے میری منگیتر سے بدتمیزی نہیں کی تھی؟"سعید نے پھر سے اسکی نقل اتاری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اوہو منگیتر۔۔ بھگوڑی بھاگ نہیں گئی دو مہینے دس دن میں؟"اپنی ازلی دشمن کا ذکر آتے ہی وہ آگ بگولہ ہوئی تھی۔

"مگر کیوں؟"حمزہ کو اس منگنی کے ٹوٹنے میں بھی زمل کی مداخلت کا شبہ ہوا تھا۔

"اسے شوہر نہیں اسکے ڈیڈ کا کاروبار سنبھالنے کے لئے ملازم چاہیئے تھا۔وہ مجھے یورپ لے کر جانا چاہتی تھی اور میں اپنوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا۔۔یقین مانو جب ہماری منگنی ٹوٹی تھی تو سب لوگ مجھے حوصلہ دینے آئے تھے مگر یہ میری بیسٹی مجھے طعنے دینے آئی تھی۔۔"سعید کے جواب پر زمل کے علاوہ سب ہی مسکرائے تھے۔

"ابھی تک ساتھ بھی میں ہی دے رہی ہوں۔آپکی کٹی کبوتری کی طرح اڑن چھو نہیں ہوئی۔۔"اسنے احسان جتا کر سعید کو دبانے کی کوشش کی تھی۔

"کمال ہے۔۔"حمزہ سارے واقعے سے کافی محظوظ ہوا تھا۔

"لیکن تم پر ہاتھ اٹھانے کا افسوس مجھے ساری زندگی رہے گا۔۔"وہ اب بھی اپنی نادانی پر نادم تھا۔

"یہ ریکارڈ تھا پورے دو ماہ دس دن بھائی کی منگنی قائم رہنے تک دونوں کے درمیان سلام دعا بھی نہیں ہوئی۔۔"معید نے کہا۔

"پھر یقیناً تم نے ہی صلح کی ہو گی؟"حمزہ نے بالکل درست اندازہ لگا کر زمل کو چونکایا تھا۔

"تمہیں بہت الہام ہوتے ہیں؟"وہ جواب دیے بغیر نہ رہ سکی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہیں بہت اچھے سے جان گیا ہوں زمل حیدر۔۔"اسنے بھی بھرپور مقابلہ کیا تھا۔

"سوچ ہے تمہاری۔۔"اسکا انداز تضحیک آمیز ہوا۔

"ان محترمہ کو کتنی منتوں اور لالچ کے بعد منایا تھا میں نے سوچ ہے تمہاری۔۔"سعید نے یوں تشکر ظاہر کیا جیسے کوئی میدان مار لیا ہو۔

"آپ لکی ہیں جو میں مان گئی۔۔"زمل نے تکبر سے کہا۔

"وہ تو میں ہوں خیر حمزہ وہ تمہاری بات۔۔"کھانا ختم کرتے وہ حمزہ کے کام کی طرف آیا۔

"آج کام کی بات نہیں ہو گی۔۔۔بھول گئے کہ آپ ایس پی سعید نہیں میرے بیسٹی سعید ہیں۔۔"زمل نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"سوری بھائی۔۔تم مجھے تفصیلات بھیج دینا۔۔"سعید سمجھ گیا تھا کہ وہ اپنی موجودگی میں تو حمزہ کا بھلا نہیں ہونے دے گی۔

"فون بھی میرے پاس ہی ہے۔۔"اسنے فون ہوا میں لہراتے ہوئے حمزہ کو دکھایا۔

"چلو پھر میں چلتا ہوں۔۔"اسکی خار سے تنگ آکر حمزہ نے وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا۔

"اللہ حافظ۔۔"حمزہ کا جملہ مکمل ہونے سے قبل ہی زمل نے الوداعی کلمات کہہ کر جان چھڑوائی تھی۔

کچھ کھا کر جاو حمزہ۔۔"اسکا بیچ کھانے میں اٹھنا معید کو بھی نامناسب لگا۔

"اسے جلدی ہو گی۔۔"زمل نے نیا جواز پیش کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"واقعی جلدی ہے مجھے۔۔"کرسی سے اٹھتے وہ چلتا بنا تھا۔

"زمل بہت بری ہو تم۔۔"سعید کو یہ بدتمیزی بہت غیر اخلاقی عمل لگی تھی۔

"مجھے نہیں پسند وہ۔۔۔آپ نے کیوں بلایا اسے؟"وہ الٹا سعید پر ہی چڑھ دوڑی تھی۔

"یار وہ تمہارا کزن ہے۔۔"اسے یہ دشمنی بے سبب لگی۔

"وہ صرف میرا دشمن ہے۔۔"زمل نے ٹوکدار لہجے میں جتایا۔

"بھول گیا تھا۔۔"اسی اثنا میں اسکے اپنے متعلق نیک کلمات سنتا حمزہ وہاں واپس آیا تو شرمندگی کے مارے وہ تینوں بھی کچھ نہ کہہ سکے۔

"جان بوجھ کر واپس آیا تھا یہ۔۔۔بتا رہی ہوں میں آپ کو۔۔"اسے یہ بھی حمزہ کی چالاقیوں کا حصہ لگا تھا۔

"بہت بری بات ہے آپی جان۔۔"امل کو بھی اس کا یہ رویہ غیر مہذب محسوس ہوا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم آج گھر جا کر ڈیڈ سے بات کرو۔۔"ہاشم ہال میں بیٹھی بیوی پر نیا حکم صادر کر گیا۔

"کس بارے میں؟"اسے اچانک نیا مطالبہ سمجھ نہ آیا۔

"امل اور حمزہ کے نکاح کے بارے میں۔۔"بیوی کی کمزور یاداشت پر افسوس کرتے ہوئے اسنے بات دہرائی۔

"مگر ماہین کی طبیعت۔۔"ردا کو اس موقع پر یہ بات کرنا نامناسب لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہو جائے گی وہ۔۔میں اس سلسلے میں مزید تاخیر نہیں چاہتا۔۔"ہاشم کو ڈھیروں خدشات لاحق تھے۔

"مجھے لگتا ہے کہ حمزہ کی دلچسپی زمل کی طرف ہے۔۔"ردا نے انداز کہا۔

"زمل؟وہ کھردماغ؟تمہارے بیٹے کا دماغ ٹھکانے پر ہے؟"ہاشم ایک دم بلبلا اٹھا تھا۔

"وہ بھی میرے بھائی کی اولاد ہے ہاشم۔۔"ردا کو بھتیجی کے لئے اتنے سخت الفاظ ہر گز گوارا نہ تھے۔

"اور تمہارے بھائی ہی کی طرح خشک دماغ ہے۔۔مجھے اپنے گھر کو پاگل خانہ نہیں بنانا۔۔مجھے ایک نارمل بہو چاہیئے جنگجو طیارہ نہیں۔۔"ہاشم نے دو کی چار سنائی تھیں۔

"السلام علیکم۔۔۔"گھر میں داخل ہوتے حمزہ نے کوٹ دائیں بازو پر لٹکا رکھا تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔"ہاشم نے سر اٹھا کر جواب دیا۔

"کہاں تھے تم؟"ردا نے پاس آکر کوٹ پکڑتے ہوئے پوچھا۔

"وہ سعید سے کام تھا۔۔"اسنے گلے کی ٹائی ڈھیلی کی تھی۔

"کون سعید؟"ہاشم نے فوراً سوال کیا۔

"ممانی کا بھانجہ۔۔ابھی پوسٹنگ ہوئی ہے اسکی یہاں۔۔"صوفے پر بیٹھتے ہوئے حمزہ نے فرصت سے بتایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اچھا۔۔تمہاری ماں سے میں نے کہہ دیا ہے کہ تمہارے اور امل کے نکاح کی تیاریاں کریں۔۔"ہاشم نے اس پر بھی نیا انکشاف کر دیا۔

"ڈیڈ میں یہ نکاح نہیں کر سکتا۔۔"حمزہ نے کتراتے ہوئے بات کی نفی کر دی۔

"کیوں؟"

"امل اور معید ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں شائد۔۔"اسکی چھٹی حس بالکل صحیح ثابت ہوئی تھی۔

"اب یہ کون ہے؟"ہاشم کی آواز میں بے زاری امڈ آئی۔

"ممانی کا چھوٹا بھانجا۔۔"

"تمہارے نام سے منسوب ہونے کے بعد وہ کسی اور کا تصور بھی کیسے کر سکتی ہے؟"

"ہاشم اگر اسکی دلچسپی معید کی طرف ہے تو وہ کبھی بھی حمزہ کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی۔۔"ردا نے بھی بھتیجی کے حق میں بات کہہ کر معاملہ ٹالنے کی کوشش کی تھی۔

"یہ سب چونچلے ہیں۔۔شادی کے بعد سب نارمل ہو جاتا ہے۔"ہاشم کو ہر اعتراض وقتی لگا تھا۔

"مگر۔۔"حمزہ کسی صورت راضی نہ تھا۔

"میں نے کہہ دیا حمزہ کہ تمہاری شادی وہیں ہو گی۔۔"حمزہ پر سخت نظر ڈالتے وہ اسکی بولتی بند کروا گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"جو آپ کو مناسب لگتا ہے کیجیے ڈیڈ۔۔۔" باپ کے سامنے ہتھیار ڈالتا وہ وہاں سے اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔

"آپ بھی کمال کرتے ہیں۔۔اسکی فرمانبرداری کا بے جا فائدہ مت اٹھائیں۔۔" بیٹے کا یوں روٹھ کر جانا ردا کو بھی ناراض کر گیا۔

"تو کیا پرائے لوگوں کو اس کا حق مارنے دوں؟ وہ ماہین اور اسکے کنگلے بھانجے راج کریں شاہ خاندان کی دولت پر؟" بیوی کی کم عقلی پر وہ پھٹ پڑا تھا۔

"ماہین کو پیسوں کا لالچ ہوتا تو سب چھوڑ کر اتنی دور نہ جاتی۔۔" ردا کی تلخ باتیں سو فیصد حقائق پر مبنی تھیں۔

"مگر اسکا بہنوئی تو لالچی تھا نا اور اب اسکے بیٹے کون سا حاجی ہونگے؟ اسی کا خون ہیں نا۔۔" ان گزرے سالوں میں ماہین سمیت اس سے جڑا ہر رشتہ ہاشم بخاری کے نزدیک قابل نفرت بن چکا تھا۔

"خون تو حمزہ بھی آپ کا ہی ہے مگر شکر ہے آپ پر نہیں گیا۔۔" ردا وہاں سے جاتے جاتے بہت بڑا طعنہ دے گئی تھی۔

"اس عورت کے طعنے۔۔۔ماہین تم نے واپس آ کر اچھا نہیں کیا۔۔اب دیکھو تاریخ خود کو کیسے دہراتی ہے!" گزشتہ سالوں میں ردا کے طنز و طعنے اسے کسی نہ کسی موقع پر بغیر مانگے ہی مفت میں نصیب ہو جایا کرتے تھے جنکے جواب میں وہ کچھ بھی کہنے کی ہمت نہ کر پاتا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"مگر میم۔۔"وہ انسان زمل کے کسی بھی منصوبے کا حصہ بننے سے گھبرا رہا تھا۔

"مجھے ہاشم بخاری کے پل پل کی خبر چاہئے وہ کس کس سے ملتا ہے۔۔کہاں اٹھتا بیٹھتا ہے۔۔سب کچھ۔۔"اسنے ہاشم کے ہی گارڈز میں سے ایک کو اپنے تابع کر لیا تھا۔

"وہ بہت شاطر انسان ہے۔۔ہم پکڑے گئے تو۔۔"جہاں پیسہ کمانے کا لالچ تھا وہیں ہاشم کی دہشت بھی تھی جو اس انسان کو مسلسل یہ قدم اٹھانے سے باز رہنے کی تنبیہ کر رہی تھی۔

"تمہیں وہ جتنی تنخواہ مہینے کی دیتا ہے۔۔میں روزانہ اتنی رقم دوں گی۔۔سودا منظور ہے تو بتاو ورنہ۔۔"زمل نے اسکی لالچی طبیعت کو ہی آسان حدف بنایا تھا۔

"مگر ہم پکڑے گئے تو؟"

"تم کوئی بیوقوفی نہ کرو تو ہم نہیں پکڑے جائیں گے۔"اسنے ممکنہ حد تک اسے اعتماد میں لیا تھا۔

"ہاشم بخاری بہت چالاق اور مکار ہے۔۔"وہ زمل حیدر کو ڈرانے کی حماقت کر رہا تھا۔

"مگر اس بار اسکا سامنا زمل حیدر سے ہو رہا ہے۔۔"اسنے پروں پر پانی نہ پڑنے دیا۔

اس نے سعید کو گھر آکر باقائدہ ہاتھ مانگنے کا کہا تھا۔وہ اپنی طرف سے تو ہاں کر چکی تھی مگر دادا جان اور ماہین کی رضامندی ابھی باقی تھی جسکے لئے بھی اسے خود ہی پاپڑ بیلنے تھے۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی بھائی۔۔"سنگھار میز کے سامنے کھڑے ہو کر خود پر پرفیوم چھڑکتے معید تھوڑا پریشان لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کس بات کی؟"سعید جو اسے بلانے آیا تھا وہیں رک گیا۔

"ہم جسکا ہاتھ مانگنے جا رہے ہیں۔۔میرے نام کی انگوٹھی تو وہ پہلے سے پہن کر بیٹھی ہے۔۔"اسکی پریشانی بھی اسی کی طرح منفرد تھی۔

"پھر تو تم خوش نصیب ہو بھائی۔۔"اسکی سفید شرٹ کے کالر درست کرتے سعید نے اسکی خوش نصیبی پر رشک کیا تھا۔

"مگر بھیا اسکے دادا جان کوئی اعتراض تو نہیں کریں گے؟"معید کو اندازہ تھا کہ شاہ خاندان جیسے رئیس گھر کی لاڈلی پوتی کا رشتہ اتنی آسانی سے ملنا کسی معجزے سے کم نہ تھا۔

"زمل نے کہا ہے کہ وہ سب سنبھال لے گی اور جب اس نے حامی بھر لی ہے تو سمجھو کام ہو گیا۔"زمل کی حامی کا مطلب شاہ خاندان کی حامی ہی تھا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔۔"پہلی بار سعید کو اپنی چڑیل خالہ زاد کسی فرشتے سے کم نہ لگی تھی۔

"ہاں زمل بولو۔۔یار غصہ کیوں کر رہی ہو؟بس نکل رہے ہیں۔۔

وائٹ شرٹ پہنی ہے زمل بلیک شرٹ کہاں سے پہنوں؟نہیں نہیں تمہاری وہ گفٹ والی شرٹ میرے پاس ہی ہے۔۔اوکے۔۔"اسی دوران سعید کے نمبر پر زمل کی کال آئی تو وہ ہمیشہ کی طرح تابعداری سے اسکی ہر بات مان گیا۔

"کیا ہوا؟"کال بند ہوتے ساتھ ہی معید نے سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

"میں آتا ہوں۔۔"وہ شرٹ بدلنے کمرے کو دوڑا تھا۔

"لگے ہاتھ آپ کے ہاتھ بھی پیلے کر دیتے ہیں بھائی۔۔"سعید اسکی حرکتوں پر خود سے ہی مخاطب ہوا۔

ماہین کے علم میں نہ تھا کہ سمین اپنے بیٹوں کے ہمراہ شاہ ولا کیوں آ رہی ہے اور نہ ہی زمل نے اسے پہلے سے کچھ بتایا تھا البتہ امل کو اس آمد کے پیچھے چھپے مقاصد کا اندازہ تھا تبھی صبح سے بھیگی بلی بنی زمل کے کان کھائے جا رہی تھی۔اسے دادا جان کے رد عمل کا خوف تھا کہ اگر وہ نہ مانے تو کیا ہو گا؟اس میں تو اتنی ہمت نہ تھی کہ انکے خلاف جا کر معید کا ہاتھ تھامتی اور پھر وہ تو ہمیشہ سے اسکے متعلق حمزہ کا ہی تصور کرتے آئے تھے تو پھر اپنے اکلوتے نواسے پر معید ابراہیم کو فوقیت کیونکر دیتے؟سعید وغیرہ کے گھر آنے کے بعد وہ ڈر کے مارے کمرے سے ہی باہر نہ آئی۔

"یہ کہاں سے آ گئے؟"انکے آنے کے ٹھیک پانچ منٹ بعد حمزہ بھی ماں کے ہمراہ وہاں آ ٹپکا تو زمل کو یہ آمد بے سبب معلوم نہ ہوئی تھی۔

"السلام علیکم۔۔"اسنے احترام سے پھپھو کو سلام کیا۔

"وعلیکم السلام کیسی ہو؟"ہمیشہ کی طرح وہ چہیتی بھتیجی کے گلے لگ کر ملیں۔

"ٹھیک۔۔"اسنے الگ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"آج خالہ جان کی دعوت ہے آئیں نا۔۔۔"وہاں سمین کی موجودگی کا سبب بتاتی وہ پھپھو کے ہمراہ چلتے ہوئے باقی لوگوں کے ساتھ جا بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ آج میں نے آپ سے بہت ضروری بات کرنی بلکہ یوں سمجھیں کہ ضد منوانی ہے۔۔"ردا نے سب سے سلام دعا کے بعد وہاں موجود جہانگیر شاہ سے وہاں آنے کا مقصد بیان کیا۔

"کیسی ضد؟"

"مجھے امل اور حمزہ کے نکاح کی تاریخ چاہیئے۔۔"انکی بات سنتے ہی معید کے ہوش اڑے تھے مگر سعید کے اشارے پر وہ دونوں ماں بیٹا کچھ نہ بولے۔

"حمزہ اور امل کا نکاح؟"ماہین کو بھی دھچکا لگا۔

"جی بھابھی۔۔میں نے بہو کے روپ میں ہمیشہ امل کا ہی تصور کیا ہے اور ہاشم کی بھی یہی خواہش ہے۔"

"مگر یہ ممکن نہیں ہے پھپھو کیونکہ میں امل کے لئے خالہ جان کو پہلے ہی ہاں بول چکی ہوں۔۔"زمل نے اسی وقت دھڑلے سے سب کو چپ کروادیا۔

"زمل یہ بڑوں کے معاملے ہیں بیٹے۔۔"جہانگیر شاہ کو اس کا یوں بولنا پسند نہ آیا۔

"کون سے بڑے؟اماتو کبھی آپ کے خلاف جائیں گی نہیں۔۔نہ ہی آپ بیٹی اور داماد کو انکار کر سکیں گے۔۔بچی میری بہن تو وہ اس سمجھوتے کی نذر ہو جائے گی۔"وہ دادا کے سامنے بھی ڈٹ کر بولی تھی۔

"امل کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کر رہا نا میں ایسا ہونے دوں گا۔۔"حمزہ نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اتنا ہی احساس تھا تو اپنی مام کو کیوں لائے یہاں؟ تمہیں نظر نہیں آیا کہ امل کو ایک فیصد دلچسپی نہیں تم میں؟ اسکا لہجہ بلند ہوا تھا۔

"زمل ہم بات کر رہے ہیں۔۔تم خاموش رہو۔" ماہین نے ماحول کے بڑھتے تناو کو دیکھتے ہوئے اسے ٹوک دیا۔

"گرینڈ پا امل اور معید ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں۔۔دونوں ہم مزاج ہیں۔۔ڈاکٹرز ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ دونوں نے کوئی ایفیئر نہیں چلایا۔۔۔مجھ سے اپنی پسند کا اظہار کیا تاکہ میں آپ لوگوں سے بات کروں۔۔وہ اسے اپنی عزت بنانا چاہتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس کے خلوص کو نہیں ٹھکرائیں گے۔۔" ماں کی بات کو خاطر میں لائے بغیر وہ جہانگیر شاہ سے مخاطب ہوئی۔

"ناناجان میرا بھی مام کے ساتھ یہاں آنے کا مقصد یہی تھا کہ امل کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو اور اگر اسنے اپنے لائق معید کو سمجھا ہے تو میں اسکی خوشی میں خوش ہوں۔۔"

حمزہ نے بھی آج دشمن اول کی ہی حمایت کی تھی۔

"گرینڈ پا۔۔"

"زمل میں بات کر لوں؟" اس سے قبل وہ کچھ کہتی سعید نے اسے خاموش کروا دیا۔

"داداجان میں مانتا ہوں کہ آپ لوگوں کی طرح ہم رئیس نہیں ہیں مگر ابا کے بعد میں نے اپنے بھائی کو باپ بن کر پالا ہے اور اسنے بھی اپنے دم پر معاشرے میں ایک نام بنایا ہے۔۔اگلے مہینے وہ اسپیشلائزیشن

Posted On Kitab Nagri

کے لئے باہر چلا جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ معید امل کو ہر وہ آسائش دینے کے لائق بن جائے گا جسکی اسے عادت ہے۔۔باقی حتمی فیصلے کا حق آپ کے پاس ہے اور زمل کی باتوں میں آنے کی بجایے آپ اپنی مرضی سے فیصلہ لیں گے تو مجھے زیادہ خوشی ہو گی۔۔"اپنی بات مکمل کرتے اسنے زمل کو آنکھوں کے اشارے سے خاموش رہنے کی ہدایت جاری کی تو وہ بے دلی سے چپ سادھ گئی تھی۔

"ناناجان مجھے بھی آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے۔۔"حمزہ نے بھی حتمی فیصلہ جہانگیر شاہ پر چھوڑا تھا۔

"مجھے بھی ڈید۔۔آپ کو جو مناسب لگتا ہے ہمیں وہ ہنسی خوشی قبول ہے۔۔"ماہین کے نزدیک بھی بچوں کی خوشی ہی اولین ترجیح تھی۔

"امل کو بلاو۔۔"کافی دیر بعد جہانگیر شاہ نے فیصلہ کرتے ہوئے خاموشی توڑی تھی۔

"میں نہیں جاوں گی۔۔"سیڑھیوں سے چھپ کر ساری کاروائی دیکھتی امل دادا جان کا حکم سنتے ہی کمرے کو دوڑی تھی۔

چلیں آپی۔۔بلا رہے ہیں آپ کو۔۔"حیدر نے لپک کر اسے راستے میں ہی روکا اور جبراً نیچے دادا جان کے پاس لے گیا تھا۔

"یہاں آو۔۔"وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہاں پہنچی تو صوفے سے اٹھتے جہانگیر شاہ نے اسے اشارے سے اپنے پاس بلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی داداجان۔۔"اسنے نظر اٹھا کر دیکھا تو جس کے آسرے نیچے آئی تھی وہ محترمہ اب منظر سے غائب تھی۔

"تم بھی آجاو۔۔"امل کے بعد جہانگیر شاہ نے معید کو بھی اپنے پاس بلالیا۔

"یہ لیں داداجان۔۔"اسی دوران زمل دو انگوٹھیوں کی ڈبیاں لئے وہاں پہنچی تھی جن کی خریداری اسنے سعید کے ساتھ مل کر اس موقع کے لئے کی تھی۔

"چلو ایک دوسرے کو انگوٹھی پہناو جلدی۔"داداجان کی اجازت سے دونوں نے ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائی تھی۔

"بہت بہت مبارک ہو۔۔"سب سے پہلے زمل نے دونوں کو مبارکباد دی۔

"تھینکس آپی جان۔۔"امل کو احساس ہوا تھا کہ واقعی وہ خود کو بڑا کہتی تھی تو اسنے بڑے ہونے کا حق بھی ڈنکے کی چوٹ پر ادا کیا تھا۔

"آپی کی جان۔۔یاد رکھنا معید یہ میرے دل کا ٹکڑا ہے۔۔اسکا دل دکھایا تو چمڑی ادھیر دوں گی تمہاری۔۔"امل کا ماتھا چومتے وہ بھی جذباتی ہوئی تھی۔

"تمہارے یہاں بہنوئی کو سلامی کی جگہ دھمکیاں دی جاتی ہیں؟معید اس عزت افزائی پر خائف ہوا تھا۔

"جی اور کبھی کبھی طمانچے اور مکے بھی۔۔"وہاں آتے حیدر نے خطرے کی ایک اور گھنٹی بجادی۔

Posted On Kitab Nagri

"زبردست۔۔"معید کو یقین ہو گیا تھا کہ منگیتر جتنی سیدھی ملی ہے اسکے گھر والے اتنے ہی آڑھی ٹیڑھی طبیعت والے ہیں۔

"کانگریٹس معید۔۔"حمزہ بھی اٹھ کر گلے لگا تھا۔

"تھینکس۔۔"

"آل دی بیسٹ فار یور نیو لائف۔۔"اسنے امل کے سامنے بھی نیک تمناوں کا اظہار کیا۔

"تھینکس حمزہ بھائی۔۔"حمزہ نے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی تو زمل کو یہ عمل بھی دکھاوا ہی لگا تھا۔

"خوش رہو۔۔"باری باری سب نے ہی ان دونوں کو دعاوں سے نوازا تھا۔

"ایک ہی انسان سے دوسری منگنی بہت بہت مبارک ہو منگیتر صاحبہ۔۔"صوفے پر اسکے ہمراہ بیٹھتے ہوئے معید کھلکھلایا تھا۔

"آپ کو بھی۔۔"امل نے شرماتے ہوئے گردن جھکائے رکھی تھی۔

"اسلئے مجھے بلیک شرٹ کا کہا تھا؟"زمل کو بھی سیاہ فراک میں دیکھ کر سعید کچھ دیر قبل کی جانے والی ضد کا سبب سمجھا تھا۔

"ظاہر ہے۔۔اب ایک سیلفی بنائیں۔۔"اسنے نئی فرمائش کر دی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"کیا بکواس ہے؟تم لوگ وہاں تاریخ مانگنے گئے تھے یا منگنی کروانے؟اس کنگلے کی کیا اوقات ہے میرے بیٹے کے سامنے؟یہ سب اس ماہین کی چال ہے مگر میں اسے سب ہڑپنے نہیں دوں گا۔۔"گھر واپسی پر ساری روداد سنتے ساتھ ہی ہاشم کاٹنے کو دوڑ رہا تھا۔

"ڈیڈ ممانی کی نہیں۔۔امل کی مرضی سے ہوئی ہے یہ منگنی اور مجھے کوئی مسلہ بھی نہیں ہے۔۔وہ اور معید ایک دوسرے کو پسند۔۔"حمزہ نے اختلاف رائے کرنے کی حماقت کی جس پر باپ نے اسے ہی لتاڑ دیا۔

"میں نے پوچھا تم سے کچھ؟"ہاشم سے بے عزتی پر وہ گھر سے ہی نکل گیا

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"امایہ دیکھیں۔۔۔کیسا ہے؟"کمرے سے اپنے آئی پیڈ پر کوئی تصویر نکالے وہ ہال میں سیڑھیاں اترتی ماہین کے پیچھے پیچھے دوڑتی آئی تھی۔

"یہ؟"ماہین نے رک کر تصویر دیکھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"امل کے نکاح کا ڈریس ہے بابا۔۔"اسنے تصویر میں موجود میکسی کی طرف ماں کی توجہ مرکوز کروائی۔

"بہت ہی خوبصورت ہے مگر بڑی بہن تم ہو پہلے تمہاری باری بنتی ہے۔۔"ماہین نے اسے تنگ کرنے کی نیت کی۔

"چار منٹ ہی تو بڑی ہوں۔۔"آئی پیڈ سے دو تین تصویریں بدلتی وہ ہر بڑائی تھی۔

"مگر رعب چار سال والا جھاڑتی ہو امل پر۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا باتیں لے کر بیٹھ گئیں اما۔۔یہ ڈریس دیکھیں مجھے ڈیزائن فائنل بھی کرنا ہے۔۔"تصویر کو زوم کرتے اسنے آئی پیڈ ماہین کو تھما کر ہال کے صوفے پر بیٹھایااور خود موبائل پر آئی کال سننے ایک کونے کا رخ کیا تھا۔

"ہاں کہو۔۔وہاں کون ہے اب؟"ملنے والی خبر نے اسکے لئے نئ آزمائش لا کھڑی کی تھی۔

"میں نے پتہ لگانے کی کوشش کی تھی مگر بہت سخت نگرانی ہے وہاں۔۔"کال کی دوسری طرف موجود انسان بھی پوری حقیقیت سے ناواقف تھا۔

"مجھے سخت پہرے توڑنا بہت اچھے سے آتا ہے۔"اسنے طے کر لیا تھا کہ اگلا قدم کب اور کیسے اٹھانا ہے۔

"ہاشم بخاری کب تک بچو گے زمل حیدر سے۔۔"کال بند ہونے کے بعد ہاشم کا انجام سوچتے ہوئے وہ دل سے مسکرائی تھی۔

"میرے بیٹے کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی کیسے کر سکتے ہیں آپ؟"اسی اثنا میں سٹڈی سے ہاشم بخاری کے دھاڑنے کی آواز برامد ہوئی تھی۔

"ہاشم بچوں نے جب خود فیصلہ۔۔"جہانگیر شاہ تحمل سے اسے سمجھا رہے تھے۔

"بچوں کو کیا پتہ ڈیڈ۔۔۔یہ تو بڑوں کے کرنے کے فیصلے ہیں۔"اس مرتبہ اسکی آواز میں خفگی اور اصرار تھا۔

"ان کا مسلہ کیا ہے؟"بہن کی راہ میں اسے روڑے اٹکاتے دیکھ کر زمل نے سٹڈی کا رخ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"زمل تم یہیں رکو۔۔"ماہین نے صوفے سے اٹھتے ہوئے اسے روک لیا۔

"مگر اما۔۔"

"تم کمرے میں جاواور ہاشم کے جانے تک تم نیچے نہیں آو گی۔۔"ماہین نے اسکی جذباتی فطرت کو مد نظر رکھتے حکم دیا تو وہ پاوں پٹکتی نہ چاہتے ہوئے بھی کمرے میں چلی گئی۔ماہین کی بیماری کے بعد سے وہ اسکی ہر بات بغیر بحث کے مان جایا کرتی تھی۔

"تم کیا چاہتے ہو؟"جہانگیر شاہ کو ہاشم کا رویہ الجھا رہا تھا۔

"مجھے حمزہ کے لئے آپ کی پوتی کا رشتہ نہ ملا تو اس گھر سے میرا اور میرے بیوی بچوں کا بھی کوئی تعلق نہیں رہے گا۔۔"وہ دھمکیوں پر اتر آیا۔

"ہاشم تم ہوش میں ہو؟"انہیں اس انتہائی فیصلے کی امید نہ تھی۔

"پورا سرکل جانتا ہے کہ حمزہ اس گھر کا ہونے والا داماد ہے ڈیڈ۔۔اس نکاح کے بعد میری جو سبکی ہو گی وہ میں برداشت نہیں کر پاوں گا۔"ہاشم نے جذباتی حربے بھی ساتھ ساتھ آزمائے۔

"ہاشم کارڈ بانٹے جا چکے ہیں اب تم کیا چاہتے ہو؟"جہانگیر شاہ بھی لاچارگی سے بولے۔

"امل نہیں تو زمل لیکن اس گھر کا داماد میرا بیٹا ہر صورت بنے گا۔۔اب سوال ہم باپ بیٹے کی عزت کا ہے۔۔"وہ اس بات کو انا کا مسلہ بنا چکا تھا۔

"زمل؟"جہانگیر شاہ نے تعجب سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی زمل۔۔"اسنے بات دہرائی۔

"یہ ممکن نہیں ہے۔۔"دہلیز سے اندر داخل ہوتی ماہین انکار کر گئی۔

"تو پھر ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔آج کے بعد نہ میں یہاں آوں گا اور نہ ہی میرے گھر کا کوئی فرد۔۔جب میری عزت کی کوئی اہمیت نہیں تو کسی تعلق کی بھی کوئی گنجائش نہیں بچتی۔۔"ماہین پر قہر آلود نگاہ ڈال کر وہ ہر تعلق توڑے وہاں سے جا رہا تھا۔

"رکو ہاشم۔۔"جہانگیر شاہ نے اسے روک لیا۔

"تمہیں مجھ پر اعتبار ہے ماہین بیٹے۔۔"ماہین کی سوالیہ نظروں کو جائزہ لیتے وہ اسے اعتماد میں لینے کے حق میں تھے۔

"جی ڈیڈ۔۔"اسنے ہاں میں سر ہلایا۔

"معید اور امل کے نکاح والے دن ہی زمل اور حمزہ کی منگنی بھی ہو گی۔۔اب خوش؟"وہ ہاشم کی ضد کے سامنے گھٹنے ٹیک گئے کیونکہ اس انسان کی خود پسند اور انا پرست فطرت کا انہیں بخوبی اندازہ تھا۔

"زمل کبھی راضی نہیں ہو گی ڈیڈ نا میں اسے مجبور کروں گی۔۔"ماہین نے کسی قسم کے تعاون کی یقین دہانی نہ کروائی۔

"وہ حیدر کی اولاد ہے۔۔کبھی جہانگیر شاہ کی زبان کا بھرم نہیں توڑے گی۔۔حمزہ اس گھر کا ہی داماد بنے گا ہاشم۔۔"جہانگیر شاہ نے اسکے اعتراض کو رد کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"واقعی ڈیڈ۔۔"ہاشم اب بھی بے یقین تھا۔

"ہاں مجھے حمزہ بھی امل اور زمل جتنا ہی عزیز ہے۔وہ میرا اکلوتا نواسہ ہے۔۔"

"بہت بہت شکریہ ڈیڈ۔۔آپ نے مجھے مایوس نہیں کیا۔۔"اپنی بات منوا تا وہ خوشی خوشی وہاں سے نکل گیا مگر ماہین آنے والے حالات کا سوچتے ہوئے دل تھام گئی تھی۔

"کیا بات ہوئی ہاشم انکل اور گرینڈ پا کی؟"ماہین کمرے میں جیسے ہی پہنچی تو یہاں سے وہاں چکر کاٹتی زمل نے رک کر پوچھا۔

"کچھ خاص نہیں۔۔"ماہین نے کچھ بھی بتانے سے گریز کیا۔

"پھر وہ اتنے آرام سے چلے کیسے گئے؟"زمل کو ابھی تک اسکا یوں چلے جانا ہضم نہ ہو رہا تھا.

"سب پتہ چل جائے گا۔۔پہلے جا کر اپنے گرینڈ پا سے بات کر لو۔۔"اسے کمرے سے جانے کا کہتی وہ خود بھی وہاں نہ رکی۔

"مگر کس بارے میں؟اماجان کچھ بتائیں تو۔۔۔"زمل بس اسے پکارتی رہ گئی تھی۔

سعید کافی دیر سے اپنی زندگی کے مشکل ترین کام میں مصروف تھا جسکے نتائج کا خوف اسے الگ ستا رہا تھا مگر اب یہ قدم بھی اسے لازم و ملزوم لگنے لگا تھا۔

"میں بہت ہی فنی لگوں گا یہ حرکت کرتے ہوئے لیکن زمل وہ تو حد درجے کی فلمی لڑکی ہے اسکی پسند کے لئے کرنا پڑے گا۔۔کوشش کرو ایس پی سعید ابراہیم۔۔محبت کا سوال ہے۔۔"گھٹنوں کے بل بیٹھے

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ میں انگوٹھی پکڑے دو گھنٹے سے وہ زمل کا تصور کرتے ہوئے اظہار محبت کی مشق جاری کئے ہوئے تھا۔ہر بار مقابل کا ردعمل سوچتے ہی اس کی ہوائیاں اڑ جاتیں لیکن اب مزید آنکھ مچولی اس کے لئے بھی ناقابلِ برداشت ہو چکی تھی۔

"میں اور وہ نمونہ۔۔۔ سوچ بھی کیسے لیا اس کے باپ نے؟" داداجان کا مطالبہ سنتے ہی وہ سیخ پا ہوئی تھی۔

"حمزہ میں برائی کیا ہے؟" وہ اسی آرام دہ آلم میں کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔

"اس میں اچھائی کیا ہے؟ پاپا بوائے نہ ہو تو۔۔مجھے پتہ ہے یہ ان باپ بیٹے کی ملی بھگت ہے۔۔" اسنے بھی ترکی نہ ترکی جواب دیا۔

"میں زبان دے چکا ہوں زمل اور تم میری زبان کا پاس رکھو گی۔۔اتنی امید تو میں اپنے حیدر کی بڑی اولاد سے کر سکتا ہوں۔۔ویسے بھی قربانی بڑے بہن بھائی ہی دیتے ہیں۔۔" انہیں اپنی اولاد کو باتوں کے جال میں پھنسانا خوب آتا تھا

"سب سمجھ رہی ہوں۔۔۔" اسنے داداجان کو جائزہ لیتی نگاہوں سے دیکھا۔

"کیا؟"

"یہی کہ آپ میرے ابا کے بھی ابا ہیں مگر آپ بھی بھول رہے ہیں گرینڈ پا کے میں آپ سے ایک نسل آگے کی سوچ لے کر پیدا ہوئی ہوں۔۔" اسکی بات پر جہانگیر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب دیکھو حیدر جونئیر۔۔ایک وعدہ تم نے اپنی خالہ سے کیا ایک میں نے اپنے داماد سے۔۔اب دونوں میں سے کسی ایک کو تو زبان سے ہٹنا پڑے گا۔۔تم ٹھہری جونئیر تو تم ہی یہ قربانی دے دو۔۔"وہ جانتے تھے کہ امل کا حوالہ ہی اسے زیر کر سکتا ہے۔

"سوال میری بہن کی خوشی کا ہے گرینڈ پا۔۔مرتی مر جاوں گی امل کا دل نہیں ٹوٹنے دوں گی۔۔"

"پھر تو ایک ہی حل بچتا ہے۔۔"وہ مفہمانہ انداز میں بولے تھے۔

"گرینڈ پا۔۔مجھے ایک انسان زہر لگتا ہے اور میں اس کے ساتھ منگنی کر لوں؟"اسکا دماغ پھٹنے کے قریب تھا۔

"دیکھو زمل۔۔حمزہ بہترین انسان ہے اور منگنی کے بعد تم ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔اگر کوئی گنجائش بنتی ہے تو تبھی شادی ہو گی۔۔"یہ محض اسے راضی کرنے کا جھانسا تھا۔

"یہ آفر منگنی کے لئے میسر نہیں ہے؟"اسنے نچلا ہونٹ چبا کر غصہ قابو کیا۔

"ابسلیوٹلی ناٹ۔۔"

"دیکھ لوں گی۔۔"اس نے بائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر دائیں ہتھیلی پر دے ماری۔

"کیسے؟"

"اسے بھی اور اس کے باپ کو بھی۔۔"وہ تنگ آ کر سٹڈی سے نکلنے کے لئے مڑی تھی۔

"ہاں کر کے جا رہی ہو یا ناں؟"جہانگیر شاہ نے اسکے عقب سے آواز لگائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پر گرینڈ پا۔۔"کمرے سے نکلتے ہوئے وہ اعلانیہ انداز میں ہاں کہہ گئی تھی۔فی الحال یہ کڑوا گھونٹ پینا ضروری بھی تھا کیونکہ امل کے نکاح تک ہاشم بخاری کو قابو کرنے کا یہی طریقہ تھا ورنہ دادا جان اس کی دھمکیوں میں آکر اگر نواسے کے حق میں فیصلہ سنا جاتے تو وہ چاہ کر بھی انکی مخالفت نہ کر سکتی۔ منگنی کا کیا تھا وہ تو زمل حیدر پلک جھپکتے توڑ سکتی تھی! یہی سب سوچ سوچ کر اسنے خود کو وقتی سمجھوتے کے لئے راضی کیا تھا۔

"آپی جان میں کیا سن رہی ہوں؟آپ اور حمزہ بھائی۔۔"امل تک جیسے ہی اسکی رضامندی کی اطلاع پہنچی وہ دوڑتی ہوئی گھر میں موجود جم تک آئی تھی۔

"چار منٹ بڑی ہونے کی بہت بڑی قیمت ادا کی ہے میں نے۔۔"ٹریڈ مل پر موجود سٹاپ کا بٹن دباتے ہوئے وہ مشین سے اتری تھی۔

"آپ مان گئیں؟"امل اب بھی اسے متجسس نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

"میں تو مان گئی لیکن اب انکار وہ حمزہ کرے گا۔۔"تولیہ پاس رکھی ٹوکری میں پھینکتی وہ اگلا منصوبہ بھی بنا چکی تھی۔

اس کی فلائٹ کل صبح کی تھی مگر سب کو سرپرائز دینے کی نیت سے وہ ایک دن پہلے بغیر بتائے ہی پاکستان پہنچ گئی تھی۔بھائی کی منگنی کا سنتے ہی اس کا تو بس نہیں چلا کہ اسی وقت اڑ کر پاکستان پہنچ جاتی۔یہاں پہنچ

Posted On Kitab Nagri

کر بھی اسنے گھر سے ڈرائیور بلانے کی بجائے نجی کیب کا انتظام کیا تاکہ الاصبح جاکر سب کو خوشگوار حیرت میں مبتلا کر دے۔

"کیا ہوا؟"کافی دیر سے گاڑی بیچ سڑک پر انجن بند ہو جانے کے باعث رکی ہوئی تھی اور ڈرائیور اسی مسلے کو حل کرنے میں لگا تھا۔

"بی بی جی وہی دیکھ رہا ہوں۔۔"ڈرائیور نے سر اٹھا کر جواب دیا تو وہ گہری سانس کھینچتی دوبارہ گاڑی میں بیٹھنے کے لئے پلٹی تھی۔ویران سڑک پر انجان شخص کے ساتھ اب اسے بھی خوف آرہا تھا مگر گھر کال کرنے کی بھی حماقت نہیں کر سکتی تھی ورنہ بھائی اس بیوقوفی پر اسے اچھی خاصی جھاڑ پلا دیتا اور اس پر والد محترم کی ڈانٹ الگ!

"مدد کر دیں۔۔"اسی دوران دو تین لڑکوں کا گروہ اپنی گاڑی روکے پیشکش کرنے لگا۔

"بی بی جی آپ اندر جا کر بیٹھیں۔"ڈرائیور کو وہ لڑکے بدتمیز اور بگڑے نواب لگے تھے۔

'اتنی بھی کیا جلدی ہے؟"ایک لڑکا اچھل کر گاڑی سے باہر آتا اس لڑکی کے راستے میں حائل ہوا تھا۔

"دیکھو میں شور مچادوں گی تو لوگ مار مار کر تم لوگوں کی حالت بگاڑ دیں گے۔۔"اسنے ڈرنے کی بجائے دھمکی دی تو وہ سب اس پر ہم آواز ہو کر ہنسے تھے۔

"اس ویران سڑک پر کون مارے گا ہمیں؟"ایک لڑکے نے زبردستی ساتھ لے جانے کے لئے اسکا ہاتھ پکڑا تو ڈرائیور کو بیچ میں آتا دیکھ کر دو لڑکوں نے اسے بری طرح پیٹنا شروع کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

چھوڑواسے۔۔"

"کیاہورہاہے یہ؟"اسی دم ایک اور گاڑی وہاں آکر رکی جس سے یونیفام میں ملبوس سعید ابراہیم اتر کر باہر آیاتھا۔

"پلیز ہیلپ می۔۔"اس آدمی کی گرفت پولیس کو دیکھ کر نرم پڑی تو وہ ہاتھ چھڑواتی سعید کے پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی

'یو۔۔۔"معاملہ سمجھتے ساتھ ہی سعید نے اس لڑکے پر گھونسوں اور ٹھوکروں کی بارش کر دی تو باقی دو لڑکے خوف کے مارے دوست کو بچانے کی بجائے بھاگنے کی تیاریوں میں تھے۔

"اریسٹ کروان سب کو۔۔"سعید کے لاٹھی چارج کے دوران ہی پولیس وین وہاں پہنچی توان تینوں لڑکوں کو حراست میں لے لیا گیا۔

"وہ گاڑی۔۔"ڈری سہمی لڑکی نے گاڑی کی طرف اشارہ کرکے بتاناچاہاکہ یہ نوبت کیونکر آئی۔

"آپ کو میں ڈراپ کر دیتاہوں۔"سعید نے اسکی کیفیت دیکھتے ہوئے پیشکش کر دی۔

"ڈرائیور۔۔"

"اسے پولیس وین ہاسپٹل لے جائے گی۔۔"پہلی نشست کادروازہ کھولتے سعید نے اسے تسلی کروائی۔

"آپ کو تو لگی ہے؟"گاڑی میں بیٹھتے اس کی کی نظر سٹیئرنگ گھماتے سعید کے خون آلود ہاتھ پر گئی۔

"پولیس والاہوں۔۔میرے لئے روز کی بات ہے۔۔"اسکے لئے یہ معمولی سی چوٹ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینکس۔۔"اسنے اپنے ہینڈ بیگ سے رومال نکال کر اسکی طرف بڑھایا تو سعید نے خود ہی وہ ہاتھ کے گرد لپیٹ لیا۔

"میرا نام ثناء ہے۔۔"بالآخر اس نے اپنا تعارف کروایا۔

"ایس پی سعید ابراہیم۔۔۔"سعید نے بغیر اسکی جانب دیکھے ہی اپنا تعارف کروایا۔

"کہاں رہتی ہیں آپ؟"اسکی نگاہیں اب بھی سامنے موجود سڑک پر ہی مبذول تھیں۔

"اگلے بلاک میں پہلا بنگلا ہے۔۔"اسنے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

"آپ یہاں کی لگتی نہیں ہیں۔۔"سعید نے سامنے موجود وسیع بلاک میں گاڑی داخل کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں کل رات ہی پاکستان واپس آئی ہوں۔۔دراصل میرے بھائی کی منگنی ہے۔"اسنے پرجوش ہو کر بتایا۔

"گریٹ۔۔آج میرے بھائی کا بھی نکاح ہے۔"اسے خوشگوار اتفاق پر ہنسی بھی آئی۔

"تھینکس۔۔"گاڑی مطلوبہ بنگلے کے سامنے رکی تو ثناء نے گاڑی سے اترتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

"ہم پبلک سرونٹ ہیں میڈم۔۔یہ ہماری ڈیوٹی ہے۔۔"پچھلی نشست سے اسکا سوٹ کیس اتارتے ہوئے سعید نے اسکے سامنے رکھ دیا۔اس انسان نے بھلے نگاہ بھر کے ثناء کو نہ دیکھا مگر وہ پہلی نظر سے

Posted On Kitab Nagri

آخری جھلک تک مبہوت سی اس پر کشش انسان کو دیکھتی رہ گئی جو پولیس یونیفارم میں مقابل کو پوری طرح زیر کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"قبول ہے۔۔"نکاح کی نیک رسم ادا ہوتے ساتھ ہی امل کو ہال میں موجود صوفے پر مجازی خدا کے پہلو میں بیٹھا دیا گیا۔وہ آف وائٹ میکسی پر بادامی رنگ کا دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھی۔کندھے کی ایک طرف مہرون گرم شال جو ماہین کو حیدر نے تحفے میں دی تھی وہ آج اسنے خاص موقع پر بیٹی کو اوڑھوائی تھی۔دوسری جانب آف وائٹ کرتے پاجامے پر بادامی رنگ کا پرنس کوٹ پہنے معید بھی شہزادوں جیسی پر کشش شخصیت کے ساتھ سب کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔

"مبارک ہو۔۔"سفید قمیض شلوار پر مہرون واسکٹ پہنے حمزہ نے امل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے مبارکباد پیش کی تو معید اٹھ کر نہ ہونے والے رقیب کے گلے لگا تھا۔

"بہت مبارک ہو میڈم۔۔"سیاہ قمیض شلوار پر ہم رنگ کوٹ پہنے سعید نے زمل کو مبارکباد دی جو باٹل گرین امبریلا فراک میں کھلے بالوں کے ساتھ اسکے دل کی ہر دھڑکن کی رفتار بڑھا گئی تھی۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے؟"حمزہ نے معنی خیزی سے سعید کو ٹوک دیا۔

"کیا مطلب؟"اسے بھی تشویش ہوئی تبھی ردا اور جہانگیر شاہ انگوٹھیوں کے ہمراہ وہاں آئے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟"حمزہ اور زمل نے ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائی تو فاصلے پر کھڑا سعید اپنے بھائی سے سوال گو ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے بھی نہیں پتہ۔۔"معید خود ہر بات سے لاعلم تھا۔

"اللہ میرے بچوں کو نظر بد سے بچائے۔۔"منگنی کی رسم ہوتے ساتھ جہانگیر شاہ نے دونوں بچوں کو چوم کر دعا دی۔

"تھینکس ناناجان۔۔"حمزہ توتو تھ پیسٹ کا اشتہار بنا ہوا تھا مگر زمل اس پوری کاروائی میں مسکرائی تک نہ تھی۔

"میرا بچہ۔۔"ماہین نے بھی بیٹی کی پیشانی چومی تھی۔

"مبارک ہو منگیتر صاحبہ۔۔"اسکی خاموشی حمزہ کو مزید اکسا رہی تھی۔

"تمہیں بھی۔۔"ان دونوں کے لئے الگ سجے صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ خاصا فاصلہ اختیار کرتے ہوئے جوابدہ ہوئی۔

"یہ سب کیا ہے آنی جان؟"معید کو توامل نے سرگوشی کرتے ہوئے ہاشم کی ہٹ دھرمی کے متعلق کچھ حد تک بتادیا مگر سعید بت بنا یہ منظر دیکھتا رہ گیا اور پھر موقع ملتے ہی ماہین کو چہل پہل سے دور ایک کونے میں لے جا کر سب دریافت کرنے لگا۔

"اس دن ہاشم گھر آیا تھا اور۔۔"ماہین نے پوری تفصیل افسردگی سے بتائی۔

"یہ تو سراسر بلیک میلنگ ہے۔۔"سعید کا بھی خون کھول اٹھا تھا۔

"مگر زمل نے حامی بھری ہے تبھی تو یہ منگنی ہوئی ہے بیٹے۔"وہ لاچارگی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"زمل۔۔"ہاشم نے ایک نظر زمل پر ڈالی جو کسی زاویے سے خوش نہ لگ رہی تھی۔

"میں نے کتنا سمجھایا کہ انکار کر دے مگر یہ لڑکی کسی کی کہاں سنتی ہے۔"ماہین ابھی تک خود اسکی خاموشی کا سبب جاننے میں ناکام ہوئی تھی۔

"مسکرا تو لو منگیتر۔۔"وہ امل کی چادر کندھے پر سلیقے سے درست کروا رہی تھی جب حمزہ فوٹو گرافر لئے اس کے سر پر آ کھڑا ہوا تھا۔

"اسے میری ہار مت سمجھنا۔۔"حمزہ نے جبراً اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے تصویر کھچوائی تو وہ کھا جانے والے لہجے میں بڑبڑائی تھی۔

"تمہیں کون ہرا سکتا ہے۔۔۔میرے علاوہ۔۔"حمزہ نے بھی اسکے کان میں سرگوشی کی۔

"آپ معید کے بھائی ہیں؟"سعید خود پر گزری قیامت پر ضبط کے گھونٹ بڑھ رہا تھا جب ہاتھ میں کولڈ ڈرنک کا گلاس پکڑے ثناء اسکے پاس آئی تھی۔

"اور آپ حمزہ کی بہن۔۔"اسنے تعارف برائے تعارف کروایا۔

"جی۔۔"اسنے مسکرا کر سعید کے زخموں پر نمک پاشی کی تھی۔

"بھائی یہی ہیں جنہوں نے آج میری مدد کی تھی۔"حمزہ کے وہاں آتے ہی ثناء نے بتایا۔

"تھینکس سعید۔۔"وہ بھی شکر گزار ہوا۔

"میرا فرض تھا حمزہ۔۔"اسنے سرسری انداز میں جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمیں مبارکباد نہیں دو گے ؟"وہاں آتی زمل کا ہاتھ تھامے وہ سعید کی برداشت کا سخت امتحان لے رہا تھا۔

"بہت بہت مبارک ہو دونوں کو۔۔"اسنے زمل کا چہرہ دیکھا جو اداسی کی ذد میں اترا اترا دکھائی دے رہا تھا۔

"تھینکس تم بھی شکریہ ادا کر دو اب۔۔"حمزہ نے زمل کو حکم دیا۔

"تھینکس۔۔"اسنے ایک نظر اٹھا کر سعید کی آنکھوں میں دیکھا جہاں گہری اداسی ڈیرہ جمائے ہوئے تھی۔

"ویلکم۔۔"اسکا لہجہ اجنبی محسوس ہوا تھا۔

"قسمت کے کھیل دیکھو۔۔کبھی تم میری منگیتر تھی اور آج تمہاری بیٹی میرے بیٹے کی مانگ بن گئی !"کچھ فاصلے پر کھڑی ماہین کے پاس رک کر ہاشم ذو معنی انداز میں بولا تھا۔

"حمزہ تم جیسا بالکل نہیں ہے۔۔وہ ایک سلجھا ہوا سمجھدار انسان ہے ہاشم۔۔"ماہین نے تنک کر جواب دیا۔

"مگر تمہاری بیٹی اپنے باپ کی طرح کھردماغ ضرور ہے۔۔"ہاشم نے زمل پر نگاہیں گاڑھے اسکی فکر بڑھائی تھی۔

"اسے کوئی دکھ پہنچا تو !"

Posted On Kitab Nagri

"تو تم میرا کیا بگاڑ لو گی ویسے؟اگر تمہاری چلتی ہوتی تو یہ منگنی نہ ہوتی۔۔"ہاشم نے حقارت سے اسکی بات کاٹ دی تھی۔

"زمل راضی نہ ہوتی تو میں یہ منگنی کبھی نہ ہونے دیتی۔۔"ماہین نے اسکی یہ غلط فہمی دور کی تھی کہ وہ زمل پر اپنا فیصلہ زبردستی مسلط کر گیا ہے۔

"تم صرف باتیں کر سکتی ہو کزن۔۔"ہاشم اس پر ہنسا تھا۔

"ڈیڈ۔۔۔ممانی آئیں نا۔۔"اسی دوران دور کھڑے حمزہ نے فیملی فوٹو کے لئے ان دونوں کو پکارا۔

"چلیں سمدھن صاحبہ۔۔"ہاشم نے اسکے لئے راستہ صاف کیا تھا۔

اس نے سعید کی ناراضی بھانپتے ہوئے اس سے اکیلے میں بات کرنے کی بہت کوشش کی مگر پوری تقریب کے دوران حمزہ نے ایک لمحے کو اس کی جان نہ چھوڑی اور اسکے سامنے وہ اس منگنی کے پیچھے پوشیدہ مقصد تو سعید کو بتا نہیں سکتی تھی۔

"تم خوش ہو زمل؟"وہ کپڑے بدل کر ڈریسنگ روم سے باہر آئی تو دودھ کا گلاس لئے ماہین اسکی منتظر تھی۔

"گرینڈ پا خوش ہیں۔۔اپ خوش ہیں۔۔"اسنے جواب دینے سے گریز کرتے ہوئے گلاس پکڑا تھا۔

"اور تم؟"ماہین کی سوئی وہیں اٹکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جب آپ لوگ خوش ہیں تو میں کیسے دکھی ہو سکتی ہوں اما؟"اسنے ایک سانس میں پورا گلاس غٹکنے کے بعد جواب دیا۔

"آئی ایم پراوڈ آف یو زمل۔۔"اسکے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے ماہین نے فخر سے کہااور پھر کمرے سے نکل گئی۔

"بہت جلد میں تم سے اور تمہارے اس پہنانے والے سے بھی چھٹکارا حاصل کر لوں گی۔۔تب تک تم یہیں پڑی رہو۔۔"ماں کے جاتے ہی اسنے منگنی کی انگوٹھی اتار کر سنگھار میز پر پھینکی تھی۔یہ تو طے تھا کہ یہ منگنی زیادہ دن ٹکنے والی نہ تھی

"حمزہ؟"وہ ناشتے کے میز پر پہنچا تو ماں کو اسکے چہرے پر کل شام ہوئی منگنی کی خوشی دکھائی نہ دے رہی تھی۔

"جی مام۔۔"اسنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"خوش ہو تم؟"

"مجھے خوش ہونا چاہیئے مام؟"اسنے ابرو اٹھا کر ماں کا چہرہ دیکھا جو بیٹے کو واقعی روبوٹ سمجھ بیٹھی تھی کہ رات ورات منگیتر بدل جانے پر وہ کوئی رد عمل نہ دے گا۔

"زمل بہت اچھی ہے بس غصے کی تھوڑی تیز ہے۔۔"وہ ہونے والی بہو کی خوبیاں بیان کرنے کی کوشش میں بھی خامی بتا گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"زبان کی بھی۔۔"حمزہ نے ایک اور خوبی گنوائی۔

"ہاں ہے تو۔۔۔ مگر وہ ماہین بھابھی کی بیٹی ہے جو رشتہ جوڑے گی۔۔آخری سانس تک نبھائے گی۔۔"اس بات پر نہ چاہتے ہوئے حمزہ بھی متفق ہوا تھا۔

"اللہ کرے۔۔۔میری خوشی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ اور ڈیڈ خوش ہیں۔۔"بریڈ پر مکھن لگاتے ہوئے وہ سنجیدگی سے جوابدہ ہوا۔

"تمہارے نانا جان بھی بہت خوش تھے۔۔"اسکے سامنے چائے کا کپ رکھتی وہ باپ کی خوشی کا سوچ کر مطمعین ہوئی تھی۔

"جی واقعی۔۔"

"اب بس تم کوشش کرو کہ زیادہ سے زیادہ وقت زمل کے ساتھ گزارو اور کم سے کم اس سے جھگڑو۔۔"اس کے ساتھ والی نشست پر براجمان ہوتے وہ حمزہ کو نصیحت کر گئی۔

"ہم جب جب ملتے ہیں۔۔۔تب تب لڑتے ہیں۔۔"اسے اپنی منگیتر سے موجودہ خوشگوار مراسم پر ہنسی بھی آئی تھی۔

"اب کوشش کرنا کہ نہ جھگڑو۔"ردا نے یوں بتایا جیسے یہ بہت آسان ہو گا۔

"میں تو پوری کوشش کروں گا لیکن اسے بھی تعاون کرنا پڑے گا۔"حمزہ نے سوچتے ہوئے کہا۔

"گڈ مارننگ ڈیڈ۔۔آپ کہاں جا رہے ہیں؟"اسی دوران سیڑھیاں اترتا ہاشم بخاری بھی وہاں آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک ضروری کام ہے۔۔"وہ خاصی عجلت میں تھا۔

"پر آپ کی طبیعت۔۔"ردا نے اسے روکا۔

"بالکل ٹھیک ہوں اب۔۔"موبائل اسکرین پر انگلیاں چلاتے وہ بے دھیانی سے بولا۔

"آفس بھی آئیں گے پھر آپ؟"حمزہ نے سوال کیا۔

"کوشش کروں گا۔۔ویسے بھی کوئی خاص میٹنگ تو نہیں آج۔۔"اسنے دفتر آنے پر بھی کوئی خاص دلچسپی ظاہر نہ کی۔

"جی میں اور زمل دیکھ لیں گے۔"حمزہ نے بے فکری سے کہا۔

"زمل آفس آئے گی؟کل تو منگنی ہوئی ہے اسکی۔۔"اسکے ہاتھ یکدم رکے تھے۔

"وہ تو میری بھی ہوئی ہے۔۔میں بھی تو جا رہا ہوں۔۔"حمزہ کو یہ منطق سمجھ نہ آئی۔

"تم زمل کو پک کر لینا اور ساتھ ہی چلے جانا۔۔"ردا نے فوری مشورہ دیا۔

"تمہاری مام ٹھیک کہہ رہی ہے۔"بیوی کی حمایت کرتا وہ گھر سے نکل گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آپی جان رنگ کہاں ہے آپ کی؟"وہ ڈارک گرے مخملی نائٹ سوٹ میں ملبوس ہی حسب عادت مندی مندی آنکھوں کے ساتھ نہار منہ ماں سے آلپٹی تو وہاں بیٹھے حیدر نے سوال کیا۔

"کمرے میں۔۔"اسنے بند آنکھوں سے ہی جواب دے کر جان بچائی۔

"تو پہن کر آو۔۔"ماہین نے گال پر ہلکا سا تھپڑ مارا تو زمل نے اسے گرفت میں با قائدہ دبوچ کر انتقام لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں؟"ماں کو گرفت سے آزاد کرتے ہوئے اسنے دونوں ماں اور بھائی کو بیک وقت گھورا تھا۔

"کیوں مطلب؟تمہاری منگنی کی انگوٹھی ہے۔۔ہر وقت پہن کر رکھا کرو۔۔"ماہین نے نرمی سے سمجھایا۔

"جیسے امل آپی پہن کر رکھتی ہیں۔۔"حیدر نے وہاں آکر بیٹھتی امل کی طرف اشارہ کیا جو نکاح کے بعد پھولے نہیں سما رہی تھی۔

"چھوٹے تمہارا دھیان آج کل پڑھائی میں کم اور بہنوں کے مسائل میں زیادہ لگ رہا ہے۔۔"امل نے اسکے برابر بیٹھتے ہوئے کان بے رحمی سے مڑورا تو وہ بلک اٹھا۔

"ظاہر ہے میری دونوں بہنیں اب یہاں مہمان جو ہیں۔۔"اپنا زخمی کان رگڑتے وہ حساب برابر کر گیا تھا۔

"مہمان ہوں میرے دشمن۔۔"زمل کو اسکی بات سخت ناگوار گزری تھی۔

"مجھے یاد کیا جا رہا ہے؟"اسی دوران دہلیز سے حمزہ بخاری کی آمد ہوئی تھی جو سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔

"آگیا مالک الموت۔۔"اسکے آتے ہی زمل بڑبڑاتے ہوئے کمرے کا رخ کر گئی۔

"السلام علیکم ممانی جان۔۔"اسکا جانا حمزہ کو محسوس ہوا تھا مگر کچھ بھی ظاہر کئے بغیر وہ ماہین سے ملا۔

"وعلیکم السلام جیتے رہو۔۔"ماہین نے اسکے کندھے کی پشت تھپتھا کر محبت سے استقبال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ناناجان آفس چلے گئے؟"ماہین کے پاس ہی بیٹھتے ہوئے اس نے گردونواح دیکھا۔

"ہاں۔۔"

"محترمہ نہیں گئیں؟"اس نے جان بوجھ کر زمل کی بات چھیڑی۔

"میں نے منع کر دیا ہے۔۔کل منگنی ہوئی ہے ابھی کچھ دن گھر میں ہی رہے۔۔"ماہین نے اس کے گھر موجود ہونے کی وجہ بتائی۔

"یہ کیا بات ہوئی؟ ممانی جان آپ یوں پابندیاں لگائیں گی تو اسے لگے گا کہ یہ منگنی کر کے اسنے کوئی غلطی کر دی ہے۔۔"حمزہ نے ٹھوس جواز پیش کیا تھا۔

"آپ کو تو بڑی فکر ہو رہی ہے ابھی سے۔۔"امل کو اس کی حساسیت پر ہنسی آئی تھی۔

"فکر تو ہو گی زمل حیدر سے جو منگنی کر لی ہے۔۔ویسے آپ بتائیں سالی صاحبہ آپ کے شوہر محترم کیسے ہیں؟"امل کی دکھتی رگ چھیڑ کر حمزہ نے بھی حساب برابر کیا تھا۔

"بالکل ٹھیک۔۔"اسنے شرماتے ہوئے جواب دیا تو ماہین ناشتہ لگوانے کچن میں ملازمین کے انتظامات دیکھنے چلی گئی تھی۔

'تمہارا جیٹھ مجھے کل بالکل خوش نہیں لگا۔۔حلانکہ اسکے بھائی کا نکاح اور بیسٹی کی منگنی تھی۔۔"سعید کے بدلے تیور اسنے کل ہی محسوس کر لئے تھے جو کہیں نہ کہیں اسے کل رات سے بے چین کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"دراصل وہ سب تو صدمے میں چلے گئے تھے۔"حیدر نے نیا انکشاف کیا۔

واقعی؟"

"اتنی جلدی میں سب طے ہوا اور مام نے خالہ کو بتایا بھی نہیں لیکن بعد میں ایک گھنٹہ کال پر بات ہوئی تھی سعید بھائی کی آپی جان سے اور اسی وجہ سے آج آپی ہمیں ہائی ٹی پر لے کر جا رہی ہیں۔۔"امل نے خوشی خوشی ساری روداد سنائی۔

"میں بھی انوائیٹڈ ہوں؟"حمزہ کو اپنی پڑ گئی تھی۔

"وہ تو آپی ہی بتائیں گی۔۔"امل نے سارا مدعہ زمل پر ڈال دیا۔

حمزہ کے آتے ہی اس کے مزاج بری طرح بگڑے تھے۔کل ساری رات اس نے جاگ کر اگلی حکمت عملی بنانے میں گزاری تھی کہ کیسے بخاری خاندان کا کانٹا اپنے راستے سے نکالنا ہے۔

"رنگ کہاں ہے تمہاری؟"وہ کپڑے بدل کر ڈریسنگ روم سے نکلی تو حمزہ پورے حق سے کمرے میں موجود تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہیں ہے۔۔"اپنے سیاہ کرتے کی آستینیں چڑھاتی وہ بالوں کا اونچا جوڑا بنانے میں مصروف ہو گئی۔

"اسے یہاں نہیں یہاں ہونا چاہئے زمل حیدر صاحبہ۔۔"حمزہ نے سنگھار میز سے انگوٹھی اٹھا کر زبردستی اسکی انگلی میں پہنا دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"زیادہ ہواوں میں مت اڑو۔۔اور جتنی جلدی ممکن ہو شرافت سے یہ منگنی توڑ دو مسٹر حمزہ ہاشم بخاری۔۔"اسے یہ حرکت سو فیصد نازیبا لگی تھی۔

"میں تو پاپا بوائے ہوں۔۔میری کیا مجال مگر تم تو بہت بڑی غنڈی ہو ناں تم خود توڑ دو۔"اس نے گویا زمل حیدر کی بہادری کو للکارا تھا۔

"گرینڈ پا نے وعدہ کیا ہے مجھ سے کہ منگنی بے شک تمہارے ڈیڈ کی مرضی سے ہوئی ہے مگر شادی میری مرضی سے ہو گی۔۔"وہ کہاں دبنے والوں میں سے تھی۔

"اور مجھ سے ہی ہو گی۔۔"اسنے اعلانیہ کہا۔

"تم خواب دیکھتے رہو۔۔تمہارا حق ہے۔۔"اسکی بات مزاق میں ٹالتی وہ سنگھار میز کے سامنے کھڑی اپنا پسندیدہ پرفیوم خود پر چھڑکنے لگی۔

"میرا حق تو یہ بھی ہے کہ تمہیں ایک کپ کافی پلانے لے جاوں۔"بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وہ شوخ ہوا تھا۔

"میرے گھر میں بھی کافی بنتی ہے۔۔"اسنے اپنے بریسلٹس پہنتے ہوئے کہا۔

"مگر جو کافی میں پلانے جا رہا ہوں۔۔۔وہ بہت خاص ہے۔۔"

"کیوں تم مجھے مارس پر لے کر جاو گے؟"اسنے پلٹ کر حمزہ کو دیکھا۔

"میں جانتا ہوں کہ مجھ سے منگنی کی خوشی میں تم ہواوں میں پرواز کر رہی ہو مگر فی الحال کچھ دیر کے لئے زمین پر آ جاو۔۔"واپس اسکے پاس آتا وہ اسکے ضبط کو بار بار آزما رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا آج اپنے بہن بھائی کے ساتھ پلان بن چکا ہے تم کل رابطہ کرنا۔۔"غصے کو قابو کرتے وہ بات ٹال گئی۔

"میں بھی تو اس پلان کا حصہ بن سکتا ہوں۔۔"وہ کسی صورت جان چھوڑنے کا روادار نہ تھا۔

"کس خوشی میں؟"بازو میں بازو دیے وہ اس ڈھیٹ انسان کو دیکھتی رہ گئی۔

"اس خوشی میں۔۔۔شام میں تیار رہنا۔۔"اسنے ہاتھ ہوا میں لہرا کر زمل کو وہ انگوٹھی دکھائی جو کل اسنے منگیتر کو خود پہنائی تھی۔

"مگر۔۔"

"ڈونٹ بی لیٹ مسز حمزہ ٹوبی۔۔"اس پر حتمی فیصلہ مسلط کرتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"سعید بیٹے طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟"پولیس یونیفام پہنے وہ لاونج میں پہنچا تو آنکھیں سرخیوں سے لیز تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی اما۔۔"صوفے پر بیٹھ کر اپنے شوز کے تسمے باندھتے ہوئے وہ بولا تو آواز بھی بھاری لگی تھی۔

"آنکھیں کیسی سرخ پڑ رہی ہیں۔۔"اسکو چائے کا کپ پکڑاتی ماں نے آنکھیں دیکھ کر پوچھا۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔"اسنے کپ میز پر رکھتے ہوئے آنکھیں سختی سے رگڑی تھیں۔

"بخار بھی ہے آپ کو بھائی۔۔"وہاں آتے معید نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو سعید کے وجود سے آگ برامد ہوتی معلوم ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہوں یار۔۔خواہ مخواہ ایک ہی بات کے پیچھے نہ پڑ جایا کرو۔۔"سوالوں سے تنگ آتا وہ گھر سے ہی جانے کے لئے نکلنے کو پر تولنے لگا۔

"اسے کیا ہوا اب؟"سمین اسکے شدید رد عمل پر بوکھلا اٹھی۔

"انہیں تو اب زمل ہی سیدھا کرے گی۔۔"معید نے اسی وقت زمل کا نمبر ملایا۔

"انکی ایف آئی آر تو میں کاٹتی ہوں۔۔"ساری باتیں سن کر اسکا پارا ابھی عروج کو جا پہنچا تھا۔

"گاڑی کہاں گئی۔۔"وہ دوڑتی ہوئی کار پورچ میں پہنچی تو اسکی گاڑی حیدر صاحب لے کر نکلے ہوئے تھے۔

"اوہ ہیلو۔۔"اسی دوران اسے اپنی گاڑی پر وہاں سے جاتا حمزہ دکھائی دیا تھا۔

"کیا ہوا؟"حمزہ نے گاڑی کی کھڑکی سے سر نکال کر پوچھا۔

"مجھے لفٹ دو گے خالہ کے گھر تک۔۔"وہ تیز تیز چل کر آتی پہلی نشست پر بیٹھ گئی۔

"خیریت؟"اسے جلد بازی سمجھ نہ آئی۔

"چلو۔۔وضاحتوں کا وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔"پہلے ہی اسے دیر ہو رہی تھی اور اس پر حمزہ کے سوالات مزید دماغ گھمانے میں پیش پیش تھے۔

"نکلیں۔۔"سعید کی گاڑی گھر سے نکلی ہی تھی تو عین موقع پر حمزہ بھی زمل کو لئے گیٹ پر پہنچا تھا۔گاڑی رکتے ساتھ وہ سعید کی سرکاری گاڑی پر دھاوا بولتے ہی اسے فرنٹ سیٹ سے اتار چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زمل۔۔"وہ کچھ بھی بولنے کی کیفیت میں نہ تھا۔:

اتنا تیز بخار ہے آپ کو اور کام پر جا رہے تھے۔۔"زمل نے ہاتھ کی پشت اسکی پیشانی پر رکھی جو آگ برسا رہی تھی۔

یار کچھ نہیں ہوا۔"اپنے عملے کے لوگوں کے سامنے کسی لڑکی کا اس پر رعب جھاڑنا اسے شرمندہ بھی کر رہا تھا۔

"تمہیں تو واقعی بخار ہے سعید۔۔"حمزہ نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو وہ ڈر سا گیا تھا۔

"چلیں ورنہ سب کے سامنے پیٹ دینا ہے میں نے آپ کو۔۔"اسے بازو سے کھینچتی وہ واپس گھر کے اندر لے گئی تھی۔حمزہ بھی پیچھے پیچھے اندر ہی چلتا بنا جبکہ عملے کے لوگ اب بھی وہیں بت بنے کھڑے تھے۔

"اتنا بھی کیا کام کہ انسان اپنی فکر بھی نہ کرے۔۔"اسکے سر پر کھڑے ہو کر وہ مسلسل باتیں سناتی جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"انجیکشن رہنے دو۔۔"بیڈ پر نیم دراز وہ بہت تکلف سے بولا۔

"کیوں رہنے دو؟انہیں نہ ایک نیند کا انجیکشن لگا دو۔۔"زمل نے اسے ٹوکتے ہوئے معید کو ہدایت جاری کر دی۔

"پھر ہماری ہائی ٹی کا کیا ہو گا؟"بھائی کو انجیکشن لگاتے ساتھ اسے نئی فکر نے آگھیرا۔

Posted On Kitab Nagri

"انتہائی کمینے انسان ہو تم۔۔ بڑا بھائی بخار میں جل رہا ہے اور تمہیں مفتا توڑنے کی پڑی ہے۔"اسکے بیوقوفانہ سوال پر زمل نے کل جڑنے والے رشتے کا لحاظ بھی فراموش کر دیا۔

"تم بہت خوش نصیب ہو حمزہ۔۔اتنا احساس کرنے والی شریک سفر مل رہی ہے تمہیں۔۔"اپنے ہاتھوں سے اسنے سعید کو زبردستی دوائی کھلائی تو وہ حمزہ کو احساس دلانے والے انداز میں بولا تھا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔۔"اپنی نئی نویلی منگیتر کو کسی اور انسان کے لئے اتنا فکر مند ہوتا دیکھ کر بے دلی سے مسکرایا۔

"سو جائیں اب اور آپ کے گھر سے نکلنے کی خبر ملی تو۔۔"معید نے اسے کمفرٹر اوڑھایا تو زمل نے نئی دھمکی دی۔

"میں دوبارہ اسے یہاں لے آوں گا۔۔"حمزہ نے فوراً اسکی بات کاٹ کر کہا۔

"نہیں۔۔اب کہیں نہیں جاوں گا وعدہ۔۔"وہ جو کسی کے قابو نہیں آرہا تھا زمل حیدر کے سامنے کوئی مذاحمت کر ہی نہ پایا۔

"پکا وعدہ؟"اسے اب بھی خدشات تھے۔

"تمہاری قسم۔۔"سعید نے بحث ہی ختم کر دی۔سعید کو کمرے میں بند کرنے کے بعد اسے تسلی ہوئی تو گھر سے نکلی تھی۔جانے سے پہلے اسنے خود اسکی پسند کا پاستہ بنایا تھا تاکہ وہ دوپہر کے کھانے سے انکار نہ کر سکے۔حمزہ تو بس اسکی یہ نئی ادائیں دیکھ کر ہی لاجواب ہوا تھا۔جو کسی کے ساتھ زہر سے کڑوی اور کسی

Posted On Kitab Nagri

کے ساتھ شہد سے میٹھی ہو جایا کرتی تھی۔زمل حیدر ان گزرے مہینوں میں حمزہ بخاری کو کسی بھول بھلیاں کی مانند لگی تھی جس کو سمجھنا اس کے لئے تقریباً ناممکن تھا۔

"تمہاری بہت اٹیچمینٹ ہے نا سعید سے؟"وہ لوگ واپس گھر جا رہے تھے جب گاڑی چلاتا حمزہ سوال کئے بغیر نہ رہ سکا۔

"کیوں؟تمہیں کوئی مسلہ ہے؟"وہ جو کھڑکی کے پار مناظر پوری توجہ سے دیکھ رہی تھی اس سوال پر حمزہ کی جانب منہ کئے ٹوکدار انداز میں سوال کے بدلے سوال کر گئی۔

"میں نے ایسا کب کہا؟ہر بات کو غلط کیوں سمجھتی ہو زمل؟"اسکی منفی سوچ پر وہ بھی عاجز آیا تھا۔

"میں سعید کی بہت عزت کرتی ہوں۔۔بالکل بڑے بھائی کی طرح۔۔تمہیں بھی عزت چاہیئے تو بن جاو میرے بھائی۔۔۔"اسنے حسب عادت انوکھی بات کہی تھی۔

"منگیتر ہوں تمہارا بی بی۔۔"حمزہ نے ہاتھ کی پشت دکھاتے ہوئے وہاں موجود انگوٹھی کی جانب دھیان دلایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں۔۔تمہیں عزت چاہیئے نا؟"زمل کو اب اسے تنگ کرنے میں مزہ بھی آ رہا تھا۔

"مجھے یہ ذلت ہی بسم اللہ کے ساتھ قبول ہے۔۔"اسنے کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کی۔

"ایذیو وش۔۔"وہ دوبارہ رخ موڑ گئی۔

"یہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟"اسے گاڑی گھر کی بجائے کسی اور راستے پر جاتی محسوس ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کافی پینے۔۔"وہ بھی ضد کا پکا تھا۔

حمزہ اسے لئے پسندیدہ کافی شاپ آیا تھا۔اندر جانے کی بجائے وہ دونوں لان میں لگے میز پر ہی بیٹھ گئے۔ صبح ہونے والی بارش کے بعد موسم بہت حد تک خوشگوار ہو چکا تھا اور ایسے موسم میں اندر بیٹھنا سراسر حماقت ہی تھی۔

"پین دکھانا۔۔"کافی کے ساتھ ہی وہاں فیڈ بیک لینے کے لئے ویٹر نے ایک چارٹ میز پر رکھا تو اس پر اپنی رائے دینے کے لئے زمل نے حمزہ سے پین مانگا تھا۔

"ایکسکیوزمی۔۔"اسی دوران کسی کال کو سننے حمزہ وہاں سے اٹھا تو زمل نے پھرتی سے وہ پین اپنے کلچ میں رکھے ہو بہو اسی جیسے پین سے تبدیل کر دیا۔

"واہ زمل حیدر یو آر جینئس۔۔ بڑا آیا مجھے کافی پلانے۔۔"اپنی ذہانت پر وہ خود کو ہی داد دینے لگی۔

"تھینکس فار پین۔۔"اپنا کام کرتے ساتھ اس نے حمزہ کی واپسی پر اسے پین پکڑا دیا۔

"ڈیڈ کا فیورٹ پین ہے۔۔"اسنے پین دوبارہ کوٹ کی اندرونی جیب پر لگایا تھا۔

"انہیں واپس کر دینا۔۔کافی اچھا پین لگتا ہے یہ۔۔"کافی کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے وہ شائستگی سے بولی۔

"میرے ڈیڈ کا جو ہے۔۔"اسنے بھی فخر سے بات دہرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلیں۔۔"کام ہوتے ہی اب حمزہ بخاری کے ساتھ بیٹھنا اسے وقت کا ضایع ہی لگا تھا۔جاتے ہوئے سگنل پر گاڑی رکی تو حمزہ نے اسکے لئے دو گلاب کے گجرے خرید لئے۔کل سے اب تک اسکی پلٹتی کایا زمل حیدر کے لئے خطرے کی لاتعداد گھنٹیاں بجا چکی تھیں۔

"پہنو گی؟"سگنل کھلنے میں ابھی بھی وقت تھا تو حمزہ نے گجرہ خود پہنانے کی نیت باندھ لی۔

"کیوں تم نے اپنے لئے خریدے ہیں۔۔"اس نے جس لہجے میں پوچھا تھا حمزہ بس اسکا منہ ہی دیکھتا رہ گیا۔

"لاو میں پہنادوں۔۔"اسنے پھر بھی کوئی تلخ بات نہ کہی۔

"رہنے دو۔۔"زمل نے صاف انکار کر دیا مگر اسکے انکار کو کوئی بھی اہمیت دیے بغیر حمزہ نے دونوں کلائیوں میں گجرے پہنا کر ہی دم لیا تھا۔

"بہت اچھے لگ رہے ہیں۔۔"سگنل کھلتے ساتھ گاڑی دوبارہ چلاتے ہوئے بھی وہ گوڑی کلائیوں میں سجے سرخ گجروں کو ہی بہانے بہانے سے دیکھے جا رہا تھا۔

"لو اب اس کا یہ روپ بھی دیکھنا پڑے گا۔۔۔نمونہ۔۔۔"وہ بس اس کی کرم نوازیوں پر خون ہی جلا پائی تھی۔دل عزیز دادا جان نے اسکی جان سخت عذاب میں ڈال دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میڈم کوئی قانون پڑھ کر اتنی ڈھیٹائی سے قانون کیسے توڑ سکتا ہے؟"وہ انسان تو اسکی آئے دن نت نئ حرکتوں پر سر کھجاتا ہی رہ جاتا تھا۔

"میں نے قانون پڑھا ہی اس لئے تھا کہ اسے اچھے سے توڑ سکوں۔۔"کانوں میں بلیوٹوتھ ڈیوائس لگائے وہ ڈھیٹا ہٹ کا تاریخی مظاہرہ کر رہی تھی۔

"اسکی ریچ کہاں تک ہے؟"لیپ ٹاپ کے بٹن دباتے ہوئے اسنے سوال کیا۔

"آپکی دفتری حدود تک۔۔"

"اتنا بھی بہت ہے۔۔۔"اس سے جانے کی اجازت لیتے ساتھ وہ انسان دفتر سے نکل گیا تھا۔

"حمزہ پاپا بوائے تم پہلی دفعہ میرے کسی کام آئے ہو۔۔"اپنی کرسی گھماتی وہ پہلی بار حمزہ بخاری کی کسی خوبی پر خوش ہوئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"معید آپ بھی نا۔۔"امل کو اس کی اوٹ پٹانگ باتیں کوشش کے باوجود بھی کبھی کبھی سمجھ نہ آتی تھی۔

"یار بات تو کرواس ہٹلر سے۔۔۔"کچھ دیر پہلے بنائے گئے منصوبے پر وہ اب زور دے رہا تھا۔

"وہ نہیں مانیں گی۔۔"امل کو یقین تھا کہ زمل کبھی اپنی زندگی کے تین قیمتی گھنٹے ایک فلم دیکھنے میں تو ضائع نہیں کرنے والی۔

"کیوں نہیں مانے گی؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"یہ خود بات کرلیں۔۔"اسی دوران امل نے وہاں آتی بہن کے ہاتھ میں موبائل پکڑادیا۔

"کون ہے؟"اسنے فون کان سے لگاتے ہوئے پوچھا۔

"میرے وہ۔۔"امل دوپٹے کا پلو منہ میں لئے کسی پرانی فلم کی ہیروین کی طرح شرمائی تھی۔

"تمہارے وہ کی تو۔۔۔فرمائیں بہنوئی جی۔۔"اس نے لاکھ کوششوں کے بعد آواز میں تھوڑا احترم کا عنصر شامل کیا تھا۔

"آج شام موووی دیکھنے چلیں؟"معید نے بہت گرمجوشی سے پوچھا۔

"تمہیں امل کو لے کر جانا ہے تو لے جاو۔۔۔مجھے کباب میں ہڈی کیوں بنا رہے ہو؟"اسنے اتنے ہی سرد انداز میں اندازہ لگایا۔

"یار حمزہ کو بھی لے چلیں گے نا تمہارے آفس کے پاس ہی مال تک جانا ہے۔۔"وہ اصرار کرنے لگا۔

"ٹھیک ہے میں اور امل آجائیں گے۔"کچھ سوچتے ہوئے زمل نے بھی باخوشی حامی بھری تھی۔

"تھینکس سالی۔۔۔"

تم سالے۔۔"اسنے دوبدو جواب دیا۔

"گالی نہیں دے رہا۔۔تم سالی صاحبہ ہو نا میری وہ بھی اکلوتی۔۔"معید نے وضاحتا کہا۔

"اسے تم ہی سنبھالو بہن۔۔"تنگ آکر وہ موبائل دوبارہ زمل کے حوالے کر گئی تھی۔

"میں مصروف ہوں زمل۔۔"حمزہ نے کال پر ہی انکار کر دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں زبان دے چکی ہوں اور ہم جا رہے ہیں۔۔"وہ پہلی دفعہ کسی پر اس سے کہیں اکٹھے جانے پر بضد ہوئی۔

"مگر۔۔"

"تمہارے ڈھیروں ملازمین ہے۔۔کوئی بھی فیکٹری کا معاملہ دیکھ لے گا حمزہ۔۔آئی وانٹ یو ٹو بی ود می اینڈ دیٹس اٹ۔۔"اسکا یوں حق جتانا ہی حمزہ کے ہر اعتراض کو خاک میں ملانے کے لئے کافی نکلا۔

"اوکے میڈم۔۔"اسنے مزید بحث کا ہر ارادہ ترک کر دیا تھا۔

اگلی شام ہی فیکٹری سے واپسی پر حمزہ نے اسے پک کیا تھا جبکہ معید امل کے ہمراہ مال پہنچا اور حیدر سیدھا کالج سے ہی وہاں پہنچا تھا۔حمزہ کے لئے تو یہ اعزاز ہی کافی تھا کہ زمل نے اسے پر زور اصرار پر بلایا ہے۔اب اس اصرار کے میں پوشیدہ مقصد صرف وہ ہی جانتی تھی۔

"کام ہو گیا۔۔"فلم کے دوران ہی اسکا فون بجا تو وہ ہال سے باہر چلی آئی تھی۔

"جی میم۔۔میرا نام تو۔۔"

"کیمرے میں کچھ نہیں آیا تو فرشتے بتائیں گے کہ یہ تمہارا کیا دھرا ہے۔۔"اسے دو کی چار سنا کر زمل نے مزید کچھ کہنے لائق نہ چھوڑا تھا۔

"ملک صاحب۔۔میدان سج چکا ہے۔۔اپنے کھلاڑیوں کو بھیج دیں۔۔"ہاشم کے ازلی دشمن کو کال ملا کر اسنے دھاوا بولنے کی دعوت دی اور خود دوبارہ اندر ہال کی جانب بڑھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کتنی اچھی سٹوری تھی۔۔"ہال سے باہر آتی امل ابھی تک اسی کہانی کے سحر میں تھی۔

"ہماری لو سٹوری جیسی تو پھر بھی نہیں تھی۔۔"ساتھ چلتے معید نے جھک کر اسکے کان میں میٹھی سرگوشی کردی تھی۔

"لو برڈز باز آجاو بزرگان بھی موجود ہیں یہاں۔۔"زمل نے اپنی اور حمزہ کی موجودگی کا احساس دلایا تھا۔

"مجھے تو خوشی ہے کہ کوئی تو خوش ہے۔۔"حمزہ نے الٹا اسے ہی طنز کے تیر سے گھائل کرنے کی سرسری سی کوشش کی تھی۔

"چھوٹے ہماری دو تین اچھی اچھی پکچرز بناو۔۔"اپنا موبائل حیدر کو پکڑاتی وہ معید کو لئے ایک طرف کو چل دی تھی۔

"مجھے تو فری کا کیمرہ مین ہی رکھ لیا ہے آپ دونوں نے۔۔"انکے پیچھے چلتا چلتا وہ بھی بربڑایا تھا۔

"ہم بھی ایک تصویر بنالیں۔۔"حمزہ نے اپنا آئی فون جیب سے نکالتے ہوئے پوچھا۔

"شیور۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک منٹ۔۔وٹ۔۔"اگلے ہی لمحے آنے والی کال نے اسے بھونچکا کر رکھ دیا تھا۔

"کیا ہوا؟"زمل نے بھی لاعلمی کے عالم میں دریافت کیا۔

"ڈیڈ کی فیکٹری میں ریڈ پڑی ہے۔۔"وہ عجلت میں وہاں سے دوڑا تھا۔

"وٹ؟میں بھی آتی ہوں۔۔"وہ بھی پیچھے پیچھے چل پڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کس کی اجازت سے ہو رہا ہے یہ سب؟"ہاشم بخاری فیکٹری پہنچے تو پولیس اپنی کاروائی جاری رکھے ہوئے تھی۔

"قانون کی اجازت سے۔۔"کسی افسر نے دھڑلے سے جواب دیا۔

"میرا لاکھوں کا سامان ہے ادھر۔۔"

"اور ڈرگز بھی۔۔"اگلا جواب ان سب کی توقع کے برعکس تھا۔

"ڈرگز؟"حمزہ نے چونک کر پوچھا۔

"جی ڈرگز۔۔۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو تم؟"ہاشم کا سراپا تو اس لمحے صدموں کی ذد میان تھا۔

"وہ تو تفتیش کے بعد ہی پتہ چلے گا بخاری صاحب۔۔فی الحال آپ کو ہمارے ساتھ چلنا پڑے گا۔۔"کسی افسر نے اسکے سامنے ہتھکڑی لہرائی تھی۔

"ڈیڈ کہیں نہیں جائیں گے۔۔اس جگہ کا مالک میں ہوں۔۔"اسی دم حمزہ بیچ میں آگیا تو زمل کے سارے خواب پلک جھپکتے چکنا چور ہوئے تھے۔

"یہ انسان تو اس دنیا میں آیا ہی میرے کام بگاڑنے کے لئے ہے۔۔اچھا بھلا باپ حوالات کی ہوا کھانے جا رہا تھا مگر اس پاپا بوائے کو تو شوق ہے چاپلوسی کا۔۔"اسے پولیس کے ہمراہ گرفتار ہو کر جاتا دیکھ کر اسنے بظاہر پریشان شکل ضرور بنائی تھی مگر اصل پریشانی کا سبب صرف اسے ہی معلوم تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"فکر نہ کرو۔۔میں بھائی کو کال کرتا ہوں۔۔"معید اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دیتا ہاشم کے ہمراہ حمزہ کی ضمانت کے کئے نکلا تھا۔چونکہ سعید دو دن کے لئے سندھ گیا تھا اور حمزہ پر مقدمہ بھی بہت سنگین درج ہو چکا تھا تو اسکی رہائی میں بہت سی دشواریاں پیش آ رہی تھیں۔ہاشم کے منجھے ہوئے وکیل نے بھی قانونی راستوں کی تلاش کے لئے کچھ وقت مانگا تھا۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔مجھے اپنا بیٹا ہر صورت حوالات سے باہر چاہیئے۔۔"وہ وکیل پر چیخ رہا تھا۔

"سر ہم کوشش کر رہے ہیں۔۔"وکیل اور اسکی پوری ٹیم ہی اس مسلے کے حل میں لگی تھی۔

"مگر یہ سب ہوا کیسے؟"جہانگیر شاہ تو ابھی تک گہرے صدمے میں تھے۔

"میرے دشمن کم ہیں ڈیڈ۔۔اور افسوس کہ کیمرے میں بھی کچھ نہیں آیا۔۔"ہاشم نے ماتھا رگڑتے ہوئے کہا۔

"ابتدائے ذلت ہے روتا ہے کیا۔۔آگے آگے دیکھیں سسر جی ہوتا ہے کیا۔۔"کمرے کی بالکنی میں کھڑے ہو کر اخبار میں ہاشم اور حمزہ کے متعلق چھپی ہوئی شاندار خبر پڑھتے ہوئے اسکی روح کو تسکین پہنچی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مائی سن۔۔"تین دن بعد اسکی رہائی ہوئی تو ہاشم کی جان میں جان آئی تھی۔

"کچھ پتہ چلا ڈیڈ کہ یہ حرکت کس کی تھی؟"اسکی بھی غصے سے حالت غیر ہونے کو تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں بیٹے۔۔ مگر وہ دشمن زیادہ دن تک بچ نہیں سکتا۔۔"اسے ہاشم جہانگیر شاہ کے اصرار پر سیدھا شاہ ولا ہی لے آیا تھا تو سب وہیں موجود تھے۔

"گڈ ٹو سی یو بیک برو۔۔"زمل نے نیک تمنائیں ظاہر کیں۔

"تھینکس۔۔"

"اچھا بھلا باپ اندر ہو رہا تھا مگر موصوف تو قسم کھا کر پیدا ہوئے ہیں کہ میرا بھلا نہیں ہونے دیں گے۔"اسے صوفے پر بیٹھتا دیکھ کر وہ ضبط کے کڑوے گھونٹ پی رہی تھی۔

"حمزہ بھائی یہ؟"حیدر کی نظر اسکے چہرے پر موجود تشدد کے نشانات پر گئی تھی۔

"اتنا تو چلتا ہے۔۔"

"ان لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے پر ہاتھ اٹھانے کی؟"اسکے زخمی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہاشم بھی تڑپ اٹھا تھا۔

"وہ پولیس والے ہیں ہاشم انکل۔۔۔ان کے لئے باپ بیٹا سب برابر ہیں۔۔"زمل نے فوری اسکی بات کاٹی تھی۔

"تھینکس سعید تم نے ڈیڈ کی بہت مدد کی۔۔"حمزہ نے وہاں موجود سعید کا بھی شکریہ ادا کیا جسنے دن رات ایک کر کے اسکی رہائی کے انتظامات کئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"لو یہاں تو میرے اپنے ہی میری جڑیں کاٹنے کے لئے پیش پیش ہیں۔۔"سعید کی نیک دلی نے اسکا اچھا خاصا نقصان کروایا تھا۔

"حمزہ تم سے اب رشتہ داری ہے یار۔۔جسکا سب کچھ تم ہو یار اسکے لئے تو میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔"ردا اور ماہین تو اسکے ساتھ یوں جڑ کر بیٹھ گئی تھیں جیسے بیٹا محاز سے گھر واپس آیا ہو جبکہ ہاشم کسی کو کال ملانے گھر سے نکل گیا تھا اور زمل مسلسل سعید کو گھورے جا رہی تھی۔

"آئی ایم لکی۔۔"اسنے بھی اعتراف کیا تھا۔

"اللہ پاک میرے بچے کو ہر بلا سے بچا کر رکھے۔۔"ردا نے اس کے سر سے کچھ پیسے وار کر ملازم کو تھما دیے تھے۔

"میرے علاوہ۔۔۔آمین"زمل زیر لب بربڑائی تھی۔جہانگیر شاہ نے سب کو دوپہر کے کھانے کے لئے وہیں روک لیا مگر سعید نے مصروفیت کے باعث معذرت کر لی تھی۔

"میری بات سنیں ایس پی صاحب۔۔"وہ گھر سے نکل ہی رہا تھا جب لان میں اسکے پیچھے آتی زمل نے آواز لگائی۔

"کیا ہوا؟"وہ رک کر اسکی جانب پلٹا تھا۔

"حمزہ کی بیل کروانے کی کیا ضرورت تھی؟"

Posted On Kitab Nagri

"تم خوش نہیں ہو؟مجھے تو لگا کہ شکریہ ادا کرتی نہیں تھکو گی!"اسے یقین تھا کہ زمل اسکا شکریہ ادا کرنے پیچھے پیچھے آئی ہے مگر یہاں تو صورتحال ہی الٹ ہو گئی تھی۔

"وجہ؟دیکھیں ایس پی صاحب۔۔آپ کی یہ نوازشیں میرے سسرال والوں کی عادتیں بگاڑ دیں گی۔"

"حمزہ بے گناہ تھا۔۔کسی نے جان بوجھ کر وہاں ڈرگز رکھی تھی۔۔"وہ پورے یقین سے بولا تھا

"آپ کو بہت پتہ ہے۔۔"زمل تھوڑی ہچکچائی تھی۔

"پولیس والا ہوں۔۔وکیل نہیں جو پیسے کے لئے سچ جھوٹ سب بیچ دوں۔۔"سعید اسکی ڈگری پر طنز کر گیا۔

"وکیل لاکھ برے سہی رشوت نہیں کھاتے۔۔اللہ حافظ۔۔"اسنے بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دے کر سعید کو رخصت کیا تھا۔

"اللہ حافظ۔۔"اسے الوداع کہتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

"آپ کو نہیں پتہ ایس پی صاحب آپ نے کیا کر دیا ہے۔۔"اپنا منصوبہ ناکام ہو جانے پر وہ غمزدہ ہوئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آپ یہاں؟"معید کو اپنے ہسپتال دیکھ کر امل خوشی کے عالم میں سوال گو ہوئی تھی۔

"تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟"معید نے الٹا سوال پوچھ کر اسے تذبذب میں مبتلا کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آئی کانٹ بلیو دس۔۔آپ نے میرا ہاسپٹل جوائن کیا ہے؟"اسنے اپنی حیرانی کی وجہ بھی سوال پوچھ کر بتائی تھی۔

"جی مگر صرف چند ماہ کے لئے پھر آپ کو بھی میرے ساتھ لندن آنا پڑے گا۔۔"نکاح کے بعد اسکا یہی ارادہ تھا کہ تھوڑا ٹھہر کر امل کو بھی اپنے ساتھ ہی باہر لے جائے تاکہ وہ بھی اپنے اسپیشلائزیشن کے خواب کو پورا کر سکے۔

"میں اتنی دور نہیں جاوں گی۔۔"امل کے سب ارادے مکمل طور پر بدل چکے تھے۔

"یہ کیا بات ہوئی امل۔۔میں اتنی دور وہاں کیا کروں گا۔۔وہ بھی اکیلا اور تمہارے بغیر۔۔"معید نے شکوہ کیا۔

"مگر اما اور داداجان۔۔"ماں کے گھر آتے ہی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ ہسپتال آنا بھی چھوڑ دے۔زندگی کے اتنے سال گزارنے کے بعد جو سگے رشتے اسے ملے تھے اب ان سے دور جانا اسکے بس کی بات نہ رہی تھی۔

"تب کی تب دیکھیں گے۔۔۔ابھی تو خوش ہو جاو۔۔تمہارا ہاسپٹل جوائن کیا ہے مجھے ڈیٹیل وزٹ نہیں کرواو گی؟"اسنے فی الحال اس بحث کو یہی ترک کر دیا تھا۔

"ضرور۔۔"اسے اپنے ساتھ لئے وہ ہسپتال کا ہر ادارہ اسے تفصیل سے گھمانے لگ گئی۔معید اب کام کے دوران بھی اسکے ساتھ ہی رہے گا یہ خوشی ہی بہت تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ بیٹھا کچھ رپورٹس کے مطالعے میں مصروف تھا جب اچانک ثناء کی کال نے اسے پریشان کر دیا۔سب کام چھوڑتا وہ ثناء کی بتائی جگہ پہنچا تھا جہاں آج وہ پھر کسی مصیبت کو گلے میں ڈال کر سعید کی فوری امداد کی منتظر تھی۔

"میں نے زیادہ پریشان کر دیا آپ کو؟"سعید نے اسکی گاڑی گیراج بھجوائی جو درخت سے ٹکرانے کے باعث بند ہو چکی تھی اور اب اسے اپنی گاڑی پر گھر چھوڑنے جا رہا تھا۔

"نہیں آپ کا تحفظ کرنا میرا فرض ہے مس ثناء۔۔"اسکا مزاج حسب عادت محدود سا تھا۔

"آپ مجھے صرف ثناء بھی بلا سکتے ہیں۔۔"

"ضرور۔۔ویسے مجھے کہنا نہیں چاہئے لیکن پھر بھی اپنا سمجھ کر کہہ رہا ہوں بے وقت اور بلاوجہ گھر سے نکل کر آپ ایک دن خود کو کسی بہت بڑی مصیبت میں پھنسا لیں گی۔۔احتیاط کیا کریں۔"اسنے مخلصانہ انداز میں نصیحت کی تھی۔

"ایک بات کہوں؟مجھے یہ امید ہوتی ہے کہ میں جب بھی کسی مصیبت میں پھنسی تو آپ مجھے بچا لیں گے۔"ثناء کی بات پر وہ چونکا بھی مگر بظاہر خود کو نارمل ہی رکھا۔

"بچا تو میں لوں گا لیکن اسکا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ آپ مصیبت میں کود جائیں۔۔"گاڑی گھر کے باہر روک کر اسنے مفہمانہ لہجے میں کہا۔

"پلیز اندر آئیں نا۔۔"سیٹ بیلٹ اتارتی وہ اصرار کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں مجھے دیر۔۔"وہ کلائی میں بندھی گھڑی دیکھ رہا تھا جیسے کہیں پہنچنا ہو۔

"ممانی وغیرہ بھی آئے ہوئے ہیں۔۔بھابھی بہت خوش ہونگی آپ سے مل کر۔۔"

"انہیں میرا اسلام دینا اللہ حافظ۔۔"اس نے شائستگی سے معذرت کرلی تھی۔

"اللہ حافظ۔۔"گھر کے مرکزی گیٹ سے اندر جاتے ہوئے ثناء نے ہاتھ ہلا کر اسے خیر آباد کہا تھا۔

آج ردا نے شاہ خاندان کو لنچ کی دعوت دی تھی تو زمل کو ماہین نے صبح فیکٹری جانے سے ہی روک دیا۔حیدر نے بھی آج کالج سے چھٹی کرلی تھی مگر امل کو ایمرجنسی میں ہسپتال جانا پڑ گیا تھا۔

"یہ میرا کمرہ ہے جو کہ بہت جلد ہمارا ہوگا۔۔"حمزہ نے بہت پرجوش ہو کر اسے اپنا کمرہ دکھایا تھا۔

"انکل اور پھپھو کا کمرہ بھی دکھاونا۔۔"اسنے کوئی خاص دلچسپی ظاہر نہ کی تھی۔

"حد ہے۔۔۔مجھے لگا کہ یہاں آکر تمہارا چہرہ خوشی سے کھلکھلا اٹھے گا۔۔"حمزہ اسکی عدم دلچسپی پر مرجھا سا گیا۔

"یہاں کون سا کمیڈی شو چل رہا ہے؟"اسے بات کی گہرائی سرے سے سمجھ نہ آئی۔

"تمہیں ذرا اکسائیٹمنٹ نہیں ہو رہی اپنا نیا کمرہ دیکھ کر۔۔"

"وہ تب ہوتی جب میں نے یہاں آنا ہوتا۔۔اس منگنی سے زیادہ امیدیں مت لگاو حمزہ بعد میں تکلیف ہوگی۔۔"کمرے سے واپس باہر جاتے وہ روکھے پن سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم بہت معصوم ہو زمل۔۔ناناجان نے تمہیں بہت آسانی سے بیوقوف بنایا ہے۔۔"حمزہ بھی اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

"مطلب؟"اسنے رکے بغیر ہی پوچھا۔

"مطلب کہ چاہے سر کٹ جائیں یہ منگنی نہیں ٹوٹے گی۔"اسکے سامنے کھڑے ہو کر اسکا راستہ روکتا وہ شوخی سے بولا۔

"دیکھیں گے۔۔۔اب باقی کمرے بھی دکھاو نا۔۔"اسنے اسکی بات کو سنجیدہ لینے کی بھی زحمت نہ کی تھی۔

"یہ ڈیڈ اور مام کا کمرہ ہے۔۔"اسے لئے اب وہ باقی کمروں کی سیر کروانے لگا۔

"اور وہ؟"زمل نے شہادت کی انگلی سامنے موجود بند دروازے کی طرف کی۔

"ڈیڈ کی سٹڈی۔۔"حمزہ نے کندھے اچکاتے ہوئے بتایا تھا۔

حمزہ کو نیچے ہال میں بھیجتی وہ خود ہاتھ دھونے کے بہانے اوپر ہی رکی اور پھر اس کے جاتے ہی دبے قدموں سے سٹڈی کا رخ کیا تھا۔

"میں نے جب کہا ہے کہ اسے ہیوی ڈوس دو تو مسلہ کیا ہے؟مرڈر کیس تب بنتا ہے جب کوئی زندہ ہو۔۔جو دنیا کے لئے مردہ ہے اسکا مرڈر کیسا؟"ہاشم کی سٹڈی کے باہر کانوں میں لگے بلیوتوتھ پر اسے سب کچھ صاف سنائی دے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کس کی بات کر رہا ہے؟"یکطرفہ گفتگو سے اسے یہی سمجھ آیا تھا کہ ہاشم بخاری نے کسی انسان کو اغواہ کروا رکھا ہے۔

"اسے باندھ کر رکھو۔۔"ہاشم کو کمرے کے دروازے کی نیچے سے کسی کے قدموں کی موجودگی کا گمان ہوا تھا۔

"شوٹ۔۔"اسے دروازے کا لاک گھماتا دیکھ کر وہ وہاں سے دوڑی تھی۔

"کون ہے؟"ہاشم نے جیسے ہی دروازہ کھولا وہاں کوئی موجود نہ تھا۔

"ٹکریں کیوں مار رہی ہو؟"وہ دوڑتی ہوئی سیڑھیاں اتر نیچے پہنچی تو پاوں پھسلنے کے باعث سیدھا حمزہ کے سینے سے ماتھا ٹکرایا تھا۔

"وہ پاوں پھسل گیا تھا۔۔"خود کو سنبھالتے ہوئے وہ سیدھی ہوئی تھی۔

"اچھا۔۔۔یا پھر تم کہیں مجھ سے جان بوجھ کر تو نہیں ٹکرائی؟"اپنی سفید بٹن شرٹ کو جھاڑتے اسنے تفتیشی انداز میں پوچھا۔

"تم خوش فہمی میں مارے جاوگے۔۔"اپنا ماتھا ملتے ہوئے وہ بھی خاموش نہ رہی۔

"اور تم غلط فہمی میں۔۔"حمزہ بھی باز نہ آیا تھا۔

"یہ یہاں تھی تو پھر وہاں کون؟"ہاشم نے اوپر گرِل پر ہاتھ رکھے نیچے ہال کا جائزہ لیا تو وہ حمزہ کے ساتھ بات چیت کرتے نظر آئی تھی پھر اوپر کون دروازے سے کان لگائے اسکی باتیں سن رہا تھا!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بھابھی سب کچھ کتنا اچھا لگ رہا ہے نا! ہمارے بچوں کی خوشیوں میں بس کمی ہے تو حیدر بھائی کی۔۔" کھانے کے میز پر چیزیں رکھواتے ردا بھائی کی بات پر جذباتی ہوئی تھی۔

"انکی کمی تو میں نے ہر موقع پر محسوس کی ہے۔۔" ماہین نے بھی لب بھینچے تھے۔

"لیکن بھابھی آپ سب چھوڑ کر چلی کیوں گئی تھیں؟"

"اس وقت مجھے وہی مناسب لگا۔۔" ماہین نے کچھ بھی بتانے سے اجتناب کیا۔

"ہاشم نے کتنا ڈھونڈھا آپ کو۔۔ڈیڈ نے کتنی کوشش کی اور مام۔۔" اسی دوران بھوک کا رونا روتی ثناء وہاں آن دھمکی تھی۔

"ماما بھوک لگی ہے۔۔کچھ کھانے کو ملے گا؟"

"اسنے کبھی بڑا نہیں ہونا۔۔" بیٹی کی بچگانہ فطرت ردا کی سردردی کا باعث بنتی تھی۔

"السلام علیکم ممانی امل نہیں آئی؟" وہ خود گھر آتے ساتھ کمرے میں جا گھسنی تھی اب ممانی کو دیکھ کر اسے سب تقاضے یاد آ گئے۔

"آ رہی تھی مگر عین وقت پر ہاسپٹل سے کال آ گئی۔۔" ماہین نے اسکے نہ آنے کی وجہ بتائی۔

"ڈاکٹرز بیچارے۔۔شکر ہے میں ڈیزائنر ہوں۔بھائی کی مگنی پر تو عین وقت پر پہنچی تھی لیکن مہندی بارات اور ولیمہ کے ایسے زبردست ڈریس تیار کروں گی کہ ساری دنیا دیکھتی رہ جائے گی۔۔" زمل اور حیدر وہاں پہنچے تو ردا نے چہکتے ہوئے اپنی خواہشوں کا اظہار کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اس پورے خاندان کا مقصد ہی مجھے سولی چڑھانا ہے۔۔۔بھائی کم تھا جو اب بہن بھی آگئی۔۔"نند کو کن اکھیوں سے دیکھتی وہ کرسی پر بیٹھی تھی۔

"کھانا ماہین نے بنایا ہے؟"ہاشم نے پہلا نوالہ لیتے ہی ذائقہ پہنچان لیا تھا۔

"ممانی بہت ذائقہ ہے آپ کے ہاتھوں میں۔۔بیٹی کو بھی کچھ آتا ہے یا روزہ رکھنا پڑے گا۔۔"حمزہ نے زمل کو آنکھ مارتے ہوئے سوال پوچھا۔

"زمل کی ککنگ بھی اچھی ہے میری طرح لیکن مرضی ہو تو کچن کا رخ کرتی ہے۔۔"ماہین کی بات پر حمزہ کو مستقبل خطرے میں دکھائی دیا تھا۔

"چلیں بنانے تو آتا ہے نا یہ بھی بہت ہے۔۔"ردا نے اسی پر صبر شکر کیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ابھی تک جاگ رہی ہو؟"ماہین کی آنکھ کھلی تو وہ بیڈ سے ٹیک لگائے دائیں ہاتھ کے ناخن چبا رہی تھی۔

"ابا یاد آرہے ہیں۔۔"اسکی اداس صورت دیکھ ماہین کی بھی نیند اڑ گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں؟"اسکے برابر میں بیٹھتے ہوئے ماہین نے اسکے ماتھے پر آئی لٹ کان کے پیچھے ٹکا کر پوچھا۔

"ہاشم انکل کتنا پیار کرتے ہیں حمزہ اور ثناء سے۔۔ابا بھی یونہی پیار کرتے تھے مجھ سے اور امل سے؟"آج ہاشم کی اپنے بچوں سے محبت دیکھ کر اسنے باپ کی کمی شدت سے محسوس کی تھی۔

"تمہارے ابا کی جان بستی تھی تم دونوں میں۔۔۔خاص طور پر تم میں۔۔مجھے نہیں یاد کہ انکی زندگی میں کبھی میں نے تمہیں اپنے پاس سلایا ہو۔۔۔تم تو انکے سینے سے اترتی ہی نہیں تھی نہ وہ تمہیں خود سے

Posted On Kitab Nagri

دور کرتے تھے۔۔"ماہین نے حیدر کی باتیں شروع کی تھیں تاکہ ان باتوں کو سن کر اسکی اداسی کم ہو سکے۔

"ابا کیوں چلے گئے اتنی جلدی۔۔مجھے ان کی ضرورت تھی اما۔۔"ماں کی گود میں سر رکھے وہ معصومیت سے بولی۔

"جانتی ہو میں جب بھی ان سے کہتی تھی کہ وہ تم دونوں کو بگاڑ رہے ہیں تو وہ بولتے تھے کہ یہ ہم باپ بیٹیوں کا معاملہ ہے۔۔۔مجھے تم سب سے حسد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"حیدر کا ذکر کرتے ہوئے اسکا چہرہ بھی کھل اٹھا تھا۔

"ابا تو بالکل مجھ جیسے تھے۔"اسنے کھلکھلا کر کہا۔

"تم ان جیسی ہو پاگل۔۔"ماہین کو اسکی بات پر ہنسی آئی تھی۔

"مجھ سے انکی باتیں کریں نا اما مجھے بہت اچھا لگتا ہے ابا کی باتیں سننا۔۔کاش کوئی معجزہ ہو جائے اور میرے ابا واپس آجائیں۔"اسکی حسرت پر ماہین بھی کچھ کہہ نا پائی تھی۔

"اسے زہر کا انجکشن لگادو۔۔"اس کی سفاکیت پر سامنے موجود مرد اور خاتون ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئے تھے۔

"مگر سر۔۔"اس آدمی نے اعتراض کیا۔

"تمہیں بھی تو اس عذاب سے چھٹکارا چاہیئے نا۔۔"اسکی آواز اونچی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مل سکتے ہو؟"اسی دوران سم پر ماہین کا پیغام جگمگایا تو وہ معنی خیزی سے مسکرایا تھا۔

"ضرور ڈیئر کزن۔۔"اسنے فی الفور جواب لکھ کر بھیجا۔

"اسکا علاج میں واپس آکر کروں گا۔۔"حقارت سے سامنے بیہوش پڑی نڈھال جان کو دیکھتا وہ اسی وقت وہاں سے نکل گیا تھا۔ماہین سے ملنے کی جگہ اسنے خود طے کی تھی۔ماہین بھی بغیر کسی کو بتائے اسکی بتائی جگہ پر پہنچی تھی جہاں اتفاقاً زمل کسی اہم میٹنگ کے سلسلے میں حمزہ کے ساتھ آئی تھی۔

"میں ڈراپ کردوں؟"میٹنگ نمٹانے کے بعد وہ دونوں ریسٹورانٹ سے نکلے تو حمزہ نے پیشکش کی تھی۔

"میری گاڑی بھی ٹھیک ہے اور الحمدللہ ڈرائیونگ بھی۔۔۔سی یو ٹومورو۔۔"حمزہ کی پیشکش کو سرد مہری سے دھتکارتی وہ تن فن گاڑی میں سوار ہو کر نکل گئی تھی۔

"اما کہاں جارہی ہیں؟"سگنل پر اسے مخالف سمت کی جانب قطار میں لگی گاڑیوں میں اپنی ماں بیٹھی دکھائی دی تھی۔وہ گھر کی گاڑی تو نہ تھی غالباً اسنے پرائیویٹ کیب ہی کروائی تھی۔

"السلام علیکم اما کہاں ہیں؟"اسنے تصدیق کے لئے کال ملائی تو ماہین نے اسکی انکھوں کے سامنے کال اٹھائی تھی۔

"تمہاری پھپھو کی طرف کیوں۔۔"ماہین نے عام سے لہجے میں جواب دیا۔

"پھپھو کے ساتھ ہیں۔۔"اسنے جھٹ پٹ اگلا سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں۔۔"ماہین نے ایک اور جھوٹ بول کر اسے مزید الجھایا تھا۔

"میرا اسلام دیجیے گا۔۔ویسے کب تک آئیں گی؟"اسنے ظاہر نہ کیا تھا کہ وہ گردونواح ہی موجود ہے۔

"تم اپنے ابا کی طرح سوال بہت کرتی ہو۔۔"ماہین نے اسے ٹوک دیا۔

"ظاہر ہے آپ پر نظر تو رکھنی پڑے گی ناورنہ آپ خراب ہو گئیں تو؟"وہ بھی حیدر جہانگیر کی ہی اولاد تھی۔

"پاگل۔۔"ماہین نے ٹال مٹول کرتے ہوئے رابطہ ختم کیا تو اسنے بھی اگلے موڑ سے گاڑی کا رخ بدلتے ہوئے ماں کی گاڑی کا تعاقب کیا تھا۔

"ہاشم انکل اور اما۔۔"اسی ریسٹورانٹ کی پارکنگ میں ہاشم اور ماہین کو اسنے ایک ساتھ اندر جاتے دیکھا تھا مگر اندر نہ گئی ورنہ ماں منہ پر ہی جھوٹی پڑ جاتی۔

"ہاشم میری بیٹی بہت معصوم ہے۔۔"ماہین کا انداز ملتجی تھا۔

"حیدر کی اولاد اور معصوم۔۔"وہ استہزایہ انداز میں ہنسا۔

"مجھے یقین ہے کہ حمزہ اسے بہت خوش رکھے گا۔۔"

"مجھے کیوں بلایا ہے تم نے؟"اسے باتیں گھمانے کا یہ انداز وقت کا ضائع لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں یہ باور کروانے کہ میں اگر ڈیڈ کے لئے اس رشتے پر امادہ ہوئی ہوں تو اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ تم میری بیٹی کے ساتھ کچھ بھی برا کرنے کا۔۔اختیار پاگئے ہو۔۔اسکی خوشیوں میں کوئی بھی خلل۔۔"اسنے بھی لہجہ سخت کیا تھا۔

"زمل تب خوش رہے گی جب اسکی ماں میری کچھ باتیں مانے گی۔۔"وہ کرسی سے ٹیک لگائے پر سکون ہوا تھا۔

کیا مطلب؟"

"تمہارا بیٹا کبھی بھی ہمارے کاروبار میں مداخلت نہیں کرے گا۔۔سب حمزہ سنبھالے گا اور شادی کے بعد زمل بھی آفس نہیں جائے گی۔۔"اسنے شرائط کی پٹاری کھول کر رکھ دی تھی۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا۔۔"ماہین نے کوئی بھی حامی بھرنے سے گریز کی۔

"پھر زمل کو پتہ ہونا چاہئے کہ میں صرف تمہارا کزن ہی نہیں سابقہ منگیتر بھی ہوں۔۔"خود کو لاکھ روکنے میں ناکام ہونے کے بعد وہ بھی ریسٹورانٹ چلی آئی تھی مگر ان دونوں کے سامنے آنے کی بجائے پاس کے میز پر جا بیٹھی۔گاڑی میں رکھے ہوڈ سے اسنے خود کو پوری طرح ڈھانپ کر چہرے پر سیاہ ماسک بھی چڑھا لیا تھا اور زیادہ بچاو کے لئے منہ کے سامنے مینیو کارڈ کھول کر انکی ہی باتوں کی طرف کان لگا لئے۔

"سابقہ منگیتر؟"یہ سابقہ تعلق اس پر آسمانی بجلی کی طرح گرا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میری باتوں کے بارے میں غور سے سوچنا ماہین حیدر۔۔" وہ جانے کے لئے اٹھی تو ہاشم نے ایک اور دھمکی سے نوازا تھا مگر کچھ بھی کہے بغیر وہ وہاں سے نکلتی بنی۔

"اما ہاشم انکل کی منگیتر تھیں تو پھر ابا سے انکی شادی۔۔اور اما نے سب مجھ سے کیوں چھپایا اور اب بھی ہاشم انکل سے چھپ چھپ کر ملتی ہیں۔۔" گھر کی راہ پر گامزن گاڑی چلاتے ہوئے بھی وہ اسی ایک جملے میں الجھی تھی۔ماہین اور ہاشم کا سابقہ تعلق اسکے لئے ناقابل برداشت تھا۔ایسا کیسے ممکن تھا کہ وہ اپنی ماں کے سابقہ منگیتر کی بہو بننے جا رہی ہے!

"پھپھو کیسی ہیں؟" گھر قدم رکھتے ساتھ اس نے ہال میں بیٹھی ماں سے سوال کیا۔

"ٹھیک۔۔"

"اور ثناء؟" دوسرا سوال!

"وہ بھی ٹھیک ہے۔۔"

"اور حمزہ؟" اسکا بار بار سوال کرنے کا مقصد ماں کے منہ سے سچ سننا تھا جو ابھی تک پورا نہ ہوا۔

"اب آئی نا اصل بات پر تم۔۔۔حمزہ کا پوچھنا چاہ رہی تھی نا تم؟" ماہین نے شرارتاً اسے چھیڑا۔

"آپ نے ہم سے کیوں چھپایا کہ ہاشم انکل آپ کے کزن ہیں؟" وہ زیادہ دیر تک بات دل میں نہ رکھ سکی تھی۔

"میں نے چھپایا تو نہیں بس کبھی بتانے کا موقع نہیں ملا۔۔" ماہین نے بات سنبھالنے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے صدمہ اس بات سے پہنچا ہے کہ جو باتیں مجھے میری اما سے پتہ لگنی چاہئے وہ غیروں کی زبان سے سن رہی ہوں۔۔"اسکے لب ولہجے میں جو حیرت اور ناراضی تھی وہ ماہین کا دل ہولانے کو کافی تھی۔

"مگر میں تو جانتی تھی آپی جان۔۔"وہاں آتی امل نے ماں کی حمایت کر دی۔

"کب سے؟"اسنے امل کو مشکوک نظروں سے ہی دیکھا۔

"بچپن سے۔۔آپ اپنوں سے دور رہی ہیں ناتب ہی باتیں دیر سے پتہ چل رہی ہیں۔۔"امل کے جواب پر اسنے طویل سانس کھینچی تھی۔

"اللہ نہ کرے کہ اتنی دیر ہو کہ میں کوئی غلط فیصلہ کر بیٹھوں۔۔"اسنے لفظ چباتے ہوئے کمرے کا رخ کیا۔

"کھانا نہیں کھاو گی؟"ماہین نے اٹھتے ہوئے سوال کیا۔

"نہیں مجھے نیند آرہی ہے۔۔"بے مروتی سے جواب دیتی وہ کمرے کا رخ کر گئی تھی

"تم جانتے تھے کہ تمہارے ڈیڈ اور میری اما کزن ہیں؟"کمرے میں آتے ساتھ اسنے پہلی کال حمزہ کو ملائی تھی۔

"ڈیڈ نے تو کبھی نہیں بتایا۔۔"وہ بھی حیران ہوا تھا۔

"ہمم۔۔۔پھر تمہیں یہ بھی نہیں پتہ ہو گا کہ تمہارے ڈیڈ میری اما کے منگیتر تھے!"

"تم آج کیسی باتیں کر رہی ہو زمل؟"اسکا تعجب مزید بڑھنے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم لوگ سب کچھ جانتے تھے بس مجھے اندھیرے میں رکھا گیا۔۔"وہ گویا غصے سے پھٹ پڑی تھی۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو؟"

"میں یہ کہنا چاہتی ہوں حمزہ ہاشم بخاری کہ یہ منگنی آج ابھی اسی وقت ختم ہوتی ہے۔۔منگنی کی انگوٹھی تمہیں آج ہی مل جائے گی۔۔"اتنا کہتے ساتھ ہی اسنے کال حمزہ کے منہ پر کاٹ دی تھی۔

"زمل۔۔۔ہیلو۔۔"حمزہ نے معاملے کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے سیدھا شاہ ولا کا ہی رخ کیا تھا۔

"یہ کوئی وجہ نہیں ہے منگنی توڑنے کی زمل۔۔"جہانگیر شاہ نے ساری بات سنتے ساتھ اسے اپنی عدالت میں طلب کیا تھا جہاں ماہین امل اور حمزہ پہلے سے ہی موجود تھے۔

"مجھ سے باتیں کیوں چھپائی گئیں گرینڈ پا؟"اسکا سراپہ اب بھی انگاروں پر سلگ رہا تھا۔

"کسی نے بری نیت سے تمہیں اندھیرے میں نہیں رکھا۔۔بات اتنی اہم نہیں تھی کہ بچوں کو بتائی جاتی۔"جہانگیر شاہ مصلحت بھرے انداز میں بولے۔

"میں حیدر جہانگیر کی سب سے بڑی اولاد ہوں۔۔مجھے یہ سب پتہ ہونا چاہئے تھا۔"وہ اپنے موقف سے ایک انچ پیچھے نہ ہٹی تھی۔

"زمل؟"ماہین نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کچھ کہنے کی ہمت کی۔

"یہ اپنے کزن کے گھر بھجوادیں مسز حیدر جہانگیر۔۔"اسنے انگوٹھی اتارتے ہوئے سیدھا ماہین کے ہاتھ میں پکڑائی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو بالکل باپ کی طرح آنکھیں ماتھے پر رکھ لیتی ہے۔" جہانگیر شاہ بھی اس طوطہ چشمی پر دنگ رہ گئے تھے۔آج پوتی میں انہیں درحقیقت مرحوم بیٹے کی جلالی جھلک دکھائی دی تھی۔

"ڈیڈ میں ان باتوں کی وجہ سے یہاں نہیں آنا چاہتی تھی۔۔اب دیکھ لیں میری اولاد مجھ سے بدظن ہو رہی ہے۔۔" بیٹی کے انتہائی ردعمل پر ماہین کی جان بھی حلق کو آئی تھی۔

"یعنی آپی اما کی ڈائری کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔" امل کو بھی اب اسکی لاعلمی کا سبب سمجھ آیا تھا۔یعنی وہ صرف یہ جانتی تھی کہ امل اسکی بہن ہے جو کہ شائد ماہین کی رپورٹس دیکھ کر ہی اسے معلوم ہوا تھا!

"ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔میں بات کرتا ہوں زمل سے۔۔" جہانگیر شاہ نے یقین دہانی کروائی۔

"ناناجان میں بات کروں؟" حمزہ کو لگا تھا کہ یہ بات وہ ہی سب سے بہتر کر سکتا ہے۔جہانگیر شاہ کی اجازت ملتے ہی وہ زمل کے کمرے کو گیا تھا جہاں وہ بیڈ کے کنارے بیٹھی سر ہاتھوں میں دیے کرب میں ڈوبی دکھائی دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حمزہ جاو یہاں سے۔۔" حمزہ کو اندر آتے دیکھ کر اسنے سر اٹھایا تھا۔

"نہ میں کہیں جا رہا ہوں اور نہ تم۔۔" وہ اسکی طرف چل کر آ رہا تھا۔

"آئی سیڈ گیٹ لاسٹ۔۔" لیمپ میز پر رکھا فوٹو فریم اسنے حمزہ کی جانب دے پھینکا۔

Posted On Kitab Nagri

"ابھی یہ مجھے لگ جاتی تو تم شادی سے پہلے ہی بیوہ ہو جاتی یا پھر تمہیں سر پھٹے انسان سے شادی کرنی پڑتی۔۔"فوٹو فریم کیچ کرتا وہ اسکے پہلو میں آ بیٹھا۔

"مجھ سے باتیں کیوں چھپائی گئیں؟"اسنے حمزہ کی انکھوں میں دیکھا تو بھوری آنکھوں کے ارد گرد پھیلی سرخی اس بات کی علامت تھی کہ وہ کس جذباتی اذیت سے گزر رہی ہے!

"ان سب میں اس کا کیا قصور ہے؟آئندہ کچھ بھی ہو یہ تمہارے ہاتھ سے نہیں اترنی چاہئے۔۔آئی سمجھ۔۔"حمزہ نے منگنی کی انگوٹھی جبراً اسکی انگلی میں پہنائی تھی۔

"مگر۔۔۔"اس سے قبل وہ کوئی مزاحمت کرتی حمزہ نے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

"زمل آئی رئیلی لوّیو۔۔۔مجھے نہیں پتہ کب لیکن تم بہت اہم ہو گئی ہو میرے لئے۔۔تمہیں کسی سے کوئی شکوہ گلہ یا مسلہ ہو تو مجھے بتاو۔۔۔ہم مل کر سب مسلے ٹھیک کر لیں گے لیکن اگر تم خود کو مجھ سے ہی دور کر لو گی تو میں کیسے تمہارے لئے سب سے لڑوں گا۔۔"وہ اسکی زندگی کا پہلا انسان تھا جسنے زمل حیدر سے اظہار محبت کی جرات کی تھی۔اسکا اظہار، مخلص انداز اور بے لوث جذبات زمل کی زبان کو تالے لگا گئے تھے۔

"مجھے اپنے لئے لڑنا آتا ہے۔۔"اپنے اندر اٹھتے کسی طوفان پر قابو پاتے ہوئے اسنے اپنا ہاتھ حمزہ کی گرفت سے آزاد کروایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کچھ نہیں آتا۔۔۔اگر تم میں ذرا سی بھی عقل ہوتی تو اتنا جذباتی فیصلہ ایک دم نہ لیتی۔۔میں بھی تو ہوں جسے سب آج پتہ چلا مگر میں نے تو آسمان سر پر نہیں اٹھایا۔۔ تحمل سے سمجھنے کی کوشش کی کہ اگر ہمیں اس معاملے سے دور رکھا گیا ہے تو یقیناً کوئی وجہ ہو گی۔۔"حمزہ اسے یوں سمجھا رہا تھا جیسے کوئی چھوٹے بچے کو سبق پڑھاتا ہو۔

"تو کیا ہے وہ وجہ؟"اسنے تنک کر پوچھا۔

"تمہارا یہ غصہ۔۔ ممانی کتنا ڈر گئی ہے تمہاری وجہ سے۔۔میں نے اس سے زیادہ خائف انہیں کبھی نہیں دیکھا۔۔جاوانکے گلے لگ کر انکا خوف دور کرو۔۔وہ بہت کچھ سہہ کر اولاد کے لئے جی رہی ہیں اور تم انکی بڑی بیٹی ہو۔۔ماموں جان کا سایہ ہو۔۔۔"اس انسان کے الفاظ میں کوئی جادو ضرور تھا جس کا سحر مقابل کو منانے میں کامیاب ہوا تھا۔

"اما۔۔"ماں کا ذکر آتے ہی اسکا دل اور بھی نرم پڑا تھا۔

"بہت پریشان ہیں وہ۔۔"

"تو پہلے بتاتے نا۔۔"غلطی کا احساس ہوتے ہی وہ کمرے سے بڑے بڑے ڈگ مارتی نکل گئی تھی۔

وہ ماہین کے کمرے میں پہنچی تو وہ حیدر کا فوٹو فریم خود سے لگائے روئے جا رہی تھی۔ماں کے آنسوؤں نے اسکا ضمیر بری طرح جھنجھوڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"سوری اما آپ رو کیوں رہی ہیں؟اچھا آئی ایم سوری میلا بے بی میلی جان۔۔۔بے شک مار لیں مجھے۔۔"ماں کو اپنے حصار مین جکرے وہ معذرت خواہ ہوئی تھی۔

"آج تک مارا ہے۔۔"اسکے حصار سے خود کو آزاد کرواتی وہ اب بھی آنسو سے تر چہرہ لئے شکوہ کناں ہوئی تھی۔

"آج تک میں نے بھی تو آپ سے اتنی بد تمیزی نہیں کی نا!"اسنے ماں کی عینک اتارتے ہوئے دونوں آنکھوں سے آنسو پونچھے تھے۔

"بیٹے میں۔۔"

"دفع کریں ان سب باتوں کو۔۔آئی ایم سوری مجھے معاف کر دیں۔۔"اسے دوبارہ چشمہ پہناتی وہ ہر لفظ حلق میں ہی رکوا چکی تھی۔

"میرا بچہ۔۔"ماہین نے خود سے لگا لیا تو وہ بھی مزید خفا کیسے رہتی!

"تھینکس حمزہ بھائی۔۔آپ نے کتنے آرام سے آپی جان کو ہینڈل کر لیا۔۔"کمرے کے باہر موجود امل تو حمزہ کے اس ہنر پر حیرت میں مبتلا ہوئی تھی۔

"کیونکہ تمہاری آپی جان کا دماغ دس سال کے بچے کی طرح ڈائیورٹ کیا جا سکتا ہے۔"وہ بھی منگیتر صاحبہ کی ذہنیت پوری طرح سمجھ چکا تھا۔

"مگر یہ خوبی بھی صرف آپ میں ہی ہے۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"اب میں آپ کو روتا نہ دیکھوں اور دوائی لی آپ نے؟"ماں کے ہمراہ کمرے سے باہر آتی وہ سوالیہ انداز میں بولی۔

"تم نے دی دوائی آج؟"ماہین نے الٹا شکوہ کر دیا۔

"میرا بچہ۔۔کھانا لگاو امل۔۔بہت بھوک لگی ہے مجھے اور میری اما کو۔۔"اسنے نیا حکم جاری کیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"سوری ابا۔۔میں نے آج آپ کی ماہین کا بہت دل دکھایا نا! آپ بھی ناراض ہونگے مجھ سے لیکن اما کہتی ہیں کہ میرا غصہ آپ پر گیا ہے۔۔آپ بھی یونہی جذباتی تھے۔۔"کمرے کی بالکنی میں کھڑی وہ آسمان کو یوں دیکھے جا رہی تھی جیسے ستاروں میں باپ کا چہرہ جگمگا رہا ہو۔

"تھینکس۔۔"اسی دوران ہاتھ میں موجود موبائل پر حمزہ کا پیغام موصول ہوا تھا۔

"کس لئے؟"اسنے جواب لکھ کر بھیجا۔

"رنگ دوبارہ پہننے کے لئے۔۔"تیزی سے جواب آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے نہیں پہنی۔۔تم نے زبردستی پہنائی ہے۔۔"اسنے کچھ سوچتے ہوئے ٹائپنگ کی۔

"پھر تو ڈبل تھینکس بنتا ہے۔۔مجھے یہ حق سونپنے کے لئے۔۔"اگلا جواب اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔

"پاگل اس میں ہنسنے والی کیا بات نہیں زمل حیدر۔۔دانت اندر کرو۔۔"اپنی مسکراہٹ اسنے خود کو ہی ڈپٹ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت ہی خود سر لڑکی ہے یہ زمل۔۔"ہاشم کل والے معاملے پر برہم ہوا تھا۔

"وہ بس جذباتی ہے ڈیڈ۔۔"حمزہ نے منگیتر کی حمایت کی۔

"لڑکیوں کو اتنا غصہ زیب نہیں دیتا۔۔کل کو اسے ہماری بھی ہزار باتیں برداشت کرنی پڑے گی تب کیا ہو گا!"

"میں سنبھال لوں گا۔۔"اسنے تحمل مزاجی کا مظاہرہ کیا۔

"تم یہ بات یاد رکھنا کہ میں چاہوں گا تو تبھی وہ اس گھر اور تمہاری زندگی میں رہے گی۔۔"ہاشم کے انداز پر رداسر جھٹکتی رہ گئی تھی

"حمزہ جانتا ہے ہاشم کہ حتمی فیصلہ آپکا ہی ہوتا ہے۔۔"حمزہ کو خاموش دیکھ کر وہ گفتگو کا حصہ بنی تھی۔

"گڈ۔۔"اتنا کہتا وہ واپس سٹڈی میں جا گھسا تھا۔

"اب دیکھنا میں کیسے اس جذباتی باپ کی بیوقوف اولاد کے ہاتھوں تمہیں ذلیل کرواتا ہوں ماہین حیدر۔۔۔تم سب بھول سکتی ہو میں نہیں۔۔حیدر نہ سہی اسکی اولاد ہی سہی۔۔"زمل کے جذباتی ردعمل پر اسکے شیطانی دماغ نے نئے منصوبے کو جنم دیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آل سیٹ۔۔؟"وہ اور سعید مطلوبہ منزل کے باہر گاڑی میں موجود تھے جب کسی نے کال پر اسے مثبت حالات کی اطلاع دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی میم۔۔"وہاں سے خیرم مقدم کی دیر تھی کہ اس کا تجسس پہلے سے بھی دگنا ہوا تھا۔

"تم کیوں میری نوکری کی دشمن بنی ہو لڑکی؟"یونیفارم میں موجود سعید یہاں صرف اسکے منہ کو آیا تھا۔

"آپ سچ میں پولیس والے ہیں نا؟"اسنے بہت ہی مشکوک نگاہ دہرا کر سعید کو ہی شبے میں ڈال دیا۔

"یہاں اگر کچھ نہ ملا زمل حیدر تو تمہارا کچھ نہیں جائے گا مگر میری وردی ضرور اتر جائے گی۔"سعید کو خود پر بھی غصہ آیا تھا جو لاکھ کوشش کے باوجود بھی اس لڑکی کو کسی بات کے لئے کبھی انکار نہ کر سکتا تھا۔

"یہاں جو ثبوت ملے گا ایس پی صاحب وہ ہاشم بخاری کو منتقی انجام تک پہنچانے کے لئے کافی ہو گا۔۔"

"تمہیں اپنے ہونے والے سسر سے مسلہ کیا ہے؟"سعید نے یہاں سے آنے سے لے کر اب تک کئیں دفعہ یہ سوال پوچھا تھا جس کے جواب میں اسے محض خاموشی ملی تھی۔

"مسلہ ہی یہ ہے کہ وہ میرا ہونے والا سسر ہے۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنی لائی گئی ٹیم کے ہمراہ وہ بہت خاموشی سے اس گھر میں داخل ہوا تھا جو شہر سے دور ایک ویران مقام پر خستہ حال سی عمارت پر مشتمل تھا۔یہاں سے آنے سے قبل اسے یہ یقین دہانی کروائی گئی تھی کہ یہ کاروائی اسکے گلے کا ڈھول نہیں بنے گی۔سونے پر سہاگا یہ تھا کہ اس گھر کی ملکیت بھی جہانگیر شاہ کو حاصل تھی تو یہاں کاروائی کا کوئی رد عمل تو سامنے آنے کے امکانات سرے سے ہی نہیں تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کو دوائی دے دی؟"بستر پر بیہوش وجود کو دیکھتے ہوئے اس آدمی کو بھی ترس آیا تھا۔

"جی۔۔"خاتون نے مختصر جواب دیا تھا۔

"اب جا کر اسی بند کوٹھری میں پھینک دو۔۔"اگلا حکم بہت سفاکیت سے کیا گیا تھا ورنہ جو بیہوشی میں غرق مریض کی حالت تھی کسی کو بھی رحم آجاتا۔

"مگر اسے بخار ہے۔۔"

"سر کا آرڈر ہے کہ اسے ایک ہفتے تک اندر بند رکھا جائے۔۔"وہ بھی مالک کے حکم کے سامنے کٹھ پتلی سے بڑھ کر کچھ نہ تھا۔

"جی۔۔"

"ہینڈز اپ۔۔۔"اسی دم پولیس کی پوری ٹیم وہاں پہنچی تھی۔دروازے پر موجود تین گارڈز کو پہلے ہی گرفتار کر لیا گیا تھا اور اب باری ان دو ملازمین کی تھی۔

دیکھو انہیں۔۔"

"یہ کون ہے؟اور ہاشم بخاری نے اسے یہاں کیوں رکھا ہے؟"سعید نے جھک کر وہ چہرہ دیکھا جو اسے بہت جانا پہچانا لگا تھا مگر وہ تھا کون؟

"کون ہیں آپ؟اور آپ کو یہاں کیوں رکھا گیا ہے؟دیکھیں میری طرف۔۔"سعید نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی مگر وہ وجود بے جان سا پڑا کوئی بھی جوابی حرکت کرنے سے قاصر تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

ان کی حالت بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔"ہسپتال میں ابتدائی معائینے کے بعد ڈاکٹر نے کوئی خاص امید نہ دلوائی تھی۔

"ڈاکٹر حالت ٹھیک کرنا آپ کا کام ہے۔۔"اسکا سپاٹ انداز ہسپتال کے عملے کو بھی خائف کر گیا تھا۔

"مجھے تمہارے داداجان کو سب بتانا پڑے گا زمل۔۔"ڈاکٹر کے واپس کمرے میں جاتے ہی سعید بولا تھا۔

"کیا ابھی رک سکتے ہیں آپ؟"اسکا ذہن اب بھی بہت سی گتھیوں کو سلجھانے میں ناکام رہا تھا۔

"کیوں؟"

"انکے ہوش میں آنے تک ہم رک سکتے ہیں پلیز؟"وہ گہری سوچ سے فراغت لے کر بولی تھی۔

"اس سے کیا ہو گا؟"

"یہ تو انکے ہوش میں آنے کے بعد ہی پتہ چل سکتا ہے ایس پی صاحب۔۔"اسکے دل و دماغ میں ایک جنگ چل رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہ کس خوشی میں؟"وہ جیسے ہی گھر پہنچی تو امل نے میٹھائی کا دانہ اسکے منہ میں ٹھونسا تھا۔

"آپ کے اور حمزہ بھائی کے دن طے ہونے کی خوشی میں۔۔"وہ جتنی خوشی تھی زمل کا مزاج اتنا ہی اکھڑا تھا۔

"وٹ۔۔اما"ا

Posted On Kitab Nagri

"یہ میرا فیصلہ ہے۔۔"وہاں موجود جہانگیر شاہ نے اسکی بات کاٹ دی۔

"مگر گرینڈ پا۔"

"تمہیں دو ماہ دیے گئے تھے زمل۔۔کیا تمہیں حمزہ میں کوئی برائی دکھی؟"انکا تحکم انداز بتا رہا تھا کہ اب ہر اعتراض بے معنی ہے۔

"نہیں مگر۔۔"

"اسنے تمہیں کسی معاملے میں مایوس کیا؟"

"نہیں گرینڈ پا لیکن۔۔"اسکے پاس بتانے کے لئے بہت کچھ تھا۔

"تو اب ہم جو فیصلہ کریں گے تم اسے مانو گی؟"

"گرینڈ پا۔۔۔"ردا اور ہاشم کی موجودگی میں وہ کچھ کہہ بھی نہ سکی تھی۔

"زمل مان جاو بیٹے۔۔"ماہین نے بھی منت کی تھی۔

:میری کبھی سنی ہے کسی نے!"منہ بناتی وہ کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"ہاں کہہ کر گئی ہے یا نا؟"جہانگیر شاہ کا سوال مزید طیش دلانے کا سبب بنا تھا۔

"ہاں ہی سمجھیں۔۔"ضبط کا بندھ باندھتی وہ بہت کچھ اپنے اندر ہی دفن کر گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ بھائی نے بھجوائے ہیں۔۔ہی از سو رومینٹک۔۔"شام میں امل اسکے کمرے میں سرخ گلابوں کے گلدستے کے ساتھ اس کی پسندیدہ چاکلیٹ کا ڈبہ ڈاک لے کر آئی جو ڈاک کے ذریعے بھجوایا گیا تھا جس پر تھینکس مسز ٹوبی سنہری حروف میں دوج تھا۔

"زہر لگتے ہیں مجھے یہ چونچلے اور اچھی طرح جانتی ہوں یہ سب اتنی جلدی ہاشم انکل کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔"اسنے وہ دونوں چیزیں وہیں بیڈ پر لاپرواہی کسی غیر اہم اشیاء کی طرح پٹکی تھیں۔

"اگلے مہینے معید بھی ابراڈ جا رہے ہیں اور وہ تو اتنے اکسائٹڈ ہیں آپ کی شادی کو لے کر کہ پوچھیں مت۔۔"

"امل میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں۔۔جاتے ہوئے دروازہ بند کر دینا اور کسی کو اندر مت آنے دینا پلیز۔۔"اس وقت امل کی باتیں بھی اسے دماغ پر کسی ہتھوڑے کی مانند لگ رہی تھی۔

جی۔۔"اسکے اکتائے ہوئے انداز پر امل بھی وہاں مزید نہ رکی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں کچھ نہیں جانتا۔۔ہم آج مل رہے ہیں ماہین۔۔نہیں پتہ چلتا زمل کو۔۔اور اب تو وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی۔۔میں نے مکمل انتظام کر دیا ہے اسکا تم بس آو جلدی۔۔"کانوں میں لگے بلیوٹوتھ پر برامد ہونے والی آواز نے اس کا کیبن میں بیٹھنا محال کیا تھا۔

"اما کہاں ہیں؟ فیکٹری میں اہم میٹنگ بھگتاتی وہ سیدھا گھر پہنچی تھی۔

"بازار گئی ہیں۔۔"حیدر کے جواب نے اسے مزید تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کس کے ساتھ؟"

"پھپھو کے ساتھ۔۔"اسنے کندھے اچکائے بتایا۔

"مجھے اما کے متعلق یوں نہیں سوچنا چاہئے۔۔"اسنے اسی وقت موبائل سے پھپھو کا نمبر ملایا مگر پھر خود کو ہی بہلاتے رک گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"بہت پیاری لگ وہی ہو۔۔حیدر آج ہوتے تو۔۔"مہندی کے موقع پر کوئی نیا جوڑا خریدنے کی بجائے اسنے ماں کا مہندی والا جوڑا ہی پہنا تو ماہین کو خود سے زیادہ وہ اس پر جچھتا معلوم ہوا تھا۔

"وہ نہیں ہیں اما۔۔اور وہ ہوتے تو یہ سب نہ ہو رہا ہوتا۔۔"اسنے بے زاری سے ماں کی بات کاٹی تھی۔

"صدا خوش رہو۔۔"ماہین نے محبت سے اسکی پیشانی چوم لی۔

مہندی کی تقریب شاہ ولا کے وسیع ہال میں ہی رکھی گئی تھی۔سفید قمیض شلوار پر اس کے جوڑے کی ہم رنگ واسکٹ پہنے حمزہ اسکے پہلو میں بیٹھا جتنا خوش اور مطمعین تھا وہ اتنی ہی بے چین بیٹھی تھی۔امل،حیدر،ثناء اور معید ناچ گا کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔اسنے سعید کو کئیں کالز ملائیں جو اسکی مہندی کا سنتے ہی گدھے کے سر سے سینگھ کی طرح غائب ہو گیا تھا۔پورے شاہ ولا میں خوشی کا سماں تھا مگر اسکے اندر کئیں روز سے پلتا لاوا اب تباہی مچانے کو تیا کھڑا تھا۔

"تھینکس زمل۔۔مجھے اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لئے۔۔"حمزہ نے اسکے ہاتھ کی پشت پر اپنی ہتھیلی رکھ کر شکریہ ادا کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں یہ نکاح نہیں کر سکتی۔۔مجھے یہ سب روکنا ہوگا۔۔ گرینڈ پا سے بات کرنی ہوگی۔۔"ہوش کی دنیا میں واپس قدم رکھتی وہ اگلے قدم کا حتمی فیصلہ کر چکی تھی۔

"تمہیں خوف کس بات کا ہے ماہی؟اب توحیدر بھی ہمارے بیچ نہیں ہے اور زمل کا تمہیں ڈر ہے بھی تو حمزہ اسے سنبھال لے گا۔اب ہم دونوں کو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"تقریب کے اختتام پذیر ہوتے ہی وہ ماہین سے بہت سی باتیں کرنے کی غرض سے کمرے میں قدم رکھنے ہی والی تھی جب اندر سے آتی ہاشم کی آواز نے اسکے قدم دہلیز پر ہی جما دیے تھے۔وہ بغیر کچھ کہے وہاں سے دبے پاوں واپس چلی گئی تھی۔کیا اس کی ماں آج بھی ہاشم بخاری سے تعلقات قائم کئے ہوئے تھی!کیا وہ دونوں مل کر سب کو دھوکہ دے رہے تھے!اور اگر ایسا تھا تو وہ کسی صورت حمزہ کو توشریک سفر بنانے والی نہیں تھی۔

اگلی صبح بارات کی گہما گہمی نے ہر فرد کو اپنی تیاریوں میں الجھائے رکھا تھا۔اسنے پارلر جانے سے صاف انکار کر دیا تو امل اور ثناء گھر ہی بیوٹیشن کو لے آئی تھیں۔اسے گھر ہی تیار کروایا گیا تھا۔وہ خود سے ہی کوئی جنگ لڑ رہی تھی!کیا اسے یہ شادی کر لینی چاہئے تھی؟کیا واقعی اسکی ماں اور ہاشم بخاری اسے باز رکھنے کے لئے اس حد تک جا سکتے تھے!

"آپی جان آپ کتنی پیاری لگ رہی ہیں!آپ نے حمزہ بھائی کو دیکھا کتنے ہنڈسم لگ رہے ہیں۔۔"امل نے اسکا دلہن والا حیسن روپ دیکھ کر ڈھیروں بلائیں لی تھیں مگر ہر سوال کے جواب پر وہ خاموشی کا بت

Posted On Kitab Nagri

بنی بیٹھی تھی۔دماغ اس لمحے کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکا تھا۔کب بارات آئی اور کب نکاح کا وقت آن پڑا اسے کسی بات کا پتہ ہی نہ چلا۔۔۔بس کل کے سماعتوں سے ٹکرائے الفاظ وقفے وقفے سے کانوں میں گونج رہے تھے۔اسی دوران اسنے داداجان کے ہمراہ قاضی صاحب کو کمرے میں آتا دیکھا تو اسی دم دل نے حتمی فیصلہ سنا دیا تھا۔

"مجھے یہ نکاح قبول نہیں ہے۔۔"قاضی صاحب کے سوال کرتے ساتھ ہی اسکا ضبط بے رحمی سے ٹوٹا تو اس نے پین اٹھا کر فرش پر پٹکا تھا۔

"زمل۔۔"قاضی صاحب کے ہمراہ اس وقت وہاں داداجان کے ساتھ معید اور سعید بھی موجود تھے۔

"لے جائیں اپنی اس بارات اور اولاد کو یہاں سے۔۔"اگلے لمحے ہاشم بھی حیدر اور حمزہ کے ہمراہ کمرے میں آیا تو زمل نے اسے قہر آلود نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"زمل بچے۔۔"داداجان نے شرمندہ ہوتے ہوئے قاضی صاحب کو حیدر کے ہمراہ وہاں سے باہر بھیجا اور پھر زمل سے مخاطب ہوئے۔

"گرینڈ پا یہ نکاح نہیں ہو گا۔۔"اس کا وہی اٹل انداز تھا۔

"مگر کیوں؟"عین وقت پر یہ انکار سب کی سمجھ سے باہر تھا۔

"کیونکہ میں ایک ایسے انسان سے نکاح نہیں کر سکتی جس کا باپ اور میری ماں چھپ چھپ کر ملتے ہوں۔۔"اس نے اب کی بار اپنی ماں کو حقارت آمیز نظروں سے دیکھ کر زہر اگلا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تم ہوش میں ہو؟"ماہین کا رنگ سفید پڑتا دیکھ کر دادا جان زمل پر چلائے تھے۔

"پوچھیں ان سے۔۔نہیں ملتیں یہ اپنے سابقہ منگیتر سے؟"اسے وہاں موجود کسی فرد کا لحاظ نہ تھا۔سفید شیروانی میں دلہا بنا حمزہ بھی اس دیدہ دلیری پر خاموش تماشائی بنا کھڑا تھا۔

زمل بیٹے۔۔"ماہین نم آنکھیں لئے اسے خود سے لگانے نزدیک آئی تو زمل نے ہاتھ اٹھا کر اسے دور رہنے کی تنبیہ کی تھی۔

"خبردار۔۔میرے پاس بھی مت آیے گا۔۔مجھے تو اب یقین ہو گیا ہے کہ میرے ابا کی موت میں بھی آپ دونوں کا ہی ہاتھ۔۔"بدلحاظی سے وہ ماں پر ہی باپ کے قتل کا الزام لگا گئی تھی۔

"زمل۔۔"پہلی بار ماہین کا ہاتھ اولاد پر اٹھا تھا۔

"گرینڈ پا مجھے نہ تو آپ کی بہو پر اعتبار ہے نہ ہی آپ کے داماد پر تو پھر آپ کے اس نواسے سے نکاح کس خوشی میں کر لوں؟بیڈ پر رکھا نکاح نامہ اسنے اٹھا کر دادا کے سامنے دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا تھا۔

"سب تمہاری مرضی سے ہوا ہے زمل۔۔یہ بارات تمہاری رضامندی کے بعد یہاں آئی ہے۔۔۔اب تم یوں دو خاندانوں کی عزت کا تماشہ نہیں بنا سکتی۔۔سنا تم نے!"ہاشم نے اسے مزید طیش دلانے کے لئے سختی سے خبردار کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو لے جائیں پھر کسی اور کو یہاں سے بیاہ کر بلکہ اما آپ کر لیں نا نکاح اپنے سابقہ منگیتر سے۔۔ویسے بھی تو چھپ چھپ کر ملتے ہی ہیں نا دونوں۔۔"پچھلا تھپڑ فراموش کئے وہ نیا بہتان لگاتے ہوئے ایک فیصد نہ ٹھٹھکی تھی۔

"بس آپی۔۔اب کوئی گھٹیا الزام مت لگایے گا میری اما کے کردار پر۔۔"کمرے میں واپس آتے حیدر نے آگے بڑھ کر ماں کو دونوں کندھوں سے تھاما تھا۔

"آپ ہماری ماں کے بارے میں ایسا سوچ رہی ہیں؟"سمین خالہ کے ہمراہ خاموش کھڑی امل نے بھی ماں کے قریب آکر ان کی ہمت باندھتے ہوئے خاموشی توڑی تھی۔

"کیونکہ میں نے وہ سب دیکھا ہے جو تم جانتی بھی نہیں ہو۔۔میری اذیت کا احساس کیوں نہیں ہوتا کسی کو۔۔"روتے ہوئے چنگھاڑنے والے انداز میں اپنی تکلیف عیاں کرتی وہ دونوں ہاتھوں سے ماتھا پکڑ کر بے بسی کی انتہا کو چھو چکی تھی۔

"میں نے کیا کیا ہے بولو۔۔ساڑھے تین سال کی تھی تم جب تمہارے ابا مجھے چھوڑ گئے اور حیدر وہ تو اس دنیا میں بھی نہیں آیا تھا۔۔میں نے بیوگی کی چادر اوڑھ کر اپنی خوشیاں اور خواہشیں تم لوگوں کے مستقبل کے لئے قربان کر دیں زمل حیدر شاہ۔۔"ماہین نے بھی دل کا غبار نکال کر اپنی دی گئی قربانیاں یاد دلائی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تو نہ کرتیں احسان۔۔پھینک دیتیں ہمیں کسی سڑک پر اور کر لیتیں اپنی ادھوری خواہشیں پوری۔۔مائیں آپ جیسی نہیں ہوتیں جو اپنی ہی اولاد کے خلاف سازشیں رچتی پھریں۔۔۔کاش اس رات میں بھی اپنے ابا کے ساتھ ہی مر جاتی کم از کم آپ کا راستہ صاف ہو جاتا۔۔"اس کا شور کمرے سے باہر پورے شاہ ولا میں گونج رہا تھا۔

"زمل بس کر دو۔۔"حمزہ بھی غراتا اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

مام۔۔"امل نے محسوس کیا کہ ماہین بے جان ہوتی زمین بوس ہونے کو تھی۔

"ممانی جان۔۔"حمزہ اسے بانہوں میں نہ تھامتا تو وہ سیدھا فرش پر جا گرتی۔

"میری ماں کو کچھ ہوا تو نہیں بخشوں گا آپ کو یاد رکھیے گا۔۔"حمزہ اسے بازوؤں میں اٹھائے کمرے سے لے کر نکلا تو حیدر نے خونخار نگاہوں سے بڑی بہن کو گھورا تھا۔ایک کے بعد ایک سب لوگ کمرے سے عجلت میں نکلے تھے مگر سعید اب بھی اس کے پاس خاموش کھڑا تھا۔وہ کیسے چھوڑ جاتا اسے؟

"سعید سب جھوٹے ہیں۔۔دوغلے ہیں۔۔میرا کوئی اپنا نہیں ہے۔۔کوئی بھی نہیں۔۔"گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتے وہ ٹوٹ کر بکھر چکی تھی۔

"زمل چپ کر جاؤ بس۔۔"سعید نے اسکے گرد بیٹھ کر حصار باندھتے اسے کندھے سے لگایا تھا۔

"ابا کیوں چلے گئے مجھے چھوڑ کر کیوں؟"ہچکیوں کے ساتھ روتی وہ مرحوم باپ کو یاد کر رہی تھی۔

"کون ہیں آپ؟"رات گئے ہسپتال سے آئی کال پر وہ خود کو روک نہ پائی اور فوراً ہسپتال کا رخ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں۔۔"مقابل کی گم صم کیفیت کاٹی گئی اذیتوں کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

"بتائیں مجھے ہاشم نے کیوں قید کر رکھا تھا آپ کو؟کیا تعلق ہے آپ کا شاہ فیملی سے؟"زمل تو بیڈ کے کنارے اسکے بالکل پاس آ بیٹھی تھی جبکہ کچھ فاصلے پر کھڑا سعید اب بھی ذہن پر زور ڈالنے کے باوجود سامنے موجود خاتون کو پہچاننے میں ناکام ہوا تھا۔

"میں رعنا جہانگیر ہوں۔۔جہانگیر شاہ کی بیوی اور حیدر جہانگیر کی ماں۔۔"اگلا جواب ان دونوں پر ہی سکتہ طاری کر گیا تھا۔

"میرے ابا کی ماں۔۔میری دادی جان ہیں آپ؟"زمل نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا۔

"تم؟"وہ اس لمحے زمل اور سعید سے بھی خائف دکھائی دے رہی تھیں۔

"میں زمل ہوں۔۔"اس کی آواز تعارف کرتے ہوئے بھی بھیگی تھی۔

"میرے حیدر کی بیٹی۔۔"وہ بھی زمل کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے ہر نقش کو چوم کر بیٹے کی اولاد کو خود میں سمو چکی تھیں۔

"آپ کو کیوں قید کر رکھا تھا ہاشم نے گرینی؟"ان سے الگ ہوتی وہ اب بھی ہاشم کے اس کارنامے پر آگ بگولہ ہوئی تھی۔

"تاکہ وہ میرے ذریعے ماہین تک پہنچ پاتا۔۔"اس کا انکشاف زمل کے اعصاب لرزا گیا تھا۔

"کیا مطلب؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"وہ درندہ ہے۔۔۔اس نے تمہارے باپ کی جان لی۔۔وہ تو تمہیں بھی مارنا چاہتا تھا اسلئے ماہین تمہیں لے کر یہاں سے بہت دور چلی گئی۔۔"انکی باتوں سے زمل کا دل گہری کھائی میں جا دھنسا تھا۔

"حیدر کیوں چلے گئے آپ مجھے چھوڑ کر! میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر۔۔"حیدر کی تدفین کے بعد اندھیرے کمرے میں وہ سر گھٹنوں میں دیے نڈھال پڑی تھی۔

"بہت یاد آرہا ہے حیدر؟"کمرے کی دہلیز سے ہاشم فاتحانہ قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا تھا۔

"جاو یہاں سے۔۔"قدموں پر کھڑے ہوتے ہوئے وہ ہاشم پر چیخی تھی۔

"پوچھو گی نہیں کہ کیسے مارا میں نے تمہارے حیدر کو۔۔"اسکا اگلا سوال اذیت ناک تھا۔

"تم نے؟"ماہین کا دماغ چکرایا تھا۔

"حساب برابر کیا ہے میں نے خالہ زاد۔۔جس طرح مجھے میری ماں کا آخری دیدار نصیب نہیں ہوا ویسے ہی تم اپنی بیٹی کی لاش تک کو ترس جاو گی۔۔"اسکے سامنے کھڑا ہوتا ہاشم اس لمحے دائرہ انسانیت سے بھی باہر کی کوئی مخلوق لگ رہا تھا۔

"کیا کیا ہے تم نے میری امل کے ساتھ۔۔"اسکا گریبان پکڑے وہ گھائل شیرنی کی طرح حملہ آور ہوئی تھی۔

"اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکرے کر کے جنگلی جانوروں کی خوراک بنادی۔۔"اپنا گریبان چھڑواتا وہ بھی غرایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہاشم۔۔میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔۔میرے حیدر اور میری امل کے قاتل ہو تم۔۔"ماہین نے ایک جست میں میز پر پھلوں کے ساتھ رکھی چُھڑی سے اس پر وار کیا تھا مگر ہاشم نے عین وقت پر اپنا دفاع کرتے ہوئے اسکے ہاتھوں کو روکا تھا۔

"اگر تم نہیں چاہتی کہ زمل کو بھی تمہارے حیدر اور امل کے پاس پہنچادوں تو چپ چاپ عدت کے بعد مجھ سے نکاح کر لو ورنہ تمہارے حیدر کی آخری نشانی کو بھی اس کے ابا کے پاس پہنچادوں گا۔۔یاد رکھنا تم میری تھی۔۔میری ہو اور میری ہی رہو گی۔۔"اسکے ہاتھ سے چُھڑی پکڑ کر ہاشم نے کارپیٹ پر پٹکی تھی۔

"میں صرف حیدر کی تھی اور تا قیامت ان کی ہی رہوں گی اور تمہارا سچ میں سب کو بتاوں گی۔۔"اسکا اذلی انکار اب بھی قائم تھا جسے سنتے ہی ہاشم بیڈ پر سوئی زمل کی طرف بڑھا تھا۔

"ہاشم ہاشم نہیں۔۔"بیٹی کو خطرے کی ذد میں جاتا دیکھ کر ماہین بھی اسکے پیچھے دوڑی تھی۔

"کیا بتاو گی سب کو؟"جیکٹ کی جیب سے ریوالور نکال کر اسنے لیٹی ہوئی ساڑھے تین سالہ زمل کے ماتھے پر تانی تھی جو اس تمام واقعے سے غافل سکون کی نیند سو رہی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔۔پلیز زمل کو کچھ مت کہنا۔۔"اسکے سامنے ہاتھ جوڑتی وہ لاچاری کی مثال بنی ہوئی تھی۔

"گڈ۔۔۔اس معصوم سے کوئی مسلہ نہیں مجھے۔۔اسے گھر کے کسی کونے میں پھینک دوں گا تو تمہارا بھی دل لگا رہے گا۔۔"اگر ہاشم کو اس لمحے ذرا سا بھی احساس ہوتا کہ یہی معصوم کل اس کی زندگی کا سب

Posted On Kitab Nagri

سے بڑا خطرہ بن کر اسے عبرت کا نشان بنائے گی تو وہ اسے وہیں گولیوں سے چھلنی کر دیتا۔ماہین کے جڑے ہاتھوں اور نیم رضامندی پر اپنی توقعات کو حقیقت کی شکل دینے کے خواب دیکھتا وہ کمرے سے نکل گیا جبکہ وہ زمل کو خود میں سمیٹے دھاڑے مار مار کر روتی رہی تھی۔

"سامان پیک کرو اپنا۔۔تم یہاں نہیں رکو گی۔۔"فجر کے وقت رعنا جہانگیر کمرے میں آئی تھیں۔

"آنٹی۔۔"

"ہاشم زمل کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔تمہیں اسکے لئے یہاں سے دور جانا پڑے گا ماہین۔۔میں حیدر کی طرح اسکی اولاد کو نہیں کھونا چاہتی۔۔"اسے نرمی سے سمجھاتی وہ بہت کچھ باور کروا گئی تھیں۔

"آنٹی میری امل اور حیدر کے قاتل کو سزا دلوائے بغیر بھاگ جاوں؟"شوہر کی جدائی پر شائد صبر آ بھی جاتا مگر بطور ماں وہ کسی صورت اپنی اولاد کے قاتل کو بخشنے کو تیار نہ تھی۔

"بس میں نے انتظامات کر لئے ہیں۔۔تم حیدر آباد جاو گی۔۔وہاں میری دوست ہے۔۔تم تب تک وہیں رہنا جب تک میں ہاشم کا سچ سب کے سامنے نہیں لے آتی۔۔"اس کی الماری سے خود سامان نکال کر سوٹ کیس تیار کرتی وہ مزید تاخیر کی قائل نہ تھیں۔

"آنٹی میری امل۔۔"اسکے پاس آتی ماہین گلے لگ کر ہچکیوں کے ساتھ روئی تھی۔

"امل نہیں ہے مگر زمل کے لئے تمہیں اپنا اور خود کا خیال رکھنا ہے ماہین۔۔"اسکی پشت تھپتھاتی وہ بھی آنسو روک نہ پائی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے جب ہاشم کا سچ سب کے سامنے لانا چاہا تو وہ امل کو صحیح سلامت گھر لا کر سب کی نظروں میں اچھا بن گیا لیکن اسے شک ہو گیا تھا کہ میں سب جانتی ہوں اور تم دونوں کو بھی میں نے ہی غائب کروایا ہے۔۔اس گھٹیا انسان نے پہلے مجھے جہانگیر کی نظروں میں پاگل ثابت کیا پھر موقع ملتے ہی مجھے اغواہ کروایا اور آج تک سب یہیں سمجھتے ہیں کہ بیٹے کے غم میں نے دنیا سے کنارہ کر لیا مگر پچھلے بائیس سالوں سے میں اذیت کاٹ رہی ہوں۔۔"خود پر گزری قیامت کا قصہ سناتے ہوئے ان پر غشی طاری ہونے والی تھی۔

"گرینی آئی ایم سوری۔۔"ان کے آنسو صاف کرتی زمل بھی جذباتی ہوئی تھی۔

"تمہاری ماں بہت وفا کرنے والی عورت ہے۔۔میرے حیدر کی اولاد کے لئے اسنے اپنی جوانی برباد کر دی مگر تمہارے باپ سے بیوفائی نہیں کی۔۔ہاشم نے کتنا ڈھونڈھا مگر وہ نہیں ملی۔۔تمہیں فخر ہونا چاہیئے اپنی ماں پر۔۔"انکے آخری الفاظ زمل کو شرمندگی کے گہرے ساغر میں غرق کر گئے تھے۔اسنے کچھ دیر قبل کیا کچھ کہہ دیا تھا اپنی ماں سے۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں سے بہت بڑا خسارا کما بیٹھی تھی۔

"اما۔۔"ماں کا خیال آتے ہی وہ وہاں سے اٹھی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"اما کیسی ہیں خالہ؟"اسنے بمشکل سمین کو مخاطب کیا تھا۔

"دفعہ ہو جاو یہاں سے۔۔مر رہی ہے وہ صرف تمہاری وجہ سے۔۔"سمین کا اٹھا ہاتھ اسکی پشیمانی میں اضافہ کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"امل۔۔"وارڈ سے باہر آتی سفید کوٹ میں ملبوس امل نے تیکھی نگاہ سے اسے دیکھا جو اپنی ماں کو اس نہج تک لائی تھی۔

"جائیں یہاں سے آپ۔۔"ہاتھ میں پکڑی فائل بند کرتی وہ غصے پر ضبط کا پل باندھتے آہستگی سے بولی تھی۔

"وہ میری ماں۔۔"اسکے لئے مناسب الفاظ کا انتخاب بھی اس لمحے کڑی آزمائش تھا۔

"وہ صرف ہماری ماں ہیں۔۔آپ نے انہیں ماں کہنے کا اختیار کھو دیا ہے زمل حیدر صاحبہ۔۔"اسے حدود میں رہنے کی تنبیہہ کرتی وہ سینئر ڈاکٹر کے ہمراہ واپس وارڈ میں چلی گئی تھی جبکہ زمل خالی آنکھوں سے ہر رشتے کو خود سے بہت دور جاتا دیکھ رہی تھی۔اسنے تقریباً سب کچھ گنوا دیا تھا۔جہانگیر شاہ نے تو اسے کوریڈور میں بھی منڈلانے سے منع کر دیا تھا۔اسنے کتنی کوشش کی کہ حیدر یا معید کوئی ایک بھی اسکی بات سن لے مگر دادا جان کا جلالی روپ اس کی ساری ہمت ہوا کر گیا تھا۔فجر کا وقت ہونے کو تھا اور وہ خالی لان میں اکیلی بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم سے زیادہ یہ میرے کام آیا ہے۔۔ تھینکس۔۔۔"اس لمحے وہ ہسپتال کے لان میں لگے بینچ پر جھکا سر دونوں ہاتھوں میں تھامے بیٹھی تھی جب ہاشم اسکا وہی پین لے کر اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

"سمجھ گئی ہو کہ کیسے میں نے ساری بازی پلٹ دی۔۔۔تم بھی اپنے باپ کی طرح بیوقوف ہو اور مجھے ڈر ہے کہ تمہاری بیوقوفی تمہیں اپنی ماں کا ہی قاتل نہ بنا دے۔۔"پین کو اسکی آنکھوں کے سامنے دو

Posted On Kitab Nagri

ٹکروں میں تقسیم کرتا وہ استہزایہ ہنسی ہنسا تھا۔یعنی یہ سب اسنے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت زمل کے ہی ذریعے کروایا تھا۔وہ اسکے بُنے جال میں پھنستی اپنی ہی ماں سے بد ظن ہو گئی تھی۔

"جسٹ شٹ اپ۔۔"اسکی آخری بات پر زمل کی برداشت تمام ہوئی تھی۔

"میری اما کو کچھ نہیں ہو گا لیکن تم اپنی الٹی گنتی گننا شروع کر دو ہاشم بخاری۔۔"آج کے کئے جانے خلاصوں نے ہاشم کو اسکی آنکھوں کے سامنے پوری طرح ظاہر کر دیا تو اب جنگ واجب ہو چکی تھی جسے وہ آخری سانس تک لڑنے کی خواہاں تھی۔

"تمہارے باپ کو مار کر اتنی تسکین نہیں ملی جتنی تمہاری ماں کو تمہارے ہاتھوں سے ذلیل کروا کر ملی ہے۔۔یقین مانو امل کو زندہ چھوڑنے کا ذرا افسوس نہیں مگر تمہیں بخش دینے کا ملال تاحیات رہے گا۔۔اور جس دادی کو تم بچا کر لے گئی ہو۔۔وہ بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی زمل حیدر۔۔"اسے غصے سے پاگل ہوتا دیکھ کر ہاشم بھی اب محظوظ ہونے لگا تھا۔

"میری اما ٹھیک ہو جائیں۔۔ایک ایک حساب برابر نہ کیا تو مجھے حیدر جہانگیر کی بیٹی مت کہنا۔۔"اس لمحے اس کے وجود میں کسی سے بھی الجھنے کی ہمت ختم ہو چکی تھی۔دل بس ماں کی بگڑی صحت کا سوچ کر ہمک رہا تھا۔

"بیوقوف۔۔"

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"زمل تم اندر نہیں جاسکتی۔۔"سب لوگوں کے گھر جانے کے بعد وہ ماں سے ملنے آئی تو حمزہ اب بھی وہاں موجود تھا۔

"تم روکو گے مجھے؟"اسے راستے میں حائل دیکھ کر وہ اور بھی طیش میں آئی تھی۔

"ہاں۔۔"

"کس حق سے؟"

"وہ ممانی ہیں میری۔۔"حمزہ کی آواز اونچی ہوئی تھی۔

"اور میں بیٹی ہوں ان کی۔۔"وہ اس سے بھی دگنی آواز میں چلائی تو نرس کمرے سے باہر آئی تھی۔

"زمل!"نرس کے وہاں سے نکلتے ہی زمل کمرے میں جا گھسی تھی اور اس سے قبل حمزہ اندر جاتا اسنے دروازہ اندر سے لاک کر دیا تھا۔

"اما اٹھیں ناں۔۔۔ماریں مجھے۔۔سزا دیں۔۔میں بہت بری ہوں۔۔میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر۔۔ابا تو یاد بھی نہیں مگر آپ کو میں نے ہمارے لئے سب کچھ قربان کرتے دیکھا ہے۔۔میں اتنی آسانی سے کیسے بد ظن ہو گئی آپ سے اما۔۔اٹھیں نا پلیز میں تو بہت بری ہوں مگر امل اور چھوٹے کو تو میرے کئے کی سزا مت دیں۔"بقول ڈاکٹر کے اب ماہین کی حالت خطرے سے باہر تھی لیکن دوائیوں کے زیر اثر وہ اب بھی نیم بیہوشی کی کیفیت میں تھی جبکہ ایک ہاتھ میں انتہائی سست رفتا میں اب بھی

Posted On Kitab Nagri

ڈرپ لگی ہوئی تھی۔اس کی یہ تکلیف دہ حالت زمل کا دل نچوڑ گئی تھی تبھی اسکے دل کے مقام پر سر رکھے وہ زار و قطار روئی تھی۔

"زمل۔۔"ماہین نے کرب میں ڈوبی آواز میں اسے پکارا تھا۔

"امامیری پیاری اما۔۔"زمل نے سر اٹھا کر اسکا چہرہ دیوانہ وار چوما تھا۔

"بیٹے۔۔"ماہین کی آنکھیں اب بھی نہ کھلی تھی مگر آنسوں دونوں جانب سے جاری تھے۔

"اماجان میں تو ڈر گئی تھی۔"اسکے گالوں کو صاف کرتی زمل کی بھی جان میں جان آئی تھی۔

"آپ کو زرا سا بھی احساس ہے کہ مام کی حالت کتنی سیریس ہے اور آپ۔۔"دروازہ مسلسل بجائے جانے پر اس نے جیسے ہی کھولا تو امل اور نرس وہاں داخل ہوئی تھی۔

"اما۔۔"زمل نے دوبارہ اسکے پاس بیٹھ کر ہاتھ ہونٹوں سے لگایا تھا۔

"جائیں یہاں سے۔۔"امل نے سپاٹ لہجہ بھی اس پر بے اثر ثابت ہوا تھا۔

"مجھے رکنا ہے اما کے پاس۔۔"ماں کی آنکھیں کھلیں تو زمل بھی بضد ہوئی تھی۔

"میری بس ایک ہی بیٹی ہے۔۔"ماہین نے اپنا ہاتھ جھٹک کر چھڑوالیا۔

"اما۔۔"زمل کو اس قطع تعلقی کی توقع نہ تھی۔

"جائیں یہاں سے خدا کے لئے۔۔"امل بھی خفگی سے بولی۔

"انہیں لے کر جائیں سعید بھائی۔۔"اسنے کمرے میں آتے سعید کو حکم دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"زمل۔۔"سعید نے اسے کندھے سے پکڑ کر اٹھایا تھا۔

"سعید اما کو میری ضرورت ہے۔"اسنے نفی میں سر ہلایا۔

"چلو زمل پلیز۔۔"سعید نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے یہی مناسب سمجھا تھا۔

"میں نے بہت بکواس کی۔۔بہت دل دکھایا اپنی اما کا۔۔میں بہت بری ہوں۔۔مجھے کوئی حق نہیں تھا وہ اول فول بکنے کا۔۔"کوریڈور میں آکر بھی اسکے آنسو ایک پل کو نہ تھمے تھے۔

"زمل تمہارے یہ آنسو مجھے اذیت پہنچا رہے ہیں۔۔چپ کر جاو۔۔"سعید بھی بے بسی سے بولا تھا۔

"میری اما کو کچھ ہوا تو میں مر جاوں گی سعید۔۔"

"یہ سب تمہیں اس وقت سوچنا چاہئے تھا۔۔"وہاں آتا حمزہ اسے گہری ٹوک لگا گیا۔

"چاہتے کیا ہو تم لوگ؟ کتنی خوش تھی میں اور میری اما۔۔جب سے تم لوگوں سے پالا پڑا ہے۔۔۔سکھ چین سب ختم ہو گیا ہے۔۔مر کیوں نہیں جاتے تم حمزہ۔۔"ہاشم پر چڑھے پارے کی ساری بھڑاس اسنے حمزہ پر نکالی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"زمل۔۔"سعید نے اسے خاموش رہنے کی ہدایت کی تھی۔

"اللہ کرے کہ تم مر جاو۔۔موت آجائے تمہیں حمزہ بخاری۔۔تمہارا باپ بھی تمہارے لئے ویسے ہی تڑپے جیسے میری اما آج میری وجہ سے تڑپ رہی ہیں۔۔"اسے خود معلوم نہ تھا کہ اس وقت وہ کیا کچھ کہہ رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"رئیلی۔۔"

"دفع ہو جاو میری زندگی سے حمزہ ہاشم بخاری کیوں عذاب کی طرح مسلط ہو گئے ہو میرے سر پر۔"

"بد تمیز ہو تم۔۔اور تم اسی لائق ہو کہ تمہاری اما سمیت ہر انسان تم سے نفرت کرے۔۔"حمزہ بھی اسکے سب زخموں پر جی بھر کے نمک پاشی کر رہا تھا۔

"میری اما کا نام بھی مت لینا۔۔اور اگر آج میری اما کو کچھ ہوا تو بخاری خاندان کو صف ہستی سے مٹا دوں گی۔۔"انگلی اٹھا کر اسے للکارتی وہ پورا ہسپتال سر پر اٹھائے ہوئے تھی۔

"آپی جان کتنا تماشہ کریں گی؟گھر کم پڑ گیا تھا جو اب بھرے ہسپتال میں لوگوں کو اکٹھا کر رہی ہیں آپ!"شور شرابہ سن کر وہاں آتا حیدر بھی اسے جھڑک گیا۔

"زمل چلو میرے ساتھ۔۔"سعید اسے بازو سے کھینچتا لے گیا تھا۔

"بھابھی۔۔"کوریڈور میں قدم رکھتی ثناء کو اسکی کیفیت پر ترس آیا تھا۔

"نہیں لگتی میں تمہاری کچھ۔۔نفرت ہے مجھے تمہارے پورے خاندان سے۔۔۔"اس کی چیخ و پکار پر ثناء جی خان سے کپکپائی تھی۔

"چلو زمل پلیز۔"ثناء سے معذرت کرتا سعید اسے وہاں سے لے گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ممانی جان۔۔"حمزہ کو خود سمجھ نہ آیا تھا کہ ماہین نے کونسی ضروری بات کرنے اسے بلایا ہے۔

"حمزہ۔۔"اسکے لئے الفاظ کی ادائیگی بھی اذیت کا سبب بن رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز مت روئیں۔۔"

"کیا تم میری بیٹی کو معاف کر سکتے ہو؟"ماہین کا سوال اسے کچھ سمجھ نہ آیا تھا۔

"میں اسے معاف کر چکا ہوں ممانی جان۔۔وہ بیوقوف ہے مگر میں کبھی اسکے حق میں برا سوچ ہی نہیں سکتا۔۔وہ میرے ماموں کا خون ہے۔۔۔اور اس منگنی کی بعد تو اس سے محبت کرنے کی حماقت بھی کر بیٹھا ہوں۔۔"ماہین کا ہاتھ تھامے وہ لاچار سا دکھائی دیا تھا۔

"کیا تم میرے بعد میری زمل کی مضبوط ڈھال بنو گے حمزہ؟"اسکی آواز سے جھلکتا درد حمزہ کو اپنی روح میں سرائیت کرتا محسوس ہوا تھا۔

"ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں؟"

"بتاو تم۔۔تم میری زمل کا تحفظ کرو گے میرے بعد؟"وہ اسی سوال پر ڈٹی تھی۔

"جی ممانی جان۔۔آپ پلیز آرام کریں۔۔"حمزہ کو اسکی حالت بگڑتی محسوس ہوئی تھی۔

"زمل کہاں گئی ہے؟وہ رو رہی تھی۔اسے بلاو۔۔"اسکی آنکھوں کے سامنے سب سے لاڈلی اولاد کا روتا چہرہ آیا تو دل کی ہر دھڑکن دگنی رفتار سے دھڑکنے لگی تھی۔

"مام انکے تماشے ختم نہیں ہونگے۔۔آپ کو ابھی آرام کی ضرورت ہے۔"کمرے میں آتی امل نے ماں کو ہی سمجھایا۔

"بلاو اسے ورنہ میں مر جاوں گی۔۔"ماہین کی جان منہ کو آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اما کیسی باتیں کر رہی ہیں؟"وہاں آتا حیدر بھی رونے لگا تھا۔

"حمزہ لے کر آو اسے بیٹے۔۔وہ بہت تکلیف میں ہو گی۔۔"بالآخر وہ حمزہ سے ہی گزارش گزار ہوئی تھی۔

"ممانی جان وہ ابھی ہوش میں نہیں ہے۔"حمزہ نے بھی ٹالنے کی کوشش کی تھی۔

"میں جب تک اس سے بات نہیں کروں گی وہ یونہی تڑپے گی۔۔اسے میرے پاس لے آو۔۔"اسکا اصرار بڑھتا دیکھ کر حمزہ ہی ہمت ہار چکا تھا۔

"کہاں گئی ہے وہ؟"کوریڈور میں معید کو موجود دیکھ کر اسنے سوال کیا۔

"سعید بھائی اسے گھر لے کر جا رہے ہیں۔۔"معید کا جواب سنتے ہی وہ وہاں سے باہر کی طرف دوڑا تھا۔

"میں انکی معافی کے لئے کچھ بھی کر لوں گی سعید۔آپ کی تو وہ سنتی ہیں۔۔آپ ان سے کہیں کہ مجھے معاف کر دیں۔۔"سعید کی گاڑی کے پاس کھڑی وہ مسلسل روتے ہوئے ایک ہی بات دہرا رہی تھی۔

"زمل میں کہہ رہا ہوں نا کہ سب ٹھیک ہو گا تو پھر کیوں خود کو یوں ہلکان کر رہی ہو؟تمہارے آنسو مجھے اذیت پہنچاتے ہیں یار۔۔"سعید نے آگے بڑھ کر اسکے گالوں پر مارچ کرتے آنسو اپنی انگلیوں کے پوروں پر سمیٹے تھے۔

"ممانی تمہیں بلا رہی ہیں۔۔"وہاں آتا حمزہ بے رخی سے بولا۔

"آپ بھی چلیں۔۔"اسنے سعید کا ہاتھ تھاما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ صرف تمہیں بلا رہی ہیں۔"حمزہ کو یہ عمل ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔

"چلیں آپ بھی ساتھ۔۔"اسکی ہر بات کو خاطر میں لائے بغیر زمل سعید کا ہاتھ تھامے وہاں سے چلتی بنی تھی۔

"اما مجھے معاف کر دیں۔۔میں بہت بری ہوں نا۔۔میں اب آپ کی ہر بات مانوں گی پلیز مجھے معاف کر دیں ایک بار اپنی سب سے نالائق اور بری اولاد کو معاف کر دیں پلیز اما آپ کو ابا کی قسم۔۔"ماں کے کندھے سے سر لگائے وہ فریاد کئے جا رہی تھی۔

"میں تمہیں معاف کر دوں گی مگر تمہیں آج ہی حمزہ سے نکاح کرنا پڑے گا۔۔"ماہین نے معافی نکاح سے مشروط کر دی تھی۔

"ممانی جان۔۔"وہاں موجود حمزہ کو اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا۔

"منظور ہے مگر پھر آپ مجھے دل سے معاف کریں گی اما۔۔آپ کی معافی کے لئے تو میں اپنی جان بھی دے سکتی ہو۔"اسنے کوئی بحث نہ کی تھی۔

"ٹھیک ہے حمزہ۔۔قاضی صاحب کو بلاو۔۔نکاح یہیں ہو گا۔۔"

"آنی جان۔۔"سعید نے اعتراض کیا تھا مگر زمل نے ہاتھ اٹھا کر اسے وہیں خاموش کروا دیا۔

"سعید اما جیسا چاہتی ہیں ویسا ہی ہو گا۔۔"اسنے سر خیاں ٹپکاتے گالوں کو رگڑ کر صاف کیا۔

"ٹھیک ہے۔"حمزہ نے بھی طویل سانس کھینچتے ہوئے ہر اعتراض دل میں ہی دفن کر دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مبارک ہو حمزہ۔۔"نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے اسنے ایک نظر اٹھا کر بیڈ پر لیٹی ماں کو دیکھا پھر آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنی زندگی حمزہ بخاری کے نام لکھ دی تھی جس کے فوراً بعد ہی معید نے گلے لگتے ہوئے حمزہ کو نیا تعلق قائم ہونے پر مبارکباد پیش کی تھی۔

"خیر مبارک۔۔"اسکے چہرے پر خطرناک سنجیدگی کے آثار صاف واضح تھے۔نکاح کے وقت ہاشم اور ردا وہاں آئے تھے اور پھر کچھ ہی دیر ٹھہر کر واپس بھی چلے گئے۔جہانگیر شاہ کو بھی امل اور معید نے جبراً گھر بھیج دیا تھا بلکہ امل کی تو پوری کوشش تھی کہ زمل بھی گھر چلی جاتی مگر وہ ماں کے پاس سے ہلنے کی بھی روادار نہ تھی۔

"اماب تو آپ مجھ سے خفا نہیں ہیں نا؟میں جانتی ہوں کہ حمزہ کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہوں گی لیکن آپ خوش ہیں میرے لئے اتنا کافی ہے۔۔"ماہین کے سرھانے بیٹھی وہ ہارے ہوئے انداز میں بولی تھی۔

"زمل تم نے میرا بہت دل دکھایا ہے۔۔بہت زیادہ۔۔لیکن بیٹے یاد رکھنا حمزہ تمہارے لئے بہترین انسان ہے اور تم اس کے ساتھ خوش رہو گی۔"ماہین نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی تھی۔

"آپ خوش ہیں میرے لئے اتنا کافی ہے اما۔۔مجھے اور کچھ نہیں چاہئے۔۔"اسکے لئے اس لمحے باقی پوری دنیا ہی بے معنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مام آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔۔آپ مہربانی فرما کر انہیں بخش دیں اب۔۔"امل نے پھر سے ٹوک لگائی تھی۔

"میں باہر رک جاتی ہوں۔۔"

"نہیں تم میرے پاس رہو۔۔تم پاس ہوتی ہو تو لگتا ہے کہ حیدر میرے پاس ہیں۔۔"ماہین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا تھا۔

"مگر مام۔۔"امل احتجاجاً بولی۔

"پلیز امل مجھے رکنے دو اما کے پاس۔۔"اسکے التجائی انداز پر معید نے بھی امل کو مان جانے کا اشارہ کیا جسے وہ انکار نہ کر پائی۔ماہین کو سو جانے کے بعد ہی وہ رات کو چہل قدمی کرنے کی نیت سے باہر کوریڈور بھی پہنچی تو حمزہ سے سامنا ہوا تھا۔

"یہ نکاح نہیں رکا زمل۔۔۔تم اگر پہلے ہی شرافت سے مان جاتی۔۔"اسنے سامنا ہوتے ہی شکوہ کیا تھا۔

"جانتے ہو حمزہ میری سب سے بڑی بدقسمتی کیا ہے! مجھے اس دنیا میں اپنی اما سے زیادہ عزیز کچھ بھی نہیں ہے اور انہیں مجھ سے بھی زیادہ عزیز اس وقت تم ہو۔۔میں نہیں جانتی کہ وہ کس کے دباو میں آکر یہ سب کر رہی ہیں لیکن یاد رکھنا تمہیں ان سب سے تکلیف کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہو گا۔۔میں مرتی مر جاوں گی مگر تمہیں شوہر کا مقام نہیں دوں گی۔۔"اس نے حمزہ بخاری کی ہر غلط فہمی وہیں کھڑے کھڑے دور کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مقام تو اب تمہارا بھی اتنا گر چکا ہے زمل کہ نفرت بہت چھوٹا لفظ ہے میرے جذبات کو بیان کرنے کے لئے۔۔"اسکے دل میں بھی ڈھیروں شکوے تھے۔

"پھر دیکھتے ہیں کہ نفرت کی اس جنگ میں کون کسے شکست دیتا ہے حمزہ ہاشم بخاری۔۔"اسنے بھی مسکراتے ہوئے مجازی خدا کو للکارا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"زمل ٹھیک ہے نا بیٹے۔۔"

"بالکل نہیں آ کریں۔۔"اسنے سوپ کا آخری چمچ بھی ماں کے منہ میں ٹھونس کر ہی دم لیا تھا۔

"آپ گھر چلی جائیں اب۔۔"کمرے میں قدم رکھتا حیدر خفگی سے حکم جاری کر گیا تھا۔

"چھوٹے۔۔"زمل نے خالی سوپ کا باول پاس موجود میز پر رکھا تھا۔

"امامیں آپ سے ملنے آیا ہوں یہ یہاں رکیں تو میں چلا جاوں گا۔۔"اسکا ہونا نہ ہونا بے معنی کرتا وہ ماں سے مخاطب ہوا تھا۔

"حیدر۔۔"ماہین نے زمل کا مرجھاتا چہرہ دیکھ کر اسے ہی ڈپٹ دیا۔

"مجھے خوشی ہے کہ میرا چھوٹا آج بڑا ہو گیا۔۔"بھائی کی ناراضی کے آگے ہمت ہارتی وہ خود ہی وہاں سے چلی گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"اما آپ نے اب کوئی ٹینشن نہیں لینی اب۔۔"ماں کو کمرے میں بیڈ پر لٹاتی وہ خود بھی وہیں پاس ایک کنارے پر ٹک گئی تھی۔

"تم نے مجھے ہر فکر سے آزاد جو کر دیا ہے اب بیٹے۔۔"اسکے نکاح کے بعد تو ماہین خود کو بالکل ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی تھی۔

"یہ میری ممانی جان کے لئے۔۔"وہاں آتے حمزہ نے سفید گلابوں کا گلدستہ ماہین کے سپرد کیا تھا۔

"آنی جان اب ہم آپ کو بالکل ٹھیک دیکھنا چاہتے ہیں۔۔"سعید نے بھی نیک تمنائیں ظاہر کر دیں۔

"جی مام۔۔"

"بھابھی آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پھر ہم اپنے بچوں کی خوشیاں بھی اچھے سے منا سکیں گے۔۔"ردا کی بات پر زمل کے کان کھڑے ہوئے تھے۔

"میں نے بھی اپنی فلائٹ اگلے ہفتے کی کروائی ہے تاکہ اپنی اکلوتی سالی کی شادی انجوائے کر سکوں۔۔"معید نے ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے مزاحیہ انداز میں کہا۔

"مجھے ابھی آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا اما۔۔"زمل نے فیصلے کی مخالفت کر دی تھی۔

"اس اتوار تم اپنی امانت لے جانا ردا۔۔"ماہین نے اسکی کوئی بھی بات خاطر میں لائے بغیر حامی بھر لی تھی۔

"واقعی بھابھی۔۔"ردا کی باچھیں کھلی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ممانی جان آپ پہلے ٹھیک ہو جائیں۔۔"حمزہ نے بھی رخصتی کو ٹالنے کی کوشش کی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں حمزہ۔۔"

"مگر اما۔۔"

"بحث مت کرو زمل۔۔"ماہین کا لہجہ تلخ ہوتا دیکھ کر وہ چپ سادھ گئی تھی۔

"ٹھیک ہے اما۔۔ایز یو وش۔۔"تھوڑے توقف سے بولتی وہ اسکی مرضی پر ہی راضی ہو گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حیدر جانتی ہوں کہ آپ بہت غصہ ہونگے مجھ پر زمل ابھی بھلے اذیت میں ہے لیکن حمزہ کی آنکھوں میں زمل کے لئے جو محبت اور پرواہ میں نے دیکھی ہے وہی اسے ہاشم کے قہر سے بچا سکتی ہے۔۔وہ اسکے ساتھ ہو گا تو ہاشم کبھی ہماری زمل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔۔۔میں یہ سب صرف ہماری جذباتی بیٹی کے تحفظ کے لئے کر رہی ہوں۔۔اللہ اسے غصے پر قابو رکھنے کی توفیق دے۔۔"رات گئے پہلو میں لیٹی نیند میں ڈوبی بیٹی کو دیکھتے ہوئے ماہین کے دل میں اسکے مستقبل کو لے کر بہت سے مثبت اور منفی خیال آ رہے تھے جن کا حل صرف حمزہ کی محبت ہی دکھائی دیتی تھی۔

"جلدی جلدی کرو سب۔۔"رخصتی میں صرف ایک دن باقی تھا تو ماہین بھی بیماری کو بھولتی ہر انتظام اپنی نگرانی میں کروا رہی تھی۔

"میری گاڑی کی چابیاں کہاں ہیں اما؟"سیاہ جینس پر آسمانی رنگ کا کرتا پہنے وہ موبائل پر انگلیاں چلاتی ہال میں پہنچی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کونسی چابی؟"

"امانہیں تنگ کریں نا۔۔"اسے اندازہ تھا کہ ماہین نے ہی اس کی گاڑی کی چابیاں غائب کروائی ہیں۔

"اب تم اس گھر سے حمزہ کی گاڑی میں ہی جاو گی اور وہ بھی اسکے گھر۔۔"

"میں سعید سے کہتی ہوں۔۔"اسنے ماہین کے پاس بیٹھتے ہوئے سعید کو کال ملائی۔

"اب یہ تمہیں ولیمہ کے بعد ہی واپس ملے گا۔۔"اسکے کال ملانے سے قبل ہی ماہین نے موبائل بھی چھین لیا تھا۔

"امامیں بھاگ تھوڑی رہی ہوں؟ضروری کام ہے نا مجھے۔۔"اسنے روتی شکل بنا کر کہا۔

"تمہاری شادی سے بھی زیادہ ضروری؟"

"جی۔۔۔میں نے کسی کو لانا ہے یہاں جس کے بغیر یہ گھر نامکمل ہے۔۔"وہ رازدارانہ انداز میں بولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کون؟"

"بس دو گھنٹے دیں مجھے۔۔"اپنا موبائل واپس کھینچتی وہ صوفے سے اٹھی تھی۔

"لیکن۔۔"

"پلیز اما۔۔"ماں کے سر پر الوداعی بوسہ دیتی وہ ہال سے نکل گئی تھی۔

"سعید کے ساتھ جاو گی؟"

Posted On Kitab Nagri

"جی۔۔"ماہین کی آواز پر اسنے بغیر رکے یا پلٹے مختصر سا جواب دیا تھا۔

حمزہ شاہ ولا کے قریب پہنچا ہی تھی تو اسے سعید کے ہمراہ پہلی نشست پر بیٹھے کہیں جاتے دیکھا تھا۔وہ جب جب اسے سعید کے ساتھ دیکھتا تو دل کسی بے چینی کی کیفیت میں مبتلا ہونے لگتا تھا۔

"کہاں گئی ہے زمل۔۔"وہ جیسے ہی گاڑی سے اترا تو لان میں آتی امل کو دیکھتے ساتھ سوال کیا۔

"سعید بھائی کے ساتھ گئی ہیں۔۔"

"کدھر؟"

"پتہ نہیں۔۔اما سے ہی بات ہوئی تھی انکی۔۔"آج کل وہ اور حیدر تو بہن کے سب معاملات سے ہی لاتعلقی اور کنارہ کشی اختیار کر چکے تھے۔امل کی بات سنتے ہی اسنے زمل کو کال ملائی تھی۔

"کہاں ہو تم؟"کال ملتے ساتھ سلام دعا کئے بغیر وہ رعب جھاڑنے لگا تھا۔

"کیوں؟"زمل نے سوال کے بدلے سوال کر لیا۔

"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔۔"

"میں سعید کے ساتھ جا رہی ہوں۔۔"اسنے بہت جدوجہد کے بعد ضبط برقرار رکھا تھا۔

"کہاں؟"ان دونوں کو ایک اور جھگڑے میں پڑتا دیکھ کر امل کندھے اچکاتی وہاں سے جاتی بنی تھی۔

"تمہیں کیوں بتاوں؟بلاوجہ میرا دماغ خراب مت کرو حمزہ۔۔"حمزہ کا یوں تفتیش کرنا اسکے تیور بگاڑ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں بات کروں؟" بات بڑھتی دیکھ کر سعید نے پیشکش کی تھی۔

"مجھے تمہارا غیر مرد کے ساتھ گھومنا پسند نہیں ہے۔۔" وہ زمل کی توقعات کے مطابق تکیہ نوسی مرد کی طرح ہی پیش آرہا تھا۔

تمہیں اعتراض ہے۔۔" اسکا لہجہ یکدم دھیما پڑا تھا۔

"ہاں۔۔"

"تو پھر ایک کام کرو۔۔۔اپنے اسی اعتراض کے ساتھ جہنم میں چلے جاو۔۔" باقائدہ دھاڑتے ہوئے اسنے کال منہ پر ہی کاٹ دی۔

"شوہر ہے وہ تمہارا۔۔" سعید کو یہ بدلحاظی غیر مناسب لگی تھی۔

"میرا شوہر نہیں صرف اماکا داماد ہے اور زہر لگتا ہے مجھے۔" اسنے فون غصے سے ڈیش بورڈ پر پٹکا تھا۔

"اچھا بابا سوری میرے فائٹر جیٹ۔۔" اسکا ٹماٹر جیسا رنگ پڑتا دیکھ کر سعید بھی محتاط ہو گیا تھا جو غصے میں اکثر اسے بھی نہ بخشتی تھی۔

"گرینڈ پا دیکھیں کون آیا ہے۔۔" رعنا بیگم کو اپنے ساتھ لئے اسنے شاہ ولا کی دہلیز پر قدم رکھا تو وہاں موجود سب افراد کے ہی منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔

"رعنا۔۔۔" جہانگیر شاہ کی آواز میں بھی لرزش در آئی تھی۔

"آنٹی۔۔۔" ماہین نے انکے گلے لگ کر اس حقیقت کے تخیل نہ ہونے کی یقین دہانی کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کہاں تھیں آپ؟"دہلیز پر ہی وہ ان سے سوال جواب شروع کر بیٹھی۔

"سب سوال یہیں پوچھنے ہیں آپ سے نے؟اندر تو آنے دیں گرینی کو۔۔"زمل نے امابی کی طرح ماں کو ہی ٹوک ڈالا تھا۔رعنا بیگم نے باری باری اپنے مرحوم بیٹے کے تینوں بچوں کو دیکھا، چھوا اور چوما تھا۔امل اور حیدر بھی دادی کی آمد پر پھولے نہیں سما رہے تھے۔

"یہ تو میرا حیدر ہے وہی آنکھیں وہی ناک۔۔"حیدر کے ہو بہو باپ سے ملتے نقوش چھوتے ہوئے وہ آبدیدہ بھی ہوئی تھیں۔

"اور میں؟"زمل نے اسی دم مداخلت کی۔

"تم تو عکس ہو اس کا۔۔۔"وہ نم آنکھوں سے مسکرا کر بولیں۔

"بلکہ تم میں تو اسکی روح آجاتی ہے کبھی کبھی۔۔"جہانگیر شاہ نے اسکی جذباتی فطرت کا حوالہ دیا۔

"گرینڈ پا۔۔۔آپ نے مس کیا نا گرینی کو؟"پاس بیٹھے دادا کو اسنے پہلے خفگی بھری نگاہ سے دیکھا جن سے اس پورے گھر میں الجھنے یا بحث کرنے کی ہمت محض وہ وہی کر سکتی تھی۔

"بہت زیادہ۔۔"بیوی کی آمد پر وہ بھی نہال ہوئے تھے۔

"ایکسیڈینٹ کے بعد کتنے سال قومہ میں رہی ہوں جب ہوش آیا تو ذہنی توازن کھو بیٹھی اگر زمل نہ ملتی تو کبھی کھوئے رشتے واپس نہ ملتے مجھے۔۔"امل اور حیدر کو اپنے کندھوں سے لگائے وہ زمل کی رٹی رٹائی کہانی سنا رہی تھی جب وہاں آتے ہاشم کے قدم انہیں دیکھتے ہی لڑکھڑائے تھے۔رعنا جہانگیر کا جھوٹ

Posted On Kitab Nagri

بولنا اور اس سے قبل صبح سعید کا یوں اسکے گرفتار ملازمین کو چھوڑنا کسی گہری چال کی طرف اشارہ کررہے تھے۔

"گرینی اب یہ شاہ ولا اور رشتے سب آپ کے ہیں۔ہم تو ٹھہرے مہمان۔۔"زمل نے اپنا دکھڑا سنایا۔

"نانانی جان۔۔"ہاشم کے پیچھے پیچھے گھر میں داخل ہوتا حمزہ فوراً ہی اپنی نانی کو پہچان گیا تھا۔

"حمزہ۔۔"

"جی۔۔"

"کتنا بڑا ہو گیا ہے میرا بچہ۔۔"وہ نانی کی سامنے گھٹنوں کے بل آکر بیٹھا تو انہوں نے اسکے دائیں گال پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"اور اب آپ کا یہ بڑا بچہ اس گھر کا بڑا داماد بھی بن گیا ہے مام۔۔"ردا نے خوشی سے بتایا تھا۔

"کیا مطلب۔۔"

"زمل میری بہو ہے۔۔"اسکا انکشاف رعنا بیگم کا دل ہولا گیا۔

"ماہین؟"انہوں نے بے یقینی سے ماہین کا چہرہ دیکھا۔

"گرینی ابھی آپ کو آرام کرنا چاہیئے۔۔۔چلیں۔۔"انہیں کچھ بھی کہنے سے روکتے ہوئے زمل وہاں سے لے گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ماہین نے کیوں کیا ایسا؟"زمل انہیں کمرے میں لائی تو وہ جیسے پھٹ پڑی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں پتہ اور آپ کو میری قسم آپ ان سے کوئی سوال نہیں کریں گی۔۔"وہ بھی بے بسی سے منت کرنے لگی تھی۔

"مگر کیوں؟"

"اماکا دل بہت دکھایا ہے میں نے گرینی اس ہاشم بخاری کی باتوں میں آکر۔۔اگر یہی انکا دل دکھانے کی سزا ہے تو مجھے منظور ہے۔۔"اسکا شکستہ انداز رعنا کو بھی چپ سادھنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"گرینی آپ کو مجھ پر اعتبار ہے نا؟"اسنے انہیں خاموش دیکھ کر سوال پوچھا تھا۔

"ہاں میرے چھوٹے حیدر۔۔"وہ صدقے واری گئی تھیں۔

"تو بس دعا کریں کہ جیسا میں سوچ رہی ہوں سب ویسا ہو۔۔"اسکے دماغ میں کھچڑی پک رہی تھی۔

"انشاللہ۔۔۔تم سے میرے حیدر کی مہک آتی ہے۔۔"رعنا بیگم نے اس کو گلے سے لگا کر کہا تھا۔

"وہ تو آئے گی میں بھی وہی پرفیوم لگاتی ہوں جو ابا لگاتے تھے۔"ان سے دور ہوتی وہ شوخ ہونے لگی۔

"پاگل۔۔"

"میرے ابا آج مجھ سے بہت خوش ہونگے گرینی۔۔بہت زیادہ۔" بات کرتے دوران ہی اسکی نظر دروازے پر پڑتے سائے پر گئی تھی۔

"میں وہ۔۔"باہر آکر دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے حمزہ کی چوری پکڑی تھی۔

"میری جاسوسی کرنے آئے تھے؟"دونوں ہاتھ کمر پر جمائے وہ اسے عقابی نظر سے گھور رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نہیں۔۔"

"دوسروں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو۔۔اور جب ایک بار حامی بھر لی ہے تمہارے گھر جانے کی تو یقین کر لو کہیں بھاگوں گی نہیں۔۔حیدر جہانگیر شاہ کی بیٹی ہوں اپنی بات کی پکی ہوں۔"اسے جھاڑ پلا کر زمل کو بھی ذہنی سکون مل رہا تھا۔

"میں بھی اب یہ سب صرف ممانی جان کی خوشی کے لئے کر رہا ہوں ورنہ تم۔۔"اسکے لہجے میں بلا کی سنجیدگی تھی۔

"آئی نو تم مجھے ڈیزرو نہیں کرتے مگر کیا کروں کسی کی بددعا لگ گئی ہے مجھے۔۔"بازو میں بازو دیے وہ حقارت سے بولی۔

"کم دل دکھایا کرو نا لوگوں کے۔۔"حمزہ نے بھی فوری طعنہ کسا تھا۔

"اپنے پھپھا پر چلی گئی ہوں۔"اسنے مصنوئی لاچاری سے بات کہہ کر حمزہ کا سر اپا سلگا دیا تھا۔

"زمل۔۔"اس پر انگلی اٹھائے وہ باقاعدہ غرایا تھا۔

"آئندہ یہ انگلی اور اپنا لہجہ دونوں نیچے رکھنا ورنہ میں نے چنگھاڑنا شروع کیا تو کانوں پر ہاتھ رکھ کر دوڑو گے۔۔"اسکے جلال کو بھی ہوا میں اڑاتی وہ بے پرواہی سے میدان چھوڑ کر چلتی بنی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آپی جان کبھی نہیں سدھریں گی۔۔"گزشتہ شب حمزہ اور زمل کی تلخ کلامی ان دونوں نے جب سے ملاحظہ فرمائی تھی تب سے ہی حمزہ کے مستقبل کا سوچ سوچ کر دل میں خدشات اٹھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"بیچارا حمزہ۔۔میرا تو کوئی ہاتھوں کا دیا سامنے آ گیا۔۔جو مجھے تم ملی ورنہ وہ جنگجو طیارہ تو مجھے نیست و نابود کر دیتا۔۔۔"معید تو خود کو مقدر کا دھنی سمجھ رہا۔تھا جسکے حصے کی آزمائش حمزہ نے اپنے سر لے لی تھی۔

"حمزہ بھائی کتنی باتیں برداشت کر رہے ہیں صرف مام کے لئے مگر آپی جان۔۔"ہسپتال کی ریسیپشن پر کچھ دستاویزات کا مطالعہ کرنے کے بعد اسنے وہاں بیٹھی لڑکی کے سپرد کئے تھے۔

"اللہ جانے رخصتی کے بعد کیا ہو گا؟اب ریسیپشن سے چلتے چلتے وہ امل کے کیبن تک آن پہنچے تھے۔

"یا تو میری بہن سدھر جائے گی یا اما کی پریشانیاں مزید بڑھ جائیں گی۔"کیبن میں داخل ہوتی وہ بس ہمت ہی ہار گئی تھی۔

"اللہ نہ کرے۔۔"

"آپ بھی تو نہیں ہونگے یہاں میں سب کیسے سنبھالو گی!"اسنے پلٹ کر معید کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے شکوہ کیا تھا۔

"تم آجاو گی نا میرے پاس۔"اسنے بہت آسان حل بتایا تھا۔

"میں یہاں مزید کام کرنا چاہتی ہوں معید۔۔ڈیڈ کے اس ہاسپٹل کو شہر کا سب سے بڑا ہاسپٹل بنانا چاہتی ہوں اور افسوس مجھے اس بات کا ہے کہ آپی جان سے اتنی زحمت نہیں ہوتی کہ میری تھوڑی سی مدد کر دیں۔۔"

"دیکھو ادھر امل۔۔۔"اسکا بجھا لہجہ معید کی اداسی کا بھی سبب بن رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے تمہاری مسکراکٹ ہمت دیتی ہے۔۔مجھے تم سے اتنی دور اس ہمت کی بہت ضرورت پڑے گی۔۔مجھے کمزور مت پڑنے دینا اوکے۔۔"اسکو کندھوں سے تھامے معید نے وعدہ لیا تھا۔

"اوکے۔۔"اسنے مسکراتے ہوئے حامی بھر لی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کچھ پتہ چلا ایس پی صاحب۔۔"اسنے سعید کو کال ملائی تھی۔

"تمہارے ڈیڈ کی کیس فائل بائیس سال پرانی ہے زمل میں کوشش کر رہا ہوں کہ جلد از جلد اس کیس سے جڑی ہر چیز میرے پاس آجائے۔۔"دوسری جانب موجود سعید نے مایوسی کا مظاہرہ کیا تھا۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔آپ جانتے ہیں۔۔"رخصتی میں باقی چند گھنٹے اسے خود پر مسلط ہونے والے نئے عذاب کا اشارہ دے رہے تھے۔

"تم کسی طرح یہ رخصتی ٹال نہیں سکتی۔۔تمہاری زندگی کا سوال ہے یار۔۔"سعید نے وہی بات دہرائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میری زندگی میری اماہیں۔۔"

"اور میں کیسے تمہیں یوں برباد ہوتا دیکھوں؟مجھے اب آنی جان پر غصہ۔۔"زمل کا ماہین کے ہاتھوں بے بس ہونا سعید کو اپنی پیاری آنی جان سے ہی بدظن کرنے کا سبب بن رہا تھا۔

"آپ ہوتے کون ہیں اماپر غصہ کرنے والے۔۔وہ میری اماہیں اور میری زندگی کا جو فیصلہ وہ لیں گی مجھے منظور ہے۔۔"سب مشکلات کا غصہ اسنے بیک وقت سعید پر ہی نکالا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا وہ مطلب نہیں تھا زمل۔۔"

"آپ نہ کریں میری مدد۔۔میں خود ہی کچھ کرلوں گی۔۔بہت بہت شکریہ آپ کا۔۔"ہر لفظ چبا چبا کر کہتی وہ کال منہ پر ہی کاٹ گئی تھی۔

"ہیلوزمل۔۔۔للہ کی بندی۔۔"سعید افسردگی سے بس موبائل اسکرین ہی دیکھتا رہ گیا تھا۔

"ہوتے کون ہیں میری اما کے بارے میں بولنے والے !کزن ہیں تو کزن بن کر رہے۔۔"موبائل فون بیڈ پر پٹکتے ہوئے بھی وہ بولتی جا رہی تھی

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ہاشم کی حقیقت جانتے ہوئے بھی تم نے زمل اور حمزہ کا نکاح کیا سوچ کر کیا ہے ماہین؟"اسکے کمرے میں آتے ساتھ ہی رعنا بیگم بے شکووں کی پٹاری کھول کر رکھ دی تھی۔

"زمل کے تحفظ کے لئے یہ ضروری تھا آنٹی۔۔"ماہین خود بھی کسی زاویے سے خوش نظر نہ آرہی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے کہ ہاشم کے گھر وہ محفوظ ہے؟"

"وہ حمزہ کے نکاح میں محفوظ ہے آنٹی۔۔آپ خود بتائیں حمزہ میں کوئی برائی دیکھی ہے آپ نے؟بہترین انسان ہے وہ اور ہاشم بھی جان دیتا ہے اپنی اولاد پر۔۔زمل حمزہ کی بیوی ہو گی تو ہاشم اپنے بیٹے کے لئے کبھی اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا ورنہ اس لڑکی نے یہاں محاذ کھول رکھا تھا ہاشم کے خلاف۔۔"اسکے خدشات نے کہیں نہ کہیں رعنا بیگم کو بھی خوف میں مبتلا کر دیا تھا۔

"کیونکہ وہ حیدر کی اولاد ہے۔۔۔غلط کو غلط کہے گی۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"مگر میں اتنی بہادر نہیں ہوں۔۔ان کے بعد میں زمل کو نہیں کھونا چاہتی۔۔اسکے رہتے لگا ہی نہیں کہ حیدر مجھے کہیں چھوڑ کر گئے ہیں۔۔اسے کچھ ہوا تو میں مر جاوں گی۔۔۔اسکے تحفظ کے لئے یہ کڑوا گھونٹ پیا ہے میں نے ورنہ اس گھر میں اپنی بیٹی بیاہنا میرے لئے بھی اذیت ناک تھا۔۔"اسکا دل گرفتہ انداز بتا رہا تھا کہ وہ کس اذیت میں مبتلا ہے۔

"زمل کو سچ۔۔"

ہر گز نہیں۔۔۔وہ بہت جذباتی ہے۔۔حیدر کے غصے کے بعد صرف زمل کی جذباتی فطرت سے خوف آیا ہے مجھے آنٹی۔۔۔وہ خود سے جڑے رشتوں کو لے کر جنونی اور شدت پسند ہے۔۔"اسنے بات مکمل ہونے سے قبل ہی ساس کو خاموش کروادیا تھا۔

"یہ سچ ایک نہ ایک دن اسکے سامنے آجائے گا ماہین تب کیا کرو گی؟"انکا سوال ہی ماہین کا خون خشک کر رہا تھا۔

"میں صرف ابھی کا سوچ رہی ہوں آنٹی اور ابھی حمزہ ہی زمل کے لئے بہترین انتخاب ہے۔۔"اسنے ساری بحث مصلحت کی چادر سے ڈھانپ دی تھی۔

محدود مہمانوں کی موجودگی میں رخصتی کی رسم ادا کردی گئی تھی۔اسنے مہندی کی طرح رخصتی پر بھی ماں کا ہی عروسی جوڑا ہی پہنا تھا۔اس موقع پر سب نے اسے ڈھیروں دعاوں سے نوازا تھا۔امل اور حیدر نے بھی گلے لگا کر نئی زندگی کی بہت سی دعائیں دی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ آپ کو خوش رکھے۔۔"حیدر نے ایک ہاتھ سے اسکے سر پر قران کا سایہ کر رکھا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اسے حصار میں لئے ساتھ ساتھ چلاتا حمزہ کی پھولوں سے سجی گاڑی تک لایا تھا۔

"اما۔۔"ماں کے گلے لگتے ہوئے اسکی آنکھیں بے اختیار نم پڑی تھیں۔

"مجھے کوئی شکایت نہ ملے زمل۔۔"داداجان نے اسکے سر پر بوسہ دیتے ہوئے مصنوعی رعب جھاڑا تھا۔

"امامیں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی؟"دادی سے ملنے کے بعد وہ دوبارہ ماں کے گلے لگی تھی۔

"میرا بچہ۔۔"ماہین کے لئے بھی سب سے لاڈلی اولاد کو دور بھیجنا کڑی آزمائش تھی۔

"اب یہ ہے آپ کا کمرہ۔۔"ثناء اسے حمزہ کے کمرے تک لے کر آئی تو سامنے سجی گلابوں کی سیج نے اسکا دل بری طرح اچاٹ کیا تھا۔

"تمہارا بھائی کہیں اور رہے گا پھر؟"اسنے کمرے کی چاروں اطراف نظر گھما کر دیکھا تھا۔

"وہ بھی یہیں رہیں گے۔۔۔ڈونٹ وری۔۔"ثناء اس کی بات کو مزاق میں ٹال گئی تھی۔

"اصل پریشانی ہے ہی اسی بات کی ہے۔۔"اسکے منہ کے زاویے یکسر بدلے تھے۔

"آپ آرام کریں بھائی آتے ہی ہونگے۔۔"اسے سیج پر بیٹھاتی ثناء کمرہ بند کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔

ہاشم آدھے گھنٹے سے سٹڈی میں کچہری لگائے اسے ہدایات جاری کرتا چلا جا رہا تھا۔حمزہ نے بھی تنگ آکر سفید شیروانی اتار کر دائیں بازو پر لٹکالی تھی اور اس وقت کرتے پاجامے میں باپ کے ہر حکم پر کبھی سر جھکاتا تو کبھی جی کہتا رہ جاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ تمہاری بیوی غصے اور زبان کی تیز ہے۔۔اسلئے تمہیں پہلے دن سے ہی سختی کرنی پڑے گی۔"کرسی پر بیٹھا ہاشم دور اندیشی سے بولا تھا۔

"جی ڈیڈ۔۔"اسکا وہی مختصر جواب تھا۔

"اسکی ماں بھی ایسی ہی تھی۔۔حیدر بیچارا تو محبت کے فریب میں پھنس گیا ورنہ ایک سے ایک اچھا رشتہ تھا۔۔خیر زمل کو بتا دینا کہ اس گھر میں عورتوں کو صرف حکم کے آگے سر جھکانے کی اجازت ہے۔۔ان قائدوں کو وہ جتنی جلدی سمجھ لے اتنا ہی بہتر ہے۔۔"اسکا ہر بیان پچھلے کی نسبت اور بھی طویل ہوتا تھا۔

"حمزہ بیٹے یہ لو بہو کی رونمائی۔۔"سٹڈی میں آتی ردا نے کنگن کی ڈبی اسے تھمائی تھی۔

"کوئی ضرورت نہیں ان چونچلوں کی۔"ہاشم نے فوراً بات کاٹی۔

"کیوں نہیں ضرورت؟وہ میرے اکلوتے بھائی کی سب سے لاڈلی اولاد ہے حمزہ۔۔مجھے بھائی کے سامنے شرمندہ مت کروانا۔۔"شوہر کے حکم کو ہوا میں اڑاتی وہ حمزہ پر حکم صادر کر گئی تھیں۔

"آپ کی سنوں یا ڈیڈ کی؟"وہ بھی اکتا کر بول پڑا۔

"اپنے دل کی سنو۔۔"ردا نے اسکی بے چینی کا آسان ترین حل بتایا تھا۔

"اب مجھے جانے دیں۔۔وہاں وہ پتہ نہیں کون سا محاذ کھول کر بیٹھی ہو گی!"آدھی بات وہ بس دل میں ہی کہہ پایا تھا۔

"جاو تم۔۔"ردا نے اسے بھیج دیا ورنہ ہاشم کا لیکچر ابھی جاری ہی رہنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی۔۔"وہ سر جھٹکتا نکل گیا۔

"آیت الکرسی کا ورد کرلو حمزہ بخاری۔۔"کمرے میں قدم رکھتے ہوئے اسکا دل سینے میں کود رہا تھا۔سامنے کوئی عام ہستی نہیں محترمہ زمل حیدر شاہ بذات خود موجود تھیں۔

وہ جیسے ہی کمرے میں پہنچا توقعات کے عین مطابق نئی نویلی دلہن نے اسے گھونگھٹ اٹھانے کا شرف ہر گز نہ بخشا تھا۔عروسی جوڑا اتارنے کے بعد وہ منہ ہاتھ دھو کر کمبل اوڑھے نیند کے مزے لوٹ رہی تھی۔

"زمل۔۔شکر ہے سوئی ہوئی ہے ورنہ تیسرا لیکچر سننا پڑتا۔۔"دبے پاوں چل کر وہ جیسے ہی بیڈ پر پہنچا تو سامنے سوتی بیوی کو دیکھ کر اندر ہی اندر خوشی بھی ہوئی تھی ورنہ مزید سر دردی ہی اس کا مقدر بنتی۔خود بھی اپنے رات کے کپڑے الماری سے نکالتا وہ شاور لینے باتھ روم میں گھنس گیا۔سیاہ ٹراوزر اور سفید ٹی شرٹ پہنے بالوں میں تولیہ رگڑتا وہ باہر آیا تو نئی نویلی دلہن اسی کڑوٹ میں سو رہی تھی۔

"کیا کر رہے ہو؟"وہ جیسے ہی بستر پر اپنی جگہ پہنچا تو زمل کا رخ اپنی جانب دیکھ کر دل کو ایک سکون محسوس ہوا تھا مگر اسکے ماتھے پر آئی دو لٹوں نے اسے بے قرار بھی کیا تھا تبھی وہ خود کو لٹے ہٹانے سے روک نہ پایا۔

"وہ تمہارے ماتھے پر بال۔۔"زمل جیسے ہی بھڑک کر اٹھی تو حمزہ بھی بوکھلا اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے اپنے ہاتھ پاوں سلامت ہیں۔۔۔آئندہ ایسا کوئی تھرڈ کلاس بہانہ بنا کر میرے پاس آنے کی کوشش مت کرنا۔۔" بالوں کا اونچا سا جوڑا باندھتی وہ منہ سے آگ برسا رہی تھی۔

"اچھا؟ کیا کرو گی؟" حمزہ کو اس ننھے سے طوفان کی منہ زوری پر ہنسی بھی آئی تھی۔

"میں۔۔" وہ بولتے بولتے چپ سادھ گئی۔

"ممانی کو شکایت لگاو گی؟" سینے پر دونوں بازو باندھے اس نے بیڈ سے ٹیک لگا کر زمل کے سرخ پڑتے چہرے کو استحاق سے دیکھا تھا۔

"میں اپنے مسلے خود حل کرتی ہوں۔۔تمہاری طرح ماما پاپا کے پیچھے نہیں دوڑتی۔۔" بیڈ سے اترتی وہ اپنا سرہانہ اٹھاتی صوفے کا رخ کر گئی تھی۔

"تھینکس اب کم از کم میں چین سے سو تو سکوں گا۔۔" وہ واپس کمبل لینے آئی تو حمزہ نے مزید طیش دلایا۔

"مر ہی جاو۔۔" کمبل صوفے پر پٹکتی وہ بڑبڑائی تھی۔

"مر بھی گیا تو تم پر نہیں مروں گا۔" اسنے باآواز بلند جواب دیا تھا۔

"تم مجھے مار کر رہی مرو گے۔" کمبل اوڑھ کر اپنا منہ ڈھکتی وہ لفظی جنگ کا اختتام کر گئی تھی۔

"اسکی ہمت کیسے ہوئی؟ کنٹرول زمل کنٹرول۔۔ابا آپ کی بیگم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔۔" اگلی صبح اسکی آنکھ کھلی تو خود کو واپس بیڈ پر سویا پایا تھا۔ حمزہ کی اس جرات پر وہ غصے کے کڑوے گھونٹ پی کر اپنا ضبط آزما رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جاگ گئی ہو؟ویسے جب بیڈ کے بغیر نیند نہیں آتی تو اتنا ڈرامہ کرنے کی ضرورت کیا تھی؟"وہ ابھی اسی کشمکش میں بیٹھی تھی جب حمزہ واپس کمرے میں آیا تھا۔

"کیا مطلب؟"اسے شدید دھچکا بھی لگا تھا۔

"فجر پڑھ کر آیا تھا تو تم بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔"سنگھار میز کے سامنے کھڑا اپنی کلائی پر گھڑی باندھتا وہ عائینے میں موجود زمل کا عکس بھی ساتھ ساتھ دیکھ رہا تھا جو بیڈ پر بیٹھی ذہنی مریضوں والی شکل بنائے ہوئے تھی۔

"میں؟"اس نے یوں اداکاری کی جیسے خواب میں چلنے کی عادت اسکے علم میں ہی نہ ہو۔

"ہاں تم۔۔"حمزہ نے گھڑی پہننے کے بعد برش سے بالوں کا سائیڈ پف بنایا تھا۔

"میں بیڈ پر خود آئی تھی؟"

"تمہیں نیند میں چلنے کی عادت تو نہیں ہے؟"حمزہ نے اگلے ہی پل اسکی چوری جا پکڑی تھی۔

"نہیں۔۔"وہ تو جیسے بھڑک اٹھی تھی۔

"لگ تو یہی رہا ہے۔۔"اسنے جس تفتیشی نظر سے شریک حیات کو دیکھا تھا وہ جان بچاتی منظر سے غائب ہوئی تھی۔

کل رات سے زمل کی رخصتی کے بعد دادا دادی ماہین سے بھی زیادہ اداس اور فکر مند تھے۔وہ توانکے لئے حیدر کے عکس کا مقام رکھتی تھی جسے ناچاہتے ہوئے بھی خود سے دور کرنا پڑا تھا۔صبح ہوتے ہی امل اور

Posted On Kitab Nagri

حیدر انکی جذباتی کیفیت کو سمجھتے ہوئے ان کے پاس آبیٹھے تھے مگر زمل کی کمی پوری کرنا کم از کم ان دو معصوم جانوں کے بس کا روگ نہیں تھا۔ماہین بیٹی کے گھر لے جانے والے ناشتے کی تیاری کروا رہی تھی جبکہ دیگر افراد باہر ہال میں ہی بیٹھے تھے۔

"اسکے بغیر گھر بالکل ویران ہو گیا ہے۔۔"جہانگیر شاہ کو وہ منظر یاد آرہے تھے جب الاصبح پوتی انہیں زبردستی جاگنگ پر ساتھ لے کر جایا کرتی تھی۔

"وہ رونق جو تھی شاہ ولا کی۔۔"رعنا بیگم بھی اسکے ساتھ گزارا گیا مختصر وقت نہ بھلا پا رہی تھیں۔

"ہم نہیں ہیں کیا؟"امل نے فی الفور شکوہ کیا۔

"تم تو ہو پر بیٹے سب کا اپنا مقام ہوتا ہے۔۔"جہانگیر شاہ نے رسانیت سے سمجھایا تھا۔

"اور زمل کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔"دادی نے بھی شیریں لہجے میں ان دونوں کو جتایا تاکہ وہ بہن سے ہی حسد نہ کر بیٹھیں۔

حمزہ نے سفید قمیض شلوار پر سیاہ رنگ کی واسکٹ پہنی اور کمرے سے نکلتا بنا تھا۔اس گھر کا اصول تھا کہ صبح سویرے والدین کو سلام کرنے کے لئے ان کی طرف حاضری لگائی جاتی تھی۔اس کے جاتے ہی زمل ڈریسنگ روم سے گہرے نیلے رنگ کی فراک پہن کر نکلی تھی۔جہیز میں بھیجے گئے کپڑوں کے موازنے میں یہ سب سے کم شوخ رنگ لگا تھا۔امل سے معاملات خراب ہونے کا سب سے بڑا نقصان ہی یہ ہوا تھا کہ اسکا سارا سامان ماہین نے اپنی مرضی کے مطابق باندھا تھا جس میں اسکی جینس اور کرتا دور

Posted On Kitab Nagri

دور تک شامل نہ تھے۔چوری دار پاجامے اور فراک میں اسکی جو حالت ہو رہی تھی صرف وہ ہی جانتی تھی اس پر ماں کی سخت ہدایت تھی کہ سسرال میں بغیر دوپٹے کے نظر بھی آئی تو وہیں اسکی درگت بنادی جائے گی۔اسنے عائینے میں اپنی موجودہ حالت کا جائزہ لیا تو خاصی گھریلو معلوم ہو رہی تھی۔ماں اور دادی کی ڈانٹ سے بچنے کے لئے اسے تھوڑا بننا سنورنا بھی تھا ورنہ دو تین گھنٹوں کا طویل بیان اسکے کانوں کی زینت الگ بنتا۔حمزہ کمرے میں داخل ہی ہوا تو بیوی کا نیا رنگ روپ اس کی طبیعت نکھار گیا تھا۔پہلی بار اسنے زیور کے نام پر چھوٹا سا پینڈٹ گلے میں پہنا تھا اور کانوں میں چھوٹے چھوٹے جھمکے جھلملا رہے تھے۔بھورے بال پشت پر گھٹاوں کی طرح چھائے ہوئے تھے جبکہ دوپٹہ اسنے دونوں شانوں پر ٹکا رکھا تھا۔

"یہاں لاو ہاتھ۔۔"کمرے میں آکر سیدھا لیمپ میز کے دراز سے اسنے ڈبی نکال کر سنگھار میز کے سامنے کھڑی بیوی کی جانب رخ کیا تھا۔

"کیا کر رہے ہو؟"حمزہ نے خود ہی ہاتھ پکڑ کر اسے سونے کے کنگن پہنا کر خانہ پوری مکمل کی تھی۔

"مام نے دیا تھا تمہاری منہ دکھائی کا تحفہ ہے مگر تم نے تو رات کو ٹھیک سے اپنی سڑی ہوئی شکل دیکھنے تک نہیں دی۔۔خیر مجبوراً تمہیں یہ تحفہ دینا پڑ رہا ہے۔"اسنے سرد آہوں میں زمل کی عزت نفس کو دھواں دھواں کرنے کی کوشش کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں یونہی تمہیں پاپا بوائے نہیں کہتی اور یہ تحفے تمہیں ہی مبارک ہوں۔۔اس گھر میں میرا آنا ایک مجبوری سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔"اسنے کنگن اتار کر سنگھات میز پر رکھ دیے تھے۔

"اچھا تو پھر واپس کب جاو گی؟"حمزہ نے وہ واپس ڈبی میں ڈالے تھے۔

"تمہیں کیوں بتاوں؟بس اتنا سمجھ جاو کہ یہاں تمہاری بیوی بن کر نہیں آئی۔۔اسلئے میرے شوہر بننے کی کوشش بھی مت کرنا۔"اسنے حدود و قیود کے تقاضے بہت ہی سختی سے واضح کئے تھے۔

"تم روکو گی مجھے؟"حمزہ نے سنگھار کی دونوں جانب بازو رکھ کر اسکے لئے وہ جگہ خاصی تنگ کر دی تھی۔

"ہٹو میرے سامنے سے۔۔"اسکا چہرہ حمزہ کے سینے سے ٹکرانے کے بے حد نزدیک تھا جب وہ سر اٹھا کر غرائی تھی۔

"ہٹالو۔۔"اس نے فاصلہ مزید کم کیا تھا۔

"حمزہ۔۔"زمل نے حاضر دماغی سے اسکی پشاوی چپل پر اپنی ہیل سے حملہ کیا تھا۔

"آوچ۔۔"اس جارحانہ جوابی کاروائی پر اسنے بلبلاتے ہوئے اپنا زخمی پاوں اچھالا تھا۔

"مجھے میرا اصل روپ دکھانے پر مجبور مت کرو۔۔"وہ دھمکانے کی روایت برقرار رکھے ہوئے تھی۔

"کیوں تم کیا سو سال پرانی ناگن ہو؟"بیڈ پر بیٹھ کر اسنے زخمی پاوں سہلایا تھا۔

"بھائی ممانی جان اور نانا جان آئے ہیں۔آپ لوگ نیچے آجائیں پلیز۔۔"اسی دوران کمرے پر دستک دیتی ثناء باہر سے ہی پیغام پہنچا کر واپس چلتی بنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بس آ گئے۔۔"حمزہ نے بھی اونچی آواز میں جواب دے کر نمٹایا جبکہ زمل اپنی تیاریوں کے اختتامی مراحل کو عبور کر رہی تھی۔

"دور رہنا مجھ سے۔۔"بیڈ پر بیٹھے مجازی خدا کو خبردار کرتی وہ کمرے سے اکیلے ہی نکلنے کی تیاریوں میں تھی۔

"جنگلی عورت۔۔کہاں جا رہی ہو؟"حمزہ نے راستے میں ہی اسکا ہاتھ تھام کر روک لیا تھا۔

"حمزہ مجھے جانے دو اماآئی ہیں۔۔"پہلی بار اسکا ماند پڑتا لہجہ حمزہ کو خوب بھایا تھا۔

"چلو ڈرامے باز۔۔"اسکا ہاتھ بھرم سے تھامے وہ اسے لئے کمرے سے ساتھ ساتھ نکلا تھا۔

ناشتہ دینے رعنا بیگم اور ماہین ہی آئی تھی۔جہانگیر شاہ کو نہ چاہتے ہوئے بھی کسی اہم میٹنگ کے لئے جانا پڑ گیا تھا جبکہ امل اور حیدر کی اپنی مصروفیات پیش پیش تھیں۔

"میرا بچہ۔۔"دادی تو اسے دیکھتے ہی یوں جا لپٹیں جیسے صدیوں بعد دید کا شرف نصیب ہوا ہو۔

"السلام علیکم نانی جان۔۔"حمزہ نے انہیں اپنی موجودگی کا احساس خود ہی دلایا تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔"زمل سے دور ہوتے ہوئے انہوں نے محبت سے نواسے پر ماتھا بھی چوما تھا۔

"رو کیوں رہی ہو؟"زمل کی نم آنکھیں اسے اپنے دل پر چبھتی محسوس ہوئی تھی۔

"میری مرضی۔۔اما۔۔۔گرینی آئی رئیلی مسڈ یو۔۔آپ دوائی وقت پر لے رہی ہیں نا؟"سب کے سامنے اسے لتاڑتی وہ ماں سے بھی بغل گیر ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں زمل۔۔"ماہین نے یقین دہانی کروائی تھی۔

"امل اور حیدر نہیں آئے؟"اسے ان کے آنے کا رنج الگ ستا رہا تھا۔

"حیدر کی بہت اہم کلاس تھی اور امل کو ایمرجنسی میں ہاسپٹل جانا پڑا۔۔"دادی نے فوری غیر حاضری کا سبب بتایا۔

"جانتی ہوں۔۔دونوں ابھی تک مجھ سے خفا ہیں۔۔"اس نے افسردگی سے کہا۔

"نہیں پاگل۔۔"ماہین نے اسکے وسوسے کو بے بنیاد قرار دیا تھا۔

"اما میرے چھوٹے بہن بھائی کچھ ہی دنوں میں بہت بڑے ہو گئے ہیں۔"صوفے پر ماں اور دادی کے درمیان بیٹھی وہ ان بہن بھائی کا سوچ کر اداس ہوئی جا رہی تھی جن میں اس کی جان بستی تھی۔

"ولیمے پر آئیں گے تو اچھے سے سنا نا دونوں کو۔۔"دادی نے شرارتاً کہا۔

"نہیں گرینی۔۔میں نے یہ حق بھی کھو دیا ہے۔۔"اسکا بجھا چہرہ سب کا ہی دل اداس کر گیا تھا۔

"ڈیڈ آجائیں۔۔"اسی دوران ہاشم نیچے آیا تو حمزہ نے اسے پاس بیٹھنے کی پیشکش کی۔

"مجھے سٹڈی میں ایک کپ چائے بھجوا دو۔۔ان تماشوں کا حصہ بننا مجھے پسند نہیں۔۔"ساس اور سمدھن سے سلام دعا کئے بغیر ہی وہ سٹڈی میں جا گھسا تھا۔

"سوری ممانی جان ڈیڈ کا مزاج تو آپ لوگ جانتے ہیں۔۔"حمزہ کا چہرہ شرمندگی سے سیاہ پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی بات نہیں۔"ماہین نے بات کو طول نہ دیااور زمل کو تورعنا بیگم نے ہاتھ تھام کر کچھ بھی کہنے یا کرنے سے روک رکھا تھاورنہ اس بے عزتی پراسکے لئے خاموشی موت کے مترادف تھی۔

"کہاں ہو زمل؟"اسنے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا تو محترمہ کے موبائل نے وہاں حشر برپا کر رکھا تھا۔موبائل اسکرین پر سعید کا نام دیکھ کراسنے کال فوراًاٹھائی تھی۔

"اپنے سسرال میں۔۔"زمل کی جگہ حمزہ کی آواز پر وہ ہر بڑاسا گیا۔

"السلام علیکم حمزہ کیسے ہو؟"اسنے خود کو مستحکم کرتے ہوئے لہجہ ہموار کیا تھا۔

"ٹھیک مگر تم سے خفا ہوں۔۔تم آئے نہیں میری شادی پر۔۔"حمزہ نے یوں شکائت کی جیسے صدیوں کے یارانے ہوں۔

"بھائی ایک کام کے سلسلے میں شہر سے باہر ہوں ورنہ ضرور آتا۔۔"اسنے معذرتی اندازاپنایا۔

"ولیمے پر آوگے؟"

"انشااللہ۔۔تبھی زمل کو کال کررہا تھا کہ کیا گفٹ لاوں دونوں کے لئے؟"سعید نے موقع ملتے ہی بات بدلی تھی۔

"تمہارا آجانا ہی میرا گفٹ ہے۔"حمزہ نے خلوص سے جواب دیا۔

"اللہ حافظ۔۔"مختصر گفتگو کے بعد کال اختتام کو پہنچی تھی۔حمزہ کی دلی خواہش تھی کہ کاش اسے موبائل کا پیٹرن موجود ہوتاتووہ سعید کو پہلی فرصت میں بلاک کر دیتا۔

Posted On Kitab Nagri

"فون کہاں گیا میرا؟" وہ کمرے میں آئی تو حمزہ نے موبائل

فون کمر کے پیچھے چھپایا تھا۔

"میرے پاس ہے۔" اسے فون ڈھونڈھتا دیکھ کر اسنے موبائل ہوا میں لہرایا تھا۔

"میرے پاس کیا کر رہا ہے؟" طنزا اسکی نقل اتاتی وہ اسکی ہی جانب لپکی تھی۔

"ڈسکو ڈانس۔۔۔" اسنے بازو اونچا کرتے ہوئے موبائل زمل کی رسائی سے کافی دور کر دیا تھا۔

"حمزہ میرا فون واپس کرو۔۔" اسنے بمشکل تحمل کا مظاہرہ کیا تھا۔

"کیوں؟"

"مجھے چاہیئے نا۔۔" اسکا لہجہ اب اکھڑنے لگا تھا۔

"نہیں کرتا۔۔" اسنے ابھی بھی بازو اونچا ہی کر رکھا تھا۔

"حمزہ۔۔" وہ اب اچھلتے ہوئے موبائل پر جھپٹنے کی مشقیں کرنے لگی تھی۔

"کم آن فائٹر جیٹ۔۔ویسے تم اچھلتی کودتی کتنی فنی لگتی ہو۔۔" حمزہ کو اسکی بچگانہ حرکتوں پر ٹوٹ کر پیار بھی آیا تھا۔

"مسٹر حمزہ بخاری میں اگر تمیز سے پیش آ رہی ہوں تو اس کا ناجائز فائدہ نہ اٹھاو۔"

"تم اسے تمیز سے پیش آنا کہتی ہو؟" حمزہ خود بھی سوچ میں پڑ گیا کہ صبح سے انگارے چبانے کو وہ تمیز سے پیش آنا کہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"واپس کر دونا۔۔"اچھل کود کر بھی وہ تھک سی گئی تھی۔

"پکڑ لو۔۔"حمزہ نے جیسے ہی موبائل گرفت سے آزاد کیا تو وہ سیدھا فرش پر گرتا ٹکروں میں تقسیم ہوا تھا۔

"تم نے میرا فون پھینک دیا!"گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اس نے ٹوٹی ایل ای ڈی کو دیکھا تھا۔

"میں نے تو تمہیں پکڑایا تھا۔"وہ بھی وہیں بیٹھ گیا۔

"آگ لگے تمہارے ہاتھوں کو۔۔"اس نے موبائل کی میت کو افسوس گریہ نظروں سے دیکھا۔

"ٹوٹ گیا ہے؟"

"نہیں۔۔اسکے پرزوں کو ہوا لگوا رہی ہوں۔"وہ پھنکاری تھی۔

"میں تمہیں ولیمے کے بعد نیا لے دوں گا۔۔فی الحال میرا فون رکھ لو۔"اسنے قمیض کی جیب سے موبائل نکال کر زمل کے سپرد کر دیا۔

"اس کا میں۔۔"وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

"کیا۔۔"وہ واپس قدموں پر کھڑا ہوا تھا۔

"اس کا پیٹرن تو بتائیں۔۔"لہجہ یوں میٹھا پڑا کہ حمزہ کو زیا بطیس لاحق ہونے کے واضح آثار دکھائی دیے تھے۔

"اتنی عزت۔۔۔"اسکی آنکھیں بھی خوشگوار حیرانی سے پھیلی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بتاو بھی۔۔"وہ واپس اسی انداز میں بولی۔

"سمائل کرو۔۔اب یہ جب بھی لاک ہوا تمہیں میرے ساتھ مسکرانا پڑے گا۔"اسکے کندھے پر بازو ٹکائے حمزہ نے اپنی مسکراتی تصور کی مدد سے موبائل کا لاک کھولا تھا۔

"چھچھوڑا انسان۔۔۔"اس کا ہاتھ جھٹکتی وہ موبائل لئے ایک طرف ہو گئی تھی۔اسے وہیں چھوڑتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔کل ولیمہ کے سب انتظامات بھی اسے اپنی ہی نگرانی میں دیکھنے تھے۔

"فون کہاں ہے تمہارا؟"اسنے گھر کے کارڈلیس پر جاری کال اختتام پذیر کی تو ہاشم سوال کئے بغیر نہ رہ سکا۔

"زمل کے پاس۔۔۔دراصل اسکا فون مجھ سے گر کر ٹوٹ گیا تو میں نے۔۔"اسنے بہت ہی عام سے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا ضرورت تھی تمہیں۔۔"ہاشم تو بلبلا اٹھا تھا۔

"ڈیڈ کل میں اسے نیا فون لے دوں گا۔۔"اسنے کارڈلیس واپس جگہ پر رکھ دیا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔اسکے فون کا کرنا کیا ہے؟تمہاری ماں کا فون ہے۔۔ثنا کا موبائل ہے اور گھر میں بھی تو لین لائن ہے۔"ہاشم بلا کی حقارت سے بولا تو چھپ کر باتیں سنتی زمل کے دل سے بے اختیار نیک القابات ادا ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ وہ میری بیوی بن کر آئی ہے اس گھر میں قیدی نہیں اور ممانی جان نے بہت اعتبار کر کے اسکی ذمہ داری مجھے سونپی ہے۔۔میں انہیں مایوس نہیں کر سکتا۔"حمزہ کی حمایت پر اسکے دل میں ہلچل الگ مچی تھی یعنی وہ پاپا بوائے باپ کے سامنے اسکا دفاع کر رہا تھا!

"اور باپ کی امیدوں کو آگ لگا دو۔۔"ہاشم چیخ اٹھا۔

"آپ کی کون سی بات ٹالی ہے ڈیڈ؟"اسے باپ کی طوطہ چشمی دکھ پہنچا رہی تھی جسنے فرمانبردار اولاد کی تابعداری اتنی سی بات پر متنازع بنا دی تھی۔

"زمل کو ابھی سے رعب میں رکھو ورنہ بعد میں سر پر ہاتھ رکھ کر رونا پڑے گا۔"ہاشم تحکم ہوا تھا۔

"وہ زمل حیدر ہے۔۔وہ انسانوں کے عب میں نہیں آتی۔۔اسے صرف اللہ کا خوف ہے۔۔"اسنے پھر حمایت کر دی۔

"تم میرے بیٹے کم اور اسکے شوہر زیادہ لگ رہے ہو حمزہ بکاری اپنے ماموں کی طرح تم بھی ذن مریدی کے سارے ریکارڈ توڑ دو گے انقریب۔۔۔"ہاشم کھسیانی بلی بننے کو تھا۔

"اب میں جاوں؟"وہ بھی بحث اور جھڑک سے بیزار آیا تھا۔

"دفع ہو جاو۔۔یقیناً بیوی کے ہی کسی کام سے جانا ہو گا۔۔"اسے اشارے سے غائب ہونے کا حکم دیا تو وہ سیڑھیاں چڑھتا واپس کمرے کی ہی راہ پر گامزن ہوا تو گرِل پر کھڑی زمل واپس کمرے کو دوڑی تھی۔

"کہاں تھے؟ یہاں آو۔۔سمائل حمزہ۔۔"وہ جیسے ہی کمرے میں آیا تو اسکی جانب لپکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہو گیا۔۔"اسکا فیس لاک کھلا تو حمزہ نے سوال پوچھا۔

"یس۔۔"وہ دوبارہ موبائل میں مصروف ہو گئی۔

"شاپنگ پر چلو گی میرے ساتھ؟"حمزہ نے نرمی سے پوچھا۔

"دور رہو گے تو چلوں گی۔"اسنے فوراً شرط رکھ دی۔

"اچھا۔۔"اسنے ترچھی نگاہوں سے دل عزیز بیوی کو دیکھا۔

"ہاں منظور ہے تو بولو۔۔"زمل نے شہادت کی انگلی بلند کئے سوال دہرایا۔

"ٹھیک ہے۔۔"اسکی انگلی کے گرد حمزہ نے اپنی شہادت کی انگلی موڑتے ہوئے گرفت مضبوط کی تھی۔ اسے لئے وہ پسندیدہ ریسٹورانٹ آیا تھا۔آج صبح سے ہی دل زندگی میں پہلی بار بے حد مطمعین محسوس ہو رہا تھااور ہوتا بھی کیوں ناوہ زمل حیدر کا ہاتھ تھامے پورے حق سے گھومنے پھرنے کااعزاز حاصل کر چکا تھا۔زمل کا بھی ڈھکا چھپا تعاون اس کا دل اور وسیع کر رہا تھا۔کھانے کے بعد اسے لئے وہ بے وجہ سڑکوں کی خاک چھانٹ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ کون بار بار تمہیں کال کر رہا ہے؟"ڈیش بورڈ پر پڑے موبائل پر کفیل انکل کالنگ دیکھ کر زمل کو تجسس ہوا تھا۔

"کفیل انکل ہے۔۔"اسنے اپنا موبائل زمل کے ہاتھوں سے پکڑا تھا۔

"یہ کون ہے؟"اسنے چھوٹے بچوں کی طرح موبائل واپس کھینچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ کے دوست ہیں دراصل شادی پر نہیں آسکے تو معذرت کے کے لئے کال کر رہے ہیں۔۔"اسنے زمل کی حرکت پر زیادہ دھیان نہ دیا۔

"شادی پر نہیں آئے تو اب کیوں کال کر رہے ہیں۔۔"

"شادی پر تو تمہارا کزن بھی نہیں آیا پھر تم اس سے بھی بات مت کرنا۔۔"اسنے موقع ملتے ہی طنز کیا تھا۔

"وہ پولیس کے بندے ہیں انہیں ہزار کام ہوتے ہیں۔۔"زمل نے بھی اسی وقت حمایت کی۔

"تو یہ بھی پولیس سے ریٹائرڈ ہیں۔۔ماموجان کی ڈیتھ کے وقت انہوں نے ڈیڈ اور ناناجان کی بہت مدد کی تھی۔

"اچھا پھر تو ہمیں ان سے بات کرنی چاہئے۔۔"حمزہ نے جو بات بے دھیانی میں کہی وہ زمل کو پوری طرح چوکنا کر گئی تھی۔

"گجرے پہنو گی؟"گاڑی اب کسی مصروف سڑک کے سگنل پر رکی تو حمزہ کی نظر گجرے بیچتے چھوٹے لڑکے پر گئی۔

"تم لے دو تو پہن لوں گی۔۔"اسکا تعاون حمزہ کے چہرے پر پرکشش مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"کہاں جارہی ہو؟"وہ ڈریسنگ سے رات کا مخملی ٹراوزر اور بٹن شرٹ پہن کر بالوں کا اونچا جوڑا بناتی باہر آئی اور کل کی طرح اپنا سرہانہ اٹھانے کے لئے بیڈ کی طرف بڑھی تھی جب وہاں پہلے سے نیم دراز حمزہ نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"صوفہ بیٹھنے کے لئے ہوتا ہے اور بیڈ سونے کے لئے۔۔"اسکے جواب نہ دینے پر حمزہ نے ایک طرف سے اسکا سرہانہ واپس کھینچا تھا۔

"مجھے صوفے پر اچھی نیند آتی ہے۔"اسنے سرہانہ حمزہ کے ہاتھوں میں دیکھ کر واپسی کا مطالبہ کیا۔

"زمل تمہاری اجازت کے بغیر میں تم پر خود کو مسلط نہیں کروں گا۔۔اتنا اعتبار تو کر سکتی ہو مجھ پر۔۔"حمزہ کو اس کی بے اعتباری چبھی تھی۔

"تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تمہیں مجھ سے اب نفرت ہے تو اس قدر مہربان کیوں ہو رہے ہو؟"اسنے کھڑے کھڑے ہی سوال کیا۔

"میں صرف ممانی جان کے لئے اس رشتے کو ایک موقع دینا چاہتا ہوں زمل وہ بہت محبت کرتی ہیں ہم سے اور سچ پوچھو کہوں تو تمہیں اپنے اتنے قریب پا کر میری ساری ناراضی ریت کی مانند تشکر کی لہروں میں بہہ گئی ہے۔"اسکی کانوں میں رس گھولتی آواز زمل کا دل بھی نرم کر گئی تھی۔

"مگر مجھے تو تم اب بھی ناپسند ہو۔۔"اپنی جگہ پر واپس لیٹتے ہوئے اسنے کمبل اوڑھا تھا۔

"اجاوں گا پسند۔۔۔تھوڑا انتظار تو کر لو۔"حمزہ نے کوفی پر منہ ٹکائے اسکی جانب رخ کر لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سو کیوں رہی ہو؟ باتیں کرو مجھ سے۔"اسے آنکھیں بھینچتا دیکھ کر وہ تلملایا تھا۔

"مجھے نہیں آتی۔۔"اسنے بند آنکھوں سے ہی جواب دیا۔

"پھر میری باتیں سن لو۔۔"حمزہ نے پھر بھی ہار نہ مانی۔

"مجھے نیند آرہی ہے۔۔"زمل نے تنگ اکر چھوٹا کشن منہ پر ہی رکھ لیا تھا۔

"آپی جان خوش تھیں نا؟"رات گئے امل گھر آئی تو ہال میں بیٹھی ماں سے سوال کئے بغیر نہ رہ سکی تھی۔

"اللہ کا شکر ہے دونوں بہت خوش تھے۔"ماہین بہت مطمعین دکھائی دے رہی تھی۔

"اور اتنے اچھے لگ رہے تھے ایک ساتھ کہ میں نے سو سو بلائیں لی۔۔"رعنا بیگم کی خوشی بھی دیکھنے سے مطابقت رکھتی تھی۔

"وہ تم دونوں کو بہت یاد کر رہی تھی حیدر۔۔"اسی دوران بہن کے ذکر پر وہاں سے نظریں چرا کر جاتے حیدر کے قدم ماں کی دھیمی آواز پر تھمے تھے۔

"مجھے کام تھا اما۔۔"اسنے عام سے لہجے میں بہانہ بنایا۔

"کام اس بہن سے زیادہ اہم تھا جسنے اپنے ہر کام پر ہمیشہ تمہیں فوقیت دی؟"ماہین کے سوال پر اسکا چہرہ بے رنگ ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تم بھی نہیں گئے چھوٹے؟"؟امل کو حیدر کے نا جانے پر تعجب ہوا تھا کیونکہ صبح وہ اسے بہت سمجھا کر گھر سے نکلی تھی کہ اس کی عدم موجودگی میں حیدر کو وہاں لازمی ہونا چاہیئے ورنہ زمل کو بہت برا محسوس ہو گا۔

"اپنی بڑی بہن کے نقش قدم پر جو چل رہا ہے۔"دادی نے امل کو شرمندہ کیا تھا۔

"مام میں۔۔"امل کوئی ٹھوس جواز سوچتے ہوئے مزاحمت کرنے لگی۔

"تم دنوں ایک بات ذہن نشین کر لو زمل تم دونوں سے زیادہ لاڈلی ہے میری۔۔اسکی نادانیوں پر اس سے خفا ہونے کا حق صرف میرا ہے۔۔تم دونوں پر جان دیتی ہے وہ اسلئے اسے ٹارچر مت کرو۔۔"ماہین دونوں پر بری طرح بھڑکی تھی۔

"مام ہم نے آپ کو جس اذیت میں دیکھا تھا اس دن کے بعد ہم چاہ کر بھی پہلے کی طرح آپ کی لاڈلی بیٹی سے پیش نہیں آ سکتے۔۔ہمارا دل اتنا بڑا نہیں ہے۔"امل بھی شکوے دل میں نہ رکھ پائی۔

"وہ تم دونوں پر جان دیتی ہے۔۔"دادی نے نرمی سے سمجھایا۔

"وہ ہماری ماں کی جان بھی لینے والی تھیں۔"امل نے ان کا بھی لحاظ نہ کیا۔

"امل۔۔"ماہین نے اسے جھڑکنے والے انداز میں ٹوکا۔

"سوری دادی جان۔۔"ان سے معذرت کرتی وہ کمرے کو چلی گئی تو حیدر بھی پاوں پٹکتا لان کو ہو لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک جو مجھ پر ہو!تینوں باپ ہی کی طرح جذباتی اور ضدی ہیں۔۔"ماہین بے بسی سے اپنی کھر دماغ اولاد کی ہٹ دھرمی پر افسوس کرتی رہ گئی تھی۔

"فکر نہ کرو خون خون سے زیادہ دیر خفا نہیں رہ سکتا۔۔"رعنا بیگم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے حوصلہ افزائی کی تھی۔

ولیمہ کی صبح ناشتے کے فوراًبعد ہی حمزہ اسے سلون چھوڑ آیا تھا۔ثناء نے ساتھ جانے کا اصرار بھی کیا تھا مگر زمل نے اسے انکار کر کے اپنی گرینی کو بلال یا۔دادی پوتی نے سلون میں سر جوڑ کر کوئی نئی اسکیم بھی تو تیار کرنی تھی۔ان دونوں کے اس ایکے سے اگر کوئی سب سے زیادہ خائف تھا تو وہ ماہین اور جہانگیر شاہ تھے۔بقول انکے زمل دادی سے بھی چار قدم اگلی سوچ لے کر شاہ ولا پر نازل ہوئی تھی۔

ہلکے گرے رنگ کی میکسی میں اسی رنگ کے پینٹ کوٹ میں ملبوس حمزہ کی بازو میں بازو دیے وہ سٹیج تک بچھے سرخ قالین پر چل کر آئی تھی۔وہ دونوں ایک ساتھ اتنے قابل رشک اور مکمل لگ رہے تھے کہ دیکھنے والے ہر شخص کی زبان سے خود بخود ماشاللہ کے ساتھ تعریفی کلمات ادا ہوئے تھے۔سب نے باری باری سٹیج پر آکر تحفے اور مبارکباد بھی پیش کی تھیں۔

"جیتی رہو۔۔"ہاشم نے سٹیج پر آتے ہوئے اسکے سر پر ہاتھ رکھنے کے لئے بڑھایا ہی تھا کہ وہ گردن ہلا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آئی ایم لیونگ۔۔میں تھک گئی ہوں۔۔" سٹیج سے اٹھتی وہ بلالحاظ وہاں سے نکلی تو تقریب میں موجود سب مہمان عش عش کر اٹھے تھے جبکہ اتنی بے عزتی پر ہاشم کا رنگ سیاہ پڑا تھا۔حمزہ نے بھی اس بدمزگی کے بعد عجلت میں تقریب ختم کروائی تھی۔

"کیا حرکت تھی یہ؟"حمزہ کمرے میں پہنچا تو وہ رات والے کپڑوں میں ملبوس گیلے بالوں کو بے فکری سے سنوار رہی تھی۔

"کون سی والی؟"اسنے بہت انجان لہجے میں پوچھا۔

"تم نے سب کے سامنے ڈیڈ۔۔"

"انہوں نے کل جو میری اما کے سامنے کیا اس کا جواب تھا یہ۔۔"حمزہ کی جانب رخ موڑتے وہ تیکھے انداز میں بولی تھی۔

"چل کر معافی مانگو ڈیڈ سے۔۔"اسنے ضبط کے گھونٹ پیتے ہوئے ماتھا رگڑا تھا۔

"گڈ جوک۔۔"زمل نے دوبارہ سنگھار میز کی طرف مڑ کر ہاتھوں پر لوشن لگایا تھا۔

"زمل مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمہارے ساتھ سختی سے پیش آوں۔۔"اسکی آواز اونچی ہوئی تھی۔

"مجھے بھی مجبور مت کرو کہ یہاں سے واپس اپنے گرینڈ پا کے گھر چلی جاوں۔"اسنے بھی حمزہ ہی کی طرح دھاڑ کا جواب دھاڑ کر دیا تھا۔

"تم کیوں نہیں چاہتی کہ سب نارمل ہو جائے؟"وہ بھی عاجز آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھ سے شادی کی ہے تو ابنارمل چیزوں کی عادت ڈال لو۔۔"اسکے پاس سے گزرتی وہ بیڈ پر کمبل اوڑھ کر سونے کی تیاریوں میں تھی۔

"میں چاہ کر بھی تم جیسا نہیں بن سکتا ورنہ تمہاری حرکتوں کا جواب دینا میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔۔"پاوں پٹختا وہ واپس کمرے سے نکل گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"اسے ماں کے گھر بھیجو۔۔۔میں اس گھر میں اسکی شکل نہ دیکھوں۔۔اتنے لوگوں میں ذلیل کروادیا اس گزبھر کی لڑکی نے مجھے۔۔"گھر آتے ساتھ ہاشم نے حتمی فیصلہ سنادیا تھا۔

"وہ ناسمجھ ہے ہاشم۔۔"ہاشم کے اٹل فیصلے پر ردا اور ثناء کی تو ہوایاں اڑ گئی تھیں۔

"سب سمجھتی ہے وہ۔۔۔ماں کی طرح چالاق ہے اور تمہارا بیٹا کاٹھ کا الو۔۔"بیوی کا حمایتی انداز اسے ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔

"ڈیڈ پلیز کالم ڈاون۔۔"ثناء نے پاس رکھے جگ سے پانی کا گلاس بھر کر صوفے پر بیٹھے باپ کو پکڑایا تھا۔

"بلاو حمزہ کو۔۔"گلاس پکڑتے ساتھ حمزہ کے بلاوے کی ہدایت جاری کردی گئی تھی۔

"جی۔۔"ثناء سر اثبات میں ہلاتی حمزہ کو بلانے چل پڑی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"دیکھی آپی کی حرکت آپ نے دادا جان۔۔انہیں زرا احساس نہیں ہے کسی بات کا۔۔نہ ہی کسی رشتے کا لحاظ۔۔"گھر آکر حیدر بھی بہن کی بے مروتی پر افسوس کرتا رہ گیا تھا جس نے جمع غفیر میں دونوں خاندانوں کی عزت ایک ٹکے کی نہ چھوڑی تھی۔

"میں اسے سمجھاوں گی۔۔"رعنا بیگم نے حامی بھری تھی۔

"مجھے تو بیچارے حمزہ بھائی پر ترس آتا ہے۔۔"امل بھی افسردگی سے بولی۔

"زمل کو یہ حرکت نہیں کرنی چاہیئے تھی۔"ماہین کی بھی کیفیت ان سب سے ملی جلی تھی۔

"میں نے کہا نا کہ میں بات کروں گی اس سے۔۔"رعنا جہانگیر نے اسے بھی خاموش کروایا تھا۔

ثناء کے بلاوے پر وہ ہال میں لگی ہاشم بخاری کی عدالت میں سر جھکائے پہنچا تھا۔اسے اندازہ تھا کہ جو حماقت زمل کر بیٹھی ہے اسکا دفاع اب اس موقع پر ناممکن ہے کیونکہ ہاشم فطرتاً خود پسند انسان تھا جو اتنے لوگوں کے سامنے اپنی بے عزتی پر کسی صورت خاموش رہنے والا نہ تھا۔

"اسے ماں کے گھر چھوڑ کر آو اور کل ہی وکیل سے طلاق نامہ بنواو۔۔"ہاشم نے سگار سلگاتے ہوئے کہا تھا۔

"آپ مام کو چھوڑ رہے ہیں۔۔"حمزہ نے ناسمجھی میں باپ کے پہلو میں بیٹھی ماں کو دیکھ کر پوچھا۔

"میں زمل کی بات کر رہا ہوں۔"اسکی بیوقوفانہ سوچ پر ہاشم کلس کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ آپ ہوش میں ہیں؟ابھی ہماری شادی کو دو دن نہیں گزرے اور آپ اس رشتے کو توڑنے کی بات کر رہے ہیں۔"حمزہ تو ششدر رہ گیا تھا۔

"اس کی آج کی حرکت کے بعد بھی تم مجھ سے یہ سب کہہ رہے ہو! واہ حمزہ بخاری واہ۔۔"ہاشم نے اسے غیرت دلوانی چاہی۔

"وہ آپ سے معافی مانگے گی ڈیڈ۔۔"حمزہ نے وعدہ کیا تھا۔

"مجھے اسکی معافی نہیں چاہیئے۔۔"ہاشم نے ہاتھ اٹھا کر انکار کر دیا۔

"مگر ڈیڈ۔۔"

"اسے چھوڑ کر آؤ شاہ ولا۔۔"ہاشم نے سختی سے اس کی بات کاٹ دی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہ تم؟"صبح صبح اپنا ساز و سامان لئے شاہ ولا کی دہلیز پر قدم رکھتی زمل نے دادا جان کو باقائدہ ہارٹ اٹیک دلانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حمزہ چھوڑ کر گیا ہے۔۔اسی سے پوچھیں۔۔"سامان ملازم کو تھماتی وہ کسی زاویے سے پریشان نہ لگ رہی تھی۔

"مگر کیوں؟"ماہین نے بھی ہاتھ دل پر رکھ لیا تھا۔

"اس کے ڈیڈ کا حکم تھا۔۔"وہ پر سکون انداز میں صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"آپ بھی تو باز نہیں آتیں۔"حیدر نے فوراً طنز کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی۔۔"امل نے بھی بھائی کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"تم دونوں خاموش رہو۔۔زمل یہ سب کیا ہے بچے؟"جہانگیر شاہ نے دونوں کو ڈانٹتے ہوئے خاموش کروایا تھا۔

"گرینڈ پا آپ کے اکلوتے داماد نے اپنے اکلوتے بیٹے کو حکم دیا ہے کہ وہ ان کی اکلوتی بہو کو شاہ ولا چھوڑ آئے۔۔"جس روانی میں اسنے جملہ ادا کیا رعنا بیگم کے لئے ہنسی روکنا محال ہوا تھا۔

"تمہیں کل وہ حرکت کرنے کی ضرورت کیا تھی؟"ماہین نے اس پر غصہ کیا تو یکدم رعنا بیگم پوتی کی حمایت کے لئے میدان میں کود پڑی تھیں۔

"یہ تو نادان ہے مگر حمزہ اور ہاشم کو ہی دل بڑا کرنا چاہیئے تھا۔"اسکے پہلو میں بیٹھتی وہ اسے مزید شیہہ دے رہی تھیں۔

"جی حمزہ مجھ سے پورے پانچ سال بڑا ہے اور ہاشم انکل تو اس کے باپ ہیں۔۔"اسنے بھی دادی کی بات کو طول دیا۔

"تم نے بدتمیزی کی ہاشم سے؟"جہانگیر شاہ نے وہیں کھڑے کھڑے سوال کیا۔

"نہیں میں تو بہت تمیز سے پیش آتی ہوں۔۔۔آپ پھپھو سے تصدیق کر سکتی ہیں۔۔"دادا جان کو جواب دیتے دیتے اسنے ماں کی بھی تسلی کروائی تھی جو اسے مسلسل مشکوک نگاہوں سے نواز رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"محض ولیمے والے دن کی بات پر وہ تمہیں گھر سے نکال باہر کیسے کر سکتا ہے! تم لاوارث نہیں ہو۔۔حیدر جہانگیر کی بڑی بیٹی اور جہانگیر شاہ کی سب سے لاڈلی پوتی ہو۔۔۔"رعنا بیگم نے بھی لمبے چوڑے حوالے دے کر جہانگیر شاہ کی ہمدردی بٹورنی چاہی جسکی زمل کو اس لمحے اشد ضرورت تھی۔

"تم تو خاموش ہو جاو۔۔"وہ بیوی کی باتوں پر انہیں ہی سنا گئے۔

"گرینی بہت بھوک لگی ہے۔۔۔پلیز کچھ کھلا دیں۔۔"اسنے گال پھلا کر نیا مطالبہ کیا تو پورے شاہ خاندان نے بیک وقت اپنا سر پٹخنے کا سوچا تھا۔

"زمل ہماری فکر سے جان جا رہی ہے بیٹے۔۔"ماہین نے اسے معاملے کی سنگینی کا احساس دلایا تھا۔

"اما آپ کی قسم میں لڑ کر نہیں آئی نہ مرضی سے آئی ہوں۔حمزہ چھوڑ کر گیا ہے۔۔"وہ ہر جرم سے بری الذمہ ہوئی تھی۔

"اسے کس نے مجبور کیا؟"امل نے تپ کر پوچھا۔

"ہاشم انکل نے۔۔"

"اور انہیں کس نے مجبور کیا؟"اگلا سوال حیدر کی طرف سے آیا تھا۔

"وہ تو عادت سے مجبور ہیں۔۔"اسنے منہ بگاڑ کر کہا تھا۔

"یہی باتیں ہیں آپ کی۔۔۔جن سے انکل کا پارا چڑھا ہو گا۔۔۔"حیدر بھی اسکی ہٹ دھرمی پر بھڑک اٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"حیدر تمہاری بڑی بہن ہے تمیز سے بات کرو۔۔"دادی نے اسکی بولتی ایک پھنکاری سے بند کروائی تھی۔

"انہیں بندہ کیا کہے اب۔۔"امل بھی ہاتھ ملتی رہ گئی۔

"تم کمرے میں چلو میں تمہارے لئے کھانا لے کر آتی ہوں۔۔"اسے لاڈ سے کمرے میں بھیجتیں رعنا بیگم نے باورچی خانے کا رخ کیا تھا۔

"تھینکس گرینی۔۔"وہ بھی بے فکری سے کمرے کی راہ پر گامزن ہوئی تو سب گھر والے دادی پوتی کی دیدہ دلیری پر حیرت کی دیوار بنے رہ گئے تھے۔

"پہلے تو یہ اکیلی تھی اب تو رعنا بیگم بھی ساتھ ہو گئی ہیں۔۔۔اب اللہ خیر ہی کرے۔۔"امل اور حیدر کے جاتے ہی جہانگیر شاہ نے ماہین کو مخاطب کیا تھا جو سر پکڑے پریشان کھڑی تھی۔

"ویسے گرینی یو آر جینیئس آپ کا آئیڈیا تو دو سو فیصد کامیاب ہوا۔۔"ناشتہ ختم کرتی اب وہ چائے کے آخری گھونٹ بھر رہی تھی۔

"ہاشم جیسا انا پرست انسان اپنی توہین برداشت کر ہی نہیں سکتا لیکن حمزہ کی اس جی حضوری نے مجھے بہت مایوس کیا ہے۔۔"رعنا بیگم بھی حمزہ کے بزدلانہ عمل پر مایوس ہوئی تھیں۔

"پر مجھے اس سے اسی جی ڈیڈ رویے کی امید تھی۔۔"زمل نے کپ ٹرے میں واپس رکھا تھا۔

"حمزہ کا رویہ ٹھیک تو ہے نا تمہارے ساتھ؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"غلط رویے زمل حیدر سود سمیت منہ پر واپس دے مارتی ہے گرینی لیکن اما بہت پریشان ہو گئی ہو نگی۔انکی طبیعت۔۔"اسے کہیں نہ کہیں ماہین کی صحت کے بگڑ جانے کا بھی خدشہ تھا۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔فی الحال وہ دونوں باپ بیٹی سر جوڑ کر تمہیں واپس بھیجنے کے منصوبے بنا رہے ہونگے۔۔"رعنا بیگم نے ان دونوں کی پل پل کی خبر رکھی ہوئی تھی۔

"آپ کو لگتا ہے کہ ہاشم بخاری غصے میں کچھ الٹا سیدھا کرے گا؟"

"سو فیصد۔۔۔وہ بدلہ لینے کے لئے کچھ تو کرے گا۔۔"رعنا بیگم نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔

ردا جو رات میں حمزہ کو سمجھا کر تسلی سے صبح اپنی دوست کی طرف گئی تھی اسے واپس پر معلوم ہوا کہ صاحبزادے باپ کی خوشامد کے چکر میں بیوی کو میکے پھینک آئے ہیں۔

"حمزہ تمہیں شرم آنی چاہئے۔۔دو دن نہیں ہوئے تمہاری شادی کو اور تم میکے چھوڑ آئے اسے۔۔"ماں کے سامنے وہ اس لمحے مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑا تھا۔

"مام ڈیڈ نے۔۔"وہ منمناتے ہوئے بھی ڈر رہا تھا۔

"ان پر رہے تو بس گیا تمہارا گھر۔۔"ردا نے ماتھا پیٹ دیا۔

"اسنے جو ڈیڈ کے ساتھ کیا۔۔"

"اسکی حرکتوں سے تم اور تمہارے ڈیڈ دونوں واقف تھے اب رات و رات وہ بدل تو نہیں جائے گی۔۔۔تھوڑا وقت تو لگے گا بیٹے۔۔"ردا کو اسکی سوچ پر افسوس ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے اسے کتنا کہا کہ ڈیڈ سے معافی مانگ لے مگر۔۔"

"نہیں مانگے گی وہ یوں معافی حمزہ۔۔۔اسے ایک بار اعتماد میں لو۔۔اسکے دل میں جگہ بناو۔۔خود سے جڑے رشتوں میں جان بستی ہے اسکی۔۔جس دن تم اس کے لئے اہم ہو گئے تمہارے ڈیڈ کی ہر بات تم سے پہلے وہ مانے گی لیکن آج کی تمہاری اس حرکت کے بعد مجھے ڈر ہے کہ ڈیڈ کوئی انتہائی قدم نہ اٹھالیں۔۔"اسکے دل کو لاکھوں خدشات لاحق ہوئے تھے۔

"ناناجان کی کال۔۔"اسی دوران حمزہ کے ہاتھ میں موجود موبائل بجا تھا۔

"اٹھاو۔۔"

"جی ناناجان السلام علیکم۔۔جی ٹھیک ہے۔۔"کال مختصر گفتگو پر تمام ہوئی تھی۔

"شام میں آپ کو اور مجھے بلایا ہے۔۔"اس لمحے وہ بس کانپ نہ رہا تھا ورنہ کوئی کسر باقی نہ بچی تھی۔

"میں بھی چلوں گی۔۔۔واقعی بھائی آپ کو یوں بھابھی کو گھر سے نہیں نکالنا چاہئے تھا۔۔"ثناء نے بھی اسے ہی غلط ٹھہرادیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ڈیڈ کو انکار کیسے کرتا۔۔"وہ اس لمحے زمل کے دیے جانے والے پاپا بوائے کے خطاب پر ایک سو ایک فیصد پورا اتر رہا تھا۔

"کل کو تمہارا بہنوئی شادی کے دوسرے دن تمہاری بہن کو میکے پھینک جائے تو برداشت کروگے۔۔"ردا کی تلخ باتوں پر اسکا ضمیر ملامت کرنے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں ڈیڈ کتنے غصے میں ہونگے۔۔"ردا کو بس باپ کے جلالی رد عمل کا خوف ستا رہا تھا۔

وہ جب سے شاہ ولا آئی تھی خود کو بس کمرے تک ہی محدود کر لیا تھا۔ماہین سے کوئی بھی بات کرتی تو وہ گھر بسانے کے لئے قربانیاں دینے والی نصیحتوں کی پٹاری کھول کر رکھ دیتی تھی جس پر اسکا سر باقائدہ درد کرنے لگتا۔امل اور حیدر اس سے بدستور خفا تھے اور جہانگیر شاہ جتنے بھڑکے بیٹھے تھے اس وقت زمل بھی ان سے ہمکلام ہونے کا خطرہ مول لینے کے حق میں نہ تھی۔رعنا بیگم ہی تھیں جو اسکے مشکل وقت کی مستقل ساتھی بنی ہوئی تھیں۔

"اب کیا ہے اسے؟"ریموٹ سے سامنے موجود ایل ای ڈی کے چینل تبدیل کرتے ہوئے اسے اپنے دوسرے موبائل پر حمزہ کی کامو صول ہوئی تھی۔

"ہاں بولو۔۔"اسنے سرمہری سے کال اٹھائی تھی۔

"آئی ایم مسنگ یو۔۔"اسکی آواز سے واضح تھا کہ بیوی کی جدائی میں دل سے روگ لگائے بیٹھا ہے۔

"ڈیڈ نے اجازت دی ہے یا چھپ چھپ کر کال کر رہے ہو؟"وہ اب بھی باز نہ آئی تھی۔

تم بیوی ہو میری زمل۔۔۔کون روکے گا مجھے تم سے بات کرنے سے۔۔"حمزہ بھی بگڑا تھا۔

"جن کے کہنے پر تم مجھے میکے پھینک گئے ہو۔۔"وہ بھی منہ سے انگاروں کا تبادلہ کر رہی تھی۔

"تم ڈیڈ سے معافی مانگ لو نا۔۔۔مسلہ کیا ہے؟"حمزہ نے منت کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں مانگتی۔۔۔میری غلطی اتنی بھی بڑی نہیں تھی کہ مجھے گھر سے نکال دیا جاتا اور تم بھی اگر تھوڑا سا لہجہ نرم کر کے التجائی انداز میں کہتے تو میں مان بھی جاتی۔۔"وہ بھی بضد ہوئی تھی۔

"تو اب کہہ رہا ہوں نازمل پلیز معافی مانگ لو ڈیڈ سے۔۔"اسنے التجائی انداز اختیار کر لیا۔

"اب مجھے سزا سنادی گئی ہے۔۔۔اب معافی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔تو تم اپنے راستے اور میں اپنے راستے۔۔"وہ تو جلی بھنی بیٹھی تھی۔

"میں شام میں تمہیں لینے آوں گا تو تیار رہنا۔۔"حمزہ نے حکم دیتے ہوئے رابطہ منقطع کر دیا تھا۔

"پاپا بوائے۔۔"اسنے مسکراتے ہوئے موبائل واپس پھینکا تھا۔

شام میں بہن اور ماں کے ہمراہ وہ شاہ ولا نانا جان سے عزت افزائی کروانے پہنچا تھا۔اسے بخوبی اندازہ تھا کہ جوان کا ردعمل آئے گا زمل کا فیصلہ بھی اسی پر منحصر ہو گا۔ماہین کے آگے شرمندگی کا احساس مزید دل ڈوبانے کو تھا۔

"ہاشم مجھ سے تو بات کرتا۔۔میں خود زمل کو اس سے ہاتھ جوڑ کر معافی منگواتا۔۔"جہانگیر شاہ نے ردا کو مخاطب کیا تھا۔

"نانا جان۔۔"حمزہ اس سے قبل کچھ کہتا نانا جان کی کھا جانے والی نگاہ اسے چپ سادھنے پر مجبور کر گئی۔

"یہ بڑوں کی باتیں ہیں حمزہ۔۔"وہ سنجیدگی سے بولے تھے۔

"میں بھی بچہ نہیں ہوں نانا جان۔۔وہ بیوی ہے میری۔۔"اسنے ہمت کرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"جوانسان باپ کے ایک حکم پر بیوی کو میکے چھوڑ جائے وہ میری نظر میں بچہ ہی ہے۔۔۔تم ابھی بڑے نہیں ہوئے ہی نہیں۔۔۔تمہیں شادی نہیں کرنی چاہئے تھی۔۔"انکی باتوں سے حمزہ کو حلق کڑوا ہوتا محسوس ہوا تھا۔

"ڈیڈ میں تو گھر پر ہی نہیں تھی ورنہ میں ان دونوں کو سمجھاتی۔۔"ردا نے حمزہ کو چپ رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بات سنبھالنے کی کوشش کی تھی۔

"تمہارے بیٹے نے مجھے بہت مایوس کیا ہے اس کے لئے اگر باپ اہم ہے تو میری پوتی بھی میری کل کائنات ہے۔۔"رعنا بیگم نے بھی گفتگو میں براہ راست مداخلت کی تھی۔

"آپ زمل کو ہمارے ساتھ جانے دیں۔۔"ردا نے پھر سے گزارش کی تھی۔

"تاکہ کل ہاشم کے ایک حکم پر حمزہ اسے واپس یہاں پھینک جائے۔۔"رعنا جہانگیر اس لمحے ردا کو سوتیلی ماں لگی تھی جو کسی صورت نواسے کی حمایت کے حق میں نہ تھیں۔

"ہمیں بات کو نہیں بڑھانا چاہئے ڈیڈ۔۔پلیز زمل کو گھر واپس بھیج دیں۔۔"ردا نے ماں کی طوطہ چشمی پر باپ سے ہی تعاون کی درخواست کی تھی۔

"اسے تم یہاں اپنی مرضی سے چھوڑ کر گئے تھے نا تو اب وہ بھی اپنی مرضی سے واپس آئے گی۔۔"جہانگیر شاہ نے فیصلہ نواسے کی بجائے پوتی کے حق میں سنایا تھا۔

"ناناجان۔۔"حمزہ نے بے یقینی سے ان کی بے تاثر شکل دیکھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ اس کا گھر ہے اب جب تک وہ چاہے گی یہاں رہے گی۔۔"رعنا بیگم نے فیصلے پر تازہ مہر لگا ڈالی۔

"ناناجان میں بہت شرمندہ ہوں لیکن غلطی زمل کی بھی ہے۔۔اسنے بھری محفل میں ڈیڈ کے ساتھ جو کیا وہ بھی تو ٹھیک نہیں تھا۔۔"حمزہ کسی قیمت پر فیصلہ ماننے کو تیار نہ تھا۔

"اس کے لئے میں نے اسکی کتنی عزت افزائی کی ہے تمہاری سوچ ہے اور ماہین نے میرے سامنے ہال میں ہاشم سے معذرت بھی کی تھی یہ نہیں بتایا اس نے تمہیں۔۔"نانی کا جواب اسے اور بھی شرمسار کر گیا تھا۔

"ممانی جان۔۔"اسنے نظر اٹھا کر ماہین کو دیکھا جو مایوس کن نظروں سے حمزہ کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"تمہارا باپ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے گا اسلئے تمہیں سمجھا رہا ہوں۔۔۔زمل میرے حیدر کی شہزادی ہے۔۔۔اس کی حق تلفی میں برداشت نہیں کروں گا۔"جہانگیر شاہ کی رعب دار آواز نے سب کو ہی چپ کروا دیا تھا۔

"آپ کو اندازہ ہے کہ نیچے کیا ہو رہا ہے؟حمزہ بھائی لینے آئے ہیں آپ کو۔۔"وہ بیڈ پر ٹیک لگا کر سامنے لگے پلے اسٹیشن پر کار ریسنگ گیم کھیلنے میں مگن تھی جب امل کمرے میں آئی۔

"تو کیا کروں؟بھنگڑے ڈالوں؟"اسکا دھیان اب بھی اپنی گیم پر ہی تھا۔

"آپی جان کیا ضرورت تھی آپ کو وہ حرکت کرنے کی؟"امل کو خود اس سے بدتمیزی کرنے پر دکھ ہو رہا تھا مگر سامنے موجود چار منٹ بڑی بہن خود ڈھیٹ بنی بیٹھی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تم سمجھو گی نہیں ورنہ ضرور بتاتی۔۔"زمل نے ریس جیتنے کے بعد نئی گیم لگانے کا ارادہ ترک کیا۔

"حمزہ بھائی چلے گئے۔۔"کمرے میں آتا حیدر رنجیدگی سے بولا تھا۔

"شکر ہے۔۔اب تم لوگ بھی جاو۔۔۔نیند آئی ہے مجھے۔۔"اسنے کمبل منہ تک اوڑھا تھا۔

"آپ کو پتہ ہے۔۔آپ بے حس ہیں۔۔"امل خود بھی بول کر پچھتائی تھی۔

"اچھا۔۔"اسنے کمبل سے منہ نکال کر امل کو جیسے کی گھورا تو اسکی ٹانگیں کانپنے کو تھی۔

"جیسی بھی ہوں تم دونوں کی بڑی بہن ہوں میرے چھوٹو۔۔چلو جاو اب۔۔"اسنے مسکرا کر اس بات کو بھی نظر انداز کیا اور منہ کمبل میں دیے سو گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آپ سے جب ممانی اور نانا جان نے معذرت کی تھی تو

آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔"گھر آتے ساتھ حمزہ باپ پر پھٹ پڑا تھا۔

"مجھ سے بدتمیزی تمہاری بیوی نے کی تھی اور تم اتنے ہی اچھے ہوتے تو اسے میرے قدموں میں لا پھینکتے۔۔"ہاشم بھی باتوں میں آنے والا انسان نہ تھا۔

"ڈیڈ میں جاہل مرد نہیں ہوں جو بیوی کو ملازمہ سمجھے۔۔"حمزہ نے اپنا وہی موقف پیش کیا جس کا وہ پہلے روز سے قائل تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"وہ بیوی سمجھنے لائق بھی نہیں ہے۔۔پڑی رہے وہیں۔۔۔یہی اسکی سزا ہے اور اگر تمہیں بیوی کی اتنی ہی یاد ستا رہی ہے تو دفع ہو جاو اسی کے پاس۔۔۔گھر داماد بن جاو ماہین کے۔۔"اسکے نزدیک بیٹے کے جذبات بھی کسی اہمیت کے حامل نہ تھے۔

"اگر وہ اتنی ہی ناپسند تھی تو کیوں کروائی تھی میری شادی اس سے؟"وہ بھی کلس اٹھا۔

"میرا دماغ خراب مت کرو۔۔"ہاشم نے بھی ہال سر پر اٹھالیا تھا۔

"حمزہ تم جاو بیٹے۔۔"گھر کو پانی پت کا میدان بنتا دیکھ کر ردانے بیٹے کو ہی چلتا کیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"چھچھوڑے انسان نے کتنی تصویریں رکھی ہیں میری۔۔پتہ نہیں کب سے مجھ پر بری نظر رکھ کر بیٹھا تھا یہ۔۔۔زمل حیدر کام پر دھیان دو۔۔"خود کو ہی جھڑکتی وہ حمزہ کے موبائل کا تفصیلی معائنہ کرنے میں لگ گئی تھی۔

"ہاں حمزہ۔۔"سعید نے حمزہ کی کال بے دھیانی میں اٹھائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حمزہ کی بیوی بات کر رہی ہوں۔"زمل شوخی سے جوابدہ ہوئی تھی۔

"ہاں بولیں مسز حمزہ بخاری۔۔"اسنے بھی تکلف کا مظاہرہ کیا۔

"مل سکتے ہیں؟"

"تمہارا غصہ ختم ہو گیا؟"زمل کا بیچارگی بھرا لہجہ اسکا دل بھی موم کر گیا تھا۔

"آپ سے زیادہ دیر خفا رہ سکتی ہوں؟"وہ بھی جذباتی جملے جاری رکھے ہوئے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں۔۔"

"ابا کے کیس کا کام کہاں تک پہنچا۔۔"وہ مطلب کی بات پر آئی تھی۔

"اس بارے میں تم سے بات کرنی ہے۔۔تم مل سکتی ہو؟"سعید کا انداز بھی سنجیدہ ہوا تھا۔

"آپ کو انکار کر سکتی ہوں؟"اس نے بھی سعید کی ہی نقل اتاری تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"لیکن زمل وہ انسان ہمارے کام کیوں آئے گا؟"میز کی دوسری طرف بیٹھے سعید کو اس کی منطق سمجھ نہ آئی تھی۔

"وہ ہاشم کا دوست نہیں ہے بلکہ ہاشم کے لئے کام کرتا ہے۔۔"اسنے سوفٹ ڈرنک کا گھونٹ بھرتے ہوئے بتایا تھا۔

"یہ سب میں دیکھ لوں گا۔۔تمہیں فی الحال اپنے شوہر پر توجہ دینی چاہئے۔۔شادی کو دو دن نہیں گزرے اور تم یہاں بیٹھ کر کفیل احمر کو ڈسکس کر رہی ہو!"کھانا کھانے کے بعد نیپکین سے منہ پونچھتا سعید اسے نئی تلقین کر گیا تھا۔

"ایک تو آپ سب میری شادی شدہ زندگی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہیں؟"اسے شدید گھریلو مشہورہ سلگا گیا تھا۔

"کیونکہ ہم سب تمہیں خوش دیکھنا چاہتے ہیں زمل۔۔"وہ پر خلوص ہو کر بولا تھا۔

"میری خوشی تو اللہ کو پیاری ہو چکی ہے۔۔"وہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہ سب؟"وہ جیسے ہی گھر واپس پہنچی تو لان کے میز پر سرخ گلابوں کے گلدستے کے ساتھ آئی فون کے جدید ماڈل کا ڈبہ موجود تھا۔

"حمزہ بھائی نے بھیجا ہے۔۔فون بھی اور پھول بھی۔۔"ملازمہ نے خوشی خوشی بتایا تھا۔

"تھینک یو پاپا بوائے۔۔"پھول وہیں چھوڑتی موبائل لئے وہ اندر چلی گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"بھائی مان جائیں نا۔۔"ثناء کافی دیر سے اس کے کان کھائے جا رہی تھی۔

"مجھے تنگ مت کرو ثناء۔۔۔"لیپ ٹاپ پر مصروف وہ اکتا کر بولا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر میں ڈرائیور کے ساتھ ممانی کے گھر چلی جاتی ہوں۔۔۔"اس کی اگلی بات پر حمزہ کے کان کھڑے ہوئے تھے۔

"ممانی یعنی شاہ ولا۔۔"

"جی۔۔"اسے حمزہ کی کیفیت کسی مجنوں جیسی لگی تھی جو دو دن سے بیوی کی یاد میں دیوداس بنا گھوم رہا تھا۔

"میں لے جاتا ہوں نا۔"اسنے اسی وقت لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

"آپ کو تو کام تھے بہت۔۔"ثناء نے اپنا پرس پہنتے ہوئے یاد دلایا۔

"تم سے زیادہ اہم نہیں ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"بھابھی سے زیادہ اہم نہیں ہیں۔"ثناء نے اسکی تصیح کی تھی۔

"چلو اب۔۔"اسے پیچھے آنے کی ہدایت دیتا وہ اسٹڈی سے نکلا تھا۔

حمزہ ثناء کو لئے جیسے ہی شاہ ولا پہنچا تو زمل کو لان میں سعید کے ساتھ خوش گپیاں کرتے پایا تھا۔ثناء کو اندر جانے کی ہدایت دیتا وہ خود ان کی جانب بڑھا تھا۔

"السلام علیکم۔۔"اسے دیکھتے کی سعید نے اٹھ کر ہاتھ ملایا تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔"اسنے جواب سعید کو دیا مگر نظریں بیوی پر ہی مرکوز تھی۔

"تم نے آج وقت کیسے نکال لیا؟"اسنے سعید کی مصروفیات میں سے نکالے جانے والے قیمتی وقت پر چوٹ کی تھی۔

"چھوٹا سا کام تھا۔۔ویسے تم کہیں گھومنے نہیں گئے۔۔"اسنے بھی سوال برائے سوال کیا۔

"جائیں گے انقریب۔۔"حمزہ نے زمل کے برابر میں کھڑے ہوتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"ماشاللہ تم دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگتے ہو۔۔"سعید نے تعریف کی تو وہ مسکرا اٹھا۔

"تھینکس۔۔"زمل جتنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اسکی گرفت اتنی ہی تنگ ہونے لگی تھی۔

"میں چلتا ہوں۔۔"سعید کے لئے یہ منظر نا قابل برداشت ہوتا جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بائے بائے۔۔۔"بیوی کا ہاتھ ہونٹوں سے لگائے وہ فلمی سین کا منظر پیش کر رہا تھا تبھی سعید گاڑی پر سوار ہوتا نکل گیا تھا۔

"ہاتھ چھوڑو میرا چھچھوڑے انسان۔۔"سعید کے جاتے ہی زمل نے ہاتھ چھڑوایا تھا۔

"یہ میرا حق ہے میڈم۔۔"اسکی کھلکھلاہٹ بھی دیدنی تھی۔

"اور جو تم نے چھپ چھپ کر میری ہزاروں تصویریں بنائی تھیں وہ۔۔"

"ہزاروں نہیں صرف سولہ سو پچاس تھیں۔۔"وہ معصومیت سے بولا تو زمل بھی منہ بنا کر رہ گئی تھی۔

"استغفار۔۔"اسنے بے اختیار اللہ کے حضور معافی طلب کی تھی۔

"السلام علیکم کفیل انکل جی جی ضرور۔۔"حمزہ کا فون جیسے ہی بجا تو اسنے کال اٹھائی تھی۔

"ڈیڈ کے دوست کے گھر دعوت تھی مگر اب انکار کرنا پڑے گا۔۔"اسنے رابطہ ختم ہوتے ہی زمل کو بتایا۔

"انکار کیوں؟میں گھر چل رہی ہوں تمہارے ساتھ۔۔"کفیل کا ذکر آتے ہی وہ تیر کی طرح سیدھی ہوئی تھی۔

"واقعی زمل سچ میں۔۔"حمزہ کو تو عید جیسی خوشی ملی تھی۔

"ہاں میں اما کو مزید پریشان نہیں دیکھ سکتی۔"اسنے جواز پیش کیا۔

"یس۔۔"دونوں بازو ہوا میں بلند کرتا وہ اچھلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"محلے والے اکٹھے کرو گے کیا؟اندر چلو۔۔"اس کی بے قابو کیفیت پر وہ خفگی سے ٹوکتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تھینکس بیٹے۔۔"اسکے واپس آتے ہی ردا نے اسے محبت سے گلے لگا لیا تھا۔

"مگر دوبارہ ایسا ہوا تو میں۔۔"وہ پھپھو کو بھی دھمکا گئی تھی۔

"نہیں ہو گا۔۔اگر میں گھر ہوتی تو اس گدھے کو کبھی بھی وہ حماقت نہ کرنے دیتی۔۔"انہوں نے اب اپنے سر ذمہ داری لی تھی۔

"بھائی یہ سامان کمرے میں رکھ آئیں اب۔۔بھابھی کو بعد میں دیکھ لیجیے گا۔۔"ثناء نے بھائی کو ٹوکا جو ٹکٹکی باندھے بیوی کو دیکھے جا رہا تھا۔

"گھر واپس آنے کا شکریہ مسز حمزہ بجاری۔۔"اس کا سوٹ کیس لے کر جاتے ہوئے حمزہ نے کان کے قریب جھکتے ہوئے میٹھی سرگوشی کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بندر۔۔"اسے سیڑھیاں عبور کرتا دیکھ کر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہ لو۔۔"وہ سونے کے لئے لیٹنے ہی والی تھی جب حمزہ کافی کے دو کپ وہاں لے کر پہنچا تھا۔

"تم نے بنائی ہے؟"اپنا کپ پکڑتے ہوئے اسنے سوال کیا۔

"کیوں میں نہیں بنا سکتا؟"اپنی جگہ سنبھالتے ہوئے وہ سوال گو ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"بنا سکتے ہو۔۔"زمل نے بھی بیڈ سے ٹیک لگائی تھی۔

"کیسی ہے؟"اسنے پہلا ہی گھونٹ بھرا تو حمزہ نے تجسس سے پوچھا۔

"اچھی ہے۔۔"

"پھر جب تک یہ ختم نہیں ہوتی تم مجھ سے باتیں کرو گی؟"اس کی معصوم خواہش پر بھی زمل کا دل موم نہ ہوا تھا۔

"مجھے نیند آرہی ہے۔۔"اسنے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

"میکے میں نیند پوری کر کے نہیں آئی تم؟"

"وہاں بھی سب تمہارے حمایتی ہیں ایک لمحہ سکون کا نہیں ملا۔۔پتہ نہیں کون سے تعویز گھول کر پلائے ہیں تم نے میرے بہن بھائی کو جو مجھ سے زیادہ تمہارے سگے ہو گئے ہیں۔۔تم ہنس رہے ہو مجھ پر۔۔"حمزہ کا مسکراتا چہرہ اسے اپنی توہین کا احساس دلا رہا تھا یعنی وہ زمل حیدر پر ہنس رہا تھا۔

"اور بولو نا۔۔تم بولتے ہوئے بہت کیوٹ لگتی ہو۔۔"وہ ابھی بھی بتیسی نکالے ہوئے تھا۔

"زمل میں بہت شرمندہ ہوں اس حرکت کے لئے مجھے تم پر یوں غصہ نہیں کرنا چاہئے تھا مگر میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ تمہیں کبھی خود سے دور نہیں کروں گا۔"وہ کافی کا کپ لمحوں میں غٹک کر فارغ ہوئی تو حمزہ نے اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے معذرت کی تھی۔

"اب میں سو جاوں؟"اسکے لئے جیسے یہ لفظ بے معنی تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں میری نیندیں اڑا کر تمہیں نیند کیسے آجاتی ہے! سو جاو۔۔"اسے کروٹ بدل کر سوتا دیکھ کر حمزہ نے بھی اپنی جانب کا لیمپ بجھایا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"سر مجھے معاف کر دیں۔۔"وہ ہاتھ جوڑے زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا۔

"مجھ سے زیادہ تم اس کے وفادار بن گئے۔۔"ہاشم نے اس کے سر پر ریوالور تانی تھی جو اسکے قدموں میں بیٹھا تھا۔

"سر مجھے معاف۔۔"

"دھوکے بازی کی سزا ہوتی ہے معافی نہیں۔۔"اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی گولی سر سے آر پار ہوئی تھی۔

"اسکی لاش کو ایسے ٹھکانے لگاو کہ کسی کو نہ ملے۔۔"اسنے کرسی سے اٹھتے ہوئے اپنے ملازموں کو حکم دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی باس۔۔"دو لوگوں نے اسکی لاش وہاں سے اٹھائی تھی۔

"زمل حیدر تمہارا بھی یہی انجام ہو گا۔۔"اسنے خود سے ہی عہد کیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تم تیار نہیں ہوئی؟"حمزہ کمرے میں آیا تو وہ الماری کے سامنے بت بنی کھڑی تھی۔

"سمجھ نہیں آرہا کہ کیا پہنوں؟"

Posted On Kitab Nagri

"یہ لو۔۔"حمزہ نے الماری سے سلور رنگ کی ساڑھی نکال کر اسے تھمائی تھی۔

"ساڑھی۔۔"

"کیوں پہننے کے لئے نہیں ہے۔۔"اسکی حیرانی پر حمزہ کو ہنسی آئی تھی۔

"میں نے پہلے کبھی نہیں پہنی۔۔"اس نے بہانہ بنایا۔

"تو اب پہن لو زمل۔۔"وہ ذور دیتے ہوئے بولا تھا۔

"میں اگر اچھی نہ لگی تو تمہیں بہت ماروں گی۔۔"ساڑھی لئے وہ ڈریسنگ روم میں جاتے ہوئے دھمکی بھی سنا گئی تھی۔

"اور میں نے تو چوریاں پہن رکھی ہیں نا۔۔"اس نے بھی دوبدو جواب دیا تھا۔دس منٹ بعد وہ ساڑھی پہن کر باہر نکلی تو حمزہ کی توقع سے بھی زیادہ حسین لگ رہی تھی۔

"ارے واہ تم تو لڑکی لگ رہی ہو۔۔"وہ عائینے کے سامنے اپنی حالت کا جائزہ لینے آئی تو حمزہ بھی چلتا چلتا پیچھے آ کھڑا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ناٹ بیڈ۔۔"اسے بھی اپنا آپ غیر مناسب نہ لگا تھا۔

"یو آر لکنگ سٹننگ۔۔"ساڑھی پر برائے نام میک اپ کے بعد کرل بالوں کے ساتھ وہ حمزہ کے ہوش ہوا کر گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم یہ جو وقت بے وقت فری ہونے کی کوشش کرتے ہو نا۔۔کسی دن مجھ سے اچھی خاصی سن جاوگے۔۔"ہاتھ میں اسی رنگ کی چوڑیاں پہنتی وہ اسے میٹھی میٹھی سنا بھی گئی تھی۔

"سنا دینا۔۔تم سناتی جانا میں سنتا جاوں گا۔۔پرفیکٹ۔۔"وہ بھی ازلی ڈھیٹ ہٹ سے بولا تھا۔

کفیل احمر کے گھر ان کے استقبال کے لئے صرف وہ میاں بیوی ہی موجود تھے۔بیٹا تعلیم کے لئے بیرون ملک تھا اور بیٹی اقدس حمزہ کی شادی کے بعد ٹوٹا دل لئے کم از کم اس کی بیوی کا سامنا کرنے کے حق میں نہ تھی تبھی ان کے آنے سے پہلے ہی دوست کے گھر کو نکل گئی تھی

"ماشاللہ بہت پیارے لگتے ہو دونوں ایک ساتھ۔۔"کھانے کے میز پر مسز کفیل نے ان دونوں کی چاند سورج جیسی جوڑی کی تعریف کی تھی۔

"تھینکس آنٹی۔"حمزہ نے ادب سے جواب دیا۔

"تمہارے ڈیڈ سے تو روز ہی ملاقات ہو جاتی ہے مگر تم غائب رہتے ہو آج کل۔۔"کفیل ان دنوں ہاشم کے کاروباری معاملات میں اسکے خاص ملازم کا کردار بھی ادا کر رہا تھا اور ہاشم کی فیکٹری تو زیادہ تر اسی کے رحم و کرم پر رہتی تھی۔

"بس کام پر ٹھیک سے جا نہیں پا رہا مگر کل سے روز آفس جاوں گا۔"

"آپ میرے ابا کے بھی دوست تھے؟"زمل نے بھی بالآخر خاموشی توڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر جہانگیر کے بہت کم دوست تھے دراصل وہ کافی سخت مزاج انسان تھے ان سے لوگ کم ہی بے تکلف ہوتے تھے۔"وہ محتاط سے ہو کر بولے۔

"ہمم۔۔"اسنے بریانی کی پلیٹ میں چمچ ہلایا تھا۔

"انکی ڈیتھ ایکسیڈینٹ سے ہوئی تھی یا مرڈر؟"تھوڑے وقفے کے بعد اس کی جانب سے نیا سوال اٹھا تو سب ہی چونک گئے۔

"زمل۔۔"حمزہ کو اس سوال کی بالکل توقع نہ تھی۔

"ان کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا بیٹے۔۔۔انکی گاڑی کی بریکس فیل ہوئی تھیں۔۔۔"کفیل نے بلا جھجھک بتایا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انکی گاڑی کی بریکس فیل کروائی گئی ہوں۔۔"اسکے خدشات جوں کے توں تھے۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں تھا۔۔"اسنے بات جھٹلائی۔

"زمل بہت کلوز تھی ماموں جان سے۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پورا سرکل جانتا تھا کہ انکی جان بستی تھی اپنی دونوں بیٹیوں میں۔۔"کفیل نے بھی حمزہ کی بات کی ہی حمایت کی تھی۔

"اور وہ کم گو ضرور تھے مگر بہت محبت کرنے والے انسان تھے میرے ابا۔۔بالکل بھی سخت مزاج نہیں تھے وہ۔۔"باپ کے متعلق وہ الفاظ اسے بہت بری طرح چبھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمم۔۔" کفیل احمر نے بھی مزید کوئی بحث نہ کی تھی۔

وہ لوگ گھر واپسی کے لئے نکلے تو حمزہ نے زمل کی گم صم کیفیت کو محسوس کیا تھا۔باپ کا ذکر ہمیشہ ہی اسے دکھی اور خاموش کر واجایا کرتا تھا۔

"ماموں جان کو بہت مس کرتی ہو نا تم؟" اسنے زمل کو خود ہی مخاطب کیا تھا۔

"میں نے اپنی پوری زندگی اپنوں کے بغیر گزاری ہے حمزہ۔۔اما اور چھوٹے کے علاوہ کوئی اپنا نہیں تھا میرے پاس مگر تم نہیں سمجھو گے۔۔ تمہیں تو بن مانگے سب ملا ہے۔۔" وہ آج پہلی بار اس انسان سے بے جھجھک اپنی محرومیاں بانٹ رہی تھی۔

"میرا وعدہ ہے زمل میں تمہاری ہر محرومی کا ازالہ اپنی محبت سے کروں گا۔۔" حمزہ نے سڑک سے نظر ہٹاتے ہوئے اسکا اداس پڑتا چہرہ دیکھا تھا۔

"پہلے سامنے دیکھ کر گاڑی چلاو۔۔" اسکی باتوں کا جواب خاصی بے رکی سے دیا گیا تھا۔

"لانگ ڈرائیو پر چلو گی میرے ساتھ؟" وہ اب بھی کوشش جاری رکھنے کے لئے پر عزم تھا۔

"ڈیڈ سے اجازت لی تم نے؟" اسنے حمزہ کو اپنے پسندیدہ طعنے سے نوازا تھا۔

"بہت بد تمیز ہو۔۔اب دیکھو تمہیں پورا لاہور گھماتا ہوں۔۔" اس کا ہاتھ تھام کر حمزہ نے سینے سے لگاتے ہوئے گاڑی کی رفتار بڑھائی تھی۔ کمبل سے ہاتھ نکالتے ہوئے اس نے لیمپ کے میز پر رکھا

Posted On Kitab Nagri

موبائل دیکھا تو سعید کی ڈھیروں مسڈ کالز قطار میں لگی تھیں۔اس نے بیٹھ کر گھبراتے ہوئے سعید کا نمبر ملایا۔

"جی ایس پی صاحب۔۔کیا مگر کیسے؟" ملنے والی خبر نے اس کی نیند اڑا دی تھی۔

"جاگ گئی ہو تو چلو پھر ساتھ ناشتہ کرتے ہیں۔۔" گرے ڈریس پینٹ کے ساتھ سفید ڈریس شرٹ پر ٹائی باندھتا ہوا حمزہ ڈریسنگ روم سے نکل کر سنگھار میز کے سامنے آ کھڑا ہوا تو زمل کے جاگنے پر اسے پیشکش بھی کر دی تھی۔

"میرے ایک عزیز کی ڈیتھ ہا گئی ہے۔۔" کمبل سے نکلتی وہ عجلت میں منہ ہاتھ دھونے دوڑی تھی جبکہ حمزہ کو یہ جلد بازی کسی آنے والے طوفان کا اندیشہ معلوم ہوئی تھی۔

اس کی لاش شہر سے دور ویران مقام پر لاوارث ملی تھی۔ایک گولی سر پر اور دوسری دل کے مقام پر ماری گئی تھی۔سعید نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے ہسپتال روانہ کر دیا تھا۔

"یہ اس کی حرکت ہے۔۔" وہ دونوں ہسپتال سے واپس گھر جا رہے تھے جب سعید نے ہی گفتگو کی ابتدا کی تھی۔

"مگر۔۔۔" زمل کا دماغ ابھی تک سُن تھا۔

"اسے پتہ چل گیا ہو گا کہ۔۔" سعید نے حاضر دماغی سے درست اندازہ لگایا تھا۔

"کل تمہاری بات ہوئی تھی اس سے؟" اس کا اگلا سوال زمل کا بھی دماغ گھما گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں۔۔"اسے اچانک یاد آیا کہ کل ہی وہ انسان کوئی بہت بڑی خبر دینے کی بات کر رہا تھا۔

"کتنے دنوں بعد؟"گاڑی مصروف راستے کی بجائے وہ ویران سڑک پر لے آیا تھا تاکہ جلد از جلد گھر پہنچ کر اگلی منصوبہ بندی کی جا سکے کیونکہ ہاشم کو حقیقت معلوم ہونے کا مطلب شدید ردعمل تھا جسکے لئے وہ دونوں اس وقت بالکل تیار نہ تھے۔

"شادی کے بعد پہلی بار بات ہوئی تھی میری۔۔"زمل کا اگلا انکشاف اس کا ہر شک یقین میں بدل گیا تھا۔

"شائد اس نے سن لیا ہو۔۔"اس سے بات کرتے کرتے سعید نے دائیں دروازے کے شیشے میں ایک مشکوک گاڑی کو اپنا تعاقب کرتے دیکھا تھا جس کی نمبر پلیٹ بھی غائب تھی۔

"نہیں ایس پی صاحب۔۔۔کمرہ لاکڈ تھا۔۔"زمل نے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"زمل جھکو نیچے۔۔"اسی دوران پچھلی گاڑی سے چلنے والی گولیوں نے سعید کی گاڑی کا پچھلا شیشہ اور تین ٹائر زبیک وقت پنچر کئے تھے جسکے نتیجے میں گاڑی سڑک سے اترتی درخت سے جا ٹکرائی تھی۔

"سعید آپ۔۔"زمل نے جیسے ہی سر اٹھایا تو سعید کا بایاں بازو لہولہان ہو چکا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا چلو۔۔"اسے گاڑی سے اتارتا وہ جنگل کی طرف ہی دوڑا تھا۔

"سعید آپ کا بازو۔۔"دوڑتے ہوئے بھی زمل کو اس کے زخمی بازو کی ہی فکر تھی۔دوڑتے دوڑتے وہ دونوں گھنے درختوں کے بیچوں بیچ جا پہنچے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"فون نیٹورک نہیں ہے یہاں۔۔"زمل مسلسل فون سے کال ملانے کی کوشش کر رہی تھی تو سعید نے اسے ٹوک دیا۔

"دکھائیں۔۔"گلے میں موجود سٹالر نکال کر اس نے سعید کے زخمی بازو پر کس کر باندھ دیا تاکہ خون کا بہاو رک سکے۔

"آوچ۔۔"وہ درد سے سسکا تھا۔

"ہمیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیئے۔۔"اس کی حالت دیکھتے ہوئے زمل بھی گھبرائی تھی۔

"وہ لوگ مجھے نہیں تمہیں مارنے آئے تھے زمل۔۔میں ٹھیک ہوں زمل۔۔"سعید نے تسلی کروائی تھی۔

"ڈیم اٹ۔۔"وہ دونوں کسی طرح واپس سڑک کے دوسرے کنارے پہنچنے ہی والے تھے جب دوبارہ گولیوں کی بوچھار کر دی گئی تھی۔

"زمل۔۔"سعید نے اسے اپنے ساتھ کھینچے ایک درخت کے سائے میں چھپایا تھا۔

"تم ٹھیک ہو۔۔"اسکے خوف سے زرد پڑتے چہرے پر سعید بھی پریشان ہوا تھا۔

"جی۔۔"زمل کی لرکھڑاتی سرگوشی پر اس نے اپنی ریوالور نکال کر دیکھی تو اس میں محض دو گولیاں موجود تھیں جن کے ذریعے دفاع کرنا ناممکن تھا۔

"یہ لوگ؟"

Posted On Kitab Nagri

"باس وہ لوگ یہاں نہیں ہیں۔۔فون یہاں گرا ہے مگر دونوں غائب ہیں۔۔لگتاہے بھاگ گئے۔۔"وہاں سیاہ ماسک پہنے ایک آدمی نے دوسرے کو بتایا تو پتھریلی زمین پر زمل کے گرے موبائل کو ٹھوکر مارتے ہوئے وہ لوگ واپس سڑک کو دوڑ گئے تھے۔

"باس وہ بچ گئی ہے۔۔نہیں سعید کو گولی لگی ہے۔۔ہمیں یاد ہے باس مارنا نہیں تھا صرف ڈرانا تھا۔۔۔"ویران سڑک پر جاری کال کی دھیمی آواز ان دونوں کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔گاڑی کے چلنے کی آواز آہستہ پڑنے تک وہ دونوں وہیں چھپ کر کھڑے رہے تھے۔

"تمہارا فون۔۔یہ بتا رہا تھا کہ تم کہاں ہو۔۔"سعید نے انکے جاتے ہی زمل کو تقریباً جھڑکا تھا۔

"یہ تو۔۔"اسے یاد آیا تھا کہ یہ موبائل اسے حمزہ نے تحفے میں دیا تھا۔

"حمزہ۔۔۔اس کا مطلب حمزہ بھی اپنے ڈیڈ کے ساتھ۔۔"اس کی بے یقینی اور صدمے سے حالت غیر ہوئی تھی۔

"چلو ابھی تو نکلیں یہاں سے۔۔"اپنا زخمی بازو تھامے وہ بیہوش ہونے کی نہج پر تھا۔

اللہ اللہ کر کے سڑک پر لفٹ مانگ کر وہ لوگ قریبی ہسپتال پہنچے تھے۔وہاں جاتے ہی سعید نے اپنے ادارے میں خود پر ہونے والے حملے کی اطلاع دے کر زمل کے تحفظ کے لئے پولیس کی آدھا درجن ٹولی منگوالی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"خطرے کی بات نہیں ہے۔۔کچھ دیر میں انہیں ہوش آجائے گا۔۔" وہ آپریشن تھیٹر کے باہر یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھی جب باہر آتی ڈاکٹر نے تسلی بخش خبر سنائی۔

"زمل تھینک گاڈ تم ٹھیک ہو۔۔"ڈاکٹر کے جاتے ہی حمزہ وہاں دوڑتا ہوا پہنچا تھا اور زمل کے خون آلود ٹی شرٹ کو دیکھتے ہی اس سے جا لپٹا۔

"خبر پہنچ گئی تم تک کہ میں زندہ ہوں۔۔"اسے خود سے دور دھکیلتی وہ غرائی تھی۔

"کیا مطلب؟"وہ لاجواب ہوا تھا۔

"پہلی بار انسان پہچاننے میں بہت بڑی غلطی ہوئی مجھ سے۔۔"اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"کہنا کیا چاہتی ہو اور فون کہاں ہے تمہارا؟کب سے کالز۔۔"حمزہ کے لئے اسکی ہر بات سوچ سے بالاتر ثابت ہو رہی تھی۔

"اگر دشمنی کرنی ہے تو مردوں کی طرح سامنے سے وار کرو بزدلوں کی طرح اوچھے ہتھکنڈے مت اپناو۔۔"اسکے سینے پر دائیں ہاتھ سے دستک دیتی وہ بدلحاظی سے بولی تھی۔

"مجھے تمہاری کوئی بات سمجھ نہیں آرہی زمل۔۔"لوگوں کو اپنی جانب متوجہ پا کر وہ بھی نادم ہوا تھا۔

"اگر سعید کو کچھ ہو جاتا تو زندہ میں تمہیں بھی نہ چھوڑتی حمزہ بخاری۔۔"اس کی آواز اب بھی ویسی گرجدار تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں صبح سے پاگلوں کی طرح تمہیں ڈھونڈھ رہا ہوں سعید کے ڈیپارٹمنٹ کال کی تو پتہ چلا کہ تم لوگوں پر اٹیک ہوا ہے۔میں کتنا ڈر گیا تھا یار۔۔"اسے کندھوں سے تھامے حمزہ دل گرفتگی سے خود پر گزری قیامت کے احوال بتا رہا تھا۔

"بس کر دو حمزہ۔۔۔بند کرو اپنے یہ ڈرامے۔۔۔"اس کے ہاتھ جھٹکتی زمل نے اسے ہی آڑے ہاتھوں لیا تھا۔

"زمل میں سچ۔۔"

"تمہارا اور سچ کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں ہے۔۔میں ہی پاگل تھی جو یہ سوچتی رہی کہ تم جیسا اچھا انسان مجھ جیسی کھردماغ کے ساتھ پھنس گیا ہے۔تم ایک اچھی زندگی کے لائق تھے مگر میں غلط تھی تم بھی بخاری خاندان کا ہی خون ہو۔۔"اسنے اس لمحے کو ریڈور سر پر اٹھا لیا تھا۔

"آپ لوگ شور مت مچائیں۔۔"وہاں آتی نرس نے تنبیہہ کی تھی۔

"جاو یہاں سے۔۔"زمل نے خارجی دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

"زمل۔۔"

"جاو حمزہ۔۔۔جسٹ لیوّ۔۔"اس کی چیخ و پکار پر حمزہ بھی ہمت ہار گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں باہر ہی ہوں۔۔"اتنا کہتا وہ کوریڈور سے نکل گیا اور وہ سر پکڑے وہیں سٹول پر جا بیٹھی تھی۔سعید کو ہوش آیا تو زمل سے پہلے اپنے ادارے کے انتہائی قریبی اور قابل اعتبار لوگوں کو بلا کر اس نے کچھ باتیں معلوم کی تھیں۔ساری تسلی کے بعد ہی وہ زمل کو بھی اعتماد میں لینا چاہتا تھا۔

"آپ کو کچھ ہو جاتو میں حمزہ کو کبھی معاف نہ کرتی۔۔"سعید کے بلانے پر اندر آتی وہ آنسو نہ روک پائی تھی۔

"مجھے لگتا ہے کہ حمزہ کا ان سب میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔"وہ اب بھی وہیں الجھا تھا۔

"کیوں؟"پاس بیٹھی زمل کی بھی بے قراری بڑھی تھی۔

"بتاتا ہوں۔۔پہلے تم تحمل سے میری بات تو سنو۔۔"اسے اندازہ تھا کہ حمزہ کی وہ کچھ دیر قبل اچھی خاصی درگت بنا چکی ہے اور اب حقیقت سن کر تو پوں کا رخ سعید کی جانب بھی مڑ سکتا ہے۔

"تمہارے لئے وہ پھول اور فون حمزہ نے نہیں ہاشم بخاری نے بھجوائے تھے اور حمزہ کا کال ریکارڈ میں نے چیک کروایا ہے۔۔اسے صبح سے آفس کے کاموں کے علاوہ کوئی کال ہی نہیں آئی۔۔ہمارے سامنے اس انسان نے جس سے بات کی وہ حمزہ نہیں تھا۔"سعید نے ہر چیز دستاویزات پر موجود ثبوتوں کے ہمراہ اسکے سامنے رکھی تھی۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ حمزہ۔۔"زمل اب بھی قائل نہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ اپنے باپ جتنا کمینہ نہیں ہے زمل۔۔وہ انسان جان بوجھ کر اسے ان سب میں ملوث کر رہا ہے تاکہ تم دونوں کا رشتہ خراب ہو۔۔"سعید نے جیسے ہی آخری جملے ادا کئے تو ڈھیروں ملال نے زمل حیدر کو اپنے شکنجوں میں آدبوچا تھا۔اتنے لوگوں میں حمزہ کو وہ جس قدر ذلیل کر چکی تھی اس کا احساس اب جا کر زور پکڑ رہا تھا۔

"حمزہ۔۔"وہ بس اسکا نام ہی بربڑاپائی تھی۔

"وہ ایک اچھا انسان ہے زمل اور تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔اس کی قدر کرو۔۔"سعید نے مخلصانہ مشہورہ دیا۔

"آپ کو میرے ابا بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔آرام کریں۔۔"اس بلاضرورت مشہورے پر وہ الٹا سعید پر ہی بھڑک اٹھی تھی۔

شرمندہ وجود کے ساتھ شکستہ قدم اٹھائے وہ جیسے ہی ہسپتال کی پارکنگ میں پہنچی تو حمزہ اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے اسی کا منتظر کھڑا تھا۔

"تمہیں سعید بلا رہے ہیں۔۔"اسنے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مجھے؟"اسے دھچکا لگا۔

"ہاں۔۔۔مجھے گاڑی کی چابیاں دے کر جاو میں یہیں ہوں۔" اس سے گاڑی کی چابیاں لیتی وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مگر۔۔"حمزہ ابھی بھی خالی آنکھوں سے اس کی جلد بازی دیکھ رہا تھا۔

"جاو حمزہ۔۔"وہ ذور دیتے ہوئے اونچی آواز میں بولی۔

"یااللہ۔۔جھوٹی عورت۔۔"حمزہ نے ابھی دو قدم ہی اندر کی جانب بڑھائے تو وہ گاڑی تیزی سے ریورس کرتی ہسپتال کی حدود سے اڑن چھو ہوئی تھی۔غم وغصے کی حالت میں کچھ دیر قبل خود پر ہونے والا جان لیوا حملہ وہ پوری طرح فراموش کرتی جان خطرے میں ڈالتی تن تنہا وہاں سے نکلتی بنی تھی۔

"تم جیسا گھٹیا انسان تو باپ کہلانے کے لائق بھی نہیں ہے۔۔"سٹڈی میں قدم رکھتے ہی اسنے دھرام سے دروازہ کھینچ کر بند کر دیا تھا۔

"تمیز سے بات کرو۔۔"کرسی سے اٹھتا ہاشم دھاڑا تھا۔

"اب نہیں ہاشم بخاری۔۔ابھی تک تمہاری عمر کا ہی لحاظ کر رہی تھی مگر اب ہر گز نہیں۔۔میرے ابا اور اما کو جو تکلیفیں تم نے پہنچائی ہیں ان کا تو میں حساب لوں گی ہی۔۔۔اس کے ساتھ ساتھ جو اذیتیں میری گرینی نے کاٹی ہیں ایک ایک کی دگنی قیمت دو گے تم۔۔۔"اس نے بھی آواز دھیمی نہ کی تھی۔

"کیسے؟"ہاشم کو اس کی خالی دھمکیوں پر ہنسی بھی آئی تھی جو جنگل میں رہ کر جنگل کے بادشاہ سے دشمنی پالنے کی خواہشمند تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔میں اس گھر میں یونہی آئی ہوں؟میں تمہاری بربادی بن کر آئی ہوں یہاں۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"بالکل باپ جیسی جذباتی اور بیوقوف ہو اور اسی کی طرح میرے ہاتھوں بے موت ماری جاو گی۔۔"اسکے گرد چکر کاٹتے وہ حیوانیت سے بولا تھا۔

"چلو آج تمہیں بتا ہی دیتا ہوں کہ میں نے تمہیں یتیم کیسے کیا۔۔۔دل تھام کر سننا زمل حیدر شاہ۔۔۔"وہ مسلسل زمل کے ضبط پر کاری ضرب لگائے جا رہا تھا۔

"اوہو اب کیا ہو گیا؟میرا بچہ سو رہا ہے۔۔زمل کو بھی لے آتا وہ پریشان کر رہی ہو گی آپ کی ماما کو۔۔اب انہیں زیادہ سے زیادہ آرام کی ضرورت ہے۔۔"گاڑی سنسان سڑک پر چلاتے ہوئے حیدر نے پہلی نشست پر سوتی امل کو اپنی جیکٹ اوڑھائی تھی۔وہ جیسے ہی دوبارہ سڑک کی طرف متوجہ ہوا تو تیز رفتار گاڑی غلط سمت سے یوں اس کی طرف بڑھی تھی جیسے ٹکرا کر ہی دم لے گی۔

"ہاشم تم ہوش میں ہو؟عین وقت پر گاڑی کے قریب ترین آکر رکنے پر حیدر گاڑی سے اترا تو مخالف سمت ہاشم کو ڈرائیونگ سیٹ سے اترتا دیکھ کر سیخ پا ہوا تھا۔

"ہوش میں تو تم نہیں ہو۔۔ویسے بھی موت سامنے ہو تو ہوش کسے رہتا ہے۔۔"ہاشم نے طنزیہ انداز اختیار کیا تھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟"حیدر نے ایک جست میں اسکا گریبان دبوچا تھا۔

"تمہاری بیوی تمہیں کبھی یاد نہیں کرے گی۔۔میں اس کی نوبت نہیں آنے دوں گا۔۔"وہ اب بھی کمینگی سے مسکرا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بکواس بند۔۔"

"یہ مجھے اس سے دور کرنے کے لئے۔۔یہ اس کے پاس جانے کے لئے اور یہ ہمارے درمیان آنے کے لئے۔۔اوہو بیٹی بھی ہے ساتھ!"اسکے جملے مکمل ہونے سے قبل ہی جیکٹ سے خنجر نکال کر ہاشم نے ایک ہی جگہ تین تین دفعہ وار کئے تھے اور پھر حیدر کو زمین پر پٹک کر گاڑی کی طرف متوجہ ہوا جہاں امل خود پر گزری قیامت سے لاعلم سو رہی تھی۔

"اسکے پاس مت جانا۔۔"خون آلود ہاتھوں سے سڑک پر پیٹ کے بل گرے حیدر نے اسکی دائیں ٹانگ پکڑی تھی۔

"اسے بھی تو تمہارے پاس پہنچانا ہے نا۔۔تمہاری شہزادی جو ہے۔۔"ہاشم نے بے رحمی سے ٹانگ چھڑوا کر اسکے منہ پر کئیں ٹھوکریں ماریں تو وہ ہوش و ہواس کھو بیٹھا تھا۔گاڑی میں سوئی امل کو اتار کر اسنے وہاں آئے کفیل اور دیگر ملازموں کے ہاتھوں بیہوش حیدر کو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا کر گاڑی کا رخ ایک جانب موجود کھائی کی طرف کروایا تھا۔

"اس کی گاڑی کھائی میں پھینک دو۔۔۔"اس کے اگلے حکم پر تین لوگوں نے گاڑی کو دھکا دیتے ہوئے کھائی میں جا دھکیلا تھا۔

"بائے بائے سالے صاحب۔۔۔اسے لے جا کر کسی محفوظ جگہ چھپا دو۔۔یہ میرے بہت کام آئے گی۔"اسنے ساڑھے تین سالہ نیند کے مزے لوٹتی امل کو کفیل کے سپرد کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم اس گھر میں نہیں آئی تمہیں میں لایا ہوں کیونکہ تمہاری ماں کی جان تم میں قید ہے اور تمہارے ذریعے ہی میں اسے اپنا غلام بناوں گا۔۔"زمل کو سانپ سونگھتا دیکھ کر وہ اور بھی شیر ہوا تھا۔

"کریکشن مسٹر بخاری۔۔میں اپنی اما کی طاقت ہوں لیکن تمہارا وہ پاپا بوائے تمہاری کمزوری ہے اور اسی کمزوری کو اب میں تمہارے خلاف استعمال کروں گی۔۔تین مہینوں کے اندر اندر تمہارا وہ بیٹا تمہارے دست و گریباں ہو گا اور اسے لے کر میں یہاں سے اتنی دور چلی جاوں گی کہ تم اسکی شکل دیکھنے کو بھی ترسو گے۔۔یاد رکھنا۔۔"خود کو سنبھالتے ہوئے اسنے جملوں کی ادائیگی پر اعتمادی سے کی تھی۔

"اچھا۔۔کر سکتی ہو تم ایسا؟"

"میں کروں گی اور تم دیکھو گے۔۔"اسے آخری دھمکی دیتی وہ جانے کے لئے نکلی ہی تھی کہ ہاشم نے پھر نئی بحث چھیڑی۔

"پھر میرا اگلا ہدف بھی سنتی جا بہورانی۔۔آئندہ تم نے میرے کسی کام میں مداخلت کی تو میرے نشانے پر تمہارا بھائی اور بہن ہو گی۔۔"سگار منہ میں لیتا وہ درشتگی سے بولا تھا۔

"میرے جیتے جی ان پر آنچ بھی آئی تو تمہارے سامنے خود اپنی شکست تسلیم کروں گی۔۔میں حیدر جہانگیر کا خون ہوں۔۔خود سے جڑے رشتوں کے لئے مرنا بھی جانتی ہوں اور مارنا بھی۔۔"اس نے بھی بڑھ چڑھ کر جواب دیا اور کچھ سوچتی ہوئی وہاں سے نکلی تھی۔صد شکر ابھی گھر میں کوئی بھی موجود

Posted On Kitab Nagri

نہ تھااور ہاشم کی سٹڈی بھی ساونڈ پروف تھی ورنہ جس طرح کی چیخ و پکار ہوئی تھی پورا محلہ بھی اس سے باآسانی محظوظ ہو سکتا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"زمل گھر آئی ہے؟"شام میں گھر پہنچ کر حمزہ نے ملازمہ سے سوال کیا۔

"جی۔۔"

"کہاں ہے؟"

"کمرے میں۔۔"جواب ملتے ہی وہ سیڑھیاں پھلانگتا کمرے کو دوڑا تھا۔

کمرے میں قدم رکھتے ہی اسے شبہ ہوا کہ کسی غلط جگہ آ گھسا ہے۔پورے کمرے میں محض دیوں سے چراغاں کیا گیا تھا۔اسنے تھوڑا آگے بڑھنے کی ہمت کی تو فرش پر گلاب کی کلیاں بکھری تھیں۔

"یہ سب کیا ہے؟"تھوڑا آگے قدم رکھتے ہی اسکی نظر بیڈ پر گئی جہاں رکھے گئے دل نما ریڈ ویلوٹ کیک پر کریم سے آئی ایم سوری لکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سوری۔۔"پیچھے سے آئی زمل نے بھی کان پکڑ رکھے تھے۔

"کس لئے؟"اسنے پینٹ کی جیب میں دونوں ہاتھ ڈالے طلب کیا۔

"اس سب بکواس کے لئے۔۔"وہ شرمندگی سے منمنائی تھی۔

"وہ تو تم روز ہی کرتی ہو۔۔"وہ ویسا ہی سنجیدہ کھڑا تھا۔

"مگر آج کچھ زیادہ کر دی نا میں نے۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"یہ تمہیں تب سوچنا چاہیئے تھا اور تم نے مان بھی کیسے لیا کہ میں تمہارے کزن پر حملہ کرواوں گا۔۔میری اس سے کوئی دشمنی ہے۔۔بتاواور یہ کان چھوڑو۔۔"اسکے اندر کا سارا لاوا ایک ہی سانس میں پھوٹ کر باہر آیا تھا۔

"حمزہ تم بہت اچھے ہو۔۔ہمیشہ تم نے میری بدتمیزیوں کو نظرانداز کیا ہے۔۔۔ایک دفعہ پھر سے کردو۔۔"اسنے انتہائی معصوم شکل بنائی تھی۔

"اس دفع نہیں زمل۔۔پورا ہاسپٹل مجھ پر ہنس رہا تھا کہ کیسے چھ فٹ کا انسان گز بھر کی لڑکی کے ہاتھوں اس قدر ذلیل ہو رہا ہے۔۔"اس کا رویہ ویسا ہی سرد اور سپاٹ تھا۔

"4-5 ہایٹ ہے میری۔۔"گز بھر لفظ اسکی عزت نفس کو بری طرح مجروع کر گیا تھا۔

"لو اب بھی تمہیں اپنی ہی پڑی ہے۔۔صرف اپنے بارے میں ہی سوچتی رہنا۔۔"دو کی چار سناتا وہ کمرے سے واپس باہر ہی نکل گیا تھا جبکہ زمل تو اسکے نخروں کی ہی تاب لانے سے قاصر ہوئی تھی۔

"اس پاپا بوائے کو وائف مٹیریل کیسے بناوں؟ یہ تو نخروں میں آگیا ہے۔۔تمہاری بھی تو زبان بہت لمبی ہے زمل حیدر۔۔ان کو تو سمیٹوں۔۔خوامخواہ اتنی محنت کی۔۔پتہ نہیں لوگ رومینٹک کیسے سوچ لیتے ہیں۔۔گھنٹہ لگا یہ ایک بنا پایا مجھ سے۔۔"پہلے حمزہ کو کونس کرا اسنے ایک تھپڑا اپنے ہی سر پر مارا اور پھر کمرے کی حالت سنوارنے کی مہم شروع کر دی تھی۔اصل افسوس تو اس بات کا تھا کہ زندگی میں پہلی بار اتنی محنت بھی کی تو حمزہ بخاری کے لئے!

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"بھائی میرا بالکل دل نہیں چاہ رہا آپ کو چھوڑ کر جانے کا۔۔"معید اس کا بایاں ہاتھ پکڑے بیڈ پر ہی بیٹھا تھا۔

"یار پولیس والوں پر تو ایسے حملے ہوتے رہتے ہیں۔"سعید نے اسے سمجھایا۔

"مگر آپی جان بھی تو تھیں آپ کے ساتھ۔۔انہیں تو کچھ نہیں ہوا نا۔۔"وہاں موجود امل نے سوال پوچھا۔

"تم اس سے خود پوچھ لو۔۔"سعید نے الٹا ہدایت دے دی۔

"آپ بتا دیں وہ ٹھیک ہے نا۔۔"حیدر بھی بے چین ہوا تھا۔

"ہاں اور تم دونوں نے منہ کیوں بنایا ہوا ہے اس سے؟ پاگلوں وہ جان دیتی ہے تم دونوں پر۔۔"سعید نے ان دونوں کو نرمی سے نصیحت کی تھی۔

"انکی وجہ سے ہم اپنی اما کو کھونے والے تھے اس دن۔۔"امل کا غصہ آج بھی اسی دن جیسا قائم تھا۔

"اسنے بات مان تو لی آنی جان کی۔۔۔اب تم لوگ بھی غصہ تھوک دو۔"

"آپ ہمیشہ کی طرح ان کے وکیل مت بنیں۔۔"حیدر اس پر ہی بھڑک اٹھا تھا۔

"حیدر خبردار تم نے آئندہ ان سے اس لہجے میں بات کی۔۔میں تمہارا رویہ برداشت کر رہی ہوں لیکن سعید سے بدتمیزی کی اجازت نہیں دوں گی تمہیں یاد رکھنا۔۔"کمرے میں داخل ہوتی زمل نے شائد زندگی میں پہلی بار جان سے عزیز بھائی کو یوں ڈانٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی بد تمیز نہیں کر رہا یہ۔۔"سعید نے اسے ہی چپ کروا دیا۔

"کیسے ہو برو؟"زمل کے قدموں کی پیروی کرتا حمزہ بھی وہاں پہنچا تھا۔

"ٹھیک ہوں۔۔"

"حیدر نے کوئی بد تمیزی۔۔"امل نے حیدر کی صفائی پیش کرنے کی کوشش کی۔

"تم سے پوچھا میں نے؟آئندہ یہ حرکت مت کرنا۔۔"اس نے آج امل کو بھی کھڑی کھڑی سنائی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے زمل۔۔تم بھی نا۔۔"معید بیوی کی توہین پر تڑپ اٹھا۔

"تم گئے نہیں ابھی تک؟"اسنے معید سے بھی بہت تنک کر سوال کیا۔

"صبح چار بجے کی فلائٹ ہے لیکن میرے جانے کے بعد اگر تم یونہی میری بیگم کو ڈانٹو گی تو میں اسے بھی ساتھ لے جاوں گا۔۔"امل کو کمرے سے نکلتا دیکھ کر وہ ڈرتے ہوئے خدشات ظاہر کرنے لگا۔

"امل کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔۔۔میں ہوں یہاں اس کی حفاظت کے لئے۔۔"حمزہ نے یہ ذمہ اپنے سر لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پھر مجھے تسلی ہے ورنہ تمہاری بیگم۔۔"اسنے افسوس بھری نظر زمل پر ڈالی جو آج گھر سے غالباً انگارے چبا کر نکلی تھی۔

"بچوں کھانا لگ گیا ہے۔۔آجاو۔۔"وہاں آتی سمین نے سب کو آواز لگائی اور واپس چلی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلیں سب۔۔"معید سب کو جانے کا کہتا خود بھی کمرے سے نکلا تھا۔سعید کی عیادت کے ساتھ ساتھ معید کے جانے کے موقع پر سمین نے سب کا ڈنر آج اپنے گھر ہی رکھا تھا۔کھانے کا سارا اہتمام اسنے اور ماہین نے مل کر ہی کیا تھا۔

"آپ کی چوٹ کیسی ہے اب؟"سب کے جانے کے بعد وہ سعید کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

"ٹھیک ہوں لیکن تمہیں یوں ان دونوں کو ڈانٹنا نہیں چاہئے تھا زمل۔۔"سعید نے اسے غلطی باور کروائی تھی۔

"تو کیا کروں؟میری شادی کو بھی دو ہفتے ہوگئے ہیں مگر ان دونوں کا غصہ ہے کہ ختم ہی نہیں ہو رہا۔۔میں کتنی اذیت میں ہوں صرف میں جانتی ہوں۔۔انہیں بہن بھائی نہیں اپنے بچوں کی طرح مانتی ہوں مگر وہ دونوں۔۔"ضبط کے لاکھ بندھ باندھنے کے باوجود بہن بھائی کی نے رخی اسکی پلکیں بھگو گئی تھی۔

"میں بات کروں؟زمل دیکھو میری طرف۔۔رونا تو بند کرو پلیز۔۔"سعید نے اسکے گال سے بہتا آنسو اپنے بائیں ہاتھ کی مٹھی میں قید کر لیا۔

"آپ واحد انسان ہیں جس کے سامنے رو لیتی ہوں۔۔"اس نے آنکھیں ملتے ہوئے اعتراف کیا۔

"اور حمزہ؟"اسکا لہجہ شریر ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ بہت اچھا ہے۔۔مجھے رونے نہیں دیتا اور نہ رلاتا ہے۔۔"شوہر کی حمایت میں وہ اندھا دھند میدان میں کودی تو دروازے سے کان لگائے حمزہ کو اطمینان حاصل ہوا تھا۔

"ہاں ہم تو برے ہیں۔۔میں بات کرتا ہوں ان دونوں سے۔۔"سعید بیڈ سے اترتے ہوئے بولا۔

"کوئی ضرورت نہیں آپ کو ان سے بات کرنے کی۔۔"زمل نے کسی بھی مدد کی پیشکش کو صاف جھٹلایا تھا۔

"پھر رونا بند کرو اور چلو نیچے۔۔"جوتے پہنتا وہ تحکم ہوا۔

"اوکے۔۔"وہ بھی منہ بناتی سعید کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

"حمزہ کیسے ڈیل کرتا ہے تم سے؟"اسکے پل پل بدلتے مزاج پر سعید بھی ہر بڑایا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حمزہ بھائی آپ نے بلایا تھا؟"امل اور حیدر کو حمزہ کا بلاوا تشویش میں مبتلا کر رہا تھا۔

"بیٹھو دونوں۔۔"ہال کے صوفے پر حمزہ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپی جان نے پھر تو کچھ۔۔"امل فکر مندی سے بولی۔

"وہ گھر پر نہیں ہے۔۔"پاس بیٹھی پھپھو نے بتایا تھا۔

"پھر۔۔"حیدر کو زمل کی غیر حاضری میں بلانے کا مقصد سمجھ نہ آرہا تھا۔

"تم دونوں کا رویہ اسے بہت اذیت پہنچا رہا ہے۔۔اب بس کر دو تم دونوں۔۔"حمزہ نے بڑا بھائی ہونے کی حیثیت سے سمجھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"انکی ناک بھی تو بہت اونچی ہے۔۔ایک بار خود سے بات کر لیں۔۔ کبھی آپ سے سفارش کروا رہی ہیں تو کبھی سعید بھائی سے۔۔"امل کو ہر دوسرے انسان سے ایک ہی بات سن کر وحشت ہونے لگی تھی۔

"اسنے کسی کو بھی سفارش کا نہیں کہا۔۔میں خود دیکھ رہا ہوں کہ تم تینوں بہن بھائی بہت الجھے ہوئے ہو۔۔"حمزہ نے اسکی بات کی نفی کرتے ہوئے بتایا تھا۔

"آپی جان نے ہمیں ایسا بننے پر مجبور کیا ہے۔۔"اس بار حیدر نے عدم تعاون کا مظاہرہ کیا۔

"یہ تو بچہ ہے امل تم۔۔"پھپھو نے بھی امل کو ہی سمجھایا۔

"آپ بھی تھیں نا وہاں جب اما کو اتنی گھٹیا باتیں سنائی انہوں نے۔۔"امل کی باتیں اسے خاموش کروانے کو کافی تھی۔

"وہ اسکی معافی مانگ چکی ہے اور ممانی نے بھی سب بھلا دیا ہے۔"حمزہ نے ہر ممکن کوشش کی تھی کہ بہن بھائی کی چپلقش ختم کروا سکے۔

"حمزہ یہ ان بہن بھائی کا معاملہ بچے۔۔تم مداخلت مت کرو۔۔"وہاں آتے ہاشم نے اسے ٹوک دیا تھا۔

"مگر ڈیڈ۔۔"

"انکل ٹھیک کہہ رہے ہیں حمزہ بھائی۔۔ہم ساری عمر ناراض نہیں رہیں گے۔۔بس آپی جان کو غلطی کا احساس دلانا چاہتے ہیں۔۔"امل نے موقع ملتے ہی غیر ضروری نصیحتوں سے جان بچائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"زندگی بہت چھوٹی ہے امل۔۔۔اسے لڑائی جھگڑے کی نذر مت کرو۔۔"پھپھو نے بھی آخری بار کوشش کی تھی۔

"ہم اب ان سے ملیں گے تو انشاللہ صلح کر لیں گے۔۔"اسنے پھپھو کا بھرم نہ ٹوٹنے دیا تھا۔

"کچھ کھلاؤ گی بھی بچوں کو یا بس لیکچر ہی دینا ہے!"آج ہاشم بھی رقیب کی اولاد پر بلاوجہ مہربان ہو رہا تھا۔

"ہمیں دیر ہو رہی ہے انکل۔۔۔اما انتظار کر رہی ہونگی۔۔"حیدر نے اٹھتے ہوئے معذرت کی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔"حمزہ اس سے گلے ملا تھا۔

"حیدر کی اولاد کا غصہ بالکل باپ پر ہے۔۔ماہین جیسا تو ایک بھی نہیں۔۔"انکے جاتے ہی ہاشم نے دل میں رکھا سارا زہر اگلا تو ردا سر جھٹکتی رہ گئی تھی۔

"مگر ڈید میں صرف ان تینوں کو پہلے کی طرح نارمل دیکھنا چاہتا ہوں۔۔زمل بہت پریشان ہے ان دونوں کی وجہ سے۔۔"حمزہ نے اس اٹھائے جانے والے قدم کا سبب بتایا تھا۔

"تم سے کچھ کہا اس نے؟"ردا نے صوفے سے اٹھتے ہوئے سوال کیا۔

"مجھ سے نہیں وہ سعید سے۔۔"

"سعید سے اس کا ملنا مجھے مناسب نہیں لگتا۔۔"وہ نیا اعتراض سامنے لے آیا۔

"وہ اسے بڑا بھائی مانتی ہے۔۔"حمزہ نے ہاشم کی بات پر اپنا موقف پیش کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مگر وہ بھائی ہے تو نہیں۔۔زمل کے کردار پر شک نہیں کر رہا مگر لوگوں کو بولنے کا موقع مل گیا تو کس کس کے منہ بند کروائیں گے ہم؟"اسنے لوگوں کا نام لگا کر حمزہ کے دل میں خدشات بھرے تھے۔

"ڈیڈ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔میری بیوی اپنی حدود جانتی ہے۔"حمزہ کو بھی اسکی بات خاص پسند نہ آئی تھی۔

"وہ جذباتی اور نادان ہے مگر تم سمجھدار ہو۔۔تمہیں اسے خود سمجھانا چاہیئے۔۔"ہاشم محتاط ہوا تو وہ ہاں میں گردن کو جنبش دے گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کیسی لگی؟"اسے براون بٹن شرٹ دکھاتی وہ اشتیاق سے سوال کرنے لگی۔

"اچھی ہے مگر تم اپنی شاپنگ کرنے گئی تھی۔۔"حمزہ کو حیرانی بھی ہوئی تھی کہ وہ خود کچھ دن پہلے اس رنگ کی شرٹ خریدنے کا سوچ رہا تھا جو آج زمل نے اسے خود تحفے میں پیش کر دی تھی۔

"ثناء نے کچھ چیزیں لینی تھیں۔۔۔مجھے وہ زبردستی ساتھ لے گئی تو مجھے بس یہی شرٹ پسند آئی۔۔"اسنے تفصیل سے بتایا تھا۔

"اچھی ہے۔۔تھینکس۔۔۔"حمزہ نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا تو اسکی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی تھیں۔

"تم پہن کر دیکھو نا۔۔"اسنے نئی فرمائش کی تو حمزہ بھی شرٹ لئے ڈریسنگ روم کا رخ کر گیا تھا۔

"جی ایس پی صاحب۔۔"حمزہ کے جاتے ہی اسکے موبائل پر سعید کی کال برامد ہوئی تھی

"تمہارے ابا کی پوسٹ مارٹم رپورٹ جھوٹی تھی۔۔"سعید نے کال کرنے کی وجہ بتائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں جانتی تھی۔۔"

"لیکن بہت سی باتیں اور بھی ہیں جو میں کال پر نہیں بتا سکتا زمل۔۔"سعید اس دن کے حملے کے بعد پہلے کی نسبت اور بھی محتاط ہو گیا تھا۔

"پھر مل لیتے ہیں۔۔"وہ ہمیشہ کی طرح تیار بیٹھی تھی۔

"کل؟"

"اوکے ڈن۔۔"جگہ طے پاتے ہی اسنے کال کاٹ دی تھی۔

"حمزہ کافی پیو گے؟"وہ شرٹ پہنے باہر آیا تو زمل نے پوچھا تھا۔

"لے آو۔۔"اسنے خالص شوہروں والے لہجے میں حکم دیا تھا۔

"تم نے تو ملازمہ ہی سمجھ لیا ہے۔۔"اسے باریک آنکھوں سے دیکھتی وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔

"میری زندگی کا سب سے بڑا دن ہے کل۔۔میں کوئی گربر نہیں چاہتا۔۔"وہ کافی کے کپ لئے واپس کمرے میں جا ہی رہی تھی جب ہاشم کو کسی سے کال پر مخاطب پایا تھا۔

"ہاشم سب ٹھیک ہو گا بھائی۔۔"دوسری جانب کفیل اس کی دہرائی جانے والی باتیں اب تقریباً حفظ کر چکا تھا۔

"میری کل کمائی کا سوال ہے کفیل۔۔کل کا دن میرے دشمن نہیں بھولیں گے۔۔"وہ تکبر سے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کل کا دن تو آپ بھی نہیں بھولیں گے سسر جی۔۔کل میرے ابا کے ساتھ ہوئے ظلم کے حساب کی پہلی قسط دینے کا وقت ہے اور کل کا دن آپ سے زیادہ میرے لئے اہم ہے۔۔"کل کا سوچتے ہوئے وہ بھی خوشی خوشی واپس کمرے میں چلی گئی تھی۔

"کل تم یہی شرٹ پہننا۔۔"حمزہ پر وہ شرٹ اسے کچھ زیادہ ہی جچتی ہی محسوس ہو رہی تھی۔

"کیوں؟"اسنے چھیڑنے والے انداز میں سوال کیا۔

"ارے بابا کل تمہارے ڈیڈ کی زندگی کا کتنا بڑا دن ہے۔۔"زمل نے اسکے لہجے کی معنی خیزی سمجھتے ہوئے بات کا پہلو بدلا تھا۔

"ان کا ہی نہیں میرا بھی ہے۔۔میں نے نانا جان کے آفس کے ساتھ ساتھ ڈیڈ کی فیکٹری کو کیسے وقت دیا ہے میں ہی جانتا ہوں۔۔میرے لئے بہت فخر کی بات ہے کہ کل میری محنت کی وجہ سے میرے ڈیڈ کا اتنا بڑا خواب پورا ہونے جا رہا ہے۔۔"اسکے جذباتی جملے زمل کو تکلیف بھی پہنچا رہے تھے۔

"ہمم۔۔"وہ جواباً منمنائی تھی۔

"سوری حمزہ مگر تمہارے باپ کو سبق سکھانے کے لئے یہ کرنا ضروری تھا۔۔آئی نو پاپا بوائے تمہیں بہت دکھ پہنچے گا مگر میں بھی مجبور ہوں۔۔"اسے کافی کا کپ پکڑاتی وہ اندر ہی اندر ہی حمزہ کے لئے برا بھی محسوس کر رہی تھی جو ان دونوں کی جنگ میں بے وجہ پِس رہا تھا۔وہ اچھا انسان تھا جسکے ساتھ قسمت

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نے بہت برا کیا تھا پہلے ہاشم بخاری کی اولاد بنا کر پھر زمل حیدر کے شوہر ہونے کا بے مثال شرف بخش کر!

"بہت بہت مبارک ہو بیٹے۔۔"جہانگیر شاہ خاص طور پر ہاشم کو مبارکباد دینے گھر آئے تھے۔

"تھینکس ڈیڈ۔۔"اس کی خوشی بھی اس لمحے دیکھنے سے مطابقت رکھتی تھی کیونکہ اتنے سالوں بعد اپنا کام بین الاقوامی سطح تک پہنچانے کے لئے ان باپ بیٹا نے دن رات ایک کیا تھا۔

"ڈیڈ ہماری شام کی ٹریٹ پکی ہے نا؟"ثناء نے اپنی فرمائش دہرائی۔

"یس سویٹ ہارٹ۔۔"اسے حصار میں بھرتے ہوئے ہاشم نے ماتھا چوم کر وعدہ کیا تھا۔

"ہمارے حمزہ نے بھی تو کتنا ساتھ دیا ہے تمہارا۔۔"جہانگیر شاہ حمزہ کی تعریف کرنا کیسے بھولتے جس نے نانا اور باپ کے کاروبار کے لئے خود کو مشین ہی بنا لیا تھا۔

"میرا بیٹا تو میرا غرور ہے۔"ہاشم نے ستائشی نظر اپنی نیک اور قابل اولاد پر ڈالی تھی۔

"چلیں ہاشم؟"کفیل کو بھی اس جتنی ہی جلدی تھی۔

"ہاں چلو۔۔"سب سے الوداع کہتا وہ نکلنے کے لئے باہر کی جانب بڑھا تھا۔حمزہ کی ایک اہم میٹنگ تھی جسے نمٹا کر اس نے بھی باپ کی ہی فیکٹری کا رخ کرنا تھا۔

"ہاشم انکل یہ میری طرف سے آپ کے اتنے بڑے دن پر چھوٹا سا تحفہ۔۔"وہ گاڑی میں بیٹھنے ہی والا تھا جب دوڑتی ہوئی زمل اس کا تحفہ لئے پورچ میں پہنچی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینکس۔۔"اسنے حقارت تحفہ پچھلی نشست پر پھینکا تھا۔

"آل دی بیسٹ فادر ان لاء۔۔"اس کی آنکھوں کی چمک اور لفظوں کی چبھک ہاشم بخاری کو بھی تشویش میں مبتلا کر گئی تھی۔

کفیل سے کاروباری معاملات کا تبادلہ خیال کرتے ہوئے دونوں فیکٹری کے لئے ہی نکلے تھے۔ڈرائیور معمول کی رفتار پر گاڑی چلا رہا تھا اور سڑک پر بھی روزمرہ کے حساب سے ہی ٹریفک رواں دواں تھی۔

"ہاں حمزہ۔۔"اسی اثنا میں حمزہ کی کال آئی جو ہاشم نے سرسری انداز میں اٹھائی تھی۔

"مسز حمزہ سپیکنگ۔۔۔لگتا ہے آپ نے میرا تحفہ کھول کر نہیں دیکھا۔۔"سویمنگ پول کے کنارے لگے لکڑی کے سٹول پر وہ نیم دراز موسم کے مزے لوٹ رہی تھی۔

"ایسا بھی کیا ہے اس میں؟"ہاشم کو لگا یہ کال اس کا وقت برباد کرنے کا ہتھکنڈا ہے۔

"آپ کے لئے ایک چیلنج ہے۔۔آپ کو چیلنجز پسند ہیں نا اسلئے آپ کو ایک چھوٹا سا چیلنج بھیجا ہے۔"اسنے بائیں ہاتھ سے انگڑائی لی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا مطلب؟"اسے خطرے کی بو آئی۔

"مطلب کہ آپ کی فیکٹری کے گودام سے جو سامان بیرون ملک جانا تھا وہ نہیں جا پائے گا۔"وہ مطلب کی بات پر آئی تھی۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو؟"ہاشم کی آنکھیں طیش سے چوڑی ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میں یہ کہنا چاہتی ہوں سسر جی کہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر وہاں دھماکہ ہو گا اور آپ کی کل کمائی راکھ کا ڈھیر بن جائے گی۔۔۔اور ایک بات وہاں کال کرنے کی حماقت مت کیجیے گا کیونکہ وہاں کے فونز میں پہلے ہی بند کروا چکی ہوں۔۔"اسنے ایک کے بعد ایک دھماکہ کیا تھا۔

"زمل۔۔۔"اسکی آواز میں پراسرار گرج تھی جس کا زمل حیدر پر ایک فیصد اثر نہ ہوا تھا۔

"جو روڈ میپ میں نے آپ کو بھیجا ہے وہ آپ کو تیس کی بجائے پچیس منٹ میں وہاں پہنچا دے گا۔۔پانچ منٹ جو بچ سکا سو بچ سکا۔۔آل دی بیسٹ مسٹر فادر ان لاء۔۔۔"آخری بات مکمل کرتے ہی اس نے کال منہ پر دے ماری جبکہ ہکے بکے وہاں بیٹھے ہاشم بخاری کو جسم کے ہر مسام سے پسینہ پھوٹتا محسوس ہوا تھا۔وہ زمل حیدر تھی حیدر جہانگیر شاہ کا عکس ہونے کے ساتھ ساتھ وہ باپ سے دس بلکہ شائد ہزار قدم آگے کی سوچ رکھتی تھی جس کا مقابلہ کرنا ہاشم بخاری کے بس کا روگ نہ تھا۔

"گاڑی روکو۔۔"اسکے باآواز بلند حکم پر ڈرائیور نے یکدم بریک لگا کر گاڑی سڑک کے کنارے روکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا؟"ڈرائیور کو ڈرائیونگ نشست سے اتارتا ہاشم خود وہ جگہ سنبھال کر بیٹھا تو گاڑی سے اترتا کفیل بھی پہلی نشست پر براجمان ہوا تھا۔

"یہ لڑکی میرے ہاتھوں ہی ضائع ہو گی۔"ڈرائیور کو بیچ سڑک پر چھوڑ کر وہ گاڑی کی رفتار بڑھاتا منزل مقصود کی راہ پر گامزن ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان کی گاڑی گودام کی حدود کے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہی ہوئی ہی کہ زوردار دھماکے نے سب کی سماعتوں پر قہر آلود آوازوں کی گہری چھانپ چھوڑی تھی۔وہاں کا سارا عملہ جانی نقصان سے بچ گیا تھا کیونکہ سارا عملہ باہر میدان میں اس کے اور کفیل کے استقبال کے لئے موجود ہوں۔انجانے میں ہی سہی زندگی میں پہلی بار اسنے کسی کا بھلا کیا تھا۔

"ہاشم رکو۔۔کہاں جارہے ہو؟"جلتی ہوئی عمارت سے اب بھی شعلے برامد ہورہے تھے جن کی پرواہ کئے بغیر ہاشم اندر دوڑنے کی تیاریوں میں تھا۔

"میری ساری زندگی کی محنت جل کر راکھ ہوگئی ہے۔۔"ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہونے پر وہ وہیں گھٹنوں کے بل پتھریلی زمین پر بیٹھ گیا تھا۔اس دلسوز سانحے کا پتہ چلتے ہی جہانگیر شاہ،حمزہ اور سعید بھی وہاں پہنچا تھا۔کئیں گھنٹوں بعد جاکر فائر بریگیڈ نے آگ پر قابو پایا تھا مگر سارا سامان تب تک راکھ کا ڈھیر بن چکا تھا۔

"براہوا۔۔بہت براہوا۔۔"سعید سے وہاں کے حالات کا سن کر اسنے مصنوعی ہمدردی جتائی تھی۔

"یہ تمہاری حرکت تھی؟"دوسری جانب کال پر موجود سعید اسکی رگ رگ سے واقف تھا۔

"میری؟"اس نے ممکن حد تک حیرانی کی اداکاری کی تھی۔

"زمل میں نے تمہیں سمجھایا تھا کہ ہم یوں کھلِ عام جنگ نہیں لڑ سکتے۔۔۔وہ انسان ہماری سوچ سے بھی زیادہ شاطر ہے۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"جنگ تو شروع ہو چکی ہے ایس پی صاحب اور میری فطرت میں پیٹھ پیچھے وار کرنا شامل نہیں ہے۔۔"اسکا لہجہ بھی پر عزم تھا۔

"اس عمل کا رد عمل جانتی ہو تم؟"

"میں نے رد عمل کا انتظام اپنے عمل سے پہلے کر دیا تھا ڈونٹ وری۔۔"اسکے جواب پر وہ بیچارہ بھی سانس کھینچتا رہ گیا تھا۔

ہاشم تو تین دن سے بستر کا ہی ہو کر رہ گیا تھا۔بی پی کسی صورت قابو نہ آ رہا تھا۔امل وقتاً فوقتاً گھر آ کر اس کا چیک اپ بھی کر جاتی تھی۔

"فکر نہ کریں حمزہ بھائی۔۔انکل بہت جلد بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔"ہاشم کا بی پی کچھ بہتر ہوا تو امل نے اسے نیند کا انجیکشن لگا دیا تھا ورنہ نیند تو اسکی آنکھوں سے روٹھ ہی گئی تھی۔

"انشاللہ۔۔"اسنے باپ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔

"حمزہ تم بس ہاشم کے پاس رہو باقی سب میں اور زمل دیکھ لیں گے۔۔"ناناجان کو اس کی حالت پر بھی ترس آیا تھا جو باپ کے بستر سے ہی لگ کر بیٹھ گیا تھا۔

"جی ناناجان۔۔۔بس ڈیڈ ٹھیک ہو جائیں۔۔نقصان میں خود بھر لوں گا۔۔"کاروباری نقصان اور باپ کی بگڑتی صحت پر اس کا ہنستا کھیلتا چہرہ بھی اترسا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم اپنا بھی خیال رکھو بچے۔۔"ماہین نے اٹھتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بہت سی دعائیں دی تھیں۔وہ بھی اسے اپنے بیٹے حیدر جتنا ہی عزیز تھا۔

"میں ڈیڈ کے پاس ہی ہوں۔۔"سب کے جانے کے بعد حمزہ نے زمل کو کہا تو وہ بھی کمرے سے چلی گئی تھی۔اس حادثے کے بعد حمزہ تو باپ کے کمرے کا ہی ہو کر رہ گیا تھا جس پر زمل کو کوئی خاص اعتراض نہ تھا مگر دل کے اندر خانے اس کی عدم موجودگی اسے بے قرار بھی کئے رکھتی تھی۔

"اما انکل واقعی بہت صدمے میں ہیں۔۔مجھے ان کے لئے بہت برا لگ رہا ہے۔۔"ماں کے ساتھ چل کر ہال میں آتے ہوئے اس نے وہیں رٹے رٹائے جملے دہرائے تھے۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا تم حمزہ کو بھی حوصلہ دو بچے۔۔"ماہین نے اسے بھی مضبوط رہنے کی ہی تلقین کی تھی۔

"جی اما۔۔بیچاری پھپھو بھی بہت پریشان ہیں۔۔"اسے ہاشم کے علاوہ اس گھر کے ہر فرد کے لئے برا لگ رہا تھا جو گزرے دنوں میں ہنسی مزاق بھول ہی گئے تھے۔

"ظاہر ہے کروڑوں کا نقصان ہوا ہے مگر بیٹے ہم سے جتنی مدد ہو سکی ہم ضرور کریں گے۔۔"جہانگیر شاہ نے پورے تعاون کہ یقین دہانی کروائی تھی۔

"جی گرینڈ پا۔۔"وہ بے دلی سے مسکرائی تھی۔

"اب ہم چلتے ہیں۔۔"امل نے آج کافی دنوں بعد بہن کو مخاطب کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ کھا کر تو جائیں۔۔"زمل نے سب کو روکنے پر اصرار کیا تھا۔

"نہیں۔۔دراصل آج حیدر کا رزلٹ تھا۔۔اس نے پورے کالج میں ٹاپ کیا ہے۔۔ہم تو بہت بڑی پارٹی کا سوچ رہے تھے مگر اب گھر میں ہی ڈنر رکھ لیا۔۔"دادی کی بات اس کا دل نچوڑ گئی تھی۔

"اسے میری طرف سے بھی مبارکباد دیجیے گا۔۔میری کال تو وہ اٹھائے گا نہیں۔۔ناراض ہے ورنہ اپنی خوشی سب سے پہلے مجھ سے ہی بانٹتا تھا۔۔"اسنے جس کرب سے گزرتے ہوئے وہ جملے ادا کئے تھے صرف اسی کو اس دردناک شدت کا اندازہ تھا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔۔"امل نے اس کی تکلیف اپنی روح میں سرائیت کرتی محسوس کی تھی۔

"تم لوگ بڑے ہو گئے ہو امل اور مجھے خوشی ہے کہ تم دونوں کو نہ میری ضرورت ہے اور نہ ہی میرے ہونے یا نہ ہونے سے تم لوگوں کو کوئی فرق پڑتا ہے۔۔"اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے زمل نے اپنے آنسو چھپانے کی کوشش کی مگر بری طرح ناکام ہوئی تھی۔

گھر واپس جاتے ہوئے جہانگیر شاہ خود ہی ڈرائیونگ کر رہے تھے امل ان کے ساتھ پہلی نشست پر براجمان تھی جبکہ ماہین ساس کے ہمراہ پچھلی نشست پر بیٹھی تھی۔زمل کے سامنے اٹھائی جانے والی شرمندگی کے بعد وہ لوگ ایک دوسرے کو بلانے سے بھی جھجک رہے تھے۔

"حیدر نے زمل کو نہیں بتایا؟"بالآخر جہانگیر شاہ نے ہی خاموشی توڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے تو اس نے بتایا تھا تو مجھے لگا کہ زمل کو بھی لازمی بتایا ہوگا۔۔بہت ہٹ دھرم ہوگیا ہے یہ لڑکا۔۔"ماہین بھی افسوس گریہ ہوئی تھی۔

"مجھے یہ بات ہی نہیں کرنی چاہئے تھی۔۔"امل خود کو ہی ان سب کا ذمہ دار ٹھہرا چکی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آپی جان؟"وہ رزلٹ والا صفحہ لئے اسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈھتا ہوا باورچی خانے میں آیا تھا۔

"کیا ہے آپی کی جان؟"وہ اپنے لئے نوڈلز بنا کر باول میں انڈیل رہی تھی۔

"منہ میٹھا کریں۔۔آپ کا بھائی پورے صوبے میں فرسٹ آیا ہے۔"حیدر نے صفحہ اسے پکڑانے کے بعد ہاتھ میں پکڑے میٹھائی کے ڈبے سے گلاب جامن کا دانہ نکال کر اس کے منہ میں ٹھونسا تھا۔

"ارے واہ۔۔مجھ جیسی نالائق بہن کا بھائی اتنا لائق کیسے ہے؟اما کو بتایا؟"اسنے مارکس دیکھے تو دل خوشی سے باغ باغ ہوا تھا۔

"نہیں۔۔۔میری اما تو آپ ہیں۔۔آپ سے زیادہ تو میں کسی سے نہیں ڈرتا۔۔"وہ سر کھجاتے ہوئے بولا تھا۔

""میرے بندر چلو۔۔اما کو گڈ نیوز دیں۔۔"اسے اپنے ساتھ لئے وہ ماں کے کمرے کو دوڑی تھی۔

"زمل کیا ہوا ہے؟تم ڈیڈ کی طبیعت کو لے کر پریشان ہو؟"کمرے میں آتے حمزہ کی آواز نے اسکے خیالوں کا تسلسل توڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں۔۔وہ تم نے کیا سوچا ہے اتنے قرضے کیسے اتارو گے؟"اس نے گلا کھنگارتے ہوئے موضوع بدلا تھا۔

"میں نے ایک دو جگہ بات کی ہے۔۔تم پریشان مت ہو۔۔"حمزہ عام سے لہجے میں جواب دیتا بیڈ پر جا بیٹھا تھا۔

"حمزہ یہ رکھ لو۔۔"زمل نے چیک بک پر پہلے سے تیار ہوا چیک پھاڑ کر اس کے سپرد کیا تھا۔

"پھر تم کل کو طعنے دو گی کہ میں نے تمہاری دولت کے لئے تم سے شادی کی۔۔"چیک پر بھاری رقم دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرایا تھا۔

"امداد نہیں کر رہی قرض دے رہی ہوں۔۔جب تمہارے پاس پیسے آئے تو سود سمیت واپس لے لوں گی۔"اس کے سامنے بیٹھتی وہ اس لمحے حمزہ کو سچی ہمدرد لگی تھی۔

"میں نے انتظام کر لیا ہے زمل۔۔۔رقم کی پہلی قسط ادا کر دوں گا اور یہ تم سنبھال کر رکھو جب چاہئے ہونگے تو اتنی سی رقم پر نہیں ٹلوں گا۔۔اچھی خاصی امداد بٹوروں گا۔۔"حمزہ نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے چیک واپس اسکی ہتھیلی پر رکھ دیا تھا۔

"اور تم اگر میرے لئے کچھ کرنا چاہتی ہو تو بس مسکرا دیا کرو۔۔تمہاری مسکراہٹ میرے ہر غم کا علاج اور ہر مرض کی دوا ہے۔۔"اسے خالی نظروں سے اپنے چہرے کا طواف کرتا دیکھ کر وہ محبت میں گندھے انداز میں بولا تو زمل نے بھی مقابل نگاہوں میں لاکھوں جذبات پروان چڑھتے دیکھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"پاپا بوائے تو لوّر بوائے بنتا جارہا ہے۔۔"گھبرا کر اس کے سامنے سے اٹھتی وہ ان خاص و خاص نظروں سے فرار کی راہ اختیار کر گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"نہیں چھوڑوں گا زمل حیدر۔۔نہیں چھوڑوں گا۔۔۔تمہیں اب ایسا سبق سکھاوں گا کہ دنیا دیکھے گی۔۔"رات گئے تک پاگلوں کی طرح ٹکٹکی باندھے کمرے کی چھت کو دیکھتا ہوا ہاشم بخاری انتقام کی آگ میں جل رہا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تم نے آپی جان کو کیوں نہیں بتایا اپنے رزلٹ کے بارے میں؟"وہ کالج کے لئے نکل ہی رہا تھا جب ہال میں امل نے اسکا راستہ روکا۔

"میرے ذہن سے نکل گیا تھا امل آپی۔۔۔"اس کا ڈگمگاتا لہجہ ہی یہ باور کروانے کو کافی تھا کہ وہ جھوٹ کہہ رہا ہے۔

"حیدر جھوٹ مت بولو۔۔۔مت بھولو کہ تمہیں یہاں تک پہنچانے کے لئے آپی جان نے کتنی قربانیاں دی ہیں۔۔کتنی دفعہ اپنی جان خطرے میں ڈال کر انہوں نے تمہارے کالج کی فیس بھری۔۔وہ بائیک اور کار ریس اپنے لئے نہیں۔۔تمہارے اخراجات پورے کرنے کے لئے کرتی تھیں۔"امل کی باتوں نے اسکا ضمیر بری طرح جھنجھوڑا تھا۔

"آپی؟"وہ اب بھی ساکت سا کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ کبھی تمہیں یہ بات نہیں بتاوں گی مگر تم نے مجھے مجبور کیا ہے۔۔ہو سکے تو کالج واپس پر ان کی طرف چلے جاو۔۔۔انہیں گلے لگا کر معافی مانگو۔۔تمہاری اس حرکت نے انہیں بہت تکلیف پہنچائی ہے بچے۔۔"اسے خود بھی احساس ہو چکا تھا کہ زمل کو یہ بے رخی کیسے اندر ہی اندر کاٹ رہی ہے کیونکہ چھوٹے بہن بھائی میں اس کی جان بستی تھی۔

"آپ ساتھ چلیں گی؟ہم دونوں نے ہی انہیں بہت ہرٹ کیا ہے۔۔"وہ بھی امادہ ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔مجھے واپسی پر ہاسپٹل سے پک کر لینا۔۔"امل کو الوداع کہتا وہ گھر سے نکلا تھا تو دوسری طرف زمل نے خود ہی یہ فاصلے عبور کرنے کی ٹھانی تھی۔کوئی اور ہوتا تو وہ کبھی اپنی اونچی ناک پر سمجھوتہ نہ کرتی مگر سامنے جان سے عزیز بھائی تھا جس کی خوشی منائے بغیر اسے بھی سکون نہ ملنا تھا۔

"کہاں کی تیاری ہے؟"آج اسے خود سے پہلے تیار دیکھ کر حمزہ بھی چونکا تھا۔

"چھوٹے کو مبارکباد دینے جا رہی ہوں۔۔۔اس نے اپنے کالج میں ٹاپ کیا ہے۔۔"ہونٹوں پر لپسٹک لگاتی وہ تیاری مکمل کر چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"زبردست۔۔مجھے ایک دو کام ہے پھر میں بھی مبارکباد دینے آوں گا۔۔"حمزہ کو بھی اتنے دنوں بعد کوئی اچھی خبر سن کر ذہنی سکون ملا تھا۔

"حمزہ میں نے کتنے خواب دیکھے تھے اپنے بھائی کے روشن مستقبل کو لے کر اور میرا چھوٹا کتنی محنت کر رہا ہے ان خوابوں کو پورا کرنے کے لئے۔۔۔جانتے ہو جب وہ چھوٹا سا تھا تو اماسے زیادہ میں نے اسے گود

Posted On Kitab Nagri

میں اٹھایا ہے۔۔اسے میری پہچان ہو گئی تھی۔۔میری گود میں آتے ہی چپ ہو جاتا تھا اور دیکھو آج مجھ سے بھی اونچا قد ہو گیا ہے اس کا۔۔"حیدر کا ذکر کرتے ہی اسکی آواز اور بھوری آنکھیں دونوں نم ہوئی تھیں۔

"تم تو بالکل کسی ماں کی طرح خوش ہو رہی ہو زمل۔۔۔"حمزہ بھی اسکی جذباتی کیفیت پر مسکرایا تھا۔

"وہ مجھ سے ساڑھے چار سال چھوٹا ہے مگر مجھ سے بڑا لگنے لگا ہے۔۔اللہ پاک مجھے اتنی زندگی دے کہ میں اپنے بھائی کو کامیاب ہوتا دیکھ سکوں۔۔"اس کے اندر کی ملکہ جذبات آج رعایت بخشنے کے مزاج میں نہ تھی۔

"زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے میڈم۔۔اب جائیں ورنہ دیر ہو جائے گی۔۔"حمزہ نے گاڑی کی چابیاں اسکی طرف اچھالی تھیں۔

"ہمم۔۔"چابیاں کیچ کرتی وہ جلد بازی میں گھر سے نکلی تھی۔وہ جس حساب سے نکلی تھی اس کے میڈیکل کالج پہنچنے تک حیدر کی چھٹی کا وقت ہی بنتا تھا۔

"ہاں حمزہ۔۔"گاڑی چلاتے ہوئے پہلی نشست پر پڑا اس کا موبائل بجا تو اسنے کانوں میں لگے ائیر پوڈ کے ذریعے کال اٹھائی تھی۔

"حمزہ کا باپ بات کر رہا ہوں۔۔"دوسری طرف ہاشم کی ناپسندیدہ آواز نے اس کے تیور چڑھائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"اوہ۔۔مسٹر فادران لاء۔۔آپ نے قرضوں کی ادائیگی کے لئے اپنا فون بھی بیچ دیا سسر جی؟"جس مالی بحران سے وہ ہاشم کو دوچار کر چکی تھی اس کا طعنہ دینا تو اب زمل حیدر کو خود پر واجب لگتا تھا۔

"تمہیں اطلاع دینی تھی کہ میں نے بھی آج تمہارے لئے ایک چیلنج تیار کیا ہے۔۔"ہاشم خلافِ طبیعت آگ بگولہ ہونے کی بجائے اطمینان کا تاریخی مظاہرہ کر رہا تھا۔

"فرمائیں۔۔میں اپنا قیمتی وقت برباد کرنے کو تیار ہوں۔۔۔"اس نے گاڑی سگنل پر روکی تھی۔

"سنا ہے تمہارے بھائی نے ٹاپ کیا ہے۔۔ہمارے ملک کو ایسے ہی قابل بچوں کی ضرورت ہے مگر افسوس ہم اسے آج کھو دیں گے۔۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو؟"اس نے سٹیئرنگ ویل کو سختی سے پکڑا تھا۔

"بیس منٹ ہے تمہارے پاس۔۔۔اپنے بھائی کی زندگی بچا سکتی ہو تو بچا لو ورنہ وہ بھی تمہارے ابا کو کمپنی دینے اس کے پاس ہی پہنچ جائے گا۔۔"ہاشم حقارت سے بولا تھا۔

"ہاشم بخاری۔۔"

"زمل حیدر یور ٹائم سٹارٹس ناو۔۔۔"آخری جملہ کہتے ہی وہ رابطہ ختم کر گیا تھا۔

ہاشم کی کال بند ہوتے ہی سگنل کھلا تھا۔اس نے گاڑی ممکنہ رفتار سے چلاتے ہوئے حیدر کے کالج تک کا سب سے مختصر ترین راستہ عبور کیا تھا۔ساتھ ہی سعید کو فوراً حیدر کے کالج پہنچنے کا پیغام بھی بھیج دیا تھا۔وہ جیسے ہی کالج کے مرکزی دروازے کو عبور کرتی اندر داخل ہوئی تو وہاں چھٹی کا وقت ہونے کے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

باعث الگ گہما گہمی مچی تھی۔حیدر کی عادت تھی کہ کالج کے اوقات میں اس کا نمبر بند ہی رہتا تھا۔اس کا نمبر راستے سے لے کر کالج آنے تک بند ہی مل رہا تھا۔

"آپی جان۔۔"اسے گاڑی کے پاس کھڑا دیکھ کر حیدر دوڑتے ہوئے وہاں پہنچا تھا۔

'حیدر گاڑی میں بیٹھو۔۔"اس نے فوراً گاڑی کا پہلا دروازہ کھولا تھا۔

"آپی جان ہوا کیا ہے۔۔"اسے زبردستی گاڑی میں بیٹھانے کی وجہ سمجھ نہ آئی تھی۔

"تم بیٹھو۔۔"زمل نے جیسے ہی اسے گاڑی میں بیٹھانے کے لئے دھکیلا تھا تو عقب سے تین گولیاں یکے بعد دیگرے چلی تھیں۔وہ اسکی ڈھال بننے کے لئے آگے بڑھی ہی تھی کہ حیدر کی سفید شرٹ مکمل طور پر خون آلود ہو چکی تھی۔گولیوں کی آواز سنتے ہی کالج پارکنگ میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔سب لوگ اپنی جان بچانے کے لئے یہاں سے وہاں دوڑ رہے تھے مگر وہ گولی جو جان لینے آئی تھی اسے اپنا حدف بنانے میں کامیاب بھی ہو چکی تھی تبھی دور عمارت سے گولی چلانے والا اسی لمحے نو دو گیارہ ہوا تھا۔

"آپی جان آپی جان۔۔۔"حیدر کو محسوس ہوا تھا کہ اس پر جھکی زمل کا وجود بے جان پڑ چکا ہے۔اسنے زمل کو خود سے دور کیا تو وہ اسکے بازوؤں میں گری سانس نہ ہونے کے برابر لے رہی تھی۔تین میں سے ایک گولی اس کے بائیں بازو کو چیرتی حیدر کے کان کے بالکل قریب سے گزر کر پچھلی گاڑی کا شیشہ توڑنے میں بھی کامیاب ہوئی تھی جبکہ دوسری گولی اسکی کمر سے آر پار ہوئی تھی۔حیدر کو ڈھانپنے کے باعث اسکے زخموں سے برامد ہوتا لہو حیدر کو بھگو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"زمل۔۔"حیدر اس کا سر گود میں لئے چہرہ تھتھپا ہی رہا تھا تبھی سعید اپنے عملے کے ہمراہ وہاں پہنچا تھا۔

"یااللہ۔۔۔زمل۔۔۔"اسے گود میں اٹھائے سعید ہسپتال کو دوڑا تھا جبکہ حیدر تو بہن کی حالت پر کپکپاتے ہوئے رونے لگا تھا۔پورے راستے اسنے زمل کو خود سے لگا کر رکھا تھا۔وہ بہت آہستگی سے سانس لے رہی تھی اور سعید اتنی ہی برق رفتاری سے گاڑی چلا رہا تھا۔

اسے ہسپتال لاتے ساتھ ایمرجینسی میں داخل کیا گیا تھا۔تمام قانونی کاروائی سعید نے پلک جھپکتے مکمل کی تھی۔

"زمل۔۔کیسی ہے؟"سعید کی کال آتے ہی حمزہ میٹنگ چھوڑ کر ہسپتال دوڑا چلا آیا تھا۔

"آپی جان کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو معاف نہیں کروں گا حمزہ بھائی۔۔میری جان بچانے کے لئے وہ۔۔"اس کے گلے لگا حیدر پھوٹ پھوٹ کر رو یا تھا۔

"آپریشن چل رہا ہے۔۔"سعید بھی جس نامیدی سے بولا تھا حمزہ کو معاملہ پیچیدہ ہی لگا تھا۔

"امل کہاں ہے؟"اس نے گردونواح دیکھا تو امل کہیں نہیں تھی۔

"اس نے تو رو رو کر ہسپتال سر پر اٹھا رکھا تھا۔بڑی مشکل سے گھر بھیجا ہے اسے۔۔"سعید کے لئے دگنی پریشانی ہی یہ تھی کہ زمل کے علاوہ امل اور حیدر نے الگ رو رو کر ہسپتال سر پر اٹھا لیا تھا تبھی سعید نے امل کو پولیس کی نگرانی میں گھر بھجوا دیا تھا۔

"ممانی جان۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"کسی کو کچھ نہیں پتہ۔۔"حمزہ سے بات کرتے کرتے موبائل پر آئی کال سننے وہ کوریڈور سے باہر نکل گیا تھا۔

امل گھر پہنچی تو دروازے سے ہی ہسپتال واپس جانے کا دل کیا تھا۔معید کافی دیر سے اسے کال پر تسلیاں دے رہا تھا۔اب سات سمندر پار سے وہ یہی کر سکتا تھا مگر امل کی جو کیفیت ہو چکی تھی وہ زمل کے ہوش میں آنے تک تبدیل ہونے والی نہ تھی۔

"اما۔۔"ماں کو دیکھتے ہی وہ کندھے سے سر لگا کر رونے لگی تھی۔

"امل کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو؟"ماہین کا دل تو اس کی سسکیاں سن کر بیٹھا جا رہا تھا۔

"وہ مام آپی۔۔"ہچکیوں کے باعث جملوں کی ادائیگی بھی محال تھی۔

"پھر سے ڈانٹ دیا اسنے۔۔گھر آنے دو کان کھینچتی ہوں اسکے پر تم دونوں بھی تو اسی کے قابو آتے ہو مجھ سے تو ایک بھی نہیں ڈرتا۔۔"اسے صوف پر بیٹھاتے ہوئے ماہین نے خود سے لگائے تھپکی دی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"اس وقت کہاں سے آرہے ہو تم؟اما کتنی پریشان ہو رہی تھیں۔۔تم سے بات کر رہی ہوں۔۔"حیدر رات گئے گھر آیا تو وہ ہال میں اسکی منتظر بیٹھی تھی۔

"آپی جان اب آپ اپنے گھر کی ہو گئی ہیں تو بہتر ہو گا کہ ہمارے معاملات کو چھوڑ کر اپنے گھر پر توجہ دیں۔۔"اسنے اکھڑے ہوئے لہجے میں جوابی ٹوک لگائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"شادی کے بعد گھر ضرور بدلتا ہے مگر رشتوں پر حق نہیں۔۔میں اس گھر کے معاملات میں نہیں۔۔اپنے بھائی کی زندگی میں مداخلت کا حق ضرور رکھتی ہوں۔۔کہاں سے آرہے ہو تم اس وقت بتاو مجھے۔۔"ایک غلطی اس پر بدتمیزی نے زمل کا پارا مزید چڑھا دیا تھا۔

"آپ کو فیس نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔اسلئے دیر سے آیا تھا مگر آپ نے تو قسم کھا رکھی ہے ہماری زندگی عذاب کرنے کی۔۔مہربانی کریں اور اپنا گھر بسائیں۔۔ہماری ماں کو مزید دکھ مت دیں۔۔"دونوں ہاتھ جوڑے وہ غم و غصے سے پھٹ پڑا تھا۔

"اتنی ناقابل برداشت ہو گئی ہے میری موجودگی تم دونوں کے لئے تو چلی جاوں گی لیکن جب جب تمہیں میری ضرورت پڑے گی۔۔۔تمہاری اجازت کے بغیر تمہاری زندگیوں میں مداخلت بھی کروں گی۔۔"دونوں بہن بھائی کو باری باری دیکھتے ہوئے وہ بھی مشتعل ہوئی تھی جو ماں کی معافی کے باوجود اس سے دل میلا کر کے ابھی تک بیٹھے تھے۔

"ہم اب بڑے ہو گئے ہیں آپی جان آپ پلیز اپنی زندگی پر دھیان دیں ہم پر نہیں۔۔"امل نے بھی ٹوکدار لہجے میں اسے ہی سمجھایا تو وہ وہاں مزید نہ رکی تھی۔

"آپی جان ہم ابھی اتنے بڑے نہیں ہوئے کہ آپ ہمیں یوں چھوڑ کر چلی جائیں پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔"اپنی بدتمیزیاں یاد کرتے ہوئے کوریڈور کے سٹول پر بیٹھا حیدر مسلسل روئے جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا آپریشن کامیاب ہوا تھا مگر خون کا ضایع ہونے کے باعث حالت ابھی تک سنبھلی نہ تھی۔سعید نے اسی سلسلے میں امل کو کال ملا کر ہسپتال واپس بلایا تھا۔

"ہیلو امل جلدی ہاسپٹل آو۔۔زمل کی حالت بہت سیریس ہے۔۔"

"کیا ہوا ہے زمل کو؟"دوسری جانب ماہین کا کلیجہ منہ کو آیا تھا.

"آنی جان۔"سعید کے پاس جیسے الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے۔

"کیا ہوا ہے میری بیٹی کو سعید؟"ماہین کی آواز بھی لرکھڑائی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کفیل ایک کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا تمہارے لوگوں سے۔۔۔اس لڑکی کو نہیں۔۔اسکے بھائی کو مارنا تھا۔۔"ہاشم نے کفیل کو کال ملا کر خوب لعن طعن کی تھی۔

"وہ خود بیچ میں آ گئی ہاشم۔۔"کفیل بھی ابھی تک صدمے میں ہی تھا۔

"اب دعا کرو کہ وہ زندہ نہ بچے ورنہ ہم مارے جائیں گے۔۔"خوف کے مارے ہاشم بخاری کے بھی اوسان خطا ہو چکے تھے۔

"میں اب کیا کروں؟"کفیل کو اپنی پڑی تھی۔

"اپنے لوگوں کو لے کر غائب ہو جاو۔۔سعید ہر قیمت پر اصل مجرم تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔۔"زمل کے ساتھ ساتھ اسے سعید کا بھی خوف تھا جو زمل کے معاملے میں کم از کم کسی کو بخشنے کا ظرف نہیں رکھتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے ہم کچھ دن رابطے میں بھی نہیں رہیں گے اب۔۔"ہاشم نے بھی اپنی جان بچائی تھی۔کفیل کے پکڑے جانے کا ملطب تھا اسکی بربادی جو اسے کسی صورت گوارا نہ تھی۔

"آنی جان۔۔"ماہین دوڑتی ہوئی آئی سی یو کی جانب بڑھ رہی تھی جب سعید نے اسے راستے میں روک لیا تھا۔

"میری بیٹی۔۔"ماہین پر بھی دوبارہ کپکپی طاری ہوئی تھی۔حیدر کے بعد اب اسکے عکس کو کھونے کا حوصلہ کہاں سے لاتی؟

"امل تم جاو۔۔"ماہیں کو کندھوں سے تھامتے ہوئے حمزہ نے امل کو اندر بھیجا تھا۔

"ممانی کچھ نہیں ہوگا اسے۔۔بلٹس نکال دی ہیں ڈاکٹرز نے۔۔"اسے بینچ پر بیٹھاتے ہوئے وہ خود بھی پنجوں کے بل اسکے گھٹنوں میں بیٹھا تھا۔

"ناناجان نانی جان پلیز دعا کریں۔۔"اس نے سر اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا جن کی آنکھوں سے بے انتہا خوف جھلک رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جو کوئی بھی اسکے پیچھے ہوا مجھ سے نہیں بچے گا۔۔چاہے وہ اپنا ہو یا پرایا۔۔"سعید نے وہاں آتے ہاشم بخاری کا چہرہ دیکھا تو اسکا رنگ خوف کے مارے سیاہ پڑا تھا۔

"مگر ایسا کر کون سکتا ہے؟"جہانگیر شاہ تو ابھی تک کچھ سمجھنے سے قاصر تھے کہ کس میں اتنی ہمت آگئی جو ان کی پوتی پر قاتلانہ حملہ کرنے کی جرات کر بیٹھا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت جلد پتہ چل جائے گا۔۔"سعید جس معنی خیزی سے بولا تھا ہاشم کو اپنی گردن پر کسی کی مضبوط پکڑ کا گمان ہوا تھا۔ہاشم تو طبیعت کی خرابی کا بہانہ بنا کر دو گھنٹے بعد گھر چلا گیا تھا مگر باقی سب لوگ رات گئے تک ہسپتال میں ہی ڈیری جما کر بیٹھ گئے تھے۔آپریشن کی کامیابی کے بعد بھی خطرہ پوری طرح نہ ٹلا تھا۔خدشہ یہی تھا کہ اگلے چوبیس گھنٹے میں اگر اسے ہوش نہ آیا تو وہ کومہ میں بھی جا سکتی ہے۔

"ڈاکٹرز کچھ بتا کیوں نہیں رہے امل؟"بارہ گھنٹے سے وہاں بیٹھ بیٹھ کر ماہین اور رعنا بیگم کی اپنی طبیعت بگڑنے کے قریب تھی۔

"مام آپی کو ہوش آجائے گا صبح تک۔۔۔آپ لوگ گھر جائیں۔۔۔اتنے لوگوں کو یہاں رکنے کی اجازت نہیں ملے گی۔۔"امل نے جھجھکتے ہوئے کہا تھا۔

"وہ جب تک ہوش میں نہیں آتی ہم کہیں نہیں جائیں گے۔۔"ماہین سے پہلے جہانگیر شاہ نے انکار کر دیا تھا۔

"داداجان پلیز سمجھنے کی کوشش کریں۔۔آپ لوگوں کو اپنے آرام کا خیال کرنا چاہئے۔۔"سعید نے التجا کی تھی۔

"ڈیڈ مام۔۔۔ماہین بھابھی صرف آپ کی سنیں گی۔۔۔انہیں سمجھائیں۔۔"ردا نے ماہین کی طرف انکی توجہ دلائی جو بے جان بت بنی اسی کمرے کے دروازے کو گھوری جا رہی تھی جہاں زمل مشینوں میں جکڑی زندگی موت کی کشمکش میں بے حال پڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے۔۔"جہانگیر شاہ نے کچھ کچھ فاصلے پر بیٹھی ماہین کے پاس جا کر سر پر ہاتھ رکھا تو وہ نفی میں گردن ہلا گئی تھی۔

"میں نہیں جاوں گی ڈیڈ۔۔میں نے اسے اکیلا چھوڑ دیا تو وہ بھی حیدر کی طرح مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی۔۔"انکے ہاتھ پر چہرہ رکھے وہ اتنے گھنٹوں میں پہلی بار کھل کر روئی تو سب کی ہی آنکھوں میں سمندر امڈ آیا تھا۔

"وہ نہیں جائے گی۔۔"رعنا بیگم نے اسکا شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دلاسہ دیا تھا۔

"آنٹی وہ میری کوئی بات نہیں ٹالتی۔۔میں ایک بار پکاروں گی تو اٹھ جائے گی۔۔"

"ممانی جان زمل کی ذمہ داری آپ نے مجھے دی ہے نا۔۔میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔آپ گھر جائیں آرام کریں۔۔"حمزہ کو یقین تھا کہ وہ اسے انکار نہیں کرے گی۔

"لیکن!"

"پلیز۔۔آپ کو زمل کی قسم۔۔وہ ہوش میں آئے گی تو بہت لڑے گی مجھ سے کہ میں نے آپ کا خیال نہیں رکھا۔۔"اسنے زبردستی ماہین کو بینچ سے اٹھاتے ہوئے منت سماجت کی تھی۔

"مام پلیز آپ لوگ گھر جائیں۔۔ہم ہیں یہاں۔۔"امل کے اصرار پر دادا دادی ماہین کو لئے گھر چلے گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

فجر کے قریب وہاں صرف حیدر اور امل ہی موجود تھے۔حمزہ اور سعید ہسپتال کے اندر ہی بنی مسجد میں نماز کی ادائیگی کے لئے گئے تھے۔

"حیدر امل حیدر۔۔"نرس اس کا بی پی جانچنے آئی تو وہ غنودگی میں بڑبڑا رہی تھی۔

"ڈاکٹر ان کو ہوش آگیا ہے۔۔"نرس عجلت میں باہر آئی تھی۔

"آپی جان۔۔میں ان سے مل سکتا ہوں؟"باہر بیٹھا حیدر اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"رکو حیدر۔۔"امل نے اسے بازو پکڑ کر روکا تھا۔

"انہیں ہوش آگیا ہے نا بچے۔۔۔تھوڑا انتظار کر لو۔۔"امل نے بمشکل اسے روکا تو وہ دروازے پر لگے شیشے سے پار دیکھ کر خود کو بہلانے لگا تھا۔

"امل۔۔حیدر۔۔"ڈاکٹر نے ملنے کی اجازت دی تو وہ دونوں ہی دیوانہ وار اندر بھاگے تھے۔وہ اب بھی غنودگی کے عالم میں ہی تھی۔

"حیدر۔۔"اسے دو گھنٹے بعد دوبارہ ہوش آیا تو حیدر ہاتھ تھامے ہی اسکے سرہانے بیٹھا تھا۔

"آپی جان۔۔"اپنا نام سنتے ہی اسنے جھک کر زمل کا ماتھا چوما تھا۔

"حیدر۔۔"اسکی آنکھیں تکلیف کی شدت سے بند ہوئی تھیں۔

"یہ ٹھیک ہے اسے کچھ نہیں ہوا۔۔۔"وہاں آتی امل نے اسکے کان کے قریب ہو کر بتایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپی جان میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔پلیز آپ بھی ٹھیک ہو جائیں۔"حیدر نے اسکا ہاتھ چومتے ہوئے دوبارہ سینے سے لگایا تھا۔

"شی از فائین ناو۔۔ڈاکٹر امل آپ کا تو یہ پیشہ ہے پھر بھی آپ۔۔"اسکی تفصیلی رپورٹس صبح آئی تو ڈاکٹر نے سب کو خوشی کی خبر سنائی تھی۔

"وہ میری زندگی ہیں ڈاکٹر۔۔۔ہمارا رشتہ اس دنیا میں آنے سے بھی بہت پہلے کا ہے۔انکو اذیت میں نہیں دیکھ سکتی۔۔"

"شی از ویری لکی ان کے پاس آپ جیسے بہن بھائی ہیں۔۔"وہاں موجود عملے نے بھی پہلی بار ان بہن بھائی کی ایسی مثالی محبت دیکھی جہاں مریض سے زیادہ اسکے اپنے تڑپ رہے تھے۔

"لکی تو ہم ہیں کہ وہ ہماری آپی جان ہے۔۔"حیدر کی بات پر سب ہی بیک وقت مسکرائے تھے۔

"آپی جان تھینکس آپ نے ہمیں معاف کر دیا۔بس جلدی جلدی ٹھیک ہو جائیں۔۔ہمیں ضرورت ہے آپ کی بہت زیادہ۔۔"حیدر ابھی تک اسی خون آلود شرٹ میں اس کے پاس سے ہلنے کا بھی روادار نہ تھا۔

"روتوں اب بس بھی کرو۔۔بی آمین یار۔۔"حمزہ نے اس کے مسلسل رونے کا مزاق اڑایا تھا۔

"یہ آپ بول رہے ہیں۔۔مجھ سے زیادہ تو آپ روئے ہیں۔۔بتاوں گا آپی کو۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں گھر کال کر دیتی ہوں۔۔چلو حیدر۔۔"امل نے حیدر کو آنکھ سے اشارہ بھی کیا تھا کہ حمزہ کو وہاں اکیلا چھوڑے مگر وہ ڈھیٹ بنا بیٹھا رہا۔

"مگر آپی۔۔"

"چلو۔۔تمہاری دوسری شرٹ لائی ہوں جا کر چینج کرو۔۔"اسے کھینچ کر اٹھاتی وہ کمرے سے لے گئی تاکہ حمزہ کچھ وقت اکیلے میں اسکے ساتھ گزار سکے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مام ڈید بھائی کی کال آئی ہے۔۔بھابھی کو ہوش آگئی ہے۔۔"ثناء اعلانیہ انداز میں بولتی ہوئی کمرے سے نکلی تھی۔

"یا اللہ تیرا شکر۔۔"مصلے سے اٹھتی ردا بھی خدا کے حضور شکر گزار ہوئی تھی۔

"بچ گئی وہ۔۔۔حیدر کی اولاد اس سے بھی زیادہ ڈھیٹ ہے ورنہ ان سب کے بعد تو اس کا باپ بھی نہ بچتا مگر یہ تو مالک الموت بن گئی ہے میرے لئے۔۔"ہاشم نے ماتھے پر آیا پسینہ رومال سے پونچھا تھا۔

"ہمیں بھی ہاسپٹل چلنا چاہئے ہاشم۔۔"ردا نے نم آنکھوں سے فرمائش کی تھی۔

"ہاں چلو۔۔"ہر بڑاتا ہوا وہ گھر سے نکلا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آپی جان اتنا ستایا آپ نے اپنے چھوٹے کو۔۔دیکھیں کیا حالت ہو گئی ہے میری رو رو کر۔۔"صبح سے اسکے ہوش میں آنے کے بعد حیدر اسکے پاس بیٹھا کان کھائے جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم نے کم رلایا ہے مجھے۔۔۔بہت برے ہو۔۔تم سوتیلے ہو۔۔"درد کی کیفیت میں اس کا کیا جانے والا گلا بھائی کو اور بھی شرمسار کر رہا تھا۔

"اچھا سوتیلے بھائی کے لئے کوئی گولی کھاتا ہے؟"اسنے بہن کے گالوں پر بہتے آنسو نرمی سے صاف کئے تھے۔

"دو کی جگہ چار گولیاں بھی کھا سکتی ہوں۔۔تم دونوں مجھے بے حس سمجھتے ہو مگر میں مر بھی سکتی ہوں تم دونوں کے لئے۔۔"اسکی دبی دبی آواز ان دونوں کو ہی طمانچوں کی طرح محسوس ہوئی تھی۔

"اللہ نہ کرے کہ آپ کو کچھ ہو آپی جان۔۔"حیدر نے روتے ہوئے معذرت کی تھی۔

"ہم بے حس ہو گئے تھے۔۔ہمیں معاف کر دیں۔۔"امل بھی سسک کر بولی تھی۔

"ایسا مت کریں آپی جان۔۔میں مر جاوں گا آپ کے بغیر۔۔"اسکی خاموشی ان دونوں تڑپا رہی تھی۔

"بہت ماروں گی تمہیں اگر دوبارہ ایسی بکواس کی تو۔"حیدر کی زبان سے موت تذکرہ ہی اسکی روح کو چھلنی کر گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم جان ہو میری۔۔۔تم دونوں کو کچھ ہو گیا تو اباامما کو کیا جواب دوں گی۔۔"اسنے ہاتھ سامنے پھیلا کر دونوں کو ہاتھ تھامنے کا اشارہ کیا تھا۔

"ہم تینوں اب نہیں لڑیں گے اور نہ ایک دوسرے سے دور ہونگے۔۔"امل نے اسکی پھیلی ہتھیلی پر ہاتھ دھرا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پرامس۔۔"اسنے وعدہ مانگا۔

"پکاپرامس۔۔"حیدر نے بھی اپنا ہاتھ رکھ کر حامی بھری تھی۔

"تو یار اب گلے لگ جاو۔۔میرے سب زخم بھر جائیں گے۔۔"اسکا تھکے تھکے انداز پر وہ دونوں ہی اس سے جا لپٹے تھے۔

"ہم آ جائیں؟"ان تینوں کو اتنے دنوں بعد اتفاق میں دیکھ کر ماہین کا دل مطمعین ہوا تھا۔

"اما۔۔"زمل نے اسے دیکھا ہی تو اپنا ہر درد بے اثر محسوس ہوا تھا۔

"بہت بری بیٹی ہو تم۔۔"وہ آنسو روکتے ہوئے چل کر قریب آئی تھی۔

"اور اس سے بھی بری پوتی۔۔"کمرے میں داخل ہوتی رعنا بیگم بھی شکوہ گزار ہوئی تھیں۔

"اما میں ٹھیک ہوں۔۔"ماہین کو اپنا جائزہ لیتا دیکھ کر وہ ہر درد ہی چھپا گئی تھی۔

"تم نے مجھے سب سے زیادہ تنگ کیا ہے زمل۔۔سب سے نالائق اولاد ہو تم میری۔۔"

"ابا پر جو گئی ہوں۔۔"اسکے مزاق پر ماہین بھی مسکرائی تھی۔

"پاگل۔۔"اسکے گال پر ہلکا سا تھپڑ لگاتی وہ لاڈ سے بولی۔

"اب ہم مل لیں۔۔"رعنا بیگم دور کھڑے کھڑے پوتی کو گلے سے لگانے کے لئے تڑپ رہی تھیں۔

"گرینی کی جان۔۔"ماہین کے پاس سے اٹھتے ہی وہ اس کے چہرے پر جھکی تھیں۔

"میرا حیدر جونیئر۔۔"اس کا باپ سے موازنہ کرنا ہی اس کا مان بڑھا دیا کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت ڈرا دیا تم نے ہمیں بچے۔۔" جہانگیر شاہ بھی وہاں آتے ساتھ گلا کر گئے تھے۔

"پر یہ سب۔۔" ماہین کے سوال پر زمل کو سانپ سونگھ گئے تھے۔

"وہ سب معاملات میں دیکھ رہا ہوں دادا جان۔۔زمل کو ان معاملات سے دور رکھنا ہی بہتر ہے۔۔اور آئندہ یہ بغیر سکیورٹی گھر سے نکلی تو حمزہ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔۔" کال سے فارغ ہوتا سعید اس کو سب سوالوں سے فراغت بخش گیا تھا۔

"بالکل بھی نہیں۔۔۔" حمزہ تو بس ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے جا رہا تھا۔

صبح سے شام تک اسکے گرد و نواح چاہنے والوں تانتا بندھا ہوا تھا۔حمزہ بیچارہ تو اس کے ہوش میں آنے سے لے کر اب تک سکون سے بات تک کرنے میں بھی ناکام ہوا تھا۔

"تمہارا نمبر نہیں آیا؟" کمرے کے باہر سے گزرتے سعید نے اسے سینے سے بازو لگائے گم صم دیکھا تھا۔

"اس کے چاہنے والوں کی فہرست ہی بہت طویل ہے۔۔" اس کا جواب سن کر سعید بھی مسرت سے مسکرا دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یو آر لکی مین۔۔" سعید نے اسکا تھانہ تھپتھپاتے ہوئے حسرت بھرے انداز میں کہا تھا۔

"یس آئی ایم۔۔" اسے بھی یہ اپنی خوش نصیبی لگی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آرام سے بیوی۔۔ابھی گر جاتی۔۔" حمزہ کمرے میں وارڈ میں آیا تو وہ واکر کی مدد سے چلنے کی کوشش کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں یاد آگئی میری؟"اسنے سامنا ہوتے ہی شکوہ کر دیا۔

"تمہیں بھولا ہی کب تھا۔۔"اسنے بھی جوابی وار کیا تھا۔

"تو کہاں چلا کاٹ رہے تھے تین ہفتوں سے؟"سوال بے اختیار اسکے لبوں پر آیا تھا۔

"تم مجھے مس کر رہی تھی؟"حمزہ نے اسکے شکوے سے اپنے مفاد کے مطابق نتیجہ اخذ کیا تھا۔

"بد قسمتی ہے آپ شوہر ہے میرے حمزہ بخاری صاحب۔۔"

"بد قسمتی آپ کی یا میری؟"

"حمزہ۔۔آوچ۔۔"اسنے جیسے ہی مارنے کی نیت سے وار کرسے ایک ہاتھ ہٹایا تو توازن بگڑنے کو تھا۔

"آرام سے بیٹھو۔۔جان نکل گئی تھی میری۔۔پہلے ہی میں تم سے خفا ہوں۔۔تمہیں اتنا بڑا رسک لینے کی کیا ضرورت تھی زمل۔۔"حمزہ نے اسے سہارہ دیتے ہوئے واپس بستر پر بیٹھایا تھا۔

"خود سے جڑے رشتوں میں جان بستی ہے میری۔۔"اب وہ کیا بتاتی کہ یہ اسی کے باپ کی کرم نوازی ہے!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے یہ شرف کب حاصل ہو گا؟"وہ آنکھوں میں جھانکے سوال گو ہوا تھا۔

"قیامت کے تیسرے دن۔۔ویسے میں مر جاتی تو تمہیں دوسری شادی کرنے کا موقع مل جاتا۔۔"

"وہ تو میں اب بھی کر سکتا ہوں مگر اس عبرتناک تجربے کے بعد دوسری کی حسرت کون کرے گا؟"اس کا ہر جواب سوال سے زیادہ پیچیدہ ہوتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا تو تم روئے کیوں تھے؟"اسنے بھی شوہر کی دکھتی رگ پکڑی تھی۔

"وہ تو خوشی کے آنسو تھے۔۔"

"انتہائی دو منہ والے انسان ہو تم۔۔"اس کا بات بدلنا زمل کی تیوری چڑھا گیا تھا۔

"اوئے۔۔آرام کرو اب۔۔"زخمی حالت میں بھی اسکا تھپڑ حمزہ کا کندھا دکھا گیا تھا۔

تین ہفتوں بعد اسے ہسپتال سے گھر بھیجا گیا تو ماہین اسے شاہ ولا ہی لے آئی تھی جس پر حمزہ یا ردا نے بھی کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔وہاں زمل کا بہتر خیال رکھا جا سکتا تھا۔

"میری آپی جان اب آرام کریں آپ۔۔"حیدر نے اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔

"ایسے نہیں۔۔"

"میری پیاری آپی جان۔۔"اسے کندھے سے لگائے حیدر بھی وہیں نیم دراز ہوا تھا۔

"تمہیں اندازہ بھی نہیں کہ اس ہگ کو کتنا مس کیا ہے میں نے؟"وہ فرط جذبات سے بولی تھی۔

"میں نے بھی۔۔"اسکی کیفیت بھی بہن سے مختلف نہ تھی۔

"میرا بچہ۔۔"

"میری اما۔۔"

"مجھے بھی جوائن کرنا ہے۔۔"امل دور سے یہ منظر دیکھ کر روہانسی۔

"آجاو پھر۔۔"زمل کی پیشکش کرنے کی دیر تھی کہ اسنے بھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جس دن وہ گھر آئی تھی پھپھو کا سارا خاندان بھی شاہ ولا ہی چلا آیا تھا۔رات گئے تک سب وہیں رکے تھے۔حمزہ کا تو گھر جانے کا کوئی خاص ارادہ بھی نہ تھا۔اسکے دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا تھا۔

"اپنا بہت بہت خیال رکھنا مسز حمزہ بخاری۔۔آئی رئیلی لوّیو۔۔تمہیں خود سے دور کرنے کا بالکل دل نہیں چاہ رہا مگر مجبوری ہے۔۔تم ٹھیک ہو جاو پھر میکے نہیں آنے دوں گا تمہیں یاد رکھنا۔۔"وہ بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی جب وہ چلتا ہوا کمرے میں آیا اور اسکے پاس بیٹھتے ساتھ اس کو خود سے لگائے سر سینے پر رکھ کر اسے اپنی دھڑکنوں کی بے قراری محسوس کروائی تھی۔

"اپنا بہت بہت خیال رکھنا زوجہ عزیز۔۔۔"کافی دیر بعد اسے خود سے الگ کرتے ہی حمزہ نے اسکا ماتھا چوما تھا۔

"اسے کیا ہو گیا ہے۔۔میرا دل۔۔۔امل مجھے ہارٹ اٹیک ہو رہا ہے امل۔۔"اسکی حرکتوں پر وہ جیسے پتھر کی ہو گئی تھی مگر اسکے اٹھ کر جاتے ہی دل پسلیاں توڑ کر باہر چھلانگ لگاتا محسوس ہوا تھا۔

"آپ کی ہارٹ بیٹ اتنی تیز کیوں ہو گئی ہے؟"اسکی چیخ و پکار سنتی امل کمرے میں آئی تو سب سے پہلے اسکا بی پی جانچا تھا پھر دل کی بے لگام دھڑکنوں نے اسے بھی چونکا دیا تھا۔

"پتہ نہیں۔۔"اسکے ماتھے پر پسینے کی بوندیں پھوٹی تھیں۔

"کانپ کیوں رہی ہیں آپی جان؟"امل نے اسکا ماتھا رومال سے صاف کیا تھا۔

"مجھے کچھ ہو رہا ہے۔۔"اسنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا؟"

"پتہ نہیں۔۔حمزہ چلا گیا؟"

"باہر ہی ہیں۔۔بلادوں انہیں؟"وہ بیڈ سے اٹھنے ہی والی تھی جب زمل نے اسکا ہاتھ خوف سے تھام لیا تھا۔

"کوئی ضرورت نہیں۔۔میرے پاس رہو بلکہ اما کو بلادو پلیز۔۔یہیں سے کال کرو۔۔"

"اچھا بابا کانپنا تو بند کریں۔۔"اسکا کانپنا امل کو بھی ڈرا رہا تھا۔

"مجھے اس پاپا بوائے کو سنانی چاہیئے تھی۔۔زمل تمہاری بولتی کیوں بند ہو گئی تھی اس وقت؟"اسکے کندھے پر سر رکھے وہ دل ہی دل میں حمزہ کو کوسنے لگی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کیسی ہو؟"آج تقریبا ایک مہینے بعد انکا سامنا ہوا تو وہی منظر زمل کی آنکھوں کے سامنے تروتازہ ہوا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔"اسے دیکھتے ہی وہ کمرے کی بالکنی کو چل پڑی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔"حمزہ بھی اسکے پیچھے چلتا چلتا وہیں آ گیا تھا۔

"دیکھو حمزہ۔۔مجھ سے دور رہ کر بات کیا کرو اور جو حرکت تم نے اس دن کی ہی تھی دوبارہ مت کرنا۔۔مجھے زہر لگتی ہیں ویسی حرکتیں۔۔"اسنے انگلی اٹھاتے ہوئے باقائدہ دھمکی دی تھی۔

"کس حرکت کی بات کر رہی ہو تم؟"اسنے معصومیت سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ وہ۔۔تم نے اس دن جو کیا۔۔"

"کس دن؟"اسنے گال پر انگلی رکھے سوچنے کی اداکاری کی تھی۔

"تم جان بوجھ کر مجھے تنگ کر رہے ہو نا!"زمل بھی اسکی سب چالاکیاں لمحوں میں سمجھ گئی تھی۔

"مسز حمزہ بخاری میرا حق اس سے بہت زیادہ ہے مگر میں صرف اس دن کا انتظار کر رہا ہوں جب تم دل سے مجھے قبول کرو گی۔۔اور اگر میں تھوڑا بے تکلف ہو گیا تو کوئی گناہ تو نہیں کر دیا۔۔محبت کرتا ہوں تم سے۔۔فکر کرتا ہوں تمہاری۔۔"بالکنی کی منڈیر سے ٹیک لگائے وہ اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

"یہ سب دور رہ کر بھی کیا جا سکتا ہے۔۔"اسنے کلس کر کہا تھا۔

"اچھا اتنا دور ٹھیک ہے؟"حمزہ نے دو قدم اور اسکی طرف بڑھائے تھے۔

"اتنا دور ٹھیک ہے۔۔"وہ مزید چار قدم کا فاصلہ اختیار کر گئی تھی۔

"بڑی ہو جاو بچی نہیں ہو تم۔۔"اسکا بے رنگ چہرہ حمزہ کو اور شوخ ہونے کا حوصلہ دے رہا تھا۔

"حمزہ بھائی آپ لوگ آج آپی جان کو لے کر جا رہے ہیں؟"وہاں دوڑ کر آتا حیدر ابھی تک صدمے میں تھا۔

"ہاں بہت ہو گیا میکے میں آرام۔۔"وہ ٹھاٹھ سے بولا تھا۔

"مجھے ابھی کچھ دن اور رکنا ہے۔۔"

"کیوں؟"اسنے بات مکمل ہونے سے قبل ہی سوال کر لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اماتم سے بات کرلیں گی۔۔"زمل اب اس سے مخاطب بھی سوچ سوچ کر ہو رہی تھی۔

"ان سے میں خود بات کرتا ہوں۔۔"

"شکر ہے گیا۔۔یہ بندہ میرا دل بند کروائے گا۔۔"حمزہ کے جاتے ہی اسنے دل پر ہاتھ رکھا جو پرندے کی مانند پھر پھڑا رہا تھا۔

"آپ کی ہوائیاں کیوں اڑی ہوئی ہیں؟"حیدر نے اسکے چہرے کو بغور دیکھا۔

"نہیں۔۔وہ اچانک سے نیند ٹوٹی تو اسلئے۔"

"حمزہ بھائی کتنا خیال کرتے ہیں آپ کا۔۔آپی جان یو آر سو لکی۔۔"بہن کو خوش اور مطمعین دیکھ کر اس کے بھی سب تحفظات دور ہوئے تھے۔

"قبر کا حال مردہ ہی جانتا ہے۔۔"وہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔

رات کے آخری پہر وہ چار لوگ غیر قانونی اسلحہ بیرون ملک سمگل کرنے کے لئے کام میں لگے تھے۔ صبح تک ہر صورت یہ جگہ انہیں خالی کرنی تھی تبھی آج رات یہ کام ختم کرنا بھی لازمی ہو گیا تھا۔

"جلدی جلدی ہاتھ چلاو۔۔"ان کا بڑا مالک چل کر سر پر آ کھڑا ہوا تھا۔

"ہینڈز اپ۔۔"اسی دم پولیس چاروں اطراف سے گودام میں داخل ہوئی تھی۔

"پولیس۔۔"ایک آدمی نے کھڑکی سے چھلانگ لگانے کے لئے دوڑ لگائی تو سعید نے اسکی ٹانگ کا نشانہ باندھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"لے کر چلوانہیں۔۔"ان سب کو پولیس نے حراست میں لیا تھا۔وہ یہاں پکڑنے تو ایک مجرم کو آیا تھا مگر باقی چار بھی دھرے جا چکے تھے۔

"مگر وہ ان تک پہنچا کیسے؟"ہاشم کی حالت اس لمحے خوف سے قابل رحم ہوئی تھی۔

"اس نے وہاں کی صوبائی پولیس کے ساتھ مل کر یہ سب کیا ہے۔۔"کفیل کے بھی اوسان خطا ہو چکے تھے۔

"مجھے ڈر ہے کہ میرا نام۔۔"کفیل کو ڈر تھا کہ زمل والے مقدمے کے علاوہ بھی اس کے سارے دو نمبر کام پولیس کے علم میں آجائیں گے۔

"تمہیں اپنے نام کی پڑی ہے۔۔۔جہانگیر شاہ کو اس بات کی بھنک بھی لگی تو میں سولی چڑھ جاوں گا۔۔"ہاشم کو تو موت شہ رگ سے ایک انچ کے فاصلے پر محسوس ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔ہمیں تحمل سے کام لینا چاہئے۔۔"کفیل نے اسے تو تسلی دے دی مگر اپنا دل خوف سے بند ہونے کے قریب تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہو گئی پیکنگ؟"ماہین کمرے میں آئی تو وہ اپنا سامان تقریباً باندھ چکی تھی۔

"امامیں کچھ دن اور نہیں رک سکتی؟"اسنے ہلکی پھلکی مزاحمت ابھی بھی جاری رکھی ہوئی تھی۔

"ایک ماہ میں دل نہیں بھرا؟"اسنے ماں کے کندھے پر تھوڑی رکھی تو ماہین نے اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اما کبھی کسی کا دل اپنی ماں کے حصار اور قربت سے بھرا ہے۔۔!"

"حمزہ کا خیال کیا کرو۔۔کتنا خیال کرتا ہے-تمہارے لئے اس بیچارے نے ایک بار گھر چلنے تک کا نہیں کہا۔۔بہت لکی ہو تم ورنہ تمہارے ابا تو مجھے نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے تھے۔۔بہن کے گھر تک نہیں جانے دیتے تھے۔"ماہین نے اسکی دوائی نکالتے ہوئے پانی کا گلاس اسے تھمایا تھا۔

"آپ مجھ سے ابا کی برائیاں کر رہی ہیں؟"دوائی لیتے ساتھ وہ باپ کی برائی پر منہ پھلا گئی تھی۔

"پاگل۔۔"

"اما اتنے دنوں بعد تو سب ٹھیک ہوا ہے۔۔"اسنے بارہا کوششیں کی تھیں کہ کسی طرح ماہین اسے میکے روک لے۔

"لیکن تم اور سعید ابھی تک چھپا رہے ہو کہ وہ لوگ کون تھے؟"ماہین کا انداز سنجیدہ پڑا تھا۔

"مجھے کچھ نہیں پتہ اما۔۔"اسنے بیڈ پر پڑا موبائل اٹھا کر آنے والے سعید کے پیغامات ایک نظر دیکھے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کھاو میری قسم۔۔"ماہین نے گویا اولاد کا سفید جھوٹ پکڑا تھا۔

"مجھے آپ کی قسم نہیں کھانی بلکہ آپ کے ہاتھ کا فروٹ ٹرائفل کھانا ہے۔۔بنایا ہے نا آپ نے؟"موبائل کو لاکڈ کرتی وہ بات کا پہلو حاضر دماغی سے بدل گئی تھیم

"ہاں بابا۔۔تم آجاو حمزہ آنے والا ہو گا۔"حمزہ کی آمد کا سنتے ہی اسے کرنٹ لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ کیوں؟ مجھے حیدر ڈراپ کر دے گا نا۔۔"ماں کے پیچھے چلتی چلتی وہ کمرے کے دروازے تک آئی تھی۔

"کیوں؟"

"اماوہ حمزہ۔۔"عین دروازے پر وہ کچھ بولتے بولتے رکی تھی۔

"کیا؟"ماہین کو اسکی زرا سی پریشانی ہی بے چین کر دیا کرتی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔"وہ منہ بسورتی رہ گئی تھی۔

"خبردار جو کوئی ڈرامے بازی کی تم نے آجاو نیچے۔۔"اس پر مصنوعی رعب جھاڑتی وہ کمرے سے نکلی تھی۔

"جی۔"وہ بس منمناتی ہوئی ماں کا تعاقب کرنے لگی تھی۔کھانا بھی خاص اسکی پسند کا تیار کروایا گیا تھا۔دو مہینوں کی پرہیز کے بعد آج ذائقہ دار پکوان اسکا مقدر بننے جا رہا تھا۔

"آپی جان آپ میرے پاس بیٹھیں۔۔"حیدر نے کرسی کھینچ کر اسے اپنے پاس بیٹھایا تھا۔

"اور میرے ہاتھ سے کھائیں۔۔"دائیں پہلو میں بیٹھی امل نے بریانی کا چمچ بھر کر اسکی طرف بڑھایا تھا۔

"امل آپی میں کھلاوں گا نا۔۔"حیدر نے بھی چمچ بھر کر اسکے منہ کے عین سامنے کیا تھا۔

"ایک تم کھلا دو اور ایک تم۔۔"اس میں دونوں کو ہی انکار کرنے کی ہمت نہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے میں۔۔"اب ان دونوں نے نئی جنگ کا آغاز کیا تو دادا دادی کی انکھیں اولاد کی محبت اور اتفاق پر بھر آئی تھیں۔

"ادھر لاو۔۔"اسنے دونوں کے ہاتھ تھامتے ان دونوں کو ہی ایک دوسرے کے ہاتھ سے کھانا کھلا دیا تھا۔

"آپی جان۔۔"اسکی چالاقی پر وہ دونوں ہی خوشگواری سے چونکے تھے۔مہینوں بعد آج شاہ ولا میں ان تینوں کے قہقہے گونجنے پر در و دیوار بھی مسکرائے تھے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"منہ کھولا انہوں نے؟"سعید نے تھرڈ ڈگری ٹارچر کے ذریعے مجرموں کا منہ کھلوانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔

"نہیں سر۔۔"حوالدار نے سر جھکا کر انکار میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ان سے اب میں اپنے طریقے سے نمٹوں گا۔۔"یونیفارم کی آستینیں چڑھاتا وہ خود حوالات کی جانب بڑھا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ویلکم ہوم بھابھی۔۔"اسنے ہال میں قدم ہی رکھا تو دو قطاروں میں تقسیم ملازماوں کے ساتھ ثناء اور ردا نے بھی اس پر گلاب کی کلیاں برسائی تھیں۔

"یہ سب؟"اسے اس والہانہ استقبال کی توقع نہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی کا حکم تھا۔۔"ثناء شرارتی انداز میں بولی تھی۔

"ڈیڈ نے اجازت دے دی؟"زمل نے اپنا پسندیدہ طنز بہت دنوں بعد مجازی خدا پر کسا تھا۔

"تم انکے طعنے دینا کب چھوڑو گی۔۔ویسے بھی وہ کراچی گئے ہیں۔۔"اسکا سوٹ کیس گھسیٹتا وہ اندر داخل ہوا تھا۔

"ہمم۔۔"

"ایک اور سرپرائز ہے میرے لئے۔۔چلو دیکھتا ہوں۔۔"اسکا بازو تھامتا وہ کھینچ کر سیڑھیاں عبور کرواتا اسے ساتھ لے کر جا رہا تھا۔

"حمزہ۔۔"زمل کو جلد بازی کا سبب نہ سمجھ آیا۔

"آرام سے گر جائے گی وہ۔۔"ردا نے بھی پیچھے سے آواز لگا کر محتاط کیا تھا۔

حمزہ اسے کمرے میں لایا تو کمرے کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا۔ہر دیوار پر اس کی ڈھیروں تصویریں فریم ہو کر کمرے کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھیں اور سب سے دلکش بیڈ کے بالکل اوپر ان دونوں کے ولیمے کی ایک خوبصورت تصویر وال سائز فریم میں لگی تھی جس میں دونوں کسی خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنے والے جوڑے کی طرح ایک دوسرے کے پہلو میں مسکرا رہے تھے۔

"کیسی لگی؟"وہ سب تصاویر چھوڑ کر اسی ایک تصویر میں کھو گئی تو حمزہ نے جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اٹس بیوٹیفل حمزہ۔۔"اسنے اسی کھوئے ہوئے انداز میں بتایا تھا۔

"مجھے یقین تھا کہ تمہیں یہ سب ضرور پسند آئے گا۔۔"وہ اب اسکے گال سے گال جوڑے کھڑا تھا۔

"تم یہ بات دور رہ کر بھی کر سکتے ہو۔۔"اسکی قربت کو محسوس کرتے ہوئے وہ اچھل کر دو قدم کے فاصلے پر گئی تھی۔

"کیوں تمہیں کوئی مسلہ ہے؟"اسے بیوی کی یہ ادا خاص پسند نہ آئی تھی۔

"ہاں ہے۔۔میرے پاس نہ آیا کرو۔۔"اسنے لہجہ یکسر تبدیل کیا تھا۔

"کیوں؟"

"وہ۔۔"اسکے پہاڑ کی طرح سامنے آکر کھڑے ہونے پر وہ ہچکچائی تھی۔

"بولو۔۔"

"وہ میں۔۔"اسنے کمرے سے نکلنے کے لئے قدم بڑھائے تھے۔

"بہت انتظار کروانے کے بعد تم یہاں واپس آئی ہو۔۔اتنے قریب آنا تو فرض ہے مجھ پر مسز حمزہ ہاشم بخاری۔۔"حمزہ تیزی سے چلتا اس کی راہ میں حائل ہوا تھا۔

"مجھے پھپھو بلا رہی ہیں۔۔"اسکے رنگ پھر سے اڑے تھے۔

"تم جتنا بھاگ لو زمل حیدر تمہاری منزل حمزہ بخاری ہی ہے۔۔"موقع ملتے ہی وہ کمرے سے تیز رفتاری سے نکلی تو حمزہ بھی اسکے اجتناب پر کھلکھلایا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا شک ٹھیک تھا۔۔یہ کام ہاشم بخاری نے کفیل کے ذریعے کروایا ہے۔۔"سعید نے اسکے شک کو یقین کی شکل دی تھی۔

"تو اب۔۔"کال کی دوسری طرف وہ اگلے قدم کا سوچ کر فکر مند ہوئی تھی۔

"کفیل کی گرفتاری۔۔"

"اس جیسے لوگوں کے لئے اس ملک کے قانون میں بہت سے چور دروازے ہیں ایس پی صاحب۔۔اس کا کوئی غیر قانونی علاج نکال کر ہی اسے قانون کے کٹہرے میں پیش کرنا پڑے گا۔۔"اسے اندازہ تھا کہ کفیل اور ہاشم قانون کے شکنجوں سے نکلنے کا ہر ہنر جانتے ہونگے۔

"مسز حمزہ بخاری آپ کی کافی ہے۔۔"اسی دوران حمزہ اسکی کافی لئے کمرے میں آیا تھا۔

"ایس پی صاحب میں آپ کو صبح کال کروں گی۔۔"حمزہ کو دیکھتے ہی اسنے آہستگی سے خیر آباد کہا تھا۔

"دھیان رکھنا زمل۔۔"وہ اب بھی اسکے لئے پریشان تھا۔

"جی اللہ حافظ۔۔"اسنے کال کاٹ دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"لڑکا اچھا ہے تو مسلہ کیا ہے ثناء؟"وہ صبح ہال میں پہنچی تو ردا بیٹی کے ساتھ مغض ماری کر رہی تھی۔

"مام۔۔"ثناء نے منہ بسورا تھا۔

"کیا مام۔۔زمل تم ہی سمجھاو اسے۔۔"ردا نے لڑکے کی تصویر زمل کے سپرد کی اور خود کچن میں جا گھسی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہی از کوائٹ ہینڈسم ثناء۔۔"زمل کو وہ شخص معقول لگا تھا۔

"مجھے کوئی اور پسند ہے بھابھی۔۔"وہ رازداری سے بولی تھی۔

"کون؟"زمل نے بھی لہجہ دھیما کیا۔

"وہ۔۔"اسے اب نام لیتے ہوئے جھجھک بھی محسوس ہو رہی تھی۔

"بتا بھی دو لڑکی۔۔"اتنا تجسس اسکا فشار خون بڑھا گیا تھا۔

"آپ کے کزن ایس پی سعید ابراہیم۔۔"ثناء نے عام سے انداز میں اس پر ایٹمی حملہ کیا تھا۔

"ایس پی صاحب؟"اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔

"دراصل میں جب پاکستان آئی تھی۔۔۔اس کے بعد جب جب مجھے کوئی مسلہ ہوتا ہے وہ ہمیشہ میرے کام آئے۔۔"ثناء نے اول سے اخر تک ساری الف لیلی بھابھی کی سماعتوں کی زینت بنائی تھی۔

"کیا وہ بھی تمہیں پسند کرتے ہیں؟"ساری بات سے زمل کو ذرا بھی گمان نہ ہوا کہ سعید کو ثناء میں کسی قسم کی دلچسپی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی۔۔"وہ پر عزم تھی۔

"تمہیں کیسے پتہ؟"

"بھابھی میں جانتی ہوں نا۔۔ہمیشہ میری ایک کال پر وہ بغیر کوئی سوال کئے آجاتے ہیں۔۔یونہی کوئی کسی کے لئے اتنا کچھ نہیں کرتا۔۔"اس نے اپنے اندازوں کو اٹل مانا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے۔۔اب میں کیا کر سکتی ہوں؟"اسے سمجھ نہ آیا کہ ثناءاسے کیوں ہمراز بنا رہی ہے۔

"آپ ان سے کنفرم تو کر سکتی ہیں نا!"

"اگر وہ نہ ہوا جو تم سمجھ رہی ہو تو پھر؟"اسے یہ بھی خدشہ تھا کہ سعید کی طرف سے ایسا کچھ نہ ہوا تو ثناء کا دل بہت بری طرح ٹوٹے گا۔

"اسی نمونے سے شادی کر لوں گی۔۔"اسنے لڑکے کی تصویر منہ کا زاویہ بگاڑتے ہوئے دیکھی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔"زمل نے بھی آخر کار حامی بھری تھی۔

وہ حسب عادت صبح گھر سے جاگنگ کے کئے نکلا تھا۔صبح کے چھ بجے اس پوش علاقے کے بلاک میں دور دور تک ویرانی اور سناٹا چھایا ہوا تھا۔پانچ سے دس منٹ کے وقفے سے ایک آدھی گاڑی اس بلاک کی وسیع گلی سے بمشکل گزرتی تھی۔وہ گھر سے تھوڑا دور آیا ہی تھا کہ تین پولیس کی گاڑیوں نے اسے اپنے حصار میں قید کیا تھا۔

"مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو؟تم لوگ مجھے ابھی جانتے نہیں ہو سعید ابراہیم۔۔۔"گاڑی سے نکلتے سعید نے اس کی کلائی میں ہتھکڑی پہنائی تو وہ بدلحاظی پر اتر آیا تھا۔

"اب کوئی بکواس کی تو تھپڑ نہیں گولی ماروں گا۔۔"اسے تھپڑ رسیدتے ساتھ سعید نے پولیس وین میں پٹکا تھا۔پورے راستے وہ شور مچاتا رہا مگر سب جیسے کانوں میں روئی ڈالے بیٹھے تھے۔ایک سے ڈیڑھ گھنٹے بعد گاڑی کسی گنجان آباد علاقے کی حدود میں آکر رکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کہاں لائے ہو مجھے؟"اسے کسی ٹارچر سیل میں لا کر پٹکا گیا تھا۔

"تمہیں میں جیل نہیں بھیجوں گا کفیل احمر کیونکہ تم جیسے لوگوں کو قانوں کے ساتھ کھیلنا بہت اچھے سے آتا ہے۔۔ تمہیں میں اپنے طریقے سے سزا دوں گا۔۔" پاس لگی کرسی پر سعید ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔

"تم سب کے سامنے مجھے گرفتار کر کے لائے ہو۔۔"کفیل کو اسکی بچگانہ بات پر ہنسی آئی تھی۔

"کس کے سامنے؟تمہارے گھر کے باہر سی سی ٹی وی میں پہلے ہی خراب کروا چکا ہوں۔۔رہا سوال تمہارے پڑوسیوں کا تو جب میں تمہارا یہ حال کر سکتا ہوں تو محلے والے کس کھیت کی مولی ہیں۔۔۔"کان کھجاتے ہوئے وہ اس کا سارا وہم ہوا کر گیا تھا۔

"تم یہ سب کر کے اپنے لئے مشکلیں پیدا کر رہے ہو ایس پی۔۔"کفیل نے لہجہ ہموار کرتے ہوئے اسے خائف کرنے کی کوشش کی تھی۔

"جس پر تم نے گولی چلائی ہے۔۔اس پر ایک آنچ مجھے گوارا نہیں۔۔اب دیکھو تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔۔"سعید نے اٹھتے ہوئے اس کا گریبان اپنی آہنی گرفت میں دبوچا تھا۔

"سعید۔۔"اسکی آنکھوں سے ٹپکتی سرخیاں کفیل کا حلق خشک کر گئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب تم نے جس کے کہنے پر کیا تھا اس کا تو میں الگ سے حساب کروں گا مگر پہلے تمہیں عبرت کا نشان بناوں گا۔۔"اسے زمین پر پٹکتا وہ ٹارچر سیل سے نکل گیا تھا جبکہ کفیل احمر تو آنے والے وقت کا سوچ سوچ کر ہی پسینے سے شرابور ہوا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"گیا کدھر یہ کفیل؟"ہاشم کو خود اسکی گمشدگی وسوسوں میں ڈال رہی تھی۔

"صبح واک پر نکلے تھے۔۔ابھی تک واپس نہیں آئے۔۔"شوہر کے لاپتہ ہونے پر وہ بیچاری رو رو کر نڈھال ہوئی تو اقدس نے ماں کو پانی کا گلاس پلا کر خاموش کروایا تھا۔

"آپ فکر نہ کریں بھابھی۔۔میں کوشش کرتا ہوں۔۔"صوفے سے اٹھتے ہوئے اسنے یقین دہانی کروائی تھی۔

"انکل اچانک سے کہاں چلے گئے؟"گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا حمزہ بھی الجھا الجھا تھا۔

"اسکی دشمنیاں بھی تو کم نہیں تھیں۔۔"پہلی نشست میں بیٹھا ہاشم اپنے خیالوں میں کافی دور تک جا چکا تھا۔

"یہ بھی ہے۔۔"اسنے گاڑی ریورس کرتے ہوئے مرکزی دروازے سے نکالی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"بہت گھنے ہیں آپ۔۔"ریسٹورانٹ میں کرسی سنبھالتے ساتھ زمل نے شکوہ کیا تھا

"کیوں؟"سعید نے چونکتے ہوئے دونوں کہنیاں گول میز پر ٹکائی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"پیار محبت کی باتیں یوں چھپائی نہیں جاتیں اور آپ کو کیا لگا کہ آپ بتائیں گے نہیں تو آپ کے جذبات مجھ تک پہنچ نہیں پائیں گے۔۔"وہ جس روانی میں بولی تھی سعید کی تو جان حلق کو آئی تھی۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو زمل؟"وہ بھوبچا گیا تھا۔

"ایک دفعہ مجھے نہیں بتا سکتے تھے؟میں نے آج تک اپنا کوئی مسلہ بھی چھپایا آپ سے؟اور آپ نے اپنے دل کی بات مجھ سے چھپائی۔۔"اسکا اداس پڑتا چہرہ سعید کا دل کاٹ رہا تھا۔

"زمل میں بتانا چاہتا تھا مگر پھر تمہاری وہ اچانک سے منگنی۔۔"وہ ہارے ہوئے انداز میں جوابدہ ہوا تو زمل بھی صدمے کی ذد میں آئی تھی۔

"یعنی یہ بات اتنی پرانی ہے۔۔"اسنے سعید کو آنکھیں پھیلا کر گھورا تھا۔

"بات تو تمہاری سوچ سے بھی زیادہ پرانی ہے۔۔"سانس ہوا میں خارج کرتے ہوئے گہرے رنج میں مبتلا نظر آیا تھا۔

"میں سخت خفا ہوں آپ سے۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سوری میں بس تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔"سعید کو اس دنیا میں اگر کچھ بے بس کرتا تھا تو وہ زمل حیدر کے چہرے پر چھائی اداسی ہی کرتی تھی۔

"میرے ایس پی صاحب کے دل پر محبت نے پھر سے دستک دی اور میں لاعلم رہی۔۔"

"اب کیا ہو سکتا ہے؟"سعید کو اب یہ سوگ بے سود لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے منگنی اور پھر شادی۔۔"وہ تو جیسے اسی سوال کے انتظار میں تھی۔

"تم ہوش میں ہو؟"اس کا یوں چہکنا سعید کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"ثناء واقعی بہت لکی ہے جو آپ کو ڈیزرو کرتی ہے۔۔"وہ اپنی ہی دھن میں سب بولتی چلی جا رہی تھی۔

"ثناء۔۔"سعید کا دماغ سن ہوا تھا۔

"وہ بھی یونہی پاگل ہے آپ کے لئے اور میرا خیال ہے کہ آپ دونوں کا کپل بہت پیارا لگے گا۔۔"وہ سب طے کرنے کے بعد ہی یہاں آئی تھی۔

"زمل تم۔۔"

"اب بس اور نہیں۔۔شرافت سے کل خالہ کو بخاری ہاوس بھیجیں اس سے پہلے آپ کی محبت کو کوئی اور ڈولی میں بیٹھا کر لے جائے۔۔"اسنے انجانے میں ہی سعید کے گہرے زخموں کو بے رحمی سے کریدا تھا۔

"ثناء؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ بہت دلیر بندی ہے ایس پی صاحب۔۔جس طرح ڈنکے کی چوٹ پر اسنے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے بہت کم لڑکیوں میں اتنا دم ہوتا ہے۔۔"اسکا جوش و ولولہ اس لمحے عروج پر تھا۔

"وہ ہاشم بخاری کا خون ہے۔۔"اسکے لب و لہجے میں نفرت و حقارت کے ملے جلے تاثرات تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ تو حمزہ بھی ہے مگر ایک فیصد باپ جیسا نہیں ہے اور یقین کریں ایک بار ثناء آپ کی ہو گئی تو ہاشم بخاری آپ کا بال بھی باکہ نہیں کر سکتا۔۔"اس جوڑے جانے والے تعلق کا ایک اہم مقصد سعید کے تحفظ کو بھی یقینی بنانا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ اسی میں میری خوشی ہے۔۔"

"سو فیصد۔۔"اس کا سوال مکمل ہونے سے قبل ہی جواب دیا گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔کرو جو دل میں آئے۔۔میری زندگی میں سب سے زیادہ اختیار ہی آپ کا ہے۔۔جو دل میں آئے وہ کریں۔۔"اسنے مسکرا کر ہر اختیار زمل کے سپرد کرتے ہوئے اسکا مان بدستور قائم رکھا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ہر گز نہیں۔۔۔وہ لوگ بالکل بھی ہماری حیثیت کے نہیں ہیں۔۔زمین آسمان کا فرق ہے ہمارے سٹیٹس میں۔۔"ہاشم نے تو اس رشتے کا سنتے ہی آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔

"ہاشم سعید کا اپنا ایک نام ہے۔۔اچھی پوسٹ اور روشن مستقبل ہے۔۔"ردا نے اختلاف کا ٹھوس جواز پیش کیا تھا۔

"اور اگر ایسا ہے تو حمزہ بھائی بھی بھابھی جتنے امیر نہیں ہیں مگر وہ دونوں بھی تو زندگی گزار رہے ہیں۔۔"ثناء بھی خاموش نہ رہ پائی تھی۔

"تم چپ رہو ثناء۔۔"ہاشم نے اسے جھڑکا تو حمزہ نے بھی خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ ثناء ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے۔۔بینک بیلنس سے گھر نہیں بستے۔۔نیتوں سے بستے ہیں اور اگر ثناء کی خوشی اسی میں ہے تو ہمیں اس کا ساتھ دینا چاہیئے۔۔"حمزہ کی حمایت ملتے ہی زمل نے دل ہی دل میں بھنگڑے ڈالے تھے۔

"میں آپ لوگوں کے معاملے میں مداخلت تو نہیں کروں گی لیکن معید اور امل کے نکاح کے وقت گرینڈ پانے بھی صرف ان لوگوں کی شرافت اور خوداری ہی دیکھی تھی انکل۔۔سچ کہوں تو سعید معید سے زیادہ سمجھدار اور قابل ہیں۔۔آپ سٹیٹس کی تلاش میں ہیرا گنوادیں گے۔۔"اسکے میٹھے الفاظ کے پیچھے چھپے تلخ مفادات ہاشم بخاری خوب سمجھتا تھا۔

"زمل ٹھیک کہہ رہی ہے ڈیڈ۔۔"حمزہ نے بھی اسکی ہر بات پر لبیک کہا تھا۔

"ثناء ایک دفعہ پھر سوچ لو۔۔"ہاشم نے ثناء کو خبردار کرنے کی کوشش کی تھی۔

"ڈیڈ مان جائیں نا۔۔"اسنے روتی شکل بنالی۔

"پلیز ہاشم ثناء کی خوشی بھی اسی میں ہے۔۔"ردا بھی بیٹی کا دل ٹوٹتا نہ دیکھ پا رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔"اسنے منہ چڑھا کر حامی بھری تھی۔

"لو یو ڈیڈ۔۔"ثناء خوشی سے باپ کے سینے جا لگی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔سعید بھائی اور ثناء۔۔یقیناً یہ زمل کی پکائی کھچڑی ہو گی۔۔"بیرون ملک موجود معید کی خوشی کا بھی کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی نہیں۔۔ایک دوسرے کو دونوں کافی وقت سے پسند کرتے ہیں۔۔یونہی آپ کے بھائی بہانے بہانے سے بخاری پیلس نہیں پہنچے ہوتے تھے۔۔"امل نے بھی بڑھ چڑھ کر جواب دیا تھا۔

"کمال ہے۔۔"

"اگلے ہفتے منگنی ہے اور آپ آرہے ہیں۔۔"اگلی بات بتاتے ہوئے وہ چہچہائی تھی۔

"امل مزاق ہے کیا؟ میں اتنی جلدی واپس نہیں آسکتا۔۔"معید کو یہ خواہش بچگانہ لگی تھی۔

"ٹھیک ہے میں پھر آپ سے بات بھی نہیں کروں گی۔۔"وہ لمحے بھر میں برہم ہوئی تھی۔

"یہ کیسی دھمکی ہے نصف ایمان۔۔"معید کا ننھا سا دل ڈوبنے کے قریب تھا۔

"آپ سے اب میری بہن ہی دو دو ہاتھ کرے گی۔۔"آخری دھمکی دیتی وہ کال کاٹ گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حمزہ میرے خیال میں یہ ٹھیک ہے۔۔"گھر کا ہال وہ اپنی کڑی نگرانی میں پیلے اور سفید پھولوں کی بیلوں سے سجوا رہی تھی۔حمزہ سے زیادہ وہ اس منگنی کو لے کر پرجوش دکھائی دے رہی تھی کیونکہ اسکا دھیان تو بیوی کی اداوں میں ہی اٹکا تھا۔

"میرا دھیان تم سے ہٹے تو کچھ اور دیکھوں گا نا۔۔"اس نے ایک نظر پھولوں سے سجے ہال کو دیکھا پھر گھمبیر آواز میں زمل کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔

"تم پھر شروع ہو گئے؟"اسنے ارد گرد نظر دوڑائی کہ کوئی ملازم یا سسرالی یہ تعریفی کلمات سن کر اسکا مزاق نہ اڑا رہے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"ویسے تمہارا منہ ٹماٹر کی طرح لال کیوں پڑ جاتا ہے میری تعریف سن کر۔۔"حمزہ نے کمر پر دونوں بازو ٹکائے ناشکری بیوی کو دیکھا تھا۔

"تعریف کرنے میں اور شرمندہ کرنے میں فرق ہوتا ہے حمزہ بخاری۔۔"اسنے کتراتے ہوئے ٹوک لگائی تھی۔

"چلو مجھے سکھادو کہ تعریف کیسے کرتے ہیں۔۔"اسکا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں تھامے وہ شیریں لہجے میں سوال گو ہوا۔

"میرا ہاتھ چھوڑو۔۔"وہ تلملائی تھی۔

"لو اب تم پھر سے کانپنے لگ گئی۔۔"حمزہ نے اس کے ہاتھوں کی کپکپی محسوس کی تھی۔

"وہ وہ میں۔۔"اسنے اپنا ہاتھ کھینچا تھا۔

"وہ وہ تم کیا؟"حمزہ نے بھی پوری پوری نقل اتاری تھی۔

"پھپھو۔۔"زمل نے پیچھے پھپھو کی موجودگی کا اشارہ کیا تھا۔

"کدھر۔۔"وہ بھی گردن موڑ کر پیچھے دیکھنے لگا۔

"بندر۔۔"اسکے رخ موڑتے ہی وہ فرار کی راہ اختیار کر گئی تھی۔

کتنے سالوں بعد سعید کا زندگی میں آگے بڑھنے کا سمین کے لئے تو عید کا سماں کر گیا تھا۔کہاں وہ شادی کے نام سے کتراتا تھا اور اب رات و رات اسکا منگنی کا فیصلہ ماں کی ہر فکر کو تشکر میں تبدیل کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

منگنی والے دن اس نے آف وائٹ کرتے پاجامے پر سیاہ پرنس کوٹ پہنا تھا جبکہ ثناء نے سنہرے رنگ کی میکسی میں ملبوس تھی۔اس کے لئے تو یہ منگنی کسی سنہرے خواب کے ہی مترادف تھی جسکی حسین تعبیر کی شکل میں اسے من پسند شخص کا ساتھ ملنے جا رہا تھا۔

"کیسا لگ رہا ہے بیٹے کے بعد بیٹی بھی آپ سے دور اور آپکے دشمنوں کے پاس جا رہی ہے۔۔"ہاشم جلا بھنا ایک کونے میں کھڑا تھا جب زمل اس کے زخموں پر نمک پاشی کرنے اس کے پاس چل کر آئی تھی۔

"نہ حمزہ مجھ سے دور ہوا ہے اور نہ ہی ثناء بلکہ یہ جو منگنی تم نے اتنی محبت سے کروائی ہے بہت جلد ٹوٹ جائے گی۔۔"اس نے دہکتے لہجے میں جواب دیا تھا۔

"جو منگنی آپ روک نہیں سکے اسے توڑ بھی نہیں پائیں گے سسر جی۔۔"وہ اسکی برداشت کو للکار رہی تھی۔

"ڈیڈ زمل۔۔آجائیں۔۔"حمزہ کی آواز پر دونوں صوفے کی جانب چلے تھے جہاں منگنی کی رسم ادا ہونے والی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کانگریٹس۔۔"رسم ادا ہوتے ہی حمزہ نے سب سے پہلے ہونے والے بہنوئی کو گلے لگایا تھا۔

"تھینکس۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"جیتے رہو۔۔"ہاشم نے بھی دل پر پتھر رکھتے ہوئے ان دونوں کو طویل رفاقت کی دعائیں دی تھیں۔سب اپنی خوشیاں منا رہے تھے جبکہ امل ایک کونے میں سب سے کٹی کٹی اداس کھڑی تھی۔اس کی اداسی کا سبب معید کی غیر موجودگی تھی جو اس موقع پر اسے شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔

"تم نے منہ کیوں بنایا ہوا ہے؟"زمل سے اسکی اداسی برداشت نہ ہوئی تھی

"کچھ نہیں۔۔"اسکا وہی بجھا بجھا انداز تھا۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟"اسی دوران معید سیاہ پینٹ کوٹ میں وہاں کسی جن کی طرح حاضر ہوا تھا۔

"آپ۔۔آپ تو۔۔"امل تو خوشی سے اچھل ہی پڑی تھی۔

"آگیا نا۔۔۔تمہاری بہن نے دھمکی ہی اتنی بڑی دی تھی۔۔"اسنے مظلومیت سے چڑیل نما سالی صاحبہ کو دیکھا تھا۔

"تم رو رہی ہو؟"اس موقع پر بھی اسکی رونے کی عادت پر زمل کو فت ہوئی تھی۔

"اب روتی ہی رہو گی؟بھائی بھابھی کو یہ گفٹ نہیں دینا؟"معید نے ہاتھ میں پکڑے تحفے کی جانب اس کی توجہ دلوائی۔

"تھینکس آپی۔۔"اسنے فوراً زمل کا شکریہ ادا کیا۔

"دوبارہ یہ اس کی آنکھوں میں نہ دیکھوں۔۔"اسنے بھی لگے ہاتھوں معید کو دھمکی سنائی تھی۔

"چلو ورنہ نیا فتوی جاری ہو جائے گا بیوی۔۔"اس کو بازو سے تھامے وہ سٹیج کی طرف لے کر چل پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"دونوں ایک ساتھ کتنے اچھے لگتے ہیں نا اما!" ماہین کے ساتھ کھڑی وہ امل اور معید کو ایک ساتھ خوش دیکھ کر بولی تھی۔

"برے تو ہم بھی نہیں لگتے کیوں ممانی۔۔" حمزہ بھی ان کی گفتگو میں آدھمکا تھا۔

"تم دونوں جیسا تو کوئی تیسرا ہے ہی نہیں۔۔" ماہین نے اسے مزید شوخ کیا تھا۔

"سنا؟"

"جی کان کام کرتے ہیں میرے۔۔" زمل خشک لہجے میں جواب دیا۔

"آپی چلیں سیلفی بناتے ہیں۔۔" اسی دوران رائل بلیو پینٹ کوٹ میں حیدر اپنا موبائل لئے بہن کے پاس پہنچا تھا۔

"چلو میرے چاکلیٹ بوائے۔۔۔" سرخ ساڑھی کا پلو لہراتی وہ بھائی کے ساتھ چلتی بنی تو حمزہ کی نظریں بھی ساتھ ساتھ اسکے تعاقب میں گئی تھیں۔آج یہ ساڑھی اسنے خاص شوہر کی فرمائش پر ہی پہنی تھی جو حمزہ بخاری کے لئے کسی اعزاز سے کم نہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حمزہ بیٹے تھینکس۔۔" ماہین کی آواز پر وہ زمل سے دھیان ہٹانے میں کامیاب ہوا تھا۔

"کس لئے ممانی جان؟" اسے شکریہ کا سبب سمجھ نہ آیا۔

"زمل کا اتنا خیال رکھنے کے لئے۔۔" آج وہ اپنی دونوں بیٹیوں کو خوش دیکھ کر رب کا جتنا شکریہ ادا کرتی کم تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ اب میری بھی تو کچھ لگتی ہے اور اب اسکے لئے فکر مند ہونا چھوڑ دیں۔۔اسکی ہر خوشی اور غم سے نمٹنے کے لئے آپ کا یہ داماد۔۔"

"تم داماد نہیں بیٹے ہو میرے۔۔"ماہین نے ممتا سے بھرپور انداز میں اسکی بات کاٹی تو وہ بھی اس بخشے جانے والے خلوص پر خوش ہوا تھا۔تقریب بہت خوش اسلوبی سے اختتام پذیر ہوئی تھی مگر پوری تقریب میں سعید کا بے انتہا سنجیدہ اور خاموش رویہ ثناء کو اندر خانے کسی احساس کمتری میں مبتلا کر رہا تھا۔ان تین سے چار گھنٹوں میں ان کے درمیاں تین سے چار جملوں کا بھی تبادلہ نہ ہو پایا تھا اور جو ایک دو دفعہ ہمکلامی ہوئی بھی تھی تو اس کی ابتدا بھی ثناء کی ہی طرف سے ہوئی تھی۔

"تمہاری پسند بھی میرے لئے تمہاری طرح ہی اہم ہے زمل۔۔تم ثناء کی جگہ کسی کا بھی انتخاب کرتی تو مجھے قبول ہوتا۔"بیڈ کے ایک کونے پر ٹکا وہ خالی نظروں سے انگلی میں پہنائی جانے والی انگوٹھی کو دیکھ کر خود سے ہی مخاطب تھا۔اسنے کبھی یہ تصور بھی نہ کیا تھا کہ زمل سے اسکا رشتہ اس قدر نازک اور معتبر بن جائے گا کہ اسے اپنے جذبات کا گلہ اپنے ہی ہاتھوں سے دبانہ پڑے گا۔

"السلام علیکم۔۔"فون پر آئی کال اسنے بے دھیانی میں اٹھائی تھی۔

"وعلیکم السلام سعید کیا آپ خوش نہیں ہیں؟"ثناء کب سے یہ سوال دل میں رکھے بیٹھی تھی۔

"کیوں؟"

"آپ آج بہت سیریس تھے۔۔"اسنے اپنے سوال کا سبب بھی بتایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ایسا ہی ہوں ثناء۔۔"اسکا وہی مخصوص اور محدود انداز تھا۔

"بھابھی کے ساتھ تو آپ ہنستے مسکراتے ہیں۔۔"وہ اس تکلف سے کہیں نہ کہیں غیر محفوظ محسوس کر رہی تھی۔

"وہ میری بچپن کی ساتھی ہے اور تم میری منگیتر ہو۔۔"سعید نے رشتوں کے تقاضے اسے واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔

"تو میں آپ کی دوست نہیں بن سکتی؟"اسنے سہمتے ہوئے نئی پیشکش کی تو سعید بھی سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے لے کر خطرناک حد تک سنجیدہ ہے۔

"مجھے ایک ضروری کال آرہی ہے ثناء۔۔"اسی دوران موبائل پر دوسری کال برامد ہوئی جسے سننا اس وقت بے حد ضروری تھا۔

"اوکے اللہ حافظ۔۔"اسنے بحث کئے بغیر رابطہ ختم کیا تھا۔

"پانی پانی دے دو مجھے سعید۔۔"اپنے خشک پڑتے گلے پر دونوں ہاتھ رکھے وہ گڑگڑا رہا تھا۔

"یہ لیں پانی۔۔"کسی نے پانی کا گلاس اسکی جانب بڑھایا تھا۔

"تم۔۔"گلاس پکڑتے ہوئے اسنے زمل کا چہرہ دیکھا جو تمسخرانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسکی بے بسی پر چوٹ کر رہی تھی۔

"آپ کو کیا لگا کہ دو دو گولیاں کھا کر میں آپ کو اور آپ کے دوست کو بخش دوں گی؟"

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے؟"اسے سامنے موجود پا کر وہ اپنی پیاس کو تو بھول ہی بیٹھا تھا۔

"میرے ابا کو مارنے میں بھی آپ کا کوئی نہ کوئی ہاتھ تھا یا صرف ہاشم بخاری ہی اس میں ملوث تھا؟" بازو میں بازو دیے اسنے فرش پر پڑے کفیل کو بہت حقارت سے دیکھا تھا۔

"میں نے حیدر کی جان نہیں لی زمل۔۔"اسنے دہائی دی تھی۔

"مگر ان کی پوسٹ مارٹم رپورٹ بدل کر سب کو بایس سال دھوکے میں تو رکھا تھا نا۔۔میرے ابا کی روح اتنے سال انصاف کو ترستی رہی۔۔میری اما نے دردر کی ٹھوکریں کھائیں۔۔ہم بہن بھائی ایک دوسرے سے دور رہے۔۔کون کون سا جرم گنواوں کفیل احمر۔۔"اس نے ایک چٹکی میں سب جرائم گنوائے تھے۔

"میری عمر کا ہی لحاظ کر لو بیٹے۔۔"

"اب عمر کا لحاظ نہیں ظلم کا حساب کرنے کا وقت ہے۔۔فکر نہ کریں۔۔اگلا نمبر آپ کے دوست کا ہی ہے۔۔"کمرے سے باہر جاتے ہوئے وہ سب کچھ واضح کر گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"اندر نہیں آئیں گے؟"سعید نے گاڑی بخاری پیلس کے مرکزی دروازے کے باہر روکی تھی۔

"کیوں؟"

"منگیتر سے ملنے۔۔"اسکا لہجہ شریر ہوا تھا۔

"جاو زمل۔۔"وہ بلش کرتے ہوئے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے پتہ ہے اب بھی چھپ چھپ کر ملتے ہونگے دونوں۔۔"

"جلدی سے اترو میری گاڑی سے۔۔۔بہت ہی منہ پھٹ ہو گئی ہو لڑکی۔۔"سعید نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"ایس پی صاحب۔۔ تھینکس فار ایوری تھنگ۔۔"ہاتھ کا مکا بنا کر اسنے سعید کے سامنے کیا۔

"اینی تھنگ فار مائی بیسٹی۔۔"اسنے مکے سے مکا ٹکرا کر جواب دیا تھا۔وہ گھر سے اتر کر اندر داخل ہوئی تو کمرے کی بالکنی پر کھڑے ہاشم نے اسے سعید کی گاڑی سے اترتے دیکھ لیا تھا۔

"کہاں تھی تم؟کال کر رہا تھا۔۔"وہ کمرے میں پہنچی تو حمزہ شاوہ لے کر باتھ روم سے نکلا تھا۔

"اما کی طرف گئی تھی پھر ایس صاحب آ گئے تو انہوں نے ہی ڈراپ کر دیا مجھے۔۔"اپنا موبائل چارجنگ پر لگاتی وہ الماری کی طرف بڑھی تھی۔

"مجھے کہہ دیتی۔۔میں آ جاتا۔۔"بال تولیے سے خشک کرتے وہ خفا خفا لگا تھا۔

"تمہاری میٹنگ تھی نا کیسی رہی؟"زمل نے فوراً بات بدلی تھی۔

"اچھی تھی۔۔"اس کا مزاج پلک جھپکتے بدلا تھا۔

"تو پھر میرا چیک اس بار بھی تمہارے کام نہیں آنے والا۔۔"اسنے الماری میں ہی چیک بک واپس رکھ دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم سے صرف چیک نہیں۔۔تمہارا سب کچھ چھین لوں گا ایک دن۔۔۔تمہارے پاوں کے نیچے سے زمین اور سر کے اوپر سے آسمان۔۔"اسکے پاس آتے ہوئے حمزہ نے بال اسکے چہرے کے قریب جھاڑے تھے۔

"پتہ ہے اس کے بعد میں کیا کروں گی؟"وہ بھی سنجیدہ ہوئی تھی۔

"کیا"

"وہ تب بتاوں گی جب موقع آئے گا۔۔"اسکے ہاتھ سے تولیہ لے کر زمل نے واپس جگہ پر لٹکایا تھا۔

"اور اگر موقع آنے کا موقع ہی نہ دیا میں نے تو؟"وہ باتھ روم سے نکلی تو بال سنوارتے حمزہ نے نئی بحث چھیڑی تھی۔

"تم آج کل عجیب باتیں کرنے لگ گئے ہو۔۔"

"میری باتیں وہی ہیں میڈم بس آپ غوراب کرنے لگی ہیں۔۔"اسکی طرف مڑتا وہ زمل کو خاصا نروس کر گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی ڈیڈ۔۔میں آتا ہوں۔۔"اسی دوران ہاشم کی آئی کال پر وہ کمرے سے نکلا تو وہ بھی رات کے کپڑے لئے ڈریسنگ روم کا رخ کر گئی تھی۔آج کل واقعی حمزہ بخاری اس کی سوچ پر سوار رہتا تھا جس کا سبب وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ دیکھنا آج میں تمہیں بہت بری طرح ہراوں گی۔۔۔" تقریباً گھنٹے بعد وہ کمرے میں واپس آیا تو زمل پلے سٹیشن پر ریس لگائے اسکی منتظر بیٹھی تھی۔

"میرا موڈ نہیں ہے۔۔" بدلے ہوئے تیور لئے وہ بیڈ پر جا کر لیٹ گیا تھا۔

'کیا مطلب؟" اسنے گیم بند کر دی تھی۔

"سو جاو زمل۔۔" حمزہ کا انداز واضح کر رہا تھا کہ وہ ہاشم سے کچھ تلخ باتیں سماعت فرما کر آیا ہے۔

"مگر۔۔" وہ چل کر بیڈ پر اپنی جگہ آ بیٹھی تھی۔

"گڈ نائٹ۔۔" کمبل اوڑھتے ہوئے وہ کروٹ بدل لیٹ گیا تھا۔

"کچھ ہوا ہے حمزہ؟"

"نہیں۔۔" اسنے آنکھیں موندے ہی مختصر جواب دیا تھا۔

"انکل سے کیا بات ہوئی تمہاری؟"

"ڈیڈ کو تمہارا یوں سعید کے ساتھ گھومنا پسند نہیں ہے۔۔آئندہ خیال رکھنا۔۔" اسکی جانب رخ کر کے بیٹھتے ہوئے وہ خفگی سے بولا تھا۔

"لیکن حمزہ۔۔"

"لائٹ آف کر دو۔۔" اپنی طرف کا لیمپ بجھاتے وہ منہ پر بازو رکھے لیٹ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم اپنے باپ کی حقیقت نہیں جانتے حمزہ۔۔وہ تو باپ کہلانے کے بھی لائق نہیں ہے۔۔"اس کا ناراض ہو کر سونا زمل نے بہت محسوس کیا تھا۔

صبح اس کی آنکھ کھلی تو کل رات کے سرد رویے پر دل اداس بھی تھا۔ نظر پہلو میں سوئے حمزہ پر گئی تو نئی ترکیب سوچتے ہوئے جلد بازی میں بستر سے اتری تھی۔

"بھابھی یہ خاص اہتمام کس خوشی میں؟"ثناء ناشتے کے میز پر پہنچی تو کئیں قسم کے پکوان تیار دیکھ کر پیٹ میں چوہے دوڑنے لگے تھے۔

"ایسے ہی۔۔"جوس کا جگ میز پر سجاتی وہ بے دھیانی میں بولی۔

"ایسے تو نہیں ہوتا یہ سب۔۔۔لگتا ہے بھائی کو امپریس کرنا چاہ رہی ہیں۔۔"ثناء نے اسے چھیڑا تھا۔

"وہ پہلے ہی مجھ سے شدید امپریسڈ ہے تو مجھے ان چونچلوں کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"اس نے بھی مزاج کے عین مطابق حاضر جوابی دکھائی تھی۔

"بیٹھیں بھائی۔۔۔آج تو سب بھابھی نے بنایا ہے۔۔"وہاں آتے حمزہ کو ثناء نے بازو سے پکڑ کر زمل کے پاس والی کرسی پر بیٹھایا تھا۔

"تم بھی بیٹھو بیٹے۔۔"ردا نے اسے بھی بیٹھنے کا کہا۔

"جی۔۔"وہ حمزہ کے پہلو میں بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینکس اور کل کے لئے سوری۔۔مجھے یوں غصہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔"اسکے کان میں میٹھی سرگوشی کرتا وہ معذرت خواہ ہوا تھا۔

"دور رہ کر بات کیا کرو مجھ سے۔۔"زمل اسکی پلیٹ میں سینڈرچ رکھتے ہوئے بولی تھی۔

"کیوں؟"اسنے سب کی موجودگی کو بالائے تاک لاتے منہ کان کے بالکل قریب کیا تھا۔

"کیونکہ تم دن بادن چھچھوڑے ہوتے جارہے ہو۔۔"کرسی سے اٹھتی وہ دوبارہ کچن کا رخ کر گئی تھی۔

"زبردست وہی ماہین بھابھی والا ناشتہ۔۔"حمزہ کے لئے کافی لئے وہ واپس آئی تو ردا نے ذائقے کی تعریف کی تھی۔

"میرے لئے اتنی زحمت اٹھانے کا شکریہ زمل حیدر صاحبہ۔۔"ایک دو لقمے لیتا وہ رومال سے ہاتھ پونچھتا کرسی سے اٹھا تھا۔

"کھا کر تو جاو۔۔"زمل نے فوراً ٹوکا تھا۔

"دیر ہو رہی ہے۔۔"

"بالکل نہیں ختم کر کے جاو۔۔"ردا نے زمل کا اداس پڑتا چہرہ دیکھ کر اصرار کیا۔

"مام واقعی دیر ہو رہی ہے۔۔"اس نے کلائی میں بندھی گھڑی دیکھی تھی۔

"پھر میں پیک کر دیتی ہوں آفس جا کر کھا لینا اوکے.."وہ باقائدہ واپس کچن کو دوڑی تھی۔

"زمل رہنے دو۔۔"حمزہ نے وہیں کھڑے کھڑے آواز لگائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں نے اپنی زندگی میں اس سے بڑا معجزہ نہیں دیکھا مام۔۔"ثناء تو ہکی بکی بھائی بھابھی کے اتفاق پر اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

"اس معجزے کو محبت کہتے ہیں۔۔"حمزہ نے اسکے سر پر ہلکا سا تھپڑ لگا کر تصیح کی تھی۔

"آپ دونوں کی محبت بھی کسی معجزے سے کم ہے؟"اسنے سر ملتے ہوئے جواب دیا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"میم اکاونٹس کے سب معاملات حمزہ سر ہی دیکھ رہے ہیں۔۔"کانوں میں لگے بلیوٹوتھ کے ذریعے وہ کال پر مخاطب تھی۔

"پھر فکر کی کوئی بات نہیں۔۔"قابلِ اعتبار ملازم کی بات پر اسنے اطمینان کا مظاہرہ کیا۔

"مگر میم اب بھی مجھے کچھ معاملات میں گربڑ لگ رہی ہے۔۔"اسنے محتاط انداز میں بتایا۔

"ٹھیک ہے میں کل آنے کی کوشش کروں گی۔۔"

"جی۔۔"

"باقی ہاشم بخاری کی سناو۔۔"بات کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے لئے کپڑوں کا بھی انتخاب کر رہی تھی۔

"وہ تو آتے جاتے رہتے ہیں۔۔"

"ان پر خاص نظر رکھنا۔۔"اسنے سختی سے ہدایت دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"جی۔۔"کال بند ہوتے ہی اسکی نظر سیاہ لیدر کی جیکٹ پر گئی تو پہلی ہی نظر میں نیت سخت خراب ہوئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہ کیا بھابھی؟"سیاہ جینس پر سفید ٹاپ کے ساتھ اس نے وہی سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنی تھی۔

"کیسی لگ رہی ہے؟"جیکٹ کے کالر درست کرتی وہ سوال گو ہوئی۔

"بھائی کی فیورٹ جیکٹ ہے۔مام نے انہیں برتھ ڈے پر گفٹ کی تھی۔۔"ثناء نے جیکٹ دیکھتے ہی پہچان لی تھی۔

"موصوف کی برتھ ڈے کب ہوتی ہے؟"

"اگلے ہفتے ہی تو ہے۔۔"اس نے بہت عام سے لہجے میں بتایا۔

"اتنے کم وقت میں اتنی تیاریاں کیسے کروں گی۔۔"زمل نے اسی وقت سوچا۔

"کیا ہوا؟"ثناء نے اسکے منہ کے سامنے چٹکی بجائی۔

"کچھ نہیں۔۔مجھ پر سوٹ کر رہی ہے نا؟"اسنے ہال میں لگے شیشے میں اپنی حالت کا جائزہ لیا۔

"جی بہت زیادہ۔۔"اسنے بھی ہاں میں گردن ہلائی۔

"پھر آج سے میری ہوئی۔۔"آخری جملہ کہتی وہ گھر سے نکلتی بنی تھی۔

"یہ کیا ہے؟"اسے سیاہ لیدر کی جیکٹ میں دیکھ کر امل ہکی بکی سی رہ گئی تھی۔

میری جیکٹ ہے۔۔"جیکٹ کے دونوں کالر درست کرتے ہوئے وہ اترائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو حمزہ بھائی کی ہے نا؟"اس نے تصدیق کے لئے پوچھا کیونکہ یہ حمزہ کی پسندیدہ ترین جیکٹ تھی جو وہ خود بھی بہت خاص مواقعوں پر پہنا کرتا تھا۔

"تو وہ بھی تو میرا ہی ہے۔۔"زمل نے اٹھلاتے ہوئے جتایا۔

"اما کیسی ہیں؟"ہال میں آتی ماں کو دیکھ کر وہ ان سے ملنے یوں دوڑی جیسے عرصے بعد میکے کا رخ کیا ہو۔

"یہ جیکٹ تو حمزہ۔۔"ماں بھی اسے کھلی سی جیکٹ میں دیکھ کر پر سوچ انداز میں سوا گوہ ہونے کو تھی۔

"اب میری ہے نا اما۔۔۔"زمل نے انکے گلے لگتے ہوئے بات کاٹ دی اور پھر بھائی سے ملنے اس کے کمرے کو دوڑی تھی۔وہ میکے بھلے ایک سے دو گھنٹوں کے لئے ہی کیوں نہ آتی ہو پورا شاہ ولا اسکی آمد سے کِھلکِھلا اٹھتا تھا۔

"ہاو سویٹ۔۔کچھ سیکھو اپنی چار منٹ بڑی بہن سے۔۔"سالی صاحبہ کو ٹھاٹھ کے ساتھ سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر امل کے برابر میں آکر کھڑے ہوتے معید نے منکوحہ پر طنز کیا تھا۔

"وہ زمل حیدر ہے۔۔اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتی مگر مجھ سے ایسی کوئی امید مت لگانا۔۔"امل نے اگلے ہی پل اسے ہری جھنڈی دکھائی تھی۔

"اوہ بیوی جان یہ کیا حرکت ہے آپکی؟"حیدر بیرون ملک سے واپس آیا تو وہ کمرے مین اسکی جیکٹ پہنے بیڈ سے ٹیک لگائے نیم غنودگی سے بیدار ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ یاد آرہے تھے تو آپ کی جیکٹ پہن لی۔۔اس میں مہک ہے آپ۔۔۔"حیدر کو دیکھتے ہی وہ سیدھی ہوئی تھی۔

"یار میں ابھی چار دن پہلے واپس آیا ہوں پھر بھی ایسی شکل۔۔"حیدر نے اسکے دونوں گال کھینچے تھے۔

"مجھ سے دور مت جایا کریں حیدر۔۔"اسکے کندھے سے سر لگاتی وہ جذباتی ہوئی تھی۔

اوکے حیدر کی جان۔۔"اسکے گرد حصار بنائے وہ بھی پر سکون ہوا تھا۔آج زمل کو حمزہ کی جیکٹ میں دیکھ کر اسے حیدر کے ساتھ گزرے لمحات شدت سے یاد آئے تھے۔مختصر رفاقت میں ڈھیروں خوشیاں آج بھی آنکھیں خوشی سے نم کر دیا کرتی تھیں۔

"میں نے بہت کچھ پلان کیا ہے اور تم دونوں نے اگر کوئی کام کا بہانہ بنایا تو۔۔"شام میں سب کو اسنے شاہ ولا کے لان میں اکٹھا کیا ہوا تھا۔

"نہیں بناتے امابی۔۔"سعید نے تنگ آکر ہاتھ جوڑے تھے۔

"اور حمزہ کو ہم سرپرائز دیں گے۔۔"اس نے معید اور امل کو مخاطب کیا جو اپنی ہی دھن میں مگن تھے۔

"سالگرہ منانی کہاں ہے؟"امل نے یکدم پوچھا۔

"ہمارے فارم ہاوس پر۔۔"اسنے کندھے اچکا کر جواب دیا۔

"وہ تو بہت دور ہے آپی جان۔۔"

"پر جگہ بھی کتنی پیاری ہے امل۔۔"اسنے جب طے کر لیا تھا تو بحث بیکار تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے۔۔"

"میں اور ایس پی صاحب وہاں کے سارے انتظامات دیکھ لیں گے اور تم دونوں نے حمزہ کو ذرا سا بھی شک ہونے دیا تو۔۔"اسی دوران سعید کا موبائل بجا تھا۔

"ثناء۔۔"اسنے نمبر دیکھا جو کہ ثناء کا تھا۔

"اسے بھی کچھ نہیں بتانا۔۔اس کا پیٹ میں کوئی بات نہیں ٹکتی۔۔"اسنے آڑھی ٹیڑھی شکل بنائی تو سعید کال سننے ایک طرف گیا تھا۔

"حمزہ کی کال۔۔ایک منٹ۔۔"اسی دوران زمل کا بھی موبائل بجا تھا۔

"تمہاری بہن پہلے آدھی کھسکی ہوئی تھی اب شوہر کی محبت میں پوری طرح کھسک گئی ہے۔"اسے دور جا کر کال سنتا دیکھ کر معید امل کے کان میں بربڑایا تھا۔

"معید۔۔"امل نے کوئی کھینچ کر اسکی پسلی پر ماری تھی۔

حمزہ شام میں گھر پہنچا تو بیگم ابھی تک میکے سے واپس نہ آئی تھی۔اس نے یہی سوچا کہ تیار ہو کر شاہ ولا ہی چلا جائے اور سب سے مل کر بیوی کو بھی واپس لے آئے جو میکے جا کر سسرال کو پوری طرح فراموش کر دیا کرتی تھی۔

"مام میری جیکٹ نہیں مل رہی۔۔"شاور لے کر وہ الماری کی طرف متوجہ ہوا تو پسندیدہ جیکٹ جگہ سے غائب تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بیوی سے پوچھو۔۔"وہ ماں کو پکارتا کمرے سے نکلا تو جواب نے سر گھما دیا تھا۔

"وہ اپنے گھر گئی ہے۔۔"اسنے گرِل سے جھانکتے ہوئے بتایا۔

"تو وہی پہن کر گئی ہے ویسے تم سے زیادہ اسے سوٹ کر رہی تھی کیوں ثناء۔۔"ردا نے ہال میں بیٹھی ثناء کو بھی گفتگو کا حصہ بنایا۔

"جی۔۔"ثناء نے بھی ماں کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"میری جیکٹ زمل؟۔۔"اس نے تصدیق کی تھی۔

"ہاں۔۔"وہ دونوں ہم آواز ہوئی تھیں۔

"حد ہے یہ لڑکی بھی نا۔۔"گرِل سے پیچھے ہٹتا وہ واپس کمرے میں گیا تھا۔

ان تینوں کو لئے وہ آج کے آج ہی فارم ہاوس چلی گئی تھی۔گن کر چھ دن باقی تھے اور جس پیمانے کی تقریب وہ سوچے بیٹھی تھی اس کے لئے چھ مہینے بھی کم تھے۔سعید تو اس کے بدلے رنگ روپ پر ہی ششدر رہ گیا تھا۔کہاں کچھ مہینے پہلے وہ حمزہ کے نام سے بیر پال کر بیٹھی تھی اور کہاں اس کی سالگرہ کے لئے پاگل ہوئی جا رہی تھی۔

"بس آپ نے سب بھجوا دینا ہے یہاں۔۔"اس نے سجاوٹ کے لئے ڈیکوریٹر کو بھی فارم ہاوس بلا لیا تھا جسے اب ساری ہدایات بھی خود ہی جاری کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"زمل میم یہاں اگر ہم۔۔"اس آدمی نے بھی جگہ دیکھتے ساتھ اپنے نادر مشہوروں سے نوازنے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔

"حمزہ بہت ہی خوش نصیب ہو بھائی تم۔۔"دور کھڑا سعید حمزہ کے نصیب پر رشک کر رہا تھا۔

"ایس پی صاحب ادھر آئیں نا۔۔"اسے دور دیکھ کر زمل نے پاس بلایا۔

"کیا؟"وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وہاں آیا تھا۔

"حمزہ کو ریڈ اور وائٹ روز پسند ہیں تو کیک والے میز پر ریڈ روز اور یہاں سے وائٹ روز صرف حمزہ پر گرنے چاہئے کیک پر نہیں۔۔"ہاتھ سے نقشے کھینچتے ہوئے وہ ماہرانہ انداز میں ڈیکوریٹر کو سمجھا رہی تھی۔

"ٹھیک ہے امابی۔۔"سعید نے اس بیچارے کی پریشان شکل کو دیکھتے ہوئے ہاتھ جوڑے تھے۔

"اور ہاں کیک ایسا ہونا چاہئے۔۔"اس نے موبائل سے کیک کی تصویر نکالی تھی۔

"زمل سب ہو جائے گا۔۔۔مسلہ کیا ہے؟"سعید اس کی جذباتی کیفیت پر پر کوفت ہوا تھا۔

"خاموش رہیئے گا۔۔"اسی دوران حمزہ کی کال آئی تو سعید سمیت وہاں موجود سب لوگوں نے ہی شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔

"میری جیکٹ کس خوشی میں پہنی ہے تم نے؟"بغیر سلام دعا کیے وہ بے مروتی پر اتر آیا۔

"کتنی چھوٹی سوچ ہے تمہاری حمزہ۔۔۔تم میرے ساتھ تیری میری کر رہے ہو۔۔میری پوری وارڈروب تمہاری ہے کچھ بھی پہن لو۔۔"اسنے دل پر ہاتھ رکھے مظلوم ہیروین جیسی اداکاری کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"معاف کرو مجھے زمل بی بی۔مجھے زنانہ کپڑوں کا کوئی شوق نہیں۔۔"اسنے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے۔

"زمل۔۔"پیچھے سے آتی معید کی آواز پر وہ اسے گھورتی رہ گئی تو معید نے کان جوڑ کر معذرت کی تھی۔

"کہاں ہو تم؟"وہ معید کی آواز پہچان گیا تھا۔

"وہ میں معید اور امل کے ساتھ ہوں۔۔"

"یار یہ میرے گھر آنے کا ٹائم تھا۔۔"اسنے شکوہ کیا۔

"تب ہی تو گھر سے بھاگی ہوں۔۔"

"دوبارہ بولنا۔۔"حمزہ کو اسکی بات پر ہنسی آئی تھی۔

"بائے اب مجھے کال کر کے پریشان مت کرنا۔۔"اسنے حمزہ کا لہجہ بدلتے ہی کال کاٹ دی تھی۔

"اب چلیں۔۔مجھے بہت کام ہیں زمل۔۔"وہاں کے انتظامات نمٹاتے امل اور معید تو لانگ ڈرائیو پر نکل گئے تھے اور سعید کی اپنی مصروفیات تھیں۔

"جی نہیں۔۔ابھی مجھے حمزہ کا برتھ ڈے گفٹ بھی لینا ہے۔۔"اس نے نیا منصوبہ سعید کے گوش گزار کیا تھا۔

"یہ تو بس ارینجمنٹس ہیں۔۔"اسنے یوں معصوم شکل بنائی جیسے کوئی خاص اہتمام ہو ہی نہ رہا ہو۔

"بس ارینجمنٹس۔۔"سعید نے اسکی شکل بغور دیکھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی۔"ہاں میں گردن ہلاتے ہوئے اسنے گاڑی کی پہلی نشست سنبھالی تھی۔سعید کو مزید خوار کرنے وہ شاپنگ مال لے آئی تھی اور وہ بیچارا حسب عادت اسکے سامنے انکار کرنے کی سکت کہاں رکھتا تھا!

"یہ ٹھیک ہے ناز مل؟"سعید کو ایک بادامی رنگ کی بٹن شرٹ پسند آئی تھی۔

"نہیں۔۔"اسنے شرٹ دیکھتے ساتھ ہی منہ چڑھالیا۔

"کیوں؟"

'بس نہیں ہے تو نہیں ہے۔۔"اسنے سامنے ہینگ ہوئی شرٹس دیکھنا شروع کر دی تھیں۔

"مجھ پر تو سوٹ کر رہی ہے۔۔"سعید نے سامنے لگے شیشے میں دیکھتے ہوئے شرٹ خود سے لگائی تھی۔

"پھر تو آپ ہی پہن لیں۔۔"اسے بھی وہ رنگ سعید پر جچتا محسوس ہوا تھا۔

"مگر۔۔"

"ویسے شدید ہنڈسم لگ رہے ہیں اس میں۔۔۔ثناء تو فدا ہی ہو جائے گی آپ پر۔۔"اس نے آنکھ دباتے ہوئے سعید کو چھیڑا تھا۔

"وہ پہلے ہی مجھ پر شدید فدا ہے۔۔"وہ شوخ ہوا تھا۔

"اوہو مائی ہنڈسم ہنک۔۔"زمل نے دور سے اسکی نظر اتاری تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسے دوکان میں لگا کوئی ایک رنگ بھی حمزہ کی شایان شان نہ لگا تھا تو دوکان والوں نے مزید روائٹی دکھانے کے لئے اسے وٹس ایپ کا نمبر فراہم کر دیا تھا جہاں ان کی سب سے بڑی برانچ پر موجود شرٹس کی بھی تصویریں اسے گھر جانے کے بعد نمبر پر بھیجی جا رہی تھیں۔

"یہ والی فٹ ہے؟"اسے تصویروں میں سے ایک رنگ کچھ حد تک پسند آیا تھا۔

"کیا کر رہی ہو۔۔"حمزہ لیپ ٹاپ اٹھائے بیڈ پر آ کر بیٹھا تو اس نے موبائل لاک کیا تھا۔

"کچھ نہیں وہ۔۔"وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔

"ادھر آو تمہیں کچھ دکھانا ہے۔۔"حمزہ نے اسے واپس بلایا تو وہ موبائل ڈیٹا بند کرتی واپس بیٹھی تھی۔

"کیا؟"

"یہ۔۔"اس نے لیپ ٹاپ پر فیکٹری کی تصاویر دکھائی تھیں۔

"بہت جلدی سب کچھ پھر سے تیار ہو گیا نا؟"

"میڈم میں نے بہت محنت کی ہے۔۔"اسکی تعریف پر حمزہ نے اپنی محنت بھی یاد دلائی تھی۔

"وہ تو واقعی تم نے دن رات محنت کی ہے۔۔"وہ بھی داد دینے لگی۔

"اور تمہیں خاصا نظر انداز بھی کیا ہے۔۔"حمزہ نے قریب سے اسکا چہرہ دیکھا جو لیپ ٹاپ پر متوجہ اس کے چہرے کے خاصا نزدیک تھا۔

"مجھے کوئی گلا نہیں۔۔تم کام پر ہی دھیان دیا کرو۔۔"اسنے بغیر اسکرین سے نظر اٹھائے جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر تم پر کون دھیان دے گا۔۔"اس کی خمار آلود آواز پر زمل کی کانوں کی لویں سرخ پڑی تھیں۔

"ایک تو میں ذرا سی کوئی ایسی ویسی بات کرتا ہوں تو تم کوسوں میل دور ہو کر بیٹھ جاتی ہو۔۔"اسکے اچانک فاصلے پر جا کر بیٹھتے ہی حمزہ کا مزاج اکھڑا تھا۔

"تمہاری برتھ ڈے کب ہوتی ہے؟"اسنے بات کا موضوع بدلنے کی کوشش کی۔

"کیوں تم نے منانی ہے؟"لیپ ٹاپ بند کر کے اسنے لیمپ میز کے پہلے دراز میں رکھ دیا۔

"میں کس خوشی میں مناوں گی؟تم نے کون سے سکھ دکھائے ہیں مجھے۔۔"زمل نے یوں ظاہر کیا جیسے اسے اس موقع کو لے کر کوئی دلچسپی نہ ہو۔

"بہت بد تمیز ہو یار۔۔"حمزہ کو اس بے رخی پر افسوس بھی ہوا تھا۔

"ویسے میں ایک پیسرٹی کا انتظام کر سکتی ہوں وہ بھی ان پیسوں سے جو تم مجھے ہر ماہ دیتے ہو۔۔"

"میڈم آپ امیر لوگ ہیں۔۔میرے چند ہزار کہاں آپ کی شایان شان ہوتے ہونگے۔۔"اسکے لہجے کی عاجزی زمل کو بہت بھائی بھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پھر بھی تمہارے دیے ہوئے چند ہزار میں بہت سکون اور برکت ہے میرے لئے۔۔"اسے خود اندازہ نہ تھا کہ وہ جذبات میں بہت بڑی بات کہہ گئی ہے۔

"کہیں تمہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہو گئی زمل؟"حمزہ نے آنکھ مارتے ہوئے اسکے چہرے پر حیا کے رنگ بکھیرے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"تم پیدائشی خوش فہم ہو یا میں نے دو چار اچھی باتیں کر کے تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے۔۔"اسنے بھی بدلحاظی دکھائی تھی۔

"تم واقعی بہت بد تمیز ہو۔۔"وہ گال پھلا گیا تھا۔

"پاپا بوائے۔۔"وہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔

"تم مجھے شوہر نہیں سمجھتی۔۔محبت نہیں مانتی تو پھر میں تمہارا کون ہوں؟"اسنے سنجیدگی سے استفسار کیا تھا۔

"تم میرے بہت اچھے دوست ہو۔۔"اس نے انسیت سے کہا۔

"دشمن سے دوست کا سفر طے کرتے ساڑھے تین مہینے گزر گئے اب اس دوستی سے محبت کا مقام کب تک حاصل ہو گا؟"اس کے قریب ہو کر وہ رازدارانہ انداز میں سوال کرنے لگا۔

"اس کے لئے مہینے نہیں صدیاں لگیں گی حمزہ ہاشم بخاری۔۔"بیڈ سے اٹھتی وہ ڈریسنگ روم کا رخ کر گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہ والا ٹھیک ہے نا زمل؟"سعید نے ایک مہرون بٹن شرٹ اسے دکھائی تھی جسے زمل نے پہلی ہی نظر میں رد کیا تھا۔

"چار دن سے ہم روز پاگلوں کی طرح ایک ہی شرٹ کے لئے کتنے مالز گھوم چکے ہیں۔۔"اسکا بھی صبر جواب دے گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیونکہ یہ حمزہ کو دیے جانے والا میرا بہت خاص تحفہ ہے۔۔"

"ثناء کی کال۔۔"سعید کو ثناء کی کال دیکھ کر کچھ یاد آیا تھا۔

"کیا کر رہے ہیں؟کوئی ضرورت نہیں بات کرنے کی۔۔"زمل نے موبائل میوٹ کرتے ہوئے اپنے ہینڈ بیگ میں پھینک دیا تھا۔

"وجہ؟"

"ثناء حمزہ کو بتادے گی۔۔"اسکے علم میں نہ تھا کہ سعید پہلے ہی ثناء کو سب بتا چکا ہے۔

"یار آج اس کی فرینڈز کے ساتھ ہم دونوں کا لنچ تھا۔۔"سعید نے مسلسل فون بجنے کی وجہ بتائی تھی۔

"بھاڑ میں گیا لنچ ابھی حمزہ کا گفٹ اہم ہے۔۔"اس نے سعید کی ہر فریاد ہوا میں اڑائی تھی۔

"جی۔۔"گاڑی چلاتے ہوئے وہ سعید کو لئے بخاری پیلس ہی جا رہی تھی جب ڈیکوریٹر کی کال آئی۔

"میڈم آپ آکر ایک دفعہ فائنل کر دیں سب۔۔"وہ کل کی تقریب کے سب انتظامات مکمل کر چکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہو گیا سب کچھ؟دیکھو بھائی مجھے کوئی گربر نہیں چاہیئے۔۔"اسنے التجائی انداز اپنایا تھا۔

آپ آکر دیکھ لیں۔۔"زمل کی خفگی والی فطرت دیکھ کر وہ بھی خاصے محتاط ہوئے تھے۔

"اسے بولو ویڈیو بھیج دے۔۔"فون اسپیکر پر ہونے کے باعث سعید بھی سب ساتھ ساتھ ہی سن رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بالکل نہیں۔۔ہم جا کر دیکھیں گے۔"اسنے کال کاٹتے ساتھ اگلے موڑ سے گاڑی فارم ہاوس کی طرف گھمائی تھی۔

"زمل وہ دنیا کا آخری کونا ہے۔۔"سعید نے اندازہ لگایا تو انہیں جا کر آنے میں بھی دو سے تین گھنٹے لگنے ہی لگنے تھے۔

"ہاں ہاں انٹار ٹکا ہے نا۔۔"اسنے گاڑی کی رفتار ممکن حد بڑھائی تو سعید نے اپنے تحفظ کے لئے سیٹ بیلٹ باندھ لی۔

"کبھی کبھی افسوس ہوتا ہے کہ تمہیں میں نے گاڑی چلانا سکھائی کیوں؟۔"وہ افسردگی سے خود کو ہی کوسنے لگا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تم گئی نہیں؟"حمزہ دفتر سے گھر واپس آیا تو ثناء جانے کے لئے تیار بیٹھی تھی۔

"وہ سعید کا نمبر نہیں مل رہا۔۔"موبائل سے نمبر ملاتے ہوئے اسکا دھیما لہجہ جتا رہا تھا کہ وہ کافی دیر سے سعید کی منتظر بیٹھی ہے۔

"کیوں تم نے اسے بتایا نہیں تھا۔۔"صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس نے گلے میں لگی ٹائی ڈھیلی کی تھی۔

"بتایا تو تھا مگر ان کی کوئی مصروفیت۔۔"

"اس کی مصروفیت تمہاری بیوی ہے جس کی وجہ سے وہ میری بیٹی کو نظر انداز کر رہا ہے۔۔"وہاں آتے ہاشم نے حسب عادت آگ لگائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ آپ پھر شروع ہو گئے۔۔"حمزہ اکتا سا گیا تھا۔

"کیونکہ میں تمہاری طرح اپنی عزت کا جنازہ نکلتا نہیں دیکھ سکتا۔۔"اسکی چیخ چنگھاڑ پر ردا بھی وہیں چلی آئی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے ہاشم؟"

"ابھی بھی وہ اسی کے ساتھ ہے۔۔یقین نہیں آتا تو کال کر لو۔۔"بیوی کی بات کو نظر انداز کرتا وہ حمزہ کو مزید بد ظن کرنے لگا۔

"بھائی۔۔"ثناء نے کچھ بتانے کی کوشش کی تھی۔

"ایک منٹ۔۔"اسنے ثناء کو خاموش رہنے کا کہتے ہوئے زمل کا نمبر ملایا تھا۔

"کہاں ہو؟"

"اما کی طرف۔۔"اسنے جھٹ سے جواب دیا۔

"میری بات کرواو۔۔"وہ تفتیشی انداز میں بولا۔

"وہ گھر پر نہیں ہیں۔۔"اس نے ایک اور جھوٹ کہا۔

"امل؟"

"وہ بھی نہیں ہے اسلئے میں بھی گھر واپس ہی آ رہی ہوں بائے۔۔"اسنے ٹال مٹول کرتے ہوئے کال کاٹ دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"دیکھ لیا۔۔۔اب اس کی ماں کو بھی کال ملالو وہ نہیں ہے وہاں۔۔"ہاشم آج کسی صورت ٹلنے کا روادار نہ تھا۔

"ثناء ممانی کو کال کرو۔۔"حمزہ کی آنکھیں شدت غم سے سرخیاں ٹپکا رہی تھیں۔

"بھائی۔۔"ثناء کو بھی اسکے غصے سے خوف آیا تھا۔

"کرو۔۔"وہ غرایا تھا۔

"سپیکر بھی آن کرنا۔۔"ہاشم نے نیا حکم جاری کیا۔

"ہاشم۔۔"ردا نے اسے ٹوکا تھا۔

"تم چپ کرو۔۔"وہ الٹا بیوی پر ہی غصہ ہوا تھا۔

"السلام علیکم ممانی جان کیسی ہیں؟"ثناء نے ماہین کو کال ملائی تھی۔

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں بیٹے۔۔"اسکا انداز حسب عادت نرم اور پر شفقت تھا۔

"امل سے بات ہو سکتی ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ تو ابھی سو رہی ہے۔۔"ماہین کا جواب سنتے ہی ہاشم نے حمزہ کو استہزایہ نظروں سے دیکھا تھا۔

"امل گھر پر ہی ہے؟"

"ہاں۔۔"اگلی بات سنتے ہی حمزہ کی کنپٹیاں سلگی تھیں۔

"چلیں پھر میں بعد میں کال کر لوں گی۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"سب ٹھیک ہے بیٹے؟"ماہین کو حالات کشیدہ لگے تھے۔

"جی اللہ حافظ۔۔"اسنے بھی رابطہ ختم کیا۔

"اب بولو۔۔"ہاشم اس کے ضبط کی آخری حد آزما رہا تھا۔

"آپ کیوں اسے بد ظن کر رہے ہیں؟"ردا بھی اس کی مکاریوں سے عاجز آئی تھی۔

"کیونکہ مجھے اپنی عزت عزیز ہے۔۔پتہ بھی ہے کہ کہاں ہے "تمہاری بہو اس وقت۔۔اپنے اس کزن کے ساتھ شہر سے دور اپنے فارم ہاوس پر۔۔۔مجھے تو کہتے ہوئے بھی شرم آ رہی ہے۔۔"ہاشم نے ماتھا رگڑا تھا۔

"بس ڈیڈ بس۔۔"وہ تنگ آ کر چلایا تھا۔

"تمہیں میں نے پہلے دن ہی کہا تھا کہ اسکی لگام کھینچ کر رکھو ورنہ سر پر ہاتھ رکھ کر رونا پڑے گا تمہیں حمزہ بخاری۔۔"اسنے ایک ہی سانس میں ساری بھڑاس نکالی تو حمزہ کمرے کو چلتا بنا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"السلام علیکم۔۔"تھکے ہارے مزاج کے ساتھ اس کی رات کے وقت گھر واپسی ہوئی تھی۔

"میں نے کتنی کالز کی تمہیں مگر تم نے جواب دینے کی زحمت تک نہیں کی۔۔"حمزہ نے آغاز تفتیش بہت پر خطر لہجے میں کیا تھا۔

"میں دیکھتی تو جواب ضرور دیتی۔۔"بناوٹی لاعلمی دکھاتے ہوئے اسنے ہینڈ بیگ سے موبائل فون نکالا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"رئیلی؟"حمزہ کا پارا ایک اور جھوٹ پر مزید چڑھا تھا۔

"یہ آپ سب نے منہ کیوں بنایا ہوا ہے؟کچھ ہوا ہے ثناء؟"موبائل واپس بیگ میں رکھتی وہ گرد و نواح کا جائزہ لیتے ہوئے خود بھی الجھی تھی۔

"کہاں تھی تم؟"صوفے سے اٹھتے ہوئے وہ دھاڑا تھا۔

"میں نے بتایا تو تھا۔۔"وہ بھی سامنے آکر کھڑی ہوئی تھی۔

"جھوٹ کہا تھا تم نے۔۔"اس مرتبہ اسکا لہجہ اور بھی بلند ہوا تھا۔

"تم کس لہجے میں بات کر رہے ہو حمزہ؟"زمل نے بھنویں اٹھاتے ہوئے حمزہ کی بے اعتباری سے لبریز آنکھوں میں جھانکا تھا۔

"جس لہجے کے تم لائق ہو۔۔"اس دفعہ ہاشم نے جواب دیا تھا۔

"اپ مداخلت مت کریں۔۔"زمل نے لہجہ نرم رکھتے ہوئے تلخی کا جواب تلخی سے نہ دیا تھا۔

"کیوں نہ کروں؟"ہاشم منصوبہ بندی کے عین مطابق معاملے کو طول دے رہا تھا۔

"حمزہ تم ان کی باتوں میں آکر مجھ سے بد ظن ہو رہے ہو؟"اسنے پھر سے پاس کھڑے حمزہ کو مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں زمل۔۔تم اس سعید کے ساتھ تھی یا نہیں؟میری بہن کی کال اٹھانے کا وقت نہیں اس کے پاس اور تمہیں لئے پورے شہر میں پھر رہا ہے وہ۔۔"زمل کو اسکا لفظ لفظ زہر سے بھی کڑوا محسوس ہو رہا تھا۔

"ثناء تم نے بھی کچھ کہنا ہے؟"اس نے پاس کھڑی ثناء اور پھپھو کا بھی چہرہ دیکھا جو خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی تھیں۔

"نہیں بھابھی۔۔بھائی آپ پلیز تحمل سے انکی بات تو سنیں۔۔"وہ جانتی تھی کی حمزہ اس وقت جو کر رہا ہے اسکا ردعمل اس گھر کی بنیادیں ہلا دے گا۔

"کیا سنے؟تمہاری یہ بھابھی اپنے اس کزن کے ساتھ ویران گھر میں کرتی کیا پھر رہی تھی۔۔یہ جاننے کا حق ہے میرے بیٹے کو۔۔"ہاشم بلا تکلف الزام تراشی کے درپے تھا۔

"حق حمزہ کو ہے تو جواب آپ کو کیوں دوں؟"زمل نے مضبوط لہجے میں اسکی بات کاٹی۔

"زمل۔۔"باپ سے بدتمیزی پر حمزہ آپے سے باہر ہوا تھا۔

"تم جاننا چاہتے ہو کہ میں کیا چھپا رہی ہوں تم سے تو میں تمہیں سب بتا دوں گی لیکن یہ تفتیشی جرگہ لگا کر تمہیں کچھ حاصل نہیں ہو گا حمزہ۔۔مجھے مجبور مت کرو کہ میں یہاں سے کبھی نہ واپس آنے کے لئے جاوں۔۔"حمزہ کے ہاتھوں ہاشم کے سامنے اپنی بے عزتی اسے خود کی ہی نظروں میں گرا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری ماں کی بھی یہی خصلت تھی۔۔میری مانگ ہوتے ہوئے اسنے تمہارے باپ سے معاشقہ چلایا اور بعد میں اسکے ساتھ ساتھ مجھے بھی بے وقوف بنائے رکھا۔۔تم بھی ایک بدکردار ماں کی بدکردار اولاد ہو۔۔"ہاشم نے اس کے ضبط پر گہری ضرب لگائی تھی۔

"ہاشم بخاری خبردار۔۔۔خبردار جو میری اما کے کردار پر ایک حرف بھی کہا۔۔"ایک ہی جست میں اسنے پر رشتے کا لحاظ فراموش کئے ہاشم بخاری کا گریبان اپنی گرفت میں دبوچ لیا تھا۔

"زمل چھوڑو ڈیڈ کو۔۔"حمزہ نے باپ کا گریبان چھڑوایا تھا۔

"ہاو ڈئریو؟"اسے ہاشم سے دور کرتے ہی حمزہ کا ہاتھ پوری قوت سے اٹھا تھا۔

"حمزہ۔۔"پھپھو دوڑتی ہوئی زمل کے پاس آئی تھی جو گال پر ہاتھ رکھے حمزہ کو خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"اگر تم میرے ڈیڈ کی عزت نہیں کر سکتی تو اس گھر میں بھی تمہارے لئے کوئی جگہ نہیں۔۔"اپنے شدید ردعمل پر پشیمان ہونے کی بجائے وہ نئی ہدایت جاری کر گیا تھا۔

"جہاں میری ماں کی عزت نہیں۔۔وہاں رکنا میں بھی اپنی توہین سمجھتی ہوں۔۔تمہیں تمہارے ڈیڈ اور مجھے میری اما کا احترام مبارک ہو حمزہ ہاشم بخاری۔۔"ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کے باوجود گال سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس نے اپنا لہجہ ممکنہ حد تک ہموار اور اٹل رکھا تھا۔

"زمل رک جاو بیٹے۔۔"اسے تیز تیز قدم اٹھا کر وہاں سے جاتا دیکھ کر پھپھو کا دل دہلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھابھی۔۔"ثناء نے پہلے بھائی کو دیکھا جو رخ پھیر کر بے جان بت کی مانند کھڑا تھا پھر وہ خود بھی ماں کے قدموں کی پیروی کرتی زمل کے پیچھے نکلی تھی۔

"پھپھو آپ بہت اچھی ہیں اور ثناء تم بھی بہت عزیز ہو مجھے لیکن تمہارے بھائی اور باپ نے میری اما کی جو توہین کی ہے۔۔وہ میں مرتے دم تک نہیں بھولنے والی۔۔"صرف اپنا موبائل اور گاڑی کی چابیاں اٹھائے وہ گھر کی پورچ تک پہنچی تھی تو ثناء اور ردا اسکے پیچھے پیچھے روکنے کے لئے آئی تھیں۔

"آپ کے چہرے پر یہ نشان دیکھیں گی تو ممانی جان۔۔"ثناء خیفیف سے لہجے میں بولتے بولتے خود ہی رک گئی تھی۔

"انہیں دیکھنا چاہئے کہ ان کے بہترین انتخاب نے میرے منہ پر اختیار کا طمانچہ کتنی شدت سے مارا ہے۔۔"اس کا لہجہ حمزہ کی بے اعتباری پر بھیگا تھا۔

"بھابھی مت جائیں پلیز۔۔"ثناء نے اسکا بازو تھامے منت کی تھی۔

"جانے دو اسے۔۔۔"وہاں آتے حمزہ نے لاپرواہی سے کہا تھا۔

"آپی جان یہ کیا ہوا ہے؟"وہ گھر پہنچی تو آنکھیں لہو ٹپکانے کے نزدیک تھیں مگر حیدر کی نظر سب سے پہلے اسکے بائیں گال پر چھپے حمزہ کی انگلیوں کے نشان پر گئی تھیں۔

"زمل بیٹے۔۔"ماہین اٹھ کر اسکے پاس آئی تو گال پر جمے آنسو بتا رہے تھے کہ وہ پوری راستے رو کر شاہ ولا تک پہنچی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"امامیں نے کوئی بد تمیزی نہیں کی۔۔۔کوئی جھگڑا نہیں کیا لیکن حمزہ۔۔آپ کے اصرار پر یہ نکاح ہوا تھا کیونکہ میں نے صرف آپ کی خوشی دیکھی تھی۔۔"اسکی بھاری آواز نے وہاں موجود سب افراد کے دل دہلا دیے تھے۔

"حمزہ نے ہاتھ اٹھایا تم پر؟"ماہین کو لگا کہ وہ مزید دو پل سانس نہیں لے سکتی۔

"آپی۔۔"امل نے اسے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنا ضبط برقرار رکھا تھا۔

"کوئی میرے پیچھے نہیں آئے گا۔۔گرینی آپ بھی نہیں۔۔"امل اور ماں کو خود سے دور کرتی وہ کمرے کا رخ کر گئی تھی۔

"زمل۔۔"رعنا بیگم نے اسے کئیں بار پکارا مگر وہ نہ رکی تھی۔

"مل گیا تمہیں سکون ماہین۔۔تم جواب دو گی میرے حیدر کو اس فیصلے کے لئے یاد رکھنا۔۔"ناچاہتے ہوئے بھی وہ ماہین پر بری طرح چلاتی ہوئی زمل کے پیچھے پیچھے گئی تھیں۔اپنے پوتے پوتیوں میں وہ انکی لاڈلی ترین پوتی تھی جسکی ایک خراش انہیں اپنی ذات پر جانلیوا حملہ محسوس ہوتی تھی۔

"حمزہ کو کال ملاو حیدر۔۔"دور سے منظر دیکھ کر وہاں آتے جہانگیر شاہ بہت رعب سے بولے تھے۔

"یہ اس ہاشم کی لگائی آگ ہے حمزہ ایسا نہیں ہے ڈیڈ۔۔"ماہین روتے روتے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سعید تک جیسے ہی زمل پر گزری قیامت کی خبر پہنچی تھی وہ خود بھی انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔یہ حرکت حمزہ کے علاوہ کسی اور نے کی ہوتی تو اسے وہ یقیناً عبرت کا نشان بنا چکا ہوتا اب تک۔۔بخاری پیلس میں قدم رکھتے ساتھ اسنے ہاتھ میں پکڑا ایک گفٹ پیک میز پر پٹکا تھا۔

"لو آگیا زمل کا وکیل۔۔"اس کے وہاں آتے ہی ہاشم نے طنز کیا تھا۔

"کہاں ہے آپ کا بیٹا؟"وہ بدلحاظی سے دھاڑا تھا۔

"تم نے زمل پر ہاتھ کیسے اٹھایا۔۔"سیڑھیوں سے اترتے حمزہ کو دیکھتے ہی وہ اس پر دھاوا بول گیا تھا۔

"بیوی ہے وہ میری اور تمہیں کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔۔"حمزہ نے بھی اس کا گریبان اپنی مٹھیوں میں دبوچا تھا۔

"کیونکہ وہ میری بھی کچھ لگتی ہے۔۔"سعید نے اسکی شرٹ کا کالر بری طرح جھنجھوڑا تھا۔

"کچھ تو حیا کرو سعید۔سب کے سامنے اپنے کارنامے نشر کرتے تمہیں شرم نہیں آتی!"اسے خود سے دور دھکیلتے حمزہ لعن طعن پر اتر آیا تھا۔

"تمہیں شرم آتی ہے اپنی پاکباز بیوی پر بہتان لگاتے ہوئے۔۔"خود کو گرنے سے بچاتے ہوئے وہ سیدھا ہوا تھا۔

"تو تم ہی بتا دو کہ کیوں چھپ چھپ کر ملتے تھے دونوں اور کتنی دفعہ مل چکے ہو؟"اسکے لب و لہجے میں رچی حقارت اور شک نے سعید کو آپے سے باہر کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ۔۔"اسکے ایک ذوردار مکے نے حمزہ کو فرش کی زینت بنایا تھا۔

"سعید بھائی کیا کر رہے ہیں۔۔۔رک جائیں۔۔"حمزہ کے واپس اٹھتے ساتھ ان دونوں کے گتھم گتھا ہوتے ہی امل،معید اور حیدر بھی وہاں پہنچا تھا۔

"تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا یاد رکھنا۔۔"اسے امل اور معید نے بمشکل پکڑ کر حمزہ سے دور کیا تھا۔

"تمہیں تو میں بخش دوں گا نا۔۔"دوسری طرف حمزہ کو حیدر اور ہاشم نے روک رکھا تھا۔

"بس کر دیں حمزہ بھائی۔۔میری بہن بیچاری پاگلوں کی طرح ایک ہفتے سے آپ کی برتھ ڈے پلان کر رہی تھی۔۔آپ کی پسند کے مطابق جگہ ڈھونڈھی تھی انہوں نے اور وہاں ہم سب بھی ہوتے تھے سعید بھائی کے علاوہ۔۔"امل جس رفتار سے چنگھاڑی تھی حمزہ کا پورا وجود ایک ایک لفظ کی ادائیگی کے ساتھ شل پڑتا جا رہا تھا۔اگلے ہی لمحے حیدر اور ہاشم نے اسکے بازو آزاد کیے تو اسے لگا کہ اسی وقت وہ زمین پر جا گرے گا۔

"اور یہ پکڑو تمہاری امانت پڑی تھی میری گاڑی میں۔۔اگر زمل کا خیال نہ ہوتا تو اسے آگ لگا دیتا۔۔"اسکے تحفے میں خریدی جانے والی شرٹ جو زمل نے سعید کی گاڑی میں ہی رکھوائی تھی وہ بھی اس وقت وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔اسنے تقریباً حمزہ بخاری کے منہ پر وہ تحفہ پٹکا جو اسکے سینے سے ٹکرا تا زمین پر جا گرا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سعید بیٹے۔۔"ردا شرمندگی کے مارے کچھ کہنے کے بھی لائق نہیں رہی تھی جبکہ ہاشم تو بغلیں جھانکنے پر مجبور ہوا تھا۔

"آنٹی زمل مجھے ہر انسان۔۔۔ہر رشتے سے زیادہ عزیز ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے درمیان کوئی برا تعلق ہے۔۔مجھے تو اس کم ظرف انسان کی سوچ پر افسوس ہو رہا ہے اور ایک بات زمل کے لاکھ منع کرنے کے باوجود میں نے ہر بات ثناء کو بتائی تھی۔۔بہن کا تو اعتبار کرتے ہو نا تم!"وہ جتنے احترام سے ردا سے مخاطب ہوا تھا حمزہ کو ہمکلام کرتے لہجہ اتنا ہی تلخ پڑا تھا۔

"چلیں سعید بھائی۔۔"معید نے گزارش کی تھی۔

"آپ نے میری آپی کا بہت دل دکھایا ہے۔۔۔وہ آپ کو معاف کر بھی دیں تو میں معاف نہیں کروں گی۔۔شیم آن یو حمزہ بھائی۔۔"امل نے بھی خوب کھری کھوٹی سنائی تھی۔

"چلو بچے۔۔اس کے منہ لگنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔"سعید ان سب کو لئے وہاں سے نکل گیا تھا جبکہ حمزہ نے جھکتے ہوئے فرش پر گرا اپنا تحفہ اٹھایا جو اسکے لئے بہت چاہ اور مان سے خریدا گیا تھا۔

"حمزہ بیٹے۔۔"ہاشم نے سیاہ چہرہ لئے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"بس ڈیڈ بس۔۔"تحفہ خود سے لگائے وہ واپس کمرے میں جا گھسا تھا جبکہ ردا ہاشم کو خونخوار نظروں سے گھورے جا رہی تھی جو بیٹے کی ہی خوشیاں نگلنے پر تلا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہاں ٹیبل ہو گا اور یہاں۔۔"اسکی ہدایات کا طویل سلسلہ جاری تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ہاں وائٹ روز۔۔" تنگ آکر معید نے اگلی بات خود کہی تھی۔

"ویسے آپی آتش بازی بھی نہ کر دیں؟" حیدر نے اسے ستانے کے لئے انوکھی بات کہی تھی۔

"حمزہ کی بارات نہیں برتھ ڈے ہے چھوٹے۔۔" اسکے کندھے پر کونی ٹکائے وہ چہکی تھی۔

"ہماری تو یوں برتھ ڈے نہ منائی کسی نے۔۔" دور موبائل سے ویڈیو بناتا سعید حسرت سے بولا تھا۔

"آپ کیا کر رہے ہیں ایس پی صاحب؟" زمل نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔

"میں یہ تمہارے شوہر کو بھیجوں گا۔۔اسے بھی تو پتہ چلے کہ اس کے پیدا ہونے کی کتنی بڑی قیمت ادا کر رہے ہیں ہم۔۔" اسکی ویڈیو ریکارڈ کرتا کرتا وہ اسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"خبردار جو میرا سرپرائز کسی نے خراب کیا۔۔" وہی ویڈیو دیکھتے ہوئے اسے اپنا دل کرچی کرچی ہوتا محسوس ہوا تھا۔وہ پاگلوں کی طرح اس انسان کے لئے کتنا کچھ کر رہی تھی جو چار لوگوں میں اس کا مان قائم نہ رکھ سکا۔

"زمل۔۔۔" ماہین کمرے میں پہنچی تو اسنے موبائل لاک کرتے ہوئے سرھانے کے اوپر پھینکا تھا۔

"کچھ کھالو۔۔" بیڈ پر اسکے پاس بیٹھتی وہ نرمی سے بولی تھی۔

"تھپڑ کھا کر آئی ہوں۔۔" اسنے یقیناً یہ جملہ ماں کو شرمندہ کرنے کے لئے نہیں کہا تھا مگر ماہین کے لئے یہ جواب کسی طمانچے کی مانند ہی تھا۔

"سوری بیٹے۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"سوری کافی ہے اما؟"اسنے ماں کی آنکھوں میں جھانکا جہاں ایک دریا بہنے کو تیار کھڑا تھا۔

"نہیں تو سزا بتا دو اپنی ماں کو۔۔"اسکے آنسو تو خشک پڑ چکے تھے مگر ماہین کی آنکھیں بہنے لگی تھیں۔

"مجھے غصہ آپ پر یا اس پر نہیں خود پر آرہا ہے اما۔۔۔میری اما کے بارے میں ایک شخص بکواس کرتا رہا اور میں اس کا منہ بھی نہیں توڑ سکی۔۔کاش میں ہاشم بخاری کی زبان کھینچ لیتی۔۔"اسکے کندھے سے سر لگائے وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔

"حمزہ کو میں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔وہ ناک سے لکیرے کھینچے گا تب بھی نہیں۔۔"اسکے گرد دائیں بازو کا حصار بناتی ماہین اٹل انداز میں بولی تھی۔

"وہ ناک سے لکیریں کھینچے یا صحرا کی خاک چھانے۔۔۔میرے زندگی میں رہے تب بھی میرے دل سے اتر گیا ہے وہ اما۔۔اگر اس کے باپ کی ناک اونچی ہے تو میری اما کا مقام بھی بہت معتبر ہے میرے لئے۔۔"اسنے پر سکون پناہ گاہ میں آنکھیں بھینچی تھیں۔

"کچھ کھالو زمل۔۔"ماہین نے وہی بات دہرائی تھی۔

"اگر آج ابا ہوتے تو میں دیکھتی کہ ان باپ بیٹے کی ہمت کیسے ہوتی آپ کے بارے میں بکواس کرنے کی۔۔"وہ لاکھ خود مختار اور مضبوط بنتی مگر آج کے واقعے نے اسے شدت سے یتیمی کا احساس دلایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"وہ ہوتے تو میں کبھی اتنا غلط فیصلہ نہ کرتی بیٹے۔۔مجھے معاف کر دو۔۔"اسکے نا بہنے والے آنسوؤں سے ماہین اپنے ضمیر کی عدالت میں مجرم قرار پائی جا چکی تھی۔اسنے حمزہ پر اعتماد کر کے زمل کا مستقبل داؤ پر لگایا جس کا اندازہ اسے آج ہوا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ جو خسارا وہ اپنے ہاتھوں سے کما چکا ہے اسکا بھگتان تا عمر اس کا مقدر بنے گا۔وہ یہ بھی جانتا تھا کہ زمل کے دل کا دروازہ آج مستقل طور پر وہ خود پر بند کر چکا ہے جواب دوبارہ کھلتا بھی یا نہیں اسے خود اندازہ نہ تھا مگر غلطی کا احساس ہوتے ہی وہ معافی مانگنے شاہ ولا پہنچا تھا۔

"کیوں آئے ہیں آپ یہاں؟"اسے زمل کے کمرے میں جاتا دیکھ کر حیدر نے راستے میں ہی روکا تھا۔

"حیدر۔۔"

"میں بہت شرافت سے کہہ رہا ہوں حمزہ بھائی۔۔پلیز جائیں یہاں سے۔۔"اسکا ٹوکدار انداز یہ باور کروانے کے لئے کافی تھا کہ وہ صرف زمل ہی نہیں شاہ خاندان کے ہر فرد کی نظر میں اپنا احترام کھو بیٹھا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بیٹے میں بہت شرمندہ ہوں۔۔"اسکی نظریں اب بھی جھکی ہوئی تھیں۔

"نہیں لگتے آپ میرے کچھ بھی۔۔۔میری آپی کو دکھ پہنچانے والا صرف میرا دشمن ہو سکتا ہے۔۔"

"حیدر۔۔"وہاں آتے جہانگیر شاہ نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں دادا جان۔۔میری آپی کو میں نے آج سے پہلے اتنا دکھی یا بے بس نہیں دیکھا۔۔میں نے آپ کے لئے ان سے کتنے دن بات تک نہیں کی اور آپ نے مجھے ان کے سامنے جانے کے قابل نہیں چھوڑا حمزہ بھائی۔۔"دادا کی ہدایت کو بھی رد کرتا وہ حمزہ کو مزید سنا گیا تھا۔

"مجھے زمل سے بات۔۔"

"کیا بات کروگے تم اب؟"وہاں آتی رعنا جہانگیر بھی نواسے سے کسی مجرم کی طرح پیش آرہی تھیں۔

"نانی جان اس نے بھی تو ڈیڈ سے۔۔"حمزہ نے اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔

"میرے کمرے میں آو حمزہ۔۔"زمل کو سلا کر کمرے سے باہر نکلتی ماہین سنجیدگی سے بولی تھی۔

"ممانی جان۔۔"

"آو۔۔"اسکی کوئی بات سنے بغیر وہ اپنے کمرے میں جاتی بنی تو حمزہ بھی اسکے پیچھے پیچھے چل پڑا تھا۔

"مجھے ایک بار زمل سے بات تو کرنے دیں۔میں مانتا ہوں کہ ڈیڈ۔۔"ماہین کے کمرے میں آتے ہی اسنے معذرت کی ابتدا کی تھی۔

"تمہارے ڈیڈ ہماری خوشیوں اور سکون کے دشمن ہیں۔۔پہلے اس انسان نے میری اور حیدر کی زندگی میں زہر گھولا اور اب وہی کچھ میری بیٹی کے ساتھ کر رہا ہے۔۔اس سے آج تک یہ برداشت ہی نہیں ہو رہا کہ میں نے اس کی جگہ حیدر کا انتخاب کیا۔۔تمہارے ڈیڈ سے میری منگنی بڑوں کا فیصلہ تھی اور حیدر میری محبت۔۔میرا مقدر تھے۔۔اتنی سی بات تمہارا باپ کیوں نہیں سمجھتا؟کیوں وہ میری اولاد

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کے پیچھے پڑا ہے اب۔۔"آج سے پہلے حمزہ نے بھی اس کا یہ جذباتی روپ نہ دیکھا تھا۔وہ انتہائی تحمل مزاج انسان تھی جسے آج اولاد کی تکلیف نے خاموشی توڑنے پر مجبور کیا تھا۔

"میں بہت شرمندہ ہوں ممانی جان۔۔"حمزہ کے پاس کہنے کے لئے الفاظ بھی کم پڑے تھے۔

"شرمندہ تو میں ہوں کہ میں نے زمل کے لئے تمہارا انتخاب یہ سوچ کر کیا کہ تمہارا باپ لاکھ برا سہی اپنے بیٹے کی خوشی کا خیال کرے گا۔۔میری زمل کا مستقبل محفوظ ہو گا مگر تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے حمزہ۔۔"اسکی آواز میں بسی نمی اور سوگ نے حمزہ کا ضمیر جھنجھوڑا تھا۔اس نے زمل کو نہیں پورے شاہ خاندان کو اذیت پہنچائی تھی۔

"آئی ایم سوری ممانی جان۔۔"

"میں نے اپنی بیٹی کی مرضی کے خلاف یہ رشتہ اس پر مسلط کیا تھا صرف تمہارے بھروسے اور تم نے مجھے اس کے سامنے سر اٹھانے کی لائق نہیں چھوڑا۔۔"اسنے گال رگڑ کر صاف کئے تھے۔

"میں زمل سے معافی۔۔"اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا۔

"وہ معاف نہیں کرے گی اور نہ ہی میں اسے مجبور کرنے والی ہوں۔"ماہین نے بھی کسی قسم کے تعاون سے صاف انکار کیا تھا۔

"وہ میری محبت ہے ممانی جان۔۔۔"ان سب کی بے رخی حمزہ کا دل چیر رہی تھی۔

"تو تمہیں اس محبت کا اعتبار کرنا چاہئے تھا۔۔"ماہین نے اسے مزید نادم کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں جانتاہوں کہ جب تک ڈیڈ آپ سے معافی نہیں مانگیں گے تب تک وہ بھی مجھے معاف نہیں کرے گی۔۔"اسے بھی اندازہ ہو چکا تھا کہ ہاشم کی معذرت ہی زمل کا دل موم کر سکتی ہے۔

"نہ وہ معافی مانگے گا نہ زمل کہیں جائے گی۔۔"وہ ہاشم کی خود پسند اور انا پرست فطرت سے واقف تھی۔

"ڈیڈ آئیں گے اور معافی بھی مانگیں گے۔۔"سرخ چہرہ لئے وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

"زمل دروازہ کھولو۔۔آئی ایم سوری پلیز ایک بار دروازہ کھول کر میری بات تو سن لو۔۔"اسکا دروازہ بجاتے ہوئے وہ منت سماجت کئے جا رہا تھا۔

"جاوحمزہ۔۔"جہانگیر شاہ نے اسکے عقب سے آواز لگائی تھی۔

"ناناجان۔۔"اسنے پلٹ کر انکا بے تاثر چہرہ دیکھا تھا جو ہر جذبے سے عاری دکھائی دے رہا تھا۔

"جاوو وہ حیدر کی بیٹی ہے۔غصے میں کسی کی نہیں سنتی۔"

"جائیں پلیز۔۔"حیدر بھی بہت تکلف سے بولا تو وہ ہمت ہارتا وہاں سے چلا گیا تھا

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کس لہجے میں بات کر رہے ہو تم مجھ سے؟"اسکا غصیلہ پن ہاشم کا پارا چڑھا گیا تھا۔

"آپ میرے لہجے سے زیادہ اپنی حرکتوں پر غور کریں ڈیڈ۔۔خدا کے لئے اپنی اس فیملی پولیٹیکس میں مجھے اور میری زمل کو مت گھسیٹیں۔۔ہمیں تو کم از کم خوش رہنے دیں۔۔"ہاتھ جوڑ کر وہ اسی بدلحاظی سے چیخ چنگھاڑ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو بھاڑ میں جاو۔۔رہو خوش اور بن جاو جوڑو کے غلام۔۔"ہاشم بھی غرایا تھا۔

"بن جاوں گا مگر اب آپ کی باتوں میں آکر اس کا دل نہیں دکھاوں گا اور صبح آپ میرے ساتھ شاہ ولا چل کر ممانی جان اور زمل سے معافی مانگیں گے۔۔"حمزہ نے نیا حکم صادر کیا۔

"معافی مانگتی ہے میری جوتی۔۔"وہ اٹل انداز میں بولا۔

"پھر اپنے بیٹے کی شکل بھی آپ آخری بار دیکھ لیں۔۔زمل نہیں تو حمزہ بھی نہیں۔۔"اسنے بھی کچھ کر گزرنے کی ٹھان رکھی تھی۔

"حمزہ بیٹے۔۔"ردا کی تو اس لمحے جان سولی پر لٹکی تھی۔

"میں آخری بار پوچھ رہا ہوں کہ آپ معافی مانگیں گے یا نہیں؟"اسنے گویا سب کچھ سوچ لیا تھا۔

"ہر گز نہیں۔۔مرتے ہو تو مرو۔۔تمہارے جنازے کو کندھا دے دوں گا پر اس گز بھر کی لڑکی کے سامنے سر نہیں جھکاوں گا۔۔"ہاشم کی انا بھی ساتویں آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔پھر اب آپ میرے جنازے کو کندھا ہی دیں گے ڈیڈ۔۔"پاوں پٹکتا وہ رات کے آخری پہر گھر سے نکل گیا تھا۔

"حمزہ رک جاو بیٹے۔۔کیسے باپ ہو تم ہاشم۔۔اپنی ہی اولاد کے دشمن بنے بیٹھے ہو؟"حمزہ کو گھر چھوڑ کر جاتا دیکھ کر ردا ہاشم کو بے دریغ سنانے لگی۔

"تم بھی دفع ہو جاو یہاں سے۔۔"وہ اسے بھی بخشنے کے ارادوں میں نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مام پلیز بھائی کو روکیں۔۔"ثناء روتی ہوئی حمزہ کے پیچھے دوڑی تھی جو گاڑی میں سوار ہو کر تیز رفتاری سے گھر سے نکل گیا تھا۔

"حمزہ رک جاو بیٹے۔۔"ردا نے مرکزی دروازے تک اسکا پیچھا کیا تھا مگر اب اسے روکنا بیکار اور بے سبب تھا۔

اسکی آنکھ کھلی تو رات کا ایک بج رہا تھا اور حیدر اسکا ہاتھ تھامے سرھانے بیٹھا شائد کافی دیر سے اسکے جاگنے کا ہی منتظر بیٹھا تھا۔

"آپی جان کچھ کھالیں۔۔"وہ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھی تو حیدر نے آہستگی سے التجا کی تھی۔

"امانے تمہیں بھیج دیا اب۔۔"وہ منمنائی تھی۔

"کیونکہ مجھے انکار نہیں کرتیں آپ۔۔"وہ بہت مان سے بولا تھا۔

"حیدر مجھے ابا بہت یاد آرہے ہیں آج۔۔۔تم مجھے گلے سے لگاتے ہو تو لگتا ہے کہ ابا نے سینے سے لگایا ہے۔"اس کا رنجیدگی سے لیز لہجہ حیدر کو بھی افسردگی میں مبتلا کر گیا تھا۔

"میری آپی جان۔۔"حیدر نے اسے سینے سے لگا کر ڈھارس بڑھائی تھی۔

"یہ آپ لوگ ہمیشہ زیادتی کرتے ہیں میرے ساتھ۔۔میں بھی انہیں ابا کی بیٹی ہوں نا۔۔"کمرے میں آتی امل نے شکوہ کیا اور زمل کی گود میں جھکتے ہوئے سر رکھ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"صبح سے کچھ نہیں کھایا آپ نے۔۔خالی پیٹ سوئیں تو ابا خفا ہونگے۔۔"حیدر نے نرمی سے وہی بات پھر سے کی تھی۔

"امانے کھایا؟"اسنے سر اٹھا کر سوال کیا۔

"نہیں۔۔بلکہ ہم سب بھوکے بیٹھے ہیں۔۔"گود سے سر اٹھاتی امل نے منہ بسورا تھا۔

"پھر اکٹھے کھاتے ہیں نا بدھو۔۔"اسکے روہانسے پر زمل نے ہی بھوک ہڑتال کا ارادہ ترک کیا تھا۔

"اب تم کیوں رو رہے ہو؟"حیدر کی نم آنکھیں اسکے صبر کو آزمانے لگیں۔

"آپی جان میں بالکل اچھا بھائی نہیں ہوں۔۔"اسنے روتے ہوئے زمل کا سر کندھے سے لگایا تو امل بھی جذباتی ہوئی تھی۔

"مجھے بھوک لگی ہے چھوٹے۔۔"اسکے آنسو دونوں ہاتھوں سے صاف کرتی وہ خود کو پتھر کا کر چکی تھی۔

"چلو اب مل کر کھانا کھاتے ہیں۔۔"ان دونوں کو لئے وہ کمرے سے نکلی تھی۔

زمل کے بلانے پر سب ہی کھانے کے میز پر پہنچے تھے۔بھوک تو سب کی ہی مر چکی تھی مگر ایک دوسرے کا حوصلہ بڑھانے کے لئے سب ہی چھوٹے چھوٹے لقمے چبانے پر مجبور تھے۔

"زمل حمزہ غصے میں گھر سے نکل گیا ہے۔۔بہت غصہ کیا ہے اسنے ہاشم سے بیٹے۔۔"رات کے ڈیڑھ بجے ردا روتی روتی شاہ ولا پہنچی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تو میں کیا کروں پھپھو؟"سکون سے نوالہ نگلتی وہ یوں لاتعلق بیٹھی تھی جیسے حمزہ کا ہونا نہ ہونا بے معنی ہو۔

"وہ یہاں نہیں آیا؟"ردا تو بڑی آس لے کر آئی تھی کہ حمزہ شاہ ولا ہی موجود ہو گا۔

"کہاں گیا میرا نواسہ؟"جہانگیر شاہ کا بھی دل بے چین ہوا تھا۔

"واقعی گرینڈ پا۔۔"انکے اچانک جاگنے والے پیار پر زمل نے انہیں تعجب سے دیکھا تھا۔سب کا ہی کھانا وہیں حرام ہوا تھا مگر اسنے تسلی سے پیٹ بھر کر پانی پینے کے بعد کھانے کا میز چھوڑا اور دوبارہ نیند پوری کرنے کمرے میں چلی گئی تھی۔سب لوگوں نے حمزہ کو کئیں کالز کیں مگر اس کا نمبر مسلسل بند مل رہا تھا۔فجر کا وقت ہونے کو تھا مگر اس کی کوئی خبر نہ ملی۔

"سعید پلیز کچھ کریں۔۔بھائی بہت غصے میں گھر سے نکلے ہیں۔۔"تنگ آکر ثناء نے سعید کو کال ملائی تھی جو اس وقت تھانے پر ہی ڈیوٹی سر انجام دے رہا تھا۔

"ثناء پلیز رو مت۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔"ثناء کے آنسو اسے بے بس کر گئے تھے ورنہ حمزہ کو تو وہ اپنے کاغذوں میں فارغ کر چکا تھا۔سعید کو کال ملائے بھی گھنٹہ گزر چکا تھا مگر سب سر پکڑ کر بیٹھے تھے۔جہانگیر شاہ نے بھی اپنا سارا اثر ورسوخ لڑا کر خبر لگوانے کی کوشش کی تھی پر نواسہ رات ورات ہی روح پوش ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا ہے ثناء؟"سعید کی کال آتے ہی ثناء صوفے پر ڈھے گئی تو ردا کا دل خطرے کی گھنٹی بجانے لگا تھا۔

"مام بھائی۔۔"اسکی آواز کپکپائی تھی۔

تیز رفتاری کے باعث اسکی گاڑی ٹرک سے ٹکرانے لگی تھی تو عین وقت پر موڑ کاٹتے ہوئے گاڑی روڈ دیوائیڈر سے کلابازی کھاتی دوسری سڑک پر جا گری تھی۔

"کیسا ہے حمزہ؟"وہ سب پریشان حال ہسپتال پہنچے تھے جہاں سعید اور معید پہلے سے موجود تھے۔

"فکر کی کوئی بات نہیں ہے وہ اب خطرے سے باہر ہے۔۔"معید کے تسلی بخش جواب پر سب نے سانس سکھ کی سانس لی تھی۔

"زمل تم معاف کر دو حمزہ کو۔۔وہ بہت شرمندہ ہے۔۔"ردا نے گرگڑاتے ہوئے بیٹے کی سفارش ڈالی تھی۔

"اگر اسے شرم آرہی ہے تو اسے بتادیں کہ اس کی شرم بھی اسی کی طرح غیر اہم ہے میرے لئے۔۔"وہ خاردار انداز میں بہت کچھ جتا گئی تھی۔

"بچے۔۔۔"رعنا شاہ نے آگے بڑھ کر سمجھانا چاہا۔

"مجھے نیند آرہی ہے۔۔چھوٹے مجھے گھر لے جاو۔۔"اس نے گرینی کی التجا کو بھی کسی خاطر میں لانا گوارا نہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"زمل۔۔۔"داداجان نے کچھ کہنے کی ہمت اکٹھی کی تھی۔

"آپ نے بھی جانا ہے؟"اسنے جس انداز میں سوال کیا تھا وہ بھی لاجواب ہوئے۔

"نہیں بیٹے۔۔"وہ خفیف سے ہو کر بولے تھے۔

"تو میں جاوں؟"

"چلیں آپی۔۔"حیدر بھی وہاں رکنے کا روادار نہ تھا۔

"آپ میں سے زمل کون ہے؟"نرس کے سوال نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔

"اگر اسے زمل یار آرہی ہے تو اسے کہہ دیں کہ زمل مر گئی ہے۔۔اسے یقیناً صبر آجایے گا۔۔"نرس کو دو کی چار سناتی وہ حیدر کے ہمراہ کوریڈور سے نکل گئی تھی۔

"یہ کون تھیں؟"نرس ابھی تک صدمے میں ہی تھی۔

"زمل کا بھوت۔۔حمزہ سے کب تک مل سکتے ہیں؟"معید نے سر کے بال نوچے تھے۔

"انہیں کچھ دیر تک وارڈ میں منتقل کر دیں گے۔۔"اسنے واپس کمرے میں جاتے ہوئے بتایا۔

وہ شاہ ولا تو آگئی تھی مگر نا چاہتے ہوئے بھی دل اس انسان کے لئے ہمک رہا تھا۔اپنی بے قراری کو قابو کئے وہ کئیں بار خود کو کونس کرا ایک کونے میں جا بیٹھی تھی۔ہال میں لگے آتش دان میں جلتی آگ کا عکس اسکی بھوری آنکھوں میں دہک رہا تھا۔

"آپی جان کافی۔۔"حیدر دو کپ کافی لئے اسکے کشن کے ساتھ لگے کشن پر بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینکس میرے چھوٹے۔۔"وہ جبراً مسکرائی تھی۔

"اماو غیر نہیں آئے ابھی تک؟میں کال کروں۔۔"حیدر نے وقت ہال میں لگی گھڑی پر وقت دیکھا جو صبح کے چھ بجا رہی تھی۔

"چھوٹے پوچھنا کہ حمزہ ٹھیک ہے؟"اسے کال ملاتا دیکھ کر وہ بے اختیار بولی تھی۔

"آپ کو ان کی فکر ہے تو آئی کیوں؟"حیدر بھی کافی دیر سے اسکی بے چینی بھانپ رہا تھا۔

"تاکہ اسکا باپ میری ماں سے معافی مانگنے یہاں آئے۔۔"اسنے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے اصل وجہ بتائی۔

"وہ نہ آئے تو؟"

"حمزہ کا نقصان ہو گا۔۔میرے لئے وہ میری اما سے اہم نہیں ہے۔۔"اسکی انا ابھی اب مزید سمجھوتے کی قائل نہ تھی۔

"آپی جان آپ کے لئے اگر وہ اہم نہ ہوتے تو آپ اتنی بے چین نہ ہوتیں۔۔"حیدر بہت گہری بات کہہ گیا تھا جسے جھٹلانا زمل حیدر کے اختیار سے بھی باہر تھا۔

"تم واقعی بڑے ہو گئے ہو چھوٹے۔۔"اسے آج اپنا چھوٹا بھائی خود سے زیادہ سوجھ بوجھ والا لگا تھا جو دل میں باتیں چھپانے کی بجائے منہ پر ساری حقیقت بلا جھجھک بتانے کی سکت رکھتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہاری ماں سے معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں زمل حیدر۔۔ہاسپٹل آجاو۔۔"اسی دوران موبائل اسکرین پر ہاشم کا پیغام موصول ہوا تو وہ معنی خیزی سے مسکرائی تھی۔

"چلو چھوٹے ہاسپٹل ہی چلتے ہیں۔۔"اسنے کافی کا گھونٹ بھر کر کپ ایک طرف رکھا تھا۔

"واقعی؟"اسنے بھی بچی ہوئی کافی ایک سانس میں غٹکی تھی۔

"ہاں کوئی ہمارا انتظار کر رہا ہے۔۔"اسکے تاثرات سے فتح کے واضح آثار جھلک رہے تھے۔یہ جیت ہاشم کے معافی مانگنے کی تھی یا حمزہ کا چہرہ دیکھنے کی وہ خود اس حقیقت سے ناواقف تھی۔

اسے جب سے ہوش آیا تو سر پر پٹی بندھی تھی اور دائیں ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی۔پورے بدن میں درد کی ٹیسیں الگ اٹھ رہی تھیں۔ہوش میں آنے کے بعد کسی سے بھی بات کئے بغیر ٹکٹکی باندھے چھت کو دیکھے جا رہا تھا۔زمل کا بغیر ملے جانا دل کو چھلنی کر رہا تھا۔وہ لاکھ خفا ہوتی مگر زندگی موت کی کشمکش میں اس کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہ کرنا سراسر بے حسی تھی۔

"حمزہ باپ سے بات نہیں کروگے؟تم اکلوتے بیٹے ہو میرے۔۔"ہاشم اسکے سرھانے کھڑا اپنی جان ہلکان کئے جا رہا تھا۔

"ان سے کہیں کہ جائیں یہاں سے۔۔"بہت دیر بعد اسنے زبان کھولی تو باپ کے لئے تلخی کے سوا کچھ نہ اگل پایا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں معافی مانگوں گا تمہاری ساس سے تبھی تمہارا دل صاف ہو گا نا؟"جوان اولاد کے سامنے ہاشم بخاری کا سارا گھمنڈ بھی ریت کی دیوار ثابت ہوا تھا۔

"آپ نے زیادتی کی ہے زمل اور ممانی جان کی کردار کشی کر کے۔۔مان جائیں یا چلے جائیں یہاں سے۔۔"اسنے اب بھی باپ کا چہرہ دیکھنا گوارا نہ کیا تھا۔

"حمزہ بیٹے تمہیں تکلیف ہو رہی ہو گی۔۔سنبھالو خود کو۔۔"ردا کو اس کی درد سے لیز آواز اذیت پہنچا رہی تھی۔

"زمل تم چھوٹی ہو۔۔میری بیٹیوں جیسی ہو۔۔میرے بیٹے کی عزت ہو اور اگر میری وجہ سے تمہاری دل آزادی ہوئی ہے تو میں معذرت خواہ ہوں اور ماہین آئی ایم سوری۔مجھے ہماری نفرتوں میں اپنے بچوں کی خوشیوں سے کھیلنے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔تمہاری کردار کشی کے لئے میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں۔۔"اسی اثنا میں وہ ماں اور بھائی کے ہمراہ وارڈ میں داخل ہوئی تو ہاشم نے ایک بھی لمحہ ضایع کئے بغیر معذرت پر اتر آیا تھا۔

"حمزہ اس کی ضرورت نہیں ہے بیٹے۔۔"اسکے ہاتھ جوڑنے پر ماہین کو بھی شرمندگی ہوئی تھی۔

"ضرورت ہے ممانی جان۔۔ڈیڈ سے زیادہ میری غلطی ہے۔۔آپ میری ماں ہیں۔۔مجھے وہ سب باتیں خاموشی سے نہیں سننی چاہیئے تھیں۔۔ڈیڈ کو تب ہی خاموش کروا دیتا تو یہ نوبت نہ آتی۔۔آئی

Posted On Kitab Nagri

ایم سوری زمل۔۔آخری غلطی سمجھ کر معاف کردو پلیز۔۔"اسنے روتی شکل بنا کر زمل کا چہرہ دیکھا جو چپ کا روزہ رکھے بیٹھی تھی۔ہاشم تو معافی مانگتے ساتھ ہی وہاں سے کنارہ کشی اختیار کر گیا تھا۔

"آپ لوگ گھر جائیں۔۔میں ہوں حمزہ کے پاس۔۔"رات میں جب ڈاکٹر نے وہاں کسی ایک کو رکنے کی اجازت دی تو زمل نے چپ کا روزہ توڑا تھا۔

"تم۔۔"جہانگیر شاہ کو اب بھی بے یقینی ہوئی تھی۔

"کسی کی ضرورت ہو گی تو میں بلالوں گا نانا جان۔۔ویسے بھی امل یہیں ہے زمل کے ساتھ۔۔"حمزہ نے بھی اس کرم نوازی پر شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔سب اس سے ملنے کے بعد گھر چلے گئے تھے۔چونکہ اسے حیدر کے نام سے منسوب ہسپتال ہی لایا گیا تھا جہاں امل کی آج رات کی ڈیوٹی تھی تبھی ماہین اور ردا بھی تسلی بخش ہو کر ادھر سے گھر چلی گئی تھیں۔

"اب بھی ناراض ہو؟"وہ بیڈ کے ایک کونے پر ٹک کر بیٹھی تھی جب حمزہ نے خود ہی خاموشی کا تسلسل توڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سو جاو۔۔"اس پر چادر اوڑھا کر اسنے صوفے پر بیٹھنے کا ارادہ کیا تو حمزہ نے ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب بیٹھایا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری اس ناراضی سے مجھے نیند آئے گی زمل؟"اسکے ہاتھ کی پشت سہلاتے ہوئے ملتجی ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میری ناراضی کا اتنا خیال ہے تو ایک بات اور سن لو۔۔میں اب کبھی بخاری ہاوس نہیں جاوں گی۔۔"اسنے جھٹک کر اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا۔

"پھر مجھے گھر داماد بنانے کا ارادہ ہے؟"وہ بمشکل ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔کوئی بڑا فریکچر تو نہ آیا تھا مگر جسم میں درد کی ایک شدید لہر برپا تھی جسکا احساس بھی زمل کے لمس سے مٹ سا گیا تھا۔

"میں اپنی بات کر رہی ہوں۔۔۔"اسنے تکلف سے کہا۔

"تم ہمیشہ اپنی بات کرتی ہو اور میں ہماری۔۔آئی ایم سوری زمل۔۔"اسکے گال پر چھپے طمانچے کے نشان کو چھوتے ہوئے وہ خود بھی جی جان سے تڑپا تھا۔

"میرے دل پر اس سے گہرا زخم دیا ہے تم نے۔۔"اسکا ہاتھ چہرے سے دور کرتی وہ پھر سے فاصلہ اختیار کرنے کے درپے تھی۔

"تو کیا کروں؟"وہ خود کشمکش و پنج میں تھا۔

"مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اور سو جاو۔۔"اسنے سرد مہری سے جواب دیا۔

"تم پاس رہو گی؟"واپس لیٹتے ہوئے وہ سہما تھا۔

"نہیں ہسپتال کی سیر کرنے کے لئے رکی ہوں۔۔"صوفے پر نیم دراز ہو کر اسنے منہ پر بازو رکھتے ہوئے آنکھیں ڈھانپی تھیں۔

"آئی لوّیو۔۔"وہ دور سے اونچی آواز میں بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بٹ آئی ڈونٹ۔۔"اسنے اسی طرح لیٹے لیٹے جواب دیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہاں نہیں آئیں گے تو کہاں جائیں گے دونوں؟"ہاشم بیٹے کے گھر واپس نہ آنے کے فیصلے پر بلبلا اٹھا تھا۔

"ماہین بھابھی اور حیدر بھائی کا وہ گھر زمل کے نام کر دیا ہے ماہین بھابھی نے۔۔"ردا کی اگلی بات نے مزید آگ بھڑکائی تھی۔

"تمہارا بیٹا صرف شوہر بن کر رہ گیا ہے۔۔باقی ہر تعلق بھول بیٹھا ہے وہ نامراد۔۔"وہ بیٹے کی زن مریدی پر مٹھیاں بھینچتا رہ گیا تھا۔

اسے ہسپتال سے سیدھا ماہین منزل لایا گیا تھا۔زمل کی ضد کے سامنے وہ بغیر کسی مزاحمت کے گھٹنے ٹیک گیا تھا اور ساتھ ہی ردا نے بھی یہی مشورہ دیا تھا کہ گھر بسانا چاہتا ہے تو ہاشم کی دسترس سے کچھ عرصہ دور رہ کر بیوی کو سمجھنے کی کوشش کرے۔اسے ہی زیادہ سے زیادہ وقت دے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حمزہ اب تم آرام کرو بیٹے۔۔"زمل اور حیدر نے اسے بیڈ پر لٹایا تو جہانگیر شاہ نے سب کو کمرے سے چلنے کا کہہ کر اسے آرام کا مشورہ دیا تھا۔

"زمل۔۔۔"حمزہ نے بچوں جیسی معصومیت سے ارد گرد دیکھا تھا۔

"کہیں نہیں جا رہی آپ کی زمل۔۔"پاس کھڑے حیدر نے اسکا مزاق اڑایا تو بہن کی گھوری پر ساری مستی گل ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رات گئے سب لوگ شاہ ولا چلے گئے تھے مگر ماہین وہیں ان دونوں کے پاس رکی تھی۔حمزہ لاکھ کوشش کے باوجود اس کا غصہ کم کرنے میں مسلسل ناکام ہوا تھا۔

"اچھا بنا ہے؟"زمل کے ہاتھوں سے سوپ پیتے ہوئے اسنے بات چیت کا آغاز کیا تھا۔

"نہ بھی بنا ہوتا تب بھی تمہارے پاس دوسرا آپشن نہیں تھا۔۔"اسکا منہ رومال سے پونچھتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔

"ساری زندگی معاف نہیں کرو گی؟"سوپ والا باول ٹرے میں رکھ کر اسنے حمزہ کے آگے رکھا تو وہ سوال گو ہوا تھا۔

"معاف کر چکی ہوں تبھی یہاں بیٹھی ہوں تمہارے پاس۔۔"اسنے یخ بستہ انداز میں کہا۔

"مجھے پرانی والی زمل واپس نہیں مل سکتی؟"اسکے سوپ نہ پلانے کے باعث اب وہ سوپ بھی اسے بدذائقہ اور بیکار لگنے لگا تھا۔

"پی لینا ورنہ ٹھنڈہ ہو جائے گا۔۔"بیڈ سے اٹھتی وہ کمرے سے نکلنے کی تیاریوں میں تھی۔

"اس وقت ٹھنڈے ہونے کی ضرورت تمہارے دماغ کو ہے۔۔زمل معاف کر دو نا اب۔۔"حمزہ نے وہیں بیٹھے بیٹھے فریاد کی جسے وہ ان سنا کر گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حمزہ کے پاس ہی رکتی نا۔۔"اسے اپنے کمرے میں آتا دیکھ کر ماہین نے سمجھایا تھا۔

"وہ سو گیا ہے۔۔"اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتی وہ لاپرواہی سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"معاف کرنا سیکھو زمل۔۔زندگی پر فیکشن نہیں کومپرومائز پر چلتی ہے۔۔"ماہین کو ڈر تھا کہ وہ ساری زندگی حمزہ کو دوسرا موقع نہیں دے گی۔

"آپ کے لئے یہ کہنا آسان ہے کیونکہ ابا نے کبھی آپ کو ہرٹ نہیں کیا ہوگا اما۔۔۔"اسنے ہونٹ چباتے ہوئے شکوہ کیا۔

"ایسا تمہیں لگتا ہے۔۔جتنی محبت حیدر نے مجھے دی اتنی کسی نے نہیں دی اور یہ حقیقت بھی نہیں جھٹلائی جاسکتی کہ جتنی تکلیف مجھے حیدر کی ذات سے ملی وہ بھی کسی نے مجھے نہیں پہنچائی۔۔"ماضی کی تلخ یادوں کا تذکرہ ہی اسکا ہر زخم کرید گیا تھا۔

"اما۔۔۔"

"جانتی ہو۔۔میں نے تمہارے ابا کے غصے اور جذباتی فطرت کے باعث اپنی پہلی اولاد کو کھویا تھا زمل مگر میں نے بات کو نہیں بڑھانے کی بجائے رشتے کو نبھانا ضروری سمجھا کیونکہ ایک سچ یہ بھی ہے کہ حیدر نے مجھے میری حیثیت سے بڑھ کر مقام دیا اپنی زندگی میں اور غلطیاں تو ہم دونوں سے ہی ہوئی تھیں پھر سزا وہ اکیلے کیوں بھگتتے اور دیکھو تب میں انہیں معاف نہ کرتی تو آج خالی ہاتھ رہ جاتی۔۔اتنی پیاری بیٹی نہیں ہوتی میرے پاس جو میرے سکھ دکھ بانٹ رہی ہے۔۔تم تینوں نہ ہوتے تو تمہاری اما کس کے سہارے سانس لیتی؟

"آئی ایم سوری اما۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ بھی تمہارے ابا کی طرح انسان ہے زمل۔۔اگر فرشتہ ڈھونڈھو کی تو مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔تمہارے ابا کی اس ایک غلطی کے علاوہ کوئی ایسا سکھ نہیں جو انہوں نے مجھے نہ دیا ہو۔۔اگر ایک غلطی کو معاف کرنے سے زندگی حسین بن جاتی ہے بچے تو یہ گھاٹے کا سودا تو نہیں ہے نا! اور معاف بھی وہی کرتا ہے جس کا ظرف بلند ہو۔۔"

"آپ کا اور ابا کا کمرہ تھا نا؟"اسنے کمرے کا جائزہ لیا جہاں کا کونہ کونہ ماہین کی پسند کے مطابق سجایا گیا تھا۔

"ہاں۔۔تم دونوں یہاں انکے سینے پر سر رکھ کر سوتی تھیں۔۔اکثر وہ بھول ہی جایا کرتے تھے کہ اس کمرے میں انکی ایک عدد بیوی بھی رہتی ہے۔۔"بیڈ پر بیٹھتے وہ یوں جگہ کو چھوتے ہوئے بتا رہی تھی جیسے وہ منظر اب بھی آنکھوں کے سامنے جگمگا رہا ہو۔

"آپ دونوں کا کپل واقعی بہت کمال تھا اما۔۔"زمل نے دیوار پر لگا فوٹو فریم بغور دیکھا تھا۔

"کمال ہے۔۔وہ اب بھی میرے اتنے پاس ہیں کہ انکے نہ ہونے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔۔"وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تو زمل کے چہرے پر بھی ایک دلکش مسکان رقصا ہوئی تھی۔

"آوچ۔۔"وہ تیسری دفعہ باقائدہ چیخا تو اسکے پاوں کا بینڈج بدلتے ہوئے زمل نے آنکھیں دکھائی تھیں۔

"زیادہ نازک کلی بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔بی آمین مسٹر حمزہ بخاری۔۔"اپنا کام ختم کرتی وہ پاس سے اٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اس گھر میں ہم دونوں اکیلے رہیں گے زمل۔۔اگر تم مجھ سے بات نہیں کرو گی تو مجھے یہ سناٹے مار دیں گے۔۔"حمزہ کے لئے یہ سپاٹ رویہ برداشت سے باہر ہوتا جارہا تھا۔

"مجھے وقت دو حمزہ۔۔میرے لئے یہ سب آسان نہیں ہے۔۔"فرسٹ ایڈ باکس دراز میں رکھتے ہوئے وہ اسکی جانب مڑی تھی۔

"کتنا وقت چاہیئے تمہیں؟"

"پتہ نہیں۔۔"

"ٹھیک ہے دیا وقت۔۔لیکن اس کے بعد میں تمہاری کسی بھی مزاحمت کو خاطر میں نہیں لانے والا۔۔"لنگڑاتے ہوئے وہ خفا ہی کمرے سے نکل گیا تھا۔

کفیل پر تشدد کا سلسلہ پہلے کی نسبت اور بھی سخت کر دیا گیا تھا مگر وہ بھی ڈھیٹا ہٹ میں اپنی مثال آپ بنا بیٹھا تھا۔

"کچھ بولا وہ؟"اسے فرش پر بیہوش پڑا دیکھ کر سعید نے حقارت سے پوچھا۔

"نہیں سر انتہائی ڈھیٹ انسان ہے۔۔"

"اسے یہ ڈر ہے کہ ہاشم پھنسا تو بچے گا وہ بھی نہیں پھر۔۔۔"اسنے بیہوش پڑے ڈھیٹ انسان کو بغور دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کا یہ ڈر ختم کرنا پڑے گا تبھی وہ ہمارے کام آئے گا۔۔" وہاں سے واپس نکلتے ہوئے اسنے نئ ترکیب سوچی تھی تبھی موبائل پر زمل کی کال برامد ہوئی۔

"ہاں زمل حمزہ ٹھیک ہے؟"رات کے آخری پہر اس کی کال پر سعید کو خدشات لاحق ہوئے۔

"جی۔۔"اسکا جواب مختصر اور لب ولہجہ محدود سا تھا۔

"تو پھر اتنی رات کو ہمیں کیسے یاد فرمایا؟"گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسنے نشست سے ٹیک لگالی تھی۔

"آئی ایم سوری ایس پی صاحب۔۔"اس کی آواز میں رچی ہوئی جھجھک اور شرمساری سے سعید کو سینے میں کچھ کانچ کی مانند ٹوٹتا محسوس ہوا تھا۔

"کس لئے؟"

"میری وجہ سے آپ کے کردار پر سوال اٹھائے گئے۔۔"اسنے آواز اور دھیمی کی تھی۔

"تمہارے لئے مجھ پر پتھر بھی اٹھائے جائیں تو مجھے ہنستے ہنستے قبول ہیں۔۔"سعید نے ایک ہی جملے میں ہر سوال کا مختصر ترین جواب فراہم کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن مجھے قبول نہیں ہے۔۔"اسنے مزاحمت کی۔

"حمزہ نے بیوقوفی ضرور کی ہے مگر اس بیوقوفی کے پیچھے بھی تمہیں لے کر اس کا جنون اور حساسیت شامل ہیں۔۔ہوسکے تو اسے معاف کردینا۔۔"اس کا دل سب کی طرف سے صاف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کردوں گی اب آپ نے جو سفارش ڈال دی ہے۔۔"سعید کی باتوں نے اسکے پورے وجود کو بھاری بھر کم بوجھ سے رہائی عطا کی تھی۔

"تم ٹھیک ہو ناز مل؟"اسکا خلاف معمول بجھا انداز اسکے کرب کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

"جی۔۔۔کیوں بھول رہے ہیں کہ میرا ایکسیڈینٹ نہیں ہوا تھا ایس پی صاحب۔۔میں بعد میں بات کرتی ہوں اللہ حافظ۔۔"اسنے اپنی آواز کو عام ظاہر کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی مگر سعید کے ساتھ اسکا نام نتھی کرنے والی حمزہ اور ہاشم کی حرکت نے اس کا سر اپنے محسن کے سامنے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جھکا دیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا امل کہ تم روگی نہیں۔۔"اسے ائیرپورٹ پر رخصت کرنے کے لئے آئی امل نے رونے کی مشق جاری رکھی ہوئی تھی۔

"جان بوجھ کر تھوڑی رو رہی ہوں۔۔"اسنے ٹشو سے آنکھیں صاف کی تھیں۔

"مسز معید ابراہیم۔۔آپ کے یہ آنسو اس دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف مجھے پہنچاتے ہیں۔۔"اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے معید نے ماتھے سے ماتھا ٹکرایا تھا۔

"اب آپ ایک سال سے پہلے نہیں آئیں گے نا؟"امل کی بھرائی ہوئی آواز نے معید کو بھی اداس کیا تھا۔

"جھوٹ کہہ دوں کہ آجاوں گا؟"اسنے امل کا چہرہ بالکل اپنے سامنے کیا تھا۔

"سچ بتائیں کہ کب آئیں گے؟"اسکی ناک سکیڑتے ہوئے وہی سوال دہرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جب ان آنکھوں میں آنسو نہیں ہونگے۔۔"دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے اسنے امل کے آنسو پونچھے تھے۔

"خیال رکھنا باس۔۔"وہاں بیوی کے ہمراہ آتے حمزہ نے اسے کیفے سے خریدی گئی پانی کی بوتل پکڑائی تھی۔

"تم بھی۔۔"بوتل تھامتے ہوئے اسنے حمزہ کا شانہ تھپتھپایا تھا۔

"معید جلدی آیے گا پلیز۔۔"امل نے اس پر کئیں دعائیں پڑھ کر پھونکی تھیں۔

"ضرور۔۔اب جاوں؟"

"نہیں۔۔"امل نے روتے ہوئے دوبارہ سینے سے سر لگایا تھا۔

"امل۔۔"زمل نے بھی اسکی حوصلہ افزائی کی تھی۔

"جائیں۔۔"اسنے دل پر پتھر رکھے مجازی خدا کو دیارِ غیر بھیجا تھا۔

"اللہ حافظ۔۔"اسنے دور سے جاتے ہوئے ہاتھ ہلا کر خیر آباد کہا تھا۔

"اللہ حافظ۔۔"امل بھی نم آنکھوں سے اسے اوجھل ہونے تک دیکھتی رہی تھی۔

"ہو گیا؟"زمل نے معید کے منظر سے غائب ہوتے ہی امل کو ہلا کر ہوش کی دنیا سے جوڑا تھا۔

"تمہیں کبھی میرے لئے رونے کی زحمت ہوئی ہے؟"حمزہ تو دل کے ارمان سر عام زبان پر لایا تھا۔

"تمہیں کبھی عائینہ دیکھنے کی زحمت ہوئی ہے؟"اسنے بھی کسی مروت کا مظاہرہ نہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے تو یقین ہے کہ تم میری میت پر بھی نہیں رونے والی۔۔"

"میں دھاڑے مار مار کر رونے کو تیار ہوں تم موقع تو دو۔۔"ان دونوں کی نئی بحث پر امل نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

"تم پر مجھے ایک ٹکے کا اعتماد نہیں ہے زمل حیدر۔۔"اسنے اتنی ہی بدمزاجی سے جواب دیا۔

"تم مرنے والے تو بنو۔۔"

"تمہیں بہت شوق ہے بیوہ ہونے کا؟"

تم موقع پھر بھی نہیں دو گے۔۔"

"آپ لوگ یہاں بھی شروع ہو گئے؟"امل نے دونوں کو ٹوکا تھا۔

"یہ اپنے بہنوئی کو سمجھاو۔۔"اسے اپنے ساتھ لئے وہ وہاں سے باہر کی جانب نکلی تھی۔

"تمہارے پلے بندھنے کے بعد مجھے سوجھ بوجھ رہی کہاں ہے؟تمہارے عشق میں مدہوش ہوا پھرتا ہوں۔۔"انکے پیچھے پیچھے چلتا وہ اعلانیہ انداز میں بولا تھا۔

"چھچھوڑا انسان۔۔"زمل نے چھوٹی بہن کو خود پر ہنستا دیکھ کر دانت پیسے تھے۔

"اچھا اچھا مجھے لے کر جانا۔۔"انکے تعاقب میں اب وہ باقائدہ دوڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کفیل کی گمشدگی سب کے لئے ہی ایک معمہ بنی ہوئی تھی۔بیرون ملک سے واپس آئے بیٹے نے بھی دن رات ایک کر دیا تھا مگر ڈھائی مہینوں میں باپ کا کوئی سراغ ہاتھ نہ لگا تھا۔ہاشم نے تو خاص سے خاص کھوجی کی بھی خدمات لے کر دیکھ لی تھیں مگر اس انسان کو جیسے آسمان ہی نگل گیا تھا۔

"انکل ڈیڈ گئے کہاں؟ہم نے ہر جگہ ڈھونڈھ لیا یہاں تک کہ پولیس کو بھی کوئی سراغ نہیں ملا۔۔"بخاری پیلس آئی اقدس مسلسل روئے جا رہی تھی۔

"بیٹے میں اور حمزہ بھی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔۔"ہاشم کے پاس ماسوائے تسلی بھرے الفاظ کے اور کچھ بھی نہ تھا۔

"حمزہ میری کال بھی نہیں اٹھا رہا۔۔وہ تو شادی کے بعد۔۔"اقدس تو دہری اذیت میں مبتلا تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔تم فکر نہ کرو۔۔"ردا کو وہاں چائے لے کر آتا دیکھتے ہوئے ہاشم نے بات بدلی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حمزہ میں بھوک سے مر جاوں گی تب آئے گا تمہارا کھانا؟"کھانے کے میز پر لگی پلیٹ میں چمچ کانٹا بجا کر بے سری دھن بناتی زمل تیسری دفعہ چیخی تھی۔

"آگیا میری آقی۔۔"ایپرن باندھے وہ ماہر شیف کی طرح چکن بروسٹ لئے کچن سے نکلنے کو تھا۔

"حمزہ کہاں ہو تم؟نام یاد ہے یا وہ بھی بھول گئے ہو؟"اسی دوران سامنے رکھے حمزہ کے موبائل پر اقدس کالنگ دیکھتے ہی زمل نے پہلی ہی بیل پر کال اٹھائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو حمزہ ہی بتائے گا۔۔"اقدس کے جذباتی جملے اس کا حلق گہرائیوں تک کڑوا کر گئے تھے۔

"آپ کون؟"کسی صنف نازک کی آواز سنتے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ فون حمزہ کی شریک حیات کی تحویل میں ہے۔

"مسز حمزہ بخاری اور مجھے سخت ناپسند ہیں وہ لڑکیاں جو شادی شدہ مردوں کو آدھی آدھی رات کال ملائیں۔۔"اس پر قہر کی مانند برستی وہ کال کاٹ گئی تھی۔

"کون تھا؟"حمزہ نے بروسٹ ٹرے میں سجا کر اسکے سامنے رکھا تھا

"تمہاری سابقہ امیدوار۔۔"اسنے موبائل واپس میز پر پٹکا تھا۔

"مطلب؟"بروسٹ کو ٹکروں میں کاٹتے ہوئے وہ بھی تعجب سے سوال گو ہوا۔

"اقدس صاحبہ کو بتادو کہ اس وقت تمہارا فون میرے قبضے میں ہوتا ہے تو تمہیں دن میں کال کیا کرے۔۔"اسنے اقدس کا نام ہی یوں لیا تھا جیسے لفظوں سے ہی اسے چھلنی کر کے رکھ دے گی۔

"وہ بیچاری انکل کی وجہ سے پریشان ہے۔۔"حمزہ نے اسکے سامنے پلیٹ سجاتے ہوئے بتایا۔

"تو اس بیچاری کو بتادینا کہ یہاں ایک چڑیل رہتی ہے۔دوبارہ اس پہر اسکی کال آئی تو فون سے نکل کر نوچ کھاوں گی اسے۔۔"اس کی حساسیت سے حمزہ کا دل باغ باغ ہوا تھا۔

"فی الحال یہ تو کھاو۔۔"سامنے موجود چپاتی کا نوالہ بنا کر چٹنی میں ڈبوتے ہوئے اسنے زمل کو کھلایا تھا۔

"ناٹ بیڈ۔۔"اسے بھی شوہر کے ہاتھ کا بنا کھانا لذیذ لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رات کے آخری پہر ماہین منزل میں خاموشی کا راج تھا۔وہ بیڈ پر گہری نیند میں مبتلا تھا اور زمل صوفے پر کمفرٹر اوڑھے لیٹی نیند میں سدھ پڑی تھی۔یہاں منتقل ہوئے انہیں اڑھائی ماہ گزرنے کو تھے مگر وہ پہلے دن سے صوفے کو ہی اپنا بیڈ بنا کر بیٹھی تھی اور حمزہ تو بس اس کا دل بدلنے کی دعا ہی کئے جا رہا تھا۔اسی دھت سناٹے میں حمزہ کے موبائل نے حشر برپا کیا تھا۔

"حمزہ آئی نیڈ یو۔۔پلیز مجھے تنہا مت چھوڑو۔۔تمہاری ضرورت اس وقت سب سے زیادہ مجھے ہے۔۔"اسنے جیسے ہی کال اٹھائی اقدس نے اسکی سماعتوں کو اپنی آواز کا شرف بخشا تھا۔

"چاہتی کیا ہو تم اقدس؟"وہ فون لئے کمرے سے نکل کر ساتھ والے کمرے میں چلا آیا تھا۔

"حمزہ۔۔"اسکا رونا دھونا ابھی بھی جاری تھا۔

"میں صبح تمہیں خود کال کروں گا۔۔بائے۔۔"اسے ڈپٹتے ہوئے وہ رابطہ ختم کر گیا تھا۔

"یہ مجھے زمل کے ہاتھوں شہید کروا کر چھوڑے گی۔۔"کال بند کرتے ہی وہ جیسے پلٹا زمل دہلیز پر کھڑی اسے کھا جانے والی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

"زمل۔۔وہ بیچاری پریشان تھی بہت۔۔"اسنے تھوک نگل کر خشک حلق تر کیا۔

"اما کے پاس جانا ہے۔۔"وہ چلتی چلتی اسکے پاس سے گزرتی سامنے موجود دیوار کی طرف رواں دواں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ اما نہیں دیوار ہے پاگل۔۔"حمزہ نے عین وقت پر اس کے ماتھے اور دیوار کے درمیان اپنی دائیں ہتھیلی رکھ کر سر ٹکرانے سے بچایا تھا۔

"اما۔۔"اسنے روخ پھیر لیا۔

"ادھر آو لیٹ جاو۔۔"اسے اپنے ساتھ لئے وہ واپس اپنے کمرے کے بیڈ تک لایا تھا۔

"اما۔۔"اسنے حمزہ کے کندھے سے سر لگائے آنکھیں موندلی تھیں۔

"ہاں ہاں اما آرہی ہے۔۔۔شکر ہے یہ نیند میں تھی۔۔۔"اسے تھپتھپاتے ہوئے وہ بھی وہیں دراز ہوا تھا۔

"اما آئی لوّیو۔۔"اسکے سینے سے سر لگاتی وہ خمار آلود لہجے میں بولی

"لوّیو ٹو۔۔پتہ نہیں تمہارا یہ لو یو میرے مقدر میں کب آئے گا؟"ڈھیروں حسرت کے ساتھ اسنے بھی آنکھیں بند کرلی تھیں۔

اگلی صبح اسکی آنکھ کھلی تو خود کو صوفے کی بجائے بیڈ پر آرام فرماتا پایا تھا۔دل نے چیخ چیخ کر کہا تھا کہ یہ حمزہ بخاری کی ہی حرکت ہو گی۔

"کیا ہوا؟"وہ شاور لے کر باہر نکلا تو زمل اسے گھوری سے نواز رہی تھی۔

"تم نے رات میں مجھے صوفے سے کیوں اٹھایا؟"اسنے بہت تپ کر پوچھا تھا۔

"میری یہ مجال۔۔آپ خود چل کر بیڈ تک آئی تھیں۔۔"بالوں میں برش پھیرتا وہ رسانیت سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"جھوٹ۔۔"

"ایک منٹ یہ دیکھو۔۔اب بولو۔۔"اسنے زمل کے برابر میں بیٹھتے ہوئے فوراًموبائل سے کل رات ریکارڈ کیا کلپ اسے دکھایا جس میں وہ یہاں سے وہاں نیند میں چکر کاٹ رہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔خبردار جو یہ تم نے کسی کو دکھائی۔۔"اسنے ویڈیو دیکھتے ساتھ موبائل پکڑ کر لاک کیا تھا۔

"کون روکے گا مجھے؟"حمزہ نے موبائل اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا۔

"میرا بھوت۔۔"اسے دھمکی دیتے ہوئے وہ دوسری جانب سے نیچے اتری تھی۔

"مجھے بھی آج ساتھ لے کر جانا۔۔گرینڈ پا چاہتے ہیں کہ میں پھر سے فیکٹری آوں۔۔"تیار ہو کر وہ ناشتے کے میز پر پہنچی تو حمزہ شیف کے ہاتھ کا بنا ناشتہ نوش فرما رہا تھا۔

"ضروری ہے؟"اسے کرسی پر بیٹھتا دیکھ کر حمزہ نے سوال کیا۔

"کوئی مسلہ ہے؟"بریڈ پر چاکلیٹ سپریڈ لگاتی وہ تیور دکھانے لگی۔

"نہیں لیکن۔۔تم پھر مجھے وقت کیسے دو گی؟"اسکے لئے کپ میں چائے انڈیلتے ہوئے وہ طرح طرح کے جواز پیش کرنے لگا۔

"وہ میرا سر درد ہے۔۔"زمل سوالوں سے اکتائی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔لیکن زمل پلیز مجھے تمہاری توجہ کی ضرورت ہے۔۔"وہ یکدم جذباتی ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بیرون ملک نہیں جارہی آفس جارہی ہوں۔۔"حمزہ کے جذباتی جملے اسے غیر معمولی رد عمل لگے تھے۔

"تم ایک لمحہ بھی نظروں سے اوجھل ہوتی ہو تو دل ڈوبنے لگتا ہے بیوی۔۔"دل پر ہاتھ رکھے اسنے سرخم کیا تھا۔

اس کی فیکڑی آمد پر سارا عملہ چوکنا ہوا تھا۔وہ لمحوں میں فیصلے کرتی تھی جسکے نتیجے میں کسی کی بھی ملازمت جانا عام سی بات تھی تبھی اسکی موجودگی میں سارا عملہ تیر کی طرح سیدھا رہتا تھا۔

"گرینڈ پا آپ بہت کمزور لگ رہے ہیں۔۔"جہانگیر شاہ سے گلے ملتے ساتھ اسنے تبادلہ خیال کیا۔

"تمہیں میرا خیال رکھنے کی فرصت جو نہیں ہے۔۔"وہ منہ بنائے شکوہ کر گئے تھے۔

"میرے گرینڈ پا آپ کا خیال مجھ سے زیادہ کسی کو نہیں ہے۔۔گرینی کو بھی نہیں۔۔"انکے دونوں گال کھینچتی وہ لاڈ سے بولی۔

داداجان کو نمٹاتی وہ سیدھا ہاشم بخاری کے کیبن کا رخ کر گئی تھی۔پچھلے اڑھائی مہینوں سے اسے سسر جی کی دید بھی نصیب نہ ہوئی تھی اور نہ ہی اسنے حمزہ کو بخاری پیلس کا رخ کرنے دیا تھا۔ثناء اور ردا تو گھر آکر ایک دو دن رہ کر بھی جاتی تھیں مگر ہاشم نے وہاں آنے کی زحمت نہ کی تھی۔

"کیا کہا تھا سسر جی میں نے؟آپ کے پاپا بوائے کو جوروں کا غلام بنا کر دکھاوں گی۔۔اب دیکھ لیں۔۔"اسکے کیبن میں آتے ساتھ زمل نے زخموں پر خوب نمک پاشی کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اسے تم اپنی فتح مت سمجھو زمل حیدر کیونکہ جو چال اس وقت میں چلنے والا ہوں وہ تمہیں سیدھا تمہارے مرحوم باپ کے پاس پہنچائے گی۔۔"دونوں ہاتھ میز پر رکھے وہ مکاری سے جواب دے گیا تھا۔

"لیٹس سی۔۔اباتو میرے ہیں مگر انکے پاس پہلے آپ کو پہنچاوں گی۔۔"اسنے بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دیا تھا۔

شام تک وہ فیکٹری میں ہی رکی تھی۔سب کھاتے اسنے ایک بار اپنی نظر سے گزارے تھے۔یہ خوبی اسے باپ سے ورثے میں ملی تھی کہ ایک نظر دیکھ کر وہ بڑے سے بڑا گھپلا لمحوں میں پکڑتی تھی۔

"زمل حیدر بات کر رہی ہیں؟"موبائل پر آئی کال اسنے فائل پر نظر ثانی کرتے ہوئے اٹھائی تھی۔

"جی۔۔"

میں عابد کا بھائی زاہد بات کر رہا ہوں۔۔آپ سے ملاقات ہو سکتی ہے؟"عابد کا نام سنتے ہی اسنے فائل میز پر واپس رکھی تھی۔

"آپ کیوں ملنا چاہتے ہیں؟"اسکا انداز لمحوں مین سنجیدہ ہوا تھا۔

"میرے بھائی نے آپ کے لئے کام کرتے کرتے اپنی جان سے دے دی میڈم۔۔یہ بات اتنی پرانی نہیں ہے کہ آپ بھول جائیں۔۔"اسکا شکوہ کہیں نہ کہیں اسے خود پر سخت لفظی وار لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کہاں ملنا ہے؟"اسنے مزید بحث نہ کی تھی اور اگلی دوپہر وہ زاہد کی بتائی جگہ سعید کے ہمراہ پہنچی تھی۔اس انسان کا یوں رابطہ کر کے ملنے بلانا کوئی عام بات نہ تھی یقیناً اس رابطے میں کوئی اہم مقصد پوشیدہ تھا۔

"یہ۔۔"اسنے سعید کو دیکھ کر پوچھا۔

"آپ ان پر اعتماد کر سکتے ہیں۔۔"زمل نے یقین دہانی کروائی تھی۔

"ہمیں افسوس ہے کہ جو کچھ بھی آپ کے بھائی کے ساتھ ہوا۔۔"سعید نے گفتگو کا آغاز ہی تعزیت سے کیا تھا۔

"ان سب کا ذمہ دار ہاشم بخاری تو اب بھی کھلی فضا میں گھوم رہا ہے۔۔"اسنے سرد آہ فضا میں خارج کی تھی۔

"وہ بہت جلد قانون کے شکنجے میں ہو گا۔۔"

"کیسے؟یہ کیس شروع ہونے سے پہلے ہی اسنے اپنے اثر ورسوخ سے ختم کروا دیا مگر میں اپنے بھائی کا خون اتنی آسانی سے نہیں بخشوں گا۔۔بس مجھے آپ کا بھی ساتھ چاہیئے۔۔عابد نے کبھی مجھ سے کچھ نہیں چھپائی۔۔میں جانتا ہوں کہ وہ انسان میرے بھائی کا ہی نہیں آپ کے باپ کا بھی قاتل ہے تو کیوں نا ہم مل کر اسے منتقی انجام تک پہنچائیں؟"اسکے لب و لہجے میں بسا انتقام گواہ تھا کہ وہ اس قانونی نظام سے عاجز آ چکا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"زاہد آپ کا دکھ ہم سمجھتے ہیں مگر ایک اور جان کو خطرے میں ڈالنا ہم افارڈ نہیں کر سکتے۔۔آپ تھوڑا انتظار کریں انصاف کا نظام سست ضرور پڑ گیا ہے مگر سرے سے ختم نہیں ہوا۔۔"سعید نے اسے اعتماد میں لینے کی کوشش کی تھی۔

"اگر میں ہاشم کے خلاف ٹھوس ثبوت آپ کو فراہم کر دوں تو کیا یہ قانون حرکت میں آئے گا؟"اسنے گویا سعید کو للکارا تھا۔

"کیسے ثبوت؟"وہ دونوں ہم آواز ہوئے تھے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آپی جان ڈرائیور آجاتا حیدر آجاتا۔۔"نائٹ ڈیوٹی سے واپسی پر فجر کا وقت ہونے کو تھا جب زمل اسے خود لینے ہسپتال آئی تھی۔

"میں نہیں آسکتی؟"گاڑی چلاتے ہوئے اسکا دھیان پیچھے آتی گاڑی پر تھا جو ہسپتال سے آدھے راستے تک ان کا تعاقب کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آسکتی تھیں بابا۔۔۔ویسے حمزہ بھائی سے صلاح ہو گئی آپ کی؟"امل نے موقع ملتے ہی شرارتاً کہا۔

"کیوں؟"

"بڑے عرصے بعد انکی جیکٹ پہنی ہے آپ نے!"

"ٹھنڈ بڑھ گئی ہے بس اور کوئی بات نہیں ہے۔۔ویسے بھی تمہارے حمزہ بھائی اسلام آباد گئے ہیں۔۔کل آئیں گے۔۔"اسنے اسی دوران سعید کو منصوبے کے مطابق پیغام لکھ کر بھیجا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"خیریت ہے آپی؟"اسنے اچانک گاڑی کی رفتار ممکنہ حد تک بڑھادی تھی۔

"سیٹ بیلٹ باندھ لو۔۔"وہ جتنی مطمعین تھی امل کا دل اتنا ہی خوف سے پھر پھڑا رہا تھا۔

"آیت الکرسی بھی پڑھ لوں۔۔"اسنے سیٹ بیلٹ باندھتے ساتھ ایت الکرسی کا ورد شروع کر دیا تھا۔امل کو شاہ ولا اتارتے ساتھ وہ سعید کی بتائی جگہ پہنچی تھی جہاں اسنے تعاقب کرنے والے آدمی کو دھر لیا تھا۔

"تم۔۔میں نے تم سے کیا کہا تھا؟"کسی کو سعید کے سامنے گڑگڑاتا دیکھتے ساتھ وہ پہچان گئی تھی۔

"سوری زمل باجی۔۔"پاشا نے اسے دیکھتے ہی ہاتھ باندھے تھے۔

"ہاشم بخاری کے لئے کام کرتے ہو تم؟"سعید نے ایک اور چپیڑ مارتے ہوئے اسکا جبڑا ہلایا تھا۔

"مجھے تو حمزہ بخاری نے بھیجا ہے۔۔"اسنے گھبراتے ہوئے کہا۔

"بکواس۔۔"زمل نے فوراً اسکی بات جھٹلائی تھی۔

"یہ سچ بھی تو کہہ سکتا ہے۔"زاہد نے اس کی حمایت کی تھی۔

"میرے لئے بھیجا تھا یا میری بہن کے لئے؟"اسنے مٹھیاں بھینچتے ہوئے اگلا سوال کیا۔

"آپ کے بھائی حیدر کے لئے۔۔"

"پاشا۔۔"وہ جس شدت سے چلائی تھی سعید نے اسے وہاں سے غائب کرنا ہی مناسب سمجھا تھا۔

"لے کر جاو اسے۔۔"اسے اپنے ملازموں کے ہمراہ بھیجتے اسنے زمل کو پر سکون رہنے کی تلقین کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ انسان باز نہیں آئے گا۔۔"ہاشم کی مکاریوں پر زاہد نے بھی توبہ کی تھی۔

"تم نے سنا نہیں اسنے حمزہ کا نام لیا ہے۔۔"سعید نے زمل کو یاد دہانی کروائی۔

"وہ بکواس کر رہا ہے۔۔۔حمزہ ایسا نہیں ہے۔۔۔آپ بھی جانتے ہیں۔۔۔اور اس کا کمینہ باپ اب اس کا ہی نام استعمال کر رہا ہے۔۔سعید میرے بہن بھائی پر میرے جیتے جی ایک آنچ بھی آئی تو میں زمین آسمان ایک کر دوں گی۔۔"حیدر اور امل کو پہنچنے والے نقصان کا تصور ہی اسکے پر خچے اڑا گیا تھا۔

"تھینکس زاہد۔۔تم نے ہم تک یہ خبر نہ پہنچائی ہوتی تو۔۔"سعید نے اسکا شکریہ ادا کیا تھا جسنے امل پر ہونے والے حملے کی قبل از وقت اطلاع فراہم کی تھی۔

"وہ انسان میرے بھائی کا قاتل ہے۔۔میں جس حد تک اسے بے نقاب کر سکا کروں گا سر۔۔"اسکی باتیں ان دونوں کو ہی دکھی کر گئی تھی۔

"اسکے دن اب بہت کم بچے ہیں۔۔"سعید نے بھی حتمی لائحہ عمل ٹھان لیا تھا۔

"ایسے درندے جتنے جلدی اپنے منتقی انجام کو پہنچے اتنا بہتر ہے۔۔"زاہد نے بھی انداز کہا تھا۔

"تم اور حیدر کچھ دنوں تک گھر سے باہر نہیں جاوگے امل۔۔"اسنے گھر پہنچتے ساتھ امل کو کال ملائی تھی۔

"مگر آپی جان میرا ہاسپٹل اس کا کالج۔۔"اسے یہ پابندی سمجھ نہ آئی تھی۔

"بھاڑ میں گیا سب۔۔"وہ بے اختیار چیخی تھی۔

"آپی جان۔۔"امل اسکے رد عمل پر گھبرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز بچے لسن ٹو می۔۔"اسنے انداز نرم کیا تھا۔

"آپی جان ہوا کیا ہے؟"امل کو بھی خطرے کا شبہ ہوا تھا۔

"تم دونوں کو لے کر میں کوئی رسک نہیں اٹھا سکتی۔۔چھوٹے نے زیادہ شور مچایا تو مجھ سے بات کروانا اسکی۔۔"اسنے کوئی بھی وضاحت دینے کی بجائے ڈھکا چھپا انداز اختیار کیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حیدر پر دوسری دفعہ حملہ کرا چھا نہیں کیا تم نے۔۔"کال اٹھاتے ساتھ ہی اسے زمل کی دھمکی سننے کو ملی تھی۔

"کہنا کیا چاہتی ہو تم؟"

"میں اپنے دشمنوں سے دس قدم آگے چلتی ہوں ہاشم بخاری۔۔کبھی سوچا ہے کہ جس دن تمہارے بیٹے کو تمہاری حقیقت پتہ چلی تو کیا ہو گا۔۔"اسنے لفظ چبا چبا کر ادا کئے تھے۔

"وہ تمہارا اعتبار کرے گا؟"ہاشم مکاری سے مسکرایا تھا۔

"اعتبار تو اب وہ تمہارا بھی نہیں کرتا۔۔"زمل نے بہت گہری ٹوک لگائی تھی۔

"پھر اس کھیل کو ختم کرتے ہیں زمل حیدر۔۔"

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔اب حمزہ کو بھی پتہ چلنا چاہئے کہ اسکا باپ کتنا گرا ہوا انسان ہے۔۔"اسکی دھمکی پر ہاشم کا چہرہ سرخ پڑا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"ارے واہ آج یہ کرم نوازی کس خوشی میں؟"ناشتے میں اتنا کچھ دیکھ کر حمزہ چونکا تھا۔

"ایسے ہی۔۔آج میں بہت خوش ہوں۔۔"اسکے برابر کی کرسی سنبھالتی وہ آج بہت خوش لگ رہی تھی۔

"کیوں؟"

"کیونکہ۔۔"

"بتاو۔۔"اسکا بولتے بولتے چپ ہونا حمزہ کی بے چینی بڑھا گیا۔

"کیوں بتاوں؟"وہ بخریلے پن سے بولی۔

"کیونکہ آج ہماری سکستھ منتھ ویڈنگ اینیورسری ہے مسز حمزہ بخاری۔۔آج کے دن چھ ماہ پہلے ہمارا نکاح ہوا تھا۔۔"میز پر رکھے اسکے ہاتھ کی پشت پر ہاتھ رکھے وہ محبت پاش لہجے میں بولا تھا۔

"لیکن یہ اس خوشی میں نہیں ہے۔۔"اسنے اس بار کتراتے ہوئے حمزہ کا ہاتھ نہ جھٹکا تھا۔

"پھر؟"

"حمزہ مجھے تم سے معافی مانگنی ہے۔۔"اس نے دوسرا ہاتھ بھی حمزہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"کس لئے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اپنی سب بدتمیزیوں کے لئے۔۔ہر بدلحاظی کے لئے۔۔تم میری ہر زیادتی آنکھیں بند کر کے نظرانداز کر دیتے ہو۔۔ کبھی تقاضا یا شکوہ نہیں کرتے مجھ سے۔۔"اسکا نرم لہجہ اور غلطیوں کا اعتراف حمزہ کو تو بھونچکانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"آج تمہیں میری اتنی قدر کیوں آرہی ہے؟"وہ بھی سوال کئے بغیر نہ رہ سکا تھا۔

"دل تو نہیں چاہ رہا مگر پھر بھی تمہیں گفٹ دینا چاہتی ہوں۔۔"اسنے منہ پھلا کر کہا۔

"کیا؟"

"آئی لوّ یو ہسبینڈ۔۔اینڈ آئی ایم بلیسڈ ٹو بی یور وائف۔۔"اسنے جس روانی میں اظہار کیا تھا حمزہ کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھی تھیں۔

"ایک منٹ مجھے سننے میں کوئی غلطی؟"اسنے تنگ کرنے کے لئے کان کھجایا تھا۔

"آئی لوّ یو حمزہ اور یقین کرو میں اپنے ہر منفی رویے پر دل سے شرمندہ ہوں۔۔اسلئے بہت جلد ہم اپنی نئ زندگی کا آغاز کریں گے۔۔میں اچھی بیوی بن کر دکھاوں گی تمہیں اور ہر مشکل کا سامنا ہم دونوں مل کر کریں گے۔۔آئی پرامس۔۔"اسنے اس دفعہ اظہار طویل اور آواز بلند کی تھی۔

"تم مجھے خوشی سے پاگل کر دو گی زمل؟"اسنے زمل کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھی تھیں۔

"تمہیں خوشی سے پہلے میری محبت پاگل کر دے گی۔۔"وہ اسکے بال بگاڑتے ہوئے بولی تھی

"منظور ہے۔۔"اسنے بھی اسی دم سر خم کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

الالصبح فراغ دلی سے کئے جانے والے اظہار نے حمزہ کا تو دن بنا دیا تھا۔وہ اٹھلاتا ہوا دفتر کو نکلا تھا جبکہ زمل کی اپنی مصروفیات تھیں۔

"حمزہ میں جانتی ہوں کہ تمہارے باپ کی اصلیت تمہیں بہت اذیت پہنچائے گی مگر یہ سچ جاننا تمہارے لئے بہت ضروری ہے۔۔"گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے اسنے لاک اسکرین پر لگی اپنی اور حمزہ کی تصویر دیکھتے ہوئے کچھ ٹھانا تھا۔آج صبح ہی کفیل نے بھی ہاشم کے خلاف منہ کھولنے کی حامی بھر لی تھی۔دوسری طرف سعید بھی حیدر کے حادثے سے جڑے سب شواہد اکٹھے کرنے میں کئیں حد تک کامیاب ہو چکا تھا۔ہاشم بخاری کا انجام بہت قریب تھا۔

"جی میری اما۔۔"ماں کی کال آتے ہی اسنے چلتی گاڑی سڑک کے کنارے روکی تھی۔

"گھر کب آو گی زمل؟"ماہین بے حد پریشان لگی تھی۔

"پچھلے ہفتے تو آئے تھے میں اور حمزہ۔۔"اسنے یاد دلایا۔

"بیٹے ایک ہفتہ مطلب سات دن۔۔اپنی اما پر تھوڑا احسان کر دیا کرو دو دن بعد شکل تو دکھا جایا کرو۔۔"

"آپ امل کو دیکھ لیا کریں۔۔"زمل نے بات مزاق میں ٹالی تھی۔

"امل امل ہے اور زمل زمل اور زمل جیسی کوئی دوسری ہو ہی نہیں سکتی۔۔"ماہین نے بھی اولاد کی خوب خوشامد کی تھی۔

"گرینی بتا رہی تھیں کہ آپ بہت پریشان تھیں کل۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں نے بہت برا خواب دیکھا بیٹے۔۔ تمہارے ابا بہت رو رہے تھے۔۔ میرا کل رات سے دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔"اسنے پریشانی کی اصل وجہ بتائی تھی۔

"میری جھلی اما کچھ نہیں ہو گا۔۔ میں ہوں نا۔۔ میں نے آج تک کچھ غلط ہونے دیا ہے؟"زمل نے ہر وسوسہ ہوا میں اڑایا تھا۔

"بس ایک دفعہ گھر آ جاو۔۔ تمہیں دیکھ کر تسلی ہو جاتی ہے۔"ماہین کی التجا پر اسے ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔

"میں رات میں آوں گی پھر بے شک باندھ کر رکھ لیجیے گا اپنے پاس۔۔"

"زمل۔۔"اسکا دل مسلسل کسی انہونی کو بھانپ رہا تھا۔

"جی اما۔۔"

"تم میری طاقت ہو۔۔"وہ بہت مان سے بولی تھی۔

"اور آپ میری جان ہیں۔۔اب میں ڈرائیو کر لوں۔۔"زمل نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔

"دھیان سے۔۔"ماہین نے اسے خبردار کیا تھا۔

"جی اللہ حافظ۔۔"

"اللہ حافظ بچے۔۔"

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ہاشم سر میدان صاف ہے۔۔"کسی نے ہاشم کو پیغام بھیجا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"زمل حیدر اٹس ٹائم ٹو پے بیک۔۔"موبائل کی اسکرین دیکھتے ہی اسکی آنکھوں میں ڈھیروں خباثت امڈ آئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"زاہد کہاں ہو تم؟"اسنے زاہد کو جیسے ہی کال ملائی تو تیسری بیل پر کال اٹھائی گئی تھی۔

"ہیلو زاہد۔۔تم ٹھیک ہو؟ہیلو ہیلو۔۔۔"دوسری جانب سے بس کوئی بھاری چیز گرنے کے آواز موصول ہوتے ساتھ کال بند ہوئی تھی۔اسنے اسی لمحے سعید کو کال ملائی جسکا نمبر صبح سے بند مل رہا تھا۔زاہد کو اسنے ایک کرائے کے مکان میں رہایش دلوائی تھی کیونکہ اسکا بقیہ خاندان گاوں میں رہائش پذیر تھا۔دوبارہ نمبر ملنے پر جب رابطہ ممکن نہ ہو سکا تو اسنے اسی گھر کا رخ کیا تھا۔

"زاہد زاہد۔۔۔"گھر کا دروازہ دستک پر ہی کھلا تو وہ سیدھا اندر چلی آئی تھی۔

"زاہد۔۔۔یہ یا اللہ۔۔۔"لاونج میں چار قدم چلتے ہی وہ کسی چیز سے ٹھوکر کھاتے ہوئے فرش پر گری تھی۔اندھیرے کے باعث اسنے فرش پر ہاتھ رکھ کر واپس اٹھنے کی کوشش کی تو ہاتھ کسی چیز پر گیا تھا۔وہ چھوتے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ ریوالور تھی۔

"انسپیکٹر اریسٹ کریں اسے۔۔۔اس پاگل لڑکی نے میرے گارڈ کی جان لی ہے۔۔"ریوالور اٹھاتے ہی وہ جیسے فرش سے اٹھی تو گھر کی بجلی بحال ہوتے ساتھ پولیس کفیل کے ہمراہ وہاں داخل ہوئی تھی۔

"گارڈ۔۔"زمل کے لئے صدموں کا سلسلہ تھمنے کو نہ آرہا تھا۔سامنے پڑی زاہد کی خون میں لت پت لاش اور اس پر کفیل کا زخمی حالت میں پولیس کے ہمراہ وہاں آنا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے میں نے کسی کو نہیں مارا یہ جھوٹ۔۔"اسنے ریوالور واپس زمین پر پٹکی تھی۔

"چلیں میڈم۔۔"لیڈی پولیس نے اسکے سامنے ہتھکڑی لہرائی تھی۔

"مگر۔۔"قتل کے الزام پر اسکے ہاتھ پاوں پھولے تھے۔

"چلیے پلیز۔۔ورنہ ہمیں سختی کرنی پڑے گی۔۔"اسے ہتھکڑی پہناتے پولیس اپنے ہمراہ لے گئی تھی۔

0

"پھر سے ہار گئے دادی جان۔۔"کیرم کھیلتے ہوئے حیدر اور دادی نے اپنی ٹیم بنا رکھی تھی جبکہ دوسری طرف امل اور دادا جان دوبارا انہیں ہرا کر تالی بجائے جا رہے تھے۔

"میری پارٹنر جو نہیں ہے۔۔"رعنا بیگم نے اسی دم زمل کو یاد کیا تھا جو سب کی آنکھوں میں دھول جھونکتی کھیل کا رخ بدل دیا کرتی تھی۔

"پارٹنر یا کرائم پارٹنر؟"جہانگیر شاہ نے قہقہہ لگا کر مزاق اڑایا۔

"کرائم کرے میری شہزادی کے دشمن۔۔"رعنا بیگم کے تیور بگڑے تھے۔

"ہیلو!"اسی دوران جہانگیر شاہ کے موبائل پر پولیس اسٹیشن سے کال موصول ہوئی تھی۔

"کیا؟میں میں آرہا ہوں۔۔"کشن سے اٹھتے ہی انہوں نے پاس رکھی چپل پہنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا ڈیڈ؟"ماہین جو سب کے لئے سوپ بنا کر ہال میں پہنچی تھی سسر کی جلد بازی پر دل تھام کر رہ گئی۔

"کچھ نہیں۔۔میں میں آتا ہوں۔۔۔"گاڑی کی چابیاں اٹھاتے وہ بڑے بڑے ڈگ مارتے شاہ ولا سے نکلے تھے۔

پولیس اسٹیشن پہنچتے ہی ان پر ہونے والے انکشافات نے پاوں کے نیچے سے زمین کھینچ لی تھی۔زمل پر قتل اور اغواہ سمیت اقدام قتل کی بھی ایف آئی آر کاٹی جا چکی تھی۔

"زمل؟"سلاخوں کے پار اسکا آنسوؤں سے تر چہرہ جہانگیر شاہ کی سانس روکنے لگا تھا۔

"گرینڈ پا۔۔"وہ فوراً اٹھ کر بالکل سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

"یہ سب کیا ہے بچے؟"اس کی سلاخوں کو چھوتی مخروطی انگلیوں کو دادا جان نے اپنے ہاتھوں سے چھوا تھا۔

"گرینڈ پا میں نے کسی کی جان نہیں لی۔۔۔"اسنے نفی میں سر ہلا کر دہائی دی۔

"زمل۔۔"اسی دوران حمزہ دوڑتا دوڑتا وہاں پہنچا تھا۔

"حمزہ۔۔"دادا جان کے بعد حمزہ کی موجودگی نے اسے حوصلہ عطا کیا تھا۔

"یہ سب؟"وہ بھی جہانگیر شاہ کی طرح ششدر رہ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب جھوٹ ہے حمزہ۔۔میں نے نہیں مارا اسے۔۔"زمل کی آواز کی لرزش دل میں بسے خوف کو عیاں کر رہی تھی۔مقدمات جتنے سخت بن چکے تھے وکیل نے بھی سوجھ بوجھ کے لئے چند گھنٹوں کی مہلت مانگی تھی۔اسے رات حوالات میں ہی گزارنی تھی جس پر وہ سب لوگ چاہ کر بھی کچھ کرنے سے قاصر تھے۔

"زمل کفیل انکل کو کیوں اغواہ کرے گی؟"پولیس اسٹیشن اس وقت کمرہ عدالت بنا ہوا تھا جہاں حمزہ زمل کے وکیل کا کردار ادا کر رہا تھا۔

"یہ تو آپ انہیں سے پوچھیں جو اس وقت ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔۔"پولیس نے کسی بھی قسم کے تعاون سے انکار کر دیا تھا۔جہانگیر شاہ کو گھر بھیجتے ساتھ وہ حیدر کو لئے کفیل سے ملنے ہسپتال پہنچا تھا جہاں وہ اس وقت زیرِ علاج تھا۔

"انکل کوئی غلط فہمی۔۔"وارڈ میں پہنچتے ہی اسنے صفائی پیش کرنی چاہی۔

"تمہاری وہ بیوی دماغی مریضہ ہے۔۔اس نے تین مہینوں تک مجھے تشدد کا نشانہ بنایا اپنے اس کزن کے ساتھ مل کر۔۔"ہاتھ میں لگی ڈرپ سمیت چہرے پر جگہ جگہ موجود تشدد کے نشانات انکی پر گزری قیامت کی المناک داستان سنا رہے تھے۔ایک بازو میں اس لمحے فریکچر کے باعث پلاستر بندھا تھا۔

"کزن۔۔"حیدر نے حیرانی سے دریافت کیا۔

"ایس پی سعید ابراہیم۔۔"کفیل نے تصدیق کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"سعید بھائی؟"حیدر بھی بوکھلایا تھا۔

"زاہد تو مجھے بچانے آیا تھااور اس پاگل لڑکی نے میری آنکھوں کے سامنے۔۔"اپنے جھوٹ کو دہراتے اس نے طبیعت بگڑنے کی اداکاری کی تھی۔

"پلیز باہر جائیں۔۔مریض ابھی ذہنی دباو میں ہیں۔۔"نرس نے فوراًان دونوں کو کمرے سے نکال دیا تھا۔

سعید صبح سے کسی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر تھااب جیسے ہی لاہور واپسی ہوئی تو ادارے کی جانب سے موصول ہونے والے نوٹس نے سر چکرادیا تھا۔

"مگر سر۔۔"اعلی افسر کے سامنے کھڑا وہ نوٹس تھامے احتجاج کر رہا تھا۔

"شکر مناو سعید کہ تمہیں وقتی طور پر معتل کیا جارہا ہے ورنہ جو مقدمہ تم خود پر بنوا چکے ہو وہ سیدھا تمہاری نوکری نگل سکتا تھا۔۔"آنے والے جواب نے سعید کے تیور بگاڑے تھے۔

"وہ انسان جھوٹ کہہ رہا ہے سر۔۔"وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا۔

"اور وہ قتل۔۔"

"زمل ایسا نہیں کر سکتی۔۔"سعید پُر یقین تھا۔

"ریوالوّر پر اس کی انگلیوں کے نشان ہیں سعید اور خود کفیل جس حالت میں ہمیں ملا تھا شکر مناو کہ وہ زندہ بچ گیا ورنہ۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"مجھے زمل سے ملنا ہے۔۔"اسنے نئی ضد پکڑی تھی۔

"نہیں مل سکتے اور دور رہو اب اس مقدمے سے۔۔"اگلی ہدایت سعید کو سخت گراں گزری تھی۔

"زمل مشکل میں ہو اور سعید آرام سے بیٹھے۔۔یہ تو ناممکنات میں سے ایک ہے سر۔۔وہ لڑکی میرے لئے ہر رشتے سے اہم ہے اور اس کے تحفظ کے لئے میں کسی بھی حد تک جاوں گا۔۔"وہاں موجود کسی بھی انسان نے اس جیسے زہین پولیس افسر سے اس جذباتی رد عمل کی امید نہ کی تھی۔وہ واقعی زمل حیدر کے معاملے میں صحیح غلط سے بہت آگے جا کر سوچتا تھا۔

اگر یہاں سعید کڑی آزمائش ذد میں تھا تو وہاں شاہ ولا میں میڈیا نے دھاوا بول رکھا تھا۔شاہ ولا سے کسی کا بھی گھر سے باہر نکلنا محال ہو چکا تھا۔

"جہانگیر شاہ صاحب کیا یہ سچ ہے کہ آپ کی پوتی زمل حیدر شاہ نے ایک بے گناہ ملازم کی جان لی۔۔"وہ اور حیدر گاڑی میں سوار ہو کر گھر داخل ہونے ہی والے تھے جب تمام نیوز رپورٹرز نے گاڑی کو گھیر لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلیز نو کمنٹس۔۔"پچھلی نشست سے اترتے حمزہ نے راستہ صاف کروایا تھا۔

"حمزہ بخاری صاحب آپ تو کچھ بتائیں۔۔"چہرے پر کیمروں کی روشنیاں اور منہ کے سامنے ہر نیوز چینل کے مائیکس نے حمزہ کو بھی بوکھلانے پر مجبور کیا تھا۔

"پلیز۔۔"اعصاب پر قابو کرتا وہ کچھ بھی کہنے سے انکار کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب کیا ہے؟"وہ گھر پہنچے تو ماہین اور رعنا شاہ دل تھامے ششدر کھڑی تھیں۔

"آپی جان۔۔"امل کو لگا تھا کہ وہ لوگ زمل کی ضمانت کروا کر لے آئیں گے مگر وہ وہاں موجود نہ تھی۔

"اما سنبھالیں خود کو۔۔"ماہین کے لرکھڑاتے قدموں پر حیدر نے اسے کندھوں سے تھاما تھا۔

"میری زمل کسی کی جان نہیں لے سکتی۔۔تم سعید کو کال ملاو امل۔۔"صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ اذیت سے چور آواز میں بولی تھی۔

"جی۔۔"امل نے سعید کو کال ملائی جسکا نمبر اب بھی بند مل رہا تھا۔

"گھر چلو حمزہ۔۔ہمیں کوئی ضرورت نہیں اس بدنامی کا حصہ بننے کی۔۔"ہاشم نے تو آنکھیں ماتھے پر رکھ لی تھیں۔

"ڈیڈ وہ میری عزت ہے۔۔"حمزہ کا بھی لہجہ بلند ہوا تھا۔

"کونسی عزت حمزہ بخاری؟ پورا شہر ہم پر تھو تھو کر رہا ہے۔۔"وہ یہ سب باتیں صرف ان سب کو شرمندہ کرنے کے لئے کہہ رہا تھا۔

"میں کفیل انکل سے بات۔۔"حمزہ کو اب بھی تھوڑی سی امید تھی۔

"اس نے جو اذیت کاٹی ہے اس کا حساب لئے بغیر تو وہ بھی سکون سے نہیں بیٹھے گا۔۔"ہاشم بھی دوست کی حمایت میں پھیلتا چلا جا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ تم۔بات کرو بیٹے۔۔"ایک سخت نگاہ داماد پر ڈالتے ہوئے جہانگیر شاہ نواسے سے مخاطب ہوئے تھے۔

"جی ناناجان۔۔"

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"زمل۔۔"اسے کل صبح یہاں سے عدالت بھیجا جارہا تھا جہاں اس پر سخت مقدمات کا انتہائی فیصلہ ہونا متوقع تھا۔

"حمزہ۔۔"حمزہ کو دیکھتے ہی اسنے سلاخوں پر حمزہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے لمس کے حصار میں لیا تھا۔

"رو نہیں۔۔میں سب ٹھیک کردوں گا۔۔میری وکیل سے بات ہوگئی ہے۔۔"حمزہ نے سلاخوں کے پار اسکے سر سے سر جوڑا تھا۔

"حمزہ تمہیں مجھ پر اعتبار ہے نا؟"بند آنکھوں سے آنسو سیدھا زمین پر گرتے چلے جارہے تھے۔

"زمل تم پر اعتبار ہے تبھی تمہارے ساتھ کھڑا ہوں اور آخری سانس تک کھڑا رہوں گا یار۔۔میں۔کفیل انکل سے بات۔۔"

"کفیل احمر کو میں نے ہی اغواہ کروایا تھا۔۔"اسنے حمزہ کی بات کاٹتے ہوئے اعتراف کیا تھا۔

"مگر کیوں زمل؟"اسکی آنکھیں تعجب سے پھیلی تھیں۔

"کیونکہ وہ۔۔"

"ملاقات کا وقت ختم ہوگیا ہے۔۔"دور سے آنے والی آواز پر بات وہیں نامکمل رہ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم وکیل سے یہی کہو گی کہ کفیل انکل جھوٹ کہہ رہے ہیں۔۔ باقی سب میں سنبھال لوں گا۔۔۔"حمزہ نے سرگوشی کرتے ہوئے اسے ہدایت دی تھی۔

"حمزہ۔۔"

"زمل۔۔آئی ایم ودیواوکے۔۔"اسے تسلی دیتا وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

"اوکے۔۔"وہ بس اسکو نگاہوں سے اوجھل ہونے تک دیکھتی رہی تھی۔

سب کچھ ہاشم اور کفیل کے منصوبے کے مطابق چل رہا تھا۔زمل کے لئے بچھائے جال میں وہ اسے پوری طرح پھنسا چکے تھے۔وہ واقعی مکاری اور عیاری میں ان دونوں سے بہت پیچھے اور ناتجربہ کار تھی۔ہاشم کے منصوبے کا حتمی قدم اسے عدالت بھیجنے سے قبل ہی راستے سے ہٹانا تھا۔

"وہ لڑکی عدالت نہ پہنچے۔۔"اسنے کال پر کسی کو ہدایت جاری کی تھی۔

"جو حکم بخاری صاحب۔۔"دوسری طرف سے جی حضوری کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مجھے زمل سے ملنا ہے ڈیڈ۔۔پلیز مجھے وہاں لے جائیں۔۔" ماہین کی مسلسل ضد سے پورا خاندان پریشان آچکا تھا۔

'ماہین وہ کسی کو نہیں ملنے دے رہے بچے۔۔"رعنا جہانگیر نے اسے سمجھایا تھا۔

"میری بیٹی کسی کی جان نہیں لے سکتی۔۔یہ جھوٹ ہے۔۔"ماہین کو اپنی تربیت پر پورا پورا اعتماد تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ اور حیدر وکیل سے بات کر چکے ہیں۔۔۔وہ بہت جلد ہماری زمل کو بے گناہ ثابت کردے گا۔۔"جہانگیر شاہ نے بظاہر یقین دہانی کروائی تھی مگر اندر خانے حالات کی پیچیدگی نے انکا دل بھی دہلا رکھا تھا۔

"آپی جان۔۔"لیڈی کانسٹیبلز کے حصار میں وہ جیسے ہی پولیس سٹیشن سے باہر نکلی تھی تو امل اور حیدر دوڑتے ہوئے اسکے گلے لگے تھے۔

"حیدر۔۔"

"آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔۔پلیز ہمت مت ہاریے گا۔۔"اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامے حیدر نے ہمت بڑھائی تھی۔

"حیدر اماٹھیک ہیں؟"اسے صرف ماہین کا سوچ سوچ کر بے چینی ہو رہی تھی۔

"جی۔۔"

"امل پلیز سب کا خیال رکھنا۔۔"پولیس اسے جبراً ان دونوں سے دور کر رہی تھی جب وہ امل کو تلقین کرنے لگی تھی۔

"سب ٹھیک ہیں آپی جان۔۔آپ بس اپنا خیال رکھیں۔۔"امل کو تو اسکی حالت پر رحم آیا تھا۔اترا چہرہ اور ہتھکڑیوں میں جکڑے ہاتھ امل کا دل چیر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو بی بی۔۔۔"اسے زبردستی پولیس وین میں بیٹھایا گیا تھا۔

گاڑی کو معمول کے راستے کی بجائے طویل اور ویران راستے سے عدالت لے جایا جارہا تھا۔حمزہ اور شاہ خاندان کے افراد کی گاڑیاں بھی پولیس وین کے تعاقب میں عدالت کی راہ پر گامزن تھیں مگر راستے میں بہت چالاقی سے پولیس وین منظر سے ہی اوجھل ہوگئی تھی۔سب کو یہی لگا کہ برق رفتاری کے باعث گاڑی کافی آگے نکل چکی ہوگی۔

"گاڑی روکو۔۔"گاڑی کی اگلی نشست پر بیٹھے ایس پی داور نے ڈرائیور کو گاڑی روکنے کی ہدایت کی تھی۔زمل جو پچھلے بند ڈبے میں دو لیڈیز اور ایک مرد پولیس افسر کے ہمراہ بیٹھی تھی اسنے ڈبے میں موجود سلاخوں کے پار دیکھا تو یہ جگہ ایک ریتلا میدان معلوم ہوئی تھی۔

"اتارو اسے۔۔"پچھلا ڈبہ کھولتے کی داور نے لیڈی کانسٹیبل کو حکم دیا تو اسنے سب سے پہلے زمل کی ہتھکڑی کھولی تھی۔

"یہ کیا کررہے ہو تم لوگ۔۔"اسے وین سے نیچے اتارا گیا تو وہ گرتے گرتے بچی تھی۔

"سعید۔۔"اس سے قبل کوئی کچھ کہتا وہاں ایک سیاہ لینڈ کروزر ریت اڑاتی پہنچی تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ سے سیاہ قمیض شلوار پر سیاہ چشمہ لگائے سعید نیچے اترا جسے دیکھتے ہی زمل حیرت سے لاجواب ہوئی تھی۔

"جائیں سر ورنہ میری نوکری بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔۔"داور اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کہیں نہیں جاوں گی سعید۔۔میں نے جب کسی کی جان نہیں لی تو۔۔"زمل نے چلنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔

"یہ باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں زمل۔۔"سعید نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

"نہیں۔۔حمزہ سے وعدہ کیا ہے میں نے۔۔"اسنے جھٹک کر اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا۔

"بھاڑ میں گیا حمزہ۔۔چلو۔۔۔۔"اسکی مزاحمت کو پس پشت ڈالتے سعید کھینچتا ہوا اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

"سعید۔۔"سعید نے اسے پہلی نشست پر بیٹھاتے ہوئے گاڑی دوڑائی تھی۔

سعید کے وہاں سے جاتے ہی جھوٹے حملے کی افواہ پھیلانے کے لئے ان سب نے پہلے گاڑی کی حالت بگاڑی اور پھر اپنی تاکہ کسی کا شک ادارے کے لوگوں پر نہ جائے۔سعید نے داور کے ساتھ مل کر اس مسلے کا وقتی حل یہی نکالا تھا کہ زمل کو وہاں سے دور لے جایا جائے ورنہ اتنے سنگین مقدمات اور ٹھوس شواہد کو جواز بناتے ہوئے اسے عدالت پہنچتے ہی اسے سزا سنا دی جاتی۔

"بھاگ گئی؟"سینئیر افسر کو تو اسکی فرار کا سن کر شدید صدمہ پہنچا تھا۔

"وہ اکیلی لڑکی ایسے کیسے بھاگ گئی؟"اسنے داور اور دیگر کانسٹینلز کے جھکے سروں کو دیکھا تھا۔

"وہ اکیلی نہیں تھی بہت لوگ تھے اس کے ساتھ۔۔ہم پر حملہ کیا گیا ہے سر۔۔"داور کے بازو پر بندھی پٹی سے یہی لگ رہا تھا کہ اسکے بازو پر گولی ماری گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"اسے ڈھونڈ ھو ورنہ میڈیا والے ہماری زندگی عذاب کر دیں گے اور وہ کفیل احمر بھی۔۔"ایک طرف میڈیا کا خوف دوسری طرف جہانگیر شاہ کی دہشت الگ مصیبت بن کر حواسوں پر سوار ہوئی جا رہی تھی۔ان کی لاڈلی ترین پوتی کا بال بھی باکا ہوتا تو وہ لاہور پولیس کی ناک میں دم کر دیتے۔

وہ اسے شہر سے دور کسی ویران علاقے میں موجود گھر پر لایا تھا۔اس گھر کا انتظام بھی اسنے داور کے ساتھ مل کر کیا تھا۔وہ دونوں ایک ہی ادارے میں ہونے کے ساتھ ساتھ ٹریننگ کے دنوں سے دوست بھی تھے۔سعید کی معطلی کے بعد داور کا وہاں آنا اسکے لئے ناگہانی میں نعمت کے مترادف تھا۔

"میری بات کیوں نہیں سن رہے آپ؟"زمل اسکے سپاٹ انداز پر پاگل ہوئی جا رہی تھی۔

"کیا چاہتی ہو؟"سعید تنگ آکر دھاڑا تھا۔

"میں نے کوئی جرم نہیں کیا ایس پی صاحب تو میں کیوں بھاگوں۔۔"اسے یوں فرار ہونا کسی جرم سے کم نہ لگ رہا تھا۔

"کیونکہ ہاشم بخاری تمہیں مارنا چاہتا ہے۔۔"سعید نے اس تمام منصوبے کی اصل وجہ بتائی تھی۔

"حمزہ ہے میرے ساتھ۔۔"

"مت بھولو وہ اسی باپ کا بیٹا ہے۔۔"سعید کو ان سب کے بعد حمزہ بھی مشکوک لگنے لگا تھا۔

"وہ باپ جیسا نہیں ہے۔۔"اسنے حمزہ پر بات آتے ہی مزاحمت کی تھی۔

'تم کہیں نہیں جا رہی فی الحال۔۔"سعید اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے تحکم انداز اختیار کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مگر۔۔"وہ بھی صوفے سے اٹھی تھی۔

"بس زمل بس۔۔"سعید نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کی تائید کی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کیا ہے یہ سب؟"وہ سب پریشان حال بیٹھے تھے جب پولیس سرچ وارنٹ لئے شاہ ولا میں داخل ہوئی تھی۔

"تلاشی لو گھر کی۔۔"

"شاہ صاحب پلیز تعاون کریں۔۔"جہانگیر شاہ کو غصے سے لال پیلا ہوتا دیکھ کر ایس پی داور نے تعاون کا مطالبہ کیا تھا۔

"سرچ وارنٹ دکھائیں۔۔"حیدر تیور بگاڑ گیا۔

"یہ دیکھیے چھوٹے شاہ جی۔۔"داور کی ہدایت پر کانسٹیبل نے حیدر کو سرچ وارنٹ دکھایا۔

"آپ کی پوتی نہ صرف مفرور ہے بلکہ اسے فرار کروانے والوں نے ہمارے کئیں اہلکار زخمی کروائیں ہیں۔۔"داور نے شاہ خاندان کو مزید دھمکیوں سے نوازا تھا۔

"زمل اکیلی یہ سب کیسے کر سکتی ہے۔۔وہ سعید بھی ملوث ہو گا اسکے ساتھ۔۔"ہاشم نے جان بوجھ کر سعید کو بھی اس مسلے میں گھسیٹا تھا۔

"وہ اس وقت ڈیپارٹمنٹ میں ہی موجود تھے بخاری صاحب۔۔"داور نے اسکا الزام سر عام جھٹلایا تھا۔

"مگر۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"تم تو چپ کر جاو ہاشم۔۔" جہانگیر شاہ نے اس پر چنگھاڑتے ہوئے اسے چپ کروایا۔

"آپ کی پوتی نے فرار ہو کر عدالت سے پہلے ہی خود کو مجرم ثابت کر دیا ہے۔۔اب وہ جہاں ملیں وہیں انکو منتقی انجام تک پہنچا دیا جائے گا۔۔" شاہ ولا کی تلاشی مکمل ہوتے ہی داور نے نئی دھمکی دے دی۔

"آپ زبان سنبھال کر بات کریں۔۔" حمزہ کا بس چلتا تو داور کا گریبان پکڑ لیتا۔

"حمزہ۔۔" ہاشم نے بیٹے کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے داور سے دور کیا تھا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ زمل کسی مصیبت میں ہو!" حمزہ سانس کھینچتے ہوئے مسلے کا دوسرا پہلو اجاگر کر گیا تھا۔

"وہ اپنے لئے خود مصیبتیں پیدا کر رہی ہیں۔۔دعا کریں کہ انہیں وقت رہتے عقل آجائے۔۔" حتمی دھمکی دیتا وہ عملے کے ہمراہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کیا اپڈیٹ ہے داور؟"

"باس سب ویسا ہی جا رہا ہے جیسا آپ نے کہا تھا۔۔" داور نے سارے حالات تفصیل سے بتائے تھے۔

"کسی کو شک؟" سعید کو اب بھی ڈر تھا کہ ہاشم کوئی نئی اور پہلے سے زیادہ گھیناونی چال چلے گا۔

"نہیں۔۔"

"آنی جان ٹھیک تھیں؟" اسے بھی زمل کی طرح ماہین کی فکر ستا رہی تھی کیونکہ سب جانتے تھے کہ زمل میں ماہین کی جان بستی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ان سب کی حالت بدتر تھی سعید۔۔"اسے خود اس عزت دار خاندان کو کوٹ کچہری میں ذلیل ورسوا ہوتا دیکھ کر افسوس ہوا تھا۔

"یہ سب صرف زمل کی بیوقوفی اور جلد بازی کا نتیجہ ہے۔۔"سعید کو سب سے زیادہ غصہ ہی زمل پر تھا جو اپنی جلد بازی کے باعث ہاشم کے بنے جال میں بری طرح پھنس چکی تھی۔

اسے یہاں آئے تین دن گزرنے کو تھے۔سعید نے یہاں ہر سہولت اور آسائش کا انتظام پہلے سے کر رکھا تھا مگر ذہنی سکون کی شدید قلت کو اس کے ہمدردی بھرے الفاظ بھی پورا کرنے میں ناکام ہوئے تھے۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔"سعید کے سر پر کھڑی وہ آج ٹلنے کا کوئی ارادہ زیرِ غور نہ رکھتی تھی۔

"تم ہوش میں ہو؟"سعید اس مطالبے پر برہم ہوا تھا۔

"میری اماء گرینی اور گرینڈ پا پریشان ہونگے ایس پی صاحب۔۔"

"زمل مجھے کچھ سوچنے دو گی تم؟"سعید کو اس وقت دماغ کی رگیں پھٹتی محسوس ہوئی تھیں۔

"مجھے گھر کال کرنی ہے۔۔اماسے بات کرنی ہے۔۔"اسنے نئی ضد پکڑلی تھی۔

"وہاں کی سب کالز ٹیپ ہو رہی ہیں زمل۔۔"سعید نے اسے نرمی سے سمجھایا تھا۔

"تو آپ کچھ کریں نا۔۔"اسکے پاس بیٹھتی وہ منہ بسور گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کر رہا ہوں۔۔پہلے مجھے اس کفیل احمر سے نمٹنے دو۔۔۔"موبائل پر آئی داور کی کال سنتے وہ وہاں سے باہر نکلا تھا۔

"سعید پلیز مجھے اما سے بات کرنی ہے۔۔"زمل نے اسکا راستہ روک لیا تھا۔

"اچھا زمل میں کرتا ہوں کچھ۔۔"اسے اس وقت پر صورت یہ کال سننی تھی۔

دونوں خاندانوں کے لئے زندگی کا زاویہ ہی مکمل طور پر بدل چکا تھا۔زمل کے ہاتھوں ہوئے قتل کے بعد اس کا مفرور ہونا اور پولیس کا بار بار گھر آکر ڈرانا دھمکانا سب کو ہی ذہنی طور پر مفلوج کر گیا تھا۔وہ پریشان حال ماتھا دونوں ہاتھوں سے تھامے صوفے پر بیٹھا تھا جب موبائل نے شور مچایا۔

"حمزہ۔۔"زمل کی آواز سنتے ہی اسکا دل دھڑکنا بھول گیا تھا۔

"زمل۔۔"وہ کسی صدمے سے باہر آیا تھا۔

"حمزہ میں۔۔۔"اسکی بھرائی آواز بتا رہی تھی کہ وہ کس کرب سے گزر رہی ہے!

"کہاں ہو تم یار۔۔تمہیں ذرا سا بھی انداز ہے کہ یہاں ہم سب پر کیا قیامت گزری ہے۔"شکوہ،ناراضی اور فکر کیا کیا نہیں تھا اسکے لہجے میں!

"حمزہ میں نے کسی کی جان نہیں لی۔۔تم کوئی بھی قسم اٹھوالو۔۔"اسکی آواز کی لرزش پر حمزہ کا دل بند ہونے کو تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"زمل آئی ٹرسٹ یو۔۔مجھے وضاحتیں پیش کر کے شرمندہ مت کرو پلیز اور بتاو کہاں ہو تم؟"اسکی فکر اور اعتبار نے زمل کا حوصلہ بڑھایا تھا ورنہ جن حالات کا اسے سامنا تھا کوئی بھی اس پر شک کئے بغیر نہ رہ پاتا۔

"میں۔۔"اسے سعید کی نصیحت یاد آئی تھی کہ کسی کو بھی اپنا موجودہ پتہ کسی صورت نہ بتائے۔

"زمل تم خود کو قانون کے حوالے کر دو تو میں خود تمہاری بے گناہی۔۔"حمزہ نے اسے خاموش پا کر نئی تجویز پیش کی تھی۔

"نہیں حمزہ۔۔وہ ایسا نہیں ہونے دے گا۔۔"وہ خائف سی ہوئی تھی۔

"کون؟"وہ بھی الجھ گیا۔

"تم ملنا چاہتے ہو نا مجھ سے تو میرے بھیجے گئے پتے پر پہنچ جاو۔۔"وہ بھی اب اس آنکھ مچولی کے کھیل کو ختم کرنا چاہتی تھی۔حمزہ کو باپ کی اصلیت بتانا ہی اس مسلے کا حل نظر آرہا تھا۔

"تم ڈرو نہیں۔۔میں ہوں زمل اور میرے ہوتے ہوئے کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔"اسکا بخشنا جانے والا مان ان کٹھن حالات میں بھی زمل کے چہرے پر مسکان بکھیر گیا تھا۔

"جلدی آنا پلیز بہت کچھ بتانا ہے تمہیں لیکن وعدہ کرو کہ تم میرا اعتبار کرو گے حمزہ۔۔"اسنے روتے روتے گویا اعتبار کی بھیک مانگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم پر مجھے خود سے زیادہ اعتبار ہے۔۔میں بس آرہا ہوں۔۔"اس کا میسج کے ذریعے بھیجا گیا پتہ پڑھتے ہی وہ صوفے سے اٹھا تھا۔

"حمزہ۔۔آئی لوّیو۔۔"اسکی بھیگی آواز میں شیریں الفاظ حمزہ کی بھی پلکیں بھگو گئے تھے۔

"آئی لوّ ٹو زمل۔۔۔پلیز اپنا خیال رکھنا میرے آنے تک۔۔"اسکے پرواہ بھرے الفاظ زمل کی روح تک کو پر سکون کر گئے تھے۔اسے کہاں معلوم تھا کہ کہ محبت بھرے الفاظ اور خلوص سے رچا اظہار بس چند لمحوں کا مہمان ٹھہریں گے۔آمنے سامنے کا تو منظر ہی کچھ اور ہو گا جہاں شائد حمزہ سے کھل کر جذبے بیان کرنے سے قبل ہی اس محبت کی مہلت ختم ہو جائے گی۔وہ زندگی کی سب سے بڑی بازی سانسوں کی قیمت سے ادا کرتے ہوئے اپنی محبت اور اعتبار کی جنگ میں بری طرح ناکام ہو کر سب سے دور تنہائی کی تاریک قبر میں جا دفن ہو گی۔

"ہیلو کفیل۔۔تیار ہو جاو۔۔۔شکار خود جال میں پھنسنے آرہا ہے۔میں حمزہ کا ہی پیچھا کر رہا ہوں۔۔اب میرا بیٹا ہی مجھے زمل تک پہنچائے گا۔۔"حمزہ کی گاڑی کا پیچھا کرتے کرتے ہاشم نے کفیل کو کال ملا کر ساری حکمت عملی سمجھائی تھی۔

"حمزہ۔۔"حمزہ کو سامنے موجود پاتے ہی وہ اسکے گلے جا لگی تھی۔

"شی۔۔میں آگیا ہوں نا بس چپ۔۔"حمزہ نے اسکے گرد بازو حائل کرتے سر پر بوسہ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ میں نے کسی کی جان نہیں لی۔۔"اس سے دور ہوتے ہوئے اسنے حمزہ کی آنکھوں میں براہ راست دیکھا تھا۔

"آئی نو زمل۔۔بس چپ کر جاو۔۔"حمزہ نے اسکے گالوں پر بہتے آنسو صاف کئے تھے۔

"تمہیں مجھ پر یقین ہے تو میں پوری دنیا کا مقابلہ اکیلے کر لوں گی۔۔"

"مگر تم یہاں کیسے ؟"اسنے اس جگہ کا جائزہ لیا تھا۔

"سعید۔۔وہ مجھے لائے ہیں یہاں۔۔وہ ابھی کہیں گئے ہیں۔انکے واپس آنے سے پہلے مجھے تمہیں ہر سچ بتانا ہے حمزہ"اسنے گویا تمہید باندھی تھی

"تم میرے ساتھ چلو زمل۔۔میں تمہاری بے گناہی ثابت کرنے کے لئے کسی بھی حد تک جاوں گا۔۔"حمزہ نے نیا مطالبہ کیا تھا۔

"لیکن اس سے پہلے تم یہ نہیں پوچھو گے کہ کون ہے جو مجھے جان سے مارنے پر تلا ہے ؟"اسے بھی اب یہ آنکھ مچولی تنگ کرنے لگی تھی۔آج ہاشم کی حقیقت حمزہ کو بتا کر وہ اس کھیل کو آر یا پار کرنا چاہتی تھی۔

"کون ہے ؟"حمزہ کا تجسس بھی بڑھا تھا۔

"تمہارے ڈید۔۔ہاشم بخاری۔۔"اسنے اچانک حمزہ کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا تھا۔

"زمل۔۔۔ڈیڈ ایسے نہیں ہیں۔۔"حمزہ اس سے دو قدم دور ہوا تھا۔

"وہ ایسا ہی ہے۔۔"اسنے اپنی بات پر زور دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مان لو نا بہو کی بات۔۔۔"اسی دوران کفیل اور ہاشم کی بھی وہاں آمد ہوئی تھی۔

"ڈیڈ۔۔کفیل انکل۔۔"حمزہ کا لہجہ ڈگمگایا تھا۔

"حمزہ یہ دونوں۔۔"

"اسے یہاں بلا کر تم نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے زمل۔۔"ہاشم تمسخرانہ نگاہیں اس پر گاڑھے اس کی خود اعتمادی کی دھجیاں اڑا گیا تھا۔

"حمزہ۔۔"وہ فاصلے پر کھڑے حمزہ کی طرف گئی تھی جو باپ کا نام آتے ہی آنکھیں بدل گیا تھا۔

"تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا زمل۔۔کیونکہ میں تمہیں اس اذیت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہائی بخشنے آیا ہوں یہاں۔۔"اسکے چہرے کے گرد اپنی چوڑی کلائیوں کا پیالہ بنائے وہ درشتگی سے بولا تھا۔

"کیا مطلب تم؟"زمل کی چھٹی حس نے کچھ بہت برا ہونے کا اندیشہ دیا تھا۔

"مطلب یہ کہ زمل حیدر صاحبہ۔۔میں سچ میں پاپا بوائے ہوں اور آج یہ پاپا بوائے تمہیں تمہارے پاپا کے پاس پہنچانے والا ہے۔۔"اسے خود سے دور دھکیلتے وہ طوطہ چشمی کے عروج پر تھا۔

"حمزہ۔۔"وہ گرتے گرتے بچی تھی۔

"سوری بیٹے مگر یہ سرپرائز میں تمہیں کسی خاص موقع پر دینا چاہتا تھا۔۔"ہاشم کے ہاتھ میں موجود خنجر اسکی کمر میں پیوست ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"گولی سے تو تمہارا کچھ نہیں بگڑا تو ہم نے سوچا کہ ہتھیار بدل کر دیکھتے ہیں۔۔"اسی جگہ پھر سے خنجر گھونپتے ہاشم نے اسے دور پٹکا تو وہ گہرے زخموں پر دونوں ہاتھ رکھے گرنے کو تھی جب حمزہ نے اسے سہارا دیا تھا۔

"برا لگتا ہے نا؟ مجھے بھی اتنا ہی برا لگتا تھا جب تمہارے سامنے اچھا بننے کے لئے تمہاری بکواس باتیں اور بیہودہ حرکتیں برداشت کرنی پڑتی تھی۔"اسکی سرخیاں برساتی آنکھوں میں حمزہ کے لئے بے پناہ نفرت تھی۔

"کتنی بار کوشش کی ہم باپ بیٹے نے کئیں حملے کروائیں مگر کبھی تمہارا وہ عاشق سعید۔۔ کبھی بھائی حیدر تمہیں بچانے میں کامیاب ہو گیا۔۔"ہاشم نے رومال کی مدد سے خنجر پر لگے انگلیوں کے نشان صاف کرتے ہوئے اسے وہیں فرش پر پٹک دیا۔

"اسلئے آج ہم نے ایسا انتظام کیا ہے کہ تم خود بھی کچھ نہیں کر سکو گی۔۔"حمزہ کی باتیں اس زخم کی اذیت کو بھی بہت پیچھے چھوڑ چکی تھیں۔وہ بس بند ہوتی آنکھوں سے اسکا مکروہ چہرہ دیکھے جا رہی تھی۔

"میں لاکھ برا سہی مگر ان باپ بیٹے جتنا کمینہ نہیں ہوں۔۔"دور کھڑے کفیل کی تو روح اس سفاک منظر کو دیکھتے ہوئے ہی کپکپائی تھی۔

"تمہاری ماں جیسی بیوقوف عورت ہمیشہ خود سے جڑے رشتوں کی بربادی کا باعث بنتی ہے۔۔"ہاشم اس پر قہقہے لگا کر ہنسا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"درندے کا بیٹا درندہ ہوتا ہے فرشتہ نہیں۔۔ہم نے بہت پہلے پلان کر لیا تھا کہ کیسے امل سے شادی کے بعد اسے راستے سے ہٹانا ہے مگر بیچ میں آ گئی تم اور تمہارا وہ بھائی۔۔وہ دونوں بھی بہت جلد تم باپ بیٹی کو کمپنی دیں گے۔۔"

"حمزہ۔۔"اذیت کے آلم میں بھی اسنے خون آلود ہاتھوں سے حمزہ کا گریبان پکڑا تھا۔

"بہت جان ہے نا تم میں اسے اتنی آسانی سے نہیں نکالوں گا۔۔آہستہ آہستہ تڑپ تڑپ کر مرو گی تم۔۔"اسے صوفے پر پٹکتا وہ سفید بٹن شرٹ کے خون آلود کالر دیکھ کر کلس گیا۔

"ابھی پانچ منٹ میں یہاں ویسی ہی آگ لگے گی جیسی تم نے اس دن ڈیڈ کی فیکٹری میں لگوائی تھی۔۔"وہ صوفے پر زخموں پر ہاتھ رکھے تڑپ رہی تھی جب حمزہ نے موت کا پروانہ جاری کیا تھا۔

"گڈ بائے زمل۔۔تم مجھے بالکل بھی یاد نہیں آو گی۔۔"نیم بیہوشی کی کیفیت میں اسے حمزہ کی آواز کانوں میں بہت نزدیک گونجتی محسوس ہوئی تھی۔

"اما۔۔۔"آنکھیں بند کئے بس اسے قدموں کی آوازیں آہستہ آہستہ خود سے دور جاتی محسوس ہوئی تھیں۔آنکھوں کے سامنے ماں کا چہرہ جگمگایا اور پھر باری باری سب اپنوں کے چہرے ذہن کے دریچے میں دستک دینے لگے تھے۔درد ناقابل برداشت ہوا تو بیہوشی نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

باہر آتے ہی گاڑی سے پیٹرول کے تین گیلن نکالتے ساتھ حمزہ اور ہاشم نے گھر کے چاروں طرف انڈیلے تھے۔لکڑی سے بنا وہ گھر بس ایک چنگاری کی مار تھا۔ہاشم نے پہلی چنگاری اپنے ہاتھوں سے جلا کر زندگی کے سب سے بڑے خطرے کو سرے سے ختم کیا تھا۔

"فائنلی آج میں آزاد ہوں۔۔ورنہ جس مصیبت میں آپ نے مجھے پھنسا دیا تھا ڈیڈ۔۔"گاڑی کی ڈرائیونگ نشست سنبھالتے وہ مکاری سے مسکرایا تھا۔

"اگر اسکی جگہ امل ہوتی تو چند ہفتوں میں جان چھوٹ جاتی۔۔"ہاشم نے اپنا تجزیہ پیش کیا تھا۔

"مگر اس بلا کو ٹالنے میں چھ ماہ لگ گئے۔۔کیا ہوا کفیل انکل؟"حمزہ نے شیشے سے پچھلی نشست پر براجمان کفیل کو ہکا بکا دیکھ کر سوال کیا۔

"جب تم دونوں ایک تھے تو وہ سارا ڈرامہ کیوں؟"وہ تو ابھی تک اسی صدمے میں تھا۔

"ضروری تھا انکل۔۔زمل حیدر کا دل جیتے بغیر اسے شکست دینا ناممکن تھا۔۔اسے اصل موت تو میری بیوفائی مارے گی۔۔"اسکا لب ولہجہ چیخ چیخ کر بتا رہا تھا کہ وہ ہاشم بخاری کا خون ہے۔

"ہم نے اسے زندہ چھوڑ کر کوئی غلطی تو نہیں کی؟"کفیل اب بھی تذبذب کا شکار تھا۔

"اب تک وہ جل کر راکھ ہو چکی ہو گی انکل۔۔ویسے آپ پر کافی تشدد کیا ہے اسنے۔۔"حمزہ کو اس پر ہنسی بھی آئی تھی۔

"اسنے اور اسکے کزن نے۔۔"وہ منظر یاد کرتے ہوئے بھی کفیل پر کپکپی طاری ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب زمل کا قصہ ختم ہو گیا ہے نا تو اگلا نمبر اس سعید کا ہی ہو گا۔۔ان دونوں لو برڈز کو بہت جلد ملا دوں گا۔۔"حمزہ نے ونڈ اسکرین کے پار آگ میں دہکتے مکان کو دیکھا تھا۔

"حمزہ آئی ایم پراوڈ ٹو بی یور فادر۔۔"ہاشم نے بیٹے کی خوشامد کی تھی۔

"اینڈ آئی ایم آنر ڈ ٹو بی یور سن ڈیڈ۔۔"اسنے باپ کا ہاتھ تھام کر عقیدت سے چوم لیا تھا۔

"لیٹس سیلیبریٹ دس مومینٹ۔۔"کفیل تو جلتے مکان کو دیکھ دیکھ کر خوشی سے پاگل ہوا جا رہا تھا۔

"ہر گز نہیں۔۔ایک دفعہ میری بیوی کی تدفین ہو جائے پھر ہی کوئی جشن منایا جائے گا۔۔"حمزہ نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بناوٹی افسردگی دکھائی تھی۔

"پہلے ماتم اور پھر دھوم دھام سے حیدر کے خاندان کی بربادی کا جشن منائیں گے ہم۔۔"ہاشم کی بھی خوشی دیکھنے لائق تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ رات گئے گھر پہنچا تو ملازم بھی سرونٹ کوارٹر جا چکے تھے۔اسنے گھر آتے ساتھ پہلے وہ خون آلود شرٹ جلائی تھی پھر شاور لینے باتھ روم کا رخ کیا تھا۔وہ جب تک شاور لے کر باہر پہنچا تو گھڑی رات کے بارہ بجانے کے قریب تھی۔براون ٹراوزر پر سیاہ ٹی شرٹ پہنے وہ جیسے ہی نیچے ہال میں پہنچا تو گھر کی گھنٹی بجی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یس۔۔"اسنے مزکزی دروازہ کھولا تو سامنے شہر کی سب سے مشہور بیکری کا ڈلیوری بوائے کیک کے بڑے سے ڈبے کے ساتھ مسکراتا ہوا اسی کا منتظر تھا۔

"سر آپ کا کیک۔۔"حمزہ کو دیکھتے ہی اسنے بڑا سا ڈبہ اسکے حوالے کیا جو وہ بمشکل اٹھائے کھڑا تھا۔

"یہ کب آرڈر ہوا؟"حمزہ کو بھی وہ ڈبہ کافی بھاری لگا تھا۔

"پانچ دن پہلے آپ کی وائف نے آرڈر کیا تھا۔۔"اسکا جواب سنتے ہی اسکا دل دگنی رفتار سے دھڑکنے لگا۔

"ہمم۔۔"کوئی بھی تاثر دیے بغیر وہ کیک لئے اندر گیا تھا۔ہال میں پہنچتے ہی اسنے ڈبہ کھولا تو کیک پر ان دونوں کے ولیمے کی خوبصورت تصویر چھپی تھی اور ساتھ ہی مسٹر اینڈ مسز حمزہ بخاری لکھا تھا۔اسنے ذہن پر زور دیا تو نکاح کے پانچ دن بعد ان دونوں کی باقائدہ شادی کی تاریخ کو مد نظر رکھتے ہوئے اسنے یہ انتظامات کئے تھے۔وہ رات کے بارہ بجے یہ کیک ہمراہ کے ساتھ مل کر کاٹنا چاہتی تھی۔

"سوری زمل۔۔کاش تم ماہین حیدر شاہ کی بیٹی نہ ہوتی تو آج زندہ ہوتی۔۔"اس نے کیک پر چھپے زمل کے چہرے کو تمسخر اڑاتی نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"صاحب یہ پارسل آیا تھا۔۔"ملازم آدھی بند آنکھوں سے سرونٹ کوارٹر سے گھر کے اندر آیا تو ہاتھ میں ایک تحفہ موجود تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہوں۔۔"اسنے تحفہ پکڑتے ساتھ ملازم کو واپس جانے کا اشارہ کیا تو وہ بھی چلتا بنا تھا۔تحفے کی شیٹ کھولتے ہی ایک مخملی ڈبے سے کوئی سی ڈی برامد ہوئی تھی۔اسنے کمرے میں جا کر وہ سی ڈی اپنے لیپ ٹاپ میں ڈال کر چلائی تھی۔

"حمزہ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں کبھی ایسی حرکت کروں گی مگر کیا کروں تم واحد انسان ہو جو مجھے نروس کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔۔ تبھی یہ باتیں میں تمہارے منہ پر نہیں کہہ سکتی۔۔ابھی تم اسلام آباد ہو تو یہ پیغام میں ہمارے خاص دن کے لئے ریکارڈ کر رہی ہوں۔۔تم بہت بہت بہت اچھے ہو حمزہ۔۔یو آر دی موسٹ سپیشل پرسن آف مائی لائف۔۔سچ کہوں تو شدید محبت کرنے لگی ہوں تم سے۔۔تمہاری باتیں میرے حواسوں پر سوار رہتی ہیں۔۔رات میں جب تم سو جاتے ہو تو گھنٹوں سرہانے بیٹھے تمہیں دیکھتی رہتی ہوں۔۔ پچھلے چھ مہینوں میں تم نے میری بدتمیزیوں اور بدلحاظی کو برداشت کیا میں پوری زندگی اتنے تحمل سے تمہاری غلطیاں معاف کر سکتی ہوں اب۔۔ہماری سکستھ منتھ ویڈنگ اینیورسری کا اس سے بہتر تحفہ نہیں تھا میرے پاس۔۔آئی رئیلی لو یو مائی ہسبینڈ۔۔آپ کی پاگل بیوی آپ سے بہت بہت بہت محبت کرتی ہے۔۔"یہ ویڈیو اسی کمرے میں شائد اسنے اپنے ہینڈی کیم سے ریکارڈ کی تھی۔وہ آج کے اس دن کو لے کر بہت کچھ سوچ کر بیٹھی تھی مگر افسوس خوشیوں کی بجائے مستقل ویرانی اسی حمزہ کے ہاتھوں اسکا مقدر بنی تھی جسکے ساتھ وہ آج ہی کے دن اپنی زندگی کا نیا آغاز کرنے کی خواہاں تھی۔حمزہ نے بے سبب ہی وہ ویڈیو اپنے لیپ ٹاپ میں محفوظ کر لی تھی اور لیپ

Posted On Kitab Nagri

ٹاپ ایک طرف رکھتا پر سکون انداز میں بیڈ سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گیا تھا۔آج اس کے راستے کا سب سے بڑا کانٹا ہٹنے کے بعد بھی نیند آنکھوں سے بہت دور جا چکی تھی۔کچھ دیر پہلے گزرا خوفناک منظر جیسے ہی آنکھوں کے سامنے جگمگایا تو اسنے خوف کے مارے آنکھیں واپس کھولی تھیں۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گی ڈیڈ۔۔"ثناء نے پھر سے انکار کہہ کر ہاشم کے تیور خطرناک حد تک بگاڑے تھے۔

"کیوں؟"وہ سراپہ احتجاج بنا ہوا تھا۔

"میں یہ منگنی نہیں توڑوں گی۔۔"اسنے لہجہ مضبوط کیا تھا۔

"وہ انسان تمہارے لائق نہیں ہے ثناء۔۔اسے ادارے نے معتل کر دیا ہے۔۔خود کی ذمہ داری اٹھانے لائق نہیں بچا وہ انسان۔۔"ہاشم نے انگلیوں پر کئیں عیب گنوائے تھے۔

"بھائی آپ تو کچھ بولیں۔۔"اسنے صوفے پر خاموش بیٹھے حمزہ سے التجا کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ڈیڈ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔"اسکا بھی انداز بدستور سرد تھا۔

"بھائی یہ رشتہ بھابھی نے کتنی خوشی سے جوڑا تھا۔۔"

"مگر اب وہ نہیں ہے ثناء اور ہوتی تو وہ بھی یہی کرتی۔۔اس انسان کا اپنا کوئی مستقبل نہیں ہے تو وہ تمہاری ذمہ داری خاک اٹھائے گا۔۔"زمل کا ذکر آتے ہی وہ حسب عادت کاٹنے کو دوڑا تھا۔پچھلے چار ماہ میں اسکے سامنے کوئی بھی زمل کا نام لینے سے کتراتا تھا کیونکہ یہ نام اسے آپے سے باہر کر دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اگلے ہفتے حمزہ کی منگنی ہے اقدس سے اور ایک ماہ بعد میں تم دونوں کا نکاح میں کفیل کے گھر کرنے والا ہوں۔۔"ہاشم تو کفیل سے سب معاملات طے کئے بیٹھا تھا۔

"زمل کو گزرے وقت ہی کتنا ہوا ہے ہاشم۔۔"ردا کا دل تو ان باپ بیٹے کی طوطہ چشمی پر پھٹا جا رہا تھا۔

"چار مہینے گزر چکے ہیں اب بند کر دو تم ماں بیٹی یہ سوگ منانا۔۔"ہاشم کا وہی تضحیک آمیز لہجہ تھا۔

"بھائی۔۔"حمزہ کو موبائل پر مصروف صوفے سے اٹھتا دیکھ کر ردا نے ایک آخری کوشش کی تھی۔

"اقدس ویٹ کر رہی ہو گی۔۔آئی ایم لیونگ۔۔"اسنے کسی بھی قسم کے تعاون سے صاف انکار کر دیا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"گھر چلو حیدر۔۔"اسے قبر کے کنارے منہ گھٹنوں میں دیے بیٹھا دیکھ کر معید نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"معید بھائی۔۔"اسنے سر اٹھایا تو کم عمری میں ہی چہرے پر بلا کی تھکاوٹ اور ناامیدی بکھری دکھائی دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"رات گئے تک یہاں مت بیٹھا کرو امل پریشان ہو جاتی ہے تمہارے لئے۔۔"معید جب سے پاکستان آیا تھا تقریباً روز ہی رات کے آخری پہر حیدر کو جبراً گھر واپس لے کر جاتا تھا۔

"مجھے نہیں جانا گھر۔۔"وہ اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آنی جان کے لئے بھی نہیں چلوگے ؟"اسکے برابر میں بیٹھتے ہوئے معید نے بھی دلبراشتگی سے قبر پر پھولوں کی بنی چادر کو دیکھا تھا۔ایک کونے سے اٹھتی اگربتی کی خوشبو نے وہاں کے اندھیروں کو معطر کر رکھا تھا۔

"آپی ہمیں چھوڑ کر کیوں چلی گئیں معید بھائی؟"اسکے کندھے سے سر لگائے وہ اب معید کی ٹی شرٹ بھگو رہا تھا۔

"یہ قدرت کے فیصلے ہیں حیدر۔۔ہم انہیں بدل نہیں سکتے۔۔"معید کے پاس بھی تسلی بخش الفاظ موجود نہ تھے۔

"میں نہیں رہ سکتا آپی جان کے بغیر۔۔"اسکی سسکیاں معید کی روح کو چھلنی کر رہی تھیں۔

"بس بس بچے گھر چلو پلیز۔۔"بہت واسطے دینے کے بعد وہ حیدر کو گھر لے جانے میں کامیاب ہوا تھا۔پچھلے چند مہینوں میں اسنے کالج جانا تقریباً چھوڑ دیا تھا۔پورا پورا دن کمرے تک محدود رہتا اور شام ہوتے ہی قبرستان آکر بیٹھ جایا کرتا تھا۔امل سمیت شاہ خاندان کے سب افراد اسے سنبھالنے میں بری طرح ناکام ہوئے تھے وہ جسکی سنتا تھا وہ بھی کچھ کہنے کا ہر اختیار کھو چکی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حمزہ کے بچے۔"وہ لان میں موجود پودوں کو پانی دے رہی تھی جب حمزہ نے دبے پاوں پیچھے سے چل کر آتے ہوئے گیلی مٹی سے بھرے ہاتھ اسکے گالوں پر رکھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"صرف میرے نہیں ہم دونوں کے ہونگے۔۔"اس کی جوابی کاروائی سے پہلے ہی وہ الٹے قدموں کو دوڑا تھا۔

"پہلے میرے ہاتھوں سے زندہ تو بچ جاو۔۔"اس نے ہاتھ میں موجود پانی کے پائپ کا رخ حمزہ کی طرف کیا تھا۔

"زمل نہیں۔۔"پانی جس تیز رفتاری سے برامد ہو رہا تھا لمحوں میں حمزہ بھیگی بلی بن چکا تھا۔

"حمزہ۔۔"اسے گم صم لان کے ایک کونے کی طرف نگاہیں جمائے دیکھ کر ردا نے بلایا تھا۔

"جی مام۔۔"وہ جیسے ابھی ابھی ہوش میں آیا تھا۔

"جب زمل ہی نہیں رہی تو یہاں رکنے کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے بیٹے گھر واپس چلو۔۔"اسکا اب بھی ماہین منزل رکنا بلاجواز تھا۔

"نہیں مام یہاں عجیب سا سکون ہے۔۔"اسکے منہ سے یہ بات بے اختیار نکلی تھی۔

"اگلے ہفتے تمہاری منگنی ہے اقدس سے۔۔وہ بیاہ کر اس گھر میں تو نہیں آئے گی نا۔۔"ردا نے بہت بے دلی سے اقدس کا ذکر چھیڑا تھا۔

"بھائی آپ یہاں رک کر مزید دکھی ہی ہونگے۔۔"ثناء کو بھی بھائی کی اداس آنکھیں رنجیدہ کر رہی تھیں۔

"ممانی جان کیسی ہیں اب؟"اسنے فوراً بات بدل دی۔

Posted On Kitab Nagri

"چار ماہ گزر گئے ہیں مگر بھابھی کی زبان سے ایک لفظ نہیں نکلا۔۔گم صم بیٹھی رہتی ہیں۔۔تمہارے ناناجان نانانی جان بھی صرف کہنے کو زندہ ہیں۔۔"شاہ خاندان کی بدحالی کا تذکرہ کرتے ہی ردا کی پلکیں اشک آلود ہوئی تھیں۔

"بھابھی اپنے ساتھ بہت سی زندگیاں لے کر گئی ہیں بھائی۔۔آپ بھی تو مسکرانا بھول گئے ہیں۔"ثناء بھی تڑپی تھی۔

"میری مسکراہٹ کی وجہ ہی زمل تھی۔۔"اسنے موبائل کی لاک اسکرین دیکھی تھی جہاں ایک بار زمل نے ہی اپنی تصویر زبردستی لگوائی تھی۔اسنے کئیں مرتبہ تصویر بدلنے کا سوچا تھا مگر پھر کسی خیال کے تحت رک جاتا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"سعید کیوں کر رہے ہیں ایسا؟"کال کی دوسری طرف وہ باقاعدہ رو رہی تھی۔

"اپنے گھر والوں کی بات مان لو ثناء۔۔"سعید نے بھی اسے ناامید ہی کیا تھا۔

"نہیں مان سکتی سعید۔۔آپ سے محبت کرتی ہوں اور ساری زندگی آپ کا انتظار کر سکتی ہوں۔۔"وہ ڈٹ کر بولی تھی۔

"مت کرو۔۔مجھ جیسے ناکام انسان کے لئے خود کو برباد مت کرو۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"سعید مجھے آپ کے سوشل سٹیٹس سے کبھی کوئی غرض نہیں تھی۔۔کیوں بھول رہے ہیں کہ بھابھی نے کتنی محبت سے یہ رشتہ جوڑا تھا۔"اسنے سعید کو جذباتی کرنے کے لئے زمل کا حوالہ دیا تھا کہ شائد اس کا ذکر سعید کا دل موم کر دے جو زمل کی وفات کے بعد شہر بدل کر خود کو سب سے دور کر گیا تھا۔

"میں کچھ نہیں بھولا مگر تم لوگ سب بھول گئے ہو۔۔حمزہ منگنی کر رہا ہے اقدس سے۔۔"ثناء کو امید نہ تھی کہ اس منگنی کی خبر اتنی جلدی سعید تک پہنچ جائے گی۔

"ڈیڈ کروا رہے ہیں۔"اسنے شرمساری سے آواز دھیمی کی تھی۔

"وہ تو چھوٹا بچہ ہے نا۔۔اسنے تو بیوی کا کفن میلا ہونے کا بھی انتظار نہیں کیا۔۔"سعید کی آواز سے حمزہ کے لئے بے انتہا نفرت جھلک رہی تھی۔

"تو اس کی سزا آپ مجھے دیں گے؟"

"میں کسی کو سزا نہیں دے رہا ثناء بلکہ میں تو اپنے حصے کی سزا کاٹ رہا ہوں۔۔"اسکے رونے دھونے سے تنگ آکر وہ کال کاٹ گیا تھا۔

"سعید ہیلو۔۔ہیلو۔۔"ثناء بس فریاد کرتی رہ گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہ کیسا ہے حمزہ؟"دکان میں لگے عائینے کے سامنے اسنے ایک ٹی پنک کرتا اپنے ساتھ لگا کر دیکھا تھا۔

"بیوٹیفل۔۔"اسنے ہمیشہ کی طرح تعریف ہی کی تھی۔

"مجھے تو کچھ خاص نہیں لگ رہا۔"اسنے آڑھا ٹیڑھا منہ بنایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو تو بیوی۔۔"حمزہ نے اس بار ہینگر پکڑ کر چہرہ اسکے دائیں کندھے کے قریب رکھے اصرار کیا تھا۔

"اب کچھ بہتر لگ رہا ہے۔۔"اسکا دل بھی اچانک پلٹا تھا۔

"میں جو ساتھ کھڑا ہوں۔۔"اسنے فوراً اپنی بڑائی کی تھی۔

"بڑے آئے مسٹر یونیورس۔۔"اسے خود سے دور کرتی وہ بھی تنک کر بولی تھی۔

"حمزہ۔۔"اقدس کافی دیر سے منگنی کے لئے تیار کردہ آسمانی رنگ کی میکسی پہنے اسکے منہ سے دو بول تعریف کے سننے کو بے چین کھڑی تھی۔

"ہاں۔۔"اسنے یوں دیکھا جیسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔

"یہ کیسا ہے؟"

"تمہیں پسند ہے۔"اسنے سوال برائے سوال کیا۔

"ہاں۔۔"وہ خوشی سے گول گھومی تھی۔

"تو مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو؟"اسنے ناک چڑھائی تھی۔

"تم خوش نہیں ہو حمزہ؟"اقدس کو بہت دنوں سے اس کا انداز اکھڑا اکھڑا لگ رہا تھا۔

"ڈیڈ خوش ہیں۔۔کافی ہے۔"وہی سپاٹ لہجہ!

"میرے لئے کافی نہیں ہے۔"وہ تلملائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر یہ تمہارا مسلہ ہے۔۔ایکسکیوزمی۔۔"اسی دوران وہ موبائل پر آئی کال سننے وہاں سے باہر نکل گیا تھا۔

ہاشم نے جان بوجھ کر منگنی کی تقریب بہت بڑے پیمانے پر منعقد کروائی تھی۔باقائدہ کارڈ چھپے تھے اور شاہ ولا تو وہ خود کارڈ دینے گیا تھا جسکا مقصد وہاں کے باسیوں کو اذیت پہنچا کر تماشہ دیکھنا تھا۔اقدس نے تو قیمتی لباس اور مہنگے زیورات پہن کر اپنا ہر ارمان پورا کیا تھا مگر حمزہ نے کوئی خاص لباس خریدنے کی بجائے اپنی پہلی منگنی والا لباس ہی دہرایا تھا۔منگنی کی تقریب بخاری پیلس ہی رکھی گئی تھی۔

"بہت بہت مبارک ہو بیٹے۔۔"منگنی کی رسم ہوتے ہی ہاشم نے اسے گلے سے لگایا تھا۔

"تھینکس ڈیڈ۔۔"

"کانگریٹس حمزہ بھائی۔۔"وہاں آتے حیدر کی بھاری آواز پر وہ اسکی طرف پلٹا تھا۔سیاہ قمیض شلوار پر کہنیوں تک مڑی آستینیں اور چوری پیشانی پر بکھرے بھورے بالوں کے ساتھ خون ٹپکاتی بھوری آنکھیں اس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ باپ بیٹا شاہ خاندان کو برباد کرنے کے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہو چکے ہیں۔کلین شیو کی جگہ اب اسکے چہرے پر داڑھی موجود تھی جو اسے عمر سے زیادہ بڑا اور پہلے سے زیادہ وجیہہ مگر ٹوٹا بکھرا ظاہر کر رہی تھی۔

"ناناجان نہیں آئے؟"حمزہ نے پہلے اسکی تباہ حال کیفیت کا جائزہ لیا پھر گردونواح دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آنا تو میں بھی نہیں چاہتا تھا۔۔پھر سوچا جا کر دیکھوں کہ میری آپی کو بھلانا اتنا آسان تھا آپ کے لئے۔۔"اسکی نادان فطرت بھی سنجیدگی کی نذر ہو چکی تھی۔

"مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا حیدر۔۔"حمزہ بھی نظریں چرا گیا تھا۔

"اتنی دھوم دھام سے جیا بھی نہیں جاتا۔۔خیر آپ کو زندگی کے اس نئے سفر کی بہت بہت مبارک ہو حمزہ ہاشم بخاری۔۔کم از کم اب آپ میرے بڑے بھائی ہونے کا ہر حق کھو چکے ہیں۔۔"الوداعی مصافحہ کرتا وہ مزید اس تقریب کا حصہ نہ بنا تھا۔

"سر یہ آپ کے لئے۔۔"تقریب اپنے عروج پر تھی جب ملازم اسکے لئے کوئی پارسل لایا تھا۔

"میرے لئے کس نے بھیجا ہے؟"اسے تعجب ہوا تھا۔

"کوئی گیٹ پر پکڑا کر چلا گیا ہے سر۔۔۔"حمزہ نے ایک طرف ہوتے ہوئے تجسس سے تحفہ کھولا تو اندر ایک چھوٹی سی سفید تختی موجود تھی جس پر سرخ سیاحی سے ایک جملہ لکھا تھا۔

"Its not over yet۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حمزہ۔۔آجاو بیٹے۔۔"ہاشم کی آواز پر اسنے وہ سفید تختی وہیں میز پر رکھی تھی مگر دماغ اسی ایک جملے میں الجھا تھا جو کبھی اسنے زمل حیدر کی زبان سے ادا ہوتے سنے تھے۔

"جی ڈیڈ۔۔"واپس اس چہل پہل کا حصہ بنتے ہی تصویروں اور تحائف کا سلسلہ شروع ہوا تو ناچاہتے ہوئے بھی ثناء اور ردا کو بھی دنیاداری کے لئے لوگوں کے سامنے خوشی کی اداکاری کرنی پڑی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"کیا چاہتی ہیں آپ؟"اسنے یوں آستینیں چڑھائی تھیں جیسے میدان جنگ میں اتری ہو۔

"اب میں نے کیا کر دیا؟"صبح صبح دختر کے اکھڑے تیور ماہین کی سوچ سے بالاتر تھے۔

"گرینی۔۔رات کو میں نے خواب میں خود دیکھا کہ یہ ابا سے میری چغلی کر رہی تھیں۔۔"وہ روتی شکل بناتی صوفے پر بیٹھی دادی کو ماں کی شکایت کرنے چل پڑی تھی۔

"میں ایسا کیوں کروں گی؟"

"وہ تو میری گرینی آپ سے پوچھیں گی۔۔"انکے کندھے سے سر لگائے وہ ماں کو دادی کے رحم و کرم پر چھوڑ چکی تھی۔

"بتاو ماہین کیا دشمنی ہے تمہاری میری پوتی سے؟"اسکا بازو سہلاتے رعنا بیگم نے بناوٹی غصہ دکھایا تھا۔

"گرینی بڑی پوتی۔۔"اسنے سر اٹھا کر دادی کی بھی غلطی نکالی تھی۔

"ہاں ہاں بڑی پوتی سے۔۔"وہ سٹپٹائی تھیں۔

"میری یہ مجال۔۔یہ محض اسکا وہم ہے۔۔ایک بار تمہارے ابا کے پاس پہنچ جاوں تو فیس ٹو فیس تمہاری شکایت کروں گی۔"اسکے پہلو میں بیٹھی ماہین نے بھی نیک ارادے ظاہر کئے تھے۔

"یہ دھمکی دیں گی تو آپ سے پہلے میں ابا کے پاس پہنچ جاوں گی۔۔"وہ بھی پیچھے رہنے والوں میں سے کہاں تھی!

"خبردار جو دوبارہ یہ بکواس کی تو۔۔"اسکی مزاق میں کہی بات نے ماہین کا غصہ عروج پر پہنچایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھااماسوری۔۔۔میلابے بی۔۔"ماں کی سرخ پڑتی رنگت پر اسنے کان پکڑے تھے۔

"زززمل۔۔"بیڈ پر بے جان پڑی وہ ایک ہی نام دہرائے جارہی تھی۔

"ماہین بیٹے۔۔"پہلو میں لیٹی رعنا بیگم جیسے ہی بیدار ہوئیں تو ماہین کو کپکپاتا دیکھ کر ہاتھ پاوں پھولے تھے۔

"زمل۔۔"اسکی زبان سے وہی نام مسلسل ادا ہو رہا تھا۔

"امل امل۔۔"رعنا بیگم کی آواز پر امل دوڑتی ہوئی ماں کے کمرے میں پہنچی تھی۔

"اماکیاہوا ہے؟"حیدر بھی دوڑتا دوڑتا ادھر آیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"زمل۔۔زمل۔۔"

"بھائی۔۔بھابھی نہیں ہیں۔۔"اسکی چیخ وپکار سنتی ثناء کمرے میں آئی تھی۔

"ہاں وہ کیوں ہو گی میں ہی بھول جاتا ہوں۔۔"اپنا سر جھٹکتا وہ بیڈ سے اترا تھا۔

"آپ کی ساری پیکنگ ہو گئی؟"

"ہاں۔۔"الماری سے دفتر کے کپڑے نکالتا وہ ثناء کو ہوش وحواس سے محروم لگا تھا۔

"بھابھی نے بہت پیار سے اس گھر کی ایک ایک چیز سجائی تھی انکے بعد اس گھر کا کونہ کونہ افسردہ پڑ گیا ہے۔۔"ثناء کو اس گھر کے ویران پڑ جانے کا غم کھائے جارہا تھا کیونکہ حمزہ آج واپس بخاری پیلس جارہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مام یہیں ہیں؟"اپنے لئے کپڑوں کا انتخاب کرتے ہوئے اسنے الماری سے سر نکالا تھا۔

"نہیں وہ چلی گئی ہیں۔۔"

"ہمم۔۔"ہونٹ بھینچتا وہ باتھ روم کا رخ کر گیا تھا۔

کافی دیر سے کانفرینس ہال میں اہم میٹنگ جاری تھی۔ہاشم اسکرین پر چلتی سلائڈز کے سامنے کھڑا اہم نقطے فارن ڈیلیگیشن سمیت پورے عملے کو سمجھا رہا تھا۔سب سے پہلی کرسی پر براجمان حمزہ بخاری نے جیسے ہی نظر سامنے دوڑائی تھی تو کسی کی ہلکی گرے رنگ کی بٹن شرٹ پر گزرا منظر آنکھوں کے سامنے جگمگایا تھا۔

"یہ کیا بڈھو والا رنگ پہن لیا ہے تم نے حمزہ؟تم اب زمل حیدر کے شوہر نامدار ہو کچھ تو خیال کرو اور یہ پہنو۔۔"اسکی ہلکی گرے شرٹ پر برا منہ بناتی وہ مہرون بٹن شرٹ لے کر آئی تھی۔

"اس سے کیا ہو گا؟"سنگھار میز کے سامنے کھڑے حمزہ نے عائینے میں اپنا عکس دیکھا تھا۔

"تم زیادہ ہنڈسم لگو گے۔۔"اسنے شرٹ ساتھ لگائی تو زمل نے تعریف کی تھی۔

"حمزہ دھیان کہاں ہے تمہارا؟"ہاشم نے عملے سے بھرے کانفرینس ہال میں کتنی آوازے لگائیں مگر وہ خیالوں کسی اور جہان میں ہی گم بیٹھا تھا۔

"سوری ڈیڈ کین آئی لیو؟"ہاشم کے پاس آکر شانہ تھپتھپانے کے بھی کئیں ثانیوں بعد اسکے حواس بحال ہوئے تو عملے کی سوالیہ نظروں کو خود پر مرکوز پاتا وہ ہال سے نکل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے جسے کال ملائی ہے وہ اس وقت شدید مصروف ہے۔۔اسلئے شرافت سے انتظار کیجیے ورنہ سنگین نتائج کے ذمہ دار آپ خود ہونگے۔۔" کیبن میں بیٹھے اسنے ایک ہی ریکارڈنگ کئیں دفعہ چلائی تھی۔دل بار بار وہی آواز سننے کا طلبگار ہوا جارہا تھا۔

"کیا ہے اقدس؟" اسکی گال سے ڈلنے والا خلل حمزہ کو سخت ناگوار گزرا تھا۔

"ہم نے آج ملنا تھا۔۔"

"یاد ہے مجھے۔۔" اسنے ہاتھ میں بندھی گھڑی دیکھی جو شام کے سات بجارہی تھی۔

"پھر کب آوگے میری طرف؟"

"بتاتا ہوں۔۔ابھی ایک ضروری کال آرہی ہے مجھے۔۔" اسنے جان بچانے کے لئے جھوٹ کہہ کر رابطہ ختم کردیا۔گاڑی کی چابیاں اٹھائے وہ کیبن سے نکل گیا تھا۔کتنی دیر ویران راستوں کی خاک چھان کر وہ اندر خانے دل و دماغ کی جنگ میں الجھا رہا پھر کچھ سوچتے ہوئے دوبارہ فیکٹری کا رخ کیا تھا۔کل سے وہ گھر رہ کر نکاح کی تیاریوں میں زیادہ سے زیادہ مصروف رہ کر دھیان بٹانا چاہتا تھا۔اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے وہ کیبن سے نکلا ہی تھا جب ہاشم کے کیبن سے برامد ہوتی آوازوں نے اسکے قدم اپنی جانب کھینچے تھے۔رات کے دس بج رہے تھے اور دفتر میں صرف وہ اور کفیل ہی موجود اپنی گفتو شنید میں مصروف تھے۔

"حمزہ کا دھیان کام میں نہیں ہے آج کل؟"

Posted On Kitab Nagri

"میں بھی یہی دیکھ رہا ہوں۔۔" سگار سلگاتا ہاشم بھی بات کی تصدیق کر گیا۔

"سمجھا کرو یار۔۔اسکی زندگی کا پہلا جرم ہے تھوڑا وقت تو لگے گا۔۔" پھر کچھ سوچ کر اسنے انداز کہا تھا۔

"مگر تمہیں تو وقت نہیں لگا پھر چاہے وہ ماہین کو جان سے مارنے کی کوشش ہو یا حیدر کا قتل۔۔" کفیل اس پر ہنسا تھا۔

"بکواس بند کرو۔۔" جرائم کا تذکرہ آتے ہی ہاش کا رنگ سیاہ پڑا تھا

"حمزہ بیچارا آج تک یہ سمجھتا آیا ہے کہ ماہین نے حیدر کے ساتھ مل کر تمہیں دھوکا دیا اور تم نے حیدر کو نہیں بلکہ ماہین نے اپنے بہنوئی کے ساتھ مل کر شوہر کی جان لی تاکہ تمہیں جھوٹے مقدمے میں پھنسا سکے۔۔" وہ اسکے پر جرم میں راز دار تھا۔

"ماہین نے دھوکا تو مجھے دیا تھا حیدر کو مجھ پر ترجیح دے کر اگر وہ میرا انتخاب کرتی تو اس کے ایک اشارے پر ردا کو زندگی سے نکال باہر کرتا۔۔" باپ کا ہر انکشاف اسکی گردن کا پھندا بنتا جا رہا تھا۔

"برا مت ماننا ہاشم۔۔وہ بہت نیک اور عورت ہے اور تم!"

"اسے نیکیاں کمانے کا شوق تھا نا اچھی بیوی۔۔اچھی بیٹی اور بہترین بہو۔۔ایک ایک رشتہ چھین لوں گا اس سے تب میرا انتقام پورا ہو گا۔۔" اسکا اگلا جانے والا زہر حمزہ کا خون کڑوا کرنے کو تھا۔

"اور حمزہ۔۔۔اسے کیا کہو گے؟" کفیل جانتا تھا کہ جس دن باپ کی اصلیت حمزہ کے سامنے آئی وہ دونوں دست و گریباں ہی ہونگے۔

Posted On Kitab Nagri

"اسے بیوقوف بنانا کوئی مشکل کام نہیں۔۔زمل ٹھیک کہتی تھی وہ معصوم سا پاپا بوائے ہے۔۔"اسکا لہجہ متکبرانہ تھا۔

"تم واقعی ماہین سے مزید انتقام لوگے ؟"ہاشم تو اسکی بے حسی پر ہکا بکا تھا جو شاہ خاندان کو تباہ و برباد کر کے بھی راضی نہ ہوا تھا۔

"اسنے حیدر کے لئے مجھے دھتکارا تھا۔۔کتنے سال تڑپا ہوں میں اس وقت زمل میرے راستے کا سب سے بڑا کانٹا تھی جسے میرے بیٹے نے اپنے ہاتھوں سے ہٹا کر راستہ صاف کیا ہے۔۔"آخری الفاظ نے حمزہ کی ٹانگیں بے جان کی تھیں۔الٹے قدموں سے وہ خاموشی کے ساتھ واپس باہر چلا گیا تھا۔

اسے آج بھی وہ وقت یاد تھا جب اسکے دماغ میں ننیال کے لئے دن رات زہر بھرا جاتا تھا۔ہاشم کی انہیں حرکتوں سے تنگ آکر ردا نے اسے بارڈنگ بھیج دیا تھا۔وہ میاں بیوی اکثر اختلافات کے باعث علحدگی اختیار کر لیا کرتے تھے۔ثناء بیچاری تو ماں کے ساتھ شاہ ولا میں روتے روتے باپ کو کال ملا کر گھر لے جانے کے مطالبہ کرتی رہتی۔وہ لاکھ برا انسان سہی اولاد میں اسکی جان بستی تھی اور بچوں کو تو بس باپ کی محبت ہی نظر آتی تھی۔وہ ماں پر کیا کیا ظلم کر رہا ہے اسکا احساس کسے تھا۔وہ انٹر میڈیٹ مکمل کرنے کے بعد گھر پہنچا تو ردا کو میکے گئے چار ماہ گزرنے کو تھے۔ہاشم کے دل میں اٹھنے والی اچانک ٹیسیں بائی پاس کا باعث بنی تھی۔اسے ہوش آیا تو حمزہ اسکا ہاتھ تھامے روئے جا رہا تھا۔باپ کا اجڑا حلیہ گواہ تھا کہ بیوی اور اولاد کی جدائی نے اسے جیتے جی مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔جہانگیر شاہ کے ہاتھوں اسنے

Posted On Kitab Nagri

ہاشم کی اکثر تذلیل ہوتی دیکھی تھی۔ردا کے خفا ہو کر جانے پر وہ ہاشم کو کس کس طعنے سے نہیں نوازتے تھے۔اس وقت باپ کو اکیلا زندگی موت کی کشمکش میں دیکھ کر اسے ماں سے بھی نفرت ہوئی تھی جو بالکل اچھی بیوی نہ تھی۔

"تمہارا بہت اذیت میں رہا ہے ساری عمر۔۔تمہارے ماموں ممانی نے مجھے ذہنی مریض بنا دیا ہے بیٹے۔۔ماہین کو میں نے ہمیشہ اپنی عزت مانا اور اسنے حیدر کی دولت کے لئے مجھے دھوکا دیا۔۔تمہاری وہ نانی جان اس عورت نے مجھے مجبور کیا کہ میں شاہ خاندان کا ملازم بن کر زندگی گزاروں۔۔تمہاری ماں نے ساری عمر مجھے ملازم سے بڑھ کر مقام نہیں دیا حمزہ۔۔میں نے اپنی ساری زندگی اذیتیں جھیل جھیل کر کاٹی ہے۔۔شاہ خاندان نے مجھے ہمیشہ جوتے کی نوک پر رکھا اب مجھے جو یہ تھوڑی عزت مل رہی ہے صرف اسلئے کہ میں ایک جوان بیٹے کا باپ ہوں۔۔تم اس خاندان سے میری ہر اذیت کا حساب لوگے نا حمزہ۔۔"ہاشم ہوش میں آنے کے بعد گھنٹوں اسکے ذہن میں زہر بھرتا رہا تھا۔

"جی ڈیڈ۔۔آپ بس ٹھیک ہو جائیں۔۔"عمر کے جس حصے میں وہ تھا تب سکھائی جانے والی باتیں قبر تک ساتھ جانے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔سترہ سال کی عمر میں اسے شاہ خاندان کو تباہ کرنے کا جنون آیا تھا۔

"وہ مکار عورت جب مجھے مجرم ثابت نہ کر پائی تو اپنے شوہر کو مار کر فرار ہو گئی ہے۔۔"ماہین پرنت نئے الزام لگا کر وہ حمزہ کے حصے کو نفرت کا رنگ دے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مگر ممانی ہیں کہاں؟"

"اسکے قابل اعتراض مراسم تھے اپنے بہنوئی کے ساتھ۔۔حیدر کو بھی ان دونوں نے مل کر مارا اور جب تمہاری نانی جان کو سب سچائی پتہ چل گئی تو ان دونوں نے تمہاری نانی کو بھی شائد مار دیا حمزہ تبھی تو خود بھی بھاگ گئی اپنی اولاد کو چھوڑ کر۔۔وہ بد کردار عورت ہے بیٹے۔۔"وہ جس حد تک اسکے دل و دماغ میں منفی تاثر بھر سکتا تھا بھرتا چلا گیا۔

"امل۔۔"اسے لگا کہ امل کو اذیت پہنچا کر وہ باپ کی محرومیوں کا انتقام لے سکتا ہے۔

"تم اپنے باپ کی ہر اذیت کا حساب لوگے نا ماہین کی بیٹی سے۔۔بولو حمزہ۔۔میری آخری امید ہو تم۔۔"ہاشم اسکا ہاتھ تھامے سسکیاں بھر رہا تھا۔

"ڈیڈ آپ جیسا کہیں گے میں کروں گا۔۔میں آپ کی ہر محرومی کا حساب لوں گا شاہ خاندان سے۔۔"اسنے بھی بہت کچھ ٹھان لیا تھا۔

"ڈیڈ نے اتنے سال مجھے بیوقوف بنا کر رکھا۔۔سب کیا دھرا انکا تھا اور میں ممانی اور انکی بے گناہ اولاد سے نفرت کر رہا تھا۔۔زمل۔۔میں نے زمل کی جان لی۔۔صرف ڈیڈ کی نفرت کے لئے اسکی محبت اسکے اعتبار کا تماشہ بنا دیا۔۔"شکستہ قدم اٹھاتا وہ شام کے وقت شہر سے دور قبرستان پہنچا تھا۔کل کی رات اور آج کا دن بس سڑکوں پر گاڑی دوڑاتے گزرا تھا۔اب سمجھ آرہا تھا کہ کیوں اسکا دل و دماغ چار مہینوں

Posted On Kitab Nagri

سے خود سے ہی لڑی جانے والی جنگ میں اسکے ضمیر کو جھنجھوڑے جا رہا ہے۔اسنے جو سزا شاہ خاندان کو دی تھی اسکے اصل مستحق تو وہ باپ بیٹا خود تھے۔

"زمل حیدر زوجہ حمزہ بخاری۔۔"قبر کی کتبے پر اپنا نام دیکھ کر اسے اپنے ہی وجود سے گھن آئی تھی۔وہ اس لائق کہاں بچا تھا کہ اس نام سے اپنا نام جوڑ پاتا۔

"میں تمہیں ایک بات صاف صاف بتا دو کہ میں اپنے ابا کا نام کبھی نہیں ہٹاوں گی اپنے نام کے آگے سے۔۔"

"مگر اب تو تمہارا نام مجھ سے جڑا ہے زمل اور میں چاہتا ہوں کہ ہمارے نام ایک ساتھ لکھے جائیں زمل۔۔"

"میرے جیتے جی ایسا نہیں ہو گا۔۔تم میری قبر پر ہمارے نام ساتھ لکھ کر اپنا ارمان پورا کر لینا۔"

"پاگل ہو تم۔۔"قبر پر سرخ گلابوں کی کلیاں پھینکتے ہوئے اسے مزاق میں کہے جملے بہت قریب سے سنائی دیے تھے۔

"آئی ایم سوری زمل لیکن میری غلطی کے آگے سوری تو بہت چھوٹا حرف ہے۔۔کاش تم میرا گریبان پکڑ کر مجھ سے حساب مانگتی۔۔مجھے سزا دیتی مگر میں وہ بدنصیب انسان ہوں جسنے اپنے ہاتھوں سے اپنی معافی کا ہر دروازہ خود بند کیا ہے۔۔میں اس کرب کے ساتھ کیسے زندہ رہوں گا زمل۔۔اٹھو سزا دو مجھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پلیز۔۔"اسکی قبر پر سر رکھے وہ ہچکیوں سسکیوں کے ساتھ رویا تو آنکھ سے گرتے آنسو قبر کی مٹی میں جذب ہوئے تھے۔

"جی مام۔۔موبائل بجنے پر اسکی آنکھ کھلی تو کئیں گھنٹے گزر چکے تھے۔شام اگلی صبح میں بدل چکی تھی۔

"ماہین بھابھی۔۔"

"کیا ہوا ممانی جان کو؟"اسکی جان حلق کو آئی تھی۔

"وہ ہمیں چھوڑ کر جا رہی ہیں حمزہ۔۔"جملہ مکمل ہوتے ہی رداز ار و قطار رونے لگی تھی۔

"میں میں آرہا ہوں مام۔۔"مٹی آلود چہرے اور وجود لئے وہ وہاں سے ہسپتال دوڑا تھا۔امل تجربہ کار ڈاکٹروں کے ایک گروہ کے ہمراہ یہاں سے وہاں ٹیسٹس اور دیگر مسائل میں الجھی گھن چکر بنی ہوئی تھی۔حیدر دادا دادی کے ہمراہ سٹول پر بیٹھا کسی نئی انہونی کے خوف سے ٹھٹھر رہا تھا۔رعنا بیگم تو تسبیح پر ورد جاری رکھے ہوئے تھی اور جہانگیر شاہ کے بالوں اور داڑھی میں پھیلی سفیدی بتا رہی تھی کہ وہ زندہ دل انسان پوتی کی رحلت کے ساتھ ہی مر چکے تھے۔چار ماہ پہلے والے جہانگیر شاہ موجودہ ضعیف سے بالکل مختلف تھے۔وہ جو باقائدہ داڑھی اور بال ڈائی کروانے سلون جایا کرتے تھے چار مہینوں سے کمرے تک ہی محدود ہو کر رہ گئے تھے۔بیٹھے بیٹھے فشار خون اتنا بڑھ جاتا کہ دوائیوں کا ہیوی ڈوز بھی اسے قابو کرنے میں گھنٹوں لیتا تھا۔رعنا شاہ تو ماہین کی ذات تک ہی محدود ہو کر رہ گئی تھیں۔اس کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت ان کا درد سر تھی اور امل نے خود کو ہسپتال کے کاموں میں اتنا الجھا دیا تھا کہ

Posted On Kitab Nagri

بمشکل چند گھنٹے ہی گھر گزارتی تھی۔حمزہ کے لئے ان سب کا سامنا کرنا بھی موت سے زیادہ اذیت ناک تھا۔اسنے شاہ خاندان کو حقیقی معنوں میں تباہ و برباد کر دیا تھا۔

"ممانی جان میں آپ کا اور آپ کے پورے خاندان کا مجرم ہوں۔۔میں تو اتنا گھٹیا انسان ہوں کہ محبت کرنے والی بیوی کو اپنے ہی ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔۔میں قاتل ہوں زمل کا۔۔وہ زمل جس کے جانے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ اس دنیا میں سب سے زیادہ اگر کوئی میرے دل کے قریب تھا تو وہ زمل ہی تھی۔۔وہ ایک لمحے کے لئے میرے ذہن سے نہیں نکلی۔میرے حواسوں پر سوار رہتی ہے۔۔دل کہتا ہے کہ وہ کہیں سے آئے گی اور میرا گریبان پکڑ کر مجھ سے بیوفائی کا حساب لے گی۔۔مگر وہ نہیں آئے گی اور مجھ میرا تو اتنا ظرف بھی نہیں ہے کہ امل یا حیدر کے سامنے اعتراف جرم کر سکوں۔۔اتنا بزدل ہوں کہ بس آپ کے سامنے دل کا بوجھ ہلکا کر رہا ہوں۔۔ممانی جان آپ ہی کوئی سزا دیے دیں اپنی اولاد کے قاتل کو پلیز۔۔"رات میں سب کو زبردستی گھر بھیج کر وہ ماہین کے پاس ہی رکا تھا۔داداجان کی بگڑتی طبیعت کے باعث حیدر گھر جانے پر راضی ہوا تھا جبکہ امل بھی نائٹ ڈیوٹی کی وجہ سے گھر نہ گئی تھی۔پوری رات ممانی کا ہاتھ آنکھوں سے لگائے وہ خون کے آنسو روتا رہا تھا۔

"زمل۔۔"ماہین کی زبان سے بس ایک ہی نام ادا ہوا تھا۔

"کہاں تھے تم؟"رات گئے وہ تھکا ہارا گھر پہنچا تو ہاشم اسکا منتظر تھا۔

"مام نے نہیں بتایا آپ کو؟"اسنے بغیر سر اٹھائے سوال کے بدلے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس ماہین کے پاس کیا کام ہے تمہارا!" وہ اس لمحے بھی زہر اگل رہا تھا۔

"وہ ساس ہیں میری۔۔" اسکی توہین پر حمزہ کا ماتھا شکن آلود ہوا تھا۔

"واقعی؟" ہاشم کی طنزیہ نظروں نے حمزہ کو ندامت میں مبتلا کیا تھا۔

"جی۔۔" اسنے بھی دانت پیسے تھے۔

"کس بات کا غصہ ہے تمہیں؟" ہاشم کے لئے تو اسکا بدلہ رویہ ایک معمہ بنا ہوا تھا۔

"آپ کی اولاد ہونے کا۔۔"

"حمزہ۔۔" ہاشم کا ہاتھ بے اختیار اٹھا تھا۔

"یہ حق اب آپ کھو چکے ہیں بخاری صاحب۔۔" راستے میں ہی اسکا ہاتھ روک کر حمزہ نے تمیز سے واپس اسی جگہ پہنچایا جہاں سے ہاتھ اٹھا تھا۔

"حمزہ ہاشم کیا ہو گیا ہے؟" آدھی رات کو شور سنتی ردا بھی ہال میں پہنچی تھی۔

"اس بد تمیز سے پوچھو۔۔"

"اپنے شوہر کو سمجھا دیں کہ مجھ سے اور میرے معاملات سے دور رہے ورنہ میں وہیں واپس چلا جاوں گا جہاں کم از کم زمل کی یادوں کا سکون تو ہے۔۔" اسنے بھی لحاظ نہ کیا تھا۔

"ایک ہفتے بعد اقدس سے نکاح ہے تمہارا سنا تم نے!" عین نکاح کے موقع پر مرحوم بیوی کے لئے جاگی محبت ہاشم کے ارمانوں پر پانی پھیر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میری جوتی کرتی ہے یہ نکاح سنا آپ نے؟"اسنے بھی جیسے باپ کی نقل اتاری تھی۔

"تم اس بدلحاظ لڑکی۔۔"

"تمیز سے بخاری صاحب۔۔وہ اس دنیا سے گئی ہے آپ کے بیٹے کی زندگی اور دل و دماغ سے نہیں۔۔"شہادت کی انگلی اٹھائے وہ ہاشم کو خبردار کر گیا۔

"بیٹے اگر تمہیں کوئی اپنے ڈیڈ سے کوئی اختلاف ہے تو۔۔"باپ بیٹے کی مثالی محبت کو بے انتہا نفرت میں تبدیل ہوتا دیکھ کر ردا بھی سٹپٹائی تھی۔

"مجھے ان سے اختلاف نہیں نفرت ہے۔۔اگر میرے اختیار میں ہوتا تو اپنی رگوں میں بہنے والا انکے خون کا ایک ایک قطرہ نکال باہر کرتا۔۔"اسکے توہین آمیز جملے ہاشم کی انا کو قدموں تلے روند گئے تھے۔

"بھائی جو بھی غلط فہمی۔۔"وہاں کھڑی ثناء نے حمزہ کو ہی سمجھایا تھا۔

"غلط فہمی نہیں ہم دونوں کے بیچ اب کبھی نہ گرنے والی دیوار حائل ہے جسے کوئی معجزہ بھی نہیں توڑ سکتا۔۔"اپنی بات مکمل کرتا وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔

"پاگل ہو گیا ہے یہ انسان۔۔"ہاشم نے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے خود سے بہت دور جاتے دیکھا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ڈاکٹر ڈو سمتھنگ پلیز۔۔"وہ اس کا خون میں لت پت وجود گود میں اٹھائے دیوانہ وار ہسپتال کے کوریڈور میں پہنچا تھا۔اس کی اپنی حالت بھی زخموں سے چور تھی کپڑے کئیں جگہ سے جلے اور پھٹے

Posted On Kitab Nagri

ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بازو بری طرح آگ سے جھلسا دکھائی دے رہا تھا پر اسے اپنی پرواہ کہاں تھی!

"ایک منٹ۔۔"مریضہ کی حالت دیکھتے ہی ڈاکٹر سمجھ چکے تھے کہ یہاں آنے میں اسنے بہت دیر کر دی ہے

"شی از نو مور سر۔۔"سٹریچر پر لٹائے جانے وجود کی نبض تین سے چار بار بھانپی گئی تھی جو چلنا بند ہو چکی تھی۔

"وٹ۔۔"سعید نے اسکا چہرہ تھپتھپایا تھا۔

"شی از نو مور سعید۔۔"داور نے ڈاکٹر کی بات دہرائی تھی۔

"آپ کا دماغ ٹھیک ہے؟"وہ الٹا ڈاکٹر پر ہی غرایا تھا۔

"سوری۔۔"ڈاکٹر نے بھی لاچاری سے کندھے اچکائے تھے۔

"زمل۔۔"اسکی آنکھ کھلی تو پورا وجود پسینے میں بھیگ چکا تھا۔رات کا آخری پہر چل رہا تھا مگر اب نیند کئیں گھنٹوں کے لئے اسکی آنکھوں سے رخصت ہو چکی تھی۔اس رات کی ہر اذیت آج بھی روح کو فنا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی مگر کمبخت مقصد حیات اسکے پاوں کی زنجیر بنا ہوا تھا۔

"ہاں معید بولو۔۔"وہ جیسے ہی فجر پڑھ کر واپس گھر آیا تو سرھانے پر پڑا موبائل بجنے لگا۔

"بھائی کہاں ہیں آپ؟"معید کئیں کالز ملانے کے بعد ڈر سا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہیں ہوں۔۔"

"امل سے بات ہوئی ہے آج۔۔آنی جان بہت بیمار ہیں بھائی۔۔آپ ظلم کر رہے ہیں انکے ساتھ۔۔"

"ظلم انہوں نے کیا تھا زمل کے ساتھ۔۔"اسکی آواز میں دنیا جہان کا کرب سمٹ آیا تھا۔

"ان سے اپنا دل صاف کر لیں۔۔"

"کوشش کر رہا ہوں مگر۔۔"کچھ کہتے کہتے وہ رکا تھا۔

"آپ بغیر کسی ثبوت کے حمزہ کو مجرم کیسے ٹھہرا سکتے ہیں؟"اسکا بار بار حمزہ کی حمایت کرنا سعید کو چھوٹے بھائی سے بھی بد ظن کئے جا رہا تھا۔

"کیونکہ وہ مجرم ہے اور اس کا چشمدید گواہ میں خود ہوں۔اب اس کا کھیل ختم ہونے والا ہے معید۔۔"اس نے بہت تڑپتے ہوئے اس کبھی نہ بھولنے والی رات کو پھر سے یاد کیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"اس ماہین کے لئے حمزہ نے مجھ سے اتنی بدتمیزی کی۔۔نہیں چھوڑوں گا اسے۔۔اب وقت آگیا ہے کہ اسے بھی اپنی لاڈلی بیٹی کے پاس پہنچا دیا جائے۔۔"جب سے حمزہ ہاشم کو عائینے میں اس کا مکروہ چہرہ دکھا کر گیا تھا تب سے غصے میں دھت وہ یہاں سے وہاں چکر کاٹتے ہوئے حمزہ کی ہی تلخ باتوں کو مسلسل کانوں میں گونجتا محسوس کر رہا تھا۔اسے ابھی اولاد کے اٹھائے جانے والے اگلے قدم کی بھنک نہ لگی تھی جو اس کی ساری محنت لمحوں میں خاک کرنے جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ لیں سر۔۔"وکیل نے جیسے ہی کاغذات ہاشم کے ہاتھ پر رکھے تھے اسکی آنکھیں مکاری سے چمک اٹھیں۔

"زبردست۔۔شاہ خاندان کے سڑک پر آنے کا وقت آگیا ہے۔۔"اسنے کھلکھلاتے ہوئے اگلی حکمت عملی بنائی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"اما آپی جان کے بعد آپ ہمیں چھوڑ کر مت جایے گا۔۔"ماں کے سرھانے بیٹھا حیدر کسی انہونی کے خوف سے کانپے جا رہا تھا۔زمل کے بعد اب اما کی جدائی ان دونوں بہن بھائی کے لئے ہی ناقابل برداشت تھی۔

"حیدر۔۔"وہاں آتی امل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"امل آپی کیا ہم ان کے کچھ نہیں لگتے؟آپی کے لئے مر سکتی ہیں تو کیا ہمارے لئے جی نہیں سکتیں!"وہ سسکتے ہوئے ماں کے سرھانے پر ہی سر جھکا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایسی باتیں نہیں کرتے بیٹے۔"وارڈ میں آتا معید بھی اسکی حوصلہ افزائی کرنے لگا تھا

"معید بھائی سب ختم ہو گیا ہے۔۔"اسنے سر جھکائے ہی ہمت ہار دی تھی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا انشاللہ۔۔"اسنے بات حیدر سے کی تھی مگر نگاہیں امل پر مرکوز تھی جسکا چہرہ گزرے مہینوں میں مکمل طور پر اترا اترا رہنے لگا تھا۔

"آپی جان کے بغیر کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔"اس بار جواب امل نے دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ نے چاہا تو انکے بغیر بھی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے معید نے آسرا دینے کی کوشش کی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہ سب کیا ہے؟"وکیل اور کچھ گارڈز کے ہمراہ ہاشم نے شاہ ولا میں قدم رکھا تو جہانگیر شاہ کو معاملات سنگین لگے تھے۔

"آپ کو شاہ ولا چھوڑنا پڑے گا شاہ صاحب۔۔"وکیل نے نوٹس انکے ہاتھ میں تھمایا تھا۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟"انہوں نے نوٹس اٹھا کر فرش پر پٹکا۔

"میرا دماغ ٹھیک ہے پر آپ کی یاداشت شائد کمزور ہے!آپ نے یہ گھر اپنی پوتی زمل حیدر کے نام کیا تھا۔۔"ہاشم نے نوٹس فرش سے اٹھایا تھا۔

"ہاں۔۔"

"تو اسنے اپنی زندگی میں اپنا سب کچھ میرے بیٹے کے نام کر دیا تھا۔۔اب اس گھر پر ہمارا حق ہے۔۔"اس نے اس بار وہ کاغذ کا ٹکرا انکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا۔

"حمزہ؟"وہ ششدر رہ گئے تھے۔

"وہ یہاں نہیں ہے اور میں نے یہ گھر اس کی اجازت سے بیچ دیا ہے۔۔۔آپ لوگ شرافت سے نکل جائیں گے تو بہتر ہو گا ورنہ مجھے دھکے دے کر۔۔۔"ٹانگ پر ٹانگ ٹکائے وہ صوفے پر براجمان ہوا تھا۔

"ہاشم انکل۔۔"گھر کی دہلیز سے اندر آتا حیدر آگ بگولہ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آواز اونچی کرنے سے حقیقت نہیں بدلتی حیدر جہانگیر شاہ۔۔نہ تو اب تمہارا کاروبار تمہارا رہا اور نہ یہ گھر۔۔سڑک پر آگئے ہو تم لوگ۔۔"اسنے پر سکون انداز میں بیٹھے بیٹھے انکے سر پر آسمان گرایا تھا۔

"ڈیڈ کہیں نہیں جائیں گے ہاشم۔۔"وہاں آتی ردا نے شوہر کے رنگ میں بھنگ ڈالا تھا۔

"کون روکے گا مجھے؟"وہ اٹھتے ہوئے سوال گوہوا۔

"میں۔۔"وہ پر اعتمادی سے بولی۔

"واقعی۔۔تمہیں اتنی پرواہ ہے تو تمہارا فیصلہ بھی یہیں کھڑے کھڑے کر دیتا ہوں۔۔"منہ میں سگار جلاتے ہوئے وہ ردا کی بولتی بند کروا گیا تھا۔

"میں حمزہ بھائی کو کال۔۔"حیدر نے ہاتھ میں پکڑے موبائل سے حمزہ کا نمبر ملایا تھا۔

"نہیں اٹھائے گا وہ تمہاری کال۔۔"انکی بے بسی پر چوٹ کرتے ہوئے اسنے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

"یہ خود نہیں نکلتے تو دھکے دے کر نکال دینا۔۔"اسنے پاس کھڑے وکیل کو ہدایت دی تھی۔

ہاشم تم اچھا نہیں کر رہے؟"رعنا جہانگیر نے اسے شرم دلوانے کے لئے کہا۔

"آپ لوگوں نے کب میرے ساتھ اچھا کیا سا سوں ماں۔۔ماہین اور حیدر کی دی ہوئی ذلت آج بھی میرے دل پر لکھی ہے۔۔"اسنے دل پر دستک دے کر باور کروایا۔

"ہمیں کچھ وقت دو ہاشم۔۔"جہانگیر شاہ کو یقین تھا کہ حمزہ بھی ان کے حق میں اچھا ثابت نہ ہو گا۔

"کل شام تک کا وقت ہے آپ کے پاس۔۔"ہاتھ اٹھا کر احسان جتاتا وہ چلتا بنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کل رات یہاں آیا تھا اور کتنی دیر اکیلے پاگلوں کی طرح باتیں کرتے کرتے رات گئے اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔ مسلسل بجتے فون پر اسکی آنکھ کھلی تو دوپہر کا وقت ہونے کو تھا۔

"ہاں حیدر۔۔"اسنے آدھی کھلی آنکھوں سے کال اٹھائی تھی۔

"کیا؟"حیدر کی بات سنتے ہی اسکی ساری نیند اڑن چھو ہوئی تھی۔

"ڈیڈ۔۔"مٹی آلود کپڑے جھاڑتا وہ قبرستان سے نکلا تھا۔شاہ ولا جانے سے پہلے اسنے ماہین منزل کا رخ کیا تھا جہاں سے کچھ اہم کاغذات ساتھ لے جانا بے حد ضروری تھا۔

"حمزہ تم باپ بیٹا کس بات کا بدلہ لے رہے ہو ہم سے بولو؟"وہ جیسے ہی شاہ ولا پہنچا تو رعنا بیگم روتی ہوئی شکوہ کرنے لگی تھیں۔

"سوری نانی جان میں۔۔"اسنے انہیں خود سے لگاتے ہوئے معذرت کی تھی۔

"سر یہ سب؟"وکیل تو اسکی مشتعل چال ڈھال دیکھتے ہی بوکھلایا تھا۔

"دفع ہو جاو یہاں۔۔یہ گھر میرے نام نہیں ہے۔۔"اسکا گریبان جھنجھوڑتے حمزہ نے اسے دور دھکیلا تھا۔

"مگر میم کی وِل۔۔"وہ گرتے گرتے بچا۔

"وہ جھوٹی ہے۔۔زمل نے اپنی زندگی میں سب امل اور حیدر کے نام کر دیا تھا۔۔"حمزہ نے جھوٹے کاغذات ٹکروں میں تقسیم کئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"جا کر اپنے باس کو بتا دو کہ دوبارہ ایسی اوچھی حرکت کی تو میرا مرا منہ دیکھیں گے۔۔"اسکا قہر آلود انداز دیکھتے ہی وکیل نے وہاں سے جانے میں ہی خیریت دیکھی تھی۔

"حمزہ۔۔"

"بس نانا جان آئی ایم سوری۔۔"نانا کو سسکیاں بھرتا دیکھ کر حمزہ نے خود میں بھینچ کر معذرت کی تھی۔

"ہاشم انسان نہیں درندہ ہے۔۔"رعنا بیگم بھی ہاشم پر لعن طعن کرنے لگی تھیں۔

"ممانی جان کہاں ہیں؟"حمزہ کو اچانک ماہین کا خیال آیا تھا۔

"ہاسپٹل میں۔۔"معید کے ہمراہ گھر میں داخل ہوتی امل نے بتایا تھا۔

"امل۔۔۔حیدر۔۔۔بچے تم صرف انکا خیال رکھو۔۔ڈیڈ کو میں خود سنبھال لوں گا۔۔"اسنے ہر معاملہ اب خود پر لیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"یہ سب کیا ہے حمزہ؟"وہ کفیل احمر کے گھر پہنچا تو ہاتھ میں وہ سب تحائف موجود تھے جو منگنی کے موقع پر انکی طرف سے حمزہ کو دیے گئے تھے۔

"میں یہ منگنی توڑ رہا ہوں۔۔"حمزہ کا لہجہ اٹل اور سپاٹ تھا۔

"مگر ہاشم۔۔۔"

"زندگی میری ہے کفیل احمر صاحب تو اس کا فیصلہ ہاشم بخاری کیسے لے سکتے ہیں؟"اسنے بدلحاظی سے کفیل کی بات کاٹی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"وہ تمہارا باپ ہے بیٹے۔۔"بیوی اور بیٹی کے سامنے حمزہ کی بدمزاجی نے اسے شرمندہ کیا تھا۔

"جی تبھی میں ابھی تک خاموش ہوں لیکن آج کے بعد آپ دونوں دوستوں نے شاہ خاندان کے خلاف کوئی بھی الٹی سیدھی چال چلنے کا سوچا بھی تو میں آپ کا کٹھا چٹھا پوری دنیا کے سامنے کھول دوں گا۔۔"اسنے کسی قسم کی رعایت کا مظاہرہ نہ کیا تھا۔

"حمزہ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔۔"اقدس نے روتے ہوئے دہائی دی تھی۔

"مت کرو۔۔میں کسی کی بھی محبت کے لائق نہیں ہوں اقدس۔۔تم اچھی لڑکی ہو اور اچھا شریک سفر ڈیزرو کرتی ہو مجھ جیسا دوغلا کھوکھلا انسان تنہائی کا ہی مستحق ہے۔۔"اسے نرمی سے سمجھاتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

"حمزہ۔۔"اقدس نے اسکے پیچھے جانے کی کوشش کی تو ماں نے اسے بازو سے پکڑ کر روک لیا تھا۔جانے والے کے قدم بتا رہے تھے کہ اسکی واپسی ناممکن ہے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہو تم؟"سعید کو اسکی کال کا سبب سمجھ نہ آیا تھا۔

"ثناء کے متعلق بات کرنی ہے۔۔"حمزہ نے بھی کوئی تمہید باندھنے سے پرہیز کی تھی۔

"اسے میں تمہاری کال سے پہلے ہی انکار کر چکا ہوں۔"اسنے استہزایہ انداز میں بتایا تھا۔

"مگر کیوں؟"حمزہ کو تعجب ہوا۔

"کیونکہ میں جانتا ہوں حمزہ بخاری کہ تم کبھی یہ رشتہ قائم رکھنا ہی نہیں چاہتے تھے۔"

Posted On Kitab Nagri

"زمل ایسا چاہتی تھی اور میں نہیں چاہتا کہ اس کی یہ خواہش نامکمل رہے۔۔"اسنے شرمسای سے زمل کی خوشی کا حوالہ دیا تھا۔

"واقعی اتنا احساس ہے تمہیں اس کا؟"سعید کو تو اس کی منافقت پر اس لمحے افسوس بھی ہوا تھا۔

"ہاں۔۔"اسنے ہونٹ چبائے تھے۔

"مگر اب میں ایسا نہیں چاہتا۔۔"

"ثناء محبت کرتی ہے تم سے۔۔"اسکا انداز گرگڑانے والا تھا۔

"بخاری خاندان کی محبتوں سے ڈر لگتا ہے مجھے۔۔اس محبت نے پہلے میری خالہ کی زندگی جہنم بنادی اور جو زمل کے ساتھ ہوا وہ میں مرتے دم تک نہیں بھولوں گا۔"اسکی باتیں حمزہ کے اعصاب لرزا گئی تھیں۔

"کہنا کیا چاہتے ہو؟"اسنے لہجہ ہموار کرتے ہوئے پوچھا۔

"اسنے میرے ہاتھوں میں جان دی تھی حمزہ بخاری۔۔اس کے آخری الفاظ ہر پردے کو چاک کر کے گئے ہیں۔۔اسلئے اپنی خیر مناو۔۔"اس کا ہر لفظ حمزہ کا دل دہلا رہا تھا۔

"مگر زمل تو۔۔"اسے کچھ یاد آیا تھا۔

"جھوٹ صرف تم باپ بیٹا ہی بول سکتے ہو؟اپنی خیر مناو کیونکہ تم باپ بیٹے کا انجام بہت نزدیک ہے حمزہ بخاری۔۔"اس کا حتمی انداز حمزہ کو بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"کیا بکواس کر کے آئے ہو تم کفیل کے گھر؟"وہ رات گئے گھر پہنچا تو ہاشم غصے سے لت چہرہ لئے اسی کا منتظر تھا۔

"جو آپ نانا جان کے گھر کر کے آئے ہیں اس کا ایک فیصد بھی نہیں کیا میں نے۔۔"اس نے باپ کی ناراضی کو ایک فیصد اہمیت نہ دی تھی۔

"حمزہ تمہیں ہو کیا گیا ہے؟کیوں بھول گئے ہو کہ وہ خاندان۔۔"ہاشم نے حسب عادت اسکے دماغ میں زہر بھرنا شروع کیا تھا۔

"وہ خاندان اب میری ذمہ داری ہے اور قسم خدا کی اب آپ نے کچھ بھی کیا بخاری صاحب تو میں بھول جاوں گا کہ آپ بد قسمتی سے میرے باپ ہیں۔۔"وہ جس تیز رفتاری سے بولا تھا ہاشم کو تو سنبھلنے کا بھی موقع نہ ملا۔اس سے قبل وہ کچھ کہتا حمزہ نے کمرے کا رخ کیا تھا۔

"حمزہ یہ سب کیا ہے؟"دس منٹ بعد اپنا سوٹ کیس لئے وہ ہال میں واپس پہنچا تھا۔

"میں اپنے گھر جا رہا ہوں۔۔"

"کون سا گھر؟"ہاشم نے اسکا راستہ روکا تھا۔

"وہ گھر جہاں میری بیوی کی یادیں ہیں۔۔"اس نے باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی تھیں۔

"میں تمہیں عاق کر دوں گا حمزہ۔۔"اسے دہلیز پر قدم رکھتا دیکھ کر ہاشم نے آخری داو کھیلا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں تو آپ کو بہت پہلے ہی عاق کر چکا ہوں بخاری صاحب۔۔بقیہ شوق آپ پورا کر لیں۔۔"اسنے رکے یا مڑے بغیر ہی جواب دیا تھا۔

"کیا کیا ہے تم نے ہاشم۔۔میرا بیٹا کبھی اتنا بد لحاظ نہیں تھا۔۔"ردا کو حمزہ کی بدلی نگاہیں خوف میں مبتلا کر رہی تھیں۔

"بیوی کی جدائی میں پاگل ہو گیا ہے یہ انسان۔۔ماہین کی بیٹیوں کو بھی مردوں کو قابو کرنے کے سارے پیترے آتے ہیں۔"اسنے دائیں ہاتھ کا مکہ بنا کر بائیں کلائی پر مارا تھا۔

"وہ بسترِ مرگ پر ہے ہاشم اب تو اسے بخش دو۔۔"ردا پھنکاری تھی۔

بخش دوں گا لیکن اسے اسکی بیٹی کے پاس پہنچا کر۔۔"دل ہی دل میں کچھ ٹھانتے ہوئے اسنے بھی کمرے کا رخ کیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"سعید بھائی۔۔"امل خالہ کے گھر پہنچی تو سعید کو موجود پا کر آنکھیں نم پڑی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیسی ہو گڑیا؟"سعید نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کندھے سے لگایا تھا۔

"کیسی ہو سکتی ہوں؟لاہور واپس کب آئے آپ؟"اس نے آنسوؤں کو روکنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

"آج ہی آیا ہوں۔۔"اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ خود بھی صوفے پر بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"معید نے بھی نہیں بتایا۔۔"اسے حیرانی بھی ہوئی تھی کہ معید نے اسے سعید کے گھر آنے سے لاعلم رکھا تھا۔

"آنی جان کیسی ہیں؟"

"جیسے ہم سب ہیں۔۔آپی میں انکی جان تھی۔آپ گھر آئیں نا ان سے ملنے۔۔"اسنے ہمیشہ کی طرح اصرار کیا تھا۔

"آوں گا گھر لیکن کچھ دن تک اور اکیلا نہیں آوں گا۔۔"وہ پر سوچ انداز میں بولا تھا۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب کہ اما کے ساتھ آوں گا نا۔۔"اسنے مسکراتے ہوئے امل کے سوال کا جواب دیا۔

"معید کہاں گئے ہیں خالہ جان۔۔"وہاں آتی خالہ سے گلے ملتی وہ سوال گو ہوئی۔

"تمہیں بتا کر نہیں گیا؟"

"نہیں۔۔"

"اس لڑکے کا بھی کچھ پتہ نہیں چلتا۔۔"وہ خود بھی بیٹے کی غیر حاضری سے لاعلم تھی۔

"ایکسکیوزمی۔۔"اسی دوران موبائل پر آئی کال سنتے سعید وہاں سے اٹھا تھا۔

"پہنچ گئے ہو؟"

"جی بھائی۔۔"معید نے فوراً جواب دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"سب ٹھیک ہے نامعید؟"اتنی دور سے سعید کے دل میں لاکھوں وسوسے اٹھ رہے تھے۔

"جی۔۔"

"دھیان رکھنا بچے۔۔"اسنے وہی نصیحت دہرائی تھی۔

"بھائی سب ٹھیک ہو گا بے فکر رہیے۔۔"معید پر اعتماد تھا۔

"ہمم۔۔"ایک دو ضروری باتیں کرنے کے بعد اسنے رابطہ ختم کیا تھا مگر دل و دماغ کہیں بہت دور الجھے ہوئے تھے۔اگر یہاں آنا ضروری نہ ہوتا تو وہ کبھی واپس نہ آتا۔

"سعید کی باتوں کا مطلب کیا تھا؟یعنی وہ جانتا ہے کہ زمل کی جان لینے والا میں ہوں؟اگر ایسا ہے تو وہ اب تک چپ کیوں ہے؟کچھ تو ہے جو سعید سب سے چھپا رہا ہے مگر کیا۔۔۔"رات گئے تاریک کمرے میں قالین پر بیٹھا وہ ہاتھ میں موجود لائٹر جلا اور بجھا رہا تھا۔پہلے سعید کی وہ باتیں اور اب اسکا واپس لاہور آنا کسی نئے طوفان کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کیسے ہو؟"وہ جیسے ہی گھر کے اندر پہنچا تو لاونج میں بیٹھا سعید اسے دیکھتے ہی جگہ سے اٹھا تھا۔

"جیسا نظر آ رہا ہوں مگر تم بالکل بھی خوش نہیں لگ رہے؟"جینس کی جیب میں دونوں ہاتھ ڈالے اسنے حمزہ کی حالت کا سرسری سا جائزہ لیا تھا۔وہ ہمیشہ سوٹڈ بوٹڈ رہنے والا انسان آج بہت عام سے حلیے میں وہاں آیا تھا۔آف وائٹ قمیض شلوار کی مڑی آستینیں اور ماتھے پر بکھرے بالوں کے ساتھ سرخیاں ٹپکاتی آنکھیں اسکے وجود کی بے سکونی کو صاف عیاں کر رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کس بات کی خوشی مناوں؟"وہ بے دلی سے مسکرایا تھا۔

"تین دن بعد نکاح ہے تمہارا۔۔"

"کوئی نکاح نہیں ہو رہا کیونکہ وہ منگنی میں توڑ چکا ہوں۔۔"اسنے نظریں جھکا کر بتایا تھا۔

"تمہیں دل توڑنے کی اور بیچ سفر میں چھوڑنے کا وسیع تجربہ ہے۔۔۔"سعید کو یہ بھی ان باپ بیٹا کی کوئی نئ چال ہی لگی تھی۔

"اسلئے یہاں آیا ہوں تاکہ تمہیں یہ غلطی کرنے سے باز رکھ سکوں۔۔پلیز میری بہن کے جذبات کو یوں مجروع مت کرو سعید۔۔وہ تمہارے نام سے منسوب ہے۔۔"وہ وقت ضایع کئے بغیر مطلب کی بات پر آیا تھا۔

"ارے حمزہ آو بیٹے۔۔"اسے دیکھتے ہی کچن سے نکلتی سمین محبت سے بولی تھی۔

"جلدی میں ہے۔۔بیٹھے گا نہیں۔۔ملازم سے پہلے ہی پیک کروا دیا تھا سب سامان اور یہ رہی انگوٹھی۔۔ناو گیٹ آوٹ۔۔"سعید نے اس سے پہلے ماں کو جواب دیا پھر ملازم کے لائے ہوئے سوٹ کیس کو حمزہ کی جانب دھکیلا تھا اور پھر اپنی انگوٹھی اتار کر اسکی ہتھیلی پر رکھی تھی۔

"سعید۔۔"سمین تو ابھی تک سکتے میں تھی۔

"اما پلیز۔۔"اسنے ہاتھ کے اشارے سے انہیں مداخلت نہ کرنے کی تنبیہہ دی۔

"سعید تم ثناء کو کس بات کی سزا دے رہے ہو؟"حمزہ کا لہجہ دھیما پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری بہن ہونے کی۔۔اب جاوگے یا مجھے دھکے دے کر نکالنا پڑے گا؟"اس کا انداز اب سرد و سپاٹ تھا۔

"سعید۔۔"

"لیوّ حمزہ بخاری۔۔جسٹ لیوّ رائٹ ناو۔۔"اسے بازو سے کھینچتے سعید نے دروازے سے باہر پٹکتے ہوئے دروازہ منہ پر بند کیا تھا۔

"تم چاہتے کیا ہو سعید؟"سمین کو اسکی مشکوک حرکتیں الجھاتی چلی جا رہی تھیں۔

"جو چاہتا تھا وہ کر چکا ہوں اب اور کچھ نہیں چاہئے۔۔"

"سعید بیٹے۔۔"سمین کو اندازہ تھا کہ زمل کا جانا اسکے لئے بہت بڑا صدمہ تھا مگر چار سے پانچ مہینوں بعد بھی اس کا چڑچڑا پن ماں کی فکر بڑھا رہا تھا۔

"یہ انسان دوبارہ اس گھر کی دہلیز پر آیا تو میں اسے یہیں زندہ گاڑھ دوں گا۔۔"ماں کو مزید تذبذب میں مبتلا کرتا وہ چھت کا رخ کر گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مل گیا سکون؟اس دو کوڑی کے انسان نے میری بیٹی کو ٹھکرا کر اپنی اصل اوقات دکھائی ہے۔میں تو ویسے ہی مخمل میں ٹاٹ کا پیوند لگانے کے سخت خلاف تھا۔۔"سعید کی طرف سے واپس بھیجے جانے والے تحائف نے ہاشم کا پارا چڑھا دیا تھا۔

"کاش میں نے بھی وقت رہتے یہی سوچا ہوتا۔۔"ردا نے موقع کی مناسبت سے گہری ضرب لگائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ردا۔۔"اولاد کے سامنے بیوی کا اتنا بڑا طعنہ ہاشم کو آپے سے باہر کر گیا تھا۔

"خدا کے لئے بس کر دیں آپ دونوں۔۔کتنا جھگڑیں گے؟ہمارا بچپن آپ کے اختلافات کی نذر ہو گیا۔۔ہمارا ذہنی سکون چھین کر بھی عقل نہیں آرہی آپ دونوں کو؟"اس موقع پر بھی ماں باپ کو اپنے جھگڑوں میں مگن دیکھ کر حمزہ غصے سے پھٹ پڑا تھا۔

"حمزہ۔۔"ردا کو اسکے رد عمل سے خوف آیا تھا۔

"کیا حمزہ مام۔۔دیکھیں ادھر۔۔آپ کی اولاد آج خالی ہاتھ کھڑی ہے صرف اور صرف آپ میاں بیوی کی آپسی رنجشوں کے باعث۔۔"اسنے گہری سانس کھینچتے ہوئے اپنے اور پاس کھڑی ثناء کی طرف اشارہ کیا جو رو رو کر نڈھال ہوئی جا رہی تھی۔

"کون سی زندگی برباد ہوئی ہے تمہاری؟جس کامیاب زندگی کو تم بربادی سے مشابہت دے رہے ہو نا تمہاری عمر کے جوان اس لائف سٹائل کو ترستے ہیں حمزہ بخاری۔۔"ہاشم تو اس کی ناشکری پر حیران تھا کہ کس چیز کی کمی تھی اسکی پُر آسائش زندگی میں جو وہ ماں باپ کو مجرم ٹھہرا رہا تھا۔

"لعنت ہے ایسی کامیاب زندگی پر جس میں ایک لمحہ سکون کا نہ ہو۔۔یو نو وٹ مسٹر ہاشم بخاری۔۔۔اپنے باپ کو دیکھ دیکھ کر میں ایک بزنس مین تو بن گیا مگر ایک برا انسان اور بدترین شوہر بن کر رہ گیا صرف اسلئے کیونکہ میں نے اپنے باپ کو صرف کاروباری معاملات میں مخلص پایا۔۔شکر مناو ثناء کہ تم اس گھٹن زدہ ماحول سے کچھ عرصہ دور رہی ہو ورنہ تم بھی ہم تینوں کی طرح ذہنی مریضہ بن

Posted On Kitab Nagri

جاتی۔۔"دل کا سارا غبار نکالتا وہ اس گھٹن زدہ ماحول میں مزید رکنے کا قطعاً قائل نہ تھا۔آج اس نے حقیقی معنوں میں بخاری پیلس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خیر آباد کہا تھا۔

"دوسروں کی عزت نہ رکھنے والوں کی اپنی بیٹیاں بھی یونہی رسوا ہوتی ہے ہاشم۔۔تمہاری جوانی کا بویا میری بیٹی آج کاٹ رہی ہے۔۔"ردا کو وہ وقت یاد آیا جب ہاشم نے اپنی یکطرفہ دیوانگی کو جواز بنا کر ماہین کی زندگی اجیرن کی تھی۔

"میرا دماغ خراب مت کرو۔۔"ہاشم نے انگلی اٹھا کر اسے خاموش رہنے کی تلقین کی تھی۔اسے کہاں گوارا تھا کہ لاڈلی بیٹی کے سامنے اسکے کارنامے کھولے جائیں۔

"مام سعید نے مجھے کس بات کی سزا دی ہے؟"ماں کے گلے لگتی ثناء ابھی تک اپنی غلطی تلاش کرنے میں ناکام رہی تھی۔

"میں بات کروں گی سعید سے۔۔وہ یوں رشتہ ختم نہیں کر سکتا۔۔"ردا نے اسکی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے وعدہ کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آپ کیوں آجاتے ہیں یہاں بار بار؟"ایسا تیسری مرتبہ ہوا تھا جب وہ فاتحہ خوانی کے لئے قبرستان پہنچا تو حمزہ پہلے سے وہاں ڈیرہ جمائے ہوا تھا۔

"تم کیوں آتے ہو؟"وہ اسی طرح بیٹھے بیٹھے سوال برائے سوال کر گیا۔

"میں تو روز آتا تھا اماکے پاسپٹل ایڈمٹ ہونے سے پہلے۔۔"حیدر بھی اسکے برابر میں ہی بیٹھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب سے میں بھی روز آوں گا۔۔"وہ ٹکٹکی باندھے قبر کو ہی دیکھتا جا رہا تھا۔

"مت آیا کریں۔۔"

"حیدر بچے تم کالج کیوں نہیں جا رہے؟تمہاری ساری محنت برباد ہو جائے گی۔۔"اسنے اچانک ہی بات بدلی تھی۔

"ہو جائے۔۔"اسنے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا۔

"اور تمہاری آپی جان کے خوابوں کا کیا؟وہ کتنی ایکسائیٹڈ تھی تمہاری ڈگری کو لے کر۔۔کتنی خوش تھی کہ اسکا چھوٹا بھائی ڈاکٹر بننے جا رہا ہے اور تم یوں اپنا مستقبل تباہ کر کے اسے اذیت پہنچا رہے ہو بچے۔۔"اسنے جس انداز میں سمجھایا تھا حیدر کو زمل کی نصیحتیں اور خاشار لہجہ یاد آنے لگا۔

"آپ کو اچانک آپی جان کا اتنا خیال کیوں آگیا ہے؟ان کی تدفین کے بعد تو آپ نے انکھیں بدل لی تھیں حمزہ بھائی۔۔"وہ اس بدلے رنگ روپ پر دل میں دبا شکوہ ہکدم ہونٹوں پر لے آیا تھا۔

"میں بھٹک گیا تھا۔۔وہ ہوتی تو اس سے معافی مانگتا اب وہ نہیں ہے تو تم ہی معاف کر دو بچے۔۔"اس کے پاس اس سے مناسب جواب نہ تھا۔

"میں معاف کرنے والا کون ہوتا ہوں؟"

"تم بس کل سے کالج جاو۔۔اپنی اما کو خوشیاں دو تاکہ وہ زندگی کی طرف واپس آسکے۔۔امل کتنا روتی رہتی ہے تمہاری اس روٹین کی وجہ سے۔۔ایک بہن کو کھو چکے ہو کم از کم دوسری کا احساس

Posted On Kitab Nagri

کرو۔۔۔اسے کل اپنے گھر کا بھی ہونا ہے۔۔تم بڑے نہیں بنو گے تو وہ کبھی اپنے بارے میں نہیں سوچ سکے گی۔۔ تمہیں اپنی زمل آپی کی قسم ہے زندگی کو یوں برباد مت کرو۔۔میں خود کو تمہارا بھائی کہنے کا حق تو کھو چکا ہوں لیکن پھر بھی ریکویسٹ کر رہا ہوں تم سے۔۔"اسنے حیدر کے سر کے بال ویسے ہی چھیڑے تھے جیسے زمل اسکا پف خراب کرنے کے لئے اسے تنگ کیا کرتی تھی۔

"آپی جان کو ہم پر ترس نہیں آیا۔۔وہ کیوں چھوڑ کر چلی گئیں اپنے چھوٹے کو؟میں نہیں رہ سکتا انکے بغیر۔۔میرے لئے اماابا دونوں وہ ہی تھیں۔۔"حمزہ کے خلوص پر وہ صبر کھوتا اسکے کندھے سے لگ کر زار و قطار رونے لگا تھا۔

"بس بچے بس۔۔"اسے خاموش کرواتے ہوئے حمزہ کی آنکھوں میں بھی نمکین پانی اکٹھا ہوا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کیسی ہو ماہین حیدر۔۔۔چہ چہ تم تو بالکل بے بس اور لاچار ہو گئی ہو خالہ زاد۔۔آپس کی بات بتاوں مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تمہیں اس حال میں دیکھ کر مگر۔۔ تمہیں بیوفائی کی سزا بھی تو دینی تھی نا!"اسے سامنے بستر پر ادھ مرا پڑا دیکھ کر ہاشم کی انا کی تسکین ہوئی تھی۔وہ کب سے اسے یونہی ٹوٹا بکھرا دیکھنے کا خواہشمند تھا۔

"ززمل۔۔"ہاشم کا ناپسندیدہ چہرہ دیکھتے ہی اسنے لرکھڑاتی زبان سے بیٹی کو پکارا تھا۔

"مر گئی زمل۔۔لیکن کمال کی لڑکی تھی تمہاری بیٹی۔۔تمہارے شوہر کے بعد اگر کوئی ٹکر کا دشمن ملا تو وہ تمہاری بیٹی ہی تھی۔۔جب تک زندہ تھی جان سولی پر لٹکا کر رکھی اسنے میری لیکن اب اسکا بویا کون

Posted On Kitab Nagri

کاٹے گا؟"اس کے بیڈ کے گرد چکر کاٹتے ہاشم نے شہادت کی انگلی کنپٹی پر رکھتے ہوئے سوچنے کی اداکاری کی تھی۔

"تم ماہین حیدر تم۔۔میں تمہیں اس کے پاس پہنچانے آیا ہوں۔۔"اچانک اسکے چہرے کے قریب جھکتے ہوئے وہ درشتگی سے بولا تھا۔دل یہی کیا تھا کہ ابھی اسکا گلا اپنے ہاتھوں سے دبادے مگر تبھی کسی کے قدموں کی آہٹ پر اسنے خود کو سنبھالا تھا۔

"ہم بہت جلد ملیں گے۔۔گیٹ ویل سون۔۔"نرس کے وہاں آتے ہی وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مگر حمزہ سر۔۔"وکیل کی تو جان پر بنی تھی۔

"جو بول رہا ہوں وہ کرو۔۔"حمزہ نے گزشتہ بات ہی دہرائی تھی۔

"ہاشم سر مجھے ماردیں گے۔۔"

"وہ تو تمہیں تب ماریں گے جب میں تمہیں زندہ چھوڑوں گا۔۔"اسنے کوٹ میں چھپی ریوالور نکال کر سامنے میز پر رکھی تو وکیل کا سارا احتجاج دھرے کا دھرا رہ گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حمزہ۔۔"وہ نماز پڑھ کر گھر واپس آئے ہی تھے کہ ہال میں بیٹھے حمزہ کو دیکھ کر دل پر سکون ہوا تھا۔

"کیسے ہیں نانا جان؟"وہ اٹھ کر انکے گلے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جوان پوتی کو کھو دینے کے بعد کوئی بوڑھا دادا کیسے ہو سکتا ہے؟"اسکے ساتھ واپس بیٹھتے ہوئے وہ حمزہ کا دل دکھا گئے تھے۔

"یہ آپ کی امانت۔۔"اسنے میز سے دو فائلز اٹھا کر ایک انکی جانب بڑھائی تھی۔

"کیا ہے؟"انہوں نے فائل کھول کر دیکھی تھی۔

"سب کاغذات۔۔ڈیڈ نے جو کچھ بھی دھوکے سے ہتھیایا تھا وہ آپ کی اور اس گھر کی امانت ہے۔۔اور یہ۔۔"اسنے تفصیل سے بتا کر دوسری فائل بھی انکے سپرد کی۔

"یہ کیا ہے؟"

"یہ وہ پراپرٹی ہے جو ڈیڈ نے میرے نام کی تھی۔۔میں نے حیدر کے نام کر دی ہے۔۔"اسنے بہت بڑی بات عام سے انداز میں کہہ دی تھی۔

"کیوں؟"انہیں یہ فیصلہ سراسر حماقت لگا تھا۔

"کیونکہ زمل زندہ ہوتی تو وہ بھی یہی کرتی۔۔اسنے بھی تو اپنا سب کچھ حیدر اور امل کے ہی نام کر دیا تھا تب آپ نے اسے کیوں نہیں روکا؟"

"وہ کسی کی کہاں سنتی تھی!"انہیں وہ منظر یاد آیا تھا جب زمل نے جائیداد سے کچھ بھی رکھنے کی سخت مخالفت کی تھی تب بہت منت سماجت کے بعد شاہ ولا دادا جان نے اسکے نام کیا تھا اور وہ اسے بھی جانے سے پہلے ہی حیدر اور امل کے نام لکھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"حیدر بھی کل سے کالج جارہا ہے۔۔"وہاں آتے حیدر کو دیکھتے ہوئے حمزہ نے جہانگیر شاہ کو دوسری اچھی خبر سنائی تھی۔

"واقعی؟"انہوں نے بے یقین نظروں سے حیدر کو دیکھا تھا۔

"جی۔۔"حیدر نے بھی ہاں میں گردن کو جنبش دی تھی۔

"اور تم اکیلے نہیں جاوگے۔۔گارڈز اور ڈرائیور ساتھ جائیں گے تمہارے۔۔"حمزہ نے نیا حکم صادر کیا تو وہ بھی فرمانبردادی سے اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔

"ہیلو۔۔کیا ہوا کفیل انکل؟وٹ میں آرہا ہوں۔۔"موبائل پر کفیل کی سنائی جانے والی خبر نے اسے حواس باختہ کیا تھا۔نانا جان کو خیر آباد کہتا وہ جلد بازی میں شاہ ولا سے نکلا تھا۔

"میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں حمزہ۔۔میری بیٹی کو مرنے سے بچالو۔۔"اقدس نے خواب آور گولیاں کھا کر اپنی جان لینے کی کوشش کی تھی۔بروقت ہسپتال لانے کے باعث اسکی جان تو بچ گئی تھی مگر اسکی حالت اب بھی خطرے سے باہر نہ تھی۔حمزہ کو وہاں بلا کر کفیل نے ہاتھ جوڑے تھے کہ اگر وہ اقدس کا ہاتھ تھام لے تو وہ دوبارہ زندگی کی طرف واپس آسکتی ہے۔

"میں کیا کر سکتا ہوں؟"وہ انسانیت کے ناطے یہاں آیا ضرور تھا مگر اقدس کی ضد اس کے لئے اس وقت بھی بے معنی تھی۔

"اس نکاح سے انکار مت کرو۔۔"اس بار کفیل احمر کی بیگم نے فریاد کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر میری بھی ایک شرط ہے۔۔"اس نے کچھ سوچتے ہوئے حامی بھری تھی۔

"کیسی شرط؟"کفیل کی آنکھیں تعجب سے پھیلی تھیں۔

"میں ماموں کا کیس پھر سے کھلوا رہا ہوں اور آپ ڈیڈ کے خلاف گواہی دیں گے۔۔"اسکی باتوں سے کفیل سمیت وہاں موجود اسکی بیوی بھی بری طرح چونکی تھی۔وہ بیٹا ہو کر ضعیف باپ کو عدالت میں گھسیٹنے کا خوہشمند تھا اور باپ بھی وہ جس نے اس کی ہر خواہش کہنے سے پہلے پوری کی تھی۔

"میں؟"کفیل سٹپٹایا تھا۔

"اولاد کی خوشی کے لئے لوگ کیا کیا نہیں کرتے آپ کو تو بس اعترافِ جرم کرنا ہے۔۔"اس نے کفیل کو جس جال میں الجھایا تھا وہاں سے انکار کی کوئی گنجائش موجود نہ تھی۔

"مجرم تو تم بھی ہو زمل کے۔۔"کفیل نے یہ جملہ صرف اسکی نیت بھانپنے کے لئے کہا تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ میں کس کا مجرم ہوں اور میری سزا کیا ہے۔۔آپ فی الحال سوچ سمجھ کر اپنا جواب دے دیجیے گا تاکہ میں بھی آپ کو نکاح کی تاریخ دے سکوں۔۔"اسکا یہ نیا روپ کفیل احمر کے لئے بھی پہلی کی مانند تھا۔جس باپ کے لئے وہ صحیح غلط کی ہر حد پار کر گیا تھا اب وہ اسی باپ کے خلاف ہر حد تک جانے کو تیار تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے لاپتہ ہوئے دس دن ہونے کو تھے۔پورا خاندان ایڑھی چوٹی کا زور لگا کر بھی اسے ڈھونڈھنے میں بری طرح ناکام ہوا تھا۔بظاہر اس کو ڈھونڈھنے کے جتن کرتے ہاشم اور حمزہ بھی اندر ہی اندر مطمعین اور پر سکون تھے۔آج پولیس کی گھر آمد سے جہانگیر شاہ کو مثبت خبر کی امید لگی تھی

"شاہ صاحب۔۔"ان لوگوں کے شکستہ قدم کسی بری خبر کی علامت تھے۔

"انسپیکٹر کچھ پتہ چلا۔۔"جہانگیر شاہ کا لہجہ بوجھل تھا۔

"آپ کی پوتی اس دنیا میں نہیں رہی۔۔"داور نے سر جھکائے جواب دیا تھا۔

"داداجان۔۔"اس سے قبل وہ گرتے سعید نے آگے بڑھ کر انہیں سہارا دیا تھا۔

"یہ سب کیا کہہ رہے ہیں آپ؟"حمزہ نے حیران ہونے کی باکمال اداکاری کی تھی۔

"یہ سچ ہے۔۔۔زمل از نومور۔۔"سعید نے داور کی بات کی تصدیق کی تھی۔

"مگر۔۔"

"آپ کی پوتی نے گرفتاری کے ڈر سے جہاں بھاگ کر پناہ اختیار کی تھی وہاں شارٹ سرکٹ کے باعث لگنے والی آگ میں جھلس جانے سے ان کی موت ہوئی ہے۔۔قریب کے گاوں والوں نے انہیں لاوارث سمجھ کر دفنا دیا۔۔"داور سعید کے ساتھ مل کر تیار کردہ کہانی لئے وہاں حاضر ہوا تھا جس کا مقصد ہاشم اور حمزہ کو ان کی فتح کا احساس دلوانا تھا۔

"یہ جھوٹ۔۔"جہانگیر شاہ نے انکار میں سر ہلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سچ ہے داداجان۔۔۔"سعید کی پلکیں بھی بھیگی تھیں۔

"یہ کچھ چیزیں موقع واردات سے ملی ہیں۔۔مگر قانونی کاروائی مکمل کرنے کے لئے ہمیں انکی قبر کشائی کرنی پڑے گی۔۔اسکے لئے ہمیں آپ کا تعاون درکار ہوگا۔۔۔"کچھ آدھی جلی یا پھر ٹوٹی چیزیں جن میں اسکے ہاتھوں کا سیاہ موتیوں والا بریسلٹ اور وہ رومال موجود تھا جس پر ماہین نے اسکا نام خود کڑھائی کیا تھا۔افسوس وہ نام بھی آدھے رومال کے ساتھ جل چکا تھا مگر رومال ماہین پہلی ہی نظر میں پہچان گئی تھی۔

"اور کتنی اذیت دیں گے آپ ایک بوڑھے باپ کو؟آپ انسان ہیں یا؟"قبر کشائی اور پوسٹ مارٹم کا ذکر آتے ہی ہاشم کو اپنے لالے پڑے تھے۔

"مگر ہاشم بخاری صاحب۔۔"داور نے اعتراض کیا۔

"میں اپنی مرحوم بیوی کی میت کو مزید اذیت نہیں پہنچنے دوں گا انسپیکٹر۔۔اب آپ سے میرا وکیل بات کرے گا۔۔۔"حمزہ نے بھی حتمی فیصلہ سب پر صادر کیا تھا۔

"میری آپی جان ہمیں چھوڑ کر نہیں جا سکتیں۔۔"ماہین اور دادی سے لپٹی امل کو روتا دیکھتے ہوئے حمزہ نے حیدر کو گلے سے لگایا تھا۔ردا ثناء اور سمین تو ابھی تک تینوں خاندانوں پر گرے آسمان کو حقیقت بھی تسلیم کرنے سے عاری تھیں۔

"داداجان ٹھیک ہیں آپ؟"پوتی کی قبر پر کھڑے جہانگیر شاہ کی نگاہوں میں وہی منظر پھر سے دوڑا تو وہ دھندلی نگاہوں سے کتبے پر لکھا پوتی کا نام دیکھے جا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں بچے۔۔بس ایک افسوس دل سے نہیں جارہا۔۔" پاس کھڑے سعید کے سوال پر انہوں نے عینک اتارتے ہوئے آنکھیں پونچھی تھیں۔

"افسوس۔۔"

"میرا حیدر میری طاقت تھا جب اس کا جوان جنازہ ان بوڑھے کندھوں پر اٹھایا تھا تو میری کمر ٹوٹ گئی تھی پھر زمل آئی اس نے اس بوڑھے وجود میں نئی جان بھر دی تب دل سے ایک ہی دعا نکلتی تھی کہ اللہ مجھے پھر سے اولاد کا غم نہ دکھائے ان کندھوں میں اب اور بوجھ سہنے کی سکت نہیں ہے اور قسمت کی کرنی ایسی ہوئی کہ پوتی کا آخری دیدار بھی نصیب نہیں ہوا۔۔" کہیں نہ کہیں پوتی کی آخری دید سے محروم رہنے کا رنج آج بھی دل میں دبا ہوا تھا۔

"داداجان آپی جان کی جگہ تو نہیں لے سکتے مگر انکی کمی کو پورا کرنے کی کوشش تو کر سکتے ہیں۔۔" حیدر نے انہیں ویسے ہی عینک واپس پہنائی تھی جیسے زمل پہنایا کرتی تھی۔

"ہاں میرا بچہ۔۔" اسکا سائڈ پف سہلاتے وہ بھی ناچاہتے ہوئے مسکرائے تھے۔

اس کا بے جان وجود اچانک حرکت میں آیا تھا۔آنکھوں کے پیچھے جاری خواب میں اسی رات کے دلخراش مناظر رقصاں تھے جب اسے رنجِ آشنائی نصیب ہوا تھا۔حمزہ کی بدلی نگاہیں، مکروہ چہرہ اور درندگی کی وہ آخری حد۔۔ہاشم کا پیٹھ میں خنجر گھونپنا۔۔ماند پڑتی نظروں سے حمزہ کے خود سے دور جاتے

Posted On Kitab Nagri

وہ قدم اور پھر چند لمحوں میں گردونواح جلنے والے دہکتے انگاروں کی تپش میں آہستگی سے جلتا وجود۔۔اسے بس یہی یاد تھا پھر کیا ہوا؟کیسے ہوا؟سب ایک سوالیہ نشان بن کر رہ گیا تھا۔

"گڈ بائے زمل۔۔"اس کی وہ بے وفائی سے لبریز مسکراہٹ تاقیامت یاد رہنے والا سبق تھی۔

"حمزہ۔۔۔"اسکا خواب اچانک ٹوٹا تو وہ اٹھ بیٹھی تھی۔

"زمل زمل۔۔۔"پاس کرسی سے ٹیک لگائے نیم دراز معید اس کی چیخ پر جاگا تھا۔

"حمزہ۔۔۔"اسکے ماتھے پر پسینے کی موندیں ٹھہری تھیں۔

"حمزہ کو کچھ نہیں ہوا وہ ٹھیک ہے زمل۔۔۔"معید نے اسے کندھوں تھام کر ہوش میں لانے کی کوشش کی تھی۔

"حمزہ۔۔"اسکی سانس ایک ہی نام پکارتے ہوئے پھول چکی تھیں۔

"بس تم تم آرام کرو۔۔"معید کی نظر اسکے دائیں ہاتھ میں لگی ڈرپ پر گئی جسکی سوئی نکلنے کے باعث خون بہتا بہتا فرش بھی سرخ کر چکا تھا۔

"میری امامیرے بہن بھائی ٹھیک ہیں؟"معید نے اسی وقت پاس رکھی سرجیکل ٹیپ وہاں رکھتے ہوئے ہاتھ دبا کر خون کا بہاور وکا تھا۔

"سب ٹھیک ہیں۔۔تم تم آرام کرو زمل۔۔"معید نے اسے لٹانے کی کوشش کی تھی۔

"امامامامو بلاو۔۔"اس کی سانس اب بھی پھولی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تم اس وقت لاہور سے بہت دور ہو زمل۔۔۔"معید کا انکشاف اسے ہوش میں لایا تھا۔

"سعید۔۔"اسنے ارد گرد دیکھا تھا۔

"وہ آرہے ہیں تم پلیز زیادہ کچھ مت سوچو لیٹ جاو۔۔"معید کو بطور معلج اسکی ذہنی کیفیت کا بخوبی اندازہ تھا۔

'مجھے گھر جانا ہے۔۔میری اما کو مار دیں گے وہ لوگ۔۔"اسکے ذہن میں اس وقت دو ہی انسانوں کے چہرے گھوم رہے تھے۔

"ریسٹ کرو۔۔سب ٹھیک ہیں۔۔سعید بھائی ہیں وہاں۔۔"معید نے اسے واپس لٹا کر کمبل اوڑھوایا اور نرس کو اسکے پاس بیٹھاتا سعید کو کال ملانے باہر نکلا تھا۔پانچ ماہ بعد سعید کی محنت رنگ لائی تھی۔

"وٹ۔۔"خبر سنتے ہی وہ خوشی سے اچھلا تھا۔

"جی سعید بھائی۔۔"معید کا لہجہ تشکر سے نم پڑا تھا۔

"وہ واقعی بالکل ٹھیک ہے معید مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔"سعید بھی دوسری طرف باقائدہ خوشی سے رو پڑا تھا۔

"وہ ابھی ریسٹ کر رہی ہے بھائی۔۔"تحمل مزاج بھائی کی بے قراری پر اسے ہنسی بھی آئی تھی۔

"میں میں آرہا ہوں۔۔"بائیں ہاتھ کی پشت سے آنسو پونچھتا وہ ہوا کے گھوڑے پر سوار ہوا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"زمل اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تمہیں ہوش آگیا۔۔آئی ایم سو ہیپی۔۔"اسکا سر کندھے سے لگائے وہ آنکھیں موندے رونے لگا تھا۔

"میری اما کہاں ہیں؟"اسے خود سے دور کرتی وہ وہ ہر جذبے سے عاری دکھائی دے رہی تھی۔

"وہ ٹھیک ہیں زمل۔۔"سعید نے یقین دہانی کروائی۔

"امل حیدر اور گرینڈ پا گرینی سب ٹھیک ہیں؟"اس کا خوف بتا رہا تھا کہ وہ کس اذیت سے دوچار ہے۔

"سب ٹھیک ہیں یار۔۔"

"اور حمزہ؟"حمزہ کا نام لیتے ہی اس کی آنکھیں پتھر کی ہوئی تھیں۔

"اسے کیا ہونا ہے؟"سعید کا لہجہ بھی خفگی سے بھر گیا۔

"اسے کچھ ہونا بھی نہیں چاہئے۔۔مجھے جواب دیے بغیر وہ باآسانی مر بھی نہیں سکتا۔۔مجھے گھر جانا ہے سعید۔۔"اسکے لئے اب ایک لمحہ مزید ضائع کرنا موت کے مترادف تھا۔

"ابھی تم گھر نہیں جاسکتی زمل۔۔تم زندہ ہو یہ بات صرف میں اور معید جانتے ہیں۔۔"سعید سنجیدگی سے بولا۔

"کیا مطلب؟"

"اس رات ہم نے تو تمہیں کھو ہی دیا تھا۔۔معجزانہ طور پر بچی تھی تم۔۔"وہاں پاس کھڑا معید پر سوچ انداز میں بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر کے جواب دینے کے بعد سعید نے اس کا بے جان وجود خود سے لگایا تھا۔کون کیا کہہ رہا تھا؟کیا ہو رہا تھا؟کون انکے گرد و نواح موجود تھا وہ ہر چیز سے لاعلم اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کھو دینے کا ماتم منا رہا تھا۔وہ اس دنیا میں سب سے زیادہ سعید ابراہیم کو ہی تو عزیز تھی جسکے لئے وہ سیاہ سفید کے ہر قائدے سے بہت دور نکل کر ہر حکم بجالاتا تھا۔

"سعید بھائی۔۔"سعید نے اچانک اسکے چہرے پر ٹھہرے درد کو دیکھا تھا۔اسکا چہرہ خود سے دور کرتے دو لمحوں بعد اسے محسوس ہوا تھا کہ بہت آہستگی سے اسکی نبض چلنا شروع ہوئی تھی۔اسکے بدلے تاثرات پر معید نے دوڑتے ہوئے زمل کی نبض بھانپی تھی۔یہ سعید کے آنسوؤں کی شدت تھی یا قدرت کی مہلت وہ پھر سے سانس لینے لگی تھی مگر وہ سانس کی ڈوری بھی کسی وقت ٹوٹنے کے قریب تھی۔

"زمل۔۔"سعید نے اسکا چہرہ تھپتھپایا۔

"انکی نبض بہت آہستہ چل رہی ہے۔۔"اسے سٹریچر پر واپس لٹائے ڈاکٹروں کا گروہ اسے طبّی امداد دینے اندر لے کر گیا تھا۔

"زمل۔۔"معید کو بھی اندر جاتا دیکھ کر سعید پیچھے پیچھے دوڑا تھا۔

"سعید حوصلہ کرو بھائی۔۔"داور نے اسے بازو سے تھام کر روکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اسے کچھ نہیں ہو گا نا۔۔"اسکا ٹوٹا بکھرا وجود دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی ایس پی سعید ابراہیم ہے جسکے نام کی دہشت سے ہی مجرم شہر کیا ملک چھوڑنے کو بھی راضی ہو جایا کرتے تھے۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گی یار حوصلہ۔۔"داور نے اسے سینے سے لگاتے ہوئے تسلی دی تھی۔

"اللہ میری عمر اسے لگا دے داور۔۔وہ مر گئی تو میں بھی جی نہیں پاوں گا۔۔"اسکے آنسوں سے داور کا دایاں کندھا بھی پوری طرح بھیگ چکا تھا۔اس کی جان بچ گئی تھی مگر خون بہہ جانے کے باعث حالت اب بھی پیچیدہ تھی۔ڈاکٹروں کا یہی کہنا تھا کہ اگر وہ چوبیس گھنٹوں تک ہوش میں نہ آئی تو کومہ میں جاسکتی اور پھر ایسا ہی ہوا تھا۔اس کی اس حالت کے ذمہ دار کا راز خود میں سموئے وہ گہری نیند جا سوئی تھی۔اگلی صبح سعید نے کال ریکارڈ نکلوائے تو ہر شک یقین میں بدلا تھا۔اس کا رابطہ صرف حمزہ بخاری سے ہوا تھا جسے اسنے زخموں پر مرحم رکھنے بلایا تھا وہی اسے گہرا گھاو دے کر اپنے ہاتھوں سے اس کی قبر کھود گیا تھا۔آنے والے چار دنوں میں اس نے حمزہ سے کئیں بار ایک ہی سوال پوچھا تھا کہ کیا اس کا زمل سے رابطہ ہوا مگر اس کا انکار اسے سعید کی نظروں میں مزید مشکوک کر گیا تھا۔زمل کی حالت بالکل بھی ایسی نہ تھی کہ اس کے زندہ رہنے کی سچائی کسی کو بھی بتائی جاتی۔داور کی مدد سے اسنے نیا منصوبہ بنا کر حمزہ اور ہاشم کو انہیں کے بنے جال میں پھنسا لیا تھا۔دوسری طرف زمل کو خفیہ طور پر سندھ منتقل کر دیا گیا تھا۔جہاں اسکے بہت قابل اعتبار لوگ اس کا خیال رکھنے کے لئے موجود تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"تم پانچ مہینے بعد ہوش میں آئی ہو۔۔آنی جان وغیرہ نہیں جانتے کہ تم زندہ بھی ہو۔۔"معید تحمل سے ہر بات سمجھا رہا تھا۔

"میری اما کس اذیت میں ہونگی۔۔وہ نہیں رہ سکتیں میرے بغیر۔۔مجھے گھر جانا ہے ابھی کے ابھی اپنی اما کے پاس۔۔"وہ حسب عادت ایک ہی ضد پر ڈٹ گئی تھی

"تم نے شاہ ولا میں قدم بھی رکھا تو اریسٹ کرلیں گے تمہیں۔۔ قانون کو گمراہ کرنے کے مقدمات الگ درج ہونگے۔۔اور داور،اس بیچارے نے اپنی ملازمت داو پر لگا کر میرا ساتھ دیا تھا اس کا کریر تباہ ہو جائے گا۔۔"سعید کو اس کی بے تکی ضد پر غصہ بھی آیا تھا۔

"مجھے میری اما کے پاس جانا ہے ایس پی صاحب۔۔پلیز رحم کریں میری حالت پر۔۔"اسکی بھوری آنکھوں میں ٹھہرا نمکین پانی سعید کو نرمی برتنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"تم تھوڑا صبر کر سکتی ہو؟میں سب ٹھیک کر دوں گا بس تھوڑا وقت دو مجھے۔۔"سعید نے مہلت مانگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میری اما کتنا تڑپی ہونگی۔۔حمزہ بخاری تمہاری زندگی کو جہنم نہ بنا دیا تو زمل حیدر نام نہیں میرا۔۔"اپنے دونوں گال رگڑتے ہوئے اسنے خود سے ہی عہد کیا تھا۔

اسے ہوش میں آئے ایک ہفتہ گزرنے کو تھا۔اب وہ کمرے تک محدود رہنے کی بجائے باہر لان میں چہل قدمی کر لیا کرتی تھی۔یہ کوئی ہسپتال نہیں بلکہ داور کے بڑے بھائی کا فارم ہاوس تھا جہاں کسی کا

Posted On Kitab Nagri

بھی چکر دو تین سالوں بعد ہی لگتا تھا۔اس کے علاج کے لئے یہاں دن میں دو دفعہ ڈاکٹر اس کا چیک اپ کر کے جاتی تھی جبکہ ایک نرس چوبیس گھنٹے اسکی دیکھ بھال کے لئے موجود رہتی تھی۔اس کے ہوش میں آتے ہی یہاں ایک اضافی ملازمہ بھی رکھ لی گئی تھی۔

"اور کچھ چاہیئے آپ کو میم؟"وہ چہل قدمی کرنے کے بعد واپس کمرے میں آئی تو ملازمہ نے اسے چائے کا کپ تھمایا تھا۔

"نہیں ٹھیک ہے۔۔"اسنے کپ لیمپ کے ساتھ رکھا تھا جیسے چائے پینے کا ارادہ ترک کر چکی ہو۔

"آپ کے لئے سوپ یا کچھ اور لاوں۔۔"ملازمہ نے نیا سوال کر دیا۔

"نہیں۔۔"اسنے مختصر جواب دیا۔

"تم مجھے فون لا کر دے سکتی ہو؟"دو تین ثانیوں کے بعد اسکی طرف سے نیا مطالبہ آیا تھا۔

"فون؟"

"ہاں مجھے ایک بہت ضروری کال کرنی ہے۔۔"اسنے فوراً تمہید باندھی۔

"سعید صاحب نے سختی سے منع کیا ہے میم۔۔"ملازمہ کو فوراً سعید کی ساری ہدایات یاد آئی تھیں کہ زمل کو نہ کہیں جانے دینا ہے اور نہ ہی اسے کسی سے رابطہ کرنے دینا ہے۔

"میں تمہیں منہ مانگا انعام دوں گی۔۔مجھے ایک کال کرنے دو پلیز۔۔"اسنے ملازمہ کو لالچ دے کر قائل کیا تھا۔اس وقت اسکے پاس صرف چند ہزار کے نوٹ موجود تھے جو سعید اسے زبردستی تھما گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

کہ اگر کچھ بھی چاہئے ہو وہ ملازمہ سے کہہ کر منگوالے۔اسے ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ زمل حیدر کا دماغ اتنی الٹی سمت دوڑے گا تو اسکے ہاتھ میں پھوٹی کوڑی نہ رکھتا!

"جی۔۔"پیسے ملتے ہی ملازمہ سعید کی ہر ہدایت بھلا گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حمزہ تم آئے مجھے بہت اچھا لگا۔۔تم کبھی مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاوگے نا اب؟"اقدس کے ہسپتال سے فارغ ہونے کے بعد حمزہ اسکے ساتھ گھر تک آیا تھا۔

"اقدس آرام کرو پلیز۔۔"اسے افسوس بھی ہو رہا تھا کہ ایک بار پھر بزدلوں کی طرح اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے وہ کسی کی محبت کو سیڑھی بنا رہا ہے۔

"تم وعدہ کرو پہلے۔۔"وہ بضد ہوئی۔

"وعدہ۔۔"اسنے حامی بھری تھی۔

"اب یہ ختم کرو۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سو سو سوری۔۔"سوپ کا باول تھامتے ہوئے اس کا ہاتھ کپکپایا تو کچھ چھینٹے حمزہ کی سفید بٹن شرٹ پر گرے تھے۔

"اٹس اوکے۔۔میں آتا ہوں۔۔"بیڈ سے اٹھ کر پاس رکھے ٹشو کے ڈبے سے اسنے شرٹ صاف کی پھر ہاتھ دھونے باتھ روم کا رخ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ تمہارا فون بج رہا ہے۔۔۔"اس کا فون بجا تو اقدس نے آواز لگائی مگر اس کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

"ہیلو۔۔"دوسری دفعہ پھر سے کال آنے پر اس نے کال اٹھائی تھی۔

"کون؟"دوسری طرف زمل کے وجود میں بجلیاں دوڑی تھیں۔

"مسز حمزہ ٹوبی؟"اقدس نے چہکتے ہوئے تعارف کروایا۔

"رئیلی؟"بیڈ پر موجود بائیں ہتھیلی میں اس نے چادر کو سختی سے دبوچا تھا۔

"یس۔۔آپ نے کیوں کال کی ہے میرے منگیتر کو؟"وہ اور شوخ ہوئی تھی۔

"آپ کا منگیتر اس دنیا کا سب سے ناقابلِ اعتبار انسان ہے۔۔اسلئے محتاط رہیئے گا محترمہ۔۔"ایک سانس میں سارا غبار نکالتے ہوئے اسنے کال کاٹی تھی۔

"ہیلو۔۔پتہ نہیں کون پاگل تھی!"اقدس کو آواز جانی پہچانی ضرور لگی تھی مگر چند ماہ پہلے زمل سے ہوئی ایک منٹ کی گفتگو اتنی یادگار کہاں تھی کہ وہ یہ سمجھ سکتی کہ وہ اپنے موجودہ منگیتر کی مرحومہ بیوی سے بات کر رہی ہے جو صرف دنیا کے لئے مردہ تھی۔

"میم آپ ٹھیک ہیں؟ملازمہ نے ایک ہی لمحے میں اسکے ہزار رنگ دیکھے تھے۔

"ہاں یہ نئی زندگی دوبارہ اتنی جلدی مرنے کے لئے نہیں ملی مجھے۔۔"اسنے ماتھا بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے رگڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کون تھا؟"اس سے موبائل واپس پکڑ کر حمزہ نے پوچھا تھا۔

"کوئی پاگل لڑکی تھی۔۔تمہارے بارے میں برا بھلا کہہ رہی تھی۔"اقدس نے منہ چڑھا کر بتایا۔

"پھرے تو یقیناً وہ پاگل نہیں بہت سیانی ہو گی۔۔میں انکل سے مل لوں۔۔"اقدس کی ماں کو وہاں آتا دیکھ کر وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ہیپیسٹ برتھ ڈے بچے۔۔"اسنے کیک ہسپتال کے وارڈ میں ہی کاٹا تھا۔سب لوگ وہاں اسکے ساتھ موجود تھے مگر پھر بھی اس کی کمی باقی تھی جو اس دنیا میں بھی اس سے پہلے آئی تھی اور جانے میں بھی جلد بازی کر گئی تھی۔

"اما اٹھ کر میرے لئے تالیاں بھی نہیں بجائیں گی؟آپی جان ہوتی تو آپ سب سے پہلے تالی بجا کر خوشیاں مناتیں۔۔"اسنے گمصم پڑی ماہین سے شکوہ کیا تھا۔

"صدا خوش رہو۔۔"سعید نے اسکے سر پر ہاتھ رکھے دعا دی تھی۔

"امل آپی اللہ آپ کو ہر خوشی دے۔۔"حیدر نے بھی بہن کا ماتھا چوم کر نیک تمناؤں کا اظہار کیا تھا۔

"آمین۔۔"رعنا جہانگیر نے بھی پوتی کی بلائیں لی تھیں۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"مگر سعید بھائی آپ ہمیں کہاں لے کر جا رہے ہیں؟"سعید انہیں امل کے برتھ ڈے ڈنر کا کہہ کر کسی اور ہی جگہ لے آیا تھا۔وہ دونوں بھائی پورے راستے ان دونوں سے طرح طرح کے جھوٹ الگ بولتے آئے تھے اور اب یوں کسی ویران علاقے کے گھر میں لانا کسی بڑے سرپرائز کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

"ابھی بتاتا ہوں۔۔"معید نے امل کی انکھوں پر بندھی سیاہ پٹی کھولتے ہوئے کہا تھا۔

"ایسا بھی کیا سرپرائز ہے؟"حیدر کی آنکھوں سے سعید پٹی ہٹا رہا تھا۔

"اب آنکھیں کھولو دونوں۔۔"سعید کی آواز پر ان دونوں نے ایک ساتھ آنکھیں کھولی تو سامنے موجود منظر ناقابلِ یقین تھا۔غباروں اور پھولوں سے سجے میز کے درمیاں کیک کے بالکل سامنے دوسری طرف زمل ہاتھ میں چُھڑی پکڑے کھڑی تھی۔

"میرے بغیر کیک کاٹ رہی تھی۔۔یہ قدر ہے چار منٹ بڑی بہن کی۔۔"میز پر چُھڑی پٹکتی وہ مخصوص انداز میں شکوہ کرتی ان دونوں کے پاس چل کر آئی تھی۔

"آپی جان۔۔۔"وہ دونوں تو ابھی تک برف کی طرح جمے وہیں کھڑے تھے۔

"خواب نہیں حقیقت ہے۔۔یقین نہیں آتا تو تم دونوں گلے لگ سکتے ہو۔۔"معید اعلانیہ انداز میں بولا تو دونوں دوڑتے ہوئے زمل کے گلے لگے تھے۔آنے والے لمحات میں اس گھر کی پُراسرار خاموشی میں ان تینوں بہن بھائی کی سسکیاں بیک وقت گونجی تھیں۔اس منظر کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ

Posted On Kitab Nagri

کون زیادہ رو رہا تھا اور کون کم! دور کھڑے معید اور سعید بھی مضبوط دل رکھنے کے باوجود ضبط برقرار نا رکھ پائے تھے۔سعید نے آنکھیں ملتے ہوئے چھوٹے بھائی کو گلے سے لگا لیا تھا۔

"آپی جان۔۔"حیدر کافی دیر بعد کچھ کہہ پایا تھا۔

"آپ آپ ٹھیک ہیں؟"امل نے سر اٹھا کر اسکا چہرہ جگہ جگہ سے چوما تھا۔

"ہاں۔۔"اسنے ایک کندھے سے حیدر کو لگا رکھا تھا تو دوسرے شانے پر امل نے سر دھر دیا تھا۔

"کہاں تھیں آپ؟میں کتنا رویا ہوں آپ کے لئے؟آپ نے کیوں کیا ایسا؟"حیدر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گلہ کیا تھا۔

"تمہیں بھی کچھ کہنا ہے؟"اسنے امل کو خود سے دور کرتے سوال کیا۔

"کچھ نہیں کہنا مجھے۔۔"امل کے جواب دیتے ہی وہ دونوں پھر اس کے کندھے سے لگ کر تقریباً لپٹ ہی گئے تھے۔

"مجھے سانس نہیں آرہی یار۔۔بس کردو دونوں۔۔"خود کو مضبوط کرتی وہ انہیں دور دھکیلنے لگی تھی۔ان کے آنسوؤں سے زمل کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔انکا ایک آنسو گرنے پر وہ زمین آسمان ایک کر دیا کرتی تھی اور آج یہ ٹوٹا بکھرا حلیہ دیکھ کر اسے شدت سے احساس ہوا تھا کہ اسکی فرقت امل اور حیدر پر قیامت بن کر ٹوٹی ہو گی۔سعید کے اصرار پر ان تینوں نے مل کر سالگرہ کا کیک کاٹا تھا مگر خوشی کے ساتھ ساتھ امل اور حیدر کے دماغ میں ڈھیروں سوال گھوم رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب کیا ہے سعید بھائی؟"وہ بڑے صوفے پر بیٹھی تھی تو ایک کندھے سے امل سر ٹکائے اس سے چپکی تھی جبکہ حیدر صاحب تو بہن کی گود میں سر رکھے آرام فرما رہے تھے۔اسنے زمل کا ہاتھ تھام کر سینے سے یوں لگا رکھا تھا جیسے کسی قیمتی متاع کو خود سے لگائے ہوئے ہو۔

"زمل کی جان بچانے کے لئے یہ سب کرنا ضروری تھا۔۔"سعید نے امل کی حیرانی دور کرنا شروع کی تھی۔

"اور وہ سب؟"

"وہ میں نے اور داور نے پلان کیا تھا۔۔"سعید نے موٹی موٹی باتیں ان دونوں کے گوش گزار کی تھی۔

"آپ بھی سب جانتے تھے؟"اسنے نظر اٹھا کر معید کا چہرہ دیکھا جو اسکی خفا نگاہوں کو بھانپتے ہی بھیگی بلی بنا تھا۔

"ہاں لیکن امل مجھے سعید بھائی نے اپنی قسم دی تھی ورنہ میں کبھی تم سے جھوٹ نہ کہتا۔۔"اسنے فوراً صفائی پیش کی۔

"یہ کیا دیوداس بنے ہوئے ہو تم؟"زمل نے گود میں لیٹے حیدر کا گال کھینچا تھا۔

"آپی جان۔۔"وہ درد سے کراہا اٹھا تھا۔

"داڑھی میں میرا شہزادہ اور بھی پیارا لگ رہا ہے۔۔۔"وہ لاڈ سے بولی تھی۔

"آپ بہت بری ہیں۔۔"حیدر کی آنکھیں پھر سے بھر آئی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بہت زیادہ۔۔"امل نے بھی بھائی کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"اور تم دونوں میری جان ہو۔۔"وہ ان دونوں کی محبت پر نہال ہوئی تھی۔آج کے نفسا نفسی والے دور میں ان بہن بھائی کی محبت واقعی مثالی تھی جہاں صرف ایک دوسرے پر قربان ہو جانے کا جذبہ اور بے شمار خلوص تھا۔

وہ دونوں بہن بھائی فجر کے قریب گھر پہنچے تھے۔داداجان فجر کی نماز اکثر گھر ہی ادا کر لیا کرتے تھے اسلئے اس وقت جاگ کر ہاتھ میں پکڑی تسبیح پر اللہ اللہ ہی کر رہے تھے۔

"امل بچے۔۔"انکی آواز سنتے ہی حیدر کے ساتھ شاہ ولا کی دہلیز پر قدم رکھتی زمل ٹھٹھکی تھی۔

"جی۔۔"اسنے آنکھوں میں قید پانی پیتے ہوئے داداجان کا چہرہ دیکھا تو دل زخموں سے چھلنی ہونے کو تھا۔آج پہلی بار اسے اپنے گرینڈ پا کس قدر ضعیف لگے تھے۔

"بیٹے کہاں تھی تم؟"انکا ہاتھ چومتی وہ صوفے پر ان کے ساتھ جا بیٹھی تو داداجان کو اس سے وہی مرحوم بیٹے کی مہک آئی تھی جو زمل کو باپ سے ورثے میں ملی تھی۔

"وہ میں چھوٹے کے ساتھ گئی تھی۔۔"اسنے نظریں گھما کر ارد گرد دیکھا تاکہ ضبط کے گھونٹ بھر کر خود کو مضبوط بنا سکے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا داداجان؟"حیدر نے محسوس کیا تھا کہ داداجان امل کا چہرہ بغور دیکھے جارہے ہیں۔اگران گزرے مہینوں میں وہ بستر سے لگی کمزور ہوگئی تھی تو امل بھی بہن کی جدائی سوکھ کر تیلا بنتی جارہی تھی۔وہ دونوں آج بھی ایک دوسرے کا عکس ہی تھیں۔

"ماہین کب تک گھر آجائے گی؟"انکے سوال پر زمل کی دھڑکنیں بے ہنگم ہوئی تھیں

"وہ میں انہیں کے پاس جارہی ہوں آپ ریسٹ کریں۔۔"اسکا دل ماں کی دید کے لئے پر تولنے لگا تھا۔ایسا تو اسکی پوری زندگی میں نہ ہوا تھا کہ وہ اتنے مہینے ماں کا چہرہ دیکھے بغیر ان سے اتنا دور رہی ہو۔

"صبح چلی جانا تمہاری دادی جان ہے نا ابھی وہاں۔۔"زمل کے جانے کے بعد اب پوتے پوتیوں کو لے کر وہ پہلے کی نسبت زیادہ حساس ہو چکے تھے۔

"داداجان ٹھیک کہہ رہے ہیں آپی جان ہم صبح چلے جائیں گے۔۔"حیدر آنکھوں کے اشارے سے اسے دادا کی بات ماننے کی تنبیہہ کی تو وہ بھی مزید بحث کرنے کی بجائے خاموشی اختیار کر گئی تھی۔کتنی دیر وہ دونوں داداجان کے پاس ہی بیٹھے رہے تھے۔صبح رعنا بیگم گھر واپس آئیں تو وہ دونوں ماہین کے پاس ہسپتال گئے تھے۔وہ دادی سے بھی بہت آبدیدہ ہوئی تھی۔ان سب کے اترے چہرے حمزہ کے لئے اسکی نفرت کو شدید نفرت میں بدل رہے تھے جو ان سب کا ذمہ دار تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"مگر اس کیس میں ایسا کیا ہے جو تم اسے کھلوانے کے لئے بضد ہو؟سیدھا سیدھا حادثے کا کیس تھا۔۔"پولیس انسپکٹر کو تو اسکی بات ہی ہضم نہ ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیس اتنا سیدھا نہیں تھا۔۔"اسنے زور دیتے ہوئے کہا تھا۔

"مگر آپ کے کہنے پر یہ کیس نہیں کھل سکتا۔۔جہانگیر شاہ یا پھر انکے گھر سے کسی فرد کی اجازت درکار ہو گی ہمیں حمزہ بخاری صاحب۔۔"اس کا تعاون نہ کرنے والا رویہ صاف ظاہر کر رہا تھا کہ وہ کیس کو دوبارہ کھلوانے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں رکھتا۔

"اب میں نانا جان کے ساتھ آوں گا یہاں۔۔"کرسی سے اٹھتے حمزہ نے للکارنے والے انداز میں کہا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"اما۔۔میری پیاری اما۔۔آئی ایم سوری۔۔"دوائیوں کے زیر اثر بیہوش پڑی ماہین کا ماتھا چوم کر اس نے اپنی روح کو پر سکون کیا تھا۔وہ جب سے یہاں آئی تھی ایک لمحے کے لئے ماں کا ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد نہ کیا تھا۔ابھی بھی ان کے ماتھے سے ماتھا ٹکرائے اسنے آنکھیں موندر کھی تھیں۔

"ممانی جان کیسی ہیں اب؟"اسی دوران وارڈ کا دروازہ کھلا تو قدموں کی چاپ نے اسے چوکنا کیا تھا۔ان آہٹوں سے اس کی آشنائی بہت پرانی تھی۔ماہین کے بیڈ کے پاس رکھے میز پر سرخ گلابوں کا گلدستہ رکھے وہ سوال گو ہوا تھا۔

"ٹھیک ہیں۔۔"اسنے لہجہ سرسری رکھا تھا مگر حمزہ کی سانس اس بھیگی آواز پر اٹکی تھی۔

"امل تم کب تک ممانی جان اور حیدر کے لئے اپنی رخصتی کو ٹالتی رہو گی؟تم اپنے گھر کی ہو جاو۔۔"وہ آج یہی سوچ کر آیا تھا کہ امل کو رخصتی کے لئے ہر صورت قائل کرے گا۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر میری ماں کو کون سنبھالے گا آپ؟آپ کا باپ یا آپ کی ہونے والی بیوی؟"اسنے کلس کر سوال کیا تو حمزہ بوکھلا سا گیا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے؟میں تو بس معید کے لئے۔۔"اسے امل سے اس سپاٹ رد عمل کی ہر گز توجہ نہ تھی۔

"ہماری فکر ہم خود کر سکتے ہیں حمزہ بخاری صاحب۔۔"

"تم اسلئے خفا ہو کہ میں اقدس سے نکاح کرنے جا رہا ہوں؟تمہاری بہن کی جگہ کسی کو دینا میرے لئے بھی موت کے مترادف تھا مگر کبھی کبھی کچھ فیصلوں کے لئے آپ کو دل مارنا پڑتا ہے۔۔اللہ تمہیں کبھی اس مقام پر نہ لائے جہاں میری حماقتیں مجھے لائی ہیں۔۔"وہ ٹوٹے پھوٹے لہجے میں اپنی کبھی نہ ختم ہونے والی تکلیف بانٹنے لگا تھا۔

"ہو گیا آپ کا تو پلیز جائیں۔۔میری ماں کو اس وقت آرام کی ضرورت ہے۔۔"اسنے سر اٹھا کر اس شخص کا چہرہ دیکھنا بھی گوارا نہ کیا تھا۔اسکی بے رخی نے حمزہ کے لئے وہاں رکنا ناممکن بنایا تو وہ دو لمحوں بعد ہی وارڈ سے نکل گیا تھا۔

"یہ کیسا اتفاق ہے؟آج امل امل کیوں نہیں لگی؟"ہسپتال کے دروازے سے وہ جیسے ہی باہر نکلا تھا تو دوسری منزل سے اس کے لائے پھول بے رحمی سے نیچے پھینکے گئے تھے۔اسے یاد آیا کہ پہلے بھی ایک بار اس کا لایا گلدستہ یونہی کھڑکی سے نیچے پٹکا گیا تھا مگر وہ حرکت زمل نے کی تھی جبکہ امل وہ تو سب کا

Posted On Kitab Nagri

مان رکھنے والی،لحاظ کرنے والی تھی۔اس نے جھک کر زمین سے گلدستہ اٹھا کر پاس موجود اسٹول پر رکھ دیا تھا۔

"اما۔۔میری پیاری اما۔۔میلا بے بی۔۔"وہ جابجا ماں کے چہرے کا ہر نقش چومے جا رہی تھی۔

"آپی جان آپ گھر جائیں پلیز۔۔"حیدر اسکی جذباتی کیفیت پر گھبرایا تھا۔

"نہیں۔۔"

"میں ہوں اما کے پاس پلیز آرام کر لیں۔۔"حیدر نے اسکے شانے کو تھپتھپاتے ہوئے منت کی تھی۔

"پانچ ماہ آرام ہی تو کیا ہے۔۔اب انتقام کا وقت ہے چھوٹے۔۔"اسکا سراپا انتقام کی آگ میں سلگ رہا تھا۔آج اس انسان کو دیکھتے ہی اسکے وجود میں جو آگ سلگی تھی وہ ایک چنگاری سے پورا بخاری خاندان جلانے کی بھرپور سکت رکھتی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تو تم باپ کو پھانسی کے پھندے پر لٹکاؤ گے؟خون سفید ہو گیا ہے تمہارا؟"ہاشم کے کانوں تک حمزہ کے نیک کارنامے پہنچے تو وہ دنگ رہ گیا تھا۔

"آپ نے صرف ماموں جان کی ہی نہیں۔۔عابد اور زاہد کی بھی جان لی ہے۔۔بیچارا زاہد تو آپ کے لئے کام کر رہا تھا۔۔اور آپ دونوں دوستوں نے اسے بھی۔۔"وہ انگلیوں پر باپ کو ہر کارنامہ گنوانے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک نام تم بھول رہے ہو حمزہ بخاری۔۔تمہاری بیوی کی جان بھی میں نے بلکہ ہم تینوں نے مل کر لی تھی تو اب اگر عدالت لگے گی تو ایک نہیں چار چار قتل کی لگے گی۔۔"اسنے حمزہ کو بھی موقع ملتے ہی دھمکایا تھا۔

"مجھے سزا کے خوف سے مت ڈرائیں۔۔اپنی سزا کا فیصلہ میں کر چکا ہوں لیکن زمل کا سامنا کرنے سے پہلے میں خود کو اس سے نظریں ملانے لائق کرنا چاہتا ہوں۔۔"وہ بھی اب ہر انجام سے بے خوف ہو چکا تھا۔

"کوشش کر لو۔۔تم اور کفیل مل کر میرا بال بیکا نہیں کر سکتے۔۔جب زمل حیدر میرے آگے نہیں ٹک پائی تو تم تو بہت معصوم ہو مائی سن۔۔"ہاشم کو بیٹے کی احمقانہ حرکتوں پر ہنسی بھی آئی تھی جو باپ کو ضرورت سے زیادہ ہی ہلکا لے رہا تھا۔

"ہماری اگلی ملاقات عدالت میں ہو گی ہاشم بخاری صاحب۔۔"اسے دھمکی سے نوازتا وہ گھر سے نکل گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ابھی تک ناراض ہو؟"سالگرہ والے دن سے اب تک ان دونوں کا سخت بائکاٹ چل رہا تھا۔امل جب ایک دن کے لئے زمل کی جگہ یہاں رکی تھی تو معید کو لگا تھا کہ وہ اسے چٹکیوں میں منا لے گا مگر ایسا کچھ نہ ہوا تھا۔

"آپ کو فرق پڑتا ہے؟"اسنے مڑ کر معید کا چہرہ خفگی سے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"امل۔۔۔ادھر دیکھو پلیز۔۔آئی ایم سوری۔۔"معید نے اسکی تھوڑی پکڑ کر گردن اونچی کی تھی۔

"میں آپ کے سامنے اپنی بہن کو یاد کر کر کے روتی رہی۔۔تڑپتی رہی پر آپ کو رحم نہیں آیا مجھ پر۔۔اور مام ان پر بھی رحم نہیں آیا آپ کو؟"اسنے سارے شکوے سامنے ادا کئے تھے۔

"امل میری جان ایسی بات نہیں ہے۔۔زمل کی جو حالت تھی کیا اس حال میں اسے دیکھ کر آنی جان کو خوشی ہوتی۔۔پانچ ماہ وہ زندگی موت کی کشمکش میں رہ کر اپنے قدموں پر چلنے پھرنے کے لائق ہوئی ہے اور سچ کہوں تو اسکے سروائیول کے امکانات ایک فیصد بھی نہیں دے۔۔یہ تو تم سب کی محبت تھی جسنے اسکی سانسوں کی نازک ڈوری کو ٹوٹنے نہیں دیا۔۔"معید نے کندھوں سے تھام کر اسے پیار میں گندھی آواز میں سمجھایا تھا۔

"وہ باپ بیٹا اتنا کیسے گر سکتے ہیں معید؟"وہ ابھی تک حمزہ کا اصل روپ ہضم کرنے سے قاصر تھی۔

"ہاشم بخاری تو ہے ہی ایسا مگر حمزہ اس سے میں اس درندگی کی توقع نہیں کرتا تھا۔"معید کو بھی حمزہ سے بے انتہا نفرت محسوس ہوئی تھی۔

"آپی اب ان باپ بیٹا کو نہیں بخشنے والی۔۔"وہ جانتی تھی کہ زمل اب بدلہ لئے بغیر چین سے نہیں بیٹھے گی۔

"اسنے بخش بھی دیا تو سعید بھائی نہیں بخشیں گے۔۔لیکن فی الحال تم اپنے اس نالائق شوہر کو بخش دو۔۔"اسنے روتی صورت بنا کر معافی مانگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"پہلے کان پکڑیں۔۔"اسنے بھی شرط سامنے رکھ دی۔

"آفکارس۔۔"اسنے سوخی دکھاتے ہوئے امل کے دونوں کان پکڑ لئے تھے۔

"میرے نہیں اپنے۔۔"وہ اپنے کان چھڑوا کر تلملائی تھی۔

"گستاخ لڑکی میاں بیوی میں تیرا میرا نہیں ہوتا بلکہ۔۔"وہ بوڑھے بابا کا انداز اپناتے ہوئے بولا تھا۔

"جو کچھ بھی میاں کا ہوتا ہے وہ سب بیوی کا ہو جاتا ہے۔۔"امل نے فی الفور اس کی ادھوری بات خود مکمل کی تو وہ سر جھکا کر حامی بھر گیا۔

سعید نے اسے شاہ ولا صرف ایک شرط پر جانے دیا تھا کہ وہ سب سے مل کر بغیر کوئی ہنگامہ کئے واپس آجائے گی۔پہلے ہی وہ اسکے اصرار پر اسے واپس لاہور لے آیا تھا مگر اسکی بے گناہی ثابت ہونے تک حمزہ اور ہاشم کو محتاط کرنا سراسر حماقت تھی۔

"میں وہاں کیوں نہیں رک سکتی؟گھر ہے میرا۔۔"حیدر اسے واپس وہیں لے آیا تو اسنے سعید کے آگے احتجاج کا پرچم سربلند کیا تھا۔

"تمہاری یہ جو غصیلی فطرت ہے وہ میرا بنا بنایا کھیل بگاڑ دے گی زمل۔۔"سعید نے اسے باقائدہ ڈانٹا تھا۔

"ایس پی صاحب میری اما کی حالت نہیں دیکھی آپ نے؟"ماہین کا چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے سے نہیں ہٹ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"دیکھی ہے اور پانچ ماہ سے دیکھ رہا ہوں لیکن صبر کر کے بیٹھا ہوں۔۔پہلے اپنے جذباتی فیصلوں کے باعث تم مرتے مرتے بچی ہو زمل اب رحم کرو خود پر یا پھر ان پر جنکی زندگیوں کو تمہاری موت کا غم جیتے جی کھا گیا ہے۔۔"اسکی ہٹ دھرمی سعید کو بھی مشتعل کر رہی تھی۔

"میں جب تک ان باپ بیٹا کو منتقی انجام تک نہیں پہنچا دیتی۔۔چین سکون حرام ہے مجھ پر۔۔"اسنے ٹھانتے ہوئے کہا۔

"آپی جان۔۔"اسے پاوں پٹک کر کمرے میں جاتا دیکھ کر امل بھی اسکے پیچھے چلی تھی۔

"جانے دو اسے اسنے کبھی کسی کی سنی ہے؟"سعید نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ممانی جان کہاں ہیں؟"حمزہ ہسپتال پہنچا تو ماہین کا بستر خالی پڑا تھا۔

"یہاں مسز حیدر۔۔"وہ دوڑ کر باہر کاونٹر پر پہنچا تھا۔

"انہیں تو ہاشم سر لے گئے ہیں۔۔"نرس نے بتایا تھا۔

"کہاں؟"

"گھر۔۔"

"یااللہ۔۔"حمزہ سر پکڑ کر رہ گیا تھا۔

"ڈیڈ ممانی جان کہاں ہیں؟"اسنے ہسپتال سے نکلتے ہوئے ہاشم کو کال ملائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں ضرور بتاتا مگر اب تم میرے بیٹے کم اور ممانی جان کے داماد زیادہ بن چکے ہو۔۔"ہاشم کا استہزایہ انداز بہت پر خطر لگا تھا۔

"زمل کے بعد اب میں آپ کو ممانی جان کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرنے دوں گا۔۔"حمزہ بدلحاظی سے پھنکارا تھا۔

"میں تو نیکی کرنے جارہا ہوں اسے اسکی بیٹی اور شوہر کے پاس بھیج کر۔۔"ہاشم نے بات ہنسی میں ٹال کر کال کاٹ دی تھی۔

"ڈیڈ۔۔"حمزہ دوڑتا ہوا گاڑی میں بیٹھا تھا۔

"ہیلو سعید۔۔"

"کیا ہوا حمزہ؟"اسکی چڑھی سانسیں بتارہی تھیں کہ کوئی سنگین معاملہ ہے۔

"ڈیڈ ممانی جان کو کہیں لے گئے ہیں۔۔"اس نے پریشانی کی اصل وجہ بتائی تھی۔

"تمہارا باپ اب نہیں بچے گا حمزہ۔۔"سعید نے دانت پیسے تھے۔

"ممانی جان کو کچھ ہوا تو زمل مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔۔"اسنے گاڑی بخاری ہاوس کی طرف دوڑائی تھی۔

"معاف تو وہ تمہیں اب بھی نہیں کرے گی۔۔"سعید کلس کر بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بس کفارا۔۔"

"کفارا گناہوں کا ہوتا ہے بے وفائی کا نہیں۔۔"

"ابھی ہمیں ممانی جان کو ڈھونڈھنا چاہیئے سعید۔۔"وہ اس وقت صرف ماہین کے متعلق ہی سوچنا چاہتا تھا۔دل بس یہی سوچ سوچ کر بند ہونے کو تھا کہ اگر ممانی کو کچھ بھی ہوا تو زمل سے اگلے جہان نظریں ملانے کی قابل نہیں رہے گا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تم نے اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی برباد کیا ہے ماہین ورنہ ہم دونوں ایک ساتھ کتنی خوشحال زندگی گزار سکتے تھے مگر کوئی بات نہیں۔۔ہم ساتھ جی نہیں سکتے تو کیا ہوا میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار کر ہماری محبت کو مثالی بناوں گا۔۔میں نے تم سے پاگلوں کی طرح محبت کی تھی ماہین مگر تم نے ہمیشہ مجھے میری محبت کو دھتکارا۔۔کیوں کیا تم نے ایسا؟وہ حیدر اور زمل ان دونوں کو تو کچھ نہیں پتہ تھا پر تم تو میری جذبوں سے واقف تھی نا پھر کیوں میرا دل توڑا تم نے۔۔"اسے اپنے ساتھ فارم ہاوس لائے اسکی ویل چیئر گھسیٹتا وہ اندر لایا تھا۔

"زمل۔۔"خوف میں وہ بس ایک ہی نام پکارے جا رہی تھی۔

"ہاں ہاں اسی کے پاس تو بھیج رہا ہوں تمہیں۔۔یقین مانو اسے راستے سے ہٹانا زندگی کا سب سے مشکل کام تھا میرے لئے مگر حمزہ میرا بیٹا۔۔۔اس نے میری اس مشکل کو آسان کیا۔۔"اسکے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا وہ بس ٹکٹکی باندھے اسی کو دیکھے جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جب سے واپس آئی تھی بس کمرے میں خود کو بند کر کے بیٹھی تھی۔امل کئیں بار چائے، کافی اور کھانا لے کر آئی مگر اس نے در واہ کھولنے کی بھی زحمت نہ کی تھی۔

"آپی جان۔۔"وہ کھانے کی ٹرے لئے اسکے کمرے تک پہنچی تو دروازہ پہلے سے کھلا تھا۔

"معید آپی جان نہیں ہیں یہاں۔۔"اس نے پورا گھر کی تلاشی لی تھی مگر زمل کہیں موجود نہ تھی۔

"کہاں چلی گئی یہ لڑکی اب؟"معید اپنے کمرے کو دوڑا تھا۔

"سعید بھائی کو کال کریں۔۔"امل بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں آئی تھی۔

"وہ میرا فون اور گاڑی کی چابی بھی لے گئی ہے۔۔پاگل۔۔

ہے تمہاری بہن۔۔"معید نے پورا کمرہ اتھل پتھل کر دیا تھا مگر زمل اپنا کام کرتی وہاں سے چلتی بنی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ڈیڈ ڈیڈ۔۔کہاں ہیں آپ کے شوہر؟"حمزہ شور مچاتا بخاری ہاوس میں داخل ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے حمزہ؟"ردا کا دل اسکے تیور دیکھ کر گھبرایا تھا۔

"وہ ممانی جان کو کہیں لے گئے ہیں مام۔۔اگر ممانی جان کو کوئی بھی نقصان پہنچا تو۔۔"اسکی آنکھیں شدتِ کرب سے سرخ پڑ رہی تھی

"کچھ نہیں ہو گا انہیں۔۔"ردا نے اسکا شانہ تھپتھپایا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"معید امل کو کچھ مت بتانا ہاشم بخاری آنی جان کو کہیں لے گیا ہے۔۔۔تم بس زمل کو وہیں روک کر رکھنا۔۔"وہ گاڑی لئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی جب ڈیش بورڈ پر رکھا معید کا فون بجنے لگا۔

"میری اما کو کہاں لے کر گیا ہے وہ؟"زمل نے یکدم گاڑی کی بریک لگائی تھی۔

"زمل۔۔"

"میری اما کو کہاں لے کر گیا ہے وہ انسان؟"اس کا غصے سے برا حال ہوا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔تم کہاں ہو؟"سعید کو اسکے لب و لہجے سے خوف آیا تھا۔

"ہاشم بخاری۔۔"اسنے کال کاٹتے ساتھ گاڑی دگنی رفتار سے دوڑائی تھی۔

"ہیلو زمل ہیلو۔۔"سعید ہکا بکا اسے پکارتا ہی رہ گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"کہاں گئے ہیں ڈیڈ بتاو؟"ہاشم کے گارڈ کا گریبان دبوچتا وہ آپے سے باہر ہوا تھا۔

"صاحب ہمیں نہیں پتہ۔۔"دونوں گارڈز نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جھوٹ۔۔"حمزہ پاوں پٹکتا کفیل کی طرف نکلا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"امل بیٹے تم؟"کفیل کیبن میں بیٹھا تھا جب دھرام سے دروازہ کھولتی وہ اندر چل کر آئی تھی۔

"میری اما کہاں ہیں؟"

"امل۔۔"اسکے ہاتھ میں موجود ریوالور دیکھ کر وہ گھبراتے ہوئے کرسی سے اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاشم بخاری میری اما کو کہاں لے کر گیا ہے کفیل احمر بتاو مجھے ؟"اسکے ماتھے پر ریوالور کی نوک رکھتی وہ گھائل شیرنی کے انداز میں دھاڑی تھی۔

"زمل۔۔"کفیل کو روح فنا ہوتی محسوس ہوئی تھی۔

"بتاو۔۔۔"اسکی گرج سے پورا کیبن گونج اٹھا تھا۔

"بتاتا ہوں۔۔وہ اسے میرے فارم ہاوس لے کر گیا ہے۔۔"موت کے خوف سے آنکھیں موندتے اسنے ڈرتے ہوئے سب بتایا تھا۔

"اگر میرے ادھر پہنچنے سے پہلے میرے زندہ ہونے کی خبر وہاں پہنچی تو تمہیں میں وہاں پہنچاوں گی جہاں تم لاکھ کوششوں کے باوجود مجھے نہیں پہنچا سکے۔۔"اسکا فون زمین پر پٹک کر ٹکروں میں تقسیم کرنے کے بعد اسنے سامنے رکھے لین لائن کی ساری تاریں اتار کر دور پٹکی تھیں۔

"نہیں میں کسی کو نہیں۔۔"واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے اسنے انکار میں ہاتھ ہلائے تھے۔

"یہ صرف دھمکی تھی۔۔اسے یاد رکھنا۔۔"ٹیلی فون زمین پر پٹکے اسنے ٹھوکروں سے کرچی کرچی کیا تھا۔وہ جیسے ہی وہاں سے نکلی تھی کچھ دیر بعد حمزہ کفیل کے دفتر پہنچا تھا۔

"کفیل انکل ڈیڈ۔۔"کفیل کو کرسی پر سکتے میں مبتلا دیکھ کر اسنے کندھا ہلایا تھا۔

"وہ۔۔"حمزہ کے ہاتھ لگاتے ہی وہ اچھل کر کھڑا ہوا تھا۔

"کہاں ہیں وہ اور آپ؟"اسے تو کفیل کی خوف سے کپکپاتی حالت سمجھ نہ آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ وہ میرے فارم ہاوس۔۔"اسنے لرکھڑاتی زبان سے بتایا تھا۔پتہ معلوم ہوتے ہی وہ الٹے قدموں کو دوڑا تھا۔

"سعید ڈیڈ کا پتہ چل گیا ہے۔۔"گاڑی میں بیٹھتے ساتھ اسنے سعید کو کال ملائی تھی۔

"کہاں ہے وہ؟"اسکے پوچھتے ہی حمزہ مطلوبہ پتہ بتاتا خود بھی وہاں سے نکلا تھا۔

"ہاشم بخاری آج تم نہیں بچو گے۔۔"گاڑی فارم ہاوس کے باہر روکتے ہی اسنے اپنی ریوالور ہاتھ میں اٹھائی تھی۔

"کتنی بے بس ہو گئی ہو نا تم۔۔کوئی بات نہیں تمہاری بے بسی کا مستقل حل ہے میرے پاس۔۔میں تمہیں یہاں سے نیچے پھینکوں گا اور اگر تم بچ گئی تو پھر سے پھینکوں گا تاکہ تم تڑپ تڑپ کر مرو۔۔"اسکی ویل چیئر سیڑھیوں تک گھسیٹ کر لاتے لاتے وہ پاگلوں کی طرح اونچی آواز میں بولے جا رہا تھا۔

"ون ٹو تھری۔۔"اسنے ویل چیئر دونوں ہاتھوں سے تھوڑی آگے گھسیٹی تھی۔

"ہاشم بخاری۔۔۔"دروازے سے اندر آتی زمل نے دور سے اسکی دائیں کندھے کا نشانہ باندھا تھا۔

"اہ۔۔"گولی لگتے ہی وہ جھٹکے سے دور جا گرا تھا۔

"اماما آپ ٹھیک ہیں۔۔میں میں کتنا ڈر گئی تھی۔۔میری امامیری جان۔۔"وہ دوڑتی ہوئی ماہین کے پاس گھٹنوں کے بل آ بیٹھی تھی۔اسنے گود میں رکھے ماں کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے تھے۔

زمل۔۔"ماہین کی انکھوں سے بہتے آنسو زمل کے دونوں ہاتھوں کی پشت پر گرے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جی آپ کی زمل۔۔"اسنے ماں بھیگے گالوں کو باری باری چھوا تھا۔

"زمل حیدر تم زندہ ہو؟"زخمی کندھا تھامے وہ زمین سے اٹھا تھا۔

"ہاں کیونکہ تمہاری موت میرے ہاتھوں لکھی ہے۔۔"ماں کی ویل چیئر ایک طرف کرتی وہ ریوالور لئے ہاشم کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔بغیر کسی تاخیر کے اسنے دو بار گولی چلائی مگر ریوالور خالی تھی۔

"شو ختم۔۔"ہاشم کو اسکی بد قسمتی پر ہنسی بھی آئی تھی۔اسی دوران حمزہ اور سعید وہاں پہنچے تو ہاشم اپنی ریوالور اس پر تانے کھڑا تھا۔

"ڈیڈ ریوالور نیچے رکھ دیں۔۔"حمزہ نے سیڑھیاں چڑھتے ہاشم کو للکارا تھا۔

"ورنہ۔۔"ہاشم کی نگاہیں زمل کے چہرے پر تھیں جہاں دور دور تک کوئی ڈر یا خوف نہ تھا۔

"ڈیڈ میں میں آپ کو شوٹ کر دوں گا۔۔"حمزہ نے پشت سے ریوالور نکالتے ہوئے ہاشم پر تانی تھی

"واقعی۔۔اتنی ہمت ہے تم میں؟"ہاشم نے سامنے باپ پر نشانہ بنائے بیٹے کو دیکھا تھا۔

"ڈیڈ مجھے مجبور مت کریں۔۔"حمزہ کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گرنے لگے تھے۔

"تم اپنی بیوی کی محبت میں باپ کی جان نہیں لے سکتے۔۔"اسنے ٹریگر پر انگلی کا دور بڑھایا۔

"زمل۔۔۔"دور بیٹھی ماہین نے ویل چیئر سے اٹھنے کی تگ و دو کی تھی۔

"ڈیڈ۔۔۔"ہاشم کے گولی چلانے سے ایک لمحہ قبل حمزہ نے ٹریگر دباتے ہوئے آنکھیں موند لی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ۔۔"دور کھڑا سعید دوڑ کر اوپر پہنچا تھا۔بیٹے کی چلائی گولی باپ کے دل سے آر پار ہوئی تھی۔وہ درد سے کراہتا پیچھے گرا تو سر کی پشت دیوار سے لگتے ہی وہ وہیں ٹیک لگائے جا بیٹھا تھا۔

"ڈیڈ۔۔"ریوالور پھینکتا وہ دوڑتا ہوا باپ کی طرف لپکا تھا اور زمل ماں کے پاس دوڑی تھی۔

"آئی ایم سوری ڈیڈ۔۔"اس کے ہاتھ ابھی بھی کپکپا رہے تھے۔

"یو آر ناٹ پاپا بوائے اینی مور۔۔"درد کی کیفیت میں مسکراتے ہوئے اسنے آنکھیں سختی سے موند لی تھیں۔

ہاشم کا بے جان وجود خود سے لگا کر زار و قطار رویا تھا۔

"میں خود کو قانون کے حوالے کرنا چاہتا ہوں انسپکٹر۔۔میں نے اپنے ڈیڈ کی جان لی ہے اور اپنی بیوی کا بھی قتل۔۔پلیز اریسٹ می۔۔"پولیس کے وہاں پہنچتے ہی اسنے ہاشم کو خود سے دور کرتے ہوئے خود کو قانون کے حوالے کیا تھا۔پولیس کے ہمراہ ہتھکڑیوں میں جکڑے ہاتھ لئے اس نے ایک نظر سٹریچر پر لٹائے جانے والے باپ کی لاش دیکھی تھی پھر نگاہیں اس پر گامزن ہوئی جو سعید کے ساتھ اپنی ماں کو سہارہ دے کر وہاں سے لے جا رہی تھی۔

"شی از آوٹ آف ڈینجر ناو آپی جان۔۔"وارڈ کے باہر وہ اور سعید یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہے تھے جب امل نے ماہین کی نئی زندگی کی نوید سنائی تھی۔

"زمل میرے بچے۔۔"وہاں دوڑ کر آتے جہانگیر شاہ اور رعنا بیگم کو تو اپنی بینائی پر شبہ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"گرینی۔۔ گرینڈ پا۔۔"زمل بے اختیار ان دونوں کے گلے جا لگی تھی۔

"ہمارا حیدر جونئیر۔۔"دادی نے دیوانہ وار اس کا چہرہ چوما تھا۔

"میری اما ٹھیک ہیں نا سچ میں؟"اسنے امل سے سوال کیا۔

"جی آپی جان۔۔"اسی دوران پولیس بھی وہاں آن پہنچی تھی۔

"میری پوتی کہیں نہیں جائے گی۔۔"جہانگیر شاہ اسے حصار میں لئے گھبرائے تھے۔

"ہم انہیں اریسٹ کرنے نہیں آئے۔۔حمزہ بخاری نے گواہی دے دی ہے کہ کفیل اور ہاشم نے زاہد کی جان لی تھی۔۔اور آپ کو جھوٹے قتل کے مقدمے میں پھنسانے والے بھی وہ لوگ ہیں۔۔ہم مسز حیدر کا بیان لینے آئے تھے کیونکہ حمزہ بخاری نے یہی کہا ہے کہ انکی جان بچاتے بچاتے انہوں نے اپنے فادر کو شوٹ کیا تھا۔۔"

"حمزہ نے کہا ہے یہ سب؟"ردا تو چکرا سی گئی تھی۔شوہر کی وفات اور وہ بھی جوان اولاد کے ہاتھوں!

"جی اور مجھے جان سے مارنے والا بھی آپ کا صاحبزادہ تھا پھپھو۔۔"زمل تنک کر بولی تھی۔

"حمزہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔"اسنے انکار میں سر ہلایا۔

"جس طرح اس کے باپ نے میرے ابا کی جان لی ویسے ہی اس نے مجھے مارنے کی کوشش کی تھی گرینڈ پا۔۔"زمل نے جہانگیر شاہ کو مخاطب کیا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔میرا حمزہ ایسا نہیں ہے۔۔"ردا کے قدم لڑکھڑائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ ایسا ہی ہے۔۔اور اب اسے قانون نے بخش بھی دیا تو میں نہیں بخشوں گا۔۔"وہاں موجود سعید کی دھمکی نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔

ماہین کے بیان کے بعد پولیس نے اس قتل کو دفاعی اقدام کی پاداش میں درج کیا تھا۔ردا اور ثناء کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ حمزہ کو معاف کر سکتی ہیں مگر زمل کے اقدام قتل کا درج مقدمہ شاہ خاندان کسی قیمت پر واپس لینے کا قائل نہیں تھا۔ہاشم کی میت دو سے تین دن تک قانونی کاروائیوں کے باعث اپنی آخری رسومات کی منتظر رہی تھی۔جہانگیر شاہ سمیت اس خاندان کے کسی بھی فرد نے اسکی تدفین میں شرکت یا تعزیت سے صاف انکار کر دیا تھا۔

"مجھے نہیں جانا انکی تدفین پر۔۔"سعید اسے لینے حوالات آیا تھا مگر وہ سلاخوں سے ٹیک لگائے منہ دیوار کی طرف کئے بیٹھا تھا۔

"وہ باپ ہے تمہارا۔۔"سلاخوں کے پار موجود سعید نے اصرار کیا تھا۔

"مجھے برباد کرنے والا میرا باپ نہیں ہو سکتا۔۔"اسکے ہر انداز میں اجنبیت اور بیزاری عیاں تھی۔

"حمزہ۔۔"سعید نے جھک کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"بے اولادوں کے بھی جنازے اٹھائے جاتے ہیں نا۔۔ان کو کندھا دینے والوں کی کمی نہیں ہو گی۔۔مجھے یہ شرف حاصل نہیں کرنا۔۔"سعید کا ہاتھ کندھے سے ہٹاتا وہ وہاں سے اٹھ کر دیوار کی طرف چل پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری مام کو تمہاری ضرورت ہو گی حمزہ۔۔"

"مجھ میں کسی کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے سعید۔انہیں ثناءاور تم سب سنبھال لو گے۔۔"اسنے رخ سعید کی طرف کیا تو چہرے کا ہر تاثر اسکے اندر دوڑتے ملال کو صاف ظاہر کر رہا تھا۔

"حمزہ۔۔"

"چلے جاو سعید۔۔"اسنے ہٹ دھرمی سے سعید کی ہر بات دھتکاری تھی۔

اسی شام ہاشم کا جنازہ بخاری پیلس سے اٹھایا گیا تھا۔جس قدر بدنامی ہو چکی تھی،اسکے سب عزیزوں نے جنازے میں شرکت سے ٹال مٹول ہی کی تھی۔مشکل سے گھر کے ملازمین نے ہی اسے کندھا دے کر قبرستان تک پہنچایا تھا۔خود درداس کی شکل دیکھنے کی روادار نہ تھی۔ثناء کی اذیت کا احساس کرتے ہوئے سعید ہر موقع پر آگے آگے رہا تھا۔معید بھی بھائی کے ذور دینے پر قبرستان ہی پہنچا تھا۔

"اللہ نے بہت ہی عبرتناک سزا دی ہے ہاشم کو۔۔نہ بیوی منہ دیکھنے کے لئے راضی تھی نہ بیٹا کندھا دینے کو تیار تھا۔۔ایک بیچاری ثناء باپ کی میت پر رو رو کر اسکی مغفرت کی دعا مانگ رہی تھی پر اس کا حساب تو اسی دنیا سے ہی شروع ہو گیا رعنا۔۔"شاہ ولا میں جہانگیر شاہ بیوی سے مخاطب تھے۔

"ٹھیک کہتے ہیں وہ اس سے بھی بدتر کے لائق تھا۔۔اس نے ہمارے بیٹے کی جان لی۔۔کتنے سال تک میں پل پل مرتی رہی ہوں اور زمل نے کم اذیت کاٹی ہے اسکی وجہ سے۔۔"رعنا جہانگیر تو زمل کے ساتھ کئے جانے والے ظلم پر ہی بھری پڑی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ۔۔"

"اس کا نام مت لیا کریں۔۔"اس کا نام سنتے ہی ان کے طیش میں مزید اضافہ ہوا تھا۔ہاشم کا جنازہ ہوتے ہی جہانگیر شاہ کے حکم پر سعید ان ماں بیٹی کو شاہ ولا ہی لے آیا تھا۔

"ڈیڈ۔۔"ردا باپ سے لپٹتے ہی رو پڑی تھی۔

"بس بیٹے۔۔"وہ اسے خاموش کرواتے ہوئے خود بھی آبدیدہ ہوئے تھے۔

"میں کتنی بدنصیب ہوں ڈیڈ۔۔"

"بس بیٹے بس چپ ہو جاو۔۔"اسے اپنے ساتھ لگاتے وہ حوصلہ دینے لگے تھے۔

"تمہارے شوہر نے خود سے جڑے ہر رشتے کو برباد کر دیا۔۔"رعنا جہانگیر اس کا سر سہلاتے ہوئے خود بھی دکھی ہوئی تھیں۔

آنے والے کچھ دنوں میں سعید کو اس کے عہدے پر بحال کر دیا تھا۔کفیل نے پولیس کو بیان دیا تھا کہ کیسے حیدر کے قتل کو پہلے ان دوستوں نے حادثے کی شکل دی تھی پھر زاہد کو زمل کے پاس بھیجنے والا ہاشم تھا جس کے ذریعے اس نے پہلے کفیل کا پتہ لگوایا اور پھر موقع ملتے ہی اسے بھی جان سے مار کر زمل کو جھوٹے قتل کے مقدمے میں پھنسانے کا منصوبہ بنایا تھا۔عابد اور زاہد کے قتل میں صرف وہ دونوں ملوث تھے۔حمزہ کا اس سے کوئی سروکار نہ تھا۔

"ہوش میں ہیں آپ؟"سعید کی بات سنتے ہی زمل کا دماغ گھوما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ثناء کو خوش نہیں رکھ سکوں گا زمل۔۔"اس نے تحمل سے وہ بات ہی دہرائی تھیم

"ان سب میں اس کا کیا قصور ہے ایس پی صاحب؟"اسے لگا تھا کہ حمزہ کا بویا اس کی بہن کے مقدر میں آیا ہے۔

"میں نہیں جانتا لیکن یہ منگنی میں بہت پہلے ختم کر چکا ہوں زمل۔۔"

"اگر یہ رشتہ ختم ہوا تو اس گھر سے آپ کا ہر تعلق بھی ختم ہو جائے گا۔۔"اسنے اسی دم حتمی فیصلہ سنایا تھا۔

"زمل۔۔"سعید کے کچھ کہنے سے قبل وہ لان سے اندر کی جانب چل پڑی تھی۔

"آئی ایم سوری ثناء۔۔"وہ زمل کے تعاقب میں چلا تو راستے میں نم آنکھوں کے ساتھ کھڑی ثناء نے اسے پشیمان کیا تھا۔

"سعید مجھے آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے۔۔بھابھی کو میں سمجھالوں گی۔۔"اس نے بس اتنا کہا اور زمل کے پیچھے چلی گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آ گئیں آپی جان۔۔"حیدر اسے لئے ہال میں لایا جہاں تقریباً سب لوگ ہی موجود تھے۔

"کون سی پنچائیت لگی ہے یہاں؟"اسنے سب کے چہرے بغور دیکھے تھے۔

"بیٹھو ادھر۔۔"دادا جان نے اسے اپنی آغوش میں بیٹھایا۔

"گرینڈ پا کچھ ہوا ہے؟بتائیں؟"

Posted On Kitab Nagri

"اس پر دستخط کر دو۔۔"انہوں نے سامنے رکھی فائل کھول کر اس کے آگے رکھی تھی۔

"یہ کیا ہے؟"اس نے کاغذات پر ایک نظر ڈال کر پڑھا۔

"ڈائیورس پیپرز۔۔"اسکی آواز لرزی تھی۔

"حمزہ نے سائن کر دیے ہیں۔۔تم بھی کر دو۔۔"جہانگیر شاہ بہت شفقت سے بولے تھے۔

"وہ ہوتا کون ہے مجھ پر یہ احسان کرنے والا؟"زمل کو یہ عمل کسی احسان کی مانند لگا تھا۔

"زمل۔۔"

"اسے بتا دیں کہ مجھے اس کا کوئی احسان نہیں چاہئے اور یہ اس کے منہ پر مار دیں۔۔"صوفے سے اٹھتے ہوئے اسنے فائل واپس میز پر پھینکی تھی۔

"آپی جان۔۔"حیدر نے کچھ کہنے کی کوشش کی تھی۔

"زمل بچے۔۔"دادی نے بھی اسے پکارا مگر وہ نہ رکی تھی۔

"ڈیڈ میں بات کرتی ہوں۔۔"ماہین اٹھ کر اسکے پیچھے گئی تھی۔

"زمل۔۔"ماہین کمرے میں آئی تو وہ بالکنی کی گرِل پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔

"اما مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔۔"اس کی نظریں لان کی جانب ہی مبذول تھیں۔

"بیٹا حمزہ۔۔"

"اس کا نام مت لیا کریں اما۔۔تکلیف پہنچتی ہے مجھے۔۔"وہ جی جان سے سسکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر کیا چاہتی ہو تم؟تمہاری پھپھو کی حالت تمہارے سامنے ہے۔۔ان کی عدت بھی پچھلے ماہ مکمل ہو چکی ہے۔۔حمزہ سے طلاق ہی اس مسلے کا حل ہے زمل۔۔اسے معاف کر دو تاکہ وہ باہر آکر ثناء اور ردا کو لے کر یہاں سے دور چلا جائے۔۔"ماہین نے تفصیل سے ہر بات سمجھائی تھی۔

"اوہ تو اس نے یہ قیمت رکھی ہے اسنے میری آزادی کی؟"اس کی انا کو سخت ٹھیس پہنچی تھی۔

"نہیں زمل یہ تو ہم لوگوں نے۔۔"

"یہ شادی آپ سب نے زبردستی مجھ پر مسلط کی تھی اما۔۔اس بار میں کسی کی نہیں اپنے دل کی سنوں گی۔۔۔"ماہین کی بات اسنے پھُرتی سے کاٹی تھی۔

"زمل۔۔"ماہین کو لگا تھا کہ وہ ہمیشہ کی طرح اس کا غصہ پر سکون کر دے گی مگر آج اسکے تیور باپ کی طرح کسی کے قابو نہ آنے والی حد تک خطرناک تھے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"آزادی مبارک ہو۔۔"وہ حوالات سے باہر آیا تو زمل ابھی ابھی معافی نامے پر دستخط کر کے ہٹی تھی۔اسے اپنے پیچھے موجود پا کر زمل کے چہرے پر تیکھی اور معنی خیز مسکراہٹ در آئی تھی۔

"تمہیں بھی۔۔"اسے یہ مسکراہٹ ذوردار طمانچے کے مترادف لگی۔

"تمہیں خود سے گھن نہیں آتی حمزہ؟یعنی کوئی اتنا کیسے گر سکتا ہے؟مجھ سے شادی مجھے مارنے کے لئے کی اور طلاق میری معافی کے لئے۔۔کوئی سیلف رسپیکٹ ہے تمہارے اندر بلکہ نہیں ہاشم بخاری کے

Posted On Kitab Nagri

خون کا شرم یا غیرت سے کیا واسطہ۔۔"پولیس اسٹیشن میں موجود عملہ بھی اس سناٹے میں زمل کی زہر میں گندھے الفاظ سن رہا تھا۔

"میں بس تمہیں آزاد۔۔"وہ اب بھی سر مکمل طور پر جھکائے ہوئے تھا۔

"تمہاری اوقات ہے مجھے آزاد کرنے کی؟تم بس مجھے برباد کر سکتے تھے وہ تم نے کر دیا۔۔"وہ پوری قوت سے غرائی تھی۔

"زمل۔۔"حمزہ کو لگا تھا کہ یہ نفرت اسے زندہ زمین میں گاڑھ رہی ہے۔

"آج کے بعد مجھے اس شہر میں نظر مت آنا۔۔یہی تمہاری آزادی کی قیمت ہے۔۔۔"معافی نامہ اس کے منہ پر مارتی وہ جانے کے لئے مڑی تھی۔

"آپی جان۔۔۔"دروازے سے اندر آتے حیدر نے بہن کی آنکھوں میں انگارے دہکتے دیکھے تھے۔

"چلو حیدر۔۔۔میں آئندہ اس درندے کا مکروہ چہرہ بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔"اسکا ہاتھ تھامے وہ تیز تیز قدموں کے ساتھ وہاں سے نکلی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تھینکس زمل۔۔مجھے معاف نہ کر کے تم نے مجھے زندگی کی سب سے بڑی سزا دی ہے۔۔"جھک کر معافی نامہ اٹھاتے حمزہ نے اسے اپنی دسترس سے بہت دور جاتے دیکھا تھا۔وہ اپنا کتنا بڑا نقصان کر چکا تھا اس کا اندازہ ہر گزرتا دن اسے کروا رہا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تو کیا ساری عمر یونہی رہو گی تم؟"سعید کو جیسے ہی اس کے انکار کا پتہ چلا تھا وہ سیدھا شاہ ولا آدھمکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی۔۔"وہ اسی طرح تحمل سے جوابدہ ہوئی تھی۔

"زمل ہم تمہاری خوشی دیکھنا چاہتے ہیں۔۔"جہانگیر شاہ نے نرمی سے سمجھایا تھا۔

"میں یونہی خوشی ہوں گرینڈ پا۔۔"اسکی وہی ضد قائم تھی۔

"تم اس گھٹیا شخص کا نام اپنے نام سے جوڑنا چاہتی ہو؟ بتاو۔۔"سعید غصے سے بپھرا تھا۔

"آپ نے جب اپنی مرضی کی تھی تو مجھ سے مشہورہ کیا تھا؟ثناء سے منگنی توڑ کر کون سا میڈل ملا آپ کو؟"وہ بھی بدلحاظی پر اتر آئی۔

"یہاں بات تمہاری ہو رہی ہے زمل۔۔"سعید نے دونوں ہاتھوں سے اپنی چوڑی پیشانی رگڑی تھی۔

"آپ ثناء سے نکاح کر لیں۔۔میں حمزہ سے طلاق لے لوں گی۔"اسنے شرط رکھ دی تھی۔

"تم مجھے یوں بلیک میل نہیں کر سکتی۔۔"

"اسے صرف میری دھمکی مت سمجھیے گا۔۔"اسکی انوکھی فرمائش پر سعید سمیت سب لوگ ہی سر پکڑ کر رہ گئے تھے۔یہ بات طے تھی کہ جو وہ کہتی وہی ہو کر رہتا تو اب یہ طلاق بھی سعید اور ثناء کے نکاح کی صورت میں ہی ممکن تھی۔

حمزہ رہائی کے بعد شاہ ولا جانا چاہتا تھا۔سب لوگوں سے اپنے پر منفی عمل کی معافی مانگنا چاہتا تھا مگر وہاں موجود دشمنِ جان سے سامنے کا خوف آڑھے آرہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ اب ان بھوری آنکھوں میں اپنے لئے مزید نفرت دیکھی تو وہیں جان کی بازی ہار جائے گا۔ردا اور ثناء نے بھی شرمندگی کے مارے خود

Posted On Kitab Nagri

شاہ ولا سے بخاری پیلس رہائش اختیار کرلی تھی۔بیٹے اور مرحوم شوہر کی اس گھر کو اجاڑنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کے باوجود شاہ خاندان کا خلوص ان ماں بیٹی کے لئے ایک فیصد کم نہ ہوا تھا اس پر زمل کا حمزہ کو معاف کر دینا ایک ایسا احسان تھا جسے ان تینوں کو ساری عمر اپنے کندھوں پر اٹھانا تھا۔

"گھن آتی ہے مجھے خود سے کہ میں آپ کی بہن ہوں۔۔"حمزہ سے سامنا ہوتے ہی ثناء لعن طعن کرتی کمرے میں جا بند ہوئی تھی۔

"مام ہم اب یہاں نہیں رہیں گے۔۔"حمزہ صوفے پر بیٹھی ماں کے قدموں میں پنجوں کے بل آ بیٹھا تھا۔

"تم دفع ہو جاو یہاں سے حمزہ۔۔۔ہاشم کی طرح تم بھی ہمارے لئے مر چکے ہو۔۔"ردا نے اپنے ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑوائے تھے۔

"میں نے بہت غلطیاں۔۔"اس کا سر ویسے ہی جھکا تھا۔

"غلطیاں نہیں گناہ کئے ہیں تم نے حمزہ بخاری۔۔ایک بات یاد رکھنا زمل کے ساتھ کئے گئے ظلم کے لئے ہم تمہیں کبھی معاف نہیں کریں گے۔۔"اسے وہیں شکستہ حالت میں چھوڑتی ردا بھی ادھر سے اٹھ گئی تھی۔

"مام ثناء۔۔"چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے وہ کالین پر بیٹھا رونے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا دل صبح سے ہی اداس ہو رہا تھا۔گاڑی لئے وہ چپ چاپ گھر سے نکل گئی تھی۔کچھ دیر اس ماحول سے دور وہ ذہنی سکون تلاش کر رہی تھی۔دل کیا کہ ماہین منزل چکر لگا آئے۔وہاں ماہین اور حیدر کے کمرے میں ماں باپ کے علاوہ ان دونوں بہنوں کے بچپن کی بھی بہت سی خوبصورت یادیں کمرے کی دیواروں کو سجائے ہوئے تھیں۔وہاں اسے مرحوم ابا کی موجودگی کا احساس بھی ہوتا تھا۔

گھر میں قدم رکھتے ہی اسے احساس ہوا تھا کہ یہاں کئیں مہینوں سے صفائی تک نہیں کروائی گئی۔اپنی نگرانی میں وہ ہمیشہ ماہین منزل کو چمکا کر رکھتی تھی۔کونہ کونہ ہر وقت صاف ستھرا رہتا تھا۔

"حمزہ۔۔"کھانے کے میز سے اسنے تیسری آواز لگائی تھی۔

"آگیا میری آقی۔۔"بریانی کی پلیٹ لئے وہ ننگے پاوں کچن سے دوڑا تھا۔

"اتنی دیر لگتی ہے؟"اسنے سامنے دھواں اڑاری بریانی کی پلیٹ رکھی تو وہ بخریلے پن سے بولی۔

"چکھ کر بتاو۔۔"چمچ بھر کر پھونک سے ٹھنڈا کرتے اسنے زمل کے منہ کو بریانی سے بھرا تھا۔

"واہ میرے شیر واہ۔۔"اسنے پوری قوت سے حمزہ کی پشت پر دو مکے مارے تو گرتے گرتے بچا تھا۔آج کئین مہینوں بعد بھی وہ مناظر اسکی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کیطرح چلنے لگے تھے۔

"زمل میں گر جاوں گا یار۔۔"تھوڑا آگے چلتے اسکی نظر گھر کی چھت کے کونے پر بنے جالوں پر گئی تو وہ دن یاد آیا جب حمزہ کو سیڑھی پر چڑھائے وہ چھت کا کونہ کونہ صاف کروا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"چپ چاپ صاف کرو۔۔گھر کی صفائی کا کوئی خاص خیال ہی نہیں تمہیں۔۔"اسنے سیڑھی چھوڑتے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے تو توازن بگڑنے کے باعث وہ خاصی بلندی سے فرش پر دھرام سے گرا تھا۔

"آوچ۔۔"اسکے پاوں میں موچ آنے کے ساتھ ساتھ سر سیدھا صوفے کے کونے سے جالگا تھا۔

"زندہ ہو یا میں بیوہ ہو گئی؟"اس کو سر پکڑ کر بیہوش ہوتا دیکھ وہ بھی برابر میں آ بیٹھی تھی۔

"تمہیں مار کر مروں گا مسز حمزہ بخاری۔۔"اپنا سر رگڑتے وہ تاذہ دم ہوا تھا۔

"میں بھی سوچوں میرے اتنے اچھے نصیب کہاں!"اسنے سرد آہ میں حسرت اڑائی تھی۔

"اب اٹھاو۔۔پاوں ٹوٹ گیا میرا۔۔"اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔

"ایک منٹ۔۔"اس نے سہارا دے کر مجازی خدا کو صوفے پر بیٹھایا تھا۔

"آوچ۔۔"دایاں پاوں پکڑے وہ درد سے تڑپا تھا۔

"تم اس لائق بھی نہیں ہو حمزہ بخاری کہ تمہیں یاد کیا جائے۔۔۔"دونوں سر خ پڑتے گالوں کو رگڑتی وہ وہیں سے واپس باہر چلی گئی تھی۔اسے اندازہ تھا کہ یہاں ہر کونے میں اس انسان سے جڑی کتنی بے شمار یادیں اسے پل پل تڑپائیں گی۔

"مام میں کل یہاں سے بہت دور چلا جاوں گا۔۔۔کبھی آپ کو اپنی شکل تک نہیں دکھاوں گا۔۔۔پلیز ایک بار میری طرف دیکھ ہی لیں۔۔"ان دونوں کی بے رخی سے ہار مان کر حمزہ نے یہی فیصلہ کر لیا تھا کہ

Posted On Kitab Nagri

وہ لاہور شہر ہی چھوڑ دے گا۔ہاشم اتنا چھوڑ کر اس دنیا سے گیا تھا کہ اس کی آنے والی سات نسلیں بھی ایک پر آسائش زندگی گزار سکتی تھیں لہٰذہ حمزہ کا ہونا نہ ہونا یہاں بے معنی تھا۔اس کے یہاں سے جانے کی بات پر بھی ردانے کوئی خاص رد عمل ظاہر نہ کیا تھا مگر جانے سے پہلے وہ ایک دفعہ ماہین سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔

"حمزہ بخاری۔۔"اسے دہلیز عبور کرتا دیکھ کر حیدر آگ بگولہ ہوا تھا۔

"ممانی جان سے ملنا ہے مجھے۔۔"اس نے یہاں آنے کا مقصد بتایا تھا۔

"دفع ہو جاو یہاں سے۔۔"حیدر بد تمیزی سے چیخا تھا۔

"میں بس ان سے معافی۔۔"

"زمل نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو قیامت برپا کر دے گی حمزہ۔۔" جہانگیر شاہ ڈرے سہمے انداز میں بولے تھے۔

"ناناجان میں نے بس ممانی جان سے بات کرنی ہے۔۔معافی مانگنی ہے۔۔"اس نے وہی بات دہرائی تھی۔

"معاف تو تم ہمیں کر دو حمزہ بخاری۔۔کتنے ڈھیٹ انسان ہو تم۔۔اتنا سب ہو جانے کے بعد بھی یہاں منہ اٹھا کر چلے آئے۔۔"حیدر نے اسے دھکا دے کر کہا تو وہ گرتے گرتے بچا تھا۔

"حمزہ چلے جاو یہاں سے۔۔"وہاں آتی رعنا جہانگیر نے بھی کوئی دوسری بات نہ کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیوں آیا یہاں؟"سیڑھیوں سے نیچے آتی زمل اس کو دیکھتے ہی سیخ پا ہوئی تھی۔

"زمل میں ممانی جان۔۔"

"اپنی گندی زبان سے نام مت لینا میری اماکا۔۔دفع ہو جاو میرے گھر سے۔۔"شاہ ولا اس کی گرجدار آواز سے لرز اٹھا تو حمزہ بھی شرمندگی سے سر جھکائے ہارے ہوئے انداز میں ماہین سے معذرت کا ارادہ ترک کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔اب انکار زمل نے کیا تھا تو کسی بھی گنجائش کی امید لگانا حماقت تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تمہاری خالہ سعید کے لئے تمہارا ہاتھ مانگ رہی ہیں۔۔"رات کو لیٹتے وقت ماہین نے اس کی ساری نیند اڑن چھو کروائی تھی۔

"وہ ہوش میں ہیں؟میں اب بھی حمزہ کے نکاح میں ہوں۔۔"اسے سمین کی حماقت پر افسوس ہوا تھا۔

"ہمیشہ تو نہیں رہو گی نا۔۔"

"ایس پی صاحب کو میں نے ہمیشہ اپنا اچھا دوست اور بڑا بھائی سمجھا ہے۔۔مجھے افسوس ہو رہا ہے خالہ کی سوچ پر۔۔ایک بات ان لوگوں کو سمجھا دیں کہ اگر ثناء کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی تو میرا ان لوگوں سے ہر واسطہ ختم ہو جائے گا۔"اس کا سپاٹ انداز ماہین کی توقع کے عین مطابق تھا۔

"سعید کی خوشی۔۔"

"وہ بس مجھ پر احسان کرنا چاہتے ہیں۔۔انہیں لگتا ہے کہ۔۔"وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ ہمیشہ کی طرح سعید اس کی بہتری کے لئے خود کو قربان کرنے کا ارادہ کر بیٹھا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔"

"امامیں نے حمزہ سے محبت کر کے بھی دیکھ لی ہے اور شادی کر کے بھی۔۔۔اس نے مجھے اس حرف سے ہی اتنا بیزار کر دیا ہے کہ مجھے خود سے جڑے رشتوں سے خوف آنے لگا ہے۔۔"آج بہت دنوں بعد اس نے ماں سے دکھ سکھ بانٹے تھے۔

"تم اب بھی حمزہ سے؟"ماہین نے حیرانی سے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔

"وہ انسان میرے حواسوں پر سوار رہتا ہے بری طرح۔۔اس سے نفرت کرتی ہوں مگر اسے نقصان پہنچا نہ سکتی کیونکہ وہ پھپھو اور ثناء کا واحد سہارا ہے۔۔اسے مجھ پر رحم نہیں آیا لیکن میں اس کی طرح ظالم نہیں ہوں۔۔"اس کی بے بسی لب و لہجے سے صاف ظاہر ہو رہی تھی۔وہ جتنا خود کو مضبوط ظاہر کرتی ماں کی نظر نے اس کی ذات میں پوشیدہ ہر غم تلاش کر لیا تھا۔

آج شام وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لاہور شہر کو خیر آباد کہنے جا رہا تھا۔ماضی کی غلطیوں کی اس سے بدترین سزا اور کیا ہو سکتی تھی کہ اپنوں کے ہوتے ہوئے اسے آنے والی پوری زندگی تنہائی اور گمنامی کے ہمراہ گزارنی تھی۔دل کو اگر کچھ چبھ رہا تھا تو اس کے نام سے جڑا زمل کا نام تھا۔وہ کہاں اس لائق تھا کہ اس کے نام سے اپنا نام جوڑے رکھتا۔وہ آخری بار یہی سوچ کر شاہ ولا گیا تھا کہ ماہین کے پاوں پکڑ کر معافی مانگنے کے بعد زمل کو بھی اس رشتے سے آزادی بخش دے گا۔

"ممانی جان۔۔"ماہین کمرے میں آئی وہ پہلے سے وہاں موجود تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ۔۔"وہ اسے دیکھ کر چونکی تھی کہ کیسے سب کی نظروں سے بچتا بچاتا وہ بالکنی کے ذریعے اس کے کمرے تک پہنچا تھا۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔" گھٹوں کے بل ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے وہ سر جھکائے ہوا تھا۔

"تمہاری کس کس درندگی کے لئے معاف کروں تمہیں۔۔بتاو۔۔میری بیٹی کو تم نے بے حس۔۔۔زندہ لاش بنا دیا ہے۔اب اس گھر میں ساری زندگی کوئی خوشی لوٹ کر نہیں آئے گی تمہاری وجہ سے۔۔"ماہین نفی میں سر ہلاتی دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

"میں نے یہ سب ڈیڈ کے دھوکے میں آکر۔۔"وہ واپس قدموں پر کھڑا ہوا تھا۔

"زمل نے محبت کی تھی تم سے۔۔اعتبار کیا تھا تم پر حمزہ۔۔وہ دوبارہ کبھی کسی سے محبت یا کسی کا اعتبار نہیں کرے گی، صرف تمہاری وجہ سے۔۔کیونکہ ان سب کے باوجود وہ آج بھی تم سے نفرت نہیں کر پا رہی۔۔"اسنے آہیں بھرتے ہوئے بیٹی کے دکھ بیان کئے تھے۔

"وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے ممانی جان کیونکہ میں اس کی محبت کے لائق نہیں ہوں۔۔"آنکھوں سے بہتے گرم سیال نے اسکے دونوں گال بھگو دیے تھے۔

"اسے میں اس سے زیادہ جانتی ہوں حمزہ وہ اولاد ہے میری۔۔اسنے تم سے وقتی دل لگی نہیں کی تھی۔۔نہ تمہاری طرح اس کی نیت میں کوئی کھوٹ تھا۔۔"ماہین کی باتیں اسے ندامت کی بھٹی میں جلا کر راکھ کر رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کیا کروں ممانی جان۔۔میں نے سب کچھ اتنا الجھا دیا ہے کہ چاہ کر بھی کچھ سدھار نہیں سکتا۔۔"اس کے دونوں ہاتھ تھام کر آنکھوں سے لگائے وہ خود بھی ہچکیاں بھر رہا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"دوبارہ یہ گھٹیا حرکت مت کیجیے گا۔۔"رشتے والی بات کا سنتے ہی وہ خالہ کے گھر آکر سعید کو بے دریغ سنا گئی تھی۔

"زمل۔۔"

"مر گئی زمل آپ کے لئے اور آپ زمل کے لئے۔۔"اس نے غراتے ہوئے سعید کو خاموش کروایا تھا۔

"میں ثناء۔۔"

"اگر آپ نے ثناء سے اپنا رشتہ توڑا سعید تو میرا مرا منہ دیکھیں گے۔۔آج شام خالہ کے ساتھ گھر آئیں اور شادی کی تاریخ طے کریں ورنہ۔۔"اسنے سعید کی بات کاٹتے ہی نیا حکم سنایا تھا۔

"ورنہ۔۔"

"میری شکل دیکھنے کو ترس جائیں گے آپ سب۔۔میں خود کو بہت دور کردوں گی آپ سب سے۔۔اور اسے میری دھمکی مت سمجھیے گا۔۔"اسکا وہی اٹل انداز تھا جس سے سعید بھی خوف کھاتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔تمہاری خوشی اسی میں ہے تو میں تیار ہوں۔"اسنے دو منٹ سوچنے کے بعد حامی بھر لی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سعید کے حامی بھرتے ہی تینوں خاندانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔یہی طے ہوا تھا کہ دونوں بھائیوں کی شادی ایک دن ہی کر دی جائے گی۔ سمین ایک نہیں دو دو بیٹوں کے دن طے کرنے آج شاہ ولا آرہی تھی۔

"تمہارے منگیتر کو آزاد کروا تو دیا ہے۔۔اب اور کیا چاہتی ہو مجھ سے؟"اقدس کے بے حد اصرار پر وہ اس سے ملنے کے لئے راضی ہوئی تھی۔وہ عجلت میں ہی شاہ ولا آئی تھی اور اندر آنے کی بجائے باہر لان میں ہی بیٹھی تھی۔

"میں آج یہ ملک چھوڑ کر جا رہی ہوں زمل۔۔"زمل کو دیکھتے ہی وہ کرسی سے اٹھی تھی۔

"حمزہ کے ساتھ؟"اسکے انداز سے حسد اور جلن صاف جھلک رہی تھی۔

"وہ تو کبھی میرے ساتھ تھا ہی نہیں۔۔نہ تب جب ہاشم انکل نے ہماری منگنی کروائی تھی اور نہ تب جب وہ تمہارے لئے مجھ سے نکاح کرنے پر راضی ہوا تھا۔۔حمزہ کی میرے ڈیڈ سے ڈیل ہوئی تھی کہ اگر وہ ہاشم انکل کے خلاف گواہی دیں گے تو حمزہ مجھ سے نکاح کرے گا۔۔"اس نے وقفے وقفے سے ہر راز فاش کیا تھا۔

"مطلب؟"

"وہ تمہارے ڈیڈ کا کیس پھر سے کھلوانا چاہتا تھا۔۔یہ بات تمہارا کزن سعید بھی جانتا ہے مگر شائد اس نے تمہیں نہیں بتایا۔۔میں نے حمزہ کو بہت چاہا ہے زمل اس کے لئے جان تک دینے کی کوشش کی مگر وہ

Posted On Kitab Nagri

میرا تو کیا کبھی کسی کا ہو ہی نہیں سکتا۔۔جو مقام وہ تمہیں دے چکا ہے۔۔وہ کسی اور کا مقدر بن ہی نہیں سکتا۔۔ڈیڈ کے کارناموں کے باعث ہماری جو بدنامی ہوئی ہے۔۔مام اور بھائی نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ ہم ابراڈ چلے جائیں۔میں بس جانے سے پہلے تمہیں یہ سچ بتانا چاہتی تھی کہ میں کبھی حمزہ بخاری کا انتخاب تھی ہی نہیں۔۔اس کا انتخاب اس کی محبت بننا صرف تمہاری قسمت میں تھا مگر جو دھوکہ دہی اس نے تمہارے ساتھ کی شائد وہ بھی ناقابلِ معافی ہے لیکن کوشش کرنا کہ اسے موقع بھلے مت دو معاف ضرور کر دینا۔۔"وہ تو اپنا دل ہلکا کرتی وہاں سے چلی گئی تھی مگر زمل حیدر کو اپنا وجود کسی بھاری بوجھ تلے دبا محسوس ہونے لگا تھا۔

"آپ کو تو اب بھابھی بلاتے بھی شرم آتی ہے۔۔بھائی نے اس قابل ہی نہیں چھوڑا۔۔۔"ثناء تیار ہو کر اس کے کمرے میں شکریہ ادا کرنے آئی تو وہ دوپہر والی باتوں کے بارے میں سوچتے ہوئے ہی گم صم کھڑی تھی۔

"اس کا نام مت لیا کرو ثناء۔۔"حمزہ کا ذکر آتے ہی اس کا دل بھرنے لگتا تھا۔

"سوری۔۔"

"تم اور امل میرے لئے ایک جیسی ہو۔۔بس تم دونوں اپنے گھر کی ہو جاو گی تو اماو غیرہ کو لے کر لمبی چھٹی پر جاوں گی۔۔تنگ آگئی ہوں روز روز کے تماشوں سے۔۔۔مجھے بھی کچھ آرام چاہیئے یار۔۔"اسکا لہجہ تھکن سے لبریز تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیاسعید دل سے راضی ہیں یا۔۔"

"وہ دل سے راضی ہے کیونکہ ان سب میں تم بھی مجھ جتنی ہی بے گناہ ہو۔۔"زمل نے اسکے سب تحفظات دور کئے تھے۔

"آپی جان یہ ٹھیک ہے؟"امل بھاری کام والی فراق لئے وہاں مشہورہ لینے آئی تھی۔

"اسکی اکسایٹمنٹ دیکھو ذرا۔۔"امل کی خوشی پر وہ اپنا ہر دکھ بھلا گئی تھی۔

"آپ دونوں کی طرح بور نگ نہیں ہوں۔۔"اسنے منہ آڑھا ٹیڑھا کیا تھا۔

شام میں شاہ ولا بہت عرصے بعد کسی خوشی سے جھوم سا گیا تھا۔ سمین شادی کی تاریخ لینے دونوں بیٹوں کے ہمراہ وہاں پہنچی تھی۔گھر کے سب افراد اس وقت مرکزی ہال میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

"حمزہ۔۔"اسے تیز تیز قدم اٹھا کر اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ صوفے سے اٹھی تھی۔

"کوئی آگے نہیں آئے گا۔۔چلو میرے ساتھ۔۔"کسی کے کچھ بھی کرنے سے قبل بائیں ہاتھ سے اس کا بازو تھامے حمزہ نے وہاں سب پر ریوالور تان کر دھمکی دی تھی۔

"حمزہ۔۔"سعید اس کی طرف لپکا تھا۔

"سعید دور رہنا۔۔"حمزہ نے اسکے سینے کا نشانہ بناتے ہوئے ریوالور لوڈ کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ تم یہ۔۔"معید تیزی سے اس پر جھپٹا تو زمل کا بازو چھوڑتے اسنے معید کو بائیں بازو کے شکنجے میں دبوچے ریوالور اس کے سر پر رکھی تھی۔

"حمز بھائی۔۔"اپنے سہاگ کو خطرے میں دیکھتے ہی امل کی ہوائیاں اڑی تھیں۔

"چلو زمل ورنہ میں معید کو مار دوں گا۔۔"اس نے اس بار زمل کو دھمکی دی تھی۔

"حمزہ معید کو چھوڑ دو۔۔"وہ ملتجی ہوئی تھی۔

"چلو میرے ساتھ۔۔"وہ اس بار دھاڑا تھا۔معید پر ریوالور تانے وہ باہر تک پہنچا تھا تو زمل بھی اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔زمل کو گاڑی کی اگلی نشست پر بیٹھاتے ہوئے اسنے مرکزی دروازہ کھلوایا تھا۔سب لوگ بھی ان کے پیچھے پیچھے باہر تک آئے تھے۔

"اگر کسی نے بھی مجھے روکنے کی کوشش کی تو میں پہلے زمل کو ختم کر دوں گا پھر اپنے آپ کو۔۔"معید کو دور ہٹکتے اسنے گاڑی میں بیٹھتے ساتھ زمل پر ریوالور تانی تھی اور تیز رفتاری سے گاڑی بھگاتا نکل گیا تھا۔

"یہ کہاں لے گیا ہے زمل کو؟"معید فرش سے اٹھتا سعید کی طرف دوڑا تھا۔سب کچھ اتنی جلدی میں ہوا تھا کہ سب ہی حواس باختہ وہاں پتھر بنے کھڑے تھے۔

"حمزہ چھوڑو مجھے۔۔"اس کی کسی بھی مزاحمت سے قبل حمزہ نے کلوروفوم والا رومال منہ پر رکھتے ہی اسکے ہوش گل کئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"اب تم میرے ساتھ رہو گی زمل کیونکہ میری طرح تم بھی مجھ سے بہت محبت کرتی ہو۔۔"اسے نشست سے ٹیک لگوا کر سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے حمزہ نے گاڑی کی رفتار خطرناک حد تک بڑھائی تھی۔ سعید نے ہر جگہ وقت رہتے ناکہ بندی کروادی تھی تاکہ وہ زمل کو لے کر لاہور کی حدود سے باہر نہ نکل سکے۔ہر معاملہ وہ اپنی نگرانی میں خود دیکھ رہا تھا۔حمزہ کے گزشتہ منفی اعمال کے بعد اب زمل کو اغواہ کرنے کا جرم اس کے غصے کو اشتعال میں بدل رہا تھا۔

"آپ کے بیٹے میں انسانیت نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں؟"وہ رات گئے واپس شاہ ولا پہنچا تو ردا کا سامنا ہوتے ہی ہر لحاظ بھلا بیٹھا تھا۔

"سعید کچھ کرو بیٹے۔۔"رعنا جہانگیر کو پوتی کی فکر ستا رہی تھی۔

"سعید بھائی وہ کہاں لے جا سکتا ہے آپی جان کو!"امل کی حالت بھی خوف سے غیر ہوئی تھی۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔"سب کے سوالوں سے بچنے کے لئے موبائل پر متوجہ ہوتا وہ واپس باہر چلا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے لئے وہ کہیں اور جانے کی بجائے حیدر جہانگیر کے فارم ہاوس ہی چلا آیا تھا۔اسے یقین تھا کہ یہ جگہ ایس پی سعید ابراہیم کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گی۔وہ ابھی بھی نیم بیہوشی کے عالم میں ہی تھی۔

"آئی ایم سوری زمل۔۔ہماری خوشی کے لئے یہ ضروری تھا۔۔تمہاری خوشی کے لئے۔۔سب کی خوشی کے لئے۔۔"اسے بازوؤں میں اٹھائے وہ کمرے میں پہنچا اور بیڈ پر لٹا کر اس کے چہرے کو بغور دیکھنے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ دور رہو مجھ سے۔۔"کسی کی سانسوں کی تپش کو چہرے پر محسوس کرتے ہوئے اسنے جیسے ہی آنکھیں کھولیں تو حمزہ تقریباًاس کے چہرے پر جھکا ہوا تھا۔

"اچھاائی ایم سوری۔۔"اس کے بیٹھتے ساتھ ہی وہ بھی شرمندگی سے پیچھے ہٹا تھا۔

"کہاں لے آئے ہو تم مجھے؟"اس نے گردونواح نظر گھمائی تو جگہ بالکل اجنبی لگی تھی

"سب سے دوراور اپنے پاس۔۔"اس کے قریب ہو کر بیٹھتے وہ خمار آلود آواز میں بولا تھا۔

"مجھے بخش دو حمزہ بخاری۔۔کیوں میری آزمائشوں میں اضافہ کر رہے ہو؟"اسنے تنگ آکر اپنے سر کے بال نوچے تھے۔

"میں محبت کرتا ہوں تم سے زمل۔۔اور تم بھی۔"وہ نرمی سے بولا تھا۔

"نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔۔"وہ جواباً غرائی تھی۔

"جھوٹ۔۔"

"جھوٹ نہیں سچ ہے یہ۔۔جانے دو مجھے یہاں سے۔۔"اس نے پھنکارتے ہوئے کمرہ سر پر اٹھایا تھا۔

"نہیں۔۔تم جب تک یہ مان نہیں جاتی کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔۔میں تمہیں نہیں جانے دوں گا۔۔"وہ اس لمحے زمل کو پاگل ذہنی مریض لگا تھا۔

"حمزہ سعید تمہیں جان سے مار دے گا۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"وہ ہوتا کون ہے ہمارے درمیان آنے والا؟"بیوی کے منہ سے غیر انسان کی دی جانے والی دھمکی نے اس کی غیرت کو سرِ بازار پچھاڑا تھا۔

"تم ہوتے کون ہو مجھے یہاں لانے والے؟"اسنے دوبدو جواب کی بجایے سوال کیا۔

"شوہر ہوں تمہارا کوئی خالہ کا بیٹا نہیں۔۔تم فریش ہو جاو۔۔میں کھانا لے کر آتا ہوں۔۔"بیڈ سے اٹھتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ زمل کی نظر دیوار پر لگی گھڑی پر گئی جو رات سے دو بجا رہی تھی۔اگر یہاں اسکی جان عذاب میں پھنسی تھی تو وہاں ماہین انگاروں پر لوٹ رہی تھی۔

"حمزہ سے بات ہوئی تمہاری معید۔۔"وہ یہ قدم تو اٹھا چکی تھی مگر زمل کے رد عمل کا خوف جان کھا رہا تھا۔

"جی۔۔"معید مطمعین تھا۔

"مام آپی جان کو پتہ چلا کہ یہ ہم تینوں کا پلان ہے تو!"ماں کے پیچھے پیچھے معید کے کمرے میں آتے ہوئے امل نے دروازہ بند کیا تھا۔

"نہیں پتہ چلے گا۔۔۔بس حمزہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔۔"ماہین پر امید ہوئی تھی۔

"وہ نفرت کرتی ہیں اس انسان سے۔۔"امل کا لہجہ بھی تلخ پڑ گیا تھا۔

"نہیں کرتی۔۔"ماہین نے یکدم اسکی بات کاٹ دی تھی۔

"مام۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تم اسکی ماں نہیں ہو۔۔میں ہوں۔۔اسکا دل پڑھ کر ہی میں نے یہ قدم اٹھایا ہے۔۔"اسکی پل پل بدلتی کیفیت دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ حقیقتاً اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے!

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"سعید بیٹے کچھ پتہ چلا؟"وہ فجر کے وقت واپس شاہ ولا پہنچا تو ہال میں بیٹھی ردا نے فکر سے دریافت کیا۔

"آپ کا بیٹا جہاں ملا۔۔وہیں انکاونٹر کر دوں گا اس کا۔۔یاد رکھیے گا۔۔"اسنے سیدھی سیدھی دھمکی دی تھی۔

"حمزہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا سعید۔۔"ردا کو یقین تھا کہ ماضی میں کئے گئے مظالم کے بعد بیٹا اب راہ راست پر آگیا ہے۔

"بھائی محبت کرتے ہیں ان سے۔۔"ثناء بھی بھائی کی حمایت میں بول پڑی۔

"بھاڑ میں گیا وہ اور اس کی محبت۔۔"ان دونوں پر بھڑکتا وہ پاوں پٹک کر جہانگیر شاہ سے ضروری بات کرنے چل پڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حمزہ کھانے کی ٹرے لے کر کمرے میں پہنچا تو وہ ویسے ہی ساکت بیٹھی تھی۔کھانا اسکے سامنے رکھتے وہ آتش دان کی طرف متوجہ ہوا اور جیب سے لائٹر نکال کر آگ جلائی تھی۔شہر سے دور مقام ہونے کے باعث وہاں سردی بھی نسبتاً زیادہ تھی۔

"ٹھنڈ ہے۔۔۔پہن لو۔۔"واپس اسکے قریب بیٹھتے ہوئے حمزہ نے اپنی لیدر کی براون جیکٹ اسے اوڑھوائی اور کمبل اس کی ٹانگوں تک کروایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ ہم کہاں ہیں؟"

"ہم وہاں ہیں جہاں ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہیں آسکتا۔۔" کھانے کی ٹرے گود میں رکھے اسنے چپاتی کا نوالہ توڑا تھا۔

"مجھے جانے دو۔۔ گرینڈ پا اور حیدر پہلے ہی تم پر بہت غصہ ہیں۔۔" اسکی گیدر پھپھکیاں ابھی بھی جاری تھیں۔

"زمل تم جن سب کی دھمکیاں دے رہی ہو وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔تم بیوی ہو میری اور ہم اگر ساتھ ہیں تو کوئی جرم یا گناہ نہیں کر رہے۔۔تم کھاو نا۔۔" اس نے بہت سرسری انداز میں بات کہتے ساتھ نوالہ زمل کی طرف بڑھایا۔

"مجھے واپس چھوڑ کر آو حمزہ ابھی اسی وقت۔۔" اسکا ہاتھ خود سے دور کرتی وہ غصیلے پن سے بول اٹھی۔

"نہیں چھوڑ کر آوں گا۔۔چپ چاپ کھانا کھاو۔۔" اسے ایک نظر گھورتے ہوئے اسنے نوالہ خود نگل لیا تھا۔

"حمزہ۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔تم کھانا کھاو پھر ہم چلتے ہیں۔۔تمہیں تو بخار ہے زمل۔۔" بہلاتے ہوے اسکے ہاتھ کی پشت پر ہاتھ رکھتے ہی حمزہ کو اسکے وجود سے برامد ہوتی حرارت شدت سے محسوس ہوئی تھی۔

"دور رہو مجھ سے۔۔" اسکے گال اور ماتھا چھونے پر وہ تلملائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے پاس دوائی ہے شائد۔۔" کھانا وہیں رکھتا وہ اپنے سفری بیگ میں کچھ ٹٹولنے لگا تھا جو بالکل سامنے موجود صوفے پر پڑا تھا۔

"حمزہ میں ٹھیک ہوں۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔"زمل نے عقب سے کئیں دہائیاں دی مگر وہ اسی عمل میں مصروف رہا۔

"نہیں ہونا تم ٹھیک۔۔پہلے کھاو پلیز۔۔اچھا اس کے بعد میں تمہاری بات مانوں گا۔۔میری یہ بات مان لو زمل پلیز۔۔"مطلوبہ دوائی نکالتا وہ واپس اسکی طرف آیا تھا۔

"اما۔۔گرینڈ پا اور گرینی سب پریشان ہو رہے ہونگے۔۔تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہی میری بات۔۔"تنگ آکر بیڈ سے اٹھ کر وہ دروازے کی طرف دوڑی تھی خولا کڈ تھا۔

"دروازہ بند ہے۔۔اگر ٹوٹتا ہے تو کوشش کرلو۔۔تمہارا وہیر وکزن دروازہ توڑ کر نہیں آئے گا اور اگر آ بھی گیا تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔"بیڈ پر بیٹھے بیٹھے وہ اطمینان کا تاریخی مظاہرہ کر رہا تھا۔کئیں کوششوں کے بعد وہ واپس بیڈ پر چلی آئی تھی۔اتنی ٹھنڈ میں ننگے پاوں ٹائلز کے فرش پر کھڑے رہنے کے باعث اسے نچلا دھر برف کی طرح جمتا محسوس ہونے لگا تھا۔وہ واپس بیڈ پر نہ لیٹتی تو ٹھنڈ سے قلفی کی طرح جم ہی جاتی۔

"سو جاو شاباش۔۔"اسے کمبل اوڑھتا دیکھ کر حمزہ نے کھانے یا دوائی کی ضد نہ کی تھی۔وہ جانتا تھا کہ اگر زمل حیدر انکار کر چکی ہے تو وہ انکار سو فیصد دائمی ہے جس میں ترمیم یا تردید کا عنصر غیر موجود ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ۔۔"وہ ایک ہی بات دہرا دہرا کر تھکنے لگی تھی۔

"زمل تمہیں آرام کی ضرورت ہے نا۔۔آرام کرو میں یہیں ہوں تمہارے پاس۔۔"اسکا پر خلوص انداز کبھی زمل کی روح کو سرشار کر دیتا تھا مگر آج یہ اپنائیت کا مظاہرہ اسکے زخموں کو کرید کر ناسور بنا رہا تھا۔

"تم چاہتے کیا ہو؟"

"میں تمہیں ہر اس انسان سے دور کر دینا چاہتا ہوں جو ہمیں دور کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔۔تمہارا وہ ایس پی صاحب کیا سمجھتا ہے کہ وہ مجھے میری محبت سے دور کر دے گا۔۔میری زمل۔۔میری زندگی کو مجھ سے دور کر دے گا۔۔"سعید کا ذکر آتے ہی اسکے اعصاب تنے تھے۔

"جب اس زندگی کو مرنے کے لئے چھوڑ آئے تھے تب وہی مجھے بچانے والا تھا۔"زمل نے بلا جھجک اسے گہری ٹوک لگائی تھی۔

"جانتا ہوں اور ان سب کے لئے اس کا دل سے احسان مند بھی ہوں ورنہ کوئی حمزہ بخاری کے جیتے جی زمل حمزہ بخاری کے لئے رشتہ بھیجے اور میں اسے زندہ سلامت چھوڑ دوں۔۔اتنا بے غیرت نہیں ہوا میں۔۔"اسکی مسکراہٹ آج بھی ویسی ہی تھی۔ایک سرسری سی مسکان مقابل کا دل موہ لیا کرتی تھی۔

"یہ غیرت تب کہاں تھی جب تم نے مجھے مرنے کے لئے تڑپتا چھوڑ دیا تھا مسٹر حمزہ ہاشم بخاری؟"خود پر کیا جانے والا ہر جذباتی وار وہ ہنر مندی سے دھتکار رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں مانتا ہوں کہ مجھ سے غلطی نہیں گناہ ہوئے ہیں زمل لیکن یقین کرو میں نے وہ سب نادانی میں کیا تھا۔۔ تمہیں صرف ڈیڈ کی نیت پر شک تھا تو تم نے انکی زندگی عذاب کر دی تھی جبکہ مجھے تو بچپن سے یہ یقین دلوایا گیا کہ ماموں جان اور انکا خاندان ہماری خوشیوں کا قاتل ہے۔۔میں بہت چھوٹا تھا جب ڈیڈ کو ماموں جان نے جیل میں بند کروا دیا تھا۔۔میں، مام اور دادی جان ساری ساری رات ان کے لئے روتے تھے۔۔ مجھ سے مام نے یہ بات چھپانے کی کوشش کی مگر وہ اپنے آنسو نہیں چھپا سکیں۔۔دادی جان اسی غم میں چل بسیں۔۔ہم لاوارثوں کی طرح زندگی گزار رہے تھے۔۔تب مجھے ماموں جان سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔ڈیڈ جب رہا ہو کر آئے تو کئیں گھنٹوں تک مجھے اور اثناء کو خود میں سمیٹے سسکیاں بھرتے رہے۔۔میں تب صرف اسی کو سچ مانتا رہا جو وہ مجھے سناتے رہے۔۔انکا کانوں میں گھولا جانے والا زہر میری روح میں سرائیت کرتا گیا۔۔میں نے مام ڈیڈ کو ساری عمر لڑتے جھگڑتے دیکھا تھا زمل۔۔ساری ساری رات ڈیڈ ذہنی مریضوں کی طرح تمہاری مام کو یاد کرتے تھے۔۔روتے تھے۔۔انہوں نے مجھے یہی بتایا تھا کہ صرف پیسے کے لئے تمہاری مام نے انکے خلوص کو ٹھکرایا اور پھر بہت چالاقی سے ماموں کو اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر نہ صرف ماموں کو بیوقوف بنایا بلکہ ڈیڈ کو بھی ایکسپلایٹ۔۔" وہ اپنے دل کا سارا غبار اسکے گوش گزار کر رہا تھا۔

"جسٹ شٹ اپ حمزہ۔۔" ماں کے لئے ناقابل قبول بیانات اسکی روح کو چھلنی کرنے لگے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"انہوں نے مجھے یہ بھی کہا کہ تمہاری اما کے اپنے بہنوئی کے ساتھ بھی قابل اعتراض مراسم تھے اور ڈیڈ کے انکار پر تمہاری مام نے انکے ساتھ مل کر ماموں جان کو راستے سے ہٹا دیا تاکہ ڈیڈ کو جھوٹے مقدمے میں پھنسا سکے۔۔وہ مجھے یہی سبق پڑھاتے رہے کہ نانی جان کو بھی تمہاری اما نے ہی کہیں غائب کروایا تھا لیکن ڈیڈ کا اصلی چہرہ سامنے آنے کے بعد جب میں نے نانی جان سے تصدیق کی تو میں اپنی ہی نظروں میں گر گیا زمل۔۔تمہیں گنوا چکا تھا مگر تمہاری فیملی کو ڈیڈ کی سازشوں سے بچانے کے لئے ہر حد تک گیا۔۔میرے ہاتھ آج بھی اس باپ کے خون سے رنگے ہیں جس نے میری پیدائش پر شکرانے کے نوافل ادا کئے تھے۔۔انکی جان تھی مجھ میں اور میں نے انہیں کی جان لے لی۔۔مجھ جیسا بدنصیب کون ہو گا جسے اچھا بیٹا بننے کے لئے بدترین شوہر بننا پڑا اور اچھا شوہر بننے کے لئے اپنے ہی باپ کا قاتل۔۔شائد میرے نصیب میں سب رشتے ایک ساتھ نبھانے کا سکھ ہے ہی نہیں۔۔پھر بھی میں سب ٹھیک کرنا چاہتا ہوں مگر تمہاری یہ نفرت مجھے توڑ رہی ہے زمل۔۔"اپنے ہاتھوں کو خالی آنکھوں سے دیکھ کر وہ ان پر لگے باپ کے خون کے چھینٹے تلاش کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم نے مجھے برباد کر دیا ہے حمزہ۔۔تم سب ٹھیک بھی کر دو تو میری دھتکاری گئی محبت کا حساب کیسے دو گے۔۔تم نے میرا خلوص میرے منہ پر طمانچے کی طرح مار کر مجھے نہ جینے لائق چھوڑا ہے نہ مرنے کے قابل۔۔"اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے وہ ہچکیاں لیتے ہوئے سسک رہی تھی۔

"زمل مجھے ایک موقع۔۔"اسے خود سے لگاتے حمزہ بھی سسکیاں بھرنے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں ہے کوئی موقع میرے پاس مجھے بخش دو۔۔"اس کے سینے سے سر لگائے وہ دبی دبی آواز میں بولی تھی۔

"آئی ایم سوری زمل میں تمہیں رلانا نہیں چاہتا تھا۔۔میں جانتا ہوں میری وجہ سے تم بہت ٹوٹی ہو۔۔تم نے بہت کچھ برداشت کیا ہے لیکن یقین کرو جتنی محبت تم نے مجھ سے کی ہے اس سے کئیں زیادہ تم میرے لئے اہم ہو۔۔میری سانسوں کا سبب ہو تم زمل۔۔پلیز ایک موقع دو مجھے پلیز میں سب ٹھیک کردوں گا۔۔ہم دونوں ماضی کو بھلا کر نیا آغاز کریں گے مجھے بس ایک موقع دو صرف ایک موقع۔۔"وہ کتنی دیر دہائیاں دیتا رہا مگر ان دہائیوں کو ان سنا کرتی وہ بس اونچی آواز میں روتی چلی جا رہی تھی۔بہت دیر بعد اسے احساس ہوا تھا کہ اسے سینے میں منہ چھپائے وہ گہری نیند سو چکی ہے۔اسے واپس سرہانے پر لٹا کر حمزہ نے گردن تک اسے کمبل اوڑھوایا تھا اور خود وہیں اسکے برابر بیڈ سے ٹیک لگائے آنکھ لگ جانے تک اسکا ویران چہرہ دیکھتا جا رہا تھا۔اس کا بے رنگ چہرہ دیکھنے کا اسے پہلے دن سے اشتیاق تھا۔وہ جسے توڑنا چاہتا تھا آج اسکے ٹوٹے بکھرے وجود کی کرچیوں سے اسکا سراپا لہولہان ہو چکا تھا۔اسکے چہرے کی بے رونقی سے حمزہ بخاری کی زندگی کا ہر رنگ پھیکا پڑ چکا تھا۔

صبح اسکی آنکھ کھلی تو چہرہ زمل کے سر پر ڈھلکا پایا تھا۔رات اسے دیکھتے دیکھتے کب نیند آئی وہ یاد بھی کرنے کی کیفیت میں نہ تھا۔جھک کر اسکی پیشانی چومتے اسنے محسوس کیا تھا کہ زمل کا بخار اتر چکا ہے۔اس پر کمبل درست کرتا وہ ناشتہ بنانے کے لئے کمرے سے نکل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پروگریس رپورٹ چاہئے جناب۔۔"وہ ناشتہ بنانے باورچی خانے میں پہنچا ہی تھا کہ معید کی کال موصول ہوئی تھی۔

"نوپروگریس۔۔شائد میں ساری عمر بھی کوشش کروں تو اس کا دل پھر سے نہیں جیت سکتا۔"وہ پوری طرح ناامید تھا۔

"آنی جان نے بہت اعتماد سے اسے تمہارے ساتھ بھیجا ہے حمزہ۔۔"معید کو یہ مایوسی کھٹکی تھی۔

"ان کا اعتماد ہی میری ہمت ہے ورنہ جو نقصان میں نے زمل کا کیا ہے اسکے بعد اسکا سامنا بھی کرنے کی ہمت نہیں تھی مجھ میں۔۔"اسے بھی ماہین سے کیا وعدہ یاد آیا تھا۔

"حمزہ بھائی آپی جان کا بخار کم ہوا؟"اسی دوران امل کی آواز اسپیکر سے برامد ہوئی۔

"وہ بہتر ہے اب۔۔"کمرے کے باہر سے گزرتے سعید کو اسپیکر پر لگی کال سے آنے والی حمزہ کی آواز سنتے ہی شدید جھٹکا لگا تھا کہ اس کا اپنا بھائی ہی زمل کے اغواہ میں ملوث ہے۔

"تم لوگ اس حمزہ کے ساتھ ملے ہوئے ہو؟"اسکے کمرے میں داخل ہوتے ہی معید نے کال کاٹ دی تھی۔

"سعید بھائی۔۔"امل کا تو رنگ اسے دیکھتے ہی اڑا تھا۔

"شرم آنی چاہئے تمہیں۔۔۔کہاں ہے زمل؟"معید کو بے عزت کرتا وہ سوال گوہ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہے سعید بھائی آپ اسکی فکر کرنا چھوڑ دے تو بہتر ہوگا۔۔"معید نے بھی بدتمیزی سے ہی جواب دیا تھا۔

"معید۔۔"سعید نے ایک جست میں اسکی بٹن شرٹ کا کالر اپنی مٹھیوں میں دبوچا تھا۔

"کیا کررہے ہو تم دونوں؟"شور سن کر کمرے میں آتے جہانگیر شاہ بھائیوں کے دست و گریباں ہونے پر ٹھٹھکے تھے۔

"داداجان یہ جانتا ہے کہ حمزہ اسے کہاں لے کر گیا ہے۔۔۔یہ دونوں ملے ہوئے ہیں اسکے ساتھ۔۔"ان دونوں کی شکایت کرتا وہ جہانگیر شاہ کے پاس چل کر گیا تھا۔

"کیونکہ میں جانتا ہوں کہ زمل کی خوشی حمزہ کے ساتھ ہے۔۔میں آپ کی طرح خودغرض نہیں ہورہا۔۔"معید کی تیکھی باتیں بڑے بھائی کا صبر آزمارہی تھیں۔

"معید۔۔"اسکا ہاتھ اٹھا مگر راستے میں رک گیا تھا۔

"بس کردیں سعید بھائی۔۔آپ کیوں ان دونوں کے پیچھے سب ٹھیک ہونے نہیں دینا چاہتے۔۔مسلہ کیا ہے اپ کے ساتھ؟"امل بھی اسکی بے وجہ مداخلت پر پھٹ پڑی تھی جبکہ جہانگیر شاہ تو یہ ہی طے نہیں کرپارہے تھے کہ کون اس لمحے ٹھیک تھا اور کون غلط!

"مجھے بتاو کہاں ہے وہ!"مٹھیاں بھینچتے اسنے وہی سوال دہرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی آنکھ سورج کی کرنوں کے حصار میں کھلی تھی۔سرد موسم کی یہ دھوپ مرحم پر دوا کا کردار ادا کررہی تھی۔اسنے انگڑائی لیتے ہوئے ارد گرد نظر دوڑائی تو کمرہ بالکل خالی تھا۔

"گڈ مارننگ مسز حمزہ بخاری۔۔اٹھ جائیں اب۔۔تم رات میں روتے روتے سو گئی تھی اسلئے تمہیں جلدی اٹھانا مناسب نہیں لگا۔۔بخار ٹھیک ہے اب؟"دروازے سے اندر آتا حمزہ تروتازہ مزاج لئے اسکے پاس آکر ماتھے پر ہاتھ کی پشت رکھے اسکا بخار جانچ رہا تھا۔

"مجھے گھر جانا ہے حمزہ۔۔"اس سے خاصا دور ہٹتی وہ اپنے ہی غول میں محدود ہونے لگی تھی۔

"کیوں؟"

"تمہیں میری بات سمجھ کیوں نہیں آرہی؟"کل سے اب تک ایک ہی بات کرتے کرتے اسکا صبر بھی جواب دینے کو تھا۔

"سمجھنے کی ضرورت تمہیں ہے زمل۔۔دل پر ہاتھ رکھ کر کہو کہ کیا تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہو؟تمہاری خوشی مجھ سے علحدگی میں ہے؟"اسکا سوال بالکل سیدھا تھا مگر ایک ہی لمحے میں جواب دینے کی بجائے وہ دل و دماغ کی جنگ میں الجھ گئی تھی۔دل چیخ چیخ کر ناں کہہ رہا تھا اور دماغ دھاڑتے ہوئے ہاں کہہ رہا تھا۔

"ہاں۔۔"دل پر دماغ کو فوقیت دیتی وہ پر عزم ہوئی تھی۔

"پھر کھاؤ میری قسم کہ تمہیں رات کو پر سکون نیند نہیں آئی۔۔میری موجودگی نے تمہیں قرار نہیں بخشا!"اسکا ہاتھ اپنے سر پر رکھتا وہ اسکی مشکلیں بڑھا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔"اسنے فوراً اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا۔

"تم مجھ سے تو جھوٹ بول لو گی زمل مگر خود کو کب تک دھوکہ دو گی؟"بیڈ سے اترتے ہوئے حمزہ نے اسکی تشویش ذدہ کیفیت کا جائزہ لیا تھا۔

"تیار ہو جاو۔۔میں نے ناشتہ بنا دیا ہے۔۔"اسے ویسے ہی گم صم بیٹھا دیکھ کر وہ ہدایت دیتا کمرے سے نکل گیا تھا۔

وہ باتھ روم سے منہ ہاتھ دھو کر نکلی تو ٹھنڈ سے کپکپا رہی تھی۔اسنے آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو گال سمیت ناک سردی سے سرخ انار ی پڑ رہی تھی پھر آخری آسرا حمزہ بخاری کی لیدر جیکٹ ہی دکھائی دی تو اسے پہن کر کچھ آسرا کیا تھا۔بالوں کا اونچا جوڑا بنا کر اسنے کمرے سے نیچے ہال کا رخ کیا تو اندازہ ہوا کہ وہ اپنے ہی فارم ہاوس پر موجود ہے۔سیڑھیاں اترتے ہی اسکی نظر ڈائننگ میز پر رکھے حمزہ کے موبائل پر گئی تھی اور خود وہ شائد کچن میں ناشتہ بنا رہا تھا۔

"ہیلو حمزہ یہ سعید بھائی کو سب پتہ چل گیا ہے۔۔وہ آرہے ہیں تمہاری طرف۔۔وہ تو تمہیں مار ہی دیں گے آج۔۔"اس سے قبل وہ فون اٹھاتی موبائل میز پر وائبریٹ ہونے لگا تو کال معید کی تھی۔

"معید۔۔"اسکے حمزہ سے ملے ہونے کی بھنک لگتے ہی وہ ہر بڑائی تھی۔

"مر گئے زمل۔۔"زمل کی آواز اسے موت کے پیغام کی طرح لگی تھی۔

"تم لوگ ملے ہوئے ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ بہت شرمندہ ہے زمل۔۔اسے معاف کردو ورنہ سعید بھائی اسے مار دیں گے آج۔۔"معید کی سانس یوں پھولی تھی جیسے کوئی سر پر بندوق لئے کھڑا ہو۔اسنے بغیر کچھ لئے کال کاٹ کر واپس موبائل میز پر رکھ دیا تھا۔

"حمزہ واپس چلتے ہیں نا۔۔مجھے شاہ ولا جانا ہے۔۔"اسے ناشتہ میز پر لگاتے دیکھ کر اسنے نرمی سے اصرار کیا تھا۔

"تم مجھے معاف۔۔"حمزہ نے قابل ترس چہرہ بنا کر اسکی نگاہوں سے تصادم کیا تھا۔

"کر دیا ہے تمہیں معاف۔۔اب چھوڑ آو مجھے واپس۔۔میرے پاس تمہارے لئے معافی ہے مگر موقع نہیں۔۔"اسکا جواب اور اکتایا انداز حمزہ کی ہر امید توڑ گیا تھا۔

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟"اسنے بھی کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔"اسکا جواب سنتے ہی وہ پاس رکھے صوفے سے کوئی فائل اٹھا کر لایا تھا۔

"ٹھیک ہے ناشتہ کرو۔۔ہم واپس چلتے ہیں لیکن پہلے یہ سائن کر دو۔۔"پین اسکے ہاتھ میں پکڑاتے وہ ساتھ رکھی کرسی پر ٹک گیا تھا۔

"یہ؟"زمل نے فائل کھولی تو طلاق کے کاغذات دیکھ کر آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اس تعلق کو نبھانا نہیں ہے تو کاغذی تقاضوں میں باندھ کر میں تمہیں پابند نہیں کرنا چاہتا۔۔تم ایک بہتر زندگی کی مستحق ہو زمل اور میں اسی لائق ہوں کہ تمہاری یادوں کے سہارے اپنی باقی زندگی گزار دوں۔۔"اسکا شکستہ لہجہ گواہ تھا کہ اسکی ہر آس امید ٹوٹ چکی ہے۔

"پہلے تم کرو۔۔"اسنے پین حمزہ کی طرف بڑھایا تھا۔

"لیڈیز فرسٹ۔۔"اسکی حرکت پر وہ مشکل سے اپنی ہنسی روک سکا تھا۔

"حمزہ۔۔"اسی دوران سعید کی گرجدار آواز نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

"حیدر؟"حیدر کو دوڑ کر اندر آتے دیکھ کر وہ دونوں اپنی کرسیوں سے اٹھے تھے۔

"آپی ٹھیک ہیں آپ؟"حیدر نے اسے گلے سے لگایا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔"اسنے یقین دہانی کروائی۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی اسے اغواہ کروانے کی حمزہ بخاری۔۔آج تو مجھ سے نہیں بچے گا۔۔"وہاں دوڑ کر آتے سعید نے دائیں ہاتھ کے مکے سے حمزہ کو زمین بوس کیا تھا۔

"سعید۔۔"زمل بے اختیار چلائی تھی۔

"آپی جان یہ انسان اسی لائق ہے۔۔"حیدر بھی حقارت سے بولا تھا۔

"سعید مت ماریں اسے۔۔"اسے مارتا پیٹتا سعید وہاں سے باہر لان تک لے گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمیں دور کرنا چاہتے ہو تو مجھے آج زندہ مت چھوڑنا سعید کیونکہ اگر آج میں بچ گیا تو مرتے دم تک اس کی جان نہیں چھوڑوں گا۔۔"اسنے مکے لاتیں کھاتے ہوئے ایک بار بھی پلٹ کر جواب نہ دیا تھا۔

"بکواس بند کر۔۔"سعید نے اسے مکا رسیدتے ہوئے زمین پر گرایا تو اسکا سر پاس پڑت میز کے کونے سے جالگا تھا جس کے باعث سر پکڑ کر درد سے کراہتا وہ بیہوش ہوا تھا۔

"حمزہ۔۔حمزہ آنکھیں کھولو۔۔"وہ بھاگتی ہوئی اسکے پاس پہنچی اور اسکا سر اپنی گود میں رکھ کر چہرہ تھپتھپایا تھا۔

"زمل۔۔"سعید خود بھی ڈر گیا تھا کہ قانون اپنے ہاتھوں میں لے بیٹھا ہے۔

"دور رہیں آپ۔۔ہم میاں بیوی کے معاملے میں مداخلت کرنے والے آپ ہوتے کون ہیں؟"اس پر چیختی وہ آپے سے باہر ہوئی تھی۔

"زمل میں تمہارا۔۔"

"کچھ نہیں لگتے آپ میرے۔۔میں بچی نہیں ہوں۔۔میرے ابا بننے کی کوشش مت کریں۔۔کزن ہیں کزن بن کر رہیں۔۔"حمزہ کے گال تھپتھپاتی وہ مسلسل بولے جارہی تھی۔

"زمل۔۔"سعید اسکی باتوں پر لاجواب ہوا تھا۔

"حیدر اسے دیکھو۔۔اسے کیا ہوا ہے؟حمزہ اٹھو۔۔"اسنے روتے ہوئے حیدر کی منت سماجت کی تھی۔

"آپی جان۔۔"وہ بھی حمزہ کی نبض جانچنے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے حمزہ کو کچھ ہوا تو جان لے لوں گی تمہاری سعید یاد رکھنا۔۔"اسنے آنکھیں لمحوں میں بدلی تھیں۔

"زمل میں ٹھیک ہوں۔۔بس ڈرامہ کر رہا تھا۔۔"اسی دوران وہ آنکھیں کھولتا خود ہی واپس بیٹھا تھا۔

"تم ہو ہی ڈرامے باز۔۔اور تم اسکے لئے مجھ سے۔۔"سعید موقع ملتے ہی برس پڑا تھا۔

"پھر بھی آپ کوئی حق نہیں ہمارے معاملے میں مداخلت کرنے کا۔۔"اسکے تیور اب بھی بگڑے ہوئے تھے۔

"مگر آپی جان یہ انسان۔۔"

"تمیز سے حیدر۔۔بڑا بہنوئی ہے تمہارا اور آپ نے بھی آئندہ میرے شوہر پر ہاتھ اٹھایا تو بھول جاوں گی کہ آپ کے کتنے احسانات ہیں مجھ پر۔۔"اسے سہارا دے کر اٹھاتی وہ طوطہ چشمی کی ہر حد پار کر گئی تھی۔

"کیا ہوا حمزہ بھائی؟"گاڑی سے اترتے امل اور معید بھی اسکے نشان زدہ چہرے کو دیکھ کر بوکھلائے تھے۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟"اسکے زخموں پر مرحم لگاتی وہ مقابل کی نظروں سے گھبرا بھی رہی تھی۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ قیامت کا تیسرا دن کتنا حسین ہے۔۔ارے تم نے ہی ایک بار کہا تھا کہ تمہیں میری پرواہ قیامت کے تیسرے دن ہو گی۔۔"اسکی خوشی کا اس وقت کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

"حمزہ۔۔"اسنے چڑھتے ہوئے ایک مکہ اسکے سینے پر دے مارا تھا۔

"آوچ۔۔"اسکے زخم پھر سے دکھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے تمہیں معاف نہیں کیا۔۔"وہ سخت تیوروں کے ساتھ بولی تھی۔

"نہ کرو۔۔ساری زندگی نہ کرنا۔۔طعنے دینا تھپڑ مارنا بلکہ اپنے اس کزن سے بھی پٹوانا۔"اسنے معصوم چہرہ بنائے درخواست کی۔

"نام مت لوان کا۔۔"

"وہ پھر سے ان ہو گیا؟"کچھ دیر قبل سعید کی زمل کے ہاتھوں ہی بے عزتی سے وہ دل کی گہرائیوں سے خوش ہوا تھا مگر اب پھر سے اس کو نوازی جانے والی عزت حمزہ کا دل اچاٹ کرنے لگی تھی۔

"تمہیں بڑی تکلیف ہو رہی ہے!"وہ بھی بگڑی تھی۔

"اسنے دھویا کم ہے مجھے۔۔"اسکے دل سے آہ نکلی تھی۔

"تمہیں واقعی بہت زیادہ لگی ہے!"زمل نے بلا کی ہمدردی جتا کر پوچھا تھا۔

"ہاں۔۔"اسنے منہ بسورتے ہوئے اثبات میں گردن ہلائی۔

"تم ہو بھی اسی لائق۔۔ڈرامے باز جھوٹے اور مکار۔۔"

"معاف کر دو نازمل پلیز ان سب سے زیادہ مجھے تمہاری ناراضی تکلیف پہنچاتی ہے۔۔اتنی تکلیف کہ میں برداشت کرتے کرتے ایک دن ختم۔۔"اس کا ہاتھ تھام کر اسنے سینے پر رکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"زیادہ شہنشاہ جذبات مت بنو۔۔میں نے تمہیں معاف نہیں کیا لیکن میں معافی کے بارے میں سوچ سکتی ہوں۔۔۔وہ بھی اس لئے کہ تم نے میرے بعد میری فیملی کو اپنے باپ کے قہر سے ہر موقع پر بچایا۔۔"اپنا ہاتھ چھڑواتی وہ تکلف سے بولی۔

"ان کا نام مت لیا کرو۔۔"اس بار حمزہ کی دکھتی رگ اس کے ہاتھ آئی تھی۔

"ٹھیک ہو بیٹے؟"اسکے لئے حلدی والے دودھ کا گلاس لاتی ماہین نے گلاس اسکے سپرد کیا تھا۔

"جی ممانی جان آپ کا آئیڈیا مفید ثابت ہوا ہے۔۔"بیڈ سے ٹیک لگائے وہ تسلی سے ایک ہی سانس میں پورا گلاس غٹک کر جوابدہ ہوا۔

"اما!"زمل نے خفا نگاہوں سے ماں کے چہرے کا طواف کیا۔

"میں نے وہ ہی کیا جو ایک ماں کو اپنی بیٹی کا گھر بچانے کے لئے کرنا چاہئے۔۔میرے لئے اسے ایک موقع دے دو زمل۔۔"ماہین نے داماد کی حمایت کی تھی۔

"تم نے اسے معاف نہ کیا تو مرتے دم تک میں اس کا چہرہ تک نہیں دیکھوں گی۔۔"کمرے میں ولدین کے ہمراہ آتی ردا نے بھی فریادی انداز میں بولی تھی۔

"زمل تم دونوں ہمارا خون ہو۔۔تم پوتی ہو تو یہ نالائق نواسہ ہے۔۔تم دونوں میں سے کسی ایک کے حق میں فیصلہ سنانا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔۔یہ تمہارا مجرم ہے۔۔اسے سزا یا معافی دینے کا اختیار تمہارا ہے اور ہم تمہارے فیصلے کی پابند ہیں۔۔"جہانگیر شاہ نے حتمی فیصلہ اس پر چھوڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپی جان میں نے بھی جو کیا وہ آپ کا بھائی ہونے کے حق سے کیا۔۔"وہاں ہاتا حیدر بھی شرمسار دکھائی دیا تھا۔

"لیکن آئندہ میں حمزہ سے تمہاری بدتمیزی برداشت نہیں کروں گی۔"اسکے جھڑکنے پر حمزہ کے ہونٹ کھلے تھے۔

"وہ تو آپ نے اس بار بھی نہیں کی۔۔"حیدر نے دکھی شکل بنا کر دہائی دی۔

"تمہاری بات مجھے بری نہیں لگی حیدر۔۔میں نے جو تمہاری آپی جان کے ساتھ کیا وہ واقعی قابل معافی نہیں ہے۔"حمزہ نے کوئی شکوہ تک نہ کیا۔

"تم بتاو زمل کہ اسکے لئے معافی کی کوئی گنجائش ہے؟"دادی نے سوال کیا تو کمرے میں طویل خاموشی چھا گئی تھی۔

"امایہ فیصلہ بھی آپ کریں۔"خاموشی کا تسلسل توڑتی وہ ماں پر ہر بات ڈال کر بری الذمہ ہوئی تھی۔

"دے دو اسے ایک موقع بچے۔۔"ماہین نے داماد کے حق میں فیصلہ سنا دیا تھا۔

"پہلے اس سے کہیں کہ سب کے سامنے مجھ سے کہے کہ میں بہت اچھی ہوں اور یہ میرے لائق بالکل بھی نہیں ہے پھر بھی مجھے اس پر ایک احسان کر کے اسے معاف کر دینا چاہئے۔۔"بیڈ سے اٹھتے ہوئے اسنے اپنی شرائط پیش کیں۔

"مجھے نہیں چاہئے معافی۔۔جاو شاباش کام کرو۔۔"حمزہ ہری جھنڈی دکھا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے بھی تم جیسے فراڈ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔سعید نے بہت اچھی درگت بنائی ہے تمہاری۔۔ایسے ہی رہو۔۔"غصے سے بر بڑاتی وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔

"زمل۔۔"ماہین نے ہنسی پر قابو پاتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔

"لو میر احیدر جو نئیر پھر جذباتی ہو گیا۔۔"دادی اسے منانے کے لئے پیچھے پیچھے گئی تھیں۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"سنا ہے گھر واپس جا رہی ہو؟"وہ لان تک پہنچی تو سعید نے اسکا راستہ روکا تھا۔اس دن کی تلخ کلامی کے بعد دو ہفتے ہونے کو تھے کہ اسنے ایس پی صاحب سے قطع تعلقی اختیار کر رکھی تھی۔آج اسکے گھر واپس جانے کا سن کر وہ خود اس سے ملنے شاہ ولا چلا آیا تھا۔

"آپ کی اجازت لینی چاہیئے تھی؟"اسکا انداز اب بھی اکھڑا اکھڑا تھا۔

"زمل اب بس بھی کر دو یار۔۔"سعید منتوں پر اتر آیا۔

"ایس پی صاحب مجھے مسلسل ہرٹ کیا ہے آپ نے۔۔پہلے ثناء سے منگنی توڑ کر پھر رشتے والی بات۔۔اور حمزہ پر اتنی بری طرح ہاتھ اٹھانا۔۔"اسنے شکووں کی لمبی فہرست کھول کر سامنے رکھ دی تھی۔

"اسنے تمہاری جان لینے کی کوشش کی زمل۔۔"

"پھر بھی اس پر ایک خروچ مجھے گوارا نہیں۔۔وہ مجھے ہزار بار بھی مار دے گا تو میں مر جاوں گی لیکن اسے کوئی زرا سی چوٹ پہنچائے گا تو اسے جان سے مار دوں گی۔۔"اس کا انداز خطرناک ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنی محبت ہو گئی اس سے ؟"سعید نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھی تھیں۔

"بات صرف محبت کی ہوتی تو تعلق لمحوں میں ختم کر دیتی۔۔وہ میری پھپھو کا اکلوتا بیٹا ہے۔۔ گرینڈ پا گرینی کا اکلوتا نواسہ ہے۔۔میرے ابا کی جان بستی تھی اپنے بھتیجے میں اور میں حیدر جہانگیر شاہ کی سب سے بڑی اولاد ہوں ایس پی صاحب۔۔میں اس خاندان کا شیرازہ بکھیر کر کبھی مطمعین نہیں رہ سکتی۔۔۔ہم دونوں کے ایک ہونے سے ہمارا خاندان ایک ہو گا اور الگ ہونے سے اس خاندان کے جو ٹکرے ہونگے ان کا بوجھ اٹھا کر میں خود کی ہی نظروں میں نہیں گرنا چاہتی۔۔ویسے بھی اسنے جو کیا وہ اس کے لئے دل سے شرمندہ ہے۔۔اسے بھی ہاشم بخاری نے بطور مہرہ استعمال کیا جیسے کبھی مجھے کیا تھا لیکن جس طرح میری نادانیوں کے لئے اما نے مجھے معاف کر دیا تھا مجھے بھی حمزہ کو معاف کر دینا چاہئے "اسکا کوئی بھی جواز جھٹلانے لائق نہیں تھا۔

"اور میرا مقام کیا ہے زمل ؟ہماری دوستی بچپن کا ساتھ بے وقعت ہو گیا؟"سعید کا دل دکھا تھا۔

"یہ آپ کو وہ بھونڈی حرکت کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔"اسنے سرخ پڑتے گال پھلائے تھے۔

"تمہاری قسم زمل وہ اما کی حرکت تھی۔۔ تمہیں میں اتنا بے غیرت لگتا ہوں کہ کسی اور کی بیوی کے لئے اپنا رشتہ بھیجوں گا؟وہ بھی تب جب میرا نام اسکی نند سے منسوب ہو۔۔"سعید نے دھیمے لہجے میں وضاحت پیش کی تھی۔

"یعنی !"اسے لگا کہ وہ اپنے محسن کے ساتھ زیادتی کر گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"تم مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہو زمل۔۔اپنی جان سو دفعہ بھی لٹا سکتا ہوں تم پر۔۔ہاں مانتا ہوں کہ شریک سفر کے طور پر تمہارا تصور کبھی میرے ذہن میں تھا اور تم سے محبت بھی مرتے دم تک کروں گا لیکن اتنا بے غیرت نہیں ہوا کہ ایسی لڑکی پر نظر رکھوں جس کی جان بستی ہو اپنے شوہر میں۔۔"اسکا ڈھکا چھپا اظہار زمل حیدر کو شل کر گیا تھا۔

"وہ نکما نہیں ہے۔۔"اسنے ناک چڑھاتے ہوئے اپنا سٹپٹانا چھپایا تھا۔

"لیکن تم تو ہو۔۔۔خود دوسری دفعہ رخصت ہو کر سسرال جا رہی ہو اور میری شادی وہیں کی وہیں رکی ہے۔۔"سعید نے اپنے دل پر ہاتھ رکھے کہا۔

"وہ بھی ہو جائے گی۔۔نہ اتاولے ہوں۔۔"اس نے سعید کا مزاق بھی اڑایا۔

"چلیں مسز حمزہ بخاری!"وہاں اس کا سوٹ کیس گھسیٹ کر آتا حمزہ جانثار انداز میں ان کی گفتگو میں مخل ہوا تھا۔

"جی۔۔"اس نے حمزہ کی بازو میں بازو دے کر کہا۔

"سوری مین جو بھی ہوا۔۔"سعید نے ہاتھ ملاتے ہوئے معذرت کی تھی۔

"اچھا ہوا۔۔کم از کم جو میری محبت نہیں کر سکی تمہاری مارنے کر دیا۔۔زمل کے لئے تو تمہاری گولی بھی کھالوں گا۔"اس نے بھی فدا ہو جانے والا انداز اپنایا تھا۔

"زیادہ بنو مت۔۔"زمل کو اسکی فراغ دلی سخت گراں گزری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"سی یو۔۔"ان دونوں کو نیک تمناوں کے ساتھ رخصت کرتا سعید بھی دل سے مطمعین ہوا تھا۔اسنے ہمیشہ زمل حیدر کی خوشی چاہی تھی جو اسے حمزہ کے ساتھ سے ہی حاصل ہو سکتی تھی۔اسے آج اپنے شریک سفر کے ساتھ خوش دیکھ کر وہ ابھی اس کی خوشی میں خوش ہوا تھا۔

اسے لئے وہ بخاری پیلس کی بجائے ماہین منزل ہی آیا تھا۔بخاری پیلس اس نے ردا کی مرضی کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کروادیا تھا۔اس گھر کا کونہ کونہ ہاشم بخاری کی یادوں سے بھرا تھا جس کی ان ماں بیٹا کی زندگی میں کوئی جگہ نہ تھی۔ان سب کا ارادہ ماہین منزل ہی مستقل رہائش اختیار کرنے کا تھا۔ردا اور ثناء بھی کل شاہ ولا سے یہاں منتقل ہونے والی تھیں مگر آج وہ دونوں اکیلے یہاں آئے تھے۔

"حمزہ یہ سب؟"گھر کے ہال میں پہنچتے ہی اسکی نظر سرخ کلیوں سے سجے میز پر گئی تھی۔وہاں تک جانے کے لئے بنائے جانے والے راستے کی دونوں اطراف بھی سرخ گلابوں کی دو قطاریں بنائی گئی تھیں۔

If you remember mam it's our second wedding ...anniversary

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے سامنے ہاتھ پھیلا کر حمزہ گھٹنے کے بل بیٹھا تھا۔

"میں کیسے بھول گئی!"اس کو ہاتھ تھماتے وہ افسردہ بھی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تو نہیں بھولا۔۔۔کیک کاٹیں؟"اسکا ہاتھ تھام کر وہ اسے میز تک اسی بنے راستے سے کے کر گیا تھا۔کیک ان دونوں نے مل کر کاٹا تھا۔پہلے حمزہ نے اسے کیک کھلایا تھا پھر اسنے ایک ٹکرا اسکے منہ میں ڈالنے کے بعد ہاتھ میں لگی چاکلیٹ شوہر کی ناک پر لگائی تھی۔

"میرا گفٹ۔۔"وہ اپنا منہ ٹشو سے صاف کر رہا تھا جب زمل نے ہاتھ پھیلائے نیا مطالبہ کیا تھا۔

"یہ سب فری میں نہیں ہوا۔۔میرا اچھا خاصا خرچہ ہوا ہے اور میرا گفٹ کہاں ہے؟"کمر پر دونوں ہاتھ رکھے وہ شریک حیات کو آنکھیں چھوٹی کرتا دیکھنے لگا۔

"یہ اتنا بڑا گفٹ نظر نہیں آرہا تمہیں؟"اسنے اپنی طرف توجہ مبذول کروائی تھی

"اوکے پھر اس گفٹ کو اسکے گفٹ تک لے کر جانا پڑے گا۔۔"اسے بازووں میں اٹھاتا وہ کمرے کی جانب لے کر جانے لگا جہاں ایک اور خوبصورت سرپرائز اسکا منتظر تھا۔

"حمزہ۔۔"اسکے بازووں میں جاتے ہی زمل کی پرانی کپکپی پھر سے بحال ہوئی تھی۔

"لو شروع ہو گیا تمہارا پینک اٹیک۔۔"حمزہ نے سیڑھیاں عبور کرتے اسکا چہرہ دیکھا جس نے خوف سے آنکھیں بھینچے ہوئی تھیں۔

اسے لئے وہ کمرے میں پہنچا جہاں کا کونہ کونہ سرخ گلابوں کی کلیوں سے مہک رہا تھا۔پورے کمرے میں صرف دیوں سے ہی چراغاں کیا گیا تھا۔دھیمی روشنی کے سحر انگیز ماحول میں روح کو گہرائیوں تک معطر کرتی خوشبو نے زمل کے ہوش فنا کئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ اٹس بیوٹیفل۔۔"حمزہ نے اسے گود سے اتارتے ہوئے آنکھیں کھولنے کا کہا تھا۔

"مگر میرے اس گفٹ کے آگے یہ گفٹ کچھ نہیں ہے۔۔میں مانتا ہوں زمل کہ تمہارے لائق نہیں ہوں لیکن پھر بھی تم نے مجھے ایک اور موقع دیا اور دیکھنا آئندہ کبھی بھی تمہارے آنسوؤں کا سبب نہیں بنوں گا۔۔مر جاوں گا مگر تمہیں ہرٹ۔۔"اسکے ماتھے پر آئی لٹ کو پیچھے کرتا وہ فرطِ جذبات سے بولا تھا۔

"یہ زندگی اب میری ہے حمزہ بخاری اسلئے موت کا ذکر بھی منع ہے۔۔"اسکا کالر اپنی نازک ہتھیلیوں میں دبوچتی وہ خطرناک تیور سے اسے دھمکا گئی تھی۔

"جو حکم میری آقی ویسے کافی حسین لگ رہی ہو اس وقت مجھے۔۔"اسکے۔ماتھے سے ماتھا جوڑے وہ ہتھیار ڈال گیا تھا۔

"حمزہ۔۔"اسنے شرماتے ہوئے سر سینے سے لگایا تھا۔

"جی مسز حمزہ۔۔"اسکے گرد حصار بنائے وہ شرارتاً سوال گو ہوا۔

"آئی ہیٹ یو۔۔"

"بٹ آئی لوّیو۔۔"اس کا سر چومتا وہ رب کے حضور سب خوشیوں اور کرم نوازیوں کے لئے شکر گزار ہوا تھا۔اسے ماضی کی خطاوں کے باوجود بہترین سے نوازا گیا جسکی امید بھی وہ کچھ ماہ پہلے چھوڑ چکا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Posted On Kitab Nagri

"صرف کچھ مہینوں کی بات ہے اما۔۔میرے اختیار میں ہوتا تو کبھی یوامل کو چھوڑ کر نہ جاتا۔۔"ویڈیو کال کی دوسری طرف موجود معید ماں کو دلائل پیش کئے جا رہا تھا۔

"سعید بھی بضد ہے کہ تم دونوں بھائیوں کی شادی ساتھ ہی ہو گی۔۔"دونوں بیٹوں کی شادی میں مزید چند مہینوں کی تاخیر سے سمین افسردہ ہوئی تھی۔

"ظاہر ہے میرے بغیر شادی کریں گے تو مہندی پر بھنگڑے کون ڈالے گا!"معید شوخ ہوا تھا۔

"بالکل صحیح کہا۔۔"ماں سے موبائل پکڑتے سعید نے چھوٹے بھائی کو اپنی دید کا شرف بخشا تھا۔

"ویسے وہ چڑیل اونچی ہواوں میں ہے آج کل۔۔"معید کو اچانک اپنی اکلوتی اور خونخوار سالی یاد آئی تھی۔

"تمیز سے۔۔"چہیتی کی شان میں گستاخی پر سمین دور سے بولی تھی۔

"زمل وغیرہ تو واپس بھی آ گئے ہیں ترکی سے۔۔"سعید سوچتے ہوئے بولا تھا۔صبح ہی اس نے کزن صاحبہ کا بیک ٹو پاکستان کا اسٹیٹس دیکھا تھا جو ایک ماہ شوہر محترم کے ساتھ گھومنے کے بعد آج صبح واپس پاکستان پہنچی تھی۔

"آئی سی۔۔بھائی ویسے وہ خوش ہے نا حمزہ کے ساتھ؟"معید بھی اسکے لئے فکر مند تھا۔یہ بات طے تھی کہ ننیال ددیال میں وہ سب کی چہیتی تھی اور سسرال میں ٹھاٹھ اور بھی اونچے تھے۔حمزہ سمیت پھپھو اور ثناء اس پر جان چھڑکتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری سوچ سے بھی زیادہ۔۔"سعید بھی اسکی خوشی میں خوش تھا۔

"کیا کروں آدھے گھر والی لگتی ہے رشتے میں تو فکر رہتی ہے۔۔"وہ تکلف سے بولا۔

"اچھا۔۔"اسی دوران زمل کی آواز کانوں میں گونجی تھی۔

"مر گئے۔۔"معید نے زبان دانتوں کے درمیان دبائی تھی۔

"آل دی بیسٹ۔۔"موبائل زمل کے حوالے کرتا سعید حمزہ سے بغل گیر ہوا تھا۔

"معید کے بچے تم امل کے سہاگ نہ ہوتے تو آن لائن قبر کھودتی تمہاری۔۔"اس نے شعلہ برساتے لہجے میں معید کو دھمکایا تھا۔

"میری پیاری سی سالی صاحبہ۔۔اوہو بہنوئی جی بھی آئے ہیں۔۔"اس سے بات کرتے کرتے معید کی نظر پیچھے کھڑے حمزہ پر گئی تھی۔

"گرگٹ تمہارا علاج میں براہ راست کروں گی۔آؤ ذرا واپس۔۔"اس نے دھمکیوں کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

معید کی واپسی سے قبل ہی شادی کی سب تیاریاں مکمل کر لی گئی تھیں۔زمل اور حمزہ نے سارا ذمہ خود پر لے رکھا تھا۔شادی کی سب تقریبات شاہ ولا میں ہی رکھی گئی تھیں۔مہندی والے دن ہی سعید اور ثناء کا نکاح بھی کیا جانا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا بنا چھوٹے؟"زعفرانی رنگ کی ڈھیلی ڈھالی فراق میں بالوں کا ٹویسٹ سٹائل بنائے اس نے گہرے ہرے رنگ کی کڑھائی والی چادر دونوں کندھوں پر پھیلائی ہوئی تھی۔

"سب سیٹ ہے آپی۔۔"حیدر نے بھی سفید کرتے پاجامے پر پیلے اور ہرے رنگ کے امتزاج کا دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا۔

"اور وہ کیٹرنگ والوں سے بات ہوئی تمہاری؟"اسے سوچتے سوچتے خیال آیا تھا۔

"جی وہ آدھا گھنٹہ لیٹ ہو جائیں گے۔۔"حیدر سمارٹ واچ کلائی میں باندھتے ہوئے بے دھیانی سے بولا۔

"کس خوشی میں؟میری اکلوتی بہن اور نند کی مہندی ہے۔۔اس خبیث کے تو میں چودہ طبق روشن کرتی ہوں۔۔"اس نے اسی دم آستینیں چڑھائی تھیں۔

"زمل بی بی کنٹرول۔۔اب آپ کو یہ آستینیں چڑھانا زیب نہیں دیتا۔۔"ہو بہو حیدر جیسے حلیے میں موجود حمزہ وہاں دوڑتا آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ ہی سنبھالیں حمزہ بھائی۔۔"بہن کو بہنوئی کے آسرے چھوڑتا وہ میدان سے دوڑ گیا تھا۔

"حمزہ تم نے سنا نہیں؟"اسنے منہ پھلائے غصے کا سبب بتایا۔

"میں نے اسے سمجھا دیا ہے کہ اگر وہ ایک سیکنڈ بھی لیٹ ہوا تو آپ کے قہر سے اسے کوئی معجزہ ہی بچا سکتا ہے۔۔"حمزہ نے اسکا غصہ کم کروانے کی کوشش کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"گڈ۔۔تم دن بادن اچھے شوہر بنتے جا رہے ہو۔۔"اسنے فوراً ہی شوہر کی کوششوں کو سراہا تھا۔

"اور یہ اچھا شوہر تمہیں آج بالکل بھی اچھل کود نہیں کرنے دے گا۔۔"اسے دائیں بازو کے حصار میں لیتے ہوئے حمزہ نے سیڑھیاں اتروائی تھیں۔

"حمزہ میری اکلوتی بہن اور نند کی مہندی ہے۔۔ایک دوسٹیپ تو بنتے ہیں۔۔"اپنی حالت کا خیال کئے بغیر اسے ناچ گانے کی پڑی تھی۔

"حالت دیکھی ہے اپنی؟"حمزہ نے اسے جھڑکتے ہوئے احساس دلایا تھا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ ابھی شادی نہ کریں مگر کوئی میرا خیال نہیں کرتا۔۔"اسکی پریگنینسی کا چھٹہ مہینہ چل رہا تھا اور جب سے گھر میں دونوں بیٹیوں کی شادی کا ذکر شروع ہوا تھا اسنے یہی ضد پکڑی تھی کہ ڈلیوری کے بعد ہی کوئی تقریب رکھی جائے تاکہ وہ کھل کر شادی کی تیاریوں میں حصہ لے سکے۔چونکہ معید کی اگلی واپسی دو سال بعد ہی ممکن تھی تو اس کی مرضی کو خاطر میں لائے بغیر ماہین اور جہانگیر شاہ نے انہیں دنوں شادی کی تاریخ طے کر دی تھی۔

"میں کرتا ہوں نا تمہارا بھی اور تم سے جڑی دو عدد زندگیوں کا بھی۔۔اب چلو آرام کر لو۔۔پھر تمہیں مہندی میں بھی تو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہے۔۔"اسے کمرے میں لے کر جاتے ہوئے وہ محبت سے بولا تھا۔جب سے جڑواں بیٹیوں کی خوشخبری ملی تھی حمزہ سمیت پورے خاندان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

"اچھا مگر حمزہ ایک سٹیپ۔۔"کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بھی اسکی وہی ضد برقرار تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا دل نہیں بھرتا؟ پورا دن مجھے اشاروں پر کم نچاتی ہو!۔۔"اسے بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے حمزہ نے اسے چادر اوڑھوائی تھی کیونکہ صبح سے لے کر شام تک اسنے ایک لمحہ آرام نہ کیا تھا۔

"تم واقعی مجھے ڈانس نہیں کرنے دوگے؟"اسنے رونے والی شکل بنائی تاکہ شوہر محترم کو کچھ ترس آجائے۔

"خاموش زمل۔۔"اسکی آنکھوں پر دایاں ہاتھ رکھتے حمزہ نے اسے سلادیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"قبول ہے قبول ہے قبول ہے۔۔۔"نکاح نامہ پر دستخط کرتے ساتھ ثناء کو اپنا آپ خوش نصیب ترین محسوس ہوا تھا۔اس نے جس انسان کو دن رات دعاوں میں مانگا تھا آج وہ اس کا محرم بن چکا تھا۔

"بہت بہت مبارک ہو بھائی۔۔"دعا کے فوراً بعد معید دوڑتا ہوا بھائی کے گلے سے لگا تھا۔

"تھینکس۔۔"اسنے مسکراتے ہوئے گلے لگ کر شکریہ ادا کیا۔

"مبارک ہو بیٹے۔۔"ردا نے بھی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دی تھیں۔

"تھینکس آنٹی۔۔"

"آنی جان کا شہزادہ۔۔"ماہین نے آگے بڑھ کر اسکا ماتھا چوما تھا۔

"تھینکس فار دس آنر مسز سعید ابراہیم۔۔"نکاح کے بعد گہرے ہرے رنگ کی فراق پر ہم رنگ دوپٹہ سلیقے سے سر پر ٹکائے ثناء کو اسکے برابر میں بیٹھانے کے لئے لایا گیا تو سعید نے سب کی موجودگی کو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بالائے تاک لاتے ہوئے بیوی کے استقبال میں اٹھنے کے بعد اسکے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت دی تھی۔وہ خود سفید کرتے پاجامے پر ثناء کے جوڑے کی ہم رنگ واسکٹ میں موجود تھا۔

سعید کی طرح ثناء نے کسی بھی خاص اہتمام سے انکار کیا تھا مگر امل اور معید نے اپنی فلمی اینٹری کروانے پر اکتفاء کیا تھا۔انہیں لان سے ہال تک سرخ دوپٹے کے سائے میں لایا گیا تھا جسکے آگے حیدر گلے میں ڈھول ڈالے سب کے کانوں پر تشدد کر رہا تھا۔ان دونوں کے برابر میں موجود ایک طرف سے دوپٹہ حمزہ نے پکڑ رکھا تھا جبکہ دوسری طرف زمل دوپٹہ تھامے ہوئے تھی۔پچھلی جانب امل کی دو سہیلیوں نے دوپٹہ تھاما ہوا تھا۔ان دونوں نے بھی سعید اور ثناء جیسے ہی ہوبہو لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ہال کے مرکز میں سجائے گئے وسیع سٹیج پر دونوں جوڑوں کے لئے دو عدد جھولے لگائے گئے تھے۔

"سب کتنے خوش ہیں نا۔۔"باری باری سب رسم ادا کر رہے تھے تو حمزہ کے ہمراہ کچھ فاصلے پر کھڑی زمل یہ منظر دیکھ خوشی سے جذباتی بھی ہوئی تھی۔

"ہمم لیکن تمہارے اس ایس پی صاحب نے میری بہن کو کوئی دکھ پہنچایا تو۔۔"حمزہ مشکوک نگاہوں سے دور بیٹھے سعید کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھوں میں آج الگ ہی چمک تھی۔

"بس رہنے دو۔۔انکے ہاتھوں تمہارا جو حال ہوا تھا مجھے یاد ہے۔۔"اسکے کندھے سے سر ٹکاتی وہ مزاق اڑا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ تو میں تمہارا لحاظ کر گیا ورنہ بلیک بیلٹ ہوں۔۔"حمزہ نے شوخی دکھائی تھی۔

"اور بلیک کر طوط بھی ہیں تمہارے۔۔"زمل نے منہ کے آڑھے ٹیڑھے زاویے بنا کر اس کا چہرہ دیکھا تھا۔

"ڈانس کرو گی میرے ساتھ؟"حمزہ نے اچانک اسے پیشکش کی تھی۔

"سچی حمزہ؟"اسنے سر اٹھا کر خوشگوار بے یقینی نے حمزہ کا وجیہہ چہرہ دیکھا۔

"مسز حمزہ کی کوئی حسرت پوری نہ ہو ایسا ہو سکتا ہے! مگر میرا ہاتھ تھام کر اور زیادہ جذباتی نہیں ہونا۔۔آئی سمجھ۔۔"اسکے سامنے ہاتھ پھیلاتے اسنے شرائط بھی پیش کی تھیں۔

"ہاں۔۔"اسنے فوراً اسکی کشادہ ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

"اما آئیں نا۔"حیدر سے کہہ کر اپنی پسند کا گانا لگواتی وہ حمزہ کے ساتھ ڈانس فلور پر پہنچی تو ماں کو بھی وہیں بلا لیا۔

"حمزہ اسے سمجھاو۔۔"ماہین نے حمزہ کو اسے روکنے کا کہا تھا۔

"حمزہ انہیں سمجھاو۔۔"ماہین کو بازو سے کھینچتی وہ ڈانس فلور تک لائی تھی۔

"آجائیں ممانی جان اسے سمجھانا میرے بس کی بات نہیں ہے۔"حمزہ نے بھی ساس کو ہی سمجھایا۔

"گرینڈ پا گرینی۔۔پھپھو آپ لوگ بھی آئیں۔۔"ماں کے بعد اسنے باقی بزرگان کو بھی پیشکش کی تھی۔

"آ گئے بیٹے۔۔"رعنا جہانگیر اور جہانگیر شاہ تو اسی بلاوے کے منتظر تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"چلیں مسز معید ابراہیم۔۔"سب کو ڈانس فلور پر جاتا دیکھ کر معید بھی اپنی جگہ سے اٹھا۔

"ضرور۔۔"اسکا ہاتھ تھامے امل بھی اسی طرف دوڑی تھی۔

"ہمارا بھی نکاح ہو چکا ہے تو اگر آپ کی اجازت ہو تو۔۔"سعید نے بھی پاس بیٹھی ثناء کے سامنے ہاتھ پھیلایا

"ضرور۔۔"اسکا ہاتھ تھامتی وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

"تھینکس مسز سعید ابراہیم۔۔"وہ سرشاری سے بولا تھا۔

مہندی کی تقریب رات گئے تک جاری رہی تھی۔زمل اور حمزہ کی شرارتوں نے تقریب کو چار چاند لگائے اس پر حیدر کو نئے سے نیا کچھ سوجھتا تھا جس پر سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتے تھے۔

"ایک منٹ ہو گیا۔۔"چھت کی منڈیر پر رکھی دو ڈولی پتنگوں کو حمزہ نے ہوا میں اڑایا تھا۔

"آئی لو یو۔۔"انہیں آسمان پر جگمگاتا دیکھتے ہوئے اس نے حمزہ کے بازو سے سر جوڑا تھا تو وہ اظہار محبت کرنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دن میں سو دفع کہتے ہو تم۔۔"اسکی نظریں ابھی بھی آسمان پر تھیں۔

"اور تمہیں ایک بار بھی آئی لو یو ٹو کہنے کی زحمت نہیں ہوتی۔۔"اسنے فوری شکایت کر ڈالی۔

"آئی لو یو ٹو مائی ولڈز بیسٹ ہسبینڈ۔۔"اس کا ناک دباتے وہ جانثاری سے بولی۔

"تھینکس مائی پلینٹس بیسٹ وائف۔۔"حمزہ نے پیار کا جواب خلوص سے دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک منٹ۔۔"اسے وہاں سے لے جاتے ہوئے حمزہ نے پاس رکھے لکڑی کے بینچ پر بیٹھایا تھا۔

"حمزہ۔۔"اسکے ہاتھ کی پشت پر ہاتھ رکھے وہ منمنائی تھی۔

"ہمم۔۔۔"

"امل بھی معید کے ساتھ ابراڈ چلی جائے گی۔۔ثناء اپنے گھر کی ہو جائے گی تو اماور پھپھو اداس ہو جائیں گی نا!"اسے ماں اور پھپھو کی فکر ستانے لگی تھی۔

"کوئی اداس نہیں ہو گا پاگل۔۔ویسے بھی اماور پھپھو کے پاس تم جیسا افلاتون ہو گا اور پھر ہماری بیٹیاں بھی تو پھپھو اور خالہ کو رپلیس کر دیں گی نا۔۔"اس کو بہلاتے ہوئے وہ بولا تھا۔

"ہاں یہ بھی ہے لیکن میں بھی تو مس کروں گی نا دونوں کو۔۔"اسنے نیا مسلہ بیان کر دیا۔

"تمہارے لئے میں ہوں نا اور میرے لئے تم۔۔"وہ اسکے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔

"آپی جان۔۔"اسی دوران سیڑھیاں عبور کرتا حیدر اسے پکارنے لگا۔

"ایک تو تمہارا بھائی ہمارے رومینس کا دشمن ہے۔۔"وہ اس سے تھوڑا دور ہو کر بیٹھا تھا۔

"خاموش رہو۔۔"زمل نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر کہا۔

"آپی جان اما کہہ رہی ہیں کہ ٹھنڈ ہے۔۔نیچے آجائیں۔۔"حیدر ماں کا حکم لئے حاضر ہوا تھا۔

"بتانے کا شکریہ سالے صاحب۔۔میں یہ جیکٹ ہمیشہ ساتھ لئے اسلئے پھرتا ہوں کہ میڈم کو ٹھنڈ نہ لگے۔۔"حمزہ نے ایک طرف رکھی سیاہ جیکٹ حیدر کو دکھائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جلدی آجائیں۔۔"انہیں آنے کا کہتا وہ واپس نیچے دوڑ گیا۔

"چلو۔۔"حمزہ نے جیکٹ ایک بازو پر لٹکاتے ہوئے کہا۔

"تھوڑی دیر بیٹھتے ہیں نا۔۔"اس نے معصومیت سے اصرار کیا۔

"کتنی دیر؟"وہ دوبارہ اس کے کندھے سے کندھا جوڑ کر بیٹھ گیا۔

"جب تک کوئی دوبارہ بلانے نہیں آتا۔۔"کندھے پر سر ٹکائے اس نے آنکھیں موندلی تھیں۔

"جو حکم میری آقی۔۔"حمزہ نے جیکٹ سے اسے ممکنہ حد تک ڈھانپا تھا۔

"ٹھنڈ تو نہیں لگ رہی نا؟"اس کا ایک ہاتھ حمزہ کے سینے پر تھا اور دوسرا اسنے اپنے ہاتھ میں تھام لیا تھا۔

"نہیں حمزہ۔۔ابھی تو سردی کا موسم آیا بھی نہیں ہے۔۔"وہ بند آنکھوں کو جنبش دیے بغیر ہی بولی تھی۔

"تمہارے بیمار پڑنے کے لئے ایک سرد ہوا کا جھونکا ہی کافی ہے۔"اسکے گرد حصار تنگ کئے وہ بھی اسکے سر سے تھوڑی لگائے آنکھیں بھینچ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حیدر آج آپ ہوتے تو کتنے خوش ہوتے نا۔۔۔ہماری دونوں شہزادیاں اپنے گھر کی ہو گئی ہیں۔۔آپ کی ماہین لاکھ بے وقوف سہی مگر میں نے آپ کی شہزادیوں کے لئے انکی قدر کرنے والے شہزادوں کا انتخاب کیا ہے۔۔میں جانتی ہوں کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہونگے اور ان ستاوں کی طرح خوشی سے آپ کا چہرہ بھی چمک رہا ہوگا۔۔بس اب جلدی جلدی اللہ پاک ہمیں پھر سے ایک کر دے۔۔آپ بہت یاد

Posted On Kitab Nagri

آتے ہیں اب۔۔آئی رئیلی مس یو شاہ صاحب اینڈ آئی لوّیو۔۔"کمرے کی بالکنی میں کھڑی وہ بادلوں سے پاک آسمان پر چمکتے ستاروں کو دیکھتے ہوئے یوں مخاطب تھی جیسے حیدر کا چہرہ آسمان میں جگمگاتا دکھائی دے رہا ہو۔

بارات کا دن مہندی کی نسبت زیادہ مصروف اور افراتفری میں گزرا تھا۔امل اور ثناء کو تو صبح ہی سیلون بھیج دیا گیا تھا جہاں سے تیار ہونے کے بعد دونوں جوڑوں نے دن کی روشنی میں قریبی پارک شوٹ کروانے جانا تھا۔زمل کو یہ سن کر اپنی افراتفری میں ہوئی شادی کا خیال آیا تو دل گہرائیوں تک افسردہ ہوا تھا مگر حمزہ نے وعدہ کیا تھا کہ بیٹیوں کی پیدائش کے بعد وہ لوگ عقیقے سے قبل پھر سے دلہا دلہن والا حلیہ اختیار کئے صاحبزادیوں کے ہمراہ کھلی فضا میں شوٹ کروائیں گے جس پر وہ ایک سو ایک فیصد راضی ہوئی تھی۔

"کوئی سات سمندر پار نہیں جا رہی تمہاری بہن بس سات منٹ کی ڈرائیو پر جا رہی ہے۔۔"رخصتی کے وقت امل کے گلے ملتے وہ سسکیاں بھر کر روئی تو معید نے مزید تنگ کیا تھا۔

"آپ تو چپ کریں۔۔"امل نے الٹا بادامی رنگ کی شیروانی میں موجود شوہر کو ہی ٹوک دیا تھا۔

"زمل کیوں رو رہی ہو؟تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔"حمزہ فکرمندی سے بولا تھا۔

"آپی جان۔۔"امل اس سے لپٹی الگ ہونے کی روادار نہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپی کی جان۔۔معید اور ایس پی صاحب میری بہنوں کی خوشی میں ایک فیصد بھی کمی آئی تو کسی کو نہیں بخشوں گی۔۔"امل کو خود سے دور کرتے ہوئے اس نے سرخ لہنگے میں ملبوس ثناء کو گلے سے لگایا تھا۔

"اس کے لئے ضروری ہے کہ تم ہمارے معاملات سے دور رہو۔۔"معید بھی خاموش رہنے والوں میں سے نہ تھا۔

"معید۔۔"سمین نے اسے گھور کر چپ کروایا۔

"اچھا اچھا بس۔۔"ماہین اور ردا نے بیٹیوں کو دعاوں میں رخصت کیا تھا۔

"صدا خوش رہو۔۔"حمزہ نے دونوں کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے دعا دی اور قران کے سائے میں حیدر اور حمزہ دونوں کو گاڑی تک لے کر گئے تھے۔جہاں معید اور سعید پہلے سے بیویوں کے احترام میں دروازہ کھولے کھڑے تھے۔

اسنے کمرے میں قدم رکھا تو تازہ گلابوں کی خوشبو نے روح کو معطر کیا تھا۔دروازہ بند کرنے کے بعد وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بیڈ کی طرف بڑھا تھا جہاں سیج پر گھونگھٹ میں منہ چھپا کر بیٹھی امل اسی کی منتظر تھی۔

"فائنلی یو آر مسز معید ابراہیم آفیشلی۔۔"اس کا گھونگھٹ اٹھاتے ہی معید کے لہجے میں تشکر در آیا تھا

"معید۔۔"امل کو اسکی مستقل نگاہوں سے حیا آنے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آئی ایم فیلنگ سو لکی امل کہ میری بیوی تم ہو تمہاری وہ چڑیل بہن نہیں۔۔"اسکا ہاتھ تھامے وہ منہ بگاڑ گیا تھا۔

"تمیز سے۔۔"اسنے فوراً تیور سخت کئے تھے۔

"اچھا بابا سوری اب اپنی باتیں کریں؟"

"پہلے میرا گفٹ۔۔"امل نے ہتھیلی پھیلائے مطالب کیا۔

"یہ رہا آپ کا گفٹ۔۔"کرتے کی جیب ٹٹول کر مخملی ڈبی سے ہیرے کی دمکتی انگوٹھی نکال کر اسنے بیوی کی مخروطی انگلی میں پہنائی تھی۔

"اٹس بیوٹیفل معید۔۔"اسے تحفہ پہلی نظر میں ہی پسند آیا تھا۔

"پر تم سے کم۔۔۔اب بس کبھی مجھے چھوڑ کر مت جانا اس ڈاکٹر کا علاج صرف تمہارے پاس ہے۔۔"اسکا ہاتھ دل کے مقام پر رکھتے وہ دیوانگی سے لیز آواز میں بولا تھا۔

سعید نے کمرے میں قدم رکھا تو سیج پر بیٹھی شریک حیات کو دیکھتے ہی ہونٹ بے اختیار کھلے تھے۔ مہکتے گلابوں کی سیج نے اس کا مزاج اور بھی خوش گوار کیا تھا۔اپنی مہرون شیروانی کے پہلے دو بٹن کھول کر اسنے خود کو پر سکون کیا پھر جیب سے رونمائی نکالے سیج کی جانب چلا تھا۔

"آئی ایم سوری ثناء۔۔"اس کا گھونگھٹ اٹھاتے ساتھ پہلے وہ کچھ ثانیوں تک اس کا دلفریب سراپا دیکھتا رہا پھر گفتگو کا آغاز ہی معذرت سے کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کس لئے؟"ثناء نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں ملال اور پشیمانی تھی۔

"تمہیں مسلسل ہرٹ کرنے کے لئے۔۔"اس نے باآسانی کی جانے والی زیادتیوں کا اعتراف کیا تھا۔

"سعید پلیز ایسا مت کہیں۔۔"ثناء کو اس معذرت پر شرمندگی ہوئی تھی۔

"میں نے ہمیشہ خود سے جڑے رشتوں کو تم پر ترجیح دی اور تم نے کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔۔"اس کا لہجہ اب بھی ٹھہرا ٹھہرا تھا۔

"اب کروں گی۔۔"وہ حق سے بولی تھی۔

"اب میں تمہیں موقع ہی نہیں دوں گا۔۔تمہاری محبت کا ہر حق اپنے خلوص سے ادا کروں گا۔۔"سعید نے مسکراتے ہوئے وعدہ کیا۔

"محبت پھر بھی نہیں کریں گے مجھ سے؟"اس کے انداز میں مایوسی اور ناامیدی کا گمان ہوا تھا۔

"تم یوں مطالبہ کرو گی تو انکار کیسے کروں گا۔"اس کا بھی لہجہ یکسر بدلا تھا۔

"سعید۔۔"وہ کچھ کہتے کہتے رکی تھی۔

"جی زوجہ عزیز۔۔"اپنائیت سے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لئے سعید نے اس کا اعتماد بڑھایا تھا۔

"آئی لوّیو۔۔"اس نے اظہار میں پہل کی تھی۔

"اینڈ آئی رسپیکٹ یو فیلنگز۔۔گفٹ ٹائم۔۔"سعید نے محبت کا جواب احترام سے دیتے ہوئے ایک نازک سونے کا بریسلٹ کلائی پر پہنایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تھینکس فار ایوری تھنگ ثناء۔۔"اسے بریسلٹ پہناتے ساتھ سعید نے کلائی پر بندھے بریسلٹ پر ہونٹ رکھتے ہوئے ہر بد سلوکی کو در گزر کرنے کا شکریہ ادا کیا تھا۔

بارات کی تقریب خوشگوار انداز میں اختتام پذیر ہوئی تو حمزہ نے سب بیوی سمیت سب بزرگان کو بھی کمروں میں بھیج دیا تھا۔ تین چار روز سے جاری تقریبات نے دادا دادی کو تو پوری طرح تھکا دیا تھا۔ صبح سے ماہین اور ردا کا کبھی بی پی شوگر بگڑنے لگا تھا۔سب کو آرام کا کہتے اسنے تقریب کے بعد سب انتظامات کے آخری مراحل خود ہی دیکھے تھے۔زمل کی خوشخبری کا معلوم ہوتے ہی وہ لوگ مستقل طور پر شاہ ولا ہی منتقل ہو گئے تھے کیونکہ وہ صرف ماہین یا حمزہ کے ہی قابو آتی تھی اور حمزہ چوبیس گھنٹے اسکی نگرانی کر نہیں سکتا تھا۔اب ثناء کی رخصتی کے بعد ردا کا دل بھی ماں باپ اور بھاوج کے ساتھ ہی بہل سکتا تھا۔

"یہ ختم کیوں نہیں کیا زمل؟"وہ تھکا ہارا کمرے میں پہنچا تو وہ رات کے ڈھیلے ڈھالے کرتے پاجامے میں بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی جبکہ دودھ کا گلاس لیمپ کے پاس پڑا اسی کا منتظر تھا۔

"کم آن۔۔"حمزہ نے گلاس اٹھا کر اسکے منہ کے قریب کیا۔

"نہیں حمزہ۔۔"اسنے ہاتھ کی پشت سے گلاس پیچھے کیا تھا۔

"میری بیٹیوں کو بھوکا مارو گی؟"حمزہ نے آنکھیں دکھا کر گلہ کیا۔

"تم مجھے کھلا کھلا کر مار دو۔۔"وہ ڈرنے کی بجائے اور پھیلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جلدی جلدی۔۔"حمزہ نے گلاس اس کے ہونٹوں سے لگایا تھا۔

"حمزہ۔۔"اس نے ناچاہتے ہوئے بھی دودھ پی لیا تھا۔

"کوئی پریشانی ہے؟"اس کا منہ رومال سے پونچھتے ہوئے وہ اس کے چہرے کو پڑھنے لگا تھا۔

"میری بہنیں خوش رہیں گی نا؟"

"ہاں زمل۔۔اب تھوڑی فکر میری بیٹیوں کی بھی کرلو۔۔"اسکا خود سے زیادہ دوسروں کے لئے فکر مند رہنا حمزہ کو پریشان کر دیتا تھا۔

"اسکے لئے تم جو ہو۔۔"اسنے چالاقی سے باتوں سے بات نکالی تھی۔

"مجھے تو ان کی ماں کی بھی بہت فکر رہتی ہے۔۔"

"میلا بے بی۔۔"اسنے دونوں ہاتھوں سے اسکے گال سختی سے کھینچے تھے۔

"یااللہ زمل۔۔"حمزہ اسکی وحشیانہ حرکت سے سخت تنگ تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حمزہ تمہیں دیکھ دیکھ کر ہمارا سر گھوم رہا ہے۔۔بیٹھ جاو نا آرام سے۔۔"وارڈ کے باہر اسنے یہاں سے وہاں چلتے ہوئے سو چکر مکمل کر لئے تو بینچ پر ماہین کے ہمراہ بیٹھی ردا نے تنگ آکر اسے روکا تھا۔

"میں نے امل سے کہا بھی تھا کہ کوئی پریشانی کی بات ہو تو مجھے پہلے بتادے۔۔پتہ نہیں اتنی دیر کیوں لگ رہی ہے!میری زمل اور بیٹیاں کس حال میں ہونگی مام؟"اس کی نظریں آپریشن تھیٹر کی طرف جمی

Posted On Kitab Nagri

تھیں جہاں بہت جلد دو ننھی شہزادیاں انکی زندگی میں نئے رنگ بھرنے کے لئے اس دنیا میں قدم رکھنے والی تھیں۔

"کچھ نہیں ہو گا انہیں۔۔تم بیٹھ جاو ادھر۔۔"ماہین تو مسلسل تسبیح پر ورد جاری رکھے ہوئے تھی اور ردا کا سر بیٹے کے اتاولے پن پر چکرا رہا تھا۔

"نہیں۔۔"انکار میں سر ہلاتے اسنے پاوں پٹکے تھے۔

"بہت بہت مبارک ہو حمزہ بھائی۔یہ رہیں آپکی صاحبزادیاں۔"دو سے تین بعد امل سفید کپڑے میں لپیٹے دو گلابی شہزادیاں لئے باہر آئی تھی جن کے رونے کی آوازوں سے پورا کوریڈور گونج اٹھا تھا۔

"ماشاللہ۔۔"ماہین نے ایک بچی کو خود سے لگایا تو ردا نے دوسری کا چہرہ چوما تھا۔

"میری زمل تو ٹھیک ہے نا؟"حمزہ بس رونے کے قریب تھا۔

"جی انہیں بس وارڈ میں شفٹ کر رہے ہیں۔۔"امل نے تسلی دی۔

"کتنی ایکٹیوّ ہیں ماشاللہ۔۔"ردا نے ایک پوتی کو دیکھا جو باپ کی آواز سنتے ہی چپ ہونے کے ساتھ گردن ہلاتی شائد باپ کو ہی تلاش کر رہی تھی

"بیٹیاں کس کی ہیں۔۔"ماہین کو بیٹی کی پھرتیاں یاد آئی تھیں۔

"یااللہ تیرا شکر۔۔تو نے مجھ گنہگار کو اتنی پیاری پیاری نعمتیں عطا کیں۔۔"حمزہ نے دونوں بازووں میں بیٹیوں کو بھرتے ہوئے باری باری ان کی پیشانیاں چومی تھیں۔آنکے نین نقش آنکھوں کا بھورا رنگ

Posted On Kitab Nagri

اور ناک پر ٹھہرا غصہ گواہ تھا کہ وہ زمل حیدر کی صاحبزادیاں ہیں۔دونوں باپ کی گود میں آتے ہی رونا بھول کر یوں مسکرائی تھیں جیسے اسی لمحے کی منتظر ہوں۔انہیں دیکھتے ہی حمزہ کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو آئے تھے جو ٹکٹکی باندھے باپ کو دیکھے جا رہی تھیں۔

"حمزہ ہمیں بھی موقع دو گے؟"ان تینوں باپ بیٹیوں کو خود میں کھو یا دیکھ کر ماہین نے شکوہ کیا۔

"بابا کی جان۔۔بابا کی شہزادیاں۔۔"دونوں کے گلابی ناک چومتے حمزہ نے ایک بیٹی نانی کے سپرد کی اور ایک دادی کے۔۔

"ابھی انہیں انڈر اوبزرویشن رکھنا ہے۔۔"امل نے نیا انکشاف کیا تھا۔

"کیوں میرا مطلب؟"اس کی جان پر بن آئی تھی۔

"فکر کی کوئی بات نہیں ہے حمزہ بھائی۔۔جب آپی ہوش میں آئیں گی تو انہیں ان کے پاس شفٹ کر دیں گے۔۔"

"زمل سے ملوا دو نا امل۔۔"اس نے آپریشن تھیٹر کا دروازہ حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"یا اللہ۔۔"وہ سر پیٹتی رہ گئی۔

"مبارک ہو بھائی۔۔میری بھتیجیاں۔۔"سعید کے ہمراہ وہاں دوڑ کر آتی ثناء نے باری باری دونوں بھتیجیوں کو بوسہ دے کر ایک کو اٹھایا تو دوسری کو سعید نے سینے سے لگایا تھا۔

"میری بھی۔۔"سعید نے بغور ننھی پری کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم تو ماموں بنے ہو!"حمزہ نے موقع دیکھ کر طنز کیا تھا۔

"ماشاللہ بالکل زمل کی کاپی ہیں دونوں۔۔"سعید نے دونوں کا چہرے دیکھے جو بالکل زمل کا بچپن لگ رہے تھے۔

"میں بھی اٹھاوں گا۔۔"اسی دوران دادادادی کے ہمراہ حیدر بھی وہاں آن پہنچا تھا۔

"بعد میں۔۔"امل نے دونوں بچیوں کو واپس اپنی گود میں لیا تھا۔

"آپی۔۔"

"ہاسپٹل ہے شاہ ولا نہیں۔۔۔"اس نے حیدر کو ڈپٹ کر چپ کروایا۔

"ہاسپٹل بھی تو میرے ابا کے نام پر ہے کیوں گرینڈ پا۔۔"اسنے رعب جھاڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو دکھاو میری پرپوتیاں۔۔جی نہیں یہ حیدر جیسی ہیں ہو بہو۔۔"رعنا جہانگیر پرپوتیوں سے دور ہوئی تو جہانگیر شاہ نے جھک کر انکا چہرہ دیکھا تھا۔

"اب آپ لوگ انتظار کریں۔۔"انہیں واپس آپریشن تھیٹر میں لے جاتی امل سب کو افسردہ کر گئی تھی۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"تھینکس زمل۔۔تھینک یو سو مچ۔۔"اس کی آنکھ کھلی تو حمزہ دونوں بیٹیوں کو سینے سے لگائے یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ دیکھو۔۔سب کہہ رہے ہیں کہ ہو بہو تم جیسی ہیں دونوں۔۔"وہ ٹیک لگا کر بیٹھی تو حمزہ نے دونوں بیٹیاں اسکی گود میں رکھ کر کہا تھا۔

"شکر ہے۔۔"اسنے بیٹیوں کے نقوش کا جائزہ لیا جو اسی کا عکس تھیں۔اسنے جھک کر باری باری دونوں کی گلابی ناک چومی تھی۔

"بہت ہی بے مروت ہو یار۔۔"حمزہ کو تھوڑا برا بھی لگا تھا۔

"حمزہ کتنی کیوٹ ہیں نا دونوں۔۔میں بہت خیال رکھوں گی دونوں کا ماما کی جان۔۔"انکے وجود سے برامد ہوتی مہک نے اس کی پلکیں بھگوئی تھیں۔

"بابا کی بھی۔۔"اس کے پاس بیٹھتے ہوئے وہ نرمی سے بولا۔

"ماما اور بابا دونوں کی جان۔۔"وہ بھی خوشی سے نہال ہوئی تھی۔

"ہم آجائیں؟"کمرے کے دروازے سے سر اندر گھسناتے حیدر نے ان کے خوبصورت لمحات میں مداخلت کی تھی۔

"لائن بنا کر آو سب۔۔"حمزہ نے نئی ہدایت جاری کی جسے صاف نظرانداز کرتے سب ایک ساتھ اندر آن دھمکے تھے۔

"اما۔۔"ماہین نے فوراً بیٹی کے سر پر بوسہ دیا تھا۔

"میری جان۔۔"اسے خود سے لگائے وہ خوشی کے آنسو نہ روک پائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بہت بہت مبارک ہو بیٹے۔۔"دادی نے بھی اسے چومتے ہوئے خود سے لگایا تھا۔

"تھینکس گرینی۔۔"

"اب ایک مسلہ ہے۔۔"رعنا شاہ گالوں پر انگلی ٹکائے سوچنے کی اداکاری کرنے لگیں۔

"کیا؟"

"انہیں میں پرپوتیاں بلاوں یا۔۔"ان کا کہنا تھا کہ زمل نے یکدم بات کاٹ دی۔

"آفکارس پرپوتیاں۔۔"اسنے یقین سے کہا۔

"کس خوشی میں؟"حمزہ کو یہ بات ایک آنکھ نہ بھائی۔

"بتاوں تمہیں۔۔"سب کو کمرہ پانی پت کا میدان بنتا نظر آیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔ایک میری پرپوتی اور ایک نواسے کی بیٹی۔۔"رعنا شاہ نے اسی وقت مناسب حل پیش کیا۔

"ٹھیک ہے۔۔"وہ دونوں ہم آواز ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"ہاو کیوٹ۔۔آپی جان ان دونوں کے آنے سے ہم دونوں کی اہمیت تو کم نہیں ہو جائے گی؟"زمل کے کمرے میں بیڈ پر لیٹی بھانجیوں سے کھیلتے ہوئے حیدر نے امل کے اشارے پر سوال پوچھا تھا۔

"بہت ہی انسکیور ہو تم دونوں۔۔"بیٹیوں کا فیڈر بنا کر لاتی زمل خفگی سے بولی تھی۔

"نہیں بس ایسے ہی خیال آگیا۔۔"امل نے دنیا جہان کی معصومیت چہرے پر سجا کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم دونوں کی جگہ یہ دونوں نہیں لے سکتیں اور ان دونوں کی جگہ تم دونوں۔۔"ایک بیٹی کو حیدر کی گود میں لٹا کر اسے فیڈر پکڑاتے ہوئے دوسری بیٹی کو اپنی گود میں اٹھا کر وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"معید۔۔"اسی دوران امل کے موبائل پر معید کی کال برامد ہوئی تھی۔

"السلام علیکم۔۔"وہ کال سننے کمرے کی بالکنی میں چلی آئی تھی۔

"تمہاری اگلے ہفتے کی ٹکٹ کنفرم کروادی ہے میں نے۔۔"وہ انتہائی سنجیدہ لگ رہا تھا۔

"اتنی جلدی؟"

"حد ہو گئی امل۔۔میں یہاں ایک ایک لمحہ کانٹوں پر گزار رہا ہوں اور تم ہو کہ۔۔"اس کا بس چلتا تو موبائل سے نکل کر پاکستان پہنچ جاتا۔

"معید آپی جان کو ابھی میری ضرورت ہے۔۔"

"مجھے اس سے زیادہ ضرورت ہے تمہاری کیونکہ میرے پاس یہاں کوئی بھی نہیں ہے۔۔میں بالکل اکیلا ہوں امل۔۔میں اس دنیا کا واحد شوہر ہوں جو لوّ میرج کے دو ہفتوں بعد اپنی جان سے پیاری بیگم کو چھوڑ کر تین ماہ سے پردیس میں خوار ہو رہا ہوں اور تم ہو کہ۔۔"اس نے مظلومیت کی ہر انتہا پار کی تھی۔

"میں بھی تو آپ کو یاد کر رہی ہوں نا۔۔"امل بھی دکھی ہو گئی تھی۔

"تم بخشو گے میری بہن کو یا نہیں!"وہاں آتی زمل نے بہن سے موبائل کھینچ کر معید کو سنانا شروع کر دیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ہمیں بخش دو بی بی۔۔اب تو خیر سے صاحب اولاد ہو گئی ہو۔۔کچھ عقل سے کام لو اور ہمارا گھر بسنے دو۔۔"وہ بھی دکھڑے سنانے لگا تھا۔

"بھیج رہی ہوں تمہاری بیگم کو تمہارے پاس لیکن اگر وہاں یہ ذرا بھی دکھی ہوئی تو تمہیں مار مار کر گنجا کر دوں گی یاد رکھنا۔۔"اسنے سختی سے دھمکایا تھا۔

"ہاں ہاں جانتا ہوں تمہیں بھی اور تمہاری دھمکیوں کو بھی۔۔"وہ بھی بحث کو جاری رکھنے کا ارادہ کئے بیٹھا تھا۔

"یہ لو امل سنبھالو اس نمونے کو۔۔"اسے موبائل واپس پکڑاتی وہ وہاں سے چلتی بنی تھی۔

"آپی جان شوہر ہیں میرے۔۔"امل کو شوہر کی شان میں گستاخی گراں گزری تھی۔

"تبھی زمین کے اوپر ہے ورنہ ابھی تک زندہ گاڑھا جا چکا ہوتا میرے ہاتھوں۔۔"بغیر رکے وہ جواب دے گئی تھی۔

"آپی جان ادھر آئیں۔۔"بیڈ پر بیٹھا حیدر نیند کے مزے لوٹتی بھانجیوں کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"یہ دیکھیں میری طرح ان کے بھی ڈمپلز پڑتے ہیں۔۔"وہ دونوں جب بھی نیند میں مسکراتیں تو دونوں کے بائیں گال پر ڈمپل پڑتا تھا۔

"ماموں سے بھی ملتی ہیں دونوں۔۔"زمل نے ایک نظر میں موازنہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بس بابا سے نہیں ملتیں۔۔"کمرے میں آتا حمزہ دل کے ارمان ہونٹوں تک لایا تھا۔

"اللہ نہ ہی ملائے۔۔"اسنے دعائیہ انداز میں دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کئے تھے۔

"یہ دونوں نہیں سدھریں گے۔۔"دور کھڑی امل کو اس منظر پر ہنسی آئی تھی۔

"اور سناو سعید بھائی تو خوش ہیں نا؟"معید نے سوال کیا۔

"ایسے ویسے۔۔ پچھلے ہفتے دونوں مالڈیوّز گئے تھے کل آئے ہیں۔۔"اسنے رخ بالکنی کی گرِل کی طرف کر لیا۔

"تمہیں پھر بھی غیرت نہیں آئی؟"

"آئی تھی ناپر مین نے اسے پھر سے غفلت کی نیند سلا دیا۔۔سچ کہوں تو ثناء جتنا بھائی کا خیال رکھتی ہے میں تو آپ کا کبھی اتنا خیال نہ رکھ پاوں اور بھائی بھی کوئی کام ان کی اجازت یا مشہورے کے بغیر نہیں کرتے۔۔ہر بات میں انکی مرضی کو آگے رکھتے ہیں۔۔"سعید اور ثناء کی قابل رشک ازدواجی زندگی پر اکثر اسے اپنی اور معید کی انڈر سٹینڈ نگ انکے مقابلے میں بہت کم لگتی تھی۔

"کم از کم تمہاری چڑیل بہن سے تو لاکھ گنا بہتر ہے میری پیاری بھابھی۔۔"معید نے شکر گزاری سے کہا۔

"معید اگر آپ نہیں چاہتے کہ میں یہ کال آپ کے منہ پر پٹک دوں تو میری بہن کے لئے الفاظ کا انتخاب سوچ سمجھ کر کریں۔۔"بہن کی بے عزتی پر وہ بھی کلس گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ایک بار یہاں آو تو تمہارا ابھی علاج کرتا ہوں۔۔"

"امل ادھر آو زرا۔۔"زمل کی آواز پر معید مٹھیاں بھینچتا رہ گیا تھا۔

"اللہ حافظ۔۔"اسنے بہن کا حکم سنتے ہی کال کاٹ دی۔

"یار۔۔"معید بے بسی سے موبائل کی اسکرین دیکھتا رہ گیا تھا۔

《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》 《》

"حمزہ بھائی یہ چپ کیوں نہیں ہو رہیں؟"ان دونوں کے ایک ساتھ گلہ پھاڑ پھاڑ کر رونے پر حیدر گھبرایا تھا۔

"ادھر آو بابا کی جان۔۔"حمزہ نے دونوں بیٹیوں کو ایک ساتھ اٹھایا تو دونوں نے رونا ترک کرتے ہوئے ننھے ننھے مکے بنا کر باپ کی داڑھی پر مارے تھے۔

"ارے واہ یہ ہوئی نا بات۔۔"حیدر اس پٹائی پر خوش ہوا تھا

"تمہاری ماں کم تھی بچے جو تم لوگ بھی باپ پر تشدد کرنے کی تیاری پکڑے بیٹھی ہو۔۔"حمزہ نے دونوں کو قابل ترس شکل بنا کر دیکھا تھا۔

"بابا کی جان۔۔بابا کی شیر نیاں۔۔"انکے مسکراتے ہی وہ دونوں کے ناک سے ناک رگڑتے ہوئے لاڈ کرنے لگا۔

"حمزہ بھائی۔ویسے آپ سچ میں آپی سے مار کھاتے ہیں؟"حیدر نے شریر لہجے میں سوال کیا۔

"کسی کو بتانا مت تمہاری آپی کو جن پڑتے ہیں۔۔"حمزہ رازدارنہ انداز میں جوابدہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں نہیں۔۔میں تو بذات خود چڑیل ہوں۔۔"کمرے کی دہلیز سے قدم اندر بڑھاتی زمل پوری قوت سے چیخی تھی۔

"آل دی بیسٹ حمزہ بھائی۔۔"اس کی عزت افزائی کو تصور میں لاتے حیدر کمرے سے نکل گیا تھا۔

امل کی فلائٹ دیر رات کی تھی۔پورا شاہ خاندان ائیرپورٹ اپنی لاڈلی بیٹی کو رخصت کرنے آیا تھا۔پورے راستے دونوں بھانجیوں کو گود میں لئے وہ بس ان سے کھیلتی رہی تھی۔تین گاڑیوں میں سے ایک گاڑی حمزہ چلا رہا تھا جس میں پہلی نشست پر زمل اسکے ہمراہ بیٹھی تھی جبکہ پچھلی نشست پر امل اور ماہین ننھی شہزادیوں کے ساتھ براجمان تھیں۔دوسری دو گاڑیوں میں باقی افراد موجود تھے۔

"اپنا بہت بہت خیال رکھنا۔"اسے رخصت کرتے وقت زمل نے گلے سے لگایا تھا۔

"میں ان دونوں کو بہت مس کروں گی۔۔"زمل کے گلے لگنے کے بعد اس نے حمزہ اور سعید کی گود میں آرام فرماتی دل عزیز ہستیوں کو چوما تھا جو موٹی موٹی آنکھوں سے خالہ کا چہرہ استحاق سے دیکھ رہی تھیں۔

"اور ہم تمہیں۔۔"حمزہ نے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دعا دی تھی

"جلدی کرو یار امل۔۔"حیدر کے ساتھ ویڈیو کال پر موجود معید کی بے چینی عروج پر تھی۔

"تم صبر کروگے یا میں اسے واپس گھر لے جاوں؟"زمل نے اسے ڈرایا تھا۔

"اچھا اچھا امل جی۔۔۔مہربانی فرما کر جلدی کر لیجیے۔۔"وہ تیر کی طرح سیدھا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"گڈ۔۔۔جاواب میرا بچہ۔۔"جہانگیر شاہ نے سر پر بوسہ دیتے ہوئے اسے الوداع کہا تو رعنا جہانگیر نے بہت سی دعائیں اور آیتیں پڑھ کر پھونکی تھیں۔

"امارو ئیں تو مت۔۔"وہ ماہین کے گلے لگی تو دونوں ماں بیٹی ضبط کھو بیٹھی تھیں۔

"صدا خوش رہو۔۔"ماہین نے دونوں گالوں پر بوسہ دے کر اس پر ایت الکرسی پڑھ کر پھونکی تھی۔

"جیتی رہو۔۔"سمین خالہ نے سر پر ہاتھ رکھا تھا

"لوّیو امل آپی۔۔"حیدر گرمجوشی سے گلے لگا تھا

"لوّیو ٹو۔۔"اسنے بھی جوابا بھائی کا ہیئر سٹائل بگاڑا تھا۔اسے رخصت کرتے وقت کسی آنکھیں تشکر سے نم تھی تو کوئی اس وقتی جدائی پر افسردہ تھا۔

"چلیں بخاری صاحب۔۔"حمزہ نے پارکنگ میں گاڑی سٹارٹ کی تو وہ اکیلی چل کر پہلی نشست پر آبیٹھی تھی۔

"ثانیہ اور تانیہ کہاں ہیں؟"اس نے ارد گرد دیکھا۔

"وہ اما کے ساتھ ہیں۔۔انہیں میں نے سلا دیا ہے صبح سے پہلے نہیں اٹھیں گی۔۔"زمل نے اپنی پسند کا میوزک چلایا تھا۔

"کیوں آئی مین۔۔"حمزہ کو اندازہ تھا کہ وہ دونوں ضد اور غصے میں ماں کی بھی نانیاں تھیں۔جب بگڑتی تو ماں باپ کی گود ملے بغیر چیخ و پکار بند نہ کرتی تھیں۔رات کو جو انکی خوراک کا وقت ہوتا اس میں ایک لمحہ

Posted On Kitab Nagri

بھی تاخیر ہوتی دودھ کا ایک قطرہ حلق سے نہ اتارتی تھیں اور پھر ان دونوں کی رات صاحبزادیوں کو اٹھائے یہاں سے وہاں پھرنے میں وقف ہو جاتی تھی۔زمل تو اکثر تنگ آکر رونے لگتی کہ اللہ نے اسے اس سے بھی دو سو قدم آگے کی اولاد بخشی ہے جو کہ ماہین کو ستانے کی عبرتناک سزائیں بن کر اس پر نازل ہوئی تھیں۔حمزہ بیچارا تو بیوی اور غصیلی بیٹیوں کے بیچ کھنچکر بن کر رہ گیا تھا۔

"تین مہینیں ہو گئے بخاری صاحب آپ مجھے مسلسل نظرانداز کر رہے ہیں۔۔"اس نے ناراض ہونے کی اداکاری دکھائی تھی۔

"تو پھر کیا سزا منتخب کی ہے آپ نے میرے لئے؟"حمزہ نے گاڑی آہستگی سے چلاتے ہوئے پارکنگ سے باہر نکالنا شروع کی تھی۔

"آپ مجھے لانگ ڈائیوّ پر لے کر جائیں گے۔۔"اس نے بولنا شروع کیا۔

"اوکے۔۔"اسنے فوراً حامی بھری تھی۔

"مجھے آئسکریم کھلائیں گے۔۔"دوسرا مطالبہ!

"اوکے۔۔"

"اور میری ڈھیر ساری تعریفیں بھی کریں گے۔۔"آخری خواہش پر حمزہ نے اس کا چہرہ پوری توجہ سے دیکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"یہ کافی مشکل کام ہے۔۔"ایک ہاتھ سٹیئرنگ ویل پر رکھے دوسرے ہاتھ سے اس نے کنپٹی کھجائی تھی۔

"حمزہ۔۔"زمل نے اس کے کندھے پر مکہ جڑا تھا۔

"اچھا۔۔جو حکم میری آقی۔۔"گاڑی ائرپورٹ کی حدود سے نکلتی مرکزی سڑک پر آچکی تھی۔

"چلو۔۔"گاڑی میں بجنے والے رومینٹک میوزک کی آواز اسنے بڑھائی تھی۔

"آئی لوّیو۔۔"زمل نے اسکے کندھے سے سر لگایا تھا۔

"آئی لوّ یو ٹو مائی ڈیئرسٹ ہسبینڈ۔۔"اس کے سر پر تھوڈی ٹکائے اسنے گاڑی کی رفتار بڑھائی تھی۔کانٹوں کی مسافت طے کرنے کے بعد شاہ خاندان کی زندگی میں خوشیاں اور مسرتیں آئی تھیں۔سب لوگ آنے والے نئے امتحانات سے لاعلم اپنی اپنی زندگیوں کی مصروفیات میں مگن تھے۔کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ آنے والے وقت نے جو دکھ اس خاندان کے مقدر میں لکھے ہیں وہ گزشتہ اذیتوں کو بھی مات دے دیں گے۔ہاشم بخاری کے بعد ایک نیا درندہ صفت وجود ان کی زندگیوں کی رعنائیاں غبن کر جائے گا جس کے نشانے پر بہت جلد زمل حیدر اور حمزہ بخاری موجود ہونگے

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595